

ومن يطعم الرسول فقد اطعم الله

سنة النبي داود

مترجم

ابو العرقان

محمد انور گھالوی

فاضل و مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ

بھیڑہ شریف

مصنف

امام ابو داؤد

سلیمان بن اشعث

سجستانی
رحمۃ اللہ علیہ



[https:// sunnahschool.blogspot.com](https://sunnahschool.blogspot.com)

وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

سُنَنِ ابْنِ دَاوُدَ مُرْتَمِمٌ

امام ابو داؤد سليمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ



زیورہ تماقر:

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور-کراچی-پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سنن ابی داؤد مترجم (جلد دوم) نام کتاب
امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رضی اللہ عنہ تالیف
ابوالعرفان مولانا محمد انور مگھالوی مترجم
فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف

ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف زیر اہتمام

محمد حفیظ البرکات شاہ ناشر

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

اکتوبر 2012ء، بار دوم

HS19

سال اشاعت

کمپیوٹر کوڈ

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 37221953 فیکس:۔ 042-37238010

9۔ انکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 37247350۔ فیکس 042-37225085

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-32212011-32630411۔ فیکس:۔ 021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Website:- www.ziaulquran.com



68	44	46	47	68	68	68	68	69	72	72	74	74	74	75	75	80	81	81	81	83	83	84	89	91	92	92																									
کتب الطلاق کا بیان	ابواب طلاق کی وضاحت کا بیان	اس عورت کا بیان جو اپنے ہونے والے خاوند سے	اس کی پہلی بیوی کی طلاق کا مطالبہ کرے	طلاق کے ناپسندیدہ اور مکروہ فعل ہونے کا بیان	طلاق سنت کا بیان	ایسے آدمی کا بیان جو رجوع کرتا ہے اور گواہ نہیں بناتا	غلام کی طلاق سنت کا بیان	نکاح سے پہلے طلاق کا بیان	حالت غضب میں طلاق دینے کا بیان	مزاحاً طلاق دینے کا بیان	فراق تین طلاقوں کے بعد رجوع کے منسوخ ہونے کا	بیان	وہ الفاظ جن سے طلاق مراد لی جاتی ہے اور نیتوں کا	بیان	خیار کا بیان	أَمْرٌ بِبَيْدِكَ کا بیان	طلاق البتہ کا بیان	طلاق کے بارے دل میں خیال آنے کا بیان	اس کا بیان جو اپنی بیوی کو اے بہن کہہ کر پکارتا ہے	طہار کا بیان	خلع کا بیان	ایسی لونڈی کا بیان جسے آزاد کر دیا جائے اور وہ کسی	آزاد یا غلام کے نکاح میں ہو	اس کا بیان جس نے کہا وہ آزاد تھا	اس کا بیان کہ عورت کو کب تک اختیار رہے گا	کہ فوت ہو گیا	خطبہ نکاح کا بیان	تابالغ کی شادی کرنے کا بیان	باکرہ عورت سے شادی کرنے کے بعد اس کے	پاس ٹھہرنے کا بیان	اس کا بیان کہ آدمی کو بیوی کے پاس جانے سے	پہلے اسے کچھ دینا چاہیے	اس دعا کا بیان جو شادی کرنے والے کو دی جائے	ایسے آدمی کا بیان جو کسی عورت سے شادی کرے	اور اسے حاملہ پائے	عورتوں کے درمیان باری قائم کرنے کا بیان	اس آدمی کا بیان جو عورت کے لیے اسے گھر میں	رکھنے کی شرط لگاتا ہے	عورت پر خاوند کے حق کا بیان	خاوند پر عورت کے حق کا بیان	عورتوں کو مارنے کا بیان	اس کا بیان کہ اسے آنکھیں نیچی رکھنے کا حکم دیا	جائے	قیدی عورتوں کے ساتھ وطی کرنے کا بیان	نکاح کے متفرق مسائل کا بیان	حائضہ عورت کے پاس آنے اور اس سے مباشرت	کرنے کا بیان	حالت حیض میں جماع کرنے والے کے کفارہ کا بیان	عزل کا بیان	اس کا بیان کہ اپنی اہلیہ کے ساتھ مباشرت کے	طریقہ کا ذکر کرنا مکروہ ہے

اس کا بیان کہ جب غلام اور اس کی بیوی اکٹھے آزاد ہوں تو کیا عورت کو اختیار حاصل ہوگا؟	92	اس کا بیان جس نے فاطمہ بنت قیس کی روایت کا انکار کیا	117
زوجین میں سے ایک کے اسلام لانے کا بیان	93	طلاق بائن والی عورت کے دن کے وقت باہر نکلنے کا بیان	119
اس کا بیان کہ جب آدمی بعد میں اسلام لائے تو عورت کو کب تک واپس کیا جاسکتا ہے؟	93	میراث کے حصہ کے عوض متوفی عنہا زوجہا کے لیے	120
اس کا بیان جس کے اس اسلام لانے کے وقت سے چار سے زائد عورتیں ہوں یا دو بہنیں ہوں	94	نفقہ وغیرہ دینے کے منسوخ ہونے کا بیان	120
اس کا بیان کہ جب والدین میں سے کوئی اسلام قبول کر لے تو بچے کس کے ساتھ ہوگا؟	94	متوفی عنہا زوجہا کے سوگ منانے کا بیان	120
لعان کا بیان	95	متوفی عنہا زوجہا کے منتقل ہونے کا بیان	121
اس کا بیان کہ جب بچے کے بارے میں شک ہو	103	ان کا بیان جو منتقل ہونے کے قائل ہیں	122
بچے کی نفی کے بارے شدت اور سختی کا بیان	104	ان چیزوں کا بیان جن سے معتدہ دوران عدت	123
زنا سے پیدا ہونے والے بچے کے بارے دعویٰ کرنے کا بیان	104	اجتناب کرے	123
قیافہ شناسی کا بیان	106	حاملہ عورت کی عدت کا بیان	124
اس کا بیان کہ جب بچے کے بارے اختلاف ہو جائے تو قرعہ ڈالا جائے	106	ام ولد کی عدت کا بیان	126
ان وجوہ نکاح کا بیان جن کے مطابق اہل جاہلیت نکاح کرتے تھے	108	مطلقہ ثلاث کی طرف خاوند رجوع نہیں کر سکتا یہاں	126
اس کا بیان کہ بچہ صاحب فراش کا ہے	109	تک کہ وہ کسی غیر سے شادی کر لے	126
اس کا بیان کہ بچے کی پرورش کا حق دار کون ہے؟	111	زنا کے گناہ کے عظیم ہونے کا بیان	126
مطلقہ کی عدت کا بیان	113	روزوں کا بیان	106
مطلقات کی عدت کے بارے میں جو منسوخ ہے اس کا بیان	113	روزے فرض ہونے کی ابتداء کا بیان	128
رجعت کا بیان	114	قول باری تعالیٰ وعلی الذین یطیقونہ فدیة کے نسخ کا بیان	129
طلاق بائن والی عورت کے نفقہ کا بیان	114	اس کا بیان جس نے کہا کہ یہ حکم بوڑھے اور حاملہ کے لیے ثابت ہے	130
		مہینہ اٹیس دن کا ہونے کا بیان	130
		اس کا بیان کہ جب قوم سے چاند کیھنے میں غلطی ہو جائے	132
		جب رمضان کی چاند رات مطلع ابراؤد ہو	132

146	پانی انڈیلنا اور ناگ میں پانی چڑھانے کا بیان	133	اس کا بیان کہ اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو تو تیس روزے رکھو
147	روزے دار کے لیے سچنے لگوانے کا بیان	133	رمضان المبارک آنے سے پہلے روزے رکھنے کا بیان
148	سچنے لگوانے کی رخصت	133	اس کا بیان کہ جب کسی شہر میں چاند ایک رات پہلے دکھائی دے
149	رمضان کے مہینے میں دن کے وقت روزے دار کو احتلام ہو جانے کا بیان	134	یوم شک کے روزے کے مکروہ ہونے کا بیان
149	روزے دار کیلئے سوتے وقت سرمہ لگانے کا بیان	135	شعبان کو رمضان کے ساتھ ملانے کی کراہیت کا بیان
150	روزے دار کے قصد اُتے کرنے کا بیان	136	شوال کا چاند دیکھنے پر دو آدمیوں کی شہادت کا بیان
151	روزہ دار کے بوسہ لینے کا بیان	137	رمضان کے چاند کی رویت کے لیے ایک آدمی کی شہادت کافی ہونے کا بیان
152	روزہ دار کے لعاب نکلنے کا بیان	138	سحری کے کھانے کی تاکید کا بیان
152	نوجوان کے لیے یہی عمل مکروہ ہونے کا بیان	139	سحری کے کھانے کو غداء کا نام دینے والے کا بیان
152	اس کا بیان جو ماہ رمضان میں جنبی حالت میں صبح کرے	139	سحری کے وقت کا بیان
152	رمضان میں جماع کے سبب روزہ توڑنے کے کفارہ کا بیان	141	ایسے آدمی کا بیان جو اذان سے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو
154	بالاتر روزہ توڑنے والے کے لیے شدت کا بیان	141	روزے دار کے لیے افطاری کے وقت کا بیان
156	بھول کر کھانے والے کا بیان	142	اس کا بیان کہ افطاری میں جلدی کرنا مستحب ہے
157	قضائے رمضان میں تاخیر کا بیان	143	اس (شے) کا بیان جس سے روزہ افطار کیا جائے
187	اس کا بیان جو فوت ہوا اور اس کے ذمہ روزے ہوں	143	افطار کے وقت دعا کا بیان
157	سفر میں روزہ رکھنے کا بیان	144	غروب آفتاب سے پہلے افطار کرنے کا بیان
158	اس کا بیان کہ روزہ نہ رکھنا زیادہ بہتر ہے	144	صوم وصال کا بیان
160	ان کا بیان جنہوں نے روزے کو پسند کیا ہے	145	روزے دار کے لیے غیبت کا بیان
161	اس کا بیان کہ مسافر جب نکلے تو کب افطار کرے	146	روزے دار کے لیے مسواک کرنے کا بیان
161	اس مقدار مسافت کا بیان جس میں روزہ افطار کیا جاسکتا ہے		روزے دار کے لیے پیاس کے سبب اپنے اوپر
162	اس کے بارے میں جو یہ کہے کہ میں نے مکمل		

176	162	روزے رکھے	پرواہ نہ کی جائے گی
176	163	عیدین کے روزے کا بیان	روزوں میں نیت کا بیان
177	163	ایام تشریق کے روزوں کا بیان	اس بارے میں رخصت کا بیان
177		جمعہ کے دن کو روزے کے لیے مختص کرنے کی نہی کا بیان	اس کا بیان جس نے کہا کہ اس پر قضا لازم ہوگی
	164		اس کا بیان کہ کیا عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ سکتی ہے؟
178	164	صرف ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی نہی کا بیان	ایسے روزہ دار کا بیان جسے دعوت ولیمہ دی جائے
179	165	اس دن میں روزے کی رخصت کا بیان	روزے دار کیا کہے جب اسے کھانے کی دعوت دی جائے
	165	نفلی طور پر صوم دہر رکھنے کا بیان	
179	167	اشہر حرام کے روزے کا بیان	جائے
180	168	محرم کے روزے کا بیان	اعتکاف کا بیان
181	168	رجب کے روزے کا بیان	اس کا بیان کہ اعتکاف کہاں ہونا چاہیے
	169	شعبان کے روزے کا بیان	اعتکاف کے لیے حاجت کے تحت گھر میں داخل ہونے کا بیان
181	169	شوال کے روزے کا بیان	معتکف کے لیے حاجت کے تحت گھر میں داخل ہونے کا بیان
183	169	شوال کے چھ دن روزے رکھنے کا بیان	معتکف کے لیے مریض کی عیادت کرنے کا بیان
184	170	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کی کیفیت کا بیان	استحاضہ والی عورت کے اعتکاف کا بیان
	170	پیر اور جمعرات کے روزے کا بیان	جہاد کا بیان
	171	عشرہ ذی الحجہ، روزوں کا بیان	ہجرت کرنے اور جنگل میں سکونت اختیار کرنے کا بیان
185	172	ان دس دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا بیان	بیان
186	172	عرفات میں نویں ذی الحجہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان	اس کا بیان کہ کیا ہجرت منقطع ہو چکی ہے
187	172	یوم عاشوراء کے روزے کا بیان	شام میں سکونت اختیار کرنے کا بیان
188	173	یوم عاشوراء سے مراد نویں محرم کا دن ہے	جہاد کے دائمی ہونے کا بیان
188	174	اس دن کے روزے کی فضیلت کا بیان	جہاد کے ثواب کا بیان
188	174	ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کا بیان	سیاحت سے نہی کا بیان
189	175	ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا بیان	جہاد سے واپس لوٹنے کی فضیلت کا بیان
	175	اس کا بیان جس نے کہا مراد پیر اور جمعرات ہیں	دیگر اہم کی بجائے رومیوں سے جنگ کرنے کی فضیلت کا بیان
189		اس کا بیان کہ مہینے کے کسی بھی حصہ میں ہونے کی	

206	اجرت لے کر جہاد میں شامل ہونے کا بیان	190	جہاد میں سمندری سفر کا بیان
207	اجرت لینے کی رخصت کا بیان	190	سمندر میں جہاد کی فضیلت کا بیان
207	جہاد میں اپنے ساتھ کسی کو خدمت کیلئے اجرت پر لے جانے کا بیان	192	کافر کو قتل کرنے والے کی فضیلت کا بیان
208	ایسے آدمی کا بیان جو جہاد پر جاتا ہے اور اس کے والدین اس پر راضی نہیں ہوتے	192	اس کا بیان کہ مجاہدین کی عورتیں (گھروں میں) رہ جانے والوں کے لیے حرام ہیں
209	اس کا بیان کہ عورتیں جہاد پر جاسکتی ہیں	193	ایسے جنگی دستے کا بیان جو جنگ سے بغیر مال غنیمت کے واپس آئے
206	ظالم حکمرانوں کے ساتھ جہاد کرنے کا بیان	194	دوران جہاد ذکر (کے ثواب) کو بڑھانے کا بیان
210	آدمی کے لیے دوسرے کا مال لے کر جہاد کرنے کا بیان	194	اس کا بیان جو جہاد کے لیے نکلا اور فوت ہو گیا
210	ایسے آدمی کا بیان جو اجرو غنیمت کی طلب میں جہاد کرتا ہے	194	جہاد کے لیے تیار رہنے کی فضیلت کا بیان
210	ایسے آدمی کا بیان جو اجرو غنیمت کی طلب میں جہاد کرتا ہے	195	دوران جہاد پہرہ دینے کی فضیلت کا بیان
210	ایسے آدمی کا بیان جو اپنے آپ کو (اللہ کے لیے) بیچ ڈالتا ہے	196	جہاد چھوڑنا ناپسندیدہ عمل ہے
211	ایسے آدمی کا بیان جو اسلام لاتا ہے اور اسی جگہ راہ خدا میں شہید کر دیا جاتا ہے	197	جہاد عامہ کے جہاد خاصہ کے ساتھ منسوخ ہونا
212	جنگ کے وقت دعا مانگنے کا بیان	198	عذر کے سبب جہاد میں شریک نہ ہونے کی رخصت
212	ایسے آدمی کا بیان جو اسلام لاتا ہے اور اسی جگہ راہ خدا میں شہید کر دیا جاتا ہے	198	کا بیان
212	ایسے آدمی کا بیان جو اپنے ہی ہتھیار سے مر جاتا ہے	199	اس عمل کا بیان جو جہاد کا بدل ہو سکتا ہے
213	جنگ کے وقت دعا مانگنے کا بیان	200	جرات اور بزوری کا بیان
214	اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگنے والے کا بیان	200	قول باری تعالیٰ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکھ کا بیان
214	اس کا بیان کہ گھوڑے کی پیشانی اور دم کے بال کاٹنا مکروہ ہے	201	تیر اندازی کا بیان
215	گھوڑوں کے رنگوں میں سے پسندیدہ کا بیان	202	اس کا بیان جو دنیا کی طلب میں جہاد کرتا ہے
216	اس کا بیان کہ کیا گھوڑے کی مادہ کو فرس کا نام دیا جاسکتا ہے	203	اس کا بیان جس نے اس لیے قتال کیا تاکہ کلمۃ اللہ بلند ہو
216	اس کا بیان کہ کون سے گھوڑے ناپسند کیے جاتے ہیں	204	شہادت کی فضیلت کا بیان
216	گھوڑوں اور جانوروں کی خدمت اور خبر گیری کے	205	شہید کی شفاعت قبول کیے جانے کا بیان
		205	شہید کی قبر پر نور دکھائی دینے کا بیان

225	دوران جنگ سواری کی کوچیں کاٹے جانے کا بیان	216	احکام کا بیان
225	مسابقت کا بیان	218	منازل میں اترنے کا بیان
226	پیدل دوڑنے میں مسابقت کرنے کا بیان	218	گھوڑے کو تانت کا قلابہ پہنانے کا بیان
227	گھوڑ دوڑ کے مقابلے میں محلل کے داخل ہونے کا بیان	219	گھوڑوں کی تکریم، انہیں باندھنے اور ان کی سرینوں پر ہاتھ پھیرنے کا بیان
228	گھوڑ دوڑ میں اپنے گھوڑے کے پیچھے کسی کو رکھنے کا بیان	219	گھنٹیاں لٹکانے کا بیان
228	تکوار کو چاندی سے مزین کرنے کا بیان	219	گندگی کھانے والے جانور پر سوار ہونے کا بیان
228	تیر لے کر مسجد میں داخل ہونے کا بیان	220	ایسے آدمی کے بارے میں جو اپنے جانور کا نام رکھتا ہے
229	کسی کو تنگی تلوار دینے کی ممانعت کا بیان	220	جہاد کے لیے کوچ کرتے وقت یہ ندا دینا: اے اللہ کے لشکر! سوار ہو، یعنی خیل اللہ پکارنے کا بیان
229	دو انگلیوں کے درمیان چمڑا کاٹنے کی ممانعت کا بیان	220	جانور کو لعن طعن کرنے سے نہی کا بیان
230	زرہیں پہننے کا بیان	221	جانوروں کو باہم لڑانے کا بیان
230	جھنڈوں اور نشانوں کا بیان	221	چوپاؤں کو نشان لگانے (داغ دینے) کا بیان
230	لشکر کے کمزور اور ضعیف لوگوں کے ذریعہ مدد طلب کرنے کا بیان	221	چہرے پر نشان لگانے اور چہرے پر مارنے سے نہی کا بیان
231	ایسے آدمی کے بارے میں جو شعار (خاص کوڈ) بولتا ہے	222	اس کا بیان کہ گھوڑوں کو گدھوں سے جفتی کرانا مکروہ ہے
231	اس کا بیان کہ آدمی کون سی دعائیں لگے جب وہ سفر پر جائے	222	تین آدمیوں کا ایک جانور پر سوار ہونے کا بیان
232	الوداع کرتے وقت کی دعا کا بیان	223	جانور پر ٹھہرے رہنے کا بیان
233	اس کا بیان کہ آدمی جب سوار ہو تو کیا کہے	223	کوئل اونٹوں کا بیان
233	اس کا بیان کہ جب کسی منزل پر اترے تو کیا کہے	223	تیز چلنے اور راستے میں رات گزارنے کے لیے نہ اترنے کا بیان
234	اس کا بیان کہ رات کے پہلے حصہ میں چلنا مکروہ ہے	224	اندھیرے میں سفر کرنے کا بیان
234	اس کا بیان کہ سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے	224	اس کا بیان کہ سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے
235	اس کا بیان کہ کون سے دن میں سفر کرنا مستحب ہے	224	

249	ممانعت	235	علی الصباح سفر کرنے کا بیان
250	جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنے کا بیان	236	ایسے آدمی کے بیان میں جو اکیلے سفر کرتا ہے
251	ایسے مسلمان قیدی کا بیان جسے کفر پر مجبور کیا جائے	236	دوران سفر قوم میں سے ایک کو امیر بنانے کا بیان
252	جاسوس کے حکم کا بیان جبکہ وہ مسلمان ہو		دشمن کے علاقے میں قرآن کریم کو ساتھ لے
253	ذمی جاسوس کے بیان میں	237	جانے کا بیان
254	مستامن جاسوس کا بیان		لشکروں، رفقاء اور سرایا کی کم سے کم مناسب تعداد
	اس کا بیان کہ کون سے وقت دشمن کا آنا سامنا	237	کا بیان
255	مناسب ہوتا ہے	237	مشرکوں کو دعوت دینے کا بیان
255	لڑائی کے وقت خاموش رہنے کے حکم کا بیان	239	دشمن کے علاقے میں درخت وغیرہ جلانے کا بیان
256	جنگ کے دوران پیدل ہو جانے والے کا بیان	240	جاسوس بھیجنے کا بیان
256	جنگ کے دوران تکبر و فخر کرنے کا بیان		اس کا بیان کہ مسافر کا گزر جب کھجور اور دودھ کے
	اس کا بیان کہ آدمی جب دشمن کے نرغہ میں آجائے	240	پاس سے ہو تو وہ انہیں کھاپی سکتا ہے
257	تو کیا کرے	241	درخت سے گرا ہوا پھل کھانے کا بیان
258	(انفرادی) کمین گاہوں میں چھپائے جانے کا بیان	241	ان کا بیان جنہوں نے کہا وہ دودھ نہ دو ہے
259	صفیں بنانے کا بیان	242	طاعت کا بیان
259	جنگ کے دوران تلواریں سونٹنے کا بیان		لشکر کے جملہ افراد کے ایک ساتھ رہنے اور اس کی
259	مبارزت طلب کرنے کا بیان	243	وسعت کا بیان
250	مشلہ سے منع کرنے کا بیان		اس کا بیان کہ دشمن کے ساتھ ٹکرانے کی تمنا کرنا
261	عورتوں کو قتل کرنے کا بیان	244	مکروہ ہے
263	اس کا بیان کہ دشمن کو آگ کے ساتھ جلانا مکروہ ہے	245	دشمن سے مقابلہ کے وقت کی جانے والی دعا کا بیان
	ایسے آدمی کا بیان جو اپنی سواری کا جانور مال	245	مشرکین کو دعوت اسلام دینے کا بیان
	غنیمت میں کامل یا نصف حصہ کے عوض کرائے پر	246	دوران جنگ خاص تدبیر کرنے کا بیان
264	دیتا ہے	247	رات کو چھاپہ مارنے کا بیان
265	قیدی کو باندھ دیئے جانے کا بیان	247	قائد کے لیے ساتھ کو لازم پکڑنے کا بیان
	قیدی کو زجر و توبیخ کرنے، مارنے اور اس سے	247	اس کا بیان کہ مشرکین سے کس پر قتال کیا جائے گا
267	اقرار لیے جانے کا بیان		جنہوں نے سبوح کے ساتھ پناہ لی انہیں قتل کرنے کی

283	اس کا بیان کہ مال غنیمت میں خیانت کرنا شدید جرم ہے	268	قیدی کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کیے جانے کا بیان
284	اس کا بیان کہ جب خیانت تھوڑی سی ہو تو امام اسے پھوڑ دے گا اور اس کی سواری کو نہیں جلائے گا	269	قیدی کو قتل کرنے اور اس پر اسلام پیش نہ کرنے کا بیان
285	مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی سزا کا بیان جس نے مال غنیمت میں خیانت کی اس پر پردہ ڈالنے سے نہیں کا بیان	271	قیدی کو محبوس کر کے قتل کرنے کا بیان
286	مقتول سے چھینا ہوا مال قاتل کو دیئے جانے کا بیان	271	قیدی کو تیروں کے ساتھ قتل کرنے کا بیان
286	اس کا بیان کہ امام وقت چاہے تو قاتل کو سلب شدہ مال سے روک سکتا ہے	272	قیدی پر احسان کرتے ہوئے بغیر فدیہ کے اسے آزاد کرنے کا بیان
288	اس کا بیان کہ سلب شدہ مال سے خمس نہیں نکالا جائے گا	272	قیدی کو بغیر فدیہ کے آزاد کرنے کا بیان
289	اس کا بیان کہ جس نے شدید زخمی کافر کو قتل کر دیا اسے بھی مال میں سے بطور انعام کچھ دیا جائے گا	276	دشمن پر غلبہ پانے کے وقت ان کی زمین پر امام کے مقیم رہنے کا بیان
290	اس کا بیان کہ جو کوئی مال غنیمت کی تقسیم کے بعد آیا اس کا حصہ نہ ہوگا	276	قیدیوں کے درمیان تفریق کرنے کا بیان
290	مال غنیمت میں سے عورت اور غلام کو کچھ عطا کیے جانے کا بیان	277	بالغ قیدیوں کے درمیان تفریق کی رخصت کا بیان
292	اس کا بیان کہ کیا مشرک کو حصہ دیا جائے گا	277	ایسے مال کا بیان جسے ایک بار دشمن لے جائے اور پھر اس کا مالک اسے مال غنیمت میں پالے
294	گھوڑے کے دو حصوں کا بیان	278	ایسے مشرک غلاموں کا بیان جو مسلمانوں کے ساتھ آلتے ہیں اور پھر اسلام قبول کر لیتے ہیں
294	اس کے بارے میں جس نے کہا گھوڑے کے لیے ایک حصہ ہے	278	دارالحرب میں اتاج کی اباحت کا بیان
296	امام وقت کی جانب سے انعام مقرر کرنے کا بیان	279	تقسیم سے قبل مال غنیمت سے مال لینے کی ممانعت کا بیان
298	ایسے دستے کے انعام کا بیان جو لشکر سے نکلتا ہے	279	کابیان
300	اس کا بیان جس نے کہا خمس نفل سے پہلے ہے	281	دارالحرب سے کھانے پینے کی اشیاء اٹھالینے کا بیان
301	سربہ کے اہل لشکر کی طرف لوٹ آنے کا بیان	281	کھانے پینے کی اشیاء کو بیچنے کا بیان
		281	مال غنیمت کی کسی شے سے آدمی کے نفع اٹھانے کا بیان
		282	دشمن کے ہتھیار کو جنگ میں استعمال کیے جانے کی رخصت کا بیان
		282	رخصت کا بیان

319	تقسیم کرنے والے کی اجرت کا بیان	303	سونے، چاندی اور مال فسی سے بطور نفل دینے کا بیان
319	جہاد میں تجارت کرنے کا بیان	304	اس کا بیان کہ کیا امام مال نے سے اپنے لیے کوئی شئی مختص کر سکتا ہے؟
320	دارالحرب کی طرف ہتھیار بھیجنے کا بیان	304	عہد کو پورا کرنے کا بیان
320	مشرکین کی زمین میں اقامت اختیار کرنے کا بیان	304	معاهدوں میں امام کو ڈھال بنائے جانے کا بیان
	قربانیوں کا بیان	304	اس کا بیان کہ اگر امام اور دشمن کے درمیان معاہدہ ہو تو وہ اس کی طرف چل کر جاسکتا ہے
321	قربانی کے واجب ہونے کا بیان	305	ذمی کے ساتھ وفا کرنے اور اس کے عہد اور ذمہ کی حرمت کا بیان
322	میت کی جانب سے قربانی کرنے کا بیان	306	قاصدوں کا بیان
	قربانی کی نیت کرنے والے کا عشرہ ذی الحجہ میں	306	عورت کی امان کا بیان
322	بال کٹوانے کا بیان	307	دشمن سے صلح کرنے کا بیان
	ایسے جانوروں کا بیان جو قربانی کے لیے پسند کیے جاتے ہیں	308	دشمن کو اشتباہ میں ڈال کر اس پر حملہ کرنے کا بیان
323	اس کا بیان کہ کتنی عمر کے جانور کی قربانی جائز ہوتی ہے	311	سفر میں ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہنے کا بیان
324	قربانی کے جانوروں میں ان کا بیان جو مکروہ ہیں	312	جہاد سے اجازت لے کر واپس لوٹنے کا بیان
326	اس کا بیان کہ گائے اور اونٹ کی قربانی کتنے افراد کی طرف ہو سکتی ہے	313	بشارت دینے کے لیے بھیجنے کا بیان
328	اس کا بیان کہ ایک بکری جماعت کی جانب سے قربانی کی جاسکتی ہے	314	بشارت لانے والے کو کچھ عطا کرنے کا بیان
329	امام کے لیے عید گاہ میں قربانی ذبح کرنے کا بیان	314	سجدہ شکر کا بیان
329	قربانی کا گوشت روک کر رکھنے کا بیان	315	دعا میں دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان
330	مسافر کے لیے قربانی کرنے کا بیان	315	سفر سے واپسی پر رات کے وقت گھر میں داخل ہونے کا بیان
331	جانوروں کو باندھ کر مارنے سے روکنے اور ذبح ہونے والے جانور سے نرمی کرنے کا بیان	316	سفر سے واپس آنے پر استقبال کرنے کا بیان
332	اہل کتاب کے ذبائح کا بیان	317	اس کا بیان کہ غزوہ سے واپسی پر اپنا زادراہ وہیں خرچ کر دینا امر مستحب ہے
	وہ جانور جنہیں عرب لوگ اظہار فخر کے لیے ذبح کرتے ہیں ان کے کھانے کا بیان	317	سفر سے آتے وقت (نفل) نماز پڑھنے کا بیان
333		318	

353	طعام میں یتیم کو شریک کرنے کا بیان	333	سفید پتھر سے جانور ذبح کرنے کا بیان
	اس کا بیان کہ ولی یتیم کے مال سے کتنا خرچ کر سکتا ہے		اوپر سے نیچے کی جانب گرنے والے جانور کو ذبح کرنے کا بیان
354		335	خوب اچھی طرح ذبح کرنے کا بیان
354	اس کا بیان کہ یتیمی کی حالت کب ختم ہو جاتی ہے؟	335	کسی جانور کے پیٹ میں موجود بچے کے ذبح کا بیان
355	اس کا بیان کہ یتیم کا مال کھانا کتنا شدید گناہ ہے	336	ایسا گوشت کھانے کا بیان جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ آیا اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں
355	اس پر دلیل کہ کفن بھی میت کے مال میں سے ہے		
356	اس کا بیان کہ آدمی ایک شے ہبہ کرتا ہے پھر اس کے لیے اسی کی وصیت کر دی جاتی ہے یا وہ اسے وراثت میں پالیتا ہے	336	عمیرہ کا بیان
357	ایسے آدمی کا بیان جو اپنی کوئی شے وقف کر دیتا ہے	337	عقیقہ کا بیان
358	میت کی جانب سے صدقہ کرنے کا بیان	338	شکار کا بیان
	جو کوئی بغیر وصیت کے فوت ہو جائے اس کی جانب سے صدقہ کرنے کا بیان		شکار وغیرہ کے لیے کتار کھنے کا بیان
359	حربی کی وصیت کا بیان جبکہ اس کا ولی مسلمان ہو جائے	342	شکار کا بیان
360	اس کا بیان کہ اگر آدمی مقروض حالت میں فوت ہو جائے اور اس کا مال ہو تو اس کے قرضخواہوں سے وقفہ لیا جائے گا اور وارث سے زمی کا سلوک کیا جائے گا	342	کسی زندہ جانور سے گوشت کا کوئی ٹکڑا کاٹ لیا جائے تو اس کا بیان
361	کتاب الفرائض کا بیان	347	شکار کے پیچھے جانے کا بیان
362	فرائض (میراث) کا علم سیکھنے کا بیان	347	وصیت کے احکام کا بیان
362	کلالہ کا بیان	349	ان روایات کا بیان جن میں وصیت کا حکم دیا گیا ہے
363	ایسے آدمی کا بیان جس کی اولاد نہ ہو اور بہنیں ہوں	350	وصیت کرنے والے کے لیے مال میں جو وصیت جائز نہیں اس کا بیان
364	صلبی اولاد کی میراث کا بیان	351	وصیت میں نقصان پہنچانے کی کراہیت کا بیان
365	دادی اور نانی کی میراث کا بیان	352	وصایا میں داخل ہونے کا بیان
366	دادے کی میراث کا بیان	353	والدین اور اقرباء کے لیے وصیت کے منسوخ ہونے کا بیان
367	عصبہ کی میراث کا بیان	353	وارث کے لیے وصیت کرنے کا بیان

384	بیعت کرنے کا بیان	367	ذوی الارحام کی میراث کا بیان
385	عمال کی تنخواہ مقرر کرنے کا بیان		جس عورت سے لعان کیا گیا اس کے بیٹے کی
386	عمال کے لیے تحائف قبول کرنے کا بیان	371	میراث کا بیان
386	صدقہ میں خیانت کا بیان	371	اس کا بیان کیا مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے؟
	ان ذمہ داریوں کا بیان جو امام پر رعیت کے حقوق		اس کا بیان جو میراث کی تقسیم سے پہلے اسلام لے
	ادا کرنے اور ان کی حاجات دور کرنے کے بارے	372	آیا
387	میں لازم ہوتی ہیں	373	ولاء (آزاد کیے ہوئے غلام کے ترکہ) کا بیان
388	مال نے کی تقسیم کا بیان	374	اس کا بیان جو کسی آدمی کے ہاتھ پر اسلام لاتا ہے
389	اولاد کو حصہ دینے کا بیان	374	ولاء کو بیچنے کا بیان
	اس کا بیان کہ کب کسی کے لیے جنگ میں حصہ مقرر		ایسے نومولود کی میراث کا بیان جو روتا ہے اور پھر
390	کیا جائے گا	375	فوت ہو جاتا ہے
390	اس کا بیان کہ آخری زمانہ میں حصہ لینا مکرمہ ہے		رشتہ داری کی میراث کے سبب عہد و بیان کی
391	مستحقین عطا کے نام رجسٹر میں درج کرنے کا بیان	375	میراث کے منسوخ ہونے کا بیان
392	اموال میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتخاب کا بیان	377	قسم اٹھانے کا بیان
	خمس اور قرابتداروں کے حصہ کی تقسیم کے مواقع کا		عورت کا اپنے خاوند کی دیت کا وارث ہونے کا
401	بیان	377	بیان
411	سہم صیفی (منتخب حصہ) کا بیان		خراج، حکومت اور مال نے کے احکام
	اس کا بیان کہ مدینہ طیبہ سے یہودیوں کا اخراج		اس کا بیان جو کچھ رعیت کے حق میں امام پر لازم
413	کیسے ہوا؟	379	ہوتا ہے
416	قبیلہ بنی نضیر کے احوال کا بیان	379	حصول حکومت کی خواہش اور مطالبہ کرنے کا بیان
419	سرزمین خیبر کے حکم کا بیان	380	ناجینے شخص کو والی بنائے جانے کا بیان
424	مکہ مکرمہ کی فتح کا بیان	381	وزیر بنانے کا بیان
426	فتح طائف کا بیان	381	حالات سے آگاہی کے لیے عریف مقرر کرنے کا بیان
427	سرزمین یمن کے حکم کا بیان	382	کاتب (منشی) بنانے کا بیان
429	جزیرہ عرب سے یہودیوں کو نکالنے کا بیان	383	زکوٰۃ وصول کرنے کی سعی اور کوشش کرنے کا بیان
	سرزمین عراق اور قوت و طاقت سے حاصل کردہ	383	خلیفہ وقت کا کسی کو اپنا نائب بنانے کا بیان

459	طاعون زدہ علاقے سے نکلنے کا بیان	431	زمین کو وقف کرنے کا بیان
	عیادت کے وقت مریض کے لیے شفا کی دعا	431	جزیہ لینے کا بیان
459	کرنے کا بیان	433	آتش پرستوں سے جزیہ لینے کا بیان
460	عیادت کے وقت مریض کیلئے دعا کرنے کا بیان	434	جزیہ وصول کرنے میں سختی کرنے کا بیان
461	اس کا بیان کہ موت کی تمنا کرنا مکروہ ہے	435	اہل ذمہ سے دسواں حصہ محصول لینے کا بیان الخ
461	اچانک آنے والی موت کا بیان		اس کا بیان کہ اگر دوران سال ذمی اسلام قبول کر
461	طاعون سے مرنے والے کی فضیلت کا بیان	437	لے تو کیا اس پر جزیہ ہے؟
462	مریض کے ناخن اور زیر ناف بال کاٹنے کا بیان	438	امام کے لیے مشرکین کے ہدایا قبول کرنے کا بیان
	اس کا بیان کہ موت کے وقت اللہ تعالیٰ کے بارے	440	زمین بطور جاگیر دینے کا بیان
463	میں حسن ظن رکھنا چاہیے	447	ہجر زمین کو آباد کرنے کا بیان
	اس کا بیان کہ موت کے وقت میت کو پاک صاف	449	خراج والی زمین لینے کا بیان
464	کپڑے پہنانا مستحب ہے		اس زمین کا بیان جسے امام یا کوئی آدمی اپنی
	اس کا بیان کہ میت کے پاس کون سا کلام کرنا	450	حفاظت میں روک لے
464	مستحب ہے؟	451	زمین میں دفن شدہ خزانے اور اس کے احکام
464	میت کو تلقین کرنے کا بیان	452	پرانی قبروں کو کھولنے کا بیان جس میں مال دفن ہو
465	میت کی آنکھیں بند کرنے کا بیان		جنازہ کا بیان
466	انا لله وانا الیہ راجعون پڑھنے کا بیان	453	گناہوں کا کفارہ بننے والی بیماریوں کا بیان
466	میت کو کپڑے سے ڈھانپ دینے کا بیان		اس کا بیان کہ جب کوئی بندہ نیک عمل کرتا ہو اور پھر
466	میت کے پاس قرآن کریم پڑھنے کا بیان	455	کہیں بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ اسے نہ کر سکے
	مصیبت کے وقت اظہار غم کے لیے ایک جگہ بیٹھنے کا	455	عورتوں کی بیمار پرسی کا بیان
467	بیان	456	بیمار پرسی کرنے کا بیان
467	تعزیت کرنے کا بیان	456	ذمی کی عیادت کرنے کا بیان
468	صدمہ اور تکلیف کے وقت صبر کرنے کا بیان	457	عیادت کے لیے پیدل چل کر جانے کا بیان
469	میت پر رونے کا بیان	457	باوضو عیادت کرنے کی فضیلت کا بیان
470	نوحہ کرنے کا بیان	458	بار بار عیادت کرنے کا بیان
471	میت کے گھردالوں کیلئے کھانا تیار کرنے کا بیان	459	آشوب چشم کی صورت میں عیادت کرنے کا بیان

472	سورج کے طلوع وغروب کے وقت میت کو دفن	472	اس کا بیان کہ کیا شہید کو غسل دیا جائے گا
490	474 کرنے کا بیان	474	میت کو غسل دیتے وقت اس کی ستر پوشی کا بیان
	475 اس کا بیان کہ جب مردوں اور عورتوں کے	475	اس کا بیان کہ میت کو غسل کیسے دیا جائے گا
491	476 جنازے اکٹھے ہو جائیں تو پہلے کسے رکھا جائے گا	476	کفن کا بیان
	478 اس کا بیان کہ میت پر نماز جنازہ پڑھتے وقت امام	478	اس کا بیان کہ کفن میں زیادہ قیمتی کپڑا استعمال کرنا مکروہ ہے
491	479 کہاں کھڑا ہو	479	عورت کے کفن کا بیان
493	479 جنازہ کی تکبیروں کا بیان	479	میت کو مشک لگانے کا بیان
494	479 اس کا بیان کہ وہ جنازہ پر کیا پڑھے	479	اس کا بیان کہ جنازہ میں جلدی کرنی چاہیے الخ
494	479 میت کے لیے دعا کرنے کا بیان	480	میت کو غسل دینے کے سبب غسل کرنے کا سبب
496	480 قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان	481	میت کو بوسہ دینے کا بیان
	481 کفار کے علاقے میں فوت ہونے والے مسلمان	481	رات کے وقت دفن کرنے کا بیان
496	481 کی نماز جنازہ پڑھنے کا بیان	481	میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا بیان
	481 ایک قبر میں کئی مردے دفن کرنے اور قبر پر نشانی	482	جنازہ کی صفوں کا بیان
497	482 لگانے کا بیان	482	عورتوں کے لیے جنازہ کے پیچھے چلنے کا بیان
	482 اس کا بیان کہ اگر قبر کھودنے والا کسی میت کی ہڈی	482	جنازوں پر نماز پڑھنے کی فضیلت اور ان کے ساتھ
498	483 پائے تو کیا وہ اس جگہ کو چھوڑ دے	483	چلنے کا بیان
498	483 لحد کا بیان	484	میت کے پیچھے آگ لے جانے کا بیان
499	484 اس کا بیان کہ کتنے آدمی میت کو قبر میں اتاریں	484	جنازہ کے لیے کھڑا ہونے کا بیان
	484 میت کو پاؤں کی جانب سے قبر میں داخل کرنے کا	485	جنازہ میں سوار ہونے کا بیان
499	485 بیان	486	جنازہ کے آگے چلنے کا بیان
500	486 قبر کے پاس بیٹھنے کا بیان	487	جنازہ کو تیزی کے ساتھ لے کر جانے کا بیان
	487 میت کے لیے دعا کا بیان جب اسے قبر میں رکھا	488	خودکشی کرنے والے پر امام کے نماز نہ پڑھنے کا بیان
500	488 جائے	488	اس کی نماز جنازہ کا بیان جسے حد اقل کیا گیا
	488 ایسے آدمی کا بیان جس کا کوئی مشرک رشتہ دار فوت	489	بچے پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان
500	489 ہو جائے	489	مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا بیان
501	489 قبر کی گہرائی کا بیان		

- 514 اس کا بیان کہ لفظ امانت کے ساتھ قسم کھانا مکروہ ہے
- 514 یمین لغو کا بیان
- 515 قسم میں تعریض کرنے کا بیان
- 516 اسلام سے برأت اور کسی دوسرے دین سے ہونے کی قسم کھانے کا بیان
- 517 ایسے آدمی کا بیان جو سالن نہ کھانے کی قسم کھاتا ہے
- 517 قسم میں ان شاء اللہ کہنے کا بیان
- 517 اس کا بیان کہ حضور نبی کریم ﷺ کی قسم کیا ہوتی تھی؟
- 518 اس کا بیان کہ کیا لفظ قسم سے یمین واقع ہو جاتی ہے؟
- 519 اس کا بیان جس نے کھانا نہ کھانے کی قسم کا بیان
- 520 قطع رحمی کے بارے میں قسم کھانے کا بیان
- 521 اس کا بیان جو جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھاتا ہے
- 522 ایسے آدمی کا بیان جو حانث ہونے سے پہلے کفارہ ادا کرے
- 523 اس کا بیان کہ کفارہ میں کتنے صاع ہوتے ہیں؟
- 524 (کفارہ کے لیے) مومنہ کنیز کا بیان
- 525 قسم کھا کر خاموش ہو جانے کے بعد ان شاء اللہ کہنے کا بیان
- 526 نذر ماننے سے نبی کا بیان
- 527 معصیت کی نذر ماننے کا بیان
- 527 اس کا بیان کہ بعض نے کہا جس نے معصیت کی نذر توڑی اس پر کفارہ ہے
- 531 اس کا بیان جس نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی
- 532 میت کی جانب سے نذر پوری کرنے کا بیان
- 501 قبر کو ہموار کرنے کا بیان
- 502 میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس اس کے لیے استغفار کرنے کا بیان
- 503 اس کا بیان کہ قبر کے پاس جانور ذبح کرنا مکروہ ہے ایسی میت کا بیان جس کی قبر پر کچھ وقت کے بعد نماز پڑھی جائے
- 504 قبر پر کوئی عمارت بنانے کا بیان
- 505 اس کا بیان کہ قبر پر بیٹھنا مکروہ ہے
- 505 قبرستان میں جوتے پہن کر چلنے کا بیان
- 506 کسی حاجت کے تحت میت کو اپنی جگہ سے تبدیل کرنے کا بیان
- 507 میت کے بارے میں اچھے کلمات کہنے کا بیان
- 507 زیارت قبور کا بیان
- 508 عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنے کا بیان
- 508 اس کا بیان کہ جب آدمی قبر پر جائے یا پاس سے گزرے تو کیا کہے؟
- 508 اس کا بیان کہ حالت احرام میں فوت ہونے والے کے ساتھ کیا کیا جائے۔
- 510 قسم اور نذر کے احکام کا بیان
- 510 جھوٹی قسم کے بارے میں وعید اور شدت کا بیان
- 510 اس کا بیان جس نے کسی کا مال لینے کے لیے قسم کھائی
- 510 حضور نبی کریم ﷺ کے منبر کے پاس قسم کو عظیم بنانے کا بیان
- 512 شرکاء (بت وغیرہ) کے ساتھ قسم کھانے کا بیان
- 512 آباء کے ساتھ قسم کھانے کے مکروہ ہونے کا بیان

549	قرض کی شدت اور اس کی ادائیگی کی تاکید کا بیان	533	اس کا بیان کہ جو اس حال میں فوت ہوا کہ اس پر روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھے
549	قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کا بیان	534	اس کا بیان جس کے سبب نذر پوری کرنے کا حکم دیا جاتا ہے
549	قرض کی اچھی ادائیگی کا بیان	534	اس کا بیان کہ تلوار کے دستے پر لگا ہوا زیور دراہم کے عوض بیچا جاسکتا ہے
550	بیع صرف کا بیان	536	چاندی کے عوض سونا خریدنے کا بیان
551	اس کا بیان کہ تلوار کے دستے پر لگا ہوا زیور دراہم کے عوض بیچا جاسکتا ہے	537	اس کا بیان جس نے اپنا مال بھدقہ کرنے کی نذر مانی
552	چاندی کے عوض سونا خریدنے کا بیان	537	اس کا بیان جس نے ایسی نذر مانی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا
553	حیوان کے عوض حیوان کی ادھار بیع کرنے کا بیان	539	اس کا بیان جبکہ یہ بیع نقد و نقد ہو
553	اسی بارے میں رخصت کا بیان	540	کھجور کے عوض کھجور کی بیع کرنے کا بیان
553	اس کا بیان جبکہ یہ بیع نقد و نقد ہو	540	بیع مزائنہ کا بیان
554	کھجور کے عوض کھجور کی بیع کرنے کا بیان	540	عریا کی بیع کا بیان
554	بیع مزائنہ کا بیان	540	عریہ کی مقدار کا بیان
555	عریا کی بیع کا بیان	540	عریا کی تفسیر کا بیان
555	عریہ کی مقدار کا بیان	541	پھلوں کو ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے کا بیان
556	عریا کی تفسیر کا بیان	542	کئی سالوں کے لیے بیع کرنے کا بیان
556	پھلوں کو ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے کا بیان	542	ایسی بیع کا بیان جس میں دھوکہ ہو
558	کئی سالوں کے لیے بیع کرنے کا بیان	544	مضطر اور مجبور کی بیع کا بیان
559	ایسی بیع کا بیان جس میں دھوکہ ہو	544	شرکت کا بیان
561	مضطر اور مجبور کی بیع کا بیان	545	مضارب کے لیے رب المال کی مخالفت کرنے کا بیان
561	شرکت کا بیان	545	ایسے آدمی کا بیان جو بغیر اجازت دوسرے کے مال سے تجارت کرتا ہے
562	مضارب کے لیے رب المال کی مخالفت کرنے کا بیان	546	رأس المال کے بغیر شرکت کرنے کا بیان
562	ایسے آدمی کا بیان جو بغیر اجازت دوسرے کے مال سے تجارت کرتا ہے		
563	رأس المال کے بغیر شرکت کرنے کا بیان		

586	غش (ملاوٹ) سے ممانعت کا بیان	563	مزارعت کا بیان
586	متعاقدین کے خیابار کا بیان	565	مزارعت کے بارے میں شدت اور سختی کا بیان
588	اقالہ کی فضیلت کا بیان		مالک کی اجازت کے بغیر زمین میں کاشت کرنے کا بیان
589	اس کا بیان جس نے ایک بیج میں دو بیجیں کیں	569	
589	بیج العینہ سے ممانعت کا بیان	570	مزارعت کا بیان
590	بیج سلم کا بیان	571	مساقاة یعنی درختوں کو پانی لگانے کی بیج کا بیان
591	معینہ پھل میں بیج سلم کرنے کا بیان	572	درختوں پر پھل کا اندازہ لگانے کا بیان
591	اس کا بیان کہ سلم کو پھیرا نہیں جائے گا		اجارہ کے ابواب کا بیان
	کھیت پر آفت آجانے کی صورت میں نقصان کی	574	معلم کی کمائی اور اجرت کا بیان
592	سلائی کرنے کا بیان	575	اطباء کے اجرت لینے کا بیان
592	آفت کی تفسیر کا بیان	576	پچھنے لگانے کی اجرت کا بیان
593	پانی روکنے کا بیان	577	لونڈیوں کی کمائی کا بیان
595	اضافی پانی بیچنے کا بیان	578	کاہن کی اجرت کا بیان
595	مٹی بیچ کر شمن لینے کا بیان	578	نرکومادہ پر ڈالنے کی اجرت کا بیان
595	کتوں کو بیچ کر شمن وصول کرنے کا بیان	579	سنار کا بیان
596	شراب اور مردار کے شمن کا بیان		ایسے غلام کا بیان جسے بیچا جائے اور اس کے پاس مال ہو
598	اناج کو پورا کرنے سے پہلے اسے بیچ ڈالنے کا بیان	580	قافلہ تجارت سے شہر سے باہر نکل کر ملاقات کرنے کا بیان
600	ہے	580	
601	عربان (بیانہ) کا بیان	581	نجش (دھوکہ دہی) سے روکنے کا بیان
602	اس کا بیان جو ایسی شے بیچتا ہے جو اس کے پاس نہ ہو	581	شہری کی دیہاتی کے لیے بیج کرنے سے نہیں کا بیان
602	بیج میں شرط لگانے کا بیان		اس کا بیان جس نے ایسی بکری خریدی جس کے تھنوں میں دودھ جمع تھا اور پھر اسے ناپسند کیا
603	غلام کی ذمہ داری کا بیان	582	خوراک کی ذخیرہ اندوزی کی ممانعت کا بیان
	اس کا بیان کہ کسی نے غلام خریدا اور اسے کام پر لگا	584	دراہم کو توڑنے کا بیان
603	دیا پھر اس میں عیب پایا	585	نرخ مقرر کرنے کا بیان
	اس کا بیان کہ جب بائع اور مشتری کا اختلاف ہو	585	

614	کسی کام کی غرض سے ہدیہ لینے کا بیان	604	جائے اور بیع موجود ہو
	اس کا بیان جو عطا میں اپنے ایک بیٹے کو ترجیح دیتا	605	شفعہ کا بیان
615	ہے	606	ایسے آدمی کا بیان جو مفلس ہو جائے اور بائع بعینہ
	اس کا بیان کہ کیا عورت اپنے خاوند کی اجازت کے	607	اپنا ساز و سامان اس کے پاس پالے
617	بغیر کچھ دے سکتی ہے؟	608	اس کا بیان جس نے بیکار جانور پکڑ کر طاقتور بنا لیا
617	عمری کا بیان	609	رہن (گروی رکھنے) کا بیان
	اس کا بیان کہ کوئی عمر بھر کے لیے دیتے وقت اس	610	اس کا بیان کہ آدمی اپنے بیٹے کا مال کھا سکتا ہے
618	کے ورثاء کا بھی ذکر کرے	611	ایسے آدمی کا بیان جو کسی آدمی کے پاس اپنا مال
620	رقمی کا بیان		پالے
621	عاریتہ لی ہوئی شے کی ضمانت کا بیان		ایسے آدمی کا بیان جو اپنا حق اس مال میں سے لے
	اس کا بیان کہ جس نے کسی کی کوئی شے برباد کی تو وہ	611	لے جو اس کے پاس امانت ہے
623	اس کی مثل کا ضامن ہوگا	613	ہدایا اور تحائف کو قبول کرنے کا بیان
624	قوم کی کھیتی برباد کرنے والے جانوروں کا بیان	613	ہبہ واپس لوٹانے کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ النِّكَاحِ (کتاب النکاح)

بَابُ التَّحْرِیْضِ عَلٰی النِّكَاحِ (نکاح پر انگیزت دلانے کا بیان)

1750 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ إِنْ لَأَمِشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِنِي إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ فَاسْتَخْلَاةُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَن لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ لِي تَعَالِ يَا عَلْقَمَةُ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ أَلَا نَزَّوْجُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَجَارِيَةَ بِنْتُ لَعْلَةَ يُرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَيْسَ قُلْتُ ذَلِكَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِالصُّومِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءُ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ منیٰ میں چل رہا تھا کہ اچانک حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی آپ سے ملاقات ہو گئی۔ پس انہوں نے آپ سے خلوت چاہی (یعنی تنہائی میں بات کرنا چاہی)۔ جب حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ انہیں کوئی حاجت نہیں ہے تو انہوں نے مجھے فرمایا: اے علقمہ! آگے آ جاؤ۔ میں آ گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو عبد الرحمن! کیا ہم میری شادی ایک کنواری لڑکی سے نہ کر دیں، شاید تیری طرف تیری وہ قوت اور طاقت لوٹ آئے جو تو پہلے رکھا کرتا تھا (مراد نشاط اور جستی وغیرہ ہے)۔ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے تو اس طرح کہا ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ شادی کرے۔ کیونکہ یہ عمل آنکھوں کو جھکانے والا اور شرمگاہ کو انتہائی محفوظ کرنے والا ہے۔ اور تم میں سے جو اس کی طاقت نہ رکھے، تو اس پر روزے رکھنا لازم ہے کیونکہ روزہ اس کی شہوت کو کم کر دیتا ہے۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ تَزْوِیْجِ ذَاتِ الدِّیْنِ

(دین دار عورت کے ساتھ شادی کرنے کے حکم کا بیان)

1751 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسْبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا دَأْفَقَرُ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: چار اوصاف کے سبب عورتوں سے نکاح کیا جاتا ہے: ان کے مال کی وجہ سے، حسب و نسب کی وجہ سے، ان کے حسن و جمال کی وجہ سے اور ان کے دین کی وجہ سے۔

پس تو دین دار کو ترجیح دے۔ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں (یعنی دیگر اوصاف بھی اگرچہ کشش رکھتے ہیں لیکن سب سے اعلیٰ اور ارفع وصف دین ہے کیونکہ خاندان کی عزت و ناموس، عزت و شرف اور سیوت و کردار کے حسن کا انحصار دین پر ہی ہے، اس لیے یہی وصف ترجیح یافتہ ہونا چاہیے)۔

بَابُ فِي تَزْوِيجِ الْأُبْكَارِ (با کرہ عورت سے شادی کرنے کا بیان)

1752 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَزَوَّجْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بَكَرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا بَكَرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا تو نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو پھر آپ ﷺ نے پوچھا: با کرہ (کنواری) سے یا ثیبہ (بیوہ) سے؟ تو میں نے عرض کی: ثیبہ سے۔ تو آپ نے فرمایا: با کرہ سے کیونکر نکاح نہ کیا کہ تو اس سے کھیلتا (یعنی دل بہلاتا) اور وہ تیرے ساتھ کھیلتی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَزْوِيجِ مَنْ لَمْ يَلِدْ مِنَ النِّسَاءِ

ایسی عورت سے شادی سے منع کرنے کا بیان جو بچے نہ جنے

1753 - قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَتَبَ إِلَى حُسَيْنِ بْنِ حُرَيْثِ الْمُرُوزِيِّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي لَا تَسْتَعْمِدُ لَأَمْسٍ قَالَ عَرَبْتَهَا قَالَ أَخَافُ أَنْ تَتَّبِعَهَا نَفْسِي قَالَ فَاسْتَتَبْتُمْ بِهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: میری عورت کسی چھونے والے کے ہاتھ کو نہیں روکتی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دور کر دے (یعنی اسے طلاق دے دے)۔ اس نے عرض کی: مجھے یہ خوف ہے کہ میرا نفس اس کے پیچھے رہے گا (یعنی قلبی میلان اسی کی طرف رہے گا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اسی سے تلذذ حاصل کر (یعنی اسے اپنے پاس رہنے دے)۔

1754 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُسْتَلِيمُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أُخْتِ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنْ مَنْصُورِ يَعْنِي ابْنَ زَادَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَأَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا تَمُتْ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَتَهَاةٌ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوُدُودَ الْوُلُودَ قِيَانِي مُكَاتِرِبِكُمْ الْأُمَّمَ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے ایک عورت کو پایا ہے جو صاحب حسب و نسب بھی ہے اور صاحب حسن و جمال بھی۔ لیکن وہ بچوں کو جنم نہیں دیتی۔ کیا

میں اس سے شادی کر لوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر وہی آدمی دوبارہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ تو آپ نے اسے پھر منع فرما دیا۔ پھر وہی تیسری بار آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: تم (ایسی عورتوں سے) شادی کرو جو محبت کرنے والیاں ہوں اور بچوں کو جنم دینے والیاں ہوں، کیوں کہ میں تمہارے ساتھ دیگر امتوں پر اپنی کثرت کا اظہار کروں گا۔

بَاب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً

اس ارشاد باری تعالیٰ کا بیان کہ زانی ہی صرف زانیہ سے نکاح کر سکتا ہے

1755 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّسَبِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْعَنَوِيَّ كَانَ يَخْبِلُ الْأَسَارِيَ بِنِكَهٍ وَكَانَ بِنِكَهٍ بِنِعْمٍ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكِحْ عَنَاقِي قَالَ فَسَكَتَ عَنِّي فَتَزَوَّجْتُ وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ لَا تَنْكِحُهَا

حضرت عمرو بن شعيب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت مرثد بن ابی مرثد عنوی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں مسلمان قیدیوں کو اٹھا کر لاتے تھے اور مکہ مکرمہ میں ایک زانیہ عورت تھی۔ اسے عناق کہا جاتا تھا اور وہ (زمانہ جاہلیت میں) آپ کی دوست تھی۔ آپ نے بیان فرمایا: میں حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں عناق سے شادی کر سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے مجھ سے سکوت اختیار فرمایا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ (یعنی زانیہ عورت سے زانی مرد یا مشرک کے سوا کوئی نکاح نہ کرے) پھر آپ ﷺ نے مجھے بلا یا اور یہ آیت مجھے پڑھ کر سنائی اور فرمایا: تو اس سے نکاح نہ کر۔

1756 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو مَعْبُدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حَبِيبِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْكِحُ الزَّانِي الْمَجْلُودَ إِلَّا مِثْلَهُ وَقَالَ أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا زانی جسے کوڑے لگائے گئے وہ صرف اپنی مثل سے ہی نکاح کر سکتا ہے اور ابو معمر نے بیان کیا ہے کہ مجھے حبیب المعلم نے عمرو بن شعیب سے حدیث بیان کی ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُعْتَقُ أُمَّتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

ایسے آدمی کا بیان جو اپنی لونڈی کو آزاد کر کے پھر اس سے شادی کر لیتا ہے

1757 - حَدَّثَنَا هُنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَطْرَفٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ

حضرت ابو بردہ نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی کنیز کو آزاد کیا اور پھر اس سے شادی کر لی تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔

1758 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے صفیہ کو آزاد کیا (اور پھر ان سے نکاح کر لیا) اور اسی آزادی کو ہی اس کا مہر قرار دیا۔

بَابُ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

اس کا بیان کہ وہی رشتے رضاعاً حرام ہوتے ہیں جو نسباً حرام ہوتے ہیں

1759 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ
حضرت عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ (رشتے) دودھ پینے کے ناطے سے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت کے سبب حرام ہوتے ہیں (یعنی نسبی تعلق کی بنا پر جس سے نکاح کرنا حرام ہوتا ہے تو اگر وہی تعلق رضاعی ہو تو بھی ان سے نکاح حرام ہوگا جیسا کہ رضاعی ماں، بیٹی اور بہن وغیرہ اس مسئلہ میں حقیقی ماں، بیٹی اور بہن وغیرہ کی مثل ہیں۔)

1760 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ هِشَامٍ بِنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ لِي أَخِي قَالَ فَأَفْعَلُ مَاذَا قَالَتْ فَتَكِيحُهَا قَالَ أُخْتِكَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَوْ تُحِبِّينَ ذَلِكَ قَالَتْ لَسْتُ بِمُخْلِيةٍ بِكَ وَأَحَبُّ مِنْ شَرِّ كِنِي لِي خَيْرٌ أَخِي قَالَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ أَوْ دُرَّةَ شَكِّ زُهَيْرِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي لِي جَبْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَنَسٍ مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَاهَا ثَوْبِيَّةٌ فَلَا تَعْرِضَنَ عَلَيَّ بَنَاتِكَ وَلَا أَخَوَاتِكَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ کے لیے میری بہن میں رغبت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔ انہوں نے عرض کی: آپ اس سے نکاح فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (کیا) وہ تیری بہن ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تو اسے پسند کر لے گی؟ انہوں نے عرض کی: میں آپ کے ساتھ کوئی تنہا تو نہیں (کہ مجھے سوتن کا خوف ہو) اور میں اسے پسند کروں گی جو میری بہن کی بھلائی اور نفع میں شریک ہوگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں۔ انہوں نے عرض

کی: قسم بخدا! مجھے یہ معلوم ہوا کہ آپ نے درہ یا زرہ (یہ زہیر کو شک ہے) بنت ابی سلمہ کو پیغام نکاح بھیجا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (کیا) ام سلمہ کی بیٹی؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! اگر وہ میرے زیر پرورش نہ بھی رہی ہوتی تو وہ میرے لیے حلال نہ ہوتی۔ بلاشبہ وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے۔ پس تم اپنی بیٹیاں اور اپنی بہنیں مجھ پر نہ پیش کیا کرو۔

بَابُ فِي لَبَنِ الْقَحْلِ (دودھ کی نسبت مرد کی طرف کرنے کا بیان)

1761 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَفْدَحُ بْنُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَاسْتَتَرْتُ مِنْهُ قَالَ تَسْتَتِرِينَ مِنِّي وَأَنَا عَلَيْكَ قَالَتْ قُلْتُ مَنْ أَيْنَ قَالَ أَرْضَعْتُكَ امْرَأَةً أُخِي قَالَتْ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ إِنَّهُ عَلَيْكَ فَلْيَبِجْ عَلَيْكَ

حضرت عروہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میرے پاس اسح بن ابی القعیس آئے تو میں نے ان سے پردہ کیا۔ انہوں نے کہا: تم مجھ سے پردہ کر رہی ہو حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں۔ آپ فرماتی ہیں: میں نے پوچھا: وہ کہاں سے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے بھائی کی بیوی نے تمہیں دودھ پلایا ہے۔ تو آپ نے کہا: دودھ تو مجھے عورت نے پلایا ہے۔ آدمی نے تو نہیں پلایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے ساری بات آپ سے عرض کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ تیرا چچا ہے اور وہ تیرے پاس آسکتا ہے۔

بَابُ فِي رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ (بڑے آدمی کی رضاعت کا بیان)

1762 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَائِشَةَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ قَالَ حَفْصُ فَسَقَى ذَلِكَ عَلَيْهِ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ فَقَالَ انظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُمْ فإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ

حضرت اشعث بن سلیم نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضرت مسروق کے واسطے سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور ایک آدمی کو ان کے پاس (بیٹھے ہوئے) پایا۔ حفص نے بیان کیا کہ آپ ﷺ پر یہ (معاملہ) شاق (اور گراں) گزرا اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ (پھر آگے دونوں راوی اس پر متفق ہیں) کہ ام المومنین نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم غور و فکر کرو، تمہارے بھائی کون ہیں کیونکہ رضاعت کا رشتہ تو بھوک کے سبب قائم ہوتا ہے۔

1763 - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيرَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا رِضَاعَ إِلَّا مَا شَدَّ الْعَظْمُ وَأَنْبَتِ اللَّحْمَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى لَا تَسْأَلُونَا وَهَذَا الْحَبْرُ

فِيكُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْهَلَالِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ أَنْشَرَ الْعَظْمَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: رضاعت نہیں ہے مگر وہ جو ہڈیوں کو مضبوط کر دے اور گوشت کو
بڑھائے۔ تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ہم سے کوئی سوال نہ کرنا جب تک یہ علامہ تم میں موجود ہے۔

محمد بن سلیمان انباری نے وکیع سے انہوں نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے موسیٰ ہلالی سے اور انہوں نے حضرت ابن
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں الفاظ یہ کہے:
انشز العظم (یعنی ایسی رضاعت جو ہڈیوں کی مقدار کو بڑھائے)۔

بَابُ فِيْمَنْ حَرَّمَ قَرِيْبِهِ (رضاعت کبیر سے حرمت ثابت ہونے کا بیان)

1764 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُنْبَسَةُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا حُدَيْفَةَ بْنَ عُثْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ بْنَ عَبْدِ شَنْسٍ كَانَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ
ابْنَةَ أُخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلَى لَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدًا
وَكَانَ مِنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَا النَّاسَ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِيرَاثَهُ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي ذَلِكَ أَدْعُوهُمْ
لِأَبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ فَاخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ فَرَدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ فَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلَى وَأَخَاهِ الدِّينِ فَجَاءَتْ
سَهْلَةَ بِنْتُ سَهْلِ بْنِ عَمْرِو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ امْرَأَةٌ أَبِي حُدَيْفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا
وَلَدًا وَكَانَ يَأْوِي مَعِيَ وَمَعَ أَبِي حُدَيْفَةَ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ وَيَرَانِي فَضَلَّ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَكَيْفَ
تَرَى فِيهِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَرْضِعِيهِ فَأَرْضَعَتْهُ حَنْسَ رَضَعَاتٍ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ فَبِذَلِكَ
كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَأْمُرُ بِنَاتِ أَخَوَاتِهَا وَبِنَاتِ إِخْوَتِهَا أَنْ يَرْضَعْنَ مَنْ أَحَبَّتْ عَائِشَةُ أَنْ يَرَاهَا وَيَدْخُلَ
عَلَيْهَا وَإِنْ كَانَ كَبِيرًا حَنْسَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَأَبَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَدْخُلْنَ
عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرِّضَاعَةِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَرْضَعْنَ فِي الْمَهْدِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَدْرِي لَعَلَّهَا كَانَتْ رُحْمَةً
مِنَ النَّبِيِّ ﷺ لِسَالِمٍ دُونَ النَّاسِ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ
ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے سالم کو متبنی بنا رکھا تھا۔ اور پھر ان کا نکاح اپنی بیٹی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ
سے کر دیا۔ اور وہ (سالم) انصار میں سے ایک عورت کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید رضی
اللہ عنہ کو متبنی بنایا ہوا تھا۔ اور زمانہ جاہلیت میں جو کسی آدمی کا متبنی ہوتا تھا لوگ اسے اس کی نسبت سے پکارتے تھے اور اسے
اس کی میراث کا وارث بھی بنایا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: اَدْعُوهُمْ
لِأَبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ فَاخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ ”انہیں ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو، تا قولہ: پس وہ تمہارے دینی

بھائی ہیں اور تمہارے موالی ہیں۔“ چنانچہ (لوگوں کو حکم دیا گیا) کہ تم انہیں ان کے باپوں کی طرف منسوب کرو۔ اور جس کسی کے حقیقی باپ کا علم نہ ہو تو وہ آزاد شدہ غلام اور دینی بھائی ہے۔ پس سہلہ بنت سہیل بن عمرو قرشی عامری حاضر خدمت ہوئیں اور وہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ بلاشبہ ہم تو سالم کو بیٹا جانتے تھے اور وہ میرے اور ابو حذیفہ کے ساتھ ہی ایک کمرے میں رہتا تھا۔ اور وہ مجھے گھریلو کام کا ج کے نامکمل لباس میں دیکھتا رہتا تھا اور اب اللہ تعالیٰ نے ان (متبنی) کے بارے میں یہ حکم نازل فرما دیا ہے جو آپ جانتے ہیں۔ تو آپ اس کے بارے میں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اسے فرمایا: تو اسے دودھ پلا لے۔ پس انہوں نے اسے پانچ بار دودھ پلا دیا۔ تو اب وہ ان کے رضاعی بیٹے کی طرح ہو گیا۔ سو اسی وجہ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی بھانجیوں اور اپنی بھتیجیوں کو حکم دیتی تھیں کہ وہ اسے دودھ پلا دیں جسے دیکھنے اور اپنے پاس آنے جانے کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پسند فرماتی تھیں۔ اگر وہ بڑا ہوتا تو اسے پانچ بار دودھ پلا دیا جاتا۔ پھر وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ جا سکتا تھا۔ حضرت ام سلمہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی دیگر تمام ازواج مطہرات نے اس کا انکار کیا ہے کہ وہ اپنے پاس اس رضاعت کے سبب لوگوں میں سے کسی کو داخل ہونے کی اجازت دیں۔ یہاں تک کہ وہ جھولے میں (شیر خوارگی کی عمر) دودھ پی لے۔ اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ کو بتایا: قسم بخدا! ہم نہیں جانتی۔ شاید یہ حضور نبی کریم ﷺ کی جانب سے لوگوں میں سے صرف حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے رخصت ہو۔

بَابُ هَلْ يُحْرَمُ مَا دُونَ خَمْسِ رَضَعَاتٍ

اس کا بیان کہ آیا پانچ بار سے کم چوسنے سے دودھ حرمت کو ثابت کرتا ہے؟

1765 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيهَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرًا رَضَعَاتٍ يُحْرَمُ مِنْ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ يُحْرَمُ مَنْ فَتَوَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ

حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ دودھ کی وہ مقدار جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا کہ وہ حرمت کو ثابت کر دیتی ہے وہ دس بار (پستان کو) چوسنا ہے۔ پھر یہ منسوخ کر دی گئی (اور فرمایا گیا کہ) پانچ بار چوسنا حرمت کو ثابت کر دیتا ہے۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ کا وصال ہو گیا اور قرآن کریم میں سے اتنی ہی مقدار کی تلاوت کی جاتی تھی۔

1766 - حَدَّثَنَا مُدَّادُ بْنُ مُسَاهِدٍ حَدَّثَنَا إِسْعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُحْرَمُ النَّصَةُ وَلَا النَّصْتَانِ

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک بار چوسنا اور دو بار چوسنا حرمت کو ثابت نہیں کرتا۔

بَابُ بِنِ الرَّضِخِ عِنْدَ الْفِصَالِ (دودھ چھڑانے کے وقت) (کچھ مال) عطا کرنے کا بیان)

1767 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَذْهَبُ عَنِّي مَذْمَمَةُ الرِّضَاعَةِ قَالَ الْغُرَّةُ الْعَبْدُ أَوْ الْأَمَةُ قَالَ الْفَيْلِيُّ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ

حضرت حجاج بن حجاج نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کون سی شے مجھ سے رضاعت کے حق کو زائل کر سکتی ہے (یعنی کون سی شے میں اپنی دایہ کو دودھ پلانے کے بدلے بطور انعام اور تحفہ دوں؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: (خدمت کے لیے) ایک غلام یا ایک لونڈی۔ نسلی نے کہا ہے کہ یہ حجاج بن حجاج اسلمی ہیں اور یہ انہی کے الفاظ ہیں۔

بَابُ مَا يَكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ

(ان عورتوں کا بیان جنہیں نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں)

1768 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا الْعَمَةُ عَلَى بِنْتِ أُخِيهَا وَلَا الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَاتِهَا وَلَا ابْنَةُ أُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الْكُبْرَى عَلَى الصَّغِيرَى وَلَا الصَّغِيرَى عَلَى الْكُبْرَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت سے اس کی پھوپھی پر نکاح نہیں کیا جائے گا (یعنی پہلے نکاح میں پھوپھی اور پھر دوسرا نکاح بھتیجی سے کر لیا جائے تو یہ درست نہیں) اور نہ ہی پھوپھی سے نکاح اس کی بھتیجی پر کیا جائے گا۔ کسی عورت سے اس کی خالہ پر نکاح نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی خالہ سے اس کی بھانجی پر نکاح کیا جائے گا اور نہ ہی بڑی سے چھوٹی پر اور نہ ہی چھوٹی سے بڑی پر نکاح کیا جائے گا۔ (یہ جملہ پہلے حکم کی تاکید کے لیے ہے بڑی سے مراد پھوپھی اور خالہ اور چھوٹی سے مراد بھتیجی اور بھانجی ہے) (بذل الجہود ص 48 ج 10)

1769 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنَسَةُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بِنْتُ ذُوَيْبٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَاتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا

حضرت قبیسہ بن ذویب نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کسی عورت کو اس کی خالہ کے ساتھ اور کسی کو اس کی پھوپھی کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے۔

1770 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَمْرِوَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْعَمَّةِ وَالْخَالَاتِ وَبَيْنَ الْخَالَاتِ وَالْعَمَّاتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی پھوپھی اور خالہ کو اور

دو خالوں کو اور دو پھولوں کو نکاح میں جمع کرے۔

1771۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ يَا ابْنَ أُنْتِ هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرٍ وَلِيَّهَا فَتُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيَّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صِدَاقِهَا فَيُعْطِيهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَتُحِبُّهَا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَىٰ سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأَمْرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلْ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُثَلِّ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَىٰ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كَتَبَ لَهُنَّ وَتُرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُثَلِّ عَلَيْهُنَّ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَىٰ الَّتِي قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْآيَةِ الْآخِرَةِ وَتُرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرٍ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةً مِنَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَتُحِبُّهَا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَىٰ النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ قَالَ يُونُسُ وَقَالَ رِبِيعَةُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ قَالَ يَقُولُ أَتُرْكَوهُنَّ إِنْ خِفْتُمْ قَدْ أَخْلَلْتُ لَكُمْ أَرْبَعًا

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے پوچھا: ترجمہ: ”اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے ساتھ انصاف نہیں کر سکو گے تو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہو ان سے نکاح کر لو“۔ انہوں نے جواب دیا: اے میرے بھانجے! (یتامی سے مراد) وہ یتیم عورت ہے جو اپنے (غیر محرم) ولی کی گود میں پرورش پا رہی ہو۔ اور وہ مال (میراث) میں اس کے ساتھ شریک ہوتی ہے۔ پھر اس کا مال اور حسن و جمال اسے پسند آ جاتا ہے اور اس کا ولی اس سے شادی کرنا چاہتا ہے مگر اس کے مہر میں اس کے ساتھ انصاف نہیں کرتا کہ وہ اسے اتنی مقدار مہر ادا کرے جتنا اس کے سوا کوئی اور اسے مہر ادا کرتا ہے۔ تو انہیں ان کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ مگر اس صورت میں کہ وہ ان کے ساتھ انصاف کریں اور مہر میں سے ان کا اعلیٰ ترین حق انہیں ادا کریں۔ اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان کے سوا عورتوں میں سے جنہیں چاہیں ان سے نکاح کر لیں۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ اس آیت کے بعد ان عورتوں کے بارے میں لوگوں نے پھر رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ طلب کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ: ”لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے: اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے اور جو کچھ کتاب میں ان یتیم عورتوں کے بارے میں تم پر پڑھا جاتا ہے جنہیں تم وہ (حق) نہیں دیتے جو ان کے لیے مقرر کیا گیا ہے اور تم ان سے نکاح کرنے

میں رغبت رکھتے ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ جو اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ ”ان پر کتاب میں پڑھا جاتا ہے“ اس سے مراد وہ پہلی آیت ہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیم عورتوں کے ساتھ انصاف نہیں کر سکو گے تو ان سے نکاح کر لو جو عورتوں میں سے تم کو پسند آئیں۔“ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ دوسری آیت میں ارشاد باری تعالیٰ: ”و ترغبون ان تنکحوهن سے مراد تم میں سے کسی کا اس یتیم عورت سے اعراض کرنا ہے جو اس کی گود میں ہوتی ہے جبکہ وہ مال اور حسن و جمال کے اعتبار سے قلیل (اور کمزور) ہو۔ تو انہیں منع کر دیا گیا کہ وہ یتیم عورتوں کے مال اور حسن و جمال میں رغبت رکھتے ہوئے ان سے نکاح کرے مگر انصاف کے ساتھ (یعنی پورا پورا حق ادا کیے بغیر نکاح کرنا منع ہے) اور یہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے ان عورتوں سے اعراض برتا (اور نفرت کی) (جو قلیل المال اور حسن و جمال کے اعتبار سے کمزور ہیں) یونس نے بیان کیا ہے کہ ربیعہ نے قول باری تعالیٰ: ”وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ“ کے بارے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: تم انہیں چھوڑ دو اگر تمہیں انصاف نہ کرنے کا خوف ہو۔ تحقیق میں نے تمہارے لیے چار عورتیں حلال کی ہیں (تم ان کے سوا کسی اور سے نکاح کر لو۔)

1772 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ¹ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّبْلِيُّ أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقِيَهِ الْبِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ هَلْ أَنْتَ مُعْطَى سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَإِنَّمَا اللَّهُ لِيَنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى يُدْخَلَ إِلَى نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خُطِبَ بِنْتِ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُخْطِبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِثْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَتَنِي عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَلَّى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أَحْرَمُ حَلَالًا وَلَا أَجِلُّ حَرَامًا وَلكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْأُضْرَبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَسَكَتَ عَلِيٌّ عَنْ ذَلِكَ النِّكَاحِ

حضرت ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے اسے بتایا کہ جس وقت وہ لوگ یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ طیبہ آئے، جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید ہوئے تھے تو ان سے مسور بن مخرمہ کی ملاقات ہوئی، تو اس نے انہیں کہا: کیا آپ کو مجھ سے کوئی کام ہے؟ اس کے بارے مجھے حکم فرمائیے۔ تو میں نے اسے جواب دیا: نہیں نہیں۔ پھر اس نے کہا: کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار عطا فرماتے ہیں۔ کیونکہ مجھے یہ خوف ہے کہ لوگ آپ پر غالب آکر وہ آپ سے چھین لیں گے۔ قسم بخدا! اگر آپ وہ (تلوار) مجھے عطا فرمادیں گے تو پھر اس تک کبھی نہ پہنچا جاسکے گا

1- ایک نسخہ میں احمد بن محمد بن حنبل ہے۔

جب تک میری جان میں جان ہے۔ بلاشبہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے ابو جہل کی بیٹی کی طرف پیغام نکاح بھیجا۔ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس منبر پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے سنا اور میں ان دنوں بالغ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے یہ خوف ہے کہ (وہ اس واقعہ کے سبب) اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں مبتلا ہو جائے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے داماد (ابوالعاص بن ربیع) کا ذکر کیا جو کہ بنی عبد شمس سے تھا۔ اور اس کے دامادی کے رشتہ پر تعریف کی اور اسے خوب اچھا کہا۔ فرمایا: اس نے میرے ساتھ گفتگو کی اور اس نے میرے ساتھ سچ بولا۔ اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا اور اسے میرے لیے پورا کیا۔ بلاشبہ میں حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ ہی حرام کو حلال کرتا ہوں۔ البتہ قسم بخدا! رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ تعالیٰ کے دشمن کی بیٹی کبھی بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔

محمد بن یحییٰ بن فارس سے عبدالرزاق سے بیان کیا ہے کہ ہمیں خبر کے بارے میں معمر نے زہری سے اور انہوں نے عروہ اور ایوب سے اور انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے خبر دی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر اس نکاح سے خاموش ہو گئے۔

1773 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ النَّسَبِيُّ أَنَّ الْبُسَيْرَ بْنَ مَحْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنِكَحُوا ابْنَتَهُمْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيُنِكَحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيدُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ أَحْمَدَ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کر دیں۔ تو میں نے اجازت نہ دی، میں اجازت نہ دوں گا اور کبھی بھی اجازت نہ دوں گا مگر یہ کہ ابن ابی طالب چاہے تو وہ میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے۔ کیونکہ میری بیٹی میرا ٹکڑا ہے۔ مجھے وہ (شے) بری لگتی ہے جو اسے بری لگتی ہے اور مجھے وہ چیز اذیت اور تکلیف دیتی ہے جو اسے اذیت اور تکلیف دہ ہے۔ اور یہ خبر حدیث احمد میں ہے۔

بَابُ فِي نِكَاحِ الْمُتَعَةِ (نکاح متعہ کا بیان)

1774 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَدَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَتَذَا كَرْنَا مُتَعَةَ النِّسَاءِ فَقَالَ لَهَا، رَجُلٌ يَتَمَنُّ نَبِيًّا بِنْتِ سَبْرَةَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا فِي حَبَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت اسماعیل بن امیہ نے زہری سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کے

پاس تھے اور ہم نے عورتوں کے متعہ کا ذکر کیا۔ تو ایک آدمی جسے ربیع بن سمرہ کہا جاتا ہے، نے کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ میرے باپ نے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس سے منع فرمادیا تھا۔

1775 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَّمَ مَتْعَةَ النِّسَاءِ

حضرت ربیع بن سمرہ نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے عورتوں کے ساتھ متعہ کو حرام قرار دیا ہے۔

بَابُ فِي الشِّغَارِ (نکاح شغار کا بیان)

1776 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَدَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ كَلَاهِبًا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ قَالَ يَتَّكِمُ ابْنَةُ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيُنْكِحُ أختَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ مسدد نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے نافع کو کہا: شغار کیا ہوتا ہے۔ تو انہوں نے بتایا (کہ اس سے مراد یہ ہے) کہ کوئی آدمی کسی آدمی کی بیٹی سے نکاح کر لے اور اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کر دے بغیر مہر کے اور (اسی طرح) بغیر مہر کے کوئی کسی آدمی کی بہن سے نکاح کرے اور وہ اپنی بہن کا نکاح اس سے کر دے۔

1777 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَارِسٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِيُّ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ ابْنَ ابْنَتِهِ وَأَنَّكَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنَتَهُ وَكَانَا جَعَلَا صَدَاقًا فَكُتِبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى مَرْوَانَ يَأْمُرُهَا بِالتَّفْرِيقِ بَيْنَهُمَا وَقَالَ فِي كِتَابِهِ هَذَا الشِّغَارُ الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حضرت عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج نے بیان کیا ہے کہ عباس بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے عبدالرحمن بن حکم کا نکاح اپنی بیٹی سے کر دیا اور عبدالرحمن نے اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کر دیا اور دونوں نے اسی کو مہر بنا لیا (یعنی علیحدہ علیحدہ مہر مقرر نہ کیا) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کی طرف لکھا کہ وہ ان دونوں کے درمیان تفریق کرادے اور اپنے خط میں یہ لکھ دیا کہ یہ وہی شغار ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

بَابُ فِي التَّحْلِيلِ (حلالہ کا بیان)

1778 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِسْمَاعِيلُ وَأَرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ حَصِينٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِسَعْنَاهُ

حضرت اسماعیل نے حضرت عامر سے، انہوں نے حضرت حارث سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اور اسماعیل نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے اسے حضور نبی مکرم ﷺ سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حلالہ نکالنے والے اور جس کے لیے حلالہ نکالا جائے (دونوں) کے لیے لعنت کی ہے۔ وہب بن بقیہ نے خالد بن حصین عن عامر عن حارث الاغور اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ حضرت شعبی نے کہا ہے کہ ہمارا گمان یہ ہے کہ وہ آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ (غلام کا اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرنے کا بیان)
1779 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا لَفْظُ إِسْنَادِهِ وَكَلَاهُمَا عَنْ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَهُوَ عَاهِرٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو وہ زانی ہے (یعنی اس کا یہ نکاح باطل ہے)۔

1780 - حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا نَكَحَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَكَأَنَّهُ نَكَحَ بَاطِلٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ وَهُوَ مَوْقُوفٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کسی غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ حدیث ضعیف ہے اور یہ موقوف ہے اور یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

اس کا بیان کہ کسی آدمی کے لیے اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح دینا مکروہ ہے

1781 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی اپنے کسی (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح پر (کسی کو) پیغام نکاح نہ دے۔

1782 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی کی منگنی پر پیغام نکاح نہ بھیجے اور نہ ہی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ وَهُوَ يُرِيدُ تَزْوِيجَهَا

آدمی کے لیے اس عورت کو دیکھنے کا بیان جس سے وہ شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو

1783 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ الْمَرْأَةَ فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ قَالَ فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّلُهَا حَتَّى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي لِي نِكَاحِهَا وَتَزَوَّجَهَا فَتَزَوَّجْتُهَا

حضرت واقد بن عبد الرحمن یعنی ابن سعد بن معاذ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجنے لگے تو اگر وہ اس شے کی طرف دیکھنے کی استطاعت رکھتا ہو جو اسے اس کے ساتھ نکاح کرنے کی دعوت دے، تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا کر لے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے ایک لڑکی کو پیغام نکاح بھیجا تو میں اس کے لیے چھپ کر بیٹھتا تھا یہاں تک کہ میں نے اسے دیکھ لیا جس نے مجھے اس کے ساتھ نکاح کرنے اور شادی کرنے کی انگلیت دلائی۔ سو میں نے اس سے شادی کر لی۔

بَابُ فِي الْوَلِيِّ (وَلِيَّ كَابِيَانِ)

1784 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحْتَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْتَهَرُ لَهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَالْسُلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَ لَهُ حَدَّثَنَا الْقَعْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ جَعْفَرِ يَعْنِي ابْنَ رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ جَعْفَرًا لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الرَّهْرِيِّ كَتَبَ إِلَيْهِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔ آپ نے یہ جملہ تین بار کہا۔ پھر اگر اس نے اس کے ساتھ مجامعت کر لی تو اس عورت کے لیے کامل مہر ہوگا، ان منافع کے عوض جو مرد نے اس عورت سے حاصل کیے پھر اگر ان (اولیاء) میں اختلاف ہو جائے تو بادشاہ اس کا ولی ہے جس کا اور کوئی ولی نہ ہو۔

قَعْنَبِيُّ اور ابن لہیعہ نے جعفر بن ربیعہ سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ جعفر نے زہری سے سماع نہیں کیا۔ بلکہ زہری نے ان کی طرف یہ حدیث لکھ کر بھیجی۔

1785 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ يُونُسَ وَإِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ يُونُسُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ وَإِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

ابو بردہ نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ولی (کی اجازت) کے

بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ ابوداؤد نے کہا ہے (اس کی سند اس طرح ہے) یونس عن ابی بردہ اور اسرائیل عن ابی اسحاق عن ابی بردہ۔

1786 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الرَّبِيعِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ ابْنِ جَحْشٍ فَهَلَكَ عَنْهَا وَكَانَ فِي بَيْتِهَا جَرَالِيٌّ أَرْضِ الْحَبَشَةِ فَرَزَّهَا السَّجَّاشِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ عِنْدَهُمْ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ وہ ابن جحش کے نکاح میں تھی۔ تو وہ وفات پا گئے اور وہ ان (لوگوں) میں سے تھے جنہوں نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ پھر سجاشی نے اس کی شادی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کر دی حالانکہ وہ انہیں کے پاس (حبشہ میں) تھی۔

بَابُ فِي الْعَضْلِ (نِكَاحٍ) (سے روکنے کا بیان)

1787 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنِي رَاشِدٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِي أُخْتُ تُخَطِّبُ إِلَيَّ فَاتَانِي ابْنُ عِمْرَانَ فَأَنكَحْتُهُمَا إِيَّاهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا طَلَاقَهُ رَجْعَةً ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَلَمَّا خُطِبَتْ إِلَيَّ أَتَانِي يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَا أَنْكِحُهَا أَبَدًا قَالَ فَبِعَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ الْآيَةَ قَالَ فَكَفَّرْتُ عَنْ يَسِينِي فَأَنكَحْتُهُمَا إِيَّاهُ

حضرت معقل بن یسار نے بیان کیا ہے کہ میری ایک بہن تھی۔ میری جانب پیغام نکاح آتے تھے، تو پھر میرے چچا کا بیٹا میرے پاس آیا، پس میں نے اس کا نکاح اس سے کر دیا، پھر اس نے اسے طلاق رجعی دے دی، بعد ازاں اسے چھوڑ دیا، یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی، پھر مجھے پیغام نکاح دیا گیا، وہ میرے پاس آیا اور اس کے ساتھ نکاح کی خواہش کرنے لگا۔ تو میں نے کہا: نہیں، قسم بخدا! میں اس کا نکاح کبھی نہیں کروں گا۔ اس نے کہا: پس میرے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ ”جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی مقررہ عدت گزار لیں تو تم انہیں (اپنے سابقہ خاوندوں سے) نکاح کرنے سے نہ روکو“۔ حضرت معقل بن یسار نے بیان کیا۔ پس میں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا اور میں نے اس کا نکاح اسی آدمی سے کر دیا۔

لفظ محفوظ نہیں ہے۔ اور یہ حدیث میں ابن ادریس یا محمد بن العلاء کی جانب سے وہم ہے
ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اسے ابو عمرو ذکوان نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔
انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! باکرہ عورت بول کر اجازت دینے سے یقیناً حیا محسوس کرتی ہے۔ تو آپ نے فرمایا:
اس کا خاموش رہنا ہی اس کی جانب سے اقرار ہے۔

1793 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ إِسْعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ حَدَّثَنِي الْبَيْهَقِيُّ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آمُرُوا النِّسَاءَ فِي بَنَاتِهِنَّ
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں سے ان کی بیٹیوں (کے نکاح) کے
بارے مشاورت کرو۔

بَابُ فِي الْبِكْرِ يُزَوِّجُهَا أَبُوَهَا وَلَا يَسْتَأْمِرُهَا

ایسی باکرہ عورت کے حکم کا بیان جس کا نکاح اس کا باپ اس کی مشاورت کے بغیر کر دے
1794 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جَارِيَةَ بَكْرًا أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَذَّهَا النَّبِيُّ ﷺ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو
دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ 1، رَوَاهُ النَّاسُ مُرْسَلًا مَعْرُوفًا

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک باکرہ لڑکی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں
حاضر ہوئی اور یہ عرض کی کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتی ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے
اسے اختیار عطا فرمادیا (یعنی چاہے تو اسے قائم رکھے یا توڑ دے)۔ محمد بن عبید حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے، انہوں
نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ انہوں نے حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا اور لوگوں نے اسے اسی طرح مرسل معروف روایت کیا ہے۔

بَابُ فِي الشَّيْبِ (شَيْبَةَ كَمَا بَيَّان)

1795 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَيُّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا
صَمَاتُهَا وَهَذَا لَفْظُ الْقَعْنَبِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ
بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ الشَّيْبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يُسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُوهَا لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ

1- ایک لڑکی میں وہ لفظ ہے۔

حضرت نافع بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیبہ (بیوہ عورت) اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی کی نسبت زیادہ حق رکھتی ہے اور باکرہ عورت سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت طلب کی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کی طرف سے اجازت ہے۔ یہ قعنبنی کے الفاظ ہیں۔

احمد بن حنبل نے سفیان عن زیاد بن سعد سے انہوں نے عبد اللہ بن فضل سے ان کی اسناد کے ساتھ اس طرح بیان کیا ہے، فرمایا: شیبہ عورت اپنے نفس کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور باکرہ عورت سے اس کے بارے میں اس کا باپ مشاورت کرے گا۔ ابو داؤد نے کہا کہ اس روایت میں اَبُوہَا کے الفاظ محفوظ نہیں ہیں۔

1796 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ صَالِحٍ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الشَّيْبِ أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَصَنْتُهَا إِقْرَارُهَا حضرت نافع بن جبیر بن مطعم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولی کو شیبہ کے بارے میں کوئی اختیار نہیں ہے اور یتیم بالغہ باکرہ عورت سے اجازت طلب کی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کا اقرار ہے۔

1797 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَبِّمِ ابْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ خُنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ قَدْ كَرِهْتُ ذَلِكَ لَهُ فَرَدَّ بِهَا كَأَنَّهَا حضرت خنساء بنت خذام انصاری سے روایت ہے کہ اس کے باپ نے اس کی شادی کر دی حالانکہ وہ شیبہ تھی۔ تو اس نے اسے ناپسند کیا اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اس کے بارے میں آپ سے عرض کی۔ تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح رد کر دیا۔

بَابُ فِي الْأَكْفَاءِ (كفوكا بیان)

1798 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هِنْدٍ حَجَّمَ النَّبِيَّ ﷺ لِيُبَايَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا بَنِي بِيَاضَةَ أَنْكِحُوا أَبَاهِنْدٍ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِ وَقَالَ وَإِنْ كَانَ فِي شَيْئٍ مِمَّا تَدَاوُونَ بِهِ خَيْرٌ فَالْحَجَامَةُ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو ہند رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے سر کے تالو میں چھپنے لگائے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنی بیاضہ! (یہ خطاب ان کے خاندان کے لوگوں کو ہے) تم اپنی بیٹیوں کا نکاح ابو ہند سے کرو اور تم اس کی طرف اس کی بیٹیوں کے لیے پیغام نکاح بھیجو (یعنی تم اپنے رشتوں کا لین دین اس سے کرو) اور فرمایا: جس سے تم علاج کرتے ہو اگر اس میں کوئی بہترین شے ہے تو وہ چھپنے لگانا ہے۔

بَابُ فِي تَزْوِيجِ مَنْ لَمْ يُوَلِّدْ (اس کی شادی کا بیان جو ابھی پیدا نہیں ہوا)

1799 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مِقْسِمٍ الثَّقَفِيُّ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ حَدَّثَنِي سَارَةُ بِنْتُ مِقْسِمٍ أَنَّهَا سَبَعَتْ مَيْمُونَةَ بِنْتَ كَرْدَمٍ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي فِي حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَدَنَا إِلَيْهِ أَبِي وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ وَقَفَ لَهُ وَاسْتَمَعَ مِنْهُ 1) وَمَعَهُ دِرَّةٌ كَدِرَةٌ الْكُتَابِ فَسَبَعْتُ الْأَعْرَابَ وَالنَّاسَ وَهُمْ يَقُولُونَ الطَّبْطَيْبِيَّةَ الطَّبْطَيْبِيَّةَ فَدَنَا إِلَيْهِ أَبِي فَأَخَذَ بِقَدَمِهِ فَأَقْرَأَهُ وَقَفَ عَلَيْهِ وَاسْتَمَعَ مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي حَضَرْتُ جَيْشَ عِمْرَانَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى جَيْشَ عِمْرَانَ فَقَالَ طَارِقُ بْنُ الْبُرْقِيعِ مَنْ يُعْطِينِي رُمْحًا بِشَوَابِهِ قُلْتُ وَمَا شَوَابُهُ قَالَ أَرُوْجُهُ أَوَّلَ بِنْتٍ تَكُونُ لِي فَأَعْطَيْتُهُ رُمْحِي ثُمَّ غَبْتُ عَنْهُ حَتَّى عَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ وُلِدَ لَهُ جَارِيَةٌ وَبَلَغَتْ ثُمَّ جِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ أَهْلِي جَهَزُونِي إِلَى فَحَلْفَ أَنْ لَا يَفْعَلَ حَتَّى أَصْدِقَهُ صَدَاقًا جَدِيدًا غَيْرَ الَّذِي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَحَلْفْتُ لَا أَصْدُقُ غَيْرَ الَّذِي أُعْطَيْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيَقْرَنُ أَيُّ النِّسَاءِ هِيَ الْيَوْمَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الْقَتِيرَةَ قَالَ أَرَى أَنْ تَتْرَكِيهَا قَالَ فَرَأَعَنِي ذَلِكَ وَنَظَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ مِنِّي قَالَ لَا تَأْكُمُ وَلَا يَأْكُمُ صَاحِبُكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْقَتِيرَةُ السَّبَبُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ أَنَّ خَالَتَهُ أَخْبَرَتْهُ عَنْ امْرَأَةٍ قَالَتْ هِيَ مُصَدِّقَةٌ امْرَأَةٌ صِدْقِي قَالَتْ بَيْنَا أَبِي بِنِي غَزَاؤِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ رَمَضُوا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ يُعْطِينِي نَعْلَيْهِ وَأُنِكَحُهُ أَوَّلَ بِنْتٍ تُوَلِّدُ لِي فَخَدَعَ أَبِي نَعْلَيْهِ فَأَلْقَاهُمَا إِلَيْهِ فَوَلِدَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَبَلَغَتْ وَذَكَرَ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْقَتِيرَةِ

اہل طائف میں سے حضرت عبداللہ بن یزید بن مقسم ثقفی نے بیان کیا ہے کہ مجھے سارہ بنت مقسم نے بتایا اور انہوں نے میمونہ بنت کردم سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا: میں اپنے باپ کی معیت میں رسول اللہ ﷺ کے حجۃ الوداع میں شریک ہونے کے لیے نکلی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا اور میرے باپ آپ ﷺ کے قریب ہو گئے۔ آپ ﷺ اس وقت اپنی ناقہ پر سوار تھے (اور آپ ﷺ ان کے لیے ٹھہرے رہے اور ان کی عرضداشت سنتے رہے) اور آپ ﷺ کے پاس معلمین کے درے کی طرح ایک درہ تھا۔ تو میں نے اعرابیوں اور دوسرے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: الطمطیبیہ، الطمطیبیہ، الطمطیبیہ (2)۔

1۔ ایک نسخہ میں واستمع منہ کے الفاظ نہیں ہیں۔

2۔ الطمطیبیہ الطمطیبیہ اس جملہ کی شرح میں شرح کے رد قول ہیں: ایک یہ کہ طمطیبیہ کنایہ ہے درہ سے، اس لیے کہ جب اس کو مارتے ہیں تو طب طب جیسی آواز نکلتی ہے اور یہ منصوب علی التحدیر ہے یعنی کوڑے سے بچو۔ بظاہر مطلب یہ ہے کہ لوگ فرط شوق زیارت و ملاقات میں آپ پر پروانہ دار جمع ہو رہے ہوں گے جس سے سواری کے آگے بڑھنے میں رکاوٹ ہو رہی ہوگی۔ تو اس لیے کہا جا رہا ہے کہ بھینڑ نہ کرو، ہنڈور نہ درہ لگ جائے گا۔ اور دوسرا احتمال یہ لکھا ہے کہ المراد بہ حکایۃ وقع الاقدام، ای الناس یسمعون ولا قد امہم صوت طب طب۔ یعنی لوگ تیزی کے ساتھ چلے جا رہے تھے اور ان کے چلنے کے وقت قدموں کی آواز طب طب جیسی سنائی دے رہی تھی۔ اس معنی ثانی سے یہ بات مستفاد ہو رہی ہے کہ صحابہ کرام کی باوجود اتنی کثرت کے مجمع میں سناٹا تھا۔ نہایت خاموشی کے ساتھ یہ حضرات چل رہے تھے، قطعاً شور و غل نہیں تھا، اس لیے کہ راوی کہہ رہا تھا کہ اس وقت صرف زمین پر قدموں کے پڑنے کی آواز مسوع ہو رہی تھی۔ اور میں کہتا ہوں: یہی حال صحابہ کرام کا آپ ﷺ کی مجلس میں ہوتا تھا۔ کان علی رءوسہم الطمطیبیہ، (الدار المنصورہ ص 42 و 43)

پس میرے والد آپ ﷺ کے اور قریب ہوئے اور آپ کے قدم مبارک پکڑ لیے۔ اور حضور ﷺ نے اس عمل کو برقرار رکھا (یعنی انہیں پاؤں پکڑنے سے منع نہیں کیا اور نہ ہی ان سے پاؤں چھوڑنے کے لیے انہیں کہا) اور اسی حالت پر ٹھہرے رہے اور ان کی گفتگو سنی۔ تو میرے باپ نے عرض کی: میں جیش عثمان میں حاضر تھا۔ ابن شنی نے جیش عثمان کہا ہے۔ تو طارق بن مر قح نے یہ اعلان کیا کہ جو شخص مجھے نیزہ عطا کرے گا (میں) اس کا عوض (اسے دوں گا)۔ میں نے پوچھا: اس کا عوض کیا ہے؟ اس نے کہا: جو میرے ہاں پہلی بیٹی پیدا ہوگی میں اس کے ساتھ اس کی شادی کروں گا۔ چنانچہ میں نے اپنا نیزہ اسے دے دیا۔ پھر اس سے غائب ہو گیا۔ یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ اس کے ہاں بچی پیدا ہوئی ہے اور وہ بالغ بھی ہو چکی ہے۔ پھر میں اس کے پاس آیا اور اسے کہا (تیری بیٹی) میری اہلیہ ہے، اسے میرے حوالے کر دو۔ تو اس نے قسم کھالی کہ وہ ایسا نہیں کرے گا یہاں تک کہ میں اسے نیا مہر ادا کروں جو اس کے سوا ہو جو میرے اور اس کے درمیان پہلے طے ہو چکا تھا۔ اور میں نے یہ قسم کھائی کہ میں اس کے سوا کوئی مہر ادا نہیں کروں گا جو میں اسے ادا کر چکا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: آج کل وہ کون سی عمر میں ہے؟ انہوں نے عرض کی: اب تو اس نے بڑھا پا دیکھ لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ تو اسے چھوڑ دے۔ کرم کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں خوفزدہ ہو گیا (اور اسی حالت میں) میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا۔ تو جب آپ ﷺ نے میری کیفیت کو دیکھا تو فرمایا: نہ تو گنہگار ہوگا اور نہ ہی تیرا ساتھی گنہگار ہوگا۔ ابو داؤد نے کہا: القتییر کا معنی بڑھا پا ہے۔

احمد بن صالح، عبدالراق اور ابن جریج نے بیان کیا ہے کہ ابراہیم بن میسرہ نے بتایا کہ اس کی خالہ نے ایک عورت سے روایت کیا ہے اور وہ عورت سچ بولنے کے سبب مصدقہ کہلاتی تھی۔ اس نے بیان کیا کہ میرا باپ دور جاہلیت میں ایک جنگ میں شریک تھا کہ اچانک (گرمی کی شدت سے) لوگوں کے پاؤں جلنے لگے۔ تو ایک آدمی نے یہ اعلان کیا جو مجھے اپنے جوتے عطا کرے گا میں اس سے اپنی اس پہلی بیٹی کا نکاح کروں گا جو میرے ہاں پیدا ہوگی۔ پس میرے باپ نے جوتے اتارے اور اس کی طرف انہیں پھینک دیا، پھر اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ آگے مذکورہ بالا واقعہ کی طرح سب ذکر کیا ہے مگر اس میں اس کے بوڑھا ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ الصَّدَاقِ (مہر کا بیان)

1800 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْتُقَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَدَاقِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ ثِنْتَا عَشْرَةَ أَوْ قِيَّةً وَنَشٌّ قَقْلَتْ وَمَانَشٌّ قَالَتْ نِصْفُ أَوْ قِيَّةٍ

حضرت ابو سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم ﷺ کے مہر کے بارے پوچھا (یعنی آپ ﷺ کتنا مہر ادا فرماتے تھے) تو انہوں نے فرمایا: بارہ اوقیہ اور ایک نش۔ تو میں نے پوچھا: نش کیا ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نصف اوقیہ۔

1801 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالَ أَلَا تَتَّعَلَوْنَ بِصُدُقِ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ مَا أَصْدَقَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَصْدَقَتْ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْنِ عَشْرَةَ أُوقِيَةً

حضرت ابو العجفاء سلمی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارغما فرمایا اور فرمایا: خبردار! آگاہ رہو! تم عورتوں کے مہر زیادہ مقدار میں مقرر نہ کرو۔ کیونکہ اگر مہر میں زیادتی دنیا میں عزت و تکریم کا سبب ہوتی یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تقویٰ اور پارسائی کا باعث ہوتی، تو یقیناً تم سے بڑھ کر حضور نبی مکرم ﷺ اس کے مستحق تھے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی عورت کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر نہیں کیا اور نہ ہی آپ ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے کسی کو اس سے زیادہ دیا گیا۔

1802 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَرَزَّهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَمَّهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ شُرْحَبِيلِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَسَنَةُ هِيَ أُمُّهُ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ وہ عبید اللہ بن جحش کے عقد میں تھیں اور وہ سرزمین حبشہ میں فوت ہو گئے۔ تو شاہ حبشہ نجاشی نے ان کی شادی حضور نبی کریم ﷺ سے کر دی اور حضور نبی کریم ﷺ کی جانب سے ان کے لیے چار ہزار درہم مہر مقرر کیا۔ اور شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ انہیں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بھیج دیا۔ ابو داؤد نے کہا کہ حسنہ شرحبیل کی ماں ہے۔

1803 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الرَّهْرِيِّ أَنَّ النَّجَاشِيَّ زَوَّجَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى صَدَاقٍ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَرُحْمٍ وَكُتِبَ بِذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَقَبَّلَ

حضرت یونس نے حضرت زہری سے روایت بیان کی ہے کہ نجاشی نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان کا نکاح چار ہزار درہم مہر کی مقدار پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کر دیا اور اس کے بارے رسول اللہ ﷺ کی طرف لکھ بھیجا، تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرمایا۔

بَابُ قِلَّةِ الْمَهْرِ (مہر کی قلیل مقدار کا بیان)

1804 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَادُ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَاتِيِّ وَحَبِيْبٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَعَلَيْهِ رَدْعٌ زَعَفَرَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَهِيْمٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَالَ مَا أَصْدَقْتُهَا قَالَ وَزَنَ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلَمَ وَلَوْ بِشَاةٍ

وَالْخَاتَمَ فَقَالَ مَا تَحْفَظُ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ أَوَّالِيَّتِي تَلِيهَا قَالَ فَقُمْتُ فَعَلَيْهَا عَشْرِينَ آيَةً وَهِيَ امْرَأَتُكَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الرَّزْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ نَحْوَ خَيْرِ سَهْلٍ قَالَ وَكَانَ مَكْحُولٌ يَقُولُ لَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت سہل بن سعد الساعدي رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اپنی ذات آپ کے حوالے کر دی ہے۔ پھر وہ طویل وقت تک کھڑی رہی۔ پھر ایک آدمی اٹھا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس کوئی شے ہے جو تو اسے بطور مہر ادا کرے گا۔ تو اس نے عرض کی: میری اس چادر کے سوا میرے پاس کچھ نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اگر تو نے اپنی چادر اسے دے دی تو پھر تو بیٹھ جائے گا اور تیرے پاس کوئی چادر نہیں ہو گی۔ پس تو کوئی اور شے تلاش کر۔ اس نے عرض کی: میں کوئی شے نہیں پاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو تلاش کر، اگر چہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ پس اس نے تلاش کی لیکن کوئی شے نہ پائی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تیرے پاس قرآن کریم میں سے کچھ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، فلاں فلاں سورت ہے۔ اس نے ان سورتوں کے نام بتائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے پاس قرآن کریم میں سے جو کچھ ہے میں نے اس کے عوض تیرا اس (عورت) سے نکاح کر دیا۔

احمد بن حفص بن عبد اللہ، ابو حفص بن عبد اللہ، ابراہیم بن طہمان نے حجاج بن حجاج باہلی عن عسل عن عطاء بن ابی رباح کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کا واقعہ نقل کیا ہے اور اس میں چادر اور انگوٹھی کا ذکر نہیں کیا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تجھے قرآن کریم میں سے کتنا یاد ہے۔ تو اس نے عرض کی: سورہ بقرہ یا وہ سورہ جو اس کے بعد آرہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اٹھ اور اسے بیس آیتیں پڑھا دے اور وہ تیری بیوی ہے۔ ہارون بن زید بن ابی زرقاء، محمد بن راشد نے مکحول سے سہل کی خبر کی طرح بیان کیا ہے۔ اس نے بیان کیا کہ مکحول کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لیے بھی ایسا کرنا (یعنی بغیر مہر کے نکاح کرنا) جائز نہیں ہے۔

بَابُ فِيْمَنْ تَزَوَّجَ وَلَمْ يُسَمِّ صَدَاقًا حَتَّى مَاتَ

اس کا بیان جس نے شادی کی اور مہر مقرر نہ کیا حتیٰ کہ فوت ہو گیا

1807 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فَرَّاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَغْرِضْ لَهَا الصَّدَاقَ، فَقَالَ لَهَا الصَّدَاقُ كَمَا مَلَآ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْضِي بِهِيَ بِرَوْحِ بِنْتِ وَاشِقٍ حَدَّثَنَا يُزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنصُورٍ عَنِ ابْرَاهِيمَ

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَسَاقِ عُثْمَانَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ وَابْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ أُتِيَ فِي رَجُلٍ بِهَذَا الْخَبْرِ قَالَ فَاحْتَلَفُوا إِلَيْهِ شَهْرًا أَوْ قَالَ مَرَّاتٍ قَالَ فَإِنِّي أَقُولُ فِيهَا إِنَّ لَهَا صَدَاقًا كَصَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكَسْ وَلَا شَطَطٌ وَإِنَّ لَهَا الْمِيرَاثَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَإِن يَكُ صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ وَإِن يَكُنْ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ بَرِيئَانِ فَقَامَ نَاسٌ مِنْ أَشْجَعٍ فِيهِمُ الْجَرَاحُ وَأَبُو سِنَانٍ فَقَالُوا يَا ابْنَ مَسْعُودٍ نَحْنُ نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَاهَا فِينَا فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقِ وَإِنَّ زَوْجَهَا هِلَالُ بْنُ مُرَّةَ الْأَشْجَعِيِّ كَمَا قَضَيْتَ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَرَحًا شَدِيدًا حِينَ وَافَقَ قَضَاؤُهُ قَضَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت مسروق نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے بارے میں یہ روایت کیا ہے کہ اس نے ایک عورت سے شادی کی اور پھر فوت ہو گیا۔ اس نے اس کے ساتھ مباشرت نہ کی اور نہ ہی اس کے لیے مہر مقرر کیا۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کے لیے کامل مہر ہے، اس پر عدت لازم ہے اور اس کے لیے میراث بھی ہے۔ پھر معقل بن سنان نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے: آپ ﷺ نے بروع بنت واشق کے لیے اسی طرح فیصلہ فرمایا۔

عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون اور ابن مہدی نے سفیان بن منصور عن ابراہیم عن علقمہ عن عبداللہ کی سند سے بیان کیا اور عثمان نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ عبید اللہ بن عمر، یزید بن زریع، سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ عن خلاس و ابی حسان سے اور انہوں نے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کے بارے میں یہ خبر لائی گئی (یعنی یہ مسئلہ پیش ہوا) راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے آپ کے پاس مہینہ بھرا اختلاف کیا، یا کہا: کئی بار (انہوں نے اختلاف کیا) تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بارے میں یہ کہتا ہوں کہ اس عورت کے لیے اس کے خاندان کی عورتوں کے مہر کی طرح مہر ہے (یعنی مہر مثل ہے) اس میں نہ کمی ہے اور نہ ہی زیادتی ہے۔ اس کے لیے میراث بھی ہے اور اس پر عدت بھی ہے۔ پس اگر یہ فیصلہ درست اور صحیح ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اگر غلط ہے تو پھر میری طرف سے ہے اور شیطان کی جانب سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ دونوں اس سے بری ہیں۔ پھر اشجع کے لوگ کھڑے ہوئے۔ ان میں جراح اور ابوسنان بھی تھے۔ انہوں نے کہا: اے ابن مسعود! ہم شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے بروع بنت واشق کا فیصلہ اسی طرح فرمایا تھا۔ اس کا خاوند ہلال بن مرہ اشجعی تھا۔ جیسا کہ تم نے فیصلہ کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس وقت انتہائی زیادہ خوش ہوئے جب کہ آپ کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے موافق ثابت ہوا۔

1808 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسِ الدُّهْلِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ النُّشَيْمِيِّ (1) وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَصْبَغِ الْجَزْرِيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ

1- ایک نسخہ میں محمد بن النشئی نہیں ہے۔

زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ
 أَتْرَفُ أَنْ أَرْوَجَكَ فَلَانَةَ قَالَ نَعَمْ وَقَالَ لِلْمَرْأَةِ أَتَرْضَيْنِ أَنْ أَرْوَجَكَ فَلَانَا قَالَتْ نَعَمْ فَرَوَّجَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ فَدَخَلَ
 بِهَا الرَّجُلُ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا وَكَانَ مَعْنُ شَهْدِ الْخُدَيْبِيَّةِ وَكَانَ مَنْ شَهِدَ الْخُدَيْبِيَّةَ لَهُ (1)
 سَهْمٌ بِخَيْبَرَ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَوَّجَنِي فَلَانَةَ وَلَمْ أَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ أُعْطِهَا شَيْئًا
 وَإِنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي أُعْطَيْتُهَا مِنْ صَدَاقِهَا سَهْمِي بِخَيْبَرَ فَأَخَذَتْ سَهْمًا فَبَاعَتْهُ بِبِئْتَةِ أَلْفِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ عُمَرُ بْنُ
 الْخَطَّابِ وَحَدِيثُهُ أَمْ (2) بِنِ أَوَّلِ الْحَدِيثِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ النِّكَاحِ أَيْسَرُهُ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ لِلرَّجُلِ لِمَ جُلِ ثُمَّ سَأَى مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُخَافُ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْحَدِيثُ مُلْزَمًا لِأَنَّ الْأَمْرَ عَلَى غَيْرِ هَذَا

حضرت مرثد بن عبد اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک
 آدمی کو فرمایا: کیا تو راضی ہے کہ میں تیری شادی فلانہ سے کر دوں۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر آپ نے اس عورت کو
 فرمایا: کیا تو اس پر راضی ہے کہ میں تیرا نکاح فلاں سے کر دوں۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے ان کا آپس میں
 نکاح کر دیا۔ پس اس آدمی نے اس کے ساتھ دخول کیا اور اس کے لیے کوئی مہر مقرر نہ کیا اور نہ ہی اسے کوئی شے دی۔ اور وہ ان
 میں سے تھا جو حدیبیہ میں حاضر تھے۔ اور جو حدیبیہ میں حاضر تھے ان کے لیے خیبر میں حصہ تھا۔ پس جب وہ آدمی قریب
 الموت ہوا تو اس نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فلانہ سے میری شادی کی تھی اور میں نے اس کے لیے کوئی مہر مقرر نہیں کیا
 اور نہ ہی میں نے اسے کوئی شے دی ہے اور میں تمہیں اس پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا خیبر کا حصہ بطور مہر اسے دے دیا
 ہے۔ پس اس عورت نے وہ حصہ لیا اور اسے ایک لاکھ (درہم) کے عوض فروخت کر دیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: حضرت عمر بن
 خطاب رضی اللہ عنہ نے کچھ زائد ذکر کیا ہے۔ اور ان کی حدیث پہلی حدیث کی نسبت زیادہ کھل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا: بہتر نکاح وہ ہے جو نسبتاً آسان ہو۔ اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو فرمایا۔ پھر آگے مذکورہ حدیث بیان
 کی۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ خدشہ یہ ہے کہ یہ حدیث ملحق ہو کیونکہ اصل معاملہ اس کے سوا ہے۔

بَابُ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ (خطبہ نکاح کا بیان)

1809 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي خُطْبَةِ
 الْحَاجَةِ فِي النِّكَاحِ وَغَيْرِهِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ التَّمَنِيُّ حَدَّثَنَا وَكَيْعَمٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ
 عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَأَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ
 وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
 عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ

2- ایک نسخ میں وحدثیہ اتم کے الفاظ نہیں ہے۔

1- ایک نسخ میں لہم ہے۔

وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصَدِّحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِغِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا لَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَّاضٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ بَعْدَ قَوْلِهِ وَرَسُولَهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ مَنْ يُطِغِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِمَهَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهُ شَيْئًا

حضرت ابو عبیدہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نکاح وغیرہ کی حاجت کے لیے خطبہ کی روایت نقل کی ہے۔ محمد بن سلیمان الانباری نے مذکورہ روایت کے ہم معنی اور کجج نے اسرائیل عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص و ابی عبیدہ کی سند سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حاجت (خطبہ نکاح) اس طرح تعلیم فرمایا: الْحَمْدُ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِهِ مِنْ شَرِّهِ وَأَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصَدِّحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِغِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا۔ محمد بن سلیمان نے (روایت کے شروع میں) لفظ ان ذکر نہیں کیا۔

محمد بن بشار، ابو عاصم اور عمران نے قتادہ سے انہوں نے عبد ربہ سے انہوں نے ابو عیاض سے اور انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ذکر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد (یعنی عبدہ ورسولہ تک) پڑھتے۔ تو آگے مذکورہ روایت کی طرح ذکر کیا۔ اور آپ نے وَرَسُولَهُ کے الفاظ کے بعد یہ الفاظ ذکر کیے: أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ مَنْ يُطِغِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِمَهَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهُ شَيْئًا۔ (اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا، قیامت سے پہلے جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے ان کی نافرمانی کی تو وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا)۔

1810۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُخَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْعَلَاءِ ابْنِ أَخِي شُعَيْبِ الرَّازِيِّ عَنْ إِسْتَعِيلِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ خَطَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَمَامَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَنْكَحَنِي مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَشَهَّدَ

حضرت اسماعیل بن ابراہیم نے بنی سلیم کے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے کہا: میں نے حضرت امامہ بنت عبدالمطلب کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف پیغام نکاح بھیجا۔ تو آپ ﷺ نے بغیر خطبہ کے میرا نکاح کرادیا۔

بَابُ فِي تَزْوِيجِ الصَّغَارِ (نابالغ کی شادی کرنے کا بیان)

1811۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَنَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سَبْعٍ قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْ سِتِّ وَدَخَلَ بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعٍ
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کی۔ اس وقت میری عمر
سات برس تھی۔ سلیمان نے کہا: یا چھ برس تھی۔ اور آپ ﷺ نے میرے ساتھ مباشرت کی۔ اس وقت میری عمر نو برس تھی۔

بَاب فِي الْمَقَامِ عِنْدَ الْبِكْرِ (باکرہ عورت کے بعد اس کے پاس ٹھہرنے کا بیان)

1812 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَيْسَ بِكَ عَلَى
أَهْلِكَ هَوَانٌ إِنْ شِئْتَ سَبَعْتَ لَكَ وَإِنْ سَبَعْتَ لَكَ سَبَعْتَ لِنِسَائِي

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو
آپ ﷺ ان کے پاس تین دن تک قیام فرما رہے۔ پھر ارشاد فرمایا: (میرا اتنا ٹھہرنا) تیرے پاس تیرے گھر والوں کے
لیے باعث رسوائی نہیں ہے۔ اگر تو چاہے تو میں تیرے لیے سات دن ٹھہرا ہوں اور اگر میں تیرے لیے سات دن ٹھہرا تو
دوسری ازواج کے پاس بھی سات سات دن ٹھہرنا پڑے گا۔

1813 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ لَمَّا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا زَادَ عُثْمَانُ وَكَانَتْ ثِيَابًا وَقَالَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا
حُمَيْدٌ أَخْبَرَنَا أَنَسٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا
تو آپ تین دن تک ان کے پاس قیام فرما رہے۔ عثمان نے یہ زائد ذکر کیا ہے کہ وہ ثیاب تھیں اور سند اس طرح بیان کی: حدثنی
ہشیم اخبرنا حمید اخبرنا انس۔

1814 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَإِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيْبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيْبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ رَفَعَهُ
لَصَدَقْتُ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّئْتَةُ كَذَلِكَ

حضرت ابو قلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: جب کوئی اپنے نکاح
میں ثیبہ ہوتے ہوئے باکرہ سے شادی کرے تو وہ اس کے پاس سات دن تک رہے۔ اور جب کوئی ثیبہ سے شادی کرے تو وہ
اس کے پاس تین دن تک رہے۔ اور اگر میں کہوں کہ انہوں نے مرفوع روایت بیان کی ہے تو میں یقیناً سچا ہوں۔ لیکن انہوں
نے کہا: سنت اسی طرح ہے۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ بِامْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَنْقَدَهَا شَيْئًا

اس کا بیان کہ آدمی کو بیوی کے پاس جانے سے پہلے اسے کچھ دینا چاہیے

1815 - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْبَعِيلَ الطَّالِقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهَا شَيْئًا قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ آيِنَ دِرْعَكَ الْحَطِيئَةُ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: انہیں کوئی شے دو۔ انہوں نے عرض کی: میرے پاس تو کوئی شے نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری حطمی زرہ کہاں ہے؟

1816 - حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدِ الْحِصْبِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّوَةَ عَنْ شُعَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَنْزَلَةَ حَدَّثَنِي غَيْلَانُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يُعْطِيَهَا شَيْئًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطَاهَا دِرْعَكَ فَأَعْطَاهَا دِرْعَةً ثُمَّ دَخَلَ بِهَا حَدَّثَنَا كَثِيرٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّوَةَ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

حضرت محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان نے حضور نبی مکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ سے شادی کی اور ان سے مباشرت کا ارادہ کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں منع فرمایا۔ یہاں تک کہ وہ انہیں کوئی شے دیں۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے پاس تو کوئی شے نہیں ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: تم اپنی زرہ ہی انہیں دے دو۔ چنانچہ انہوں نے اپنی زرہ ان کے حوالے کی اور پھر ان کے پاس تشریف لے گئے۔

کثیر بن عبید، ابو حیوہ نے شعیب سے انہوں نے غیلان سے انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

1817 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبُرْزَانِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُدْخِلَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَخَيْثَمَةُ لَمْ يَسْبَغْ مِنْ عَائِشَةَ امُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا کہ میں ایک عورت کو اس کے خاوند کے پاس چھوڑ آؤں اس سے پہلے کہ وہ اسے کوئی شے دے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ خثیمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خاوند کا اپنی بیوی کو کوئی شے دینے سے قبل اس سے مباشرت کرنا صحیح ہے۔

1818 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّهَا امْرَأَةٌ نِكَحْتَ عَلَى صَدَاقٍ أَوْ حَيْهَاءٍ أَوْ عِدَّةٍ قَتَلَتْ عِصْمَةَ النِّكَاحِ فَهِيَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهِيَ لِمَنْ أُعْطِيَتْ وَأَحَقُّ مَا أُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی عورت کا نکاح مہر یا عطیہ یا کسی شے کے وعدہ پر کیا گیا (اور یہ سب) عقد نکاح سے پہلے کیا گیا تو یہ (سب چیزیں) عورت کے لیے ہوں گی۔ اور جو کچھ عقد نکاح کے بعد کیا گیا تو وہ اسی کے لیے ہوگا جسے عطا کیا گیا (یعنی عقد نکاح کے بعد جو تحفے تحائف یا دیگر چیزیں عورت کے ولی کو دی جاتی ہیں وہ سب اسی کے لیے ہوں گی) اور سب سے بڑھ کر حق رکھنے والی وہ شے جس پر آدمی کی عزت و کرم کی جاتی ہے (اور اسے نوازا جاتا ہے) وہ اس کی بیٹی یا اس کی بہن ہے۔

بَاب مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ (اس کا بیان جو کچھ شادی کرنے والے کو کہا جائے گا)

1819 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب کسی انسان کو دعا (اور مبارک باد) دیتے جب کہ وہ شادی کرتا تو فرماتے: اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا فرمائے اور تجھ پر برکت (نازل) فرمائے اور عمل خیر میں تم دونوں کے درمیان اتحاد قائم رکھے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَجِدُهَا حُبْلَى

ایسے آدمی کا بیان جو کسی عورت سے شادی کرے اور اسے حاملہ پائے

1820 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الشَّرِيهِ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي الشَّرِيهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ مِنَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ اتَّفَقُوا يَقَالُ لَهُ بَصْرَةَ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً بِكْرًا فِي سِتْرِهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ حُبْلَى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحْلَمْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَالْوَلَدُ عَهْدُكَ فَإِذَا وَلَدَتْ قَالَ الْحَسَنُ فَاجْلِدْهَا وَقَالَ ابْنُ أَبِي الشَّرِيهِ فَاجْلِدْهَا أَوْ قَالَ فَحْدُوهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ الْمُسَيْبِ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعْتِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَعَطَاءِ الْخُرَّاسِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَوْ سَلُوهُ كَلِمَةٌ وَبِئْسَ حَدِيثٌ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ بَصْرَةَ بِنْتُ أَكْثَمَ تَكَمَّ امْرَأَةً وَكَلِمَةٌ قَالَ فِي حَدِيثِهِ جَعَلَ الْوَلَدَ عَهْدًا لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ بْنِ نَعْتِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ رَجُلًا يَقَالُ لَهُ بَصْرَةَ بِنْتُ أَكْثَمَ تَكَمَّ امْرَأَةً

فَدَاكُمْ مَعَنَا كَزَادَ وَفَرَّقَى بَيْنَهُمَا وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَتَمُّ

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے انصار میں سے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے۔ ابن ابی سری نے کہا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک سے روایت ہے۔ انہوں نے من الانصار کا ذکر نہیں کیا۔ پھر اس پر سب متفق ہیں کہ اسے بصرہ کہا جاتا ہے۔ اس نے بیان کیا: میں نے ایک پردہ نشین باکرہ عورت سے شادی کی۔ اور جب اس کے قریب گیا تو اسے حاملہ پایا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے مہر ہے جس کے عوض تو نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے اور پیدا ہونے والا بچہ تیرے لیے غلام (کی مثل) ہوگا۔ پس جب وہ بچے کو جنم دے چکے، حسن نے کہا: تو تو اسے کوڑے لگا۔ اور ابن ابی سری نے کہا: تو تم اسے کوڑے لگاؤ، یا فرمایا: تم اسے حد (زنا) لگاؤ۔ ابوداؤد نے کہا: اس حدیث کو حضرت قتادہ نے سعید بن یزید کے واسطے سے حضرت سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر نے یزید بن نعیم کے واسطے سے حضرت سعید بن المسیب سے اور عطاء خراسانی کے واسطے سے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ان تمام نے اسے مرسل ذکر کیا ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث میں ہے کہ بصرہ بن اشم نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ اور تمام نے اس حدیث میں یہ کہا ہے کہ آپ ﷺ نے اس بچے کو اس کا غلام قرار دیا۔

محمد بن ثنی، عثمان بن عمر اور علی بن المبارک نے یحییٰ بن یزید بن نعیم عن سعید بن المسیب کی سند سے بیان کیا ہے کہ آدمی جسے بصرہ بن اشم کہا جاتا ہے اس نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ آگے مذکورہ روایت کی مثل بیان کی۔ کچھ زائد کہا اور ان دونوں میں فرق کیا۔ اور ابن جریر کی حدیث اتم اور زیادہ مکمل ہے۔

بَابُ فِي الْقَسْمِ بَيْنَ النِّسَاءِ (عورتوں کے درمیان باری قائم کرنے کا بیان)

1821 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هُنَّامُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَتَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقَّةُ مَا لَهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف زیادہ مائل ہو تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا (یعنی رب کریم کے حضور حاضر ہوگا) کہ اس کی ایک جانب جھکی ہوگی۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ دونوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرنا اور ان میں مساوات قائم رکھنا لازم اور ضروری ہے۔

1822 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَبَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الْقَلْبَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ باری مقرر کرتے تھے اور عدل و انصاف فرماتے تھے اور یہ کہتے تھے: اے اللہ! یہ میری تقسیم اس میں ہے جس کا میں مالک ہوں اور تو مجھے اس کے بارے میں ملامت نہ کر

جس کا تو مالک ہے اور میں مالک نہیں ہوں۔ ابو داؤد نے کہا: اس سے مراد دل ہے (یعنی دل میں کسی کی محبت کا کم و بیش ہونا اس کا میں مالک نہیں کیونکہ دل میرے قبضے میں نہیں اس لیے تو اس پر مجھے ملامت نہ کرنا اور ظاہری عدل و انصاف کے تقاضے جو میرے اختیار میں ہیں، میں انہیں پورا کر رہا ہوں)۔

1823 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أَخْتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُفْضِلُ بَعْضَنَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْقَسَمِ مِنْ مَكْتَبِهِ عِنْدَنَا وَكَانَ قَلَّ يَوْمًا إِلَّا وَهُوَ يُطَوِّفُ عَلَيْنَا جَمِيعًا فَيَدْنُو مِنْ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْ غَيْرِ مَسِيَسٍ حَتَّى يَبْدُو غَرَالِي الَّتِي هُوَ يَوْمَهَا فَيَبِيتُ عِنْدَهَا وَلَقَدْ قَالَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ حِينَ أَسَنَّتْ وَفَرِقَتْ أَنْ يَفَارِقَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَوْمِي لِعَائِشَةَ فَقَبِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا قَالَتْ نَقُولُ فِي ذَلِكَ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَبِئْسَ أَشْبَاهَهَا أَرَاهُ قَالَ وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا

حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! رسول اللہ ﷺ باری میں ہمارے پاس قیام فرما ہونے کے اعتبار سے ہم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت نہ دیتے تھے اور بہت کم ہی کوئی دن ہوتا تھا مگر آپ ﷺ ہم تمام کے پاس چکر لگاتے اور مس کیے بغیر ہر زوجہ کے قریب جاتے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اس کے پاس پہنچ جاتے جس کا دن ہوتا اور آپ اس کے پاس رات گزارتے۔ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت کہا: جب آپ عمر رسیدہ ہو گئیں اور خوف کھانے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جدا کر دیں گے۔ یا رسول اللہ! میرا دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے قبول فرمایا۔ آپ فرماتیں کہ ہم کہا کرتے ہیں کہ اسی بارے میں یا اسی طرح کے کسی اور مسئلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاقًا أَوْ بَدْعًا غَيْرَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ فَأُولَئِكَ مَتَى هُنَّ لَكُمْ رَاجِعَاتٌ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْكُمْ أُولُو عِلْمٍ فَلْيُنَبِّئُوهُنَّ لَعَلَّ حُكْمَهُنَّ يَتَّقِينَ (یعنی اگر عورت کو اپنے خاوند سے اس کی لاپرواہی وغیرہ کا خوف ہو تو اگر دونوں صلح کر لیں تو بہتر ہے)۔

1824 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَصِيمٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِمَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتْ تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ قَالَتْ مَعَاذَةَ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتَ تَقُولِينَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ إِنْ كَانَ ذَلِكَ لِي لَأَعْلَمَنَّ أَوْ يَرَأَى أَحَدًا عَلَى نَفْسِي

حضرت معاذہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے اجازت لیتے تھے جب کہ آپ ﷺ ہم میں سے ایک زوجہ کے دن میں دوسری کے پاس رہنا پسند فرماتے۔ حالانکہ یہ آیت نازل ہو چکی تھی: تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ (یعنی آپ ﷺ ہم سے اجازت لیتے تھے اور آپ سے جسے چاہیں دور رکھیں اور آپ سے اپنے پاس بلا لیں) (یعنی آپ ﷺ کو

اختیار دیا جا چکا تھا لیکن اس کے باوجود آپ بلا اجازت کسی کو اپنی باری سے محروم نہ کرتے۔ حضرت معاذہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ سے کیا کہتی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں کہتی ہوں اگر یہ اختیار مجھے ہو تو میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہ دوں۔

1825۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍوَانُ الْجَوْوِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابْنُوسَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى النِّسَاءِ تَعْنِي فِي مَرَضِهِ فَاجْتَمَعْنَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدُورَ بَيْنَكُنَّ فَإِنْ رَأَيْتُنَّ أَنْ تَأْذَنَ لِي فَأَكُونَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَعَلْتُنَّ فَأَذِنَ لَهُ

حضرت یزید بن بابنوس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وصال میں ازواج مطہرات کو اپنے پاس بلا بھیجا۔ وہ سب جمع ہو گئیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس باری باری چکر لگانے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ پس اگر تم پسند کرو تو مجھے اجازت دے دو کہ میں عائشہ صدیقہ کے پاس رہوں۔ تو انہوں نے آپ ﷺ کو اجازت دے دی (اور آپ تادم وصال حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں مقیم رہے اور وہیں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے)۔

1826۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بِنْتَ الرُّبَيْرِ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفْرًا أَقْرَمَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيْتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يُقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی کرتے۔ پس ان میں سے جس کے نام قرعہ نکل آتا آپ اسے ہی سفر میں ساتھ لے جاتے۔ اور آپ ﷺ سوائے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ہر زوجہ کے لیے اس کا دن اور رات مقرر فرماتے تھے۔ اور انہوں نے اپنا دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر رکھا تھا۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي لَهَا دَارَهَا

اس آدمی کا بیان جو عورت کے لیے اسے گھر میں رکھنے کی شرط لگاتا ہے

1827۔ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَنَاذٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحَلَّتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرط میں سے زیادہ حق کہ تم انہیں پورا کرو، ان کا ہے جن کے سبب تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔

فائدہ: یعنی وہ شرائط جو عقد نکاح کے وقت لگائی گئیں اور تم نے انہیں پورا کرنے کا وعدہ کیا انہیں پورا کرنا ضروری ہے۔

بَاب فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ (عورت پر خاوند کے حق کا بیان)

1828 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحَيْدَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ فَقُلْتُ رَسُولُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحَيْدَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتُ بِقَبْرِى أَكُنْتُ تَسْجُدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ

حضرت قیس بن سعد نے بیان کیا ہے کہ میں حیرہ میں آیا اور میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو میں نے (اپنے دل میں) کہا: رسول اللہ ﷺ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ انہیں سجدہ کیا جائے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور میں نے عرض کی: میں حیرہ میں گیا تو میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ! آپ ﷺ پس آپ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تو میری قبر کے پاس سے گزرے گا تو کیا تو اسے سجدہ کرے گا؟ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو۔ اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں یقیناً عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ان (عورتوں) پر حق رکھ دیا ہے۔

1829 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّادِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاكَ عَضْبَانٌ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنی عورت کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ انکار کر دے اور اس کے پاس نہ آئے اور وہ اس پر غصے کی حالت میں رات گزار دے تو اس پر سچ ہونے تک فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔

بَاب فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا (خاوند پر عورت کے حق کا بیان)

1830 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو قُرَّةَةَ الْبَاهِلِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقَشِيرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحَقُّ زَوْجَةَ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ أَنْ تَطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ أَوْ اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبَ الْوَجْهَ وَلَا تَقْبَحْ وَلَا تَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَا تَقْبَحْ أَنْ تَقُولَ قَبْحَكَ اللَّهُ

حضرت حکیم بن معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بتایا: میں نے عرض کی:

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

یا رسول اللہ! ﷺ ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اسے کھانا کھلائے جب تو خود کھائے، اور تو اسے لباس پہنائے جب تو خود پہنچے اور تو اسے چہرے پر نہ مار، نہ اسے برا کہہ اور اسے (علیحدہ) نہ چھوڑ مگر اپنے گھر میں (یعنی اگر تو اسے تنبیہ کے لیے اپنے سے علیحدہ کرنا چاہے تو اپنے گھر میں ہی اسے اپنے سے علیحدہ کر دے گھر سے نکالنا مناسب نہیں)۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ لا تقبح کا معنی ہے کہ تو اسے یہ کہے: اللہ تعالیٰ تیرا برا کرے (یعنی اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و رسوا کرے)۔

1831۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَسَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نِسَاؤُنَا مَا نَأْتِي مِنْهُنَّ وَمَا نَذَرُ قَالَ أَتَيْتِ حَرَّتُكَ أَنْ تَشْتِ وَأَطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَاكْسُهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَقْبَحُ الْوَجْهَ وَلَا تَضْرِبُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى شُعْبَةُ تَطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ

حضرت بہز بن حکیم نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے میرے دادا سے مجھے یہ بتایا ہے کہ انہوں نے بتایا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم اپنی عورتوں کے پاس کون سے محل میں آئیں اور کون سے محل کو چھوڑ دیں؟ (یعنی ہم کون سے محل سے لطف اندوز ہوں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی کھیتی میں داخل ہو جیسے تو چاہے (یعنی عورت کے محل حرث (قبل) سے لطف اندوز ہو کیفیت جو بھی ہو) اور اسے کھانا کھلا جب تو خود کھائے اور اسے لباس پہنا جب تو خود پہنچے۔ چہرے کو خراب نہ کر اور نہ اس پر مار۔ ابو داؤد نے کہا ہے: شعبہ نے اس طرح الفاظ ذکر کیے ہیں: تَطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ

1832۔ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْهَلَبِيُّ السِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ دَاوُدَ الْوَرَّاقِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ الْقَشِيرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ مَا تَقُولُ فِي نِسَائِنَا قَالَ أَطْعِمُوهُنَّ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُنَّ مِمَّا تَكْتَسُونَ وَلَا تَضْرِبُوهُنَّ وَلَا تَقْبَحُوهُنَّ

حضرت سعید بن حکیم بن معاویہ نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا معاویہ القشیری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا اور عرض کی: آپ ہماری عورتوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم انہیں اس میں سے کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور انہیں اس میں سے پہناؤ جیسا لباس تم خود پہنتے ہو۔ اور تم انہیں نہ مارو اور نہ ہی انہیں برا (گالی گلوچ) کہو۔

بَابُ فِي ضَرْبِ النِّسَاءِ (عورتوں کو مارنے کا بیان)

1833۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ قُلْتُ مَا تَقُولُ فِي نِسَائِنَا قَالَ أَطْعِمُوهُنَّ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُنَّ مِمَّا تَكْتَسُونَ وَلَا تَضْرِبُوهُنَّ وَلَا تَقْبَحُوهُنَّ

حضرت ابو حرہ الرقاشی نے اپنے چچا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں ان (عورتوں) کی جانب سے نا فرمانی (اور شرارت) کا خوف ہو تو تم انہیں ان کے بستروں میں چھوڑ دو (یعنی ان کے بستر چھوڑ کر انہیں تنہا کر

(دو) حماد نے کہا کہ اس سے مراد وہی ہے (یعنی ان سے مباشرت ترک کر دو)۔

1834 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَلْفٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الرَّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ ابْنُ الشَّرْحِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ذَاتُنَ النِّسَاءِ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَحَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِأَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نِسَاءً كَثِيرًا يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ طَافَ بِأَلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءً كَثِيرًا يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أَوْلَيْكَ بِخِيَارِكُمْ

حضرت ایاس بن عبد اللہ بن ابی ذباب نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں (مراد بیویاں ہیں) کو نہ مارو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: عورتیں اپنے خاوندوں پر دلیر ہو گئی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے انہیں مارنے کی اجازت عطا فرمادی۔ پھر بہت سی عورتیں رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آنے لگیں اور وہ اپنے خاوندوں کی شکایت کرنے لگیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہت سی عورتیں محمد ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آئی ہیں اور وہ اپنے خاوندوں کے شکوے کرتی ہیں۔ وہ لوگ تم میں سے اچھے نہیں ہیں۔

1835 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُسَلِّيِّ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی سے اس سبب کے بارے نہیں پوچھا جائے گا جس کے سبب اس نے اپنی عورت کو مارا (یہاں یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ آدمی سے اس کے بارے نہ پوچھا جائے جس کے سبب اس نے اپنی بیوی کو مارا ہے کیونکہ یہ داخلی معاملہ ہے جس میں دخل دینے کی اجازت نہیں)۔

بَاب مَائِي مَرِيهِ مِنْ غَضِّ الْبَصْرِ (اس کا بیان کہ اسے آنکھیں نیچی رکھنے کا حکم دیا جائے گا)

1836 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَظْرَةِ الْفَجَاءَةِ فَقَالَ اصْرِفْ بَصْرَكَ

حضرت ابو ذر نے حضرت جریر سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے پوچھا (یعنی اگر غیر محرم عورت پر بلا ارادہ اچانک نظر پڑ جائے تو کیا حکم ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نظر پھیر لے (یعنی دوبارہ اس کی جانب نظر اٹھا کر نہ دیکھ)۔

1837 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَرَارِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عِبْرَةَ لَا تُتْبِعُ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ

حضرت ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے علی! نظر کو نظر کے پیچھے نہ ڈال (یعنی ایک بار اگر کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو دوبارہ اس کی طرف نہ دیکھو) کیونکہ پہلی تیرے لیے جائز ہے اور دوسری تیرے لیے جائز نہیں ہے (کیونکہ پہلی نظر بلا ارادہ ہوتی ہے اس پر گناہ نہیں اور دوسری بالقصد ہوتی ہے لہذا آدمی گنہگار ہوتا ہے)۔

1838 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَبَاشِرُ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ لِتَنْتَعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَمَا نَأْتِي نَظْرُهَا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت کسی دوسری عورت سے اپنا بدن اس لیے مس نہ کرے کہ وہ اپنے خاوند کو اس کے بارے اس طرح بتائے گی گویا کہ وہ اس کی طرف دیکھ رہا ہے (کیونکہ اس بتانے سے فتنہ و فساد برپا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ شریعت نے اس کے سدباب کے لیے یہ حکم فرمادیا کہ کوئی عورت اس طرح کی حرکت ہی نہ کرے)۔

1839 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقَطَّضَ حَاجَتَهُ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا (1) فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّهُ يُضِرُّ مَا فِي نَفْسِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا تو پھر آپ ﷺ (اپنی رفیقہ حیات) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے اپنی حاجت پوری کر لی۔ پھر آپ اپنے صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا: بلاشبہ یہ عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ پس جو کوئی اس کے سبب کوئی شے اپنے اندر پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی اہلیہ کے پاس آئے، کیونکہ یہ عمل ان جذبات کو کم کر دے گا جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہیں۔

1840 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمِّ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَطَّةً مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَرِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظْرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَسْتَفِي وَتَسْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ ابْنِ آدَمَ حَطَّةٌ مِنَ الزِّنَا بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ فَرِنَاهُمَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ فَرِنَاهُمَا النِّشْوُ وَالنَّمُ يَزْنِي فَرِنَاهُ التُّقْبُلُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَالْأُذُنُ زِنَاهَا الْإِسْتِمَاعُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے کوئی شے نہیں دیکھی جو گناہ صغیرہ کے ساتھ ان سے بڑھ کر مشابہت رکھتی ہو جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہیں (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کے لیے زنا میں سے حصہ لکھ رکھا ہے جسے وہ بالیقین پائے گا۔ پس آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، نفس اس کی تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق اور اس کی تکذیب کرتی ہے۔

موسیٰ بن اسماعیل، حماد نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر ابن آدم (انسان) کے لیے زنا میں سے اس کا حصہ ہے۔ آگے مذکورہ روایت کی مثل بیان کی اور فرمایا: دونوں ہاتھ زنا کرتے ہیں پس ان دونوں کا زنا پکڑنا ہے اور دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا چلنا ہے اور منہ زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ لینا ہے۔

قتیبہ بن سعد، لیث نے ابن عجلان سے، انہوں نے قحطاع بن حکیم سے انہوں نے ابوصالح سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس طرح روایت بیان کی ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ کانوں کا زنا سننا ہے۔

بَابُ فِي وَطْئِ السَّبَايَا (قیدی عورتوں کے ساتھ وطی کرنے کا بیان)

1841 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعْثًا إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوَّهُمْ فَقاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا فَكَانَ أَنَا سَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَعَرَّجُوا مِنْ غَشِيَانِهِمْ مِنْ أَجْلِ أَرْدَا جِهِينَ مِنَ الْمُسْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ وَالْمُحْصَنَاتِ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ أَمْ قَهْنَ لَهُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے دن ایک لشکر اوطاس کی طرف بھیجا۔ پس وہ دشمنوں سے جا ملا اور ان سے خوب قتال کیا اور ان پر غلبہ پالیا اور ان کی عورتوں کو قیدی بنا لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے بعض لوگوں نے ان کے ساتھ جماع کو اس لیے باعث حرج سمجھا کہ ان کے مشرک خاوند موجود ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: وَالْمُحْصَنَاتِ مِنَ النِّسَاءِ الْآیۃ۔ یعنی تم پر شادی شدہ عورتیں حرام ہیں مگر وہ جن کے تم مالک بن جاؤ، یعنی یہ (قیدی) عورتیں ان کے لیے حلال ہیں جب کہ ان کی عدت (ایک حیض) گزر جائے۔ (عدت گزرنے کی شرط اس لیے ہے تاکہ ان کے حاملہ نہ ہونے کا یقین حاصل ہو جائے۔ کیونکہ حاملہ ہونے کی صورت میں وضع حمل سے پہلے ان سے وطی کرنا جائز نہیں)۔

1842 - حَدَّثَنَا الْفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُوَيْرِبٍ بْنِ نَفْعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى امْرَأَةً مُجِبَّاتًا فَقَالَ لَعَلَّ صَاحِبَهَا أَلَمَ بِهَا فَأَلْوَانَعَمْ

قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ كَيْفَ يُوْرَثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ وَكَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ
حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں تھے کہ آپ ﷺ نے ایک حاملہ
عورت کو دیکھا جس کے بچے کو جنم دینے کے دن قریب تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید اس کے مالک نے اس سے جماع
کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں (یعنی لوگوں نے آپ ﷺ کے قول کی تصدیق کی) تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں
نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس پر ایسی لعنت بھیجوں جو اس کے ساتھ اس کی قبر میں داخل ہو۔ وہ اسے کیسے وارث بنائے گا حالانکہ یہ
اس کے لیے حلال نہیں ہوگا اور یہ اس بچے سے خدمت کیسے لے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگا۔

1843۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَرَفَعَهُ
أَنَّهُ قَالَ بِي سَبَّيَا أَوْ طَاسٍ لَا تُوطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مرفوع روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے غزوہ اوطاس کی قیدی عورتوں کے
بارے فرمایا: کسی حاملہ سے وطی نہیں کی جائے گی یہاں تک کہ وہ وضع حمل کر لے اور غیر حاملہ سے بھی جماع نہیں کیا جائے گا
یہاں تک کہ وہ ایک حیض (عدت) گزار لے۔

1844۔ حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي
مَرْزُوقٍ عَنْ حَنْشِ السَّنْعَانِيِّ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ قَامَ فِينَا خَطِيبًا قَالَ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا مَا
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقِيَ مَائَهُ زَنَامَ
غَيْرِهِ يَعْنِي إِبْتِانَ الْحَمَالَى وَلَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا
وَلَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتَّى يُقْسَمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا بِحَيْضَةٍ زَادَ فِيهِ بِحَيْضَةٍ وَهُوَ وَهُمْ مِنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَهُوَ صَحِيحٌ
فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ 1، زَادَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبُ دَابَّةً مِنْ فَيْئِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا
رَدَّهَا فِيهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مِنْ فَيْئِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّاهُ فِيهِ قَالَ أَبُو
دَاوُدَ الْحَيْضَةُ لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ وَهُوَ وَهُمْ مِنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ 2،

حضرت حنش صنعانی نے حضرت روفیع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ ہمارے درمیان خطبہ دینے
کے لیے کھڑے ہوئے۔ تو فرمایا: آگاہ رہو، میں تمہیں صرف وہی کچھ بتاؤں گا جو میں نے غزوہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کو
فرماتے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے
پانی سے غیر کی کھیتی کو سراب کرے۔ یعنی کہ وہ حاملہ عورت سے وطی کرے۔ اور جو آدمی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان
رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ قیدی عورتوں میں سے کسی کے ساتھ وطی کرے یہاں تک کہ اسے استبراء رحم کرا لے۔ اور

1۔ ایک نسخہ میں زائد بحیضہ مافی حدیث ابی سعید کے الفاظ نہیں ہیں۔ 2۔ ایک نسخہ میں وہم من ابی معاویہ کے الفاظ نہیں ہیں۔

جو آدمی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ مال غنیمت کو فروخت کرے یہاں تک کہ وہ تقسیم ہو جائے (یعنی تمام مستحقین میں تقسیم کرنے سے پہلے مال غنیمت کو بیچنا حلال نہیں)۔ سعید بن منصور، ابو معاویہ نے ابن اسحاق سے یہی حدیث نقل کی ہے۔ اس میں کہا ہے: یہاں تک کہ وہ اسے ایک حیض کے ساتھ استبراء رحم کرائے (تاکہ اس کے غیر حاملہ ہونے کا یقین ہو جائے)۔ اس میں بحیضۃ کا لفظ زائد ہے اور یہ ابو معاویہ کا وہم ہے۔ اور یہ ابو سعید کی حدیث میں صحیح ہے اور یہ زائد ہے کہ جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی جانور پر سوار نہ ہو کہ جب وہ اسے کمزور اور دبلا کر دے۔ تو اسے اس مال غنیمت میں واپس لوٹا دے اور جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اسے نہیں چاہیے کہ وہ مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا پہنے۔ یہاں تک کہ جب اسے پرانا کر چکے تو اسے واپس لوٹا دے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ الحیضۃ کا لفظ محفوظ نہیں ہے بلکہ وہ ابو معاویہ کا وہم ہے۔

بَابُ فِي جَامِعِ النِّكَاحِ (نكاح کے متفرق مسائل کا بیان)

1845 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً أَوْ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ (1) شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذُرْوَةِ سَنَامِهِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَادَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَاتِ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ

حضرت عمرو بن شعيب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے شادی کرے یا کوئی خادم خرید لے تو اسے چاہیے کہ اس طرح دعا کرے: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کی اس فطرت کی بھلائی اور خیر کا سوال کرتا ہوں جس پر تو نے اسے بنایا ہے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس کی اس فطرت کے شر سے جس پر تو نے اسے بنایا ہے۔ اور جب کوئی اونٹ خریدے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی کوہان کی چوٹی کو پکڑے اور اسی طرح دعا مانگے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ ابو سعید نے یہ زائد کر لیا ہے کہ پھر وہ اس کی پیشانی کو پکڑے اور عورت اور خادم کے حق میں برکت کی دعا مانگے۔

1846 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قَدَّرَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا وَلَدِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ سے مباشرت کا ارادہ کرے تو وہ اس طرح دعا کرے اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ

اور شیطان کو اس سے دور فرما جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ پھر اگر تقدیر میں ہو کہ اس (وطی) کے سبب ان دونوں کو بچہ عطا ہو تو شیطان کبھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا (یعنی اگر کشف عورت سے قبل یہ دعا پڑھ لی جائے تو اس کی برکت سے رب کریم پیدا ہونے والے بچے کو شیطانی وساوس اور اس کی دست برد سے محفوظ رکھے گا اور شیطان اس پر مسلط ہو کر اسے راہ حق سے بہکانے میں کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔)

1847 - حَدَّثَنَا هُنَّادٌ عَنْ وَكَيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ ابْنِي دُبْرَهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ملعون ہے جس نے اپنی بیوی سے دبر کے راستے سے وطی کی۔

1848 - حَدَّثَنَا ابْنُ بَسَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ إِنَّ الْيَهُودَ يَقُولُونَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ فِي فَرْجِهَا مِنْ وَرَائِهَا كَانَ وَلَدُهُ أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنْ شِئْتُمْ

حضرت محمد بن منکدر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ یہودی کہتے ہیں: جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے اس کی فرج میں پیچھے کی جانب سے جماع کرے تو اس کا بچہ بھیگا پیدا ہوتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، پس تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو“۔

فائدہ: محل حرث تو فقط قبل ہے۔ البتہ مباشرت کی کیفیات مختلف ہو سکتی ہیں۔ یہ آیت حدیث میں مذکورہ یہود کے نظریہ کی تردید کے لیے نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ اس میں عمومیت محل مراد نہیں بلکہ عمومیت کیف مقصود ہے۔

1849 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ وَاللَّهِ يَغْفِرُ لَهُ أَوْ هَمَّ إِنَّمَا كَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ أَهْلٌ وَثَنٌ مَعَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ يَهُودَ وَهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَكَانُوا يَرَوْنَ لَهُمْ فَضْلًا عَلَيْهِمْ فِي الْعِلْمِ فَكَانُوا يَقْتَدُونَ بِكَثِيرٍ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ مِنْ أَمْرِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَأْتُوا النِّسَاءَ إِلَّا عَلَى حَرْفٍ وَذَلِكَ أَسْتَرَمَاتُكَونَ الْمَرْأَةُ فَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ أَخَذُوا بِذَلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُونَ النِّسَاءَ شَرْحًا مُنْكَرًا وَيَتَلَدُّونَ مِنْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْبُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَهَبَ يَصْنَعُ بِهَا ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْهُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ إِنَّمَا كُنَّا نُوْتِي عَلَى حَرْفٍ فَاصْنَعِي ذَلِكَ وَإِلَّا فَاجْتَنِبِي حَتَّى شَرِي أَمْرُهُمَا فَبَدَعَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنْ شِئْتُمْ أَيْ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ يَعْنِي بِذَلِكَ مَوْضِعَ الْوَلَدِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو وہم ہوا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے (کہ انٹی شنتم سے مراد عمومیت محل ہے۔ چاہے وطی دبر میں ہو یا قبل میں۔ حالانکہ یہ درست نہیں ہے کیونکہ یہاں انی بمعنی کیف ہے بمعنی این نہیں) انصار میں سے ایک قبیلہ تھا اور وہ لوگ بت پرست تھے اور ان کے ساتھ یہودیوں کا ایک قبیلہ تھا اور وہ لوگ اہل کتاب تھے۔ انصاری انہیں اہل کتاب ہونے کی وجہ سے علم میں اپنے اوپر فضیلت دیتے تھے اور بہت سے افعال میں ان کی اقتداء اور پیروی کرتے تھے۔ اور اہل کتاب کے امور میں سے ایک یہ تھا کہ وہ اپنی عورتوں سے صرف ایک ہی طرف پر مباشرت کرتے تھے اور یہ انداز عورت کے لیے انتہائی ستر اور پردے کا تھا۔ پس انصار کے اس قبیلہ نے اہل کتاب کے افعال میں سے یہ فعل بھی سیکھ لیا (اور اسی کے مطابق عمل کرتے) اور قریش کے یہ قبائل عورتوں کو خوب ننگا کرتے اور طرح طرح کے انداز سے لطف اندوز ہوتے۔ کبھی سامنے کی جانب سے، کبھی پشت کی جانب سے اور کبھی چت لٹا کر۔ پس جب مہاجرین مدینہ طیبہ آئے تو ان میں سے ایک آدمی نے انصار کی ایک عورت سے شادی کی اور وہ اس کے ساتھ اپنے طریقہ پر یہ عمل کرنے لگا۔ تو اس عورت نے اسے انتہائی ناپسند کیا اور کہا: ہمارے قبیلہ میں تو یہ عمل ایک ہی طرف کیا جاتا ہے پس تو بھی اسی طرح کر۔ ورنہ مجھ سے علیحدہ ہو جا۔ یہاں تک کہ ان دونوں کا معاملہ بڑھ گیا اور رسول اللہ ﷺ تک جا پہنچا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح تم چاہو“۔ یعنی سامنے کی جانب سے، پیچھے کی جانب سے اور چت لیٹنے کی حالت میں (مگر یہ عمل اسی محل میں ہوگا) جو بچے کا محل ہے (اور وہ فقط قبل ہے)۔

بَابُ فِي الْبَيِّنَاتِ الْحَائِضِ وَمُبَاشَرَتِهَا

حائضہ عورت کے پاس آنے اور اس سے مباشرت کرنے کا بیان

1850 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتُ الْبُنَّانِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ إِذَا حَاضَتْ مِنْهُمْ امْرَأَةً أَخْرَجُوهَا مِنَ الْبَيْتِ وَلَمْ يُوْا أَكْلُوهَا وَلَمْ يُسَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبَيْتِ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى فَأَعْتَرِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَاصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرِ النِّكَاحِ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يَرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ فَبَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَادُ بْنُ بِشْرِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نَتَكَبَّرُ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَمَّتْ لِي آثَارِهِمَا فَظَنْنَا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا

حضرت ثابت بنانی نے ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے خبر دی ہے کہ یہود میں سے جب کسی عورت کو حیض آتا، تو وہ اسے گھر سے باہر نکال دیتے، نہ اسے اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرتے اور نہ ہی اس کے ساتھ مل کر پانی پیتے اور

نہ ہی اسے گھر میں اپنے ساتھ رکھتے۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے پوچھا گیا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ”وہ آپ سے خون حیض کے بارے پوچھتے ہیں۔ آپ فرمادیجئے: وہ ایک پلیدی (نجاست) ہے، پس تم عورتوں کو ایام حیض میں جدا رکھو۔“ الی آخر الیہ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم انہیں گھروں میں اپنے ساتھ رکھو اور سوائے جماع کے ہر شے (یعنی ہر وہ عمل جو باعث لذت اور راحت ہو) کرو۔ (یہ سن کر) یہود نے کہا: یہ آدمی (مراد حضور نبی کریم ﷺ) ہمارے امور میں سے کسی شے کو چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا مگر یہ کہ اس نے ہماری مخالفت کی ہے۔ پھر حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ یہود اس طرح کہتے ہیں، کیا ہم حالت حیض میں عورتوں کے ساتھ جماع نہ کیا کریں (تاکہ پوری طرح ان کی مخالفت ہو جائے) تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک بدل گیا۔ یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ ﷺ ان دونوں پر غصے ہو گئے ہیں۔ چنانچہ یہ دونوں نکل آئے پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں کسی نے دودھ کا تحفہ پیش کیا۔ تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو پیچھے بلانے کے لیے آدمی بھیجا۔ تب ہمیں یہ گمان ہوا کہ آپ ﷺ ان پر ناراض نہیں ہوئے۔

1851۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُنَيْجٍ قَالَ سَبِعْتُ خِلَاسَ الْهَجْرِيِّ قَالَ سَبِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيْتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَغْدُءُ وَإِنْ أَصَابَ تَعْنِي ثَوْبُهُ مِنْهُ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَغْدُءُ وَصَلَّى فِيهِ

حضرت جابر بن صبح نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت خلاس ہجری کو سنا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں اکٹھے رات کے وقت ایک ہی کپڑے میں سوتے تھے۔ حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ پس اگر میری جانب سے کوئی شے (خون وغیرہ) آپ ﷺ (کے بدن کو) لگ جاتی تو آپ اس جگہ کو دھو ڈالتے تھے اور اس سے آگے تجاوز نہ کرتے تھے۔ اور اگر مجھ سے کوئی شے آپ کے کپڑوں پر لگ جاتی تو آپ اسی جگہ کو دھو ڈالتے اور اس سے آگے نہ بڑھتے اور پھر اسی میں نماز پڑھ لیتے۔

1852۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ أَمَرَهَا أَنْ تَشْرِبَ ثُمَّ يُبَاشِرَهَا

حضرت عبد اللہ بن شداد نے اپنی خالہ حضرت میمونہ بنت الحارث سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی عورت کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے اور وہ حائضہ ہوتی تو آپ ﷺ اسے مضبوطی سے چادر باندھنے کا حکم دیتے اور پھر اس کے ساتھ مباشرت فرماتے (مرادوطی کے سوا دیگر باعث لذت و راحت افعال کرنا ہے)۔

بَابُ بِنِي كَفَّارَةٍ مَنْ لَقِيَ حَائِضًا (حالت حیض میں جماع کرنے والے کے کفارہ کا بیان)

1853۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَغَيْرُهَا عَنْ سَعِيدِ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنْ مِقْسِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَّصِدُقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایسے آدمی کے بارے میں فرمایا جو اپنی عورت کے پاس اس کی حالت حیض میں عمل زوجیت کے لیے آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔
1854 - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَائِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْجَزْرِيِّ عَنْ مِقْسِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا أَصَابَهَا فِي الدَّمِ فِدِينَارًا وَإِذَا أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دِينَارٍ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جب کسی نے خون حیض آنے کے دوران اپنی بیوی سے جماع کیا تو اس پر ایک دینار (صدقہ کرنا بطور کفارہ) لازم ہے۔ اور جب کوئی اپنی زوجہ کے پاس خون حیض ختم ہونے کے بعد گیا تو اس کے لیے نصف دینار صدقہ ہے۔

بَاب مَا جَاعَ فِي الْعَزْلِ (عزل کا بیان)

1855 - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْحَاقَ الطَّائِعِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ذَكَرَ ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي الْعَزْلَ قَالَ قَلِمٌ يَفْعَلُ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلُ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيَسْبُثُ مِنْ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَزَعَةُ مَوْلَى زِيَادٍ

حضرت قزعم نے حضرت ابوسعید سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کیونکر یہ کرتا ہے اور آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہ کرے۔ کیونکہ کوئی بھی پیدا کیا ہوا نفس نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کا خالق ہے (یعنی ہر نفس کو پیدا کرنے والا اللہ ہے جسے وہ پیدا کرنا چاہے اسے پیدا ہونے سے کوئی شے مانع نہیں ہو سکتی) ابو داؤد نے کہا کہ قزعم زیاد کا آزاد کردہ غلام ہے۔

1856 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ رِفَاعَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جَارِيَةٌ وَأَنَا أَعَزُّ عَنْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحِيلَ وَأَنَا أُرِيدُ مَا يُرِيدُ الرِّجَالُ وَإِنَّ الْيَهُودَ تُحَدِّثُ أَنَّ الْعَزْلَ مَوْؤَدَةُ الصُّغْرَى قَالَ كَذَبَتْ يَهُودٌ لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَهُ مَا اسْتَطَعَتْ أَنْ تَضْرِبَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں اور اس کا حاملہ ہونا ناپسند کرتا ہوں اور اس کے ساتھ میں وہ بھی چاہتا ہوں جو مرد چاہتے ہیں (یعنی لونڈی سے جماع کی خواہش بھی رکھتا ہوں) اور یہودی یہ باتیں کرتے ہیں کہ عزل کرنا تو چھوٹی بچی کو زندہ دفن کرنے کی طرح ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہودیوں نے جھوٹ کہا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنا چاہتا ہے تو تو اسے اس سے پھرنے کی استطاعت نہیں رکھتا (یعنی تو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔)

1857۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبِيًّا مِنْ سَبِي الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُرْيَةُ وَأَحْبَبْنَا الْفِدَاءَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْرِلَ ثُمَّ قُلْنَا نَعْرِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسْتَةٍ كَانَتْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَانَتْ

حضرت ابن محیریز نے بیان کیا ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور میں نے وہاں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ تو میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے ان سے عزل کے بارے پوچھا۔ تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے۔ تو ہم نے عرب قیدیوں میں سے کچھ قیدی پائے اور ہم نے عورتوں کی خواہش کی۔ کیونکہ تنہائی (عورت کے بغیر مجرد زندگی) ہم پر انتہائی گراں تھی اور ہم نے ان کا فدیہ (یعنی باندیوں کی قیمت) دینا پسند کر لیا اور ہم نے چاہا کہ ہم عزل کریں۔ پھر ہم نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود ہیں اور (کیا) ہم آپ ﷺ سے عزل کے بارے پوچھنے سے پہلے عزل کریں گے؟ چنانچہ ہم نے اس کے بارے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عزل کرو۔ کیونکہ یوم قیامت تک پیدا ہونے والی کوئی روح نہیں مگر وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

1858۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ لِي جَارِيَةً أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْرِزْ عَنْهَا إِنَّ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قَدَّرَ لَهَا قَالَ فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَمَلَتْ قَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهَا سَيَأْتِيهَا مَا قَدَّرَ لَهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی میری ایک لونڈی ہے۔ میں اس کے ساتھ مباشرت کرتا رہتا ہوں اور میں اس کا حاملہ ہونا ناپسند کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو اس سے عزل کر لے، کیونکہ جو اس کا مقدر ہے وہ اس کے پاس آ جائے گا (یعنی اگر اولاد اس کے مقدر میں ہے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا) راوی کا بیان ہے کہ وہ آدمی کچھ مدت تک ٹھہرا رہا اور پھر آپ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: لونڈی تو حاملہ ہو چکی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے بتا دیا تھا کہ اس کے پاس وہ آ جائے گا جو اس کا مقدر ہے۔

بَاب مَا يَكْرَهُ مِنْ ذِكْرِ الرَّجُلِ مَا يَكُونُ مِنْ إِصَابَتِهِ أَهْلَهُ

اس کا بیان کہ آدمی کا اپنی اہلیہ کے ساتھ مباشرت کے طریقہ کا ذکر مکروہ ہے

1859۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ س وَحَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْبَعِيلٌ س وَحَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا حَبَّادٌ كَلَّهُمْ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ طِفَاوَةِ قَالَ تَشَوَّيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِالْمَدِينَةِ فَلَمْ أَرَ رَجُلًا مِنْ

أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَشَدَّ تَشْبِيرًا وَلَا أَقْوَمَ عَلَى ضَيْفٍ مِنْهُ فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ يَوْمًا وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ لَهُ وَمَعَهُ كَيْسٌ فِيهِ حَصَى أَوْ نَوَى وَأَسْفَلَ مِنْهُ جَارِيَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ وَهُوَ يُسَبِّحُ بِهَا حَتَّى إِذَا أَنْقَدَ مَا فِي الْكَيْسِ الْفَقَاءَ إِلَيْهَا فَجَمَعْتُهُ فَأَعَادْتُهُ فِي الْكَيْسِ فَدَفَعْتُهُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَلَا أَحَدَيْتُكَ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أُوْعَكُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ مَنْ أَحْسَنُ الْفَقَى الدُّوسِيُّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ ذَا يُوْعَكُ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ يَنْشِي حَتَّى اسْتَهَى إِلَيَّ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيَّ فَقَالَ لِي مَعْرُوفًا فَتَهَضُّتُ فَاَنْطَلَقَ يَنْشِي حَتَّى أَتَى مَقَامَهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ وَمَعَهُ صَفَّانِ مِنْ رِجَالٍ وَصَفٌّ مِنْ نِسَاءٍ أَوْ صَفَّانِ مِنْ نِسَاءٍ وَصَفٌّ مِنْ رِجَالٍ فَقَالَ إِنَّ أَنْسَانَ الشَّيْطَانُ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِي فَلْيُسَبِّحْ الْقَوْمَ وَلْيُصَفِّقْ النِّسَاءَ قَالَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَنْسَ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا فَقَالَ مَجَالِسُكُمْ مَجَالِسُكُمْ زَادَ مُوسَى هَاهُنَا ثُمَّ حَبَدَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ ثُمَّ اتَّفَقُوا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرِّجَالِ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ فَأَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ وَأَلْقَى عَلَيْهِ سِتْرَهُ وَاسْتَتَرَ بِسِتْرِ اللَّهِ قَالَوا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ يَجْلِسُ بَعْدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا فَعَلْتُ كَذَا قَالَ فَسَكَتُوا قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ مَنْ تَحَدِّثُ فَسَكَتْنَ فَجَمَعْتُ فَتَاهًا قَالَ مُؤْمَلٌ فِي حَدِيثِهِ فَتَاهًا كَعَابٍ عَلَى إِحْدَى رُبِّيَّتَيْهَا وَتَطَاوَلَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَرَاهَا وَيَسْمَعَهَا كَلَامَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَتَحَدَّثُونَ وَإِنَّهُمْ لَيَتَحَدَّثُنَّ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا مِثْلُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا مِثْلُ ذَلِكَ مِثْلُ شَيْطَانِي لَقِيَتْ شَيْطَانِي السِّكَّةَ فَقَطَعِي مِنْهَا حَاجَتَهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ أَلَا وَإِنَّ طِيبَ الرِّجَالِ مَا كَهَرَ رِيحُهُ وَلَمْ يَظْهَرْ لَوْنُهُ أَلَا وَإِنَّ طِيبَ النِّسَاءِ مَا كَهَرَ لَوْنُهُ وَلَمْ يَظْهَرْ رِيحُهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَمِنْ هَاهُنَا حَقِيقَتُهُ عَنْ مُؤْمَلٍ وَمُوسَى أَلَا لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَى امْرَأَةٍ إِلَّا إِلَى وَلَدٍ أَوْ وَالِدٍ وَذَكَرَ ثَالِثَةً فَأَنْسَبْتُهَا وَهُوَ فِي حَدِيثٍ مُسَدَّدٍ وَلَكِنِّي لَمْ أَتَقِنَهُ كَمَا أَحْبَبْتُ 1 وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا حَنَادٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ الطَّفَاوِيِّ

حضرت ابو نضرہ سے روایت ہے کہ طفاوہ (قبیلے) کے ایک آدمی نے مجھے حدیث بیان کی ہے، اس نے کہا: میں مدینہ منورہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بطور مہمان ٹھہرا رہا تو میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی آدمی کو آپ سے بڑھ کر عبادت و ریاضت میں مجاہدہ کرنے والا نہیں پایا اور نہ ہی آپ سے زیادہ کسی کو مہمان کی خدمت کرنے والا پایا۔ پس اس اثناء میں کہ میں ایک دن آپ کے پاس تھا اور وہ اپنی چار پائی پر تشریف فرما تھے اور ان کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں سنگریزے یا (کھجور کی) گٹھلیاں تھیں اور آپ کے قریب نیچے سیاہ رنگ کی ایک کنیز بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ ان کے ساتھ تسبیح پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ جب آپ تھیلی میں موجود مٹھے ختم کر چکے تو آپ تھیلی اس کی طرف پھینکتے۔ وہ انہیں اکٹھا کرتی اور دوبارہ تھیلی میں ڈال دیتی اور پھر آپ کے حوالے کر دیتی۔ تو آپ نے فرمایا: کیا میں تجھے اپنی جانب سے اور رسول اللہ ﷺ کی جانب سے حدیث نہ بیان کروں۔ شیخ طفاوی کہتے ہیں: میں نے کہا: ہاں ضرور۔ تو آپ نے فرمایا: میں ایک دفعہ مسجد میں شدت بخار

کے سبب مضطرب حالت میں پڑا ہوا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے اور فرمایا: کون ہے جس نے (قبیلہ) دوس کے نوجوان کو دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے تین بار اسی طرح فرمایا۔ تو ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ وہاں مسجد کے ایک کونے میں بخار کے سبب لوٹ پوٹ ہو رہا ہے۔ پھر آپ ﷺ چل کر میرے پاس تشریف لائے اور اپنا دست مبارک (بڑی شفقت اور پیار سے) مجھ پر رکھا اور میرے لیے انتہائی خوبصورت کلمات کہے۔ سو میں اٹھا اور آپ ﷺ چلنے لگے یہاں تک کہ آپ اس مقام پر تشریف لے آئے جہاں آپ نماز پڑھتے تھے۔ وہاں آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے (اس وقت) آپ ﷺ کے ساتھ آدمیوں کی دو صفیں تھیں اور عورتوں کی ایک صف تھی، یا عورتوں کی دو صفیں تھیں اور مردوں کی ایک صف تھی (یہ راوی کو شک ہے) اور آپ نے ارشاد فرمایا: اگر میری نماز میں سے کوئی شے شیطان مجھے بھلا دے تو قوم (مردوں) کو چاہیے کہ وہ تسبیح (سبحان اللہ) کہے اور عورتوں کو چاہیے کہ وہ (ایک ہاتھ کی پشت پر دوسرا ہاتھ مار کر) تانی بجائیں۔ راوی کہتے ہیں: (یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) پھر رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی اور آپ اپنی نماز میں سے کوئی شے نہ بھولے۔ پھر آپ نے فرمایا: اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو (آپ نے یہ جملہ دوبارہ فرمایا) موسیٰ نے اس مقام پر یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا: اما بعد۔ پھر آگے تمام راوی متفق ہیں۔ بعد ازاں آپ ﷺ مردوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی ہے جب وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور اپنے اوپر دروازہ بند کر لے اور اپنے اوپر پردہ ڈال لے اور کھل طور پر اللہ تعالیٰ کے (بتائے ہوئے) ستر کے ساتھ چھپ جائے۔ لوگوں نے عرض کی: ہاں۔ آپ نے فرمایا: پھر اس کے بعد (وہ لوگوں میں) بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: میں نے اس طرح کیا، میں نے اس طرح کیا۔ راوی کہتا ہے: وہ سب خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہے جو اس طرح کی باتیں کرتی ہے پس وہ بھی خاموش رہیں۔ پھر ایک دو شیرہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھی اور اپنے آپ کو اونچا کیا تاکہ رسول اللہ ﷺ اسے دیکھ لیں اور اس کا کلام نہیں (مولیٰ نے اپنی روایت میں فتاۃ کعب الخ کے الفاظ بیان کیے ہیں) تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ آدمی بھی آپس میں اس طرح کی باتیں کرتے ہیں اور عورتیں بھی ایسی گفتگو کرتی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس کی مثال کیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی مثال اس شیطان کی مثل ہے جو گلی میں شیطان سے ملے اور وہیں اس سے اپنی حاجت پوری کر لے (یعنی اس سے جماع کرے) درآنحالیکہ لوگ اس کی طرف دیکھ رہے ہوں۔ خبردار! آگاہ رہو، بلاشبہ مردوں کی خوشبو یہ ہے کہ اس کی بو ظاہر ہو اور اس کی رنگت ظاہر نہ ہو۔ اور آگاہ رہو! عورتوں کی خوشبو یہ ہے کہ اس کی رنگت ظاہر ہو لیکن اس کی بو ظاہر نہ ہو۔ ابو داؤد نے کہا: میں نے یہ الفاظ مومل اور موسیٰ سے یاد کیے ہیں۔ خبردار! آگاہ رہو، کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ ایک بستر میں اور کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک بستر پر نہ سوائے اپنے بیٹے یا باپ کے۔ انہوں نے ایک تیسری شے بھی ذکر کی مگر میں اسے بھول گیا۔ اور وہ مسد کی حدیث میں ہے لیکن مجھے اس کے بارے میں ایسا یقین نہیں جیسا کہ میں پسند کرتا ہوں۔ اور موسیٰ نے کہا ہے: ہمیں حماد نے جریری سے انہوں نے ابو نضرہ سے اور انہوں نے طفاوی سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الطَّلَاقِ (طَلَاقِ کَا بَیَان)

أَبْوَابُ تَفْرِیْعِ أَبْوَابِ الطَّلَاقِ (أَبْوَابِ طَلَاقِ کِی وَضَاحَتِ کَا بَیَان)

بَابُ فِی بِنِّ خَبِّبِ امْرَأَةٍ عَلٰی زَوْجِهَا

(اس شخص کا بیان جو کسی عورت کو اپنے خاوند کے خلاف بھڑکائے)

1860 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ زَنْبِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْنَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِمَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلٰی زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلٰی سَيِّدِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف یا کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکایا۔
فائدہ: چونکہ اس عمل کا انجام قطع تعلق ہے جو انتہائی مبغوض اور ناپسندیدہ عمل ہے، اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سد باب کے لیے اتنی شدید وعید فرمائی۔

بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَسْأَلُ زَوْجَهَا طَلَاقَ امْرَأَتِهِ

اس عورت کا بیان جو اپنے ہونے والے خاوند سے اس کی پہلی بیوی کی طلاق کا مطالبہ کرے

1861 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا تَسْتَفْرِغُ صَخْفَتَهَا وَلِتَتَّكِمَ فِرَائِمُهَا مَا قَدَّرَ لَهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ اس کا حصہ بھی حاصل کر سکے۔ بلکہ اسے چاہیے کہ وہ نکاح کر لے۔ تو بلاشبہ جو اس کا مقدر ہے وہ اسے ملے گا۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الطَّلَاقِ (طَلَاقِ كَيْ نَاطِئِدِيهِ اَوْر كُرُوهُ فَعْلُ هُوْنِي كَا بَیَان)

1862 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُعَرِّفٌ عَنْ مُعَارِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَحَلَّ اللَّهُ شَيْئًا أَنْ يَغْضُرَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ

حضرت محارب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی شے حلال نہیں فرمائی جو اس کے نزدیک طلاق سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ ہو۔

فائدہ: رشتہ نکاح انتہائی نازک اور راحت بخش ہے، آدمی کی نسل کی بقاء اسی رشتہ سے ہے۔ دو خاندانوں کو باہم ملانے اور ان میں باہمی اخوت اور محبت و الفت پائے جانے کا ذریعہ یہی رشتہ نکاح ہے جب کہ طلاق قطع تعلق کا سبب ہے، باہمی محبت کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے، اس لیے عند الضرورة اس کی اجازت تو دی گئی ہے لیکن اس کے باوجود اسے پسند نہیں کیا گیا۔

1863 - حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعْرِفِ بْنِ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبْغَضُ الْخَلَائِلِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ

حضرت محارب بن دثار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال (کاموں میں سے) سب سے مبغوض اور ناپسندیدہ عمل طلاق ہے۔

بَابُ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ (طلاق سنت کا بیان)

1864 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُنْسِكُهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بِذَلِكَ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَبْسُ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا النِّسَاءُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَاتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دی۔ تو اس کے بارے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے استفسار کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کر لے۔ پھر اپنے پاس رو کے رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر اسے حیض آئے اور پھر اس (دوسرے) حیض سے پاک ہو، پھر اگر چاہے تو اس کے بعد اپنے پاس رو کے رکھے اور چاہے تو اسے مس کرنے سے پہلے پہلے طلاق دے دے۔ پس یہی وہ عدت ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کے لیے عورتوں کو طلاق دی جائے۔

قتیبہ بن سعید اور لیث نے نافع سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی درآنحالیکہ وہ حائضہ تھی۔ یہ حدیث مالک کی روایت کی مثل ہے۔

فائدہ: مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر طلاق دینا ہی ناگزیر ہو تو پھر اس کا وقت ایسا طہر ہے جس میں عورت سے مقاربت نہ کی گئی ہو۔ حالت حیض میں طلاق دینا انتہائی مکروہ اور ناپسندیدہ فعل ہے جس سے رجوع لازم ہے۔

1865 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ

سَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا إِذَا طَهَّرَتْ أَوْ وَهِيَ حَامِلٌ

حضرت سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کر لے اور پھر اسے طلاق دے جب وہ پاک ہو یا حاملہ ہو۔

1866 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَغَيَّبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضُ فَتَطْهَرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمْسَ ذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے مجھے خبر دی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی حالانکہ وہ حالت حیض میں تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ غصے اور ناراض ہوئے اور پھر ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کر لے اور پھر اسے روکے رکھے، یہاں تک کہ وہ (حیض سے) پاک ہو جائے پھر اسے (دوسرا) حیض آئے اور وہ اس سے بھی پاک ہو جائے۔ پھر اگر وہ چاہے تو اسے حالت طہر میں مس کرنے سے پہلے طلاق دے دے۔ پس وہی طلاق عدت کے لیے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم ارشاد فرمایا ہے۔

1867 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ فَقَالَ وَاحِدَةً

حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت یونس بن جبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: تم نے اپنی بیوی کو کتنی طلاقیں دی ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: (صرف) ایک۔

1868 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ قَالَ قَالَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا قَبْلَ عِدَّتِهَا قَالَ قُلْتُ فَيَعْتَدُ بِهَا قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَمَقَ

حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت یونس بن جبیر نے مجھے بیان کیا ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو طلاق دی اس حال میں کہ وہ حائضہ تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تو عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کو پہچانتا ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں۔ تو پھر انہوں نے کہا: بلاشبہ عبد اللہ بن عمر

(رضی اللہ عنہما) نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے بارے استفسار کیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کر لے اور پھر اسے اس کی عدت کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے طلاق دے (یعنی دوبارہ حیض آنے سے پہلے حالت طہر میں طلاق دے تاکہ اس کی عدت کامل تین حیض شمار ہو سکے) پھر میں نے پوچھا: کیا اس کی یہ طلاق شمار ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔ تیرا کیا خیال ہے اگر وہ عاجز آ جائے اور حماقت کرے (یعنی اس طلاق سے رجوع نہ کرے تو کیا یہ طلاق شمار ہوگی یا نہیں۔ مراد یہ ہے کہ یقیناً شمار ہوگی۔)

1869 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عُرْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْأَلُ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا قَالَ طَلَّقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَرَدَّهَا عَلَى وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا وَقَالَ إِذَا طَهَّرْتَ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُطَلِّقْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَنْسُ بْنُ سَبْرِينَ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ وَمَنْصُورٌ عَنْ أَبِي دَائِلٍ مَعْنَاهُمْ كُلُّهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (1) عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَمَّا رِوَايَةُ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَرَوَى عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسِيِّ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ رِوَايَةِ نَافِعٍ وَالرَّهْرِيِّ وَالْأَحَادِيثُ كُلُّهَا عَلَى خِلَافٍ مَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ

حضرت ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے عروہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبدالرحمن بن ایمن سے سنا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کر رہے تھے اور ابوالزبیر سن رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا: آپ اس آدمی کے بارے کیا خیال کرتے ہیں جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے پوچھا۔ عرض کی: عبد اللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی ہے؟ عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا: پس رسول اللہ ﷺ نے اسے مجھ پر واپس لوٹا دیا۔ اور آپ نے اسے کوئی شے شمار نہیں کیا (یعنی آپ نے اسے طلاق شمار ہی نہیں کیا۔ یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو یہ کہتے ہیں کہ حالت حیض میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔ مگر جمہور محدثین نے راوی کے ان الفاظ سے اتفاق نہیں کیا۔ یا پھر معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اسے مشروع قرار نہیں دیا۔ لہذا رجوع کا حکم ارشاد فرمایا) اور فرمایا۔ جب وہ پاک ہو جائے تو چاہے وہ اسے طلاق دے یا اسے اپنے پاس روک لے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور

بَقِيَتْ لَكَ وَاحِدَةٌ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ
ابْنُ الْمُبَارَكِ لِمَعْمَرٍ مَنْ أَبُو الْحَسَنِ هَذَا لَقَدْ تَحَلَّلَ صَخْرَةَ عَظِيمَةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْحَسَنِ هَذَا رَوَى عَنْهُ
الرُّهْرِيُّ قَالَ الرُّهْرِيُّ وَكَانَ مِنَ الْفُقَهَاءِ رَوَى الرُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ أَحَادِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْحَسَنِ مَعْرُوفٌ
وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ ۱

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن معتب نے انہیں بتایا ہے کہ بنی نوفل کے آزاد کردہ غلام ابو حسن نے انہیں خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے غلام کے بارے میں فتویٰ طلب کیا، جس کے تحت لونڈی ہو اور وہ اسے دو طلاقیں دے دے پھر وہ دونوں اس کے بعد آزاد کر دیے جائیں۔ کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اس سے نکاح کر لے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح فیصلہ فرمایا ہے۔ محمد بن ثنی، عثمان بن عمر، علی نے اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے اور وہ اس کے ہم معنی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیرے لیے ایک طلاق باقی ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے۔

ابو داؤد نے کہا ہے کہ میں نے احمد بن حنبل سے سنا ہے کہ عبد الرزاق نے کہا کہ ابن مبارک نے معمر سے پوچھا: یہ ابو الحسن کون ہے؟ اس نے بہت بڑا پتھر اٹھا لیا ہے۔ ابو داؤد نے بیان کیا: اس ابو الحسن سے زہری نے روایت کیا ہے اور زہری نے کہا کہ یہ فقہاء میں سے ہے۔ زہری نے ابو الحسن سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ ابو داؤد نے مزید کہا ہے کہ ابو الحسن معروف راوی ہے اور اس کی اس حدیث پر عمل نہیں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث ائمہ اربعہ کے مسلک کے خلاف ہے۔ البتہ ابن حزم ظاہری کا مسلک اس کے مطابق ہے کیونکہ اس میں مرد اور عورت دونوں غلام ہیں۔ لہذا بالاتفاق ان کے لیے نصاب طلاق صرف دو طلاقیں ہیں۔ اس لیے دو طلاقوں کے بعد بغیر حلالہ کے نکاح کی کوئی صورت نہیں ہے۔ رہی یہ حدیث تو یہ عمر بن معتب کی وجہ سے یا تو ضعیف ہے یا یہ حدیث منسوخ ہے۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب طلاق ثلاثہ ایک شمار ہوتی تھی (ہکذا فی الدر المنصور ص ۹۸ ج ۴)

1872 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُظَاهِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ طَلَّقِي الْأُمَّةَ تَطْلِيقَتَانِ وَقَرْنُوهَا حَيْضَتَانِ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنِي مُظَاهِرٌ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ حَدِيثٌ مَجْهُولٌ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہے اور اس کی عدت دو حیض ہے۔ ابو عاصم نے بیان کیا ہے کہ مظاہر نے مجھے بتایا کہ مجھے قاسم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے مگر یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: وعدتها حیضتان۔ ابو داؤد نے کہا: یہ حدیث مجہول ہے۔

بَابُ فِي الطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ (نکاح سے پہلے طلاق کا بیان)

1873 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ م وَحَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَطَرُ الْوَرَّاقُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا طَّلَاقَ إِلَّا فِيمَا تَمِيكَ وَلَا عِشْقَ إِلَّا فِيمَا تَمِيكَ وَلَا بَيْعَ إِلَّا فِيمَا تَمِيكَ زَادَ ابْنُ الصَّبَّاحِ وَلَا وَقَاءَ نَذْرٍ إِلَّا فِيمَا تَمِيكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ التَّوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَعْصِيَةٍ فَلَا يَمِينُ لَهُ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى قَطِيعَةٍ رَحِمَ فَلَا يَمِينُ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْبَحْرَوِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي هَذَا الْخَبَرِ زَادَ وَلَا نَذْرًا إِلَّا فِيمَا ابْتِغَى بِهِ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: طلاق واقع نہیں ہوتی مگر اسی کو جس کا تو مالک ہوگا (یعنی اجنبیہ عورت کو طلاق دینے سے اسے طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ وہاں ملکیت نکاح نہیں ہے لہذا وہ محل طلاق نہیں بن سکتی) اور آزادی واقع نہیں ہوتی مگر اسی میں جس کا تو مالک ہوگا، (یعنی کسی غیر کے مملوک کو آزاد کرنا درست نہیں ہوتا) اور بیع واقع نہیں ہوتی مگر اسی شے میں جس کا تو مالک ہوگا۔ ابن صباح نے یہ زائد ذکر کیا ہے: اور نذر کو پورا کرنا نہیں ہوتا مگر اسی میں جس کا تو مالک ہوتا ہے۔ محمد بن علاء، ابو اسامہ نے ولید بن کثیر سے، عبدالرحمن بن حارث نے عمرو بن شعیب سے اسی اسناد کے ساتھ اور اسی کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ اور یہ زائد ذکر کیا ہے کہ جس نے معصیت (گناہ) پر قسم اٹھائی اس کی قسم نہیں ہے (یعنی اس قسم کو پورا کرنا اس کے لیے جائز نہیں۔ البتہ احناف کے نزدیک اس پر کفارہ قسم واجب ہوگا) اور جس کسی نے قطع تعلق کی قسم اٹھائی تو اس کی قسم بھی نہیں ہوگی۔

ابن سرح، ابن وہب نے یحییٰ بن عبداللہ بن سالم عن عبدالرحمن بن حارث البحر وی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس خبر میں بیان فرمایا: نذر نہیں ہے مگر اسی میں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی مقصود ہو۔

فائدہ: نذر معصیت کو پورا کرنا تو کسی کے نزدیک جائز نہیں، اب یہ کہ کفارہ بھی واجب ہے یا نہیں؟ اس میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ نذر معصیت منعقد تو ہو جاتی ہے اس لیے کفارہ واجب ہے۔ امام احمد سے بھی یہی روایت ہے۔ لیکن شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک کفارہ واجب نہیں ہوتا، کیونکہ قسم منعقد ہی نہیں ہوتی۔ کذا فی المغنی (الدر المنفود ص ۱۹ ج ۴)

بَابُ فِي الطَّلَاقِ عَلَى غَلَقٍ (حالت غضب میں طلاق دینے کا بیان)

1874 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الرَّهْرِيُّ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ الْحِنَافِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ بِلْبَانَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ بَنِ عَدْنَانَ

الْكَنْدِي حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَبَعَثَنِي إِلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ وَكَانَتْ قَدْ حَفِظَتْ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَبِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَبِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا طَلَّاقَ وَلَا عَتَاقَ فِي غِلَاقِي قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْغِلَاقُ أَظْلُهُ فِي الْغَضَبِ

حضرت محمد بن عبید بن ابی صالح جو کہ ایلیا میں رہتے تھے، انہوں نے بیان کیا: میں عدی بن عدی الکندی کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ میں آگئے۔ تو انہوں نے مجھے صفیہ بنت شیبہ کے پاس بھیجا اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا تھا۔ انہوں نے بیان کیا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرماتے ہیں: انتہائی شدت کی حالت میں طلاق اور عتاق واقع نہیں ہوتے۔

ابو داؤد نے کہا ہے: میرا خیال ہے کہ غلاق سے مراد غضب ہے (یعنی ایسا غصہ جو جنون کی حد تک پہنچا دے اور زبان سے نکلنے والے الفاظ کا ادراک عقل و شعور نہ کر رہے ہوں تو پھر طلاق و عتاق کا حکم نافذ نہ ہوگا۔ البتہ بعض نے غلاق سے مراد اکراہ لیا ہے۔ اگر یہ معنی مراد لیا جائے تو احناف کے نزدیک بالاکراہ دی جانے والی طلاق واقع ہو جاتی ہے)

بَابُ فِي الطَّلَاقِ عَلَى الْهَزْلِ (مزاحاً طلاق دینے کا بیان)

1875 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جَدُّ النِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ وَالرَّجْعَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین امور ہیں انہیں بالارادہ کرنا بھی صحیح ہوتا ہے اور مزاحاً کرنا بھی درست ہوتا ہے۔ (وہ یہ ہیں) نکاح، طلاق اور رجعت (یعنی نکاح کرنا، طلاق دینا اور طلاق سے رجوع کرنا یا ایسے امور ہیں کہ جس طرح بھی کیے جائیں یہ واقع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی نے حالت تمسخر میں بھی بیوی کو طلاق دے دی تو وہ واقع ہو جائے گی، چاہے طلاق کی نیت ہو یا نہ ہو بشرطیکہ لفظ صریح ہو۔)

بَابُ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ

تین طلاقوں کے بعد رجوع کے منسوخ ہونے کا بیان

1876 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّخْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالْمُطَلَّقاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ الْآيَةُ وَذَلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَنَسَخَ ذَلِكَ وَقَالَ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی: وَالْمُطَلَّقاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ”طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین قروہ (حیض) تک روکے رکھیں اور ان کے لیے حلال نہیں کہ

وہ اسے چھپائیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے۔“ (فرمایا) یہ اس لیے ہے کہ جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے تو وہی اس کی طرف رجوع کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے اور اگر وہ اسے تین طلاقیں دے دے تو اسے منسوخ کر دیا گیا ہے اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ (یعنی اس آیت کے ساتھ تین طلاقوں کے بعد رجوع کرنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے، لہذا اگر ایسی صورت حال پیش آجائے تو بغیر طلاق کے پہلی بیوی کے ساتھ نکاح ممکن نہیں ہوتا)۔

1877 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي بَعْضُ بَنِي أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ أَبُو رُكَانَةَ وَإِخْوَتَهُ أُمَّ رُكَانَةَ وَنَكَحَ امْرَأَةً مِنْ مُزَيْنَةَ فَجَاءَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ مَا يُغْنِي عَنِّي إِلَّا كَمَا تُغْنِي هَذِهِ الشَّعْرَةَ لِشَعْرَةٍ أَخَذْتُهَا مِنْ رَأْسِهَا فَفَرَّقَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَخَذْتُ النَّبِيَّ ﷺ حَبِيئَةً فَدَعَا بِرُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ ثُمَّ قَالَ لَجُلَسَائِهِ أَتَرَوْنَ فَلَانَا يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا مِنْ عَبْدِ يَزِيدَ وَفُلَانَا يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ يَزِيدَ طَلِّقْهَا فَقَعَلَ ثُمَّ قَالَ رَاجِعِ امْرَأَتَكَ أَمْ رُكَانَةَ وَإِخْوَتَهُ قَالَ إِنِّي طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ رَاجِعُهَا وَتَلَايَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ رَوْحٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَيْتَةَ فَرَدَّهَا إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابٌ لَأَنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ وَأَهْلَهُ أَعْلَمُ بِهِ إِنَّ رُكَانَةَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَيْتَةَ فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَاحِدَةً

حضرت عکرمہ جو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رکانہ اور اس کے بھائیوں کے باپ عبد یزید نے ام رکانہ (یعنی اپنی زوجہ) کو طلاق دی اور مزینہ قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کر لیا۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی: وہ میری حاجت پوری نہیں کر سکتا (یعنی وہ عنین ہے) مگر صرف اتنا کہ جتنا یہ بال بالوں کے لیے نفع بخش ہو سکتا ہے اور اس نے اپنے سر سے ایک بال اکھیر لیا (یعنی بال برابر ہی وہ میرے لیے مفید ہو سکتا ہے۔) پس آپ میرے اور اس کے درمیان تفریق فرما دیجئے۔ (یہ سن کر) حضور نبی کریم ﷺ میں غیرت و حمیت کے جذبات ابھر آئے (آپ حالت غضب میں ہوئے) اور رکانہ اور اس کے بھائیوں کو بلا بھیجا۔ پھر حاضرین مجلس سے فرمایا: کیا تم دیکھ رہے ہو کہ فلاں بیٹا اس طرح عبد یزید سے مشابہت رکھتا ہے اور فلاں اس طرح اس سے مشابہت رکھتا ہے؟ تمام نے کہا: جی ہاں۔ تو پھر حضور نبی کریم ﷺ نے عبد یزید کو فرمایا: تو اسے طلاق دے دے (کیونکہ یہ قول میں جھوٹی ہے۔) پس اس نے ایسا کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: تو اپنی پہلی عورت یعنی رکانہ اور اس کے بھائیوں کی ماں سے رجوع کر لے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے اسے تین طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں جانتا ہوں، تو اس سے رجوع کر لے اور آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ۔ ابو داؤد نے کہا: نافع بن عیمر اور عبد اللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے حدیث بیان کی ہے کہ رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق البتہ دی تھی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس عورت کو اس

کی طرف لوٹا دیا۔ یہی زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ آدمی کی اولاد اور اس کے اہل خانہ اس کے بارے بہتر جانتے ہیں۔ بلاشبہ رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق البتہ دی تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے ایک طلاق قرار دیا (اور رجوع کا حکم ارشاد فرمایا۔ معلوم ہوا یہ تین طلاقوں کا مسئلہ نہیں کہ اس روایت سے تین طلاقوں کو ایک طلاق شمار کرنے کا استدلال ہو سکے۔)

1878۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا إِسْعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ رَاذُهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ فَيَرْكَبُ الْحُمُوقَةَ ثُمَّ يَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَإِنَّ اللَّهَ قَالَ وَمَنْ يَشِقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَإِنَّكَ لَمِ تَشِقِ اللَّهَ فَلَمْ أَجِدْ لَكَ مَخْرَجًا عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَثَ مِنْكَ امْرَأَتُكَ وَإِنَّ اللَّهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَبِيبُ الْأَعْرَجِ وَغَيْرُهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَبِيدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كُلُّهُمْ قَالُوا فِي الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ أَنَّهُ أَجَازَهَا قَالَ وَبَانَثَ مِنْكَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْعِيلَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا بِفِيهِمْ وَاحِدٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَرَوَاهُ إِسْعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ هَذَا قَوْلُهُ لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عَبَّاسٍ وَجَعَلَهُ قَوْلَ عِكْرِمَةَ

حضرت عبداللہ بن کثیر نے حضرت مجاہد سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ تو ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور کہا: اس نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دی ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ اسے اس کی طرف لوٹا دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے ایک آدمی چلتا ہے اور حماقت پر سوار ہو جاتا ہے۔ پھر کہتا ہے: اے ابن عباس! اے ابن عباس! (یعنی حماقت کے بعد اس سے نکلنے کی تدبیر ہم سے پوچھتا ہے) اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: (ترجمہ) ”جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے۔“ اور بلاشبہ تو تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا۔ پس میں تیرے لیے نکلنے کی کوئی راہ نہیں پاتا۔ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے، لہذا تیری عورت تجھ سے جدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ (اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو تم انہیں ان کے زمانہ عدت سے پہلے طلاق دو۔)

حضرت ابو داؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث حمید الاعرج وغیرہ نے مجاہد کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور اسے شعبہ نے عمرو بن مرہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس کی سند سے اور ایوب اور ابن جریج دونوں نے عکرمہ بن خالد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس کی سند سے اور ابن جریج نے عبدالحمید بن رافع عن عطاء عن ابن عباس کی سند سے بیان کیا

ہے۔ اور اعش نے مالک بن حارث عن ابن عباس کی سند سے، ابن جریج نے عمرو بن دینار عن ابن عباس کی سند سے اسے روایت کیا ہے۔ ان تمام نے تین طلاقوں کے بارے میں کہا ہے کہ آپ نے انہیں جائز قرار دیا ہے۔ اور فرمایا: تیری بیوی تجھ سے جدا ہو چکی ہے۔ اسی طرح اسماعیل عن ایوب عن عبداللہ بن کثیر کی حدیث بھی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: حماد بن زید نے ایوب عن عکرمہ عن ابن عباس کی سند سے روایت کیا ہے کہ جب کسی نے ایک منہ (یعنی ایک دفعہ) سے کہا: ”تجھے تین طلاقیں“ تو یہ ایک طلاق واقع ہوگی اور اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب عن عکرمہ سے یہ قول بیان کیا ہے اور ابن عباس کا ذکر نہیں کیا اور اسے عکرمہ کا قول قرار دیا ہے۔

1879۔ وَصَارَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهَا حَدِيثُنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ سَبَلُوا عَنْ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا زَوْجَهَا ثَلَاثًا فَكَلَّمَهُمْ قَالُوا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْبَكْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ أَنَّهُ شَهِدَ هَذِهِ الْقِصَّةَ حِينَ جَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ إِيَّاسٍ بِنِ الْبَكْرِ إِلَى ابْنِ الرَّبِيعِ وَعَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو فَسَأَلَهُمَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا أَذْهَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَإِنِ تَرَكَتَهُمَا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ثُمَّ سَأَلَ هَذَا الْخَبَرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ هُوَ أَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ تَبِينٌ مِنْ زَوْجِهَا مَدْخُولًا بِهَا وَغَيْرَ مَدْخُولٍ بِهَا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهَا هَذَا مِثْلُ خَبَرِ الصَّرْفِ قَالَ فِيهِ ثُمَّ إِنَّهُ رَجَعَ عَنْهُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت محمد بن ایاس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم سے باکرہ عورت کے بارے سوال کیا گیا جسے اس کا خاوند تین طلاقیں دیتا ہے۔ تو ان تمام نے کہا: وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کر لے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ مالک نے یحییٰ بن سعید عن بکیر بن الاشج عن معاویہ بن ابی عیاش کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہ اس واقعہ کے وقت حاضر تھے جب کہ محمد بن ایاس بن بکیر، ابن زبیر اور عاصم بن عمر کے پاس آیا اور اس بارے میں ان دونوں سے پوچھا۔ تو ان دونوں نے اسے کہا: حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کے پاس جاؤ۔ میں ان دونوں کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس چھوڑ آیا ہوں۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔

ابوداؤد نے کہا ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول یہ ہے کہ تین طلاقوں کے سبب عورت اپنے خاوند سے جدا ہو جاتی ہے، چاہے وہ مدخول بہا ہو یا غیر مدخول بہا۔ وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ اس کے سوا دوسرے خاوند سے نکاح کر لے۔ یہ صرف کی خبر کے مثل ہے۔ انہوں نے اس میں کہا ہے: پھر آپ نے اس سے رجوع کر لیا۔ یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

1۔ قال ابوداؤد وقول عباس تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

1880 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعْتَمِرِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَبُو الصَّهْبَاءِ كَانَ كَثِيرَ السُّؤَالِ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَعَلَهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلَى كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَعَلَهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدِ تَتَابَعُوا فِيهَا قَالَ أَجِيزُوهُنَّ عَلَيْهِمْ

حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ ایک آدمی جسے ابو الصہباء کہا جاتا تھا، وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بہت زیادہ سوال کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے کہا: کیا آپ جانتے نہیں ہیں کہ کوئی آدمی جب اپنی بیوی کو دخول سے قبل تین طلاقیں دے دیتا تو وہ اسے ایک شمار کرتے تھے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ابتدائی دور میں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیوں نہیں۔ کوئی آدمی جب اپنی بیوی کو قبل از دخول تین طلاقیں دیتا تو وہ اسے ایک شمار کرتے تھے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں۔ لیکن جب آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ لگا تار کثرت سے طلاقیں دینے لگے ہیں تو حضرت عمر نے فرمایا: تم ان کے خلاف تینوں طلاقوں پر نافذ کر دو۔

1881 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُ أَنَّكَ كَانَتْ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ

حضرت ابن طاؤس نے اپنے باپ سے خبر دی ہے کہ ابو الصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں (تین کو) تین شمار کیا جانے لگا ہے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں۔

فائدہ: ابو الصہباء کی روایت سند و متن کے اعتبار سے محل نظر ہے اور اس معنی میں قابل حجت نہیں کہ تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جائے۔ تفصیل کے لیے شروح کی طرف رجوع کیا جائے۔ یہاں صرف اتنا کافی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے قطعاً یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے ایسا حکم نافذ کیا جو رسول اللہ ﷺ کے حکم صریح کے خلاف تھا اور نہ ہی صحابہ کرام سے ایسے حکم کی تائید کرنے کا سوچا جاسکتا ہے۔ کیونکہ باطل پر اجماع ممکن نہیں۔ تو جب صورت حال اس طرح ہے تو یقیناً حق یہی ہے کہ جب کوئی اپنی عورت کو تین طلاقیں دے، چاہے اکٹھی یا متفرق الفاظ سے، وہ تینوں واقع ہو جائیں گی۔ (بذل الجہود ص ۱۰۳ ص ۱۰)

بَابُ فِيمَا عَنِ بِهِ الطَّلَاقُ وَالنِّيَّاتُ

وہ الفاظ جن سے طلاق مراد لی جاتی ہے اور نیتوں کا بیان

1882 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الثَّمَلِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصِ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرَأٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأًا يَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

حضرت علقمہ بن وقاص لثی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے۔ ہر آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی (یعنی جس نیت اور ارادہ سے اس کا عمل ہوگا ویسا ہی اس کا انجام ہوگا)۔ پس جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرّم ﷺ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی طرف ہی ہے (وہ اس کا اجر و ثواب پالے گا) اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہے کہ وہ اسے پالے گا یا کسی عورت کے لیے ہے کہ وہ اس سے شادی کر لے گا تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی (یعنی رب کریم کی بارگاہ میں اس کے لیے اجر و ثواب نہیں)۔

1883 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدًا كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكِ فَسَأَلْتُهُ فِي تَبُوكَ قَالَ حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَرِلَ امْرَأَتَكَ قَالَ فَقُلْتُ أَلَطِقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ اَعْتَرِلْهَا فَلَا تَقْرَبْنَهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِّي بِأَهْلِكَ فَكُونِ عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ لِي هَذَا الْأَمْرَ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے مجھے خبر دی ہے کہ حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہما حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے ان کے قائد تھے جب کہ آپ نابینا تھے۔ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، انہوں نے غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کے بارے میں اپنا قصہ بیان کیا۔ اس دوران فرمایا: یہاں تک کہ جب پچاس میں سے چالیس دن گزر گئے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ کا قاصد آتا ہے اور اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم ارشاد فرما رہے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے علیحدہ ہو جاؤ۔ تو میں نے کہا: کیا میں اسے طلاق دے دوں یا میں اس کے ساتھ کیا کروں؟ اس نے جواب دیا: نہیں، بلکہ اس سے علیحدگی اختیار کیجئے اور اس کے قریب نہ جائیے۔ تو میں نے اپنی بیوی کو کہا۔ تو اپنے گھروالوں کے پاس چلی جا اور انہیں کے پاس رہ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ کے بارے میں کوئی فیصلہ فرمادے۔

فائدہ: اس روایت میں الحقی باہلک الفاظ کنایہ میں سے ہے جن سے طلاق کی نیت کی جاسکتی ہے۔ لیکن یہاں

طلاق کی نیت نہ ہونے کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ معلوم ہوا الفاظ کنایہ کے ساتھ طلاق واقع ہونے کے لیے نیت طلاق کا ہونا ضروری ہے۔

بَابُ فِي الْخِيَارِ (خيار کا بیان)

1884 - حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا خَيْرْنَا فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ شَيْئًا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار عطا فرمایا (کہ چاہیں تو آپ کے ساتھ رہیں یا آپ سے علیحدگی اختیار کر لیں) تو ہم نے آپ ﷺ کو ہی اختیار کر لیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے کچھ بھی شمار نہ کیا (یعنی اسے طلاق وغیرہ شمار نہ کیا۔ معلوم ہوا کہ جب مرد عورت کو طلاق وغیرہ کا اختیار دے اور وہ عورت مرد کو ہی اختیار کر لے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔)

بَابُ فِي أَمْرِكِ بِيَدِكَ (أمرک بیدک کا بیان)

1885 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ يَقُولُ الْحَسَنُ فِي أَمْرِكِ بِيَدِكَ قَالَ لَا إِلَّا شَيْئًا حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ كَثِيرِ مَوْلَى ابْنِ سُرَّةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَيُّوبُ فَقَدِمَ عَلَيْنَا كَثِيرٌ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَا حَدَّثْتُ بِهَذَا قَطُّ فَذَكَرْتَهُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُ نَسِيَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ فِي أَمْرِكِ بِيَدِكَ قَالَ ثَلَاثٌ

حضرت حماد بن زید نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایوب کو کہا: کیا تم کسی کو جانتے ہو جس نے أمرک بیدک (تیرا معاملہ تیرے ہاتھ) کے بارے میں حسن سے کوئی قول نقل کیا ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ مگر اتنی شے کہ قتادہ نے کثیر مولى ابن سمرہ سے، انہوں نے ابوسلمہ سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ایوب نے بیان کیا ہے: پھر کثیر ہمارے پاس آئے تو میں نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے اس کے بارے میں بھی کچھ بیان نہیں کیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے کیا۔ تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں، البتہ وہ بھول گئے ہیں۔

مسلم بن ابراہیم اور ہشام نے حضرت قتادہ سے اور انہوں نے حضرت حسن سے امرک بیدک کے بارے میں بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: تین طلاقیں (اس سے واقع ہوتی ہیں)۔

بَابُ فِي الْبَيْتَةِ (طلاق البتہ کا بیان)

1886 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَأَبِرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ أَبُو ثَوْرٍ، ابْنِي آخِرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ

السَّافِعِيُّ حَدَّثَنِي عَنِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَافِعٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ السَّائِبِ عَنِ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ
يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَيْتَةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِذَلِكَ
وَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا
وَاحِدَةً فَزَدَهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّلَاثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَوْلُهُ
لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ وَآخِرُهُ لَفْظُ ابْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِدْرِيسَ حَدَّثَنِي عَنِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ السَّائِبِ عَنِ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ عَنِ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ

حضرت نافع بن عجم بن عبد یزید بن رکانہ سے روایت ہے کہ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاق البتہ دی اور
اس کے بارے حضور نبی کریم ﷺ کو خبر دی اور عرض کی: قسم بخدا! میں نے صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: قسم بخدا! تو نے صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا۔ پھر رکانہ نے کہا: قسم بخدا! میں نے صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا۔ تو
رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو اس کی طرف واپس لوٹا دیا۔ پھر اس نے اسے دوسری طلاق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ
(خلافت) اور تیسری طلاق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ (خلافت) میں دی۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس کا پہلا حصہ
ابراہیم کے الفاظ ہیں اور اس کا آخری حصہ ابن سرح کے الفاظ ہیں۔ محمد بن یونس نسائی نے ہمیں بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن زبیر
نے انہیں محمد بن ادريس سے بیان کیا کہ مجھے میرے چچا محمد بن علی نے ابن سائب عن نافع بن عجم عن رکانہ بن عبد یزید عن
النبي ﷺ سے یہ حدیث مجھے بیان کی ہے۔

1887 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ
يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنِ أَبِيهِ عَنِ جَدِّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَيْتَةَ فَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً
قَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ هُوَ عَلَى مَا أَرَدْتُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ
ثَلَاثًا لِأَنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتِهِ وَهُمْ أَعْلَمُ بِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ رَوَاهُ عَنْ بَعْضِ بَنِي أَبِي رَافِعٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
حضرت عبد اللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی
کو طلاق البتہ دی۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے کیا ارادہ کیا تھا؟ جو اب عرض کیا: ایک
طلاق کا۔ آپ نے فرمایا: قسم بخدا! عرض کی: قسم بخدا! تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہی پڑی ہے جس کا تو نے ارادہ کیا ہے (یعنی
صرف ایک طلاق پڑی ہے) ابوداؤد نے کہا ہے: یہ ابن جریج کی اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے کہ رکانہ نے اپنی بیوی کو تین
طلاقیں دیں۔ کیونکہ یہ ان کے گھر کے افراد ہیں اور وہ اس کے بارے زیادہ جانتے ہیں اور ابن جریج کی حدیث کو بعض بنی ابی
رافع نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

بَابُ فِي الْوَسْوَسَةِ بِالطَّلَاقِ (طلاق کے بارے دل میں خیال آنے کا بیان)

1888 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُهَيْرَةَ بِنِ أُوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لَأُمَّتِي عَنَّا لَمْ تَتَّكَمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ وَبِمَا حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ایسے امور سے درگزر فرمایا ہے جس کے بارے کلام نہ کیا یا جن کے مطابق عمل نہ کیا اور ایسے امور سے جن کے بارے اس کے دل میں خیال پیدا ہوا (یعنی جب تک کوئی کسی کے بارے گفتگو نہیں کرتا یا اسے عملی جامہ نہیں پہناتا یا فقط اس کے دل میں تصورات سے کھلتے ہیں تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ نتیجہ فقط خیال سے طلاق بھی واقع نہیں ہوگی۔)

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِمَرْأَتِهِ يَا أُخْتِي (اس کا بیان جو اپنی بیوی کو اے بہن کہہ کر پکارتا ہے)

1889 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَاضِرٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَخَالِدُ الطَّلْحَانُ الْمَعْنَى

كُلُّهُمْ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي تَيْبَةَ الْهَجْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِمَرْأَتِهِ يَا أُخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُخْتُكَ هِيَ فِكْرَةٌ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْهُ

حضرت ابو تمیمہ جعفی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو کہا: اے بہن! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (کیا) وہ تیری بہن ہے؟ آپ ﷺ نے اسے سخت ناپسند کیا (اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا) اور اس سے منع فرمایا۔

1890 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَرْزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ عَنْ خَالِدِ

الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي تَيْبَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ لِمَرْأَتِهِ يَا أُخْتِي فَتَهَاكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي تَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي تَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابو تمیمہ نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو سنا، وہ اپنی بیوی کو کہہ رہا ہے: اے بہن! تو آپ ﷺ نے اسے منع فرمادیا۔

ابو داؤد نے کہا ہے: اسے عبد العزیز بن مختار نے خالد بن ابی عثمان عن ابی تمیمہ عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے اور اسے شعبہ نے خالد بن رجل عن ابی تمیمہ عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے۔

1891 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

أَنَّ إِبْرَاهِيمَ ﷺ لَمْ يَكْذِبْ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثًا ثِنْتَانِ فِي ذَاتِ اللَّهِ تَعَالَى قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَبَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ فِي أَرْضِ جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ إِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَأَبَى الْجَبَّارُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ نَزَلَ هَاهُنَا رَجُلٌ مَعَهُ امْرَأَةٌ هِيَ أَحْسَنُ النَّاسِ قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ إِنَّهَا أُخْتِي فَلَمَّا رَجَعْنَا إِلَيْهَا قَالَ إِنَّ هَذَا سَأَلَنِي عَنْكَ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّكَ

أُخِيتِي وَإِنَّهُ لَيْسَ الْيَوْمَ مُسْلِمٌ غَيْرِي وَغَيْرِكَ وَإِنَّكَ أُخِيتِي نِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَا تُكْذِبِينِي عِنْدَهُ وَسَأَقِي الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْخَبْرَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوائے تین کے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ ان میں سے دو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے تھے۔ ایک ان کا یہ قول ہے: إِنِّي سَقِيمٌ، میں بیمار ہوں۔ (آپ کی قوم آپ کو اپنے مذہبی تہوار میں لے جانا چاہتی تھی تو آپ نے نہ جانے کا عذر کرتے ہوئے فرمایا: میری طبیعت ناساز ہے۔) اور دوسرا یہ قول ہے بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا کہ یہ تو ان کے بڑے کا عمل ہے (قوم کے میلے پر چلے جانے کے بعد آپ بت خانہ تشریف لے گئے اور کلبھاڑے سے ان کے بتوں کو توڑ ڈالا اور کلبھاڑا بڑے کے کندھے پر رکھ دیا۔ جب قوم نے واپس آ کر آپ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ اس بڑے کا عمل ہے جس کے کندھے پر کلبھاڑا ہے۔) اور تیسرا یہ کہ آپ ظالم اور جابر حکمرانوں میں سے ایک ظالم حکمران کے علاقے میں چل رہے تھے۔ آپ ایک جگہ اترے تو اس جابر حاکم کو خبر دی گئی اور اسے کہا گیا: وہاں ایک آدمی اترتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک عورت ہے جو تمام لوگوں سے بڑھ کر حسین و جمیل ہے۔ چنانچہ اس نے آپ کو اپنے پاس بلا بھیجا اور اس عورت کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا: وہ میری بہن ہے۔ پس جب آپ اس کی طرف لوٹ کر گئے تو فرمایا: اس (حاکم) نے مجھ سے تیرے بارے میں پوچھا ہے تو میں نے اسے خبر دی ہے کہ تو میری بہن ہے۔ بلاشبہ اس وقت میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان نہیں اور کتاب اللہ کے حکم کے مطابق تو میری دینی بہن ہے۔ لہذا تو اس کے پاس میری تکذیب نہ کرنا۔ (اس وقت حضرت سارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تھیں اور وہ بادشاہ شوہر والی عورت سے ہی تعرض کرتا تھا، اس لیے اس کے شر سے بچنے کے لیے آپ نے فرمایا: یہ میری بہن ہے) آگے حدیث بیان کی۔ ابو داؤد نے کہا: یہ خبر اس سند سے بھی مروی ہے: شعيب بن ابی حمزة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة عن النبي ﷺ۔

بَابُ فِي الظَّهَارِ (ظہار کا بیان)

1892 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ ابْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ الْبَيَاضِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي فَلَمَّا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ خِفْتُ أَنْ أُصِيبَ مِنْ امْرَأَتِي شَيْئًا يَتَابَعُنِي حَتَّى أَصْبِحَ فَظَاهَرْتُ مِنْهَا حَتَّى يَنْسِدَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَبَيْنَا هِيَ تَخْدُمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَلَمْ أَكْبَهُ أَنْ تَرَوْثَ عَلَيَّهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ خَرَجْتُ إِلَى قَوْمِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الْخَبْرَ وَقُلْتُ امْشُوا مَعِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا لَا وَاللَّهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَنْتَ بِذَلِكَ يَا سَلَمَةُ قُلْتُ أَنَا بِذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ وَأَنَا صَابِرَةٌ لِأَمْرِ اللَّهِ فَأَحْكُمُ لِي مَا أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ حَرِّزُ رَقَبَةَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَمْلِكُ رَقَبَةَ غَيْرَهَا وَضَرَبْتُ مَصْفَعَةَ رَقَبَتِي قَالَ فَصُمَّ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ وَهَلْ

أَصَبْتُ الَّذِي أَصَبْتُ إِلَّا مِنَ الصِّيَامِ قَالَ فَأَطِعْمْ وَسُقِّمْ مِنْ تَشْرِبَيْنِ سِتِّينَ مَسْكِينًا قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بَيْتْنَا وَحُسَيْنٍ مَا لَنَا طَعَامٌ قَالَ فَاذْهَبِي إِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ فَأَطِعْمْ سِتِّينَ مَسْكِينًا وَسُقِّمْ مِنْ تَمْرٍ وَكُلْ أَنْتَ وَعِيَالُكَ بِقِيَّتِهَا فَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمْ الضِّيقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ السَّعَةَ وَحُسْنَ الرَّأْيِ وَقَدْ أَمَرَنِي أَوْ أَمَرَنِي بِصَدَقَتِكُمْ زَادَ ابْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ بَيَاضَةٌ بَطْنُ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ

حضرت ابن العلاء بیاضی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں عورتوں سے اتنی زیادہ مقاربت رکھتا تھا جتنا میرے سوا کوئی نہ رکھتا تھا (یعنی غلبہ شہوت کے سبب میں کثیر الجماع تھا)۔ پس جب رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو مجھے خوف لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو میں اپنی بیوی سے ایسا مشغول ہوں کہ اس سے جدا نہ ہو سکوں یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔ تو میں نے اس سے رمضان المبارک کا مہینہ گزرنے تک ظہار کر لیا (ظہار سے مراد اپنی بیوی کو اپنی ماں یا کسی محرم عورت کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے یہ کہنا ہے: انت علی کظہرامی تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہے)۔ پس اس دوران وہ ایک رات میری خدمت کر رہی تھی کہ اچانک اس کے بدن کا کوئی حصہ کھل گیا۔ تو میں صبر نہ کر سکا اور اس کے ساتھ مجامعت شروع کر دی۔ پس جب صبح ہوئی تو میں اپنی قوم کی طرف نکلا اور میں نے انہیں حقیقت حال سے آگاہ کیا اور یہ کہا کہ میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو۔ تو انہوں نے کہا: قسم بخدا! نہیں۔ چنانچہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس چلا گیا اور اپنی صورت حال آپ کی بارگاہ میں عرض کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ! کیا تو نے اس طرح کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اس طرح کیا ہے۔ دو مرتبہ آپ نے پوچھا اور میں نے جواب دیا: اور میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کرنے والا ہوں (یعنی اسے قبول کرنے کے لیے تیار ہوں) سو آپ میرے بارے میں وہ فیصلہ فرمائیے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا ہے۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ایک غلام آزاد کر۔ میں نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں اس کے سوا کسی گردن کا مالک نہیں ہوں اور میں نے اپنی ہتھیلی اپنی گردن پر ماری۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر مسلسل دو ماہ روزے رکھ لے۔ عرض کی: کیا میں اس حالت تک روزوں کے سبب ہی نہیں پہنچا ہوں (یعنی اتنے روزے رکھنا میرے بس کی بات نہیں) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ صاع کھجوریں کھلا دے۔ میں نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! ہم رات کو خالی پیٹ (بھوکے) رہے، ہمارے پاس کھانا نہ تھا۔ تو آپ نے فرمایا: تو بنی زریق کے صدقہ دینے والے کی طرف چلا جا۔ پس وہ صدقہ تجھے دے گا اور تو ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ صاع کھجوریں کھلا دے اور بقیہ تو اور تیرے گھر والے کھالیں۔ چنانچہ میں اپنی قوم کی طرف لوٹ کر گیا اور کہا: میں نے تمہارے پاس تنگی اور بری رائے کو پایا اور میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس وسعت اور حسن رائے کو پایا۔ آپ ﷺ نے مجھے یا میرے لیے تمہارے صدقہ کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ ابن العلاء نے یہ زیادہ کیا ہے کہ ابن ادریس نے کہا: بیاضہ بنی زریق کی شاخ ہے۔

1893 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبَرِ بْنِ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ خُوَيْلَةَ بِنْتِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَتْ ظَاهَرَتْنِي زَوْجِي
أَوْسُ بْنُ الصَّامِتِ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَشْكُو إِلَيْهِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَادِلُنِي فِيهِ وَيَقُولُ اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّهُ
ابْنُ عَيْكَ فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ أَنْ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا إِلَى الْغُرْضِ فَقَالَ يُعْتِقُ رَقَبَةً
قَالَتْ لَا يَجِدُ قَالَ فَيَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَا بِهِ مِنْ صِيَامٍ قَالَ فليُطْعِمِ
سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَتْ مَا عِنْدَهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَتْ فَأَيُّ سَاعَتَيْدٍ بَعْرَقِي مِنْ تَتْرَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِّي
أَعِينُهُ بَعْرَقِي آخَرَ قَالَ قَدْ أَحْسَنْتِ إِذْ هَبِي فَأَطْعِمِي بِهَا عَنْهُ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَارْجِعِي إِلَى ابْنِ عَيْكَ قَالَ وَالْعَرَقُ
سِتُّونَ صَاعًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي هَذَا إِنَّمَا كَفَّرْتُ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْتَأْمِرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا أَخُو عِبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ (1) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
ابْنِ إِسْحَاقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَالْعَرَقُ مِثْلُ يَسَعِ ثَلَاثِينَ صَاعًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا أَصْحٌ مِنْ
حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ
يَعْنِي بِالْعَرَقِ زَنْبِيلاً يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا

حضرت خویله بنت مالک بن ثعلبہ نے بیان کیا ہے کہ میرے خاوند اوس بن صامت نے مجھ سے ظہار کیا۔ تو میں رسول
اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ سے شکایت کرنے لگی اور رسول اللہ ﷺ اس بارے میں مجھ سے جھگڑنے لگے اور
فرمانے لگے: تو اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ کیونکہ وہ تیرے چچا کا بیٹا ہے۔ لیکن میں اپنی حالت پر برقرار رہی۔ یہاں تک کہ قرآن
کریم نازل ہو گیا: (ترجمہ) ”تحقیق سن لیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس عورت کا قول جو آپ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑا
کر رہی ہے“۔ الآیہ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک غلام آزاد کرے۔ (اس سے قبل زمانہ جاہلیت میں ظہار مستقل طلاق
اور دائمی طلاق تھی اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے فرمایا کہ تو اس پر حرام ہو چکی ہے۔ اب اسلام نے اس حکم کو تبدیل
کر دیا اور مظاہر پر کفارہ ظہار لازم کر دیا۔ اس لیے آپ نے فرمایا: تیرا خاوند ایک غلام آزاد کرے)۔ اس نے عرض کی:
(حضور!) وہ نہیں پائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مسلسل دو مہینے روزے رکھے۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ
وہ بہت بوڑھا آدمی ہے، روزے رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ پھر آپ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا
کھلائے۔ اس نے عرض کی: اس کے پاس کوئی شے نہیں ہے جسے وہ صدقہ کرے گا۔ اس نے کہا: پھر اسی وقت کھجوروں کا ایک
بورہ آپ کے پاس لایا گیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں اس کے ساتھ ایک دوسرا بورہ ملا کر اسے دوں گی۔ تو آپ
ﷺ نے فرمایا: تو نے اچھا کیا ہے۔ تو جا اور ساٹھ مسکینوں کو اس کی جانب سے یہ کھلا اور اپنے چچا کے بیٹے کی طرف لوٹ جا۔
راوی کہتا ہے: ایک عرق میں ساٹھ صاع ہوتے ہیں۔ ابو داؤد نے اس میں کہا ہے: اس عورت نے خاوند کی جانب سے اس
سے اجازت لیے بغیر کفارہ ادا کیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اس عورت کا خاوند عہاد بن صامت کا بھائی تھا۔

1۔ ایک لڑکی کا ابو داؤد و هذا اخو عہاد بن الصامت کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

حسن بن علی، عبدالعزیز بن یحییٰ ابوالاصحیح الحرانی، محمد بن سلمہ نے ابن اسحاق سے اس اسناد کے ساتھ اسی طرح بیان کیا ہے۔ مگر انہوں نے یہ کہا کہ عرق ایک پیمانہ ہے جو تیس صاع کی وسعت رکھتا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ یحییٰ بن آدم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

موسیٰ بن اسماعیل، ابان اور یحییٰ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: عرق سے مراد ایسی زنبیل ہے جو پندرہ صاع اپنے اندر لیے ہوتی ہے۔

1894۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّمْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ وَعَنْهُ بَنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَتَنِي فَأَعْطَاهُ آيَاةُ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْ خَمْسَةِ عَشَرَ صَاعًا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى أَفْقَرِ مِنِّي وَمِنْ أَهْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّهُ أَنْتَ وَأَهْلُكَ

حضرت بکیر بن الاسحیح نے حضرت سلیمان بن یسار سے اس خبر کے بارے روایت کیا ہے، فرمایا: پس رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں لائی گئیں۔ تو آپ ﷺ نے وہ اسے عطا فرمادیں اور وہ تقریباً پندرہ صاع تھیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ صدقہ کر دے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اسے دوں جو مجھ سے اور میرے گھر والوں سے بڑھ کر فقیر اور محتاج ہو (یعنی مجھ سے اور میرے اہل خانہ سے زیادہ محتاج اور ضرورت مند کوئی نہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرے گھر والے ہی اسے کھالیں۔

فائدہ: حضور نبی مکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کیے گئے اختیار کو استعمال کرتے ہوئے اسے اور اس کے اہل خانہ کو صدقہ کھانے کی اجازت عطا فرمائی اور یہ انہی کے ساتھ مختص ہے۔

1895۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَرَأْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ دَرِيرِ بْنِ الْبَصْرِ قُلْتُ لَهُ حَدَّثَكُمْ بِشَيْءٍ بَنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ عَنْ أَوْسِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ طَعَامٍ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَعَطَاءُ لَمْ يُدْرِكْ أَوْسًا وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَدْرِ قَدِيمِ الْمَوْتِ وَالْحَدِيثُ مُرْسَلٌ وَإِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ أَوْسًا (1)

حضرت عطاء نے حضرت عبادہ بن صامت کے بھائی اوس سے ہمیں یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں ساٹھ مسکینوں کو کھلانے کے لیے پندرہ صاع جو عطا فرمائے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: عطاء نے اوس سے ملاقات نہیں کی۔ کیونکہ وہ بدری صحابہ میں سے ہیں۔ وہ پہلے وفات پا چکے تھے۔ لہذا یہ حدیث مرسل ہے۔ رواۃ نے اسے اوزاعی عن عطاء ان اوسا کی سند سے بیان کیا ہے۔

1896۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ جَبِيلَةَ كَانَتْ تَحْتَ أَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ رَجُلًا بِهِ لَمَمٌ فَكَانَ إِذَا اشْتَدَّ لَمَمُهُ ظَاهَرَ مِنْ أَمْرَاتِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ كَفَّارَةً الظَّهَارِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ

1۔ ایک نسخہ میں وإنما روده عن الاوزاعی عن عطاء ان اوسا کے الفاظ نہیں ہیں۔

عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ
حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ جمیلہ، اوس بن صامت کے نکاح میں تھی۔ وہ انتہائی غصے والا آدمی تھا۔ (کنہم
سے مراد وہ غصہ ہے جو بے عقلی اور نا عاقبت اندیشی تک پہنچا دے) پس جب اس کے غصے میں شدت اور تیزی آئی تو اس نے
اپنی عورت سے ظہار کر لیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں کفارہ ظہار کی آیات نازل فرمائیں۔ (یعنی وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ
مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِنِسَائِهِمْ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَنَاسُوا الْآيَةَ)۔

ہارون بن عبد اللہ، محمد بن فضل اور حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ سے اور انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے عائشہ سے
اسی طرح بیان کیا ہے۔

1897 - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّالِقَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ
مِنْ امْرَأَتِهِ ثُمَّ وَقَعَهَا قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ رَأَيْتُ بِيَاضَ
سَاقِيهَا فِي الْقَمْرِ قَالَ فَاعْتَرَفْنَا حَتَّى تَكْفِرَ عَنْكَ

حضرت حکم بن ابان نے حضرت عکرمہ سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا پھر کفارہ ادا کرنے سے
پہلے اس سے مجامعت کی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے
فرمایا: کس شے نے تجھے اس پر ابھارا ہے جو تو نے کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے (چاند کی) چاندنی
میں اس کی پنڈلی کی سفیدی دیکھی (تو میرے جذبات بھڑک اٹھے اور میں یہ عمل کر بیٹھا) آپ ﷺ نے فرمایا: اب تو اس
سے علیحدہ رہ، یہاں تک کہ تو اپنا کفارہ ادا کر لے۔

1898 - حَدَّثَنَا الرَّعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنْ امْرَأَتِهِ
فَرَأَى بَرِيقَ سَاقِيهَا فِي الْقَمْرِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُكْفِرَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي بَرٍّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ السَّاقِ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ أَنَّ
عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ
قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَيْسَى يُحَدِّثُ بِهِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَبِرُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ بِهَذَا
الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ عَنْ عِكْرِمَةَ 2 قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَتَبَ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ
بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْبَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت حکم بن ابان نے حضرت عکرمہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی عورت سے ظہار کیا۔ پھر چاند کی
روشنی میں اس کی پنڈلی کی سفیدی کو دیکھا تو اس پر واقع ہو گیا (یعنی اس سے جماع کرنے لگا)۔ پھر حضور نبی رحمت ﷺ کے
پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اسے کفارہ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

1۔ ایک نسخہ میں حدیثنا الرعفرانی تا ان یکلمہ کے الفاظ نہیں ہیں۔
2۔ ایک نسخہ میں عن عکرمہ نہیں ہے۔

زیاد بن ایوب، اسماعیل اور حکم بن ابان نے عکرمہ سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے لیکن ساق (پنڈلی) کا ذکر نہیں کیا۔

ابو کامل نے بیان کیا ہے کہ عبدالعزیز بن مختار نے انہیں بتایا کہ ہمیں خالد نے اور اسے محدث نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث سفیان کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے محمد بن عیسیٰ کو اسے بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہمیں معتمر نے بتایا: میں نے حکم بن ابان کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے ابن عباس کا ذکر نہیں کیا بلکہ عن عکرمہ کہا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میری طرف حسین بن حریث نے لکھا ہے کہ ہمیں فضل بن موسیٰ نے معمر عن عکرمہ عن ابن عباس عن النبی ﷺ کی سند سے اسی کی مثل روایت کی خبر دی ہے۔

بَابُ فِي الْخُدَعِ (خَلَعِ كَابِيَانِ)

1899 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ أَيُّهَا امْرَأَةٌ سَأَلْتُ زَوْجَهَا طَلَاقًا غَيْرَ مَا بَأْسَ فَحَرَّاقَ عَلَيْهَا رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی عورت نے بغیر کسی حاجت اور ضرورت کے اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا، تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

1900 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ أَنَّهَا

أَخْبَرَتْهُ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلِ عِنْدَ بَابِ فِي الْغَلَسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ هَذِهِ فَقَالَتْ أَنَا حَبِيبَةُ

بِنْتُ سَهْلِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَتْ لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ لَزَوْجَهَا فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ هَذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلِ وَذَكَرْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَذْكَرُ وَقَالَتْ حَبِيبَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِي ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ خُذْ مِنْهَا فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ فِي أَهْلِهَا

حضرت حبیبہ بنت سہل انصاریہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھی۔ ایک روز رسول

اللہ ﷺ صبح سویرے اپنے کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لائے۔ تو اندھیرے میں اپنے دروازے کے پاس حبیبہ بنت سہل

کو پایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا: یہ کون ہے؟ اس نے عرض کی: میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

تیرا کیا حال ہے؟ اس نے عرض کی: میں اور میرا خاوند ثابت بن قیس ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ (اس کا سبب یہ بنا تھا کہ ثابت بن

قیس انتہائی غصے والا آدمی تھا۔ اس نے اپنی بیوی کو غصے میں آکر مارا تھا۔ لہذا اس نے آپ کی بارگاہ میں شکوہ کیا)۔ پھر جب

ثابت بن قیس حاضر ہوئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: یہ حبیبہ بنت سہل ہے جو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے اس نے ذکر کیا

ہے اور حبیبہ نے یہ بھی کہا: یا رسول اللہ! ﷺ جو کچھ اس نے مجھے (مہر وغیرہ) دیا تھا وہ میرے پاس موجود ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ثابت بن قیس کو فرمایا: تو اس سے وہ لے لے۔ پس اس نے وہ لے لیا اور وہ اپنے گھر والوں میں سکون سے بیٹھ گئی۔

1901 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو السُّدُوسِيُّ السِّدِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلِ كَانَتْ عِنْدَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ فَضَمَّ بِهَا فَكَسَمَ بَعْضَهَا فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الصُّبْحِ فَاشْتَكَتْهُ إِلَيْهِ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ ثَابِتًا فَقَالَ خُذْ بَعْضَ مَا لَهَا وَفَارِقَهَا فَقَالَ وَيَصُدُّكَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ قِيَانِي أَصَدَّقْتُهَا حَدِيثَيْنِ وَمَا يَبْدِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ خُذْهَا وَفَارِقَهَا ففَعَلَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حبیبہ بنت سہل حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی۔ تو انہوں نے اسے مارا اور اس کا کوئی عضو توڑ دیا۔ تو وہ صبح طلوع ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے اس کی شکایت کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اس کا کچھ مال لے اور اسے جدا کر دے۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا ایسا کرنا درست ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر انہوں نے عرض کی: میں نے اسے بطور مہر دو باغیچے دیئے تھے اور وہ دونوں اس کے قبضے میں موجود ہیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں لے لے اور اسے علیحدہ کر دے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کر دیا۔

1902 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبُرَّادُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عِدَّتَهَا حَيْضَةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا الْحَدِيثُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے خلع کیا، تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی عدت ایک حیض مقرر فرمائی۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو عبد الرزاق نے معمر بن عمرو بن مسلم عن عکرمہ عن النبی ﷺ کی سند سے مرسل روایت کیا ہے۔

فائدہ: احناف کے نزدیک خلع طلاق بائن ہے۔ اسی طرح حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ لہذا اگر آدمی نے اسی عورت سے دوبارہ نکاح کیا تو اسے دو طلاقوں کا اختیار حاصل ہوگا اور خلع کرنے والی عورت کی عدت بھی تین حیض ہے۔ جب کہ امام شافعی کے قول کے مطابق خلع فسخ نکاح ہے، لہذا دوبارہ نکاح کی صورت میں آدمی کو تین طلاقوں کا اختیار حاصل ہوگا اور اس کی عدت ایک حیض ہوگی۔

1903 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ عِدَّةُ الْمُخْتَلَعَةِ حَيْضَةٌ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: خلع کرنے والی عورت کی عدت ایک حیض ہے۔

بَابُ فِي الْمَبْلُوكَةِ تَعْتَقُ وَهِيَ تَحْتَ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ

ایسی لونڈی کا بیان جسے آزاد کر دیا جائے اور وہ کسی آزاد یا غلام کے نکاح میں ہو

1904 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْبَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُغِيثًا كَانَ عَبْدًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْفَعْ لِي إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا بَرِيرَةُ اتَّقِي اللَّهَ فَإِنَّهُ زَوْجُكَ وَأَبُوكَ لَدَيْكَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْمُرُنِي بِذَلِكَ قَالَ لَا إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ فَكَانَ دُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى خَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَبَّاسٍ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بِرَبِيرَةَ وَبُغْضِهَا إِيَّاهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مغیث ایک غلام تھا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرے لیے اس سے سفارش فرمائیے (کہ یہ بریرہ مجھے نہ چھوڑے)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بریرہ! تو اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ کیونکہ وہ تیرا خاوند ہے اور تیرے بچے کا باپ ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا آپ مجھے اس کے بارے حکم ارشاد فرما رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ میں تو صرف سفارش کر رہا ہوں۔ اس وقت مغیث کے آنسو اس کے رخساروں پر بہ رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور اس کی اس سے نفرت اور بغض پر تعجب نہیں ہو رہا۔

1905 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُسَمَّى مُغِيثًا فَخِيَرَهَا يَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بریرہ کا خاوند سیاہ رنگ کا غلام تھا۔ اس کا نام مغیث تھا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے بریرہ کو (اس کی آزادی کے بعد) اختیار دیا (کہ چاہے تو وہ خاوند کو رکھے اور چاہے تو اس سے علیحدہ ہو جائے۔ تو اس نے علیحدگی اختیار کر لی) اور آپ ﷺ نے اسے عدت گزارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

1906 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قِصَّةِ بَرِيرَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخِيَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخِيَرَهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کے واقعہ میں بیان کیا ہے کہ اس کا خاوند غلام تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے خیار (عتق) عطا فرمایا اور اس نے اپنے آپ کو اختیار کر لیا (اور خاوند کو چھوڑ دیا) اور اگر وہ آزاد ہوتا تو آپ اسے اختیار نہ دیتے۔

1907 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ خِيَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا اور اس کا خاوند

غلام تھا۔

بَاب مَنْ قَالَ كَانَ حُرًّا (اس کا بیان جس نے کہا: وہ آزاد تھا)

1908 - حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ حُرًّا حِينَ أُعْتِقَتْ وَأَنَّهَا خَيْرَتْ فَقَالَتْ مَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ مَعَهُ وَأَنْ لِي كَذَا وَكَذَا

حضرت اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ بریرہ کو جس وقت آزاد کیا گیا تو ان کا خاوند آزاد آدمی تھا اور اسے (بریرہ کو) اختیار دیا گیا۔ تو اس نے کہا: میں اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتی اگرچہ میرے لیے اتنا اتنا مال بھی ہو۔

بَاب حَتَّى مَتَى يَكُونُ لَهَا الْخِيَارُ (اس کا بیان کہ عورت کو کب تک اختیار رہے گا)

1909 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَعَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ أُعْتِقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثِ بْنِ لَيْلٍ أَبِي أَحْمَدَ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ لَهَا إِنَّ قَرِيبَكَ فَلَا خِيَارَ لَكَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ کو جب آزاد کیا گیا اس وقت وہ مغیث کے عقد میں تھی جو کہ آل ابی احمد کا غلام تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا اور اسے فرمایا: اگر اس (خاوند) نے تجھ سے مجامعت کر لی تو پھر تیرے لیے اختیار نہیں رہے گا۔

بَاب فِي الْمَسْلُوكِينَ يُعْتَقَانِ مَعَاهِلُ تُخَيَّرُ امْرَأَتُهُ

اس کا بیان کہ جب غلام اور اس کی کنیز بیوی اکٹھے آزاد ہوں تو کیا عورت کو اختیار حاصل ہوگا

1910 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَعْتِقَ مَسْلُوكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ قَالَ فَسَأَلَتْ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ قَالَ نَصْرٌ أَخْبَرَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے دو مملوکوں (غلام اور لونڈی) کو آزاد کریں۔ وہ غلام اس لونڈی کا خاوند تھا۔ تو آپ نے اس کے بارے حضور نبی مکرم ﷺ سے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں عورت سے پہلے مرد سے ابتداء کرنے کا حکم ارشاد فرمایا (یعنی پہلے غلام کو آزاد کرے تاکہ مرد کی عزت و شرف برقرار رہے) نصر نے کہا ہے: مجھے ابوعلی حنفی نے عبید اللہ سے اس کی خبر دی ہے۔

بَابُ إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُ الزَّوْجَيْنِ (زوجین میں سے ایک کے اسلام لانے کا بیان)

1911 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَيَّاحٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَاءَتْ امْرَأَتُهُ مُسْلِمَةً بَعْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَسْلَمَتْ مَعِيَ فَرَدَّهَا عَلَيَّ 1

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ مقدس میں ایک آدمی مسلمان ہو کر آیا۔ پھر اس کے بعد اس کی بیوی بھی مسلمان ہو کر آگئی۔ تو اس آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ اس نے میرے ساتھ اسلام قبول کیا تھا۔ پس آپ اسے میری طرف ہی لوٹا دیں۔

1912 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَيَّاحٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَسْلَمَتْ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْتُ بِإِسْلَامِهَا فَاتَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ زَوْجِهَا الْآخِرِ وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں ایک عورت اسلام لائی اور اس نے ایک دوسرے آدمی سے شادی کر لی۔ پھر اس کا (سابقہ) خاوند حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میں نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا اور یہ میرے اسلام لانے کے بارے میں آگاہ تھی (اس کے باوجود اس نے عہد دوسرے آدمی سے نکاح کیا ہے)۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو اس کے دوسرے خاوند سے علیحدہ کر لیا اور اسے پہلے خاوند کی طرف واپس لوٹا دیا۔

بَابُ إِلَى مَتَى تَرُدُّ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ إِذَا أَسْلَمَ بَعْدَهَا

اس کا بیان کہ جب آدمی بعد میں اسلام لائے تو عورت کو کب تک واپس کیا جاسکتا ہے؟

1913 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْمَعْنِيُّ كَلَّمَهُمْ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ لَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فِي حَدِيثِهِ بَعْدَ سِتِّ سِنِينَ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ سَنَتَيْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو پہلے نکاح کے ساتھ ہی (ان کے خاوند) ابوالعاص کے پاس واپس لوٹا دیا۔ اور کوئی نیا عمل (نکاح وغیرہ) نہیں کیا۔ محمد بن عمرو نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ چھ سال بعد آپ کو واپس لوٹا یا گیا اور حسن بن علی نے دو سال بعد کا ذکر کیا ہے۔

بَابُ فِي مَنْ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعٍ أَوْ أُخْتَانِ

اس شخص کا بیان جس کے پاس اسلام لانے کے وقت چار سے زائد عورتیں ہوں یا دو بہنیں ہوں
1914۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَوَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حَبِيصَةَ بِنِ
السَّرْدَلِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ مُسَدَّدُ ابْنِ عُمَيْرَةَ وَقَالَ وَهْبُ الْأَسَدِيُّ قَالَ أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي ثَمَانُ نِسْوَةٍ
فَدَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اخْتَرِ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ قَيْسُ بْنُ الْحَارِثِ مَكَانَ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هَذَا هُوَ
الصَّوَابُ يَعْنِي قَيْسُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَاضِي الْكُوفَةِ عَنْ عَيْسَى
بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حَبِيصَةَ بِنِ السَّرْدَلِ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ بِمَعْنَاهُ

حضرت وہب اسدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں جب مشرف باسلام ہوا اس وقت میرے پاس آٹھ عورتیں
تھیں۔ تو میں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے چار کو اختیار کر لے۔
(یعنی چار کو اپنے پاس رکھ کر چار کو فارغ کر دے۔)

ابوداؤد نے کہا: اسی طرح یہ حدیث احمد بن ابراہیم نے بیان کی ہے۔ ہشیم نے یہ حدیث بیان کی اور حارث بن قیس کی
جگہ قیس بن حارث ذکر کیا۔ احمد بن ابراہیم نے کہا: یہی یعنی قیس بن حارث زیادہ صحیح اور درست ہے۔
احمد بن ابراہیم اور قاضی کوفہ بکر بن عبد الرحمن نے عیسیٰ بن مختار عن ابن ابی لیلیٰ عن حمیضہ بن شمر دل عن قیس بن حارث کی
سند سے اسی کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

1915۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنِ الضُّحَّاكِ بْنِ قَبِيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي
أُخْتَانِ قَالَ طَلَّقْ أَيْتَهُمَا شِئْتَ

حضرت ضحاک بن فیروز نے اپنے باپ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے اسلام
قبول کیا ہے اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے جسے چاہے ایک کو طلاق دے دے۔

بَابُ إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُ الْأَبْوَانِ مَعَ مَنْ يَكُونُ الْوَلَدُ

اس کا بیان کہ جب والدین میں سے ایک اسلام قبول کر لے تو بچہ کس کے ساتھ ہوگا؟

1916۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي رَافِعِ
بْنِ سِنَانٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتْ أَمْرَأَتَهُ أَنْ تُسَلِّمَ فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ ابْنَتِي وَهِيَ فَطِيمَةُ أَوْ شَبَهُهُ وَقَالَ رَافِعٌ
ابْنَتِي قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اقْعُدْ نَاحِيَةَ وَقَالَ لَهَا اقْعُدِي نَاحِيَةَ قَالَ وَأَقْعُدِ السَّبِيَةَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ ادْعُوَاهَا

قَالَتْ الصَّبِيَّةُ إِلَى أُمِّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُمَّ اهْدِهَا فَمَا لَتِ الصَّبِيَّةُ 1 إِلَى أَبِيهَا فَأَخَذَهَا

حضرت عبدالحمید بن جعفر نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے باپ نے میرے دادا حضرت رافع بن سنان سے یہ خبر دی ہے کہ وہ مشرف باسلام ہوئے اور ان کی بیوی نے اسلام لانے سے انکار کر دیا۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: میری بیٹی (مجھے عطا فرمائیے) درآنحالیکہ اس کا دودھ چھڑوا دیا گیا ہے یا اس کے قریب ہے۔ اور رافع نے عرض کی: میری بیٹی (مجھے عطا فرمائیے)۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: ایک طرف تو بیٹھ جا۔ پھر فرمایا: تم دونوں اسے بلاؤ۔ پس وہ بچی اپنی ماں کی طرف جھکی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے دعا مانگی: اے اللہ! اسے ہدایت عطا فرما۔ پس وہ بچی اپنے باپ کی طرف جھک گئی۔ نتیجہ اس نے اسے اٹھالیا۔

بَابُ فِي اللَّعَانِ (لعان کا بیان)

1917 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَّ عُوَيْرَ بْنَ أَشَقْرَةَ الْعَجَلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَتْلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلِّ يَا عَاصِمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَبَّحَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْرٌ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْرٌ وَاللَّهِ لَا أَتَمِّهِ حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ وَسَطُ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَتْلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَنْزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فُرْآنٌ فَاذْهَبِ فَاتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَّعْنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَقْتُهَا عُوَيْرٌ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَكَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةُ الْمُتَلَاعِنِينَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَمْسِكِ الْمَرْأَةَ عِنْدَكَ حَتَّى تَلِدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ حَضَرْتُ لِعَانَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَتْ حَامِلًا فَكَانَ الْوَلَدُ يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی نے انہیں بتایا کہ حضرت عویر بن اشقر عجلانی حضرت عاصم بن عدی کے پاس آیا اور ان سے کہا: اے عاصم! تمہارا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو اپنی عورت کے پاس کسی

مرد کو پائے، کیا وہ اسے قتل کر دے کہ پھر تم لوگ اسے قتل کر دو یا پھر وہ کیا کرے؟ اے عاصم! اس بارے میں میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے پوچھو۔ چنانچہ عاصم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: تو رسول اللہ ﷺ نے اس سوال کو انتہائی ناپسند کیا اور اسے بہت معیوب قرار دیا۔ حتیٰ کہ عاصم نے جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا وہ ان پر انتہائی گراں گزرا۔ پھر جب عاصم اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹ کر آئے تو عمو میر بھی ان کے پاس آیا اور کہا: اے عاصم! رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کیا فرمایا ہے؟ تو عاصم نے جواب دیا: تو کبھی میرے لیے بھلائی اور خیر نہیں لایا۔ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے اس مسئلہ کو انتہائی ناپسند کیا جس کے بارے میں آپ سے پوچھا۔ تو پھر عمو میر نے کہا: قسم بخدا! میں باز نہیں رہوں گا یہاں تک کہ میں اس بارے میں آپ سے پوچھ لوں۔ چنانچہ عمو میر رسول اللہ ﷺ کے پاس آ پہنچا۔ آپ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی اس آدمی کے بارے کیا رائے ہے جو اپنی عورت کے ساتھ کسی اجنبی آدمی کو پائے۔ کیا وہ اسے قتل کر دے کہ پھر تم اسے قتل کر دو۔ یا پھر وہ کیا کرے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے بارے میں اور تیری بیوی کے بارے میں قرآن کریم نازل ہو چکا ہے۔ تو جا اور اپنی بیوی کو لے آ۔ سہل نے کہا: پس ان دونوں نے لعان کیا اور میں بھی لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا۔ پس جب وہ دونوں فارغ ہوئے تو عمو میر نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے اگر میں اسے اپنے پاس روک لوں۔ پھر عمو میر نے حضور نبی مکرم ﷺ کے حکم سے قبل ہی اسے تین طلاقیں دے دیں۔

ابن شہاب نے کہا: پھر یہی لعان کرنے والوں کا طریقہ ہو گیا۔

عبدالعزیز بن یحییٰ، محمد ابن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے بیان کیا ہے کہ عباس بن سہل نے اپنے باپ سے مجھے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عاصم بن عدی کو فرمایا: اپنی عورت کو اپنے پاس روک لے یہاں تک کہ وہ بچے کو جنم دے لے۔ احمد بن صالح، ابن وہب نے ہمیں بتایا ہے کہ یونس نے ابن شہاب عن سہل بن سعد الساعدی سے مجھے خبر دی ہے کہ اس نے بتایا: میں ان دونوں کے لعان کے وقت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ اس وقت میں پندرہ برس کا تھا۔ آگے حدیث بیان کی اور اس میں کہا: پھر وہ حاملہ نکلی۔ تو بچے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کر کے پکارا جاتا تھا۔

1918 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي خَبَرِ الْمُتَلَاعِنِينَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْصُرْ وَهَذَا قَائِلٌ جَاءَتْ بِهِ أَدْعَى الْعَيْنَيْنِ عَظِيمِ الْأَكْيَتَيْنِ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْسَبَرَ كَأَنَّهُ وَحَرٌّ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا قَالَ فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الثُّغْتِ الْمَكْرُوهَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدَّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَكَانَ يُدْعَى يَعْنِي الْوَلَدَ لِأُمِّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفَهْرِيِّ وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْفَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ مَا صَنِعَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سُنَّةً قَالَ سَهْلٌ حَضَرْتُ هَذَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَفْتُ السُّنَّةَ بَعْدِي الْمُتَلَاعِنِينَ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا

حضرت سہل بن سعد نے لعان کرنے والوں کی خبر میں کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے دیکھو اگر وہ سیاہ آنکھوں والا اور بڑے کولہوں والا بچہ جنے، تو میں مرد کو سچا گمان کروں گا۔ اور اگر وہ سرخ رنگ والا بچہ جنے، گویا کہ وہ گرگٹ ہے تو میں مرد کو جھوٹا خیال کروں گا۔ راوی کہتا ہے: پھر اس عورت نے مکروہ اور ناپسندیدہ صفت پر بچہ جننا۔

محمود بن خالد دمشقی، فریابی نے اوزاعی عن الزہری عن سہل بن سعد الساعدی کی سند سے یہی روایت بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ اس بچہ کو ماں کی نسبت سے پکارا جاتا تھا۔

احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب نے عیاض بن عبد اللہ فہری وغیرہ سے اور انہوں نے ابن شہاب سے اور انہوں نے سہل بن سعد سے اس روایت میں بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: پس اس (عویمر) نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اسے تین طلاقیں دیں اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں نافذ کر دیا اور جو عمل رسول اللہ ﷺ کے پاس کیا جائے وہ سنت ہے۔

سہل نے بیان کیا: میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ پس اس کے بعد لعان کرنے والوں کے لیے یہی طریقہ قائم ہو گیا کہ ان کے درمیان تفریق کر دی جائے۔ پھر وہ کبھی جمع نہ ہو سکیں گے۔

1919 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَوَهْبُ بْنُ بَيَّانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرَّاحِ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ فَفَرَّقَى بَيْنَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَلَاعَنَّا وَتَمَّ حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّهُ شَهِدَ النَّبِيُّ ﷺ لَمْ يُتَابِعْ ابْنُ عِيْنَةَ أَحَدًا عَلَى أَنَّهُ فَرَّقَى بَيْنَ الْمُتَلَاعِنِينَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَكَانَ حَبْلُهَا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتْ السُّنَّةُ فِي الْمِيْرَاتِ أَنْ يَرْتَبَهَا وَتَرْتٌ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا

حضرت زہری نے حضرت سہل بن سعد سے بیان کیا ہے کہ حضرت مسدد نے کہا: سہل نے یہ بیان کیا ہے کہ میں لعان کرنے والوں کے لعان کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ اس وقت میری عمر پندرہ برس تھی۔ پس جب وہ دونوں لعان کر چکے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان تفریق کر دی۔ مسدد کی حدیث یہاں مکمل ہوئی اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کر دی۔ تو اس آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے اگر میں اسے روکے رکھوں۔ بعض نے علیہا لفظ ذکر نہیں کیا۔

ابوداؤد نے کہا ہے: کسی نے ابن عیینہ کی اس پر متابعت نہیں کی ہے کہ آپ ﷺ نے لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کر دی۔

سلیمان بن داؤد العسکی، فلیح نے زہیر سے اور انہوں نے سہل بن سعد سے اس حدیث میں بیان کیا ہے کہ وہ عورت حاملہ تھی اور اس نے اس کے حمل کا انکار کر دیا۔ چنانچہ اس کا بیٹا ماں کی نسبت سے پکارا جاتا تھا۔ پھر میراث کے بارے میں بھی یہ

نسبت قائم ہوگئی کہ وہ (بچہ) ماں کا وارث بنے گا اور ماں اس کی وارث بنے گی اتنے حصہ میں جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقرر کیا ہے۔

1920 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِذَا لَدَيْتَ جُمُعَةً فِي الْمَسْجِدِ إِذَا دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ بِهِ جَلَدَتْهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلَتْهُ فَإِنْ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ وَاللَّهِ لَأَسَأَلَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدِ اتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ بِهِ جَلَدَتْهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلَتْهُ أَوْ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ افْتَحْ وَجْعَلْ يَدْعُو فَتَزَكَّتْ آيَةُ اللَّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ هَذِهِ الْآيَةُ فَابْتُلِي بِهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَاءَهُ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَلَاَعْنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَبِينُ الصَّادِقِينَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ قَالَ فَذَهَبَتْ لِتَلْتَعِنَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ مَهْ فَأَبَتْ فَفَعَلَتْ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيئَ بِهِ أَسْوَدٌ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدٌ جَعْدًا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم جمعہ کی رات مسجد میں تھے کہ اچانک انصار کا ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے کہا: اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی اجنبی آدمی کو پائے تو اگر وہ اس کے بارے گفتگو کرے تو تم اسے (حد قذف کے) کوڑے لگاؤ یا وہ اسے قتل کرے تو تم اسے قتل کر دو اور اگر خاموش رہے تو حالت غضب پر ہی سکوت اختیار کر لے۔ قسم بخدا! میں اس کے بارے ضرور بہ ضرور رسول اللہ ﷺ سے پوچھوں گا۔ پس جب دوسرا دن آیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا: اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی اجنبی آدمی کو پائے تو اگر وہ اس کے بارے بات کرے تو تم اسے کوڑے لگاؤ یا پھر وہ اسے قتل کرے تو تم اسے (قصاصاً) قتل کر دو، یا پھر وہ خاموش رہے تو وہ حالت غضب پر ہی خاموش رہا۔ تو آپ ﷺ نے دعا مانگی: اے اللہ! صورت حال کو کھول دے (یعنی اس پر واضح حکم نازل فرما)۔ آپ دعا مانگنے لگے۔ تب آیت لعان نازل ہوئی: (ترجمہ) ”وہ لوگ جو اپنی عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس اپنے سوا کوئی گواہ نہیں ہوتا“ الٰہیہ۔ پس اس آدمی کو لوگوں کے درمیان اس ابتلاء میں ڈالا گیا۔ وہ آدمی اور اس کی بیوی دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور دونوں نے لعان کیا۔ پس آدمی نے چار مرتبہ یہ شہادت دی: قسم بخدا! وہ سچ بولنے والوں میں سے ہے۔ پھر پانچویں بار اس نے اپنے اوپر لعنت کی اگر وہ جھوٹ بولنے والوں میں سے ہو (یعنی اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر لعنت ہو) پھر عورت آئی تاکہ وہ لعان کرے۔ تو اسے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رک جا۔ (آپ نے اسے تھوڑا سا دم کایا تاکہ وہ لعان سے باز آجائے) لیکن وہ نہ مانی اور اس نے لعان کر دیا۔ جب وہ دونوں واپس مڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید یہ سیاہ گھنکھریا لے بالوں والا بچہ جنے گی۔ پھر اس نے سیاہ گھنکھریا لے بالوں والا بچہ ہی جنا۔

1921 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَةُ أَوْ حَدُّ فِي ظَهْرِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا رَجُلًا عَلَى امْرَأَتِهِ يَلْتَمِسُ الْبَيْتَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ الْبَيْتَةُ وَإِلَّا فَحَدِّي فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا 1، إِنِّي لَصَادِقٌ وَلَيُنزِلَنِي اللَّهُ فِي أَمْرِي مَا يُبْرِي بِه ظَهْرِي مِنْ الْحَدِّ فَتَزَكَّتِ وَالَّذِينَ يَزْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَقَرَأَ حَتَّى بَدَغَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَا فَقَامَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا مِنْ تَائِبٍ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ وَقَالُوا لَهَا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاتُ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَصُغْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْصِرْ وَهَذَا قَدْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ سَابِغُ الْأَكْيَتَيْنِ خَدَلَجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لَشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ حَدِيثُ ابْنِ بَسَّارٍ حَدِيثُ هِلَالِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی بیوی پر شریک بن سحما کے بارے (زنا کی) تہمت لگائی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گواہ پیش کرو، یا پھر تیری پیٹھ پر حد (قذف) لگے گی۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو دیکھے تو وہ گواہ تلاش کرنے لگے؟ تو حضور نبی کریم ﷺ اسے فرمانے لگے: گواہ لاؤ یا پھر تیری پشت پر حد لگے گی۔ تو ہلال نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا، بالیقین میں سچ بول رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ یقیناً میرے معاملے کے بارے میں کوئی حکم نازل فرمائے گا جو میری پشت کو حد سے بری کر دے گا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: وَالَّذِينَ يَزْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ۔ پس آپ نے یہ آیت پڑھی یہاں تک کہ آپ من الصادقین تک جا پہنچے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ واپس پھرے (یعنی ادھر متوجہ ہوئے) اور ان دونوں کو بلا بھیجا۔ پس وہ دونوں آئے اور ہلال بن امیہ کھڑے ہوئے اور شہادت دینے لگے اور حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہے تمہیں: اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ کیا تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے۔ پھر وہ انھی اور اس نے شہادت دی۔ پس جب پانچویں بار یہ کہنے لگی کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو اگر وہ (یعنی اس کا خاوند) سچ بولنے والوں میں سے ہے۔ تو لوگوں نے اسے کہا: بلاشبہ یہ ثابت ہو جائے گا (یعنی غضب واقع ہو جائے گا)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: تو اس نے ذرا دیر کی (یعنی جھجک گئی) اور لٹے پاؤں پیچھے ہٹی۔ یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ واپس لوٹ جائے گی (گواہی نہیں دے گی)۔ لیکن وہ بولی: میں زمانے میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی۔ چنانچہ اس نے شہادت دے دی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اسے دیکھو، اگر یہ سیاہ آنکھوں والا، ابھری ہوئی سرین والا اور موٹی پنڈلیوں والا بچہ جنے تو وہ شریک بن سحما کا ہوگا۔ چنانچہ اس نے اسی

1۔ ایک نسخہ میں نبی کا لفظ نہیں ہے۔

طرح کا بچہ جنا۔ تو پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کتاب اللہ کا حکم آنہ چکا ہوتا تو میں یقیناً اس کے ساتھ کچھ کرتا (یعنی اس پر حد زنا جاری کرتا) ابوداؤد نے کہا ہے: یہ روایت ان میں سے ہے جن کے ساتھ اہل مدینہ منفرہ ہیں۔ یعنی ابن بشار کی حدیث جو کہ ہلال کے قصہ کے بارے ہے۔

1922 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ السُّعَدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا حِينَ أَمَرَ الْمُتَلَاعِنِينَ أَنْ يَتْلَا عَنَّا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِيهِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ يَقُولُ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم ارشاد فرمایا جب کہ آپ نے لعان کرنے کا حکم دیا کہ وہ پانچویں بار کے وقت اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ لے۔ آپ فرمانے لگے: بلاشبہ یہ عذاب کو ثابت کرنے والا ہے۔

1923 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَجَاءَ مِنْ أَرْضِهِ عَشِيًّا فَوَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَرَأَى بَعَيْنَيْهِ وَسَبَّحَ بِأُذُنِهِ فَلَمْ يَهْجُ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ غَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جِئْتُ أَهْلِي عِشَاءً فَوَجَدْتُ عِنْدَهُمْ رَجُلًا فَرَأَيْتُ بَعَيْنَيْهِ وَسَبَّحْتُ بِأُذُنِهِ فَكِرِهًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا جَاءَ بِهِ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَتَرَكْتُ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَرْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شَهَادَةٌ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ الْآيَتَيْنِ كَلْتِيهِمَا فَسَرِي عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبِشْرُ يَا هِلَالُ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ فَرْجًا وَمَخْرَجًا قَالَ هِلَالُ قَدْ كُنْتُ أَرْجُو ذَلِكَ، مِنْ رَبِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُرْسِلُوا إِلَيْهَا فَجَاءَتْ فَتَلَاهَا عَلَيْهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرَهُمَا وَأَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَذَابَ الْآخِرَةِ أَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الدُّنْيَا فَقَالَ هِلَالُ وَاللَّهِ لَقَدْ صَدَّقْتُ عَلَيْهَا فَقَالَتْ قَدْ كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَعْنُوا بَيْنَهُمَا قَبِيلَ لِهَلَالٍ أَشْهَدُ فَشَهِدَ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَبِينُ الصَّادِقِينَ فَلَمَّا كَانَتْ الْخَامِسَةَ قِيلَ لَهُ يَا هِلَالُ اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ وَإِنَّ هَذِهِ الْمَوْجِبَةُ الَّتِي تُوجِبُ عَلَيْكَ الْعَذَابَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا يُعَذِّبُنِي اللَّهُ عَلَيْهَا كَمَا لَمْ يُجَلِّدْنِي عَلَيْهَا فَشَهِدَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ قِيلَ لَهَا أَشْهَدِي فَشَهِدَتْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَبِينُ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا كَانَتْ الْخَامِسَةَ قِيلَ لَهَا اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ وَإِنَّ هَذِهِ الْمَوْجِبَةُ الَّتِي تُوجِبُ عَلَيْكَ الْعَذَابَ فَتَذَكُّكَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي فَشَهِدَتْ الْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَقَضَى أَنْ لَا يُدْعَى وَلَدَهَا لِأَبٍ وَلَا تَرْمَى وَلَا يُرْمَى وَلَدَهَا وَمَنْ رَمَاهَا أَوْ رَمَى وَلَدَهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَقَضَى أَنْ لَا يَبِيتَ لَهَا عَلَيْهِ وَلَا قَوْلٌ مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا يَتَفَرَّقَانِ مِنْ غَيْرِ طَلَاقٍ وَلَا مُتَوَلَّى عَنْهَا وَقَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهٍ أَصِيهَبَ أُرِيصَحَ أَتِيهَبَ حَنْشَ السَّاقِيْنَ فَهُوَ لِهَلَالٍ وَإِنْ جَاءَتْ بِهٍ أَوْ رَمَى جَعَدًا جُمَالِيًّا خَدَلَجَ السَّاقِيْنَ سَابِغًا الْآيَتَيْنِ فَهُوَ لِلذِّي

رُمِيَتْ بِهِ فَبَجَّاثَتْ بِهِ أَوْرَاقِي جَعَدًا جَمَالِيًّا خَدَلَجَ السَّاقِيْنَ سَابِغَ الْأَكِيْتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا الْإِيْمَانُ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَمِيْرًا عَلَى مُضَرَ وَمَا يُدْعَى لِأَبِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ آئے اور یہ ان تین افراد میں سے ایک ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی (جب کہ یہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے)۔ وہ شام کے وقت اپنی زمین سے (اپنے گھر) آئے، تو اپنی اہلیہ کے پاس ایک آدمی کو پایا اور اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے (گفتگو) سنی۔ لیکن اسے ڈانٹ ڈپٹ نہ کی۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں شام کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آیا۔ تو میں نے ان کے پاس ایک آدمی کو پایا۔ میں نے اسے اپنی آنکھوں کے ساتھ دیکھا اور اپنے کانوں کے ساتھ (اس کی گفتگو کو) سنا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شکایت کو انتہائی ناپسند کیا اور اس پر سخت غصے بھی ہوئے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: وَالَّذِينَ يَزْمُونَ اٰزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ۔ پس ان میں سے ایک کی شہادت دونوں اکٹھی آئیں ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے وحی کی شدت ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے ہلال! خوش ہو جا، اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے وسعت اور نکلنے کی راہ بنا دی ہے۔ ہلال نے عرض کی: میں اپنے رب سے اسی کا امیدوار تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس عورت کو بلا سمجھو۔ چنانچہ وہ آئی تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں پر یہ آیت تلاوت فرمائی، دونوں کو نصیحت فرمائی اور انہیں آگاہ کیا کہ آخرت کا عذاب دنیا کے عذاب سے انتہائی سخت ہے۔ تو ہلال نے عرض کی: قسم بخدا! میں نے اس کے بارے میں سچ کہا ہے اور اس عورت نے عرض کی: اس نے جھوٹ بولا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے درمیان لعان کرو۔ چنانچہ ہلال کو کہا گیا تو شہادت دے۔ پس انہوں نے چار مرتبہ شہادت دی۔ قسم بخدا! وہ سچ بولنے والوں میں سے ہے۔ اور جب پانچویں بار آئی تو انہیں کہا گیا: اے ہلال! تو اللہ تعالیٰ سے ڈر، کیونکہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے کم اور آسان ہے اور بلاشبہ یہ پانچویں شہادت تجھ پر عذاب کو ثابت کر دے گی۔ تو انہوں نے عرض کی: قسم بخدا! اللہ تعالیٰ مجھے اس پر عذاب نہیں دے گا جیسا کہ اس نے اس پر مجھے کوڑے نہیں لگائے۔ چنانچہ انہوں نے پانچویں بار یہ شہادت دے دی کہ اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے۔ پھر اس عورت کو کہا گیا: تو شہادت دے۔ پس اس نے بھی چار بار شہادت دی: قسم بخدا! وہ جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔ جب پانچویں بار آئی تو اسے کہا گیا: تو اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ کیونکہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے۔ اور بلاشبہ یہ پانچویں بار ثابت کرنے والی ہے جو تجھ پر عذاب کو ثابت کر دے گی۔ پس وہ تھوڑا سا جھجکی۔ پھر اس نے کہا: قسم بخدا! میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی۔ اور پھر اس نے پانچویں بار شہادت دے دی کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو اگر وہ (اس کا خاوند) سچ بولنے والوں میں سے ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی اور فیصلہ فرما دیا کہ اس کے بچے کو باپ کی نسبت سے نہ بلا یا جائے اور نہ اس (عورت) پر زنا کی تہمت لگائی جائے اور نہ اس کے بچے پر تہمت لگائی جائے اور جس کسی نے اس پر یا اس کے بچے پر تہمت لگائی تو اس پر حد ہوگی۔ اور یہ فیصلہ بھی فرمایا کہ آدمی پر اس عورت کے لیے مکان اور خوراک (یعنی سکنی اور نفقہ) مہیا

کرنا لازم نہیں، کیونکہ یہ دونوں بغیر طلاق کے جدا ہوئے ہیں اور عورت سے خاوند فوت بھی نہیں ہوا ہے۔ مزید فرمایا: اگر یہ بھورے بالوں والا، ہلکے اور خفیف سرین والا، گردن اور کمر کے درمیان حصہ کے موٹا پے والا اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنے تو وہ ہلال کا ہوگا۔ اور اگر گندمی رنگ والا، گھنگھریا لے بالوں والا، موٹے اور مضبوط اعضاء والا، موٹی پنڈلیوں والا اور ابھرے ہوئے سرین والا بچہ جنے تو وہ اس کا ہوگا جس کے ساتھ اسے تہمت لگائی گئی ہے۔ پس اس نے گندمی رنگ والا، گھنگھریا لے بالوں والا، مضبوط اعضاء والا، موٹی پنڈلیوں والا اور ابھرے ہوئے سرین والا بچہ جننا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایمان (یعنی لعان کی شہادتیں) نہ ہوتیں تو یقیناً میں اس عورت کے ساتھ کچھ کرتا (جو دوسروں کے لیے باعث عبرت ہوتا) عکرمہ نے کہا: وہ لڑکا اس کے بعد مضر کا امیر بن گیا لیکن اسے باپ کی نسبت سے نہ پکارا جاتا تھا۔ (بعض نسخوں میں مضر کی بجائے مصر ہے کہ وہ کسی شہر کا امیر مقرر ہوا۔ واللہ اعلم)

1924 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرُو سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَنْ لَمْ يَلْمِ لِنِسْبَتِكَ مَا عَلَى اللَّهِ أَحَدٌ كَمَا كَذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي قَالَ لَا مَالٌ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهَوَيْتَ مَا اسْتَحَلَّتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَلِكَ، أَبَعْدُ لَكَ

حضرت سفیان بن عیینہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرو نے حضرت سعید بن جبیر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو لعان کرنے والوں کو فرمایا: تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ تم دونوں میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے (مرد کو فرمایا: اب) تجھے اس (عورت) پر کوئی راہ نہیں ہے (یعنی کوئی اختیار نہیں ہے)۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا مال۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا کوئی مال نہیں۔ اگر تو نے اس پر سچ بولا ہے تو وہ مال وہ ہے جس کے عوض تو نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال قرار دیا اور اگر تو نے اس پر جھوٹ بولا ہے تو پھر وہ مہر مانگنا تیرے لیے اور بعید ہے (یعنی یہ تیری شان کے لائق نہیں کہ تو اس پر دو زیادتیوں کو جمع کرے ایک اس کی عزت کے بارے قول اور دوسرا مال کا مطالبہ۔)

1925 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ قَالَ فَرَّقَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ يَرُدُّهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَيُّا فَرَّقَى بَيْنَهُمَا

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ایک آدمی نے اپنی عورت پر تہمت لگائی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بنی عجلان کے دو بھائی بہن (مراد عویمر اور اس کی بیوی ہے) کے درمیان تفریق کر دی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے۔

آپ تین بار تک اس کلمہ کو دہراتے رہے۔ لیکن ان دونوں نے انکار کیا۔ تو پھر آپ ﷺ نے ان کے درمیان تفریق کر دی۔
1926۔ حَدَّثَنَا الْقُعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
وَاسْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ مَالِكٌ
قَوْلُهُ وَالْحَقُّ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ وَقَالَ يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي حَدِيثِ اللَّعَانِ وَأَنْكَرَ حَنْلَهَا فَكَانَ
ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا (1)

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی نے
اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس نے اس کے بچے کی نفی کر دی (کہ یہ بچہ میرا نہیں)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے
درمیان تفریق کر دی اور بچے کو عورت کے ساتھ ملا دیا۔

ابو داؤد نے کہا ہے: وہ قول جس کے ساتھ مالک منفرد ہیں وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے بچے کو عورت کے ساتھ ملا دیا۔ اور
یونس نے زہری سے اور انہوں نے سہل بن سعد سے حدیث لعان میں ذکر کیا ہے کہ اس نے اس عورت کے حمل کا انکار کر دیا۔
پس اس عورت کے بیٹے کو اسی کی نسبت سے بلایا جاتا تھا۔

بَابُ إِذَا شَكَّ فِي الْوَلَدِ (اس کا بیان کہ جب بچے کے بارے میں شک ہو)

1927۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَلْفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ
ﷺ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي جَاءَتْ بِوَلَدٍ أَسْوَدَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ
قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوْزًا قَالَ فَأَنَّى تَرَاهُ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعُهُ عِرْقِي قَالَ وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ
نَزَعُهُ عِرْقِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَهُوَ حِينِيذٍ
يُعْرَضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرُهُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بنی فزارہ کا ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی:
(یا رسول اللہ! ﷺ) میری عورت نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے
عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: ان کے رنگ کیا ہیں؟ اس نے عرض کی: سرخ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ان
میں کوئی گندمی رنگ کا اونٹ بھی ہے؟ اس نے عرض کی: بلاشبہ ان میں گندمی رنگ کا اونٹ بھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ
کہاں سے دکھائی دینے لگا (یعنی وہ کہاں سے آگیا)؟ اس نے عرض کی: ممکن ہے کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو۔ تو آپ ﷺ
نے فرمایا: ممکن ہے (تیرے بچے سے بھی) کسی رگ نے (سرخ رنگ کو) کھینچ لیا ہو۔

حسن بن علی، عبدالرزاق اور معمر نے زہری سے اسی اسناد کے ساتھ اسی کی ہم معنی روایت بیان کی ہے (اس میں یہ ہے)

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

اور وہ اس وقت اس بچے کی نفی کرنے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

احمد بن صالح، ابن وہب، یونس نے ابن شہاب سے، انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے اور میں اس کا انکار کرتا ہوں۔ اور آگے مذکورہ روایت کی طرح ذکر کی۔

فائدہ: مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ صرف رنگ وغیرہ کی عدم مناسبت کی وجہ سے بچے کا انکار کرنا اور عورت پر اتنی رسوا کن تہمت عائد کرنا قطعاً درست نہیں۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْإِثْتِفَاءِ (بچے کی نفی کے بارے شدت اور سختی کا بیان)

1928 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتَلَاعِنِينَ أَيُّهَا امْرَأَةُ أَدْخِلَتْ عَلَى قَوْمٍ مِّنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَلَكِنْ يَدْخِلُهَا اللَّهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّهَا رَجُلٌ جَحَدَ وَلَدًا وَهُوَ يُنْظَرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ وَقَفَّحَهُ عَلَى رُؤْسِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس وقت لعان کرنے والوں کے بارے میں آیت نازل ہوئی کہ جس کی عورت نے اسے (یعنی بچے کو اس قوم میں داخل کیا جو اس میں سے نہیں ہے) یعنی زنا سے بچہ جن کر اس کی نسبت خاوند کی طرف کر دی تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ (کی رحمت میں) سے کوئی شے نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اسے ہرگز اپنی جنت میں داخل نہیں فرمائے گا۔ اور جس کسی مرد نے اپنے بچے کا انکار کیا حالانکہ وہ اس کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے (کہ وہ بچہ اسی کا ہے) تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دیدار سے محروم رکھے گا اور (قیامت کے دن) اگلی پچھلی تمام مخلوق کے سامنے اسے رسوا کرے گا۔

بَابُ إِدْعَاءِ وَلَدِ الزَّانَا (زنا سے پیدا ہونے والے بچے کے بارے دعویٰ کرنے کا بیان)

1929 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ سَلِيمِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزَّيَادِ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا مَسَاعَاةَ فِي الْإِسْلَامِ مِنْ سَاعِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَدْ لِحِقَ بِعَصْبَتِهِ وَمَنْ ادَّعَى وَلَدًا مِنْ غَيْرِ رِشْدَةٍ فَلَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام میں مساعاة (لونڈیوں سے بذریعہ زنا کمائی کرنا) نہیں ہے۔ اور جس کسی نے زمانہ جاہلیت میں مساعاة کی (اور زنا سے پیدا ہونے والے بچے کا نسب زانی سے ثابت کر دیا) تو وہ اپنے عصبہ (یعنی وارث مرد زانی) سے مل جائے گا (ہم اس سے کوئی تعرض نہ کریں گے۔) (لیکن اب) جس نے بغیر نکاح اور ملکیت کے بچے کا دعویٰ کیا تو نہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور نہ ہی اسے بچے کا وارث بنایا جائے گا۔

فائدہ: زمانہ جاہلیت میں یہ رواج عام تھا کہ لوگ اپنی باندیوں سے بذریعہ زنا کمائی کراتے تھے اور زنا کی ایک مخصوص اجرت رکھتے تھے اور پیدا ہونے والا بچہ زانی کی طرف منسوب ہوتا تھا اور ایسا کرنا اس معاشرہ میں معیوب نہ تھا۔ اسلام نے آ کر اس لعنت کو ختم کیا۔

1930 - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ وَهُوَ أَشْبَعُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى أَنْ كُلُّ مُسْتَلْحِقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعَى لَهُ ادْعَاةٌ وَرَثَتُهُ قَقْضَى أَنْ كُلُّ مَنْ كَانَ مِنْ أُمَّةٍ يَنبَلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِسِنِّ اسْتُلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِنْهَا قِسْمٌ قَبْلَهُ مِنَ الْبِيْرَاتِ شَيْئٌ (1) وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيْرَاتٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرُهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أُمَّةٍ لَمْ يَنبَلِكُهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرِبَهَا فَإِنَّهُ لَا يَلْحَقُ بِهِ وَلَا يَرِثُ وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ ادْعَاةٌ فَهُوَ وَلَدُ زَيْنَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أُمَّةٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ وَهُوَ وَلَدُ زِنَا لِأَهْلِ أُمَّةٍ مَنْ كَانُوا حُرَّةً أَوْ أُمَّةً وَذَلِكَ فِيهَا اسْتُلْحِقَ بِأُولِي الْإِسْلَامِ فَمَا اقْتَسِمَ مِنْ مَالٍ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فَقَدْ مَضَى

حضرت عمرو بن شعيب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ہر وہ بچہ جو زنا سے پیدا ہوا ہو اسے اس کے اس باپ سے ملایا جائے جس کی نسبت سے اسے بلا یا جاتا ہے (یعنی اس کے باپ کی موت کے بعد) اس کے ورثاء بھی اس کا دعویٰ کریں۔ تو آپ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا: کہ ہر وہ بچہ جو ایسی لونڈی سے ہو جس کا وہ اس دن مالک ہو (جس دن) اس نے اس سے مجامعت کی تو وہ بچہ اس کے ساتھ مل جائے گا جس نے اسے اپنے ساتھ ملایا اور اس کے لیے اس میراث میں سے کوئی شے نہیں ہوگی جو اس سے پہلے تقسیم کر دی گئی اور جو میراث اس نے پائی کہ ابھی تک تقسیم نہیں کی گئی تو اس کے لیے اس میں حصہ ہوگا۔ اور وہ بچہ اس کے ساتھ نہیں ملے گا جس کی نسبت کا زندگی میں وہ باپ انکار کرتا ہو جس کی نسبت سے اسے پکارا جاتا تھا (اگرچہ اس کے ورثاء اسے ملانا بھی چاہیں) اور اگر وہ بچہ ایسی لونڈی سے ہو جس کا وہ مالک نہیں تھا یا کسی آزاد عورت سے ہو جس کے ساتھ (اس بچے کے باپ نے) زنا کیا۔ تو نہ ہی وہ اس کے ساتھ ملے گا اور نہ ہی وارث بنے گا۔ اگرچہ جس کی نسبت سے اسے پکارا جاتا ہے وہ اس کا دعویٰ بھی کرے، کیونکہ وہ ولد الزنا ہے، چاہے وہ آزاد عورت سے ہو یا لونڈی سے۔

محمود بن خالد نے بیان کیا کہ میرے باپ نے محمد بن راشد سے اسی اسناد کے ساتھ حدیث بیان کی ہے اور یہ زائد ذکر کیا ہے کہ وہ ولد الزنا اپنی ماں کے گھر والوں کے ساتھ ملے گا، چاہے اس کی ماں آزاد ہو یا لونڈی ہو اور اسے اس مال میں ملایا جائے گا جو اول اسلام میں موجود ہو اور جو مال اسلام سے پہلے تقسیم کر دیا گیا، تحقیق وہ گزر گیا (یعنی اس میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا)۔

بَابُ فِي الْقَافَةِ (قیافہ شناسی کا بیان)

1931 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ السُّعْفِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مُسَدَّدٌ وَابْنُ السَّرْحِ يَوْمًا مَسْرُورًا وَقَالَ عُثْمَانُ تَعْرِفُ أَسَارِيرَ وَجْهِهِ فَقَالَ أُمِّي عَائِشَةُ أَلَمْ تَرِي أَنَّ مُجَزَّزًا النُّدْلَجِيَّ رَأَى زَيْدًا وَأَسَامَةَ قَدْ عَطِيَا رُؤُسَهُمَا بِقَطِيفَةٍ وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ أُسَامَةُ أَسْوَدًا وَكَانَ زَيْدٌ أَبْيَضَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرَ وَجْهِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَسَارِيرَ وَجْهِهِ لَمْ يَحْفَظْهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَسَارِيرَ وَجْهِهِ هُوَ تَدْلِيْسٌ مِنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ الرَّهْرِيِّ إِنَّمَا سَمِعَ الْأَسَارِيرَ مِنْ غَيْرِهِ قَالَ وَالْأَسَارِيرُ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَغَيْرِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ صَالِحٍ يَقُولُ كَانَ أُسَامَةُ أَسْوَدًا شَدِيدًا السُّوَادِ مِثْلَ الْقَارِ وَكَانَ زَيْدٌ أَبْيَضَ مِثْلَ الْقَطْرِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ مسدد اور ابن سرح نے بیان کیا: اس دن آپ ﷺ انتہائی خوش تھے۔ اور عثمان نے کہا: آپ کے چہرے کے خطوط خوشی کے سبب پچانے جا رہے تھے (یعنی چمک رہے تھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تو نہیں جانتی کہ مجز مدحی (ایک قیافہ شناس کا نام ہے) نے زید اور اسامہ (رضی اللہ عنہما) کو دیکھا ہے۔ وہ دونوں اپنے سر (اور چہرے وغیرہ کو) چادر کے ساتھ ڈھانپے ہوئے تھے اور ان کے پاؤں ظاہر تھے۔ تو اس نے کہا: بلاشبہ یہ پاؤں آپس میں ایک دوسرے کا حصہ ہیں (یعنی یہ دونوں باپ بیٹا ہیں) ابو داؤد نے کہا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا رنگ سیاہ تھا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کا رنگ سفید تھا۔ قتیبہ اور لیث نے ابن شہاب سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس میں کہا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ انتہائی مسرت کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے اور آپ کے چہرے کے خطوط چمک رہے تھے۔ ابو داؤد نے کہا کہ اساریرو وجہہ کو ابن عیینہ نے محفوظ نہیں کیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ اساریرو وجہہ یہ ابن عیینہ کی جانب سے تدلیس ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ زہری سے نہیں سنے۔ بلکہ کسی اور سے الاساریرو سنا ہے۔ اور الاساریرو لیث وغیرہ کی حدیث میں ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: میں نے احمد بن صالح کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی رنگت تارکول کی مثل انتہائی زیادہ سیاہ تھی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ روئی کی مثل سفید تھے۔

بَابُ مَنْ قَالَ بِالْقُرْعَةِ إِذَا تَنَازَعُوا فِي الْوَلَدِ

اس کا بیان کہ جب بچے کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو قرعہ ڈالا جائے

1932 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْأَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَلِيلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ اتَّوَاعَلِيًّا يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فِي وُلْدٍ وَقَدْ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَاتِي طَهْرًا وَاحِدًا فَقَالَ لِاثْنَيْنِ مِنْهُمَا طَيْبًا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَعَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِاثْنَيْنِ طَيْبًا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَعَلِيًّا فَقَالَ أَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ إِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ فَمَنْ قَرِعَ فَلَهُ الْوَلَدُ وَعَلَيْهِ لِصَاحِبِيهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ فَأَقْرَعُ بَيْنَهُمْ فَجَعَلَهُ لِيَسْنَ قَرِعَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَضْرَاسُهُ أَوْ نَوَاجِذُهُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ ﷺ کے پاس یمن سے ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کی: اہل یمن میں سے تین آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ آپ کے پاس بچے کے بارے میں جھگڑ رہے تھے۔ صورت حال یہ تھی کہ ان تمام نے ایک ہی طہر میں ایک عورت کے ساتھ مجامعت کی تھی۔ تو آپ نے ان میں سے دو کو علیحدہ کر کے کہا۔ تم دونوں بطیب خاطر بچہ اس (تیسرے) کو عطا کر دو (مگر وہ نہ مانے) اور بھڑک گئے۔ پھر آپ نے دوسرے دو کو کہا کہ دونوں بطیب خاطر بچہ اس (تیسرے) کے حوالے کر دو۔ (لیکن وہ نہ مانے) اور بھڑک گئے پھر آپ نے دو کو علیحدہ کیا اور کہا: تم دونوں برضا و رغبت بچہ اس (تیسرے) کے حوالے کر دو مگر انہوں نے بھی انکار کر دیا اور بھڑک گئے۔ تو پھر آپ نے کہا: تم تمام جھگڑا کرنے والے شرکاء ہو۔ لہذا میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کرتا ہوں۔ پس جس کا نام قرعہ اندازی میں نکلے گا بچہ اس کے لیے ہوگا اور اس پر اپنے دونوں ساتھیوں کے لیے دوثلث دیت ہوگی (یعنی لونڈی کی قیمت)۔ پھر آپ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور بچہ اسے عطا کر دیا جس کے نام قرعہ نکلا۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ اتنا ہنسے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں یا ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

1933 - حَدَّثَنَا خُشَيْبُ بْنُ أَسْرَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الشُّرَيْبِيُّ عَنْ صَالِحِ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ عَبْدِ خَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِثَلَاثَةٍ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَاتِي طَهْرًا وَاحِدًا فَسَأَلَ اثْنَيْنِ أَتَقْرَعَانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا حَتَّى سَأَلْتُهُمَا جَمِيعًا فَجَعَلَ كَلِمَاتِنَا سَأَلَ اثْنَيْنِ قَالَا لَا فَأَقْرَعُ بَيْنَهُمْ فَالْحَقَّ الْوَلَدَ بِالَّذِي صَارَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَى الدِّيَةِ قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سِبْعِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْخَلِيلِ أَوْ ابْنِ الْخَلِيلِ قَالَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ بِنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي امْرَأَةٍ وُلِدَتْ مِنْ ثَلَاثَةِ نَحْوَةٍ لَمْ يَذْكَرْ الْيَمَنَ وَلَا النَّبِيَّ ﷺ وَلَا قَوْلَهُ طَيْبًا بِالْوَلَدِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمی لائے گئے درآنحالیکہ آپ یمن میں تھے۔ ان تمام نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی طہر میں مجامعت کی تھی۔ تو آپ نے دو سے پوچھا: کیا تم دونوں اس تیسرے کے لیے بچے کا اقرار کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے ان تمام سے اسی طرح پوچھا۔ پس جب بھی آپ نے دو سے پوچھا تو انہوں نے کہا: نہیں۔ پس آپ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور بچے کو اس کے ساتھ ملا دیا جس کے نام پر قرعہ نکلا اور اس پر دیت کے دوثلث بھی ڈال دیے۔ راوی کہتے ہیں: اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ کے

پاس ہوا تو آپ ﷺ خوب ہنسے۔ یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

عبید اللہ بن معاذ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے ہمیں بتایا اور شعبہ نے سلمہ سے اور اس نے شعبی سے سنا اور انہوں نے خلیل سے یا ابن خلیل سے بیان کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کے بارے میں مقدمہ لایا گیا جس نے تین آدمیوں سے ایک بچہ جنا تھا۔ انہوں نے اس روایت میں نہ یمن کا ذکر کیا، نہ حضور نبی کریم ﷺ کا اور نہ ہی یہ قول ذکر کیا: طیباً بالولد۔

بَاب فِي وُجُوهِ النِّكَاحِ الَّتِي كَانَ يَتَّكُمُ بِهَا أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

ان وجوہ نکاح کا بیان جن کے مطابق اہل جاہلیت نکاح کرتے تھے

1934 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَثْمَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَبِيدَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بَنِي شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوَّجَ النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ فَكَانَ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَوَلِيَّتُهُ فَيُصَدِّقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحُ آخَرٍ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهَّرْتِ مِنْ طَهْرَتِهَا أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَرِزُ لَهَا زَوْجَهَا وَلَا يَسْهَأُ أَبَدًا حَتَّى يَتَّبِعِينَ حَنْلَهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَنْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِنْ أَحَبَّ وَإِلْمًا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ يُسَمَّى نِكَاحَ الْإِسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحُ آخَرَ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ دُونَ الْعَشْرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّتْ بِالنَّيَالِ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَنْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَنْتَبِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا فَتَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمْ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ وَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ فَتَسِي مَنْ أَحَبَّتْ مِنْهُمْ بِأَسْبِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدَهَا وَنِكَاحُ رَابِعٌ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِنْ جَانِبِهَا وَهِيَ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ يَكُنَّ عَلَمًا لِمَنْ أَرَادَهُنَّ فَدَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ فَوَضَعَتْ حَنْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَا لَهُمُ الْقَافَةُ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتِمَاطَةُ وَدَعَى ابْنَهُ لَا يَنْتَبِعُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا ﷺ هَدَمَ نِكَاحَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ الْيَوْمَ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں چار طرح کے نکاح ہوتے تھے۔ پس ان میں سے ایک تو لوگوں کے درمیان آج کی طرح نکاح تھا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی طرف اس کی ولیہ کے نکاح کے بارے پیغام بھیجتا تھا اور وہ اس کا مہر مقرر کرتا اور پھر اس کا نکاح کرتا تھا۔ دوسرا نکاح یہ تھا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو کہتا جب وہ اپنے حیض سے پاک ہوتی کہ تو فلاں آدمی کو بلا بھیج اور تو اس سے نطفہ حاصل کر (یعنی اس سے جماع کروا) (اس دوران) اس عورت کا خاوند اس سے علیحدہ رہتا اور اسے کبھی مس بھی نہ کرتا یہاں تک کہ اس کا حمل اس آدمی سے ظاہر ہو جاتا جس سے اس نے نطفہ لینا تھا۔ پس جب اس کا حمل ظاہر ہو جاتا تو پھر اس کا

خاوند اگر پسند کرتا تو اس سے مجامعت کرتا۔ وہ بچے کی شرافت و نجابت میں رغبت رکھنے کی خاطر اس طرح کرتے تھے (یعنی وہ اپنے خاندان میں شرافت و نجابت لانے کی خاطر اس طرح کے آدمی کو اپنے ہاں دعوت دیتے تھے یا اپنی عورت کو اس کے پاس نطفہ لینے کے لیے بھیجتے تھے) اس نکاح کو نکاح الاستبضاع کا نام دیا جاتا تھا۔ ایک اور نکاح یہ تھا کہ دس سے کم افراد کا ایک گروہ جمع ہوتا اور وہ تمام کے تمام ایک عورت کے پاس داخل ہوتے اور اس سے جماع کرتے۔ جب وہ حاملہ ہو جاتی اور پھر وضع حمل کر لیتی اور اسے اپنا حمل وضع کرنے کے بعد چند راتیں گزر جاتیں، تو وہ انہیں بلا بھیجتی اور ان میں سے کوئی آدمی بھی انکار کی قدرت نہ رکھتا، یہاں تک کہ وہ اس کے پاس جمع ہو جاتے، پھر وہ انہیں کہتی: تم اپنے معاملے کے بارے میں جانتے ہو (یعنی جو کچھ تم نے کیا اس سے تم واقف ہو) تحقیق میں نے بچہ جن دیا ہے اور اے فلاں! وہ تیرا بیٹا ہے۔ پس وہ ان میں سے جس کا نام لینا پسند کرتی، اس کا نام لے دیتی اور پھر اس کا بچہ اس کے ساتھ مل جاتا تھا (یعنی اسی کی طرف منسوب ہو جاتا تھا) اور چوتھی قسم کا نکاح یہ تھا کہ بہت سے لوگ اکٹھے ہوتے تھے اور وہ ایک عورت کے پاس داخل ہوتے تھے۔ اور جو بھی اس کے پاس آتا وہ اس سے انکار نہ کرتی تھی۔ اور وہ بغایا ہیں (یعنی طوائفیں وغیرہ) وہ اپنے دروازوں پر جھنڈے نصب کرتی تھیں اور وہی اس کے لیے نشان اور علامت ہوتے تھے اور جوان کا ارادہ کرتا وہ ان پر داخل ہو جاتا۔ پس جب حاملہ ہو جاتی اور اپنا حمل وضع کر لیتی تو وہ تمام اس کے پاس اکٹھے ہوتے اور وہ اپنے لیے قیافہ شناس بلا تے۔ پھر وہ اس کے بچے کو اس کے ساتھ ملا دیتے تھے جس کے بارے میں وہ قیافہ کے ذریعے جانتے اور وہ اسی کا بیٹا پکارا جاتا، وہ اس سے قطعاً انکار نہ کر سکتا تھا۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے حضور نبی رحمت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا تو اہل جاہلیت کے تمام نکاحوں کو ختم کر دیا، گرا دیا سوائے اہل اسلام کے نکاح کے جو کہ آج کل مروج ہے (اور یہی نکاح کی اقسام سے پہلی قسم ہے)۔

بَابُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ (بچہ صاحب فراش کا ہے، کا بیان)

1935 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُسَدَّدٌ 1، قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الرَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اِخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ابْنِ أُمِّ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدُ أَوْصَانِي أَمِي عُنْتَبَةَ إِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ أَنْ أَتُفَرِّقَ ابْنَ أُمِّ زَمْعَةَ فَأَقْبِضْهُ فَإِنَّهُ ابْنُهُ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَمِي ابْنِ أُمِّ زَمْعَةَ أَبِي وَوَلِدَ عَلِيٍّ فَرَأَى أَبِي فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَبَّهَا بَيْنَنَا بِعُنْتَبَةَ فَقَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِي عَنهُ 2، يَا سَوْدَةَ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زعمہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس زعمہ کی لونڈی کے بیٹے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ حضرت سعد نے کہا: میرے بھائی عتبہ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جب میں مکہ آؤں تو زعمہ کی لونڈی کے بیٹے کی دیکھ بھال کروں اور اس پر قبضہ کر لوں کیونکہ وہ اس کا بیٹا ہے اور عبد بن زعمہ نے کہا: میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا میرا بھائی ہے۔ یہ میرے باپ کی فراش سے پیدا ہوا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے واضح

طور پر عقبہ کے مشابہہ دیکھا اور آپ نے فرمایا: بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے (لیکن اس کے باوجود فرمایا) اے سودہ! توڑ کے سے پردہ کیا کر۔ مسدد نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اے عبد! وہ تیرا بھائی ہے۔

فائدہ: فراش سے مراد زوجہ ہے یا امة موطوءة، احناف کے نزدیک زوجہ کا فراش ہونا نفس عقد سے ثابت ہو جاتا ہے جب کہ لونڈی کے لیے تب ثابت ہوتا ہے جب آقا کی وطی سے بچہ پیدا ہو جائے اور وہ اس کا اقرار بھی کر لے کہ یہ میرا بچہ ہے۔ فراش کی تین قسمیں ہیں: قوی، متوسط اور ضعیف۔ پہلی کا اطلاق زوجہ منکوحہ پر ہے، دوسری کا مصداق ام ولد لونڈی ہے اور تیسری قسم کا اطلاق امہ منکوحہ موطوءہ پر ہوتا ہے۔

1936 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَعِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا ابْنِي عَاهَرْتُ بِأَمَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا دَعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں میرا بیٹا ہے۔ میں نے زمانہ جاہلیت میں اس کی ماں سے زنا کیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں ایسا کوئی دعویٰ نہیں ہے، دور جاہلیت کے احکام (اور رسم و رواج) ختم ہو چکے ہیں۔ (اب) بچہ صاحب فراش کے لیے ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے (یعنی زانی کے لیے سوائے رسوائی اور ذلت کے اور کچھ نہیں۔ بعض نے پتھر سے رحم کی طرف اشارہ مراد لیا ہے)۔

1937 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْسُونٍ أَبُو يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَبَاحٍ قَالَ ذُو جَنِيٍّ أَهْلِي أُمَّةٌ لَهُمْ رُومِيَّةٌ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَيِّئْتُهُ عُبَيْدَ اللَّهِ ثُمَّ طَبِنَ لَهَا غُلَامٌ لِأَهْلِ رُومٍ يُقَالُ لَهُ يُوحَنَةُ فَرَأَتْهَا بِلِسَانِهِ فَوَلَدَتْ غُلَامًا كَأَنَّهُ وَرَعَةٌ مِنَ الْوَرَغَاتِ فَقُلْتُ لَهَا مَا هَذَا فَقَالَتْ هَذَا الْيُوحَنَةُ فَرَفَعْنَا إِلَى عُثْمَانَ أَحْسَبُهُ قَالَ قَالَ فَسَأَلْتُهُمَا فَأَعْتَرَفَا فَقَالَ لَهُمَا أَتَرْضَيَانِ أَنْ أَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنْ رَضِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَأَحْسَبُهُ قَالَ فَجَلَدَهَا وَجَلَدَهَا وَكَانَا مَمْلُوكَيْنِ

حضرت رباح نے بیان کیا ہے کہ میرے گھر والوں نے میری شادی اپنی ایک رومی لونڈی سے کی تو میں نے اس کے ساتھ جماع کیا۔ پس اس نے میری مثل سیاہ رنگ کا ایک بچہ جنا۔ میں نے اس کا نام عبد اللہ رکھا۔ پھر میں نے اس کے ساتھ جماعت کی۔ تو اس نے میری طرح ایک سیاہ رنگ کا بچہ جنا اور میں نے اس کا نام عبید اللہ رکھا۔ پھر میرے گھر والوں کا ایک رومی غلام بھی تھا جس کا نام یوحنہ تھا۔ وہ اس کی نیت کو سمجھ گیا (یا اس نے اسے خراب کیا اور پھسلا لیا) اور اپنی زبان میں اس سے اشاراتی گفتگو کی۔ پھر اس نے ایک بچہ جنا گویا کہ وہ گرگٹوں میں سے ایک گرگٹ تھا (یعنی وہ رومیوں کی طرح سرخ رنگ

کا تھا) تو میں نے اسے کہا: یہ کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: یہ یوحنا کا ہے۔ پس ہم نے یہ مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا۔ (میں یہ گمان کرتا ہوں کہ مہدی نے کہا: قال فسئالهما) پس آپ نے ان دونوں کو بلا کر پوچھا تو ان دونوں نے اعتراف کر لیا۔ پھر آپ نے ان دونوں کو کہا: کیا تم اس پر راضی ہو کہ میں تمہارے درمیان رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کی طرح فیصلہ کروں؟ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ بچہ صاحب فراش کے لیے ہے اور پھر اس لونڈی اور غلام دونوں کو کوڑے لگائے حالانکہ وہ دونوں مملوک تھے۔

بَاب مَنْ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ (اس کا بیان کہ بچے کی پرورش کا حق دار کون ہے؟)

1938 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وَعَاءٌ وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءٌ وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءٌ وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي وَأَرَادَ أَنْ يَنْتَزِعَهُ¹، مَعْنَى فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي حضرت عمرو بن شعيب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ایک عورت نے (بارگاہ نبوت میں) عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ میرا بیٹا ہے۔ میرا پیٹ اس کے لیے طرف تھا، میری چھاتی اس کے لیے سیرابی کا محل تھی اور میری گود اس کے لیے جائے حفاظت تھی۔ اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور وہ اسے مجھ سے چھیننے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اس کی زیادہ حق دار ہے جب تک تو (کسی غیر سے) نکاح نہ کرے۔

1939 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ لُحَلْوَانِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَسَامَةَ أَنَّ أَبَا مَيْمُونَةَ سَلَمَى مَوْلَى مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ رَجُلٌ صَدَقَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَأَدْعِيَاهُ وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَطَنْتُ لَهُ بِالْفَارِسِيَّةِ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اسْتَهْمَا عَلَيْهِ وَرَطَنْتُ لَهَا بِذَلِكَ فَجَاءَ زَوْجَهَا فَقَالَ مَنْ يُحَاقِنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَقُولُ هَذَا إِلَّا أَنِّي سَبِعْتُ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ سَقَانِي مِنْ بَثْرٍ أَبِي عَنَبَةَ وَقَدْ نَفَعَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَهْمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُحَاقِنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ ابْنَيْهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَأَنْطَلَقَتْ بِهِ

حضرت ہلال بن اسامہ سے روایت ہے کہ ابو میمونہ سلمی جو کہ اہل مدینہ کا آزاد کردہ غلام تھا اور سچا آدمی تھا، اس نے بیان کیا: اس اثناء میں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا، رات آ کہ آپ کے پاس ایک فارسی عورت آئی، اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔ دونوں ہی اس کے داعی تھے (یعنی آدمی کہتا تھا کہ بیٹے کا میں زیادہ حق رکھتا ہوں اور عورت کہتی تھی: میں

1- ایک نسخہ میں أن ینزعہ ہے۔

اس کا زیادہ حق رکھتی ہوں) درآنحالیکہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دے رکھی تھی۔ تو اس عورت نے کہا: اے ابو ہریرہ! اور اس نے آپ کے ساتھ فارسی میں گفتگو کی۔ میرا خاوند چاہتا ہے کہ وہ میرا بیٹا لے جائے۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اس پر قرعہ اندازی کرو۔ اور آپ نے بھی اسے فارسی زبان میں بتا دیا۔ پھر اس کا خاوند آیا اور کہنے لگا: کون میرے ساتھ میرے بیٹے کے بارے میں جھگڑا کرے گا؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! میں یہ نہیں کہہ رہا۔ مگر اس لیے کہ میں نے ایک عورت کو سنا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور (اس وقت) میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا خاوند میرا بیٹا لینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ حالانکہ وہ مجھے ابی عبدہ کے کنوئیں سے پانی پلاتا ہے اور میرے لیے انتہائی نفع بخش ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس کے بارے میں قرعہ اندازی کرو۔ تو اس کے خاوند نے کہا: کون میرے بچے کے بارے میں جھگڑ سکتا ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے (اس بچے کو) کہا: یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے تو ان میں سے جس کا چاہے ہاتھ پکڑ لے۔ چنانچہ اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اسے لے کر چلی گئی۔

1940 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَجْبَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ خَبْرٌ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ إِلَى مَكَّةَ فَقَدِمَ بِابْنَةِ حَنْزَلَةَ فَقَالَ جَعْفَرُ أَنَا أَخُذُهَا أَنَا أَحَقُّ بِهَا ابْنَةُ عَنِّي وَعِنْدِي خَالَاتُهَا وَإِنَّمَا الْخَالَةُ أُمُّ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا ابْنَةُ عَنِّي وَعِنْدِي ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ أَحَقُّ بِهَا فَقَالَ زَيْدٌ أَنَا أَحَقُّ بِهَا أَنَا خَرَجْتُ إِلَيْهَا وَسَافَرْتُ وَقَدِمْتُ بِهَا فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيثًا قَالَ وَأَمَّا الْجَارِيَةُ فَأَقْضَى بِهَا لِجَعْفَرٍ تَكُونُ مَعَ خَالَاتِهَا وَإِنَّمَا الْخَالَةُ أُمُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْثَى بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ وَقَضَى بِهَا لِجَعْفَرٍ وَقَالَ إِنَّهَا خَالَاتُهَا عِنْدَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنِي مُوسَى أَنَّ إِسْعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِيٍّ وَهَبِيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَنَا خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ تَبِعْتَنَا بِنْتُ حَنْزَلَةَ تُنَادِي يَا عَمُّ يَا عَمُّ فَتَنَادَى لَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ دُونَكَ بِنْتُ عَيْبِكَ فَحَمَلَتْهَا فَقَضَى الْخَبْرَ قَالَ وَقَالَ جَعْفَرُ ابْنَةُ عَنِّي وَخَالَاتُهَا تَحِقُّ قَضَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَاتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ گئے اور وہاں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو لے آئے۔ تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے میں اپنے پاس رکھوں گا کیونکہ اپنے چچا کی بیٹی کا زیادہ حق میں رکھتا ہوں اور میرے پاس (یعنی میرے نکاح میں) اس کی خالہ ہے اور خالہ ماں ہی ہوتی ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میرے پاس رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ہے اور وہ اس کی زیادہ حقدار ہیں۔ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا زیادہ حق رکھتا ہوں کیونکہ میں اس کے لیے (گھر سے) نکلا اور میں نے سفر کیا اور میں اسے لے کر آیا۔ پس حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ آپ کے سامنے معاملہ پیش ہوا تو

آپ ﷺ نے فرمایا: اس بچی کا فیصلہ حضرت جعفر کے لیے ہے۔ یہ اپنی خالہ کے ساتھ رہے گی کیونکہ خالہ ماں ہوتی ہے۔
محمد بن عیسیٰ، سفیان نے ابی فروہ عن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی سند سے یہ خبر بیان کی ہے اور یہ مکمل نہیں ہے۔ اس میں بیان کیا
کہ آپ ﷺ نے لڑکی کے بارے میں حضرت جعفر کے حق میں فیصلہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ان کے نکاح میں اس کی خالہ ہے
عباد بن موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ اسماعیل بن جعفر نے اسرائیل عن ابی اسحاق عن ہانی وہبیرہ عن علی کی سند سے انہیں بتایا
ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم مکہ مکرمہ سے نکلے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہمارے پیچھے چل پڑی
اور وہ پکارنے لگی: اے چچا! اے چچا! پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اٹھالیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر (اپنی رفیقہ حیات
حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے حوالے کیا) اور فرمایا: یہ لو، اپنے چچا کی بیٹی۔ (حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا بھی تھے)۔ پس انہوں نے اسے اٹھالیا۔ اور پھر آگے وہی حدیث بیان کی اور بیان کیا کہ حضرت
جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میرے نکاح میں اس کی خالہ ہے۔ پس حضور نبی کریم ﷺ نے اس بچی
کے بارے میں فیصلہ اس کی خالہ کے حق میں کیا اور فرمایا: خالہ ماں کے قائم مقام ہوتی ہے (یعنی ماں کی طرح ہوتی ہے)۔

بَابُ فِي عِدَّةِ الْمُطَلَّغَةِ (مطلقہ کی عدت کا بیان)

1941 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا إِسْعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو
بْنُ مَهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا طُلِّقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ وَلَمْ يَكُنْ لِلْمُطَلَّغَةِ عِدَّةٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ طُلِّقَتْ أَسْمَاءُ بِالْعِدَّةِ لِلطَّلَاقِ فَكَانَتْ أَوَّلَ مَنْ أَنْزَلَتْ
فِيهَا الْعِدَّةَ لِلْمُطَلَّغَاتِ

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اسے طلاق دی گئی اور (اس
وقت) مطلقہ کے لیے کوئی عدت نہ تھی۔ تو جب حضرت اسماء کو طلاق ہوئی تب اللہ تعالیٰ نے طلاق کی عدت کا حکم نازل فرمایا۔
پس وہ پہلی عورت ہے جس کے بارے میں طلاق والی عورتوں کے لیے عدت کا حکم نازل کیا گیا۔

بَابُ فِي نَسْخِ مَا اسْتَثْنَى بِهِ مِنْ عِدَّةِ الْمُطَلَّغَاتِ

مطلقات کی عدت کے بارے میں آیت سے جو منسوخ ہے اس کا بیان

1942 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ ثَابِتِ الْمَرْزُوقِيِّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّخْوِيِّ عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالْمُطَلَّغَاتِ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ وَاللَّيْلِ يَبْسُنَ مِنَ النَّحِيضِ مِنْ
نِسَائِكُمْ إِنْ أَرْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ فَنَسَخَ مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسُوهُنَّ فَمَا لَكُمْ
عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”طلاق والی عورتیں تین قروء تک اپنے آپ کو

روکے رکھیں۔ اس حکم سے وہ مستثنیٰ ہیں جن کے بارے میں یہ فرمایا۔ ”اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس اور ناامید ہو جائیں اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے (اسی طرح ان کی عدت بھی ہے جنہیں ابھی حیض شروع ہی نہ ہوا ہو اور جو عورتیں حاملہ ہیں ان کی عدت وضع حمل ہے) اور مزید فرمایا: ”پھر جن عورتوں کو مس کرنے سے پہلے پہلے تم طلاق دے دو تو تمہارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں کہ تم اسے شمار کرو۔“ (تو یہ تمام صورتیں مذکورہ آیت کے حکم سے مستثنیٰ ہیں)۔

بَابُ فِي الْمُرَاجَعَةِ (رجعت کا بیان)

1943 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی اور پھر رجوع فرمایا۔

بَابُ فِي نَفَقَةِ الْمَبْتُوتَةِ (وہ عورت جسے طلاق بائن دی گئی اس کے نفقہ کا بیان)

1944 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَرِيدٍ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكَيْلَهُ بِشَعِيرٍ فَتَسَخَّطَتْهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لِكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ وَأَمْرَهَا أَنْ تَعْتَدِي بَيْتَ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْي تَضَعِينَ ثِيَابَكَ وَإِذَا حَلَلْتِ فَأَذِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ عَطَّانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَكَ مِنْهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَتْ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّكِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَكَرَّهْتُهُ فَجَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا (1) وَاعْتَبَطْتُ بِهِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أَبَا حَفْصٍ بْنَ الْبَغِيرَةِ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ فِيهِ وَأَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَنَفَرًا مِنْ بَنِي مَخْرُومٍ أَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَبَا حَفْصٍ بْنَ الْبَغِيرَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَإِنَّ لَهَا نَفَقَةَ يَسِيرَةً فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ مَالِكٍ أَلَمْ حَدَّثَنَا مَخْرُومُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصٍ التَّخْرُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَخَبَرَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا مَسْكَنٌ قَالَ فِيهِ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلِ بْنِ جَعْفَرٍ (2) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْرُومٍ فَطَلَّقَنِي

1- ایک سو میں کثیرا نہیں ہے۔

2- ایک سو میں محمد بن جعفر ہے۔

الْبَيْتَةُ ثُمَّ سَأَى نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَ فِيهِ وَلَا تَقْوَتِي بِنَفْسِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَعَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ كُلُّهُمُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا
حضرت فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ابو عمرو بن حفص نے انہیں طلاق البتہ دی اور وہ خود (وہاں سے) غائب تھا۔ پس اس نے اپنا وکیل جو دے کر اس کی طرف بھیجا۔ پس آپ اسے ناراض ہونے لگیں۔ تو اس نے کہا: قسم بخدا! تیرے لیے ہمارے بے کوئی شے نہیں ہے۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے اس کے بارے میں ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: تیرے لیے اس پر نفقہ لازم نہیں ہے اور آپ ﷺ نے اسے ام شریک کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا: بلاشبہ وہ ایک ایسی عورت ہے جس کے پاس میرے اصحاب کی آمد و رفت رہتی ہے۔ پس تو ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزار، کیونکہ وہ ناپیدا آدمی ہے، تجھے اپنے کپڑے اتارنے میں بھی (دقت نہیں ہوگی) اور جب تو حلال ہو جائے (یعنی عدت گزار لے) تو مجھے آگاہ کرنا۔ فاطمہ نے بیان کیا: جب میں عدت گزار چکی تو میں نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا (اور یہ بھی) کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رہا ابو جہم، وہ تو اپنے کندھے سے ڈنڈا اتارتا ہی نہیں (یعنی تلخ مزاج ہے اور ستا تا رہتا ہے) اور رہا معاویہ، تو وہ فقیر اور تنگ دست ہے۔ اس کے پاس کوئی مال نہیں۔ لہذا تو اسامہ بن زید سے نکاح کر لے۔ اس نے عرض کی: میں تو اسے ناپسند کرتی ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسامہ بن زید سے نکاح کر لے۔ تو میں نے اس سے نکاح کر لیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر کثیر (بہت زیادہ منافع اور فوائد) عطا فرمایا اور اس کے سبب مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے اسے بتایا کہ ابو حفص بن مغیرہ نے اسے تین طلاقیں دیں۔ آگے اس میں مذکورہ حدیث بیان کی اور یہ کہ خالد بن ولید اور بنی مخزوم کا ایک گروہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آ کر عرض کی: یا نبی اللہ! ابو حفص بن مغیرہ نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دی ہیں اور اس نے اس کے لیے تھوڑا سا نفقہ چھوڑا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے کوئی نفقہ نہیں۔ آگے وہی حدیث بیان کی اور مالک کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ محمود بن خالد، ولید، ابو عمرو نے یحییٰ سے ابوسلمہ نے بیان کیا کہ مجھے فاطمہ بنت قیس نے بتایا کہ ابو عمرو بن حفص مخزومی نے اسے تین طلاقیں دیں۔ آگے وہی حدیث اور خالد بن ولید کی خبر بیان کی اس میں کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے نہ نفقہ ہے اور نہ ہی رہنے کی جگہ لازم ہے۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ اپنے بارے میں میری اجازت کے بغیر جلدی نہ کرنا (یعنی میری مشاورت کے بغیر کسی سے نکاح نہ کرنا)۔

قتیبہ بن سعید نے اسماعیل بن جعفر عن محمد بن عمرو عن یحییٰ عن ابی سلمہ، فاطمہ بنت قیس کی سند سے بیان کیا ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے بیان کیا میں بنی مخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی۔ اس نے مجھے طلاق بائن دی۔ پھر آگے مالک کی حدیث کی طرح بیان کی اور اس میں کہا (کہ آپ نے اسے فرمایا) تو اپنے آپ کو مجھ سے کھونہ دینا (یعنی میری اطلاع کے بغیر کسی سے نکاح نہ کر لینا)۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسی طرح اسے شعبی، بیہی اور عطاء نے عبدالرحمن بن عاصم سے اور ابو بکر بن ابی جہم تمام

نے فاطمہ بنت قیس سے بیان کیا ہے کہ اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دیں۔

1945 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنِ السَّعْبِيِّ عَنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ نَفَقَةً وَلَا سَكْنَى

حضرت فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دیں اور حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے کوئی نفقہ اور سکنی (رہائش کی جگہ) مقرر نہیں کیا۔

1946 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ الرَّمْلِيِّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ أَبِي حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَأَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَرَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْهُ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فِي خُرُوجِ الْمَطْلُوقَةِ مِنْ بَيْتِهَا قَالَ عُرْوَةُ وَأَنْكَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَاسْمُ أَبِي حَمْزَةَ دِينَارٌ وَهُوَ مَوْلَى زِيَادٍ

ابن شہاب نے ابو سلمہ سے اور انہوں نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے کہ اس نے اسے بتایا کہ وہ ابو حفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھی اور ابو حفص بن مغیرہ نے اسے تین طلاقوں میں سے آخری طلاق دی۔ پس اس کا خیال ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے اپنے بارے میں گھر سے نکلنے کا فتویٰ طلب کیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ ابن ام مکتوم نامیٹا کے گھر منتقل ہو جائے۔ پس مروان نے اس سے انکار کیا ہے کہ وہ مطلقہ عورت کے اپنے گھر سے نکلنے کے بارے میں فاطمہ کی حدیث کی تصدیق کرے۔ عروہ نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ بنت قیس کا انکار کیا ہے۔ ابو داؤد نے کہا: اور اسی طرح اسے صالح بن کیسان، ابن جریج اور شعب بن ابی حمزہ تمام نے زہری سے روایت کیا ہے۔ ابو داؤد نے کہا: شعب بن ابی حمزہ، اس میں ابی حمزہ کا نام دینار ہے اور وہ زیاد کا آزاد کردہ غلام ہے۔

1947 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أُرْسِلَ مَرْوَانُ إِلَى فَاطِمَةَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ أَبِي حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَمْرَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَعْنِي عَلَى بَعْضِ الْيَمَنِ فَخَرَجَ مَعَهُ زَوْجُهَا فَبَعَثَ إِلَيْهَا بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ لَهَا وَأَمْرَ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ يُنْفَقَ عَلَيْهَا فَقَالَا وَاللَّهِ مَا لَهَا نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا فَاتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكَ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا وَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الْإِسْتِقَالِ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ أَيْنَ أَتَقِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ أَعْمَى تَضَعُ يَمِينَهَا عِنْدَهُ وَلَا يُبْصِرُهَا فَلَمْ تَزَلْ هُنَاكَ حَتَّى مَضَتْ عِدَّتُهَا فَأَنكَحَهَا النَّبِيُّ ﷺ أُسَامَةَ فَرَجَعَ قَبِيصَةَ إِلَى مَرْوَانَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ امْرَأَةٍ فَسَنَأْخُذُ بِالْعَصَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا ذَلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ حَتَّى لَا تَدْرِي

لَعَلَّ اللهُ يُخَدِّثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا قَالَتْ فَأَتَى أَمْرِي خَدِيثٌ بَعْدَ الثَّلَاثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاكَ يُونُسُ عَنْ
الرُّهْرِيِّ وَأَمَّا الرَّبِيعِيُّ فَرَوَى الْخَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثَ عُبَيْدِ اللهِ بِمَعْنَى مَعْمَرٍ وَحَدِيثَ أَبِي سَلَمَةَ بِمَعْنَى عُقَيْلِ
وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ الرَّهْرِيِّ أَنَّ قَبِيصَةَ بِنَ ذُوَيْبِ حَدَّثَتْهُ بِمَعْنَى ذَلِكَ عَلَى خَبَرِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حِينَ
قَالَ فَرَجَعَ قَبِيصَةُ إِلَى مَرْوَانَ فَأَخْبَرَتْهُ بِذَلِكَ

زہری نے عبید اللہ سے روایت کیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ مروان نے فاطمہ کی طرف قاصد بھیجا اور اس سے صورت حال دریافت کی۔ تو اس نے اسے یہ خبر دی کہ ابو حفص کے نکاح میں تھی اور حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یمن کے کچھ حصے پر امیر مقرر کیا۔ پس اس کا خاوند بھی ان کے ساتھ نکلا اور اس نے اس کی طرف تیسری طلاق بھیج دی جو اس کے لیے (تین میں سے) باقی تھی۔ اور اس نے عیاش بن ابی ربیعہ اور حارث بن ہشام کو یہ حکم دیا کہ وہ دونوں اسے خرچہ مہیا کریں۔ تو ان دونوں نے کہا: قسم بخدا! اس کے لیے کوئی نفقہ نہیں ہے۔ مگر یہ کہ وہ حاملہ ہوتی (تو پھر اس کے لیے نفقہ بھی ہوتا)۔ پس وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے کوئی نفقہ نہیں مگر یہ کہ تو حاملہ ہوتی۔ پھر اس نے آپ ﷺ سے اس مکان سے منتقل ہونے کی اجازت طلب کی۔ تو آپ ﷺ نے اسے اجازت عطا فرمادی۔ پھر اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں کہاں منتقل ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم کے پاس۔ وہ نابینا ہے، تو اس کے پاس اپنے کپڑے اتار سکے گی اور وہ نہیں دیکھے گا۔ پس وہ وہیں رہی یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اس کا نکاح اسامہ سے کر دیا۔ پس قبیسہ مروان کی طرف لوٹ کر گیا اور اسے اس بارے میں خبر دی۔ تو مروان نے کہا: ہم نے یہ حدیث نہیں سنی مگر ایک عورت سے۔ پس ہم اس صحیح اور درست کام کو لیں گے جس پر ہم نے لوگوں کو پایا۔ جب یہ خبر فاطمہ تک پہنچی تو اس نے کہا: میرے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ ”پس تم انہیں طلاق دو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز میں) (یہاں تک فرمایا) تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے۔“ اس نے کہا: تین طلاقوں کے بعد کون سی نئی بات وہ پیدا فرمائے گا (یعنی اس میں رجعت کا کوئی امکان نہیں)۔

ابو داؤد نے کہا: اسی طرح اسے یونس نے زہری سے روایت کیا ہے اور رہے زبیدی، تو اس نے دونوں حدیثیں اکٹھی روایت کی ہیں۔ عبید اللہ کی حدیث معمر کی مثل اور ابو سلمہ کی حدیث عقیل کی مثل۔ اور محمد بن اسحاق نے اسے زہری سے روایت کیا ہے کہ قبیسہ بن ذویب نے اسے اس طرح بتایا جو عبید اللہ کی خبر پر دلالت کرتا ہے۔ جبکہ اس نے کہا: پس قبیسہ مروان کی طرف لوٹ کر گیا اور اسے اس بارے میں آگاہ کیا۔

بَابُ مَنْ أَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسِ

اس شخص کا بیان جس نے فاطمہ بنت قیس کی روایت کا انکار کیا

1948 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ

الْجَامِعِ مَعَ الْأَسْوَدِ فَقَالَ أَتَتْ فَاطِمَةَ بِنْتُ قَيْسِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنَّا لِنَدْمَ كِتَابِ رَبِّنَا
وَسُنَّةِ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا تَذَرِي أَحْفَظْتُ ذَلِكَ 1، أَمْ لَا

ابو اسحاق نے بیان کیا ہے کہ میں جامع مسجد میں اسود کے ساتھ موجود تھا کہ فاطمہ بنت قیس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ تو آپ نے فرمایا: ہم ایسے نہیں ہیں کہ ہم اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی مکرم ﷺ کی سنت ایک عورت کے قول کے سبب چھوڑ دیں۔ ہم یہ نہیں جانتے آیا اسے بات یاد رہی ہے یا کہ نہیں۔

1949 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ عَابَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَشَدَّ الْعَيْبِ يَعْنِي حَدِيثَ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحِشٍ فَخِيفَ عَلَيَّ نَاحِيَّتُهَا فَلِذَلِكَ رَخَّصَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْأَنْبَرِيِّ أَنَّهُ قِيلَ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرِي إِلَى قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذَلِكَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِي خُرُوجِ فَاطِمَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ مِنْ سُوءِ الْخَلْقِ

عبدالرحمن بن ابی الزناد نے ہشام بن عروہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث پر سخت ترین تنقید کی اور آپ نے فرمایا کہ فاطمہ ایک وحشی اور کھنڈر نما مکان میں رہائش پذیر تھی۔ پس اس کی اطراف میں اس کے لیے خوف تھا۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے (وہاں سے نکل ہونے کی) رخصت عطا فرمادی۔

محمد بن کثیر اور سفیان نے عبدالرحمن بن قاسم بن ابی عن عروہ بن زبیر کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کہا گیا: کیا آپ فاطمہ کے قول کی طرف نہیں دیکھتیں۔ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔ لیکن اس میں اس کے لیے کوئی خیر اور بھلائی نہیں۔ ہارون بن زید نے بیان کیا: میرے باپ نے سفیان بن یحییٰ بن سعید بن سلیمان بن یسار کی سند سے فاطمہ کے اپنے گھر سے نکلنے کے بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ اس کا سبب سوء خلق (بداخلاق ہونا) ہے۔

1950 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَبَعَهُمَا يَذُكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَيْتَةَ فَاتَّكَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهِيَ أُمِيرَةُ الْمَدِينَةِ فَقَالَتْ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ وَارْزُقِ الْمَرْءَ أَكْثَرَ بَيْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانُ لِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ غَلَبَنِي وَقَالَ مَرْوَانُ لِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ أَوْ مَا بَلَغَكَ شَأْنَ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذُكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ إِنَّ كَانَ بِكَ الشُّرُّ فَحَسْبُكَ مَا كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشُّرِّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَعَى قَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ بَنِي يَسَارٍ

عبدالرحمن بن حکم کی بیٹی کو طلاق البتہ دی۔ پس عبدالرحمن نے اسے (اس گھر سے) منتقل کر دیا۔ تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مروان بن حکم کی طرف پیغام بھیجا۔ وہ اس وقت مدینہ طیبہ کا امیر تھا اور اسے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور اس عورت کو اس کے پہلے گھر کی طرف واپس لوٹا دے (یعنی جس گھر میں اس پر عدت لازم ہوئی وہ اس میں گزارے) سلیمان کی حدیث میں ہے کہ مروان نے کہا: عبدالرحمن مجھ پر غالب آ گیا ہے (یعنی اس نے مجھے مجبور کر دیا ہے میں واپسی کا حکم نہیں دے سکتا) اور قاسم کی روایت میں ہے کہ مروان نے کہا: کیا آپ کے پاس فاطمہ بنت قیس کے واقعہ کی خبر نہیں پہنچی؟ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تیرا فاطمہ کی حدیث کا ذکر نہ کرنا باعث نقصان و ضرر نہیں۔ تو مروان نے کہا: اگر آپ کے نزدیک وہاں (مکان کی تبدیلی کا سبب) شرتھا تو پھر آپ کے لیے یہ کافی ہے کہ یہاں بھی ان دونوں (یحییٰ بن سعید اور اس کی بیوی) کے درمیان وہی شرموجود ہے (لہذا مکان کی تبدیلی باعث حرج نہیں)۔

1951۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بَرْقَانَ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَفِعتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ فَقُلْتُ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَتْ فَخَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا فَقَالَ سَعِيدٌ تِلْكَ امْرَأَةٌ فَتَكَتِ النَّاسَ إِنَّهَا كَانَتْ لَسِنَّةً فَوَضَعَتْ عَلَى يَدَيْ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى

میمون بن مهران نے بیان کیا ہے کہ میں مدینہ طیبہ میں آیا اور مجھے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا۔ تو میں نے کہا: فاطمہ بنت قیس کو طلاق ہوئی اور وہ اپنے گھر سے نکل گئی۔ تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک عورت ہے جس نے لوگوں کو فتنہ میں ڈال دیا ہے۔ وہ انتہائی زبان دراز تھی۔ پس اسے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے پاس رکھا گیا جو کہ نابینا تھے۔

بَابُ فِي الْمَبْتُوتَةِ تَخْرُجُ بِالنَّهَارِ (طلاق بائن والی عورت کے دن کے وقت باہر نکلنے کا بیان)

1952۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْيَاسَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَلَّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا فَخَرَجَتْ تَجِدُ نَخْلًا لَهَا فَلَقِيَهَا رَجُلٌ فَنَهَاهَا فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا أَخْرَجِي فَجَدِي نَخْلِكَ لَعَلَّكَ أَنْ تَصَدَّقِي مِنْهُ أَوْ تَفْعَلِي خَيْرًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میری خالہ کو تین طلاقیں دی گئیں۔ پس وہ (دن کے وقت) اپنی کھجوریں توڑنے کے لیے (گھر سے) نکلے۔ تو اسے ایک آدمی ملا اور اس نے اسے (باہر نکلنے سے) منع کیا۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور صورت حال کا آپ کے سامنے ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نکل اور اپنی کھجوریں توڑ، شاید تو ان میں سے کچھ صدقہ کرے یا تو کوئی اچھا اور خیر کا عمل کرے۔

فائدہ: احناف کے نزدیک مطلقہ رجعیہ ہو یا بائنہ، اس کے لیے دن کے وقت اپنی ضرورت کے لیے نکلنا جائز نہیں اور مذکورہ حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ مخصوص حالات کے پیش نظر یہ رخصت اس عورت کے ساتھ خالص ہے۔

بَاب نَسْخِ مَتَاعِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا بِمَا فَرَضَ لَهَا مِنَ الْمِيرَاثِ

میراث کے حصہ کے عوض متوفی عنہا زوجہا کیلئے نفقہ وغیرہ دینے کے منسوخ ہونے کا بیان

1953 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّرُوزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّخَوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرِ إِخْرَاجٍ فَنَسَخَ ذَلِكَ بِآيَةِ الْمِيرَاثِ بِمَا فَرَضَ لَهُنَّ مِنَ الرُّبُوعِ وَالشُّنِّ وَنَسَخَ أَجَلَ الْحَوْلِ بِأَنْ جُعِلَ أَجَلُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم میں سے جو فوت ہو جاتے ہیں اور وہ اپنی ازواج چھوڑ جاتے ہیں تو وہ اپنی ازواج کے لیے ایک سال تک کے خرچہ کی وصیت کریں (اور) نہ نکلنے کی“۔ پس یہ حکم آیت میراث سے منسوخ ہو گیا اس حصہ کے عوض جو ان کے لیے ربع اور شمن میں سے مقرر ہوا (یعنی اگر خاوند کی اولاد ہو تو ان کا حصہ آٹھواں ہوگا اور اگر اولاد نہ ہو تو ان کا حصہ چوتھا ہوگا) اور سال کی مدت اس آیت سے منسوخ ہو گئی جس میں (متوفی عنہا زوجہا کی مدت) چار مہینے دس دن مقرر کر دی گئی ہے۔

بَاب إِحْدَادِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا (مُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا كَسُوكِ مَنْعًا مِنْهَا كَالْبَيَانِ)

1954 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ حِينَ تُوِّفِي أَبُوهَا أَبُو سَفْيَانَ فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلَّقَتْهُ أَوْ غَيْرُهَا فَدَهَنْتُ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضِيهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوِّفِي بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

حمید بن نافع نے زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کیا ہے کہ اس نے انہیں ان تین احادیث کے بارے میں خبر دی۔ زینب نے بیان کیا: میں ام حبیبہ کے پاس گئی جب ان کا باپ ابوسفیان فوت ہوا۔ انہوں نے خوشبو منگائی جس میں خلوق یا اس کے علاوہ کچھ تھا اور اس سے ایک لڑکی کو کچھ لگائی۔ پھر اسے اپنے رخساروں پر لگا لیا (یعنی جو ہاتھوں کے ساتھ لگی ہوئی تھی اسے رخساروں پر مل لیا) اور پھر کہا: قسم بخدا! مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہیں۔ مگر یہ کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ عورت جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتی ہے اس کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کا اظہار کرے، مگر خاوند پر (سوگ کی مدت) چار مہینے اور دس دن ہے۔

1955 - قَالَتْ زَيْنَبُ وَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوِّفِي أَبُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَسَمَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمَيِّتِ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوِّفِي بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

حضرت زینب نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب کہ ان کا بھائی فوت ہوا تھا۔ تو انہوں نے خوشبو منگائی اور اس سے کچھ لگالی۔ پھر کہا: قسم بخدا! مجھے خوشبو کی کوئی حاجت تو نہیں، مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے درآنحالیکہ آپ منبر پر تشریف فرماتے تھے کہ وہ عورت جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کا اظہار کرے، البتہ خاوند (کی موت پر) سوگ کی مدت چار مہینے اور دس دن ہے۔

1956 - قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوْتِي عَنْهَا زَوْجَهَا وَقَدْ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَنُكْحِلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٍ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِيَزْنَبُ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتْ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوْتِي عَنْهَا زَوْجَهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبَسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمْسُ طَيْبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُزَّ بِهَا سَنَةً ثُمَّ تُوْتِي بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ فَتَقْتَضُ بِهِ قَلْعًا تَقْتَضُ بِشَيْئٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطِي بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تَرَجِعُ بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طَيْبٍ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْحِفْشُ بَيْتٌ صَغِيرٌ

زینب نے بیان کیا ہے اور میں نے یہ اپنی ماں ام سلمہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں درد کرتی ہیں، کیا ہم اسے سرمہ لگا سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اس نے دو یا تین بار یہی عرض کی اور آپ ﷺ ہر بار فرماتے رہے: نہیں۔ بالآخر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو صرف چار مہینے اور دس دن ہیں حالانکہ زمانہ جاہلیت میں تم میں سے ہر کوئی سال کے اختتام پر بینگیاں پھینک رہی ہوتی تھی۔ حمید نے کہا: میں نے زینب کو کہا: یہ سال کے آخر پر بینگیاں پھینکنا کیا ہے؟ تو زینب نے بتایا: جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تھا تو وہ ایک تنگ و تاریک مکان میں داخل ہو جاتی اور انتہائی گھٹیا پھٹے پرانے کپڑے پہن لیتی، نہ خوشبو کوس کرتی اور نہ کسی اور شے کو۔ یہاں تک کہ اس پر سال گزر جاتا۔ پھر ایک جانور لایا جاتا گدھایا بکری یا کوئی پرندہ۔ پس وہ اس کے ساتھ اپنے بدن کا کوئی حصہ رگڑتی اور بہت کم ایسا ہوتا کہ وہ جس شے کے ساتھ عضو بدن کو رگڑتی (وہ زندہ رہتی) بلکہ وہ مر جاتی۔ پھر وہ باہر نکلتی۔ اسے ایک بینگنی دی جاتی اور وہ اسے پھینکتی۔ پس اس کے بعد وہ عدت سے نکل آتی اور اب وہ جو چاہے خوشبو وغیرہ میں سے لگائے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: حفش سے مراد چھوٹا سا کمرہ ہے۔

بَابُ ابْنِ الْمُسَوَّبِيِّ عَنْهَا تَنْتَقِلُ (متوفی عنہا زوہبا کے منتقل ہونے کا بیان)

1957 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبِ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ أَنَّ الْفَرِيعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرَجِعَ إِلَى أَهْلِهَا بِنِي خُدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَّ بِنِي طَلَبِ أَعْبُدُ لَهُ أَبْقُوا حَتَّى إِذَا

كَانُوا بِطَرَفِ الْقُدُومِ لِحَقِّهِمْ فَقَتَلُوهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُرْجِعَ إِلَى أَهْلِ قِيَّانٍ لَمْ يَتْرِكْنِي فِي مَسْكِنٍ بِبَيْتِكَ وَلَا نَفَقَةٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ قَالَتْ فَخَرَجْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي أَوْ أَمْرِي فِدُعِيْتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ مِنْ شَأْنِ رُؤَيْبِي قَالَتْ فَقَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْدَأَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَتْبَعَهُ وَقَضَى بِهِ

زینب بنت کعب بن عجرہ نے بیان کیا ہے کہ فریجہ بنت مالک بن سنان جو کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہے، نے اسے یہ خبر دی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے یہ پوچھنے لگی کہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف بنی خدرہ میں لوٹ جائے۔ کیونکہ اس کا خاوند اپنے ان غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا جو بھاگ گئے تھے۔ حتیٰ کہ جب وہ طرف قدوم (قوم کی جگہ کا نام ہے) میں تھے تو یہ ان سے جا ملا لیکن انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں اپنے اہل کی طرف لوٹ جاؤں، کیونکہ اس نے مجھے ایسے مکان میں نہیں چھوڑا جس کا وہ خود مالک ہو اور نہ ہی نفقہ وغیرہ کچھ چھوڑا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ وہ بیان کرتی ہیں: پھر میں نکل گئی۔ یہاں تک کہ جب میں حجرہ میں تھی یا مسجد میں۔ تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا، یا میرے بارے میں حکم دیا اور آپ ﷺ کے لیے بلایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیسے کہا تھا۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو دو بارہ وہ قصہ سنایا جو میں نے اپنے خاوند کی حالت کے بارے میں بیان کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر میں ٹھہری رہ یہاں تک کہ عدت اپنے اختتام کو پہنچ جائے۔ وہ کہتی ہیں: پس میں نے اسی گھر میں چار مہینے دس دن عدت کھل کی۔ پھر جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) مجھے بلا بھیجا۔ تو آپ نے اس کے بارے میں مجھ سے پوچھا۔ تو میں نے آپ کو اس سے آگاہ کیا۔ تو آپ نے اسی کی اتباع کی اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

بَاب مَنْ رَأَى الشَّحُولَ (ان کا بیان جو منتقل ہونے کے قائل ہیں)

1958 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْزُوقِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا شَيْمَلٌ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ عَطَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرِ الْخُرَاجِ قَالَ عَطَاءُ إِنَّ شَاءَتْ اعْتَدْتُ عِنْدَ أَهْلِهِ وَسَكَنْتُ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجْتُ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَلَنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءُ ثُمَّ جَاءَ الْبَيْرُوتُ فَنَسَخَ الشُّكْنَى فَتَعْتَدُ حَيْثُ شَاءَتْ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس آیت نے عورت کی عدت اپنے اہل کے پاس گزارنے کو منسوخ کر دیا ہے۔ پس اب وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا قول غَيْرِ الْخُرَاجِ ہے (یعنی چاہے تو وہ خاوند کے گھر میں عدت گزارے یا وہاں سے کہیں اور منتقل ہو جائے)۔

عطاء نے کہا ہے: اگر وہ چاہے تو اپنے اہل کے ساتھ عدت گزارے اور اپنے وصیت کے گھر میں سکونت پذیر رہے۔ اور اگر چاہے تو (وہاں سے) نکل جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ "پس اگر وہ نکل جائیں تو تم پر ان کے اس فعل میں

کوئی گناہ نہیں۔ عطاء نے بیان کیا: پھر آیت میراث نازل ہوئی اور اس سے سکنی بھی منسوخ ہو گیا، لہذا وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔

بَابُ فِيمَا تَجْتَنِبُهُ الْمُعْتَدَّةُ فِي عِدَّتِهَا

ان چیزوں کا بیان جن سے معتدہ عدت کے دوران اجتناب کرے

1959 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّؤَبِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ الْقَهْطَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ بَكْرِ السَّهْمِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ هَذَا الْقُطَيْبِ ابْنِ الْجَرَّاحِ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُحِدُّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمْسُ طَيْبًا إِلَّا أَذَى طَهْرَتِهَا إِذَا طَهَّرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا بِنَهْدَةٍ مِنْ قُسِيطٍ أَوْ أَظْفَارٍ قَالَ يَعْقُوبُ مَكَانَ عَصَبٍ إِلَّا مَغْسُولًا وَزَادَ يَعْقُوبُ وَلَا تَخْتَضِبُ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ السَّمْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي تَمَامِ حَدِيثِهَا قَالَ السَّمْعِيُّ قَالَ يَزِيدُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِيهِ وَلَا تَخْتَضِبُ وَزَادَ فِيهِ هَارُونُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ

حفصہ نے ام عطیہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت اپنے خاوند کے سوا کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کا اظہار نہیں کرے گی۔ کیونکہ وہ اس (خاوند) پر چار مہینے اور دس دن سوگ منائے گی۔ وہ رنگا ہوا کپڑا نہیں پہنے گی سوائے عصب کے کپڑے کے۔ (عصب کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ ایسا کپڑا جسے سینے سے پہلے اس کے سوت میں گرہیں لگا دی جائیں اور پھر اسے رنگا جائے۔ تو اس سے وہ کپڑا مکمل طور پر رنگین نہیں ہوگا بلکہ کچھ سفید ہوگا اور کچھ رنگدار۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ مکنی چادر ہے جسے سفید بنا جائے اور پھر اسے رنگ دیا جائے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ایک بوٹی ہے جس سے کپڑوں کو رنگا جاتا ہے) (بذل الجہود ص 71 ج 11) نہ وہ سرمہ لگائے گی اور نہ خوشبو لگائے گی مگر جو اس کی طہارت کے قریب ہو۔ جب وہ اپنے حیض سے پاک ہو تو قسط اور اظفار (خوشبوؤں کے نام ہیں) میں سے تھوڑی سی لگائے۔ اور یعقوب نے عصب کی جگہ کہا ہے: الا مغسولا یعنی وہ رنگین کپڑا نہ پہنے مگر دھلا ہوا۔ اور یعقوب نے یہ بھی کہا ہے: اور وہ مہندی بھی نہ لگائے گی۔

ہارون بن عبد اللہ اور مالک بن عبد الواحد السمعی دونوں نے بیان کیا کہ یزید بن ہارون نے ہشام بن حفصہ عن ام عطیہ کی سند سے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور ان دونوں کی حدیث مکمل نہیں ہے۔ سمعی نے کہا ہے کہ یزید نے کہا: میں اسے نہیں جانتا مگر یہ کہ اس میں ہے وہ مہندی نہیں لگائے گی۔ اور ہارون نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ۔

1960 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي بُدَيْلٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهَا لَا تَلْبَسِ الْعُصْفَرَ مِنَ الشِّيَابِ وَلَا الْمُسْقَةَ وَلَا الْحُلُوعَ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے وہ ایسے کپڑے نہ پہنے جو کسم سے رنگے ہوں اور نہ وہ جو گیرو (سرخ مٹی) سے رنگے ہوئے ہوں۔ نہ کوئی زیور پہنے، نہ مہندی لگائے اور نہ ہی وہ سرمہ لگائے۔

1961 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي مَحْرَمَةٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ الصُّحَاكِ يَقُولُ أَخْبَرْتَنِي أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ أُسَيْدٍ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ زَوْجَهَا تَوَتَّى وَكَانَتْ تَشْتَبِي عَيْنَيْهَا فَتَكْتَحِلُ بِالْجِلَاءِ قَالَ أَحْمَدُ الْعَوَابُ بِكُحْلِ الْجِلَاءِ فَأَرْسَلَتْ مَوْلَاةَ لَهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجِلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلِي بِهِ إِلَّا مِنْ أَمْرِ لَا بُدَّ مِنْهُ يَشْتَدُّ عَلَيْكَ فَتَكْتَحِلِينَ بِاللَّيْلِ وَتَنْسَحِينَ بِالنَّهَارِ ثُمَّ قَالَتْ عِنْدَ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَوَتَّى أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبْرًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا أُمُّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبْرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ قَالَ إِنَّهُ يَسْبُ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزَعِي عَيْنَهُ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِجَاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تَغْلِقِينَ بِهِ رَأْسَكَ

ام حکیم بنت اسید نے اپنی ماں سے یہ بیان کیا ہے کہ ان کا خاوند فوت ہوا اور ان کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ تو وہ جلاء کے ساتھ سرمہ لگانے لگیں۔ (جلاء ایک خاص قسم کا سرمہ ہے)۔ احمد نے کہا ہے: درست کحل الجلاء ہے؟ چنانچہ انہوں نے اپنی لونڈی کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ وہ آپ سے جلاء کے سرمہ کے بارے پوچھے۔ تو انہوں نے فرمایا: تو اس کے ساتھ سرمہ نہ لگا مگر ایسی حالت میں کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو۔ وہ تجھ پر انتہائی شدید ہو جائے۔ پس تورات کے وقت سرمہ لگالے اور دن کے وقت اسے صاف کر لے۔ پھر اس وقت ام سلمہ نے کہا: جب میرے خاوند ابو سلمہ فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے درآنحالیکہ میں اپنی آنکھوں پر ایلو لگائے ہوئے تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ ایلو ہے، اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ چہرے کو چکا دیتا ہے۔ پس تو اسے رات کے وقت لگا دیا کر اور دن کے وقت اسے اتار دیا کر اور خوشبو اور مہندی لگا کر کنگھی نہ کر کیونکہ وہ خضاب ہے۔ وہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کی کون سی شے کے ساتھ میں کنگھی کروں۔ یا رسول اللہ! ﷺ بیری کے پتوں کے ساتھ جن کے ساتھ تو اپنے سر کو ڈھانپ لے (یعنی بیری کے پتے پس کر ان کے ساتھ سر میں لیپ کر دے اور پھر پانی کے ساتھ اسے دھو کر کنگھی کر لے۔)

بَابُ فِي عِدَّةِ الْحَامِلِ (حاملہ عورت کی عدت کا بیان)

1962 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَثْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الرَّهْرِيِّ يَا مُرَّةُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ اسْتَفْتَيْتُهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَثْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَهُوَ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ فَتَوَقَّى عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْسُبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نَفْسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلنُّخُطَابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكِكِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكَ تَرْتَجِينَ النِّكَاحَ إِنَّكَ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَى مِثَابِ حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَقْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزْوِيجِ إِنْ بَدَأَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَلَا أَرَى بِأَسَا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعْتَ وَإِنْ كَانَتْ فِي دَمِهَا غَيْرُ أَكْثَرٍ لَا يَقْرُبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهَرَ

عبداللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا ہے کہ اس کے باپ نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم زہری کی طرف لکھا اور اسے حکم دیا کہ وہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ کے پاس جائے اور اس سے اس کی حدیث کے بارے میں پوچھے جو رسول اللہ ﷺ نے اسے اس وقت فرمائی تھی جب اس نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا تھا۔ پس عمر بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عتبہ کی طرف لکھا اور اسے یہ خبر دی کہ سبیعہ نے اسے بتایا ہے کہ وہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی۔ وہ بنی عامر بن لؤی میں سے تھے اور غزوہ بدر میں شریک تھے۔ پس حجۃ الوداع میں ان کا وصال ہو گیا اور اس وقت وہ حاملہ تھیں۔ پس زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ اس نے اپنے خاوند کی وفات کے بعد اپنا بچہ جنم دیا۔ جب وہ نفاس سے پاک ہو گئی تو اس نے پیغام نکاح دینے والوں کے لیے بناؤ سنگھار کیا۔ پس اس کے پاس بنو عبد الدار کا ایک آدمی ابوسائل بن بعکک آیا اور اسے کہا: مجھے کیا ہے کہ میں تجھے بناؤ سنگھار کیے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ شاید تو نکاح کی خواہش و آرزو رکھتی ہے۔ قسم بخدا! تو نکاح نہیں کر سکتی یہاں تک کہ تجھ پر چار مہینے اور دس دن گزر جائیں۔ سبیعہ نے بیان کیا کہ جب اس نے مجھے اس طرح کہا: تو میں نے شام کے وقت اپنے اوپر کپڑے کو لپیٹا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو گئی اور آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ جب سے میں نے اپنا حمل وضع کیا ہے میں حلال ہو چکی ہوں اور آپ ﷺ نے مجھے شادی کرنے کا حکم دیا، اگر میرے لیے ضروری ہو۔

ابن شہاب نے کہا: میں کوئی حرج نہیں دیکھتا کہ وہ شادی کر لے جب کہ وہ حمل وضع کر لے۔ اگرچہ اسے نفاس کا خون جاری ہو، مگر یہ کہ اس کا خاوند اس کے قریب نہ جائے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے (یعنی نکاح ہو جائے مگر مجامعت طہارت سے قبل جائز نہ ہوگی)۔

1963 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ شَاءَ لَاعْتَنَتْهُ لِأَنْزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقَضَى بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ وَعَشْرًا

مَخَافَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أُمِّي قَالَ أَنْ تَزَانِ حَلِيلَةَ جَارِكَ قَالَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ
ﷺ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ الْآيَةَ
عمر و بن شرییل نے عبد اللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے شریک بنائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا فرمایا ہے۔ میں نے پھر عرض کی: اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے بچے کو اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔ میں نے عرض کی: پھر اس کے بعد کون سا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم ﷺ کے قول کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ”وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو الٰہ نہیں پکارتے اور حق کے سوا کسی ایسے نفس کو قتل نہیں کرتے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو اور نہ وہ زنا کرتے ہیں“۔ الآیہ۔

1967 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَتْ مَسْكِينَةٌ (1) لِيَبْعُضِ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدِي يُكْرِهُنِي عَلَى الْبَيْعَاءِ فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ وَلَا تُكْرَهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبَيْعَاءِ

ابو الزبیر نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مسکینہ کسی انصاری کی لونڈی تھی۔ وہ آئی اور اس نے عرض کی: میرا آقا مجھے زنا پر مجبور کرتا ہے۔ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تُكْرَهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبَيْعَاءِ (اور تم باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو)۔

1968 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ وَمَنْ يُكْرَهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ كَرَاهِيَتِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ غَفُورٌ لَهُنَّ الْكُرْهَاتِ

معتمر نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ وَمَنْ يُكْرَهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ كَرَاهِيَتِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ (اور جو کوئی انہیں مجبور کرے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ انہیں مجبور کیے جانے کے بعد غفور رحیم ہے) اس کے بارے میں سعید بن ابی الحسن نے کہا کہ وہ ان باندیوں کو بخشنے والا جنہیں (بدکاری پر) مجبور کیا گیا (جبکہ مجبور کرنے والے آقا تو اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہوں گے)۔

1- ایک لڑکی مسکینہ کے بجائے مسکینہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الصَّوْمِ (روزوں کا بیان)

بَاب مَبْدَإِ فَرْضِ الصِّيَامِ (روزے فرض ہونے کی ابتداء کا بیان)

1969 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شَبُوبَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ السَّخَوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ فَكَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا صَلَّوْا الْعَتَمَةَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَالنِّسَاءَ وَصَامُوا إِلَى الْقَابِلَةِ فَاخْتَانَ رَجُلٌ نَفْسَهُ فَجَامَعَ امْرَأَتَهُ وَقَدْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَلَمْ يَفْطُرْ فَأَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَ ذَلِكَ يُسْرًا لِلنَّبِيِّ وَرُخْصَةً وَمَنْفَعَةً فَقَالَ سُبْحَانَهُ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ الْآيَةَ وَكَانَ هَذَا مِثْلًا نَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ النَّاسَ وَرَخَّصَ لَهُمْ وَيَسَّرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح ان پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے۔“ پس حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ مقدس میں جب لوگ عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو ان پر کھانا، پینا اور عورتوں سے جماع حرام ہو جاتا تھا اور وہ آنے والے دن غروب آفتاب تک روزہ رکھتے تھے۔ پھر ایک آدمی نے اپنے نفس سے خیانت کی اور اپنی عورت سے جماع کر لیا (اس میں رجل سے مراد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں) حالانکہ وہ عشاء کی نماز پڑھ چکے تھے اور ابھی تک روزہ افطار نہیں کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ بقیہ لوگوں کے لیے (یعنی جنہوں نے خیانت نہیں کی) اسے آسان کر دے، رخصت عطا فرمادے اور نفع بخش بنا دے۔ تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جان لیا ہے کہ تم اپنے نفسوں میں خیانت کرتے ہو“۔ الآیہ۔ اور یہ ان میں سے ہے جن کے سبب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نفع عطا فرمایا، انہیں رخصت دی اور ان کے لیے آسانی پیدا فرمائی۔

1970 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَضْرِ الْجَهْفِيِّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا صَامَ فَنَامَ لَمْ يَأْكُلْ إِلَى مِثْلِهَا وَإِنْ صَرَمَتْهُ بَنُ قَيْسِ الْأَنْصَارِيِّ أَمْرًا تَهُ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَتْ لَا لَعَلِّي أَذْهَبُ فَأَطْلُبُ لَكَ شَيْئًا (1) فَذَهَبَتْ وَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ خَيْبَةٌ لَكَ فَلَمْ يَنْتَصِفْ النَّهَارَ حَتَّى غَشِيَ عَلَيْهِ وَكَانَ يَعْمَلُ يَوْمَهُ فِي أَرْضِهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَزَلَّتْ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ قَرَأَ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْفَجْرِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی جب روزہ رکھ کر سو جاتا تو پھر دوسرے دن کی شام تک وہ کچھ نہ کھا

1۔ ایک نسخہ میں شینا نہیں ہے۔

سکتا تھا۔ پس صرمہ بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور وہ روزے سے تھے اور پوچھا: کیا تیرے پاس کوئی شے ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ البتہ میں جاتی ہوں اور تمہارے لیے کوئی شے تلاش کرتی ہوں۔ پس وہ چلی گئی اور ان پر نیند غالب آگئی۔ وہ آئی تو اس نے کہا: تو خائب و خاسر ہوا (یعنی تو کھانے سے محروم ہو گیا) پس دوسرے دن ابھی نصف النہار بھی نہ ہوا تھا کہ اس پر غشی چھا گئی اور وہ سارا دن اپنی زمین میں کام کرتے تھے۔ پس اس کا تذکرہ سور نبی کریم ﷺ کے پاس ہوا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: **أَجَلٌ لَّكُمْ لَيْلَةُ الصِّيَامِ الرَّفَثُ الْإِيَّاهِ (تمہارے لیے روزوں کی رات میں اپنی عورتوں کے ساتھ جماع کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔ تا قولہ مِنَ الْفَجْرِ)**

بَاب نَسْخِ قَوْلِهِ تَعَالَى وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ

قول باری تعالیٰ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ کے نسخ کا بیان

1971 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بِنِ الْأَكْرَمِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يُفِطَرَ وَيَفْتَدِيَ فَعَلَّ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخْتُمَا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ”اور ان لوگوں پر جو روزہ کی طاقت رکھتے ہیں فدیہ ہے ایک مسکین کا کھانا“۔ تو ہم میں سے جو چاہتا روزہ نہ رکھتا اور فدیہ دے دیتا۔ یہی ہوتا رہا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی جو اس کے بعد ہے: یعنی فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ اور اس نے پہلے حکم کو منسوخ کر دیا (اور عذر نہ ہونے کی صورت میں ہر عاقل بالغ انسان پر روزہ رکھنا فرض ہو گیا)۔

1972 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّخْوِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ فَكَانَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يَفْتَدِيَ بِطَعَامِ مَسْكِينٍ افْتَدَى وَتَمَّ لَهُ صَوْمُهُ فَقَالَ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ وَقَالَ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامِ مَسْكِينٍ (کا مفہوم ہے) کہ ان میں سے جو چاہے کہ وہ ایک مسکین کا کھانا فدیہ دے تو وہ فدیہ دے دے اور اس کا روزہ مکمل ہو جائے گا۔ پھر فرمایا: ”پس جس نے خیر اور عمل صالح میں رغبت رکھی تو وہ اس کے لیے بہتر اور نفع بخش ہے اور روزے رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے“۔ اور مزید فرمایا: ”پس تم میں سے جس نے (رمضان المبارک کا) مہینہ پالیا تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے روزے رکھے“ (اس آیت سے سابقہ اختیار کا حکم منسوخ ہو گیا مگر مریض اور مسافر کے بارے میں وہ رخصت باقی رہی) چنانچہ فرمایا: ”اور جو مریض ہو یا مسافر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں (روزے رکھ کر) گنتی پوری کر لے“۔

بَاب مَنْ قَالَ هِيَ مُشَبَّتَةٌ لِلشَّيْخِ وَالْحُبْلَى

اس کا بیان جس نے کہا کہ یہ حکم بوڑھے اور حاملہ کے لیے ثابت ہے

1973 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عِكْرِمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أُثْبِتَتْ لِلْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ

حضرت قتادہ نے بیان کیا ہے کہ عکرمہ نے انہیں بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ (فدیہ کا حکم) حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے ثابت رکھا گیا ہے۔

1974 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ قَالَ كَانَتْ رُخْصَةً لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْمَرْأَةِ الْكَبِيرَةِ وَهِيَ يُطِيقَانِ الصِّيَامَ أَنْ يُفِطِرَا وَيُطْعِمَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا وَالْحُبْلَى وَالْمُرْضِعُ إِذَا خَافَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي عَلَى أَوْلَادِهِمَا أَفْطَرَتَا وَأَطْعَمَتَا

حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ارشاد باری تعالیٰ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ کے بارے میں فرمایا کہ یہ بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کے حق میں رخصت ہے حالانکہ وہ دونوں روزے کی طاقت رکھتے ہوں کہ وہ روزہ نہ رکھیں اور ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں جب انہیں اپنے بچوں کے بارے (نقصان کا) خوف ہو تو یہ روزہ نہ رکھیں اور (مسکین کو) کھانا کھلا دیں۔

بَاب الشَّهْرِ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ (مہینہ اسی دن کا ہونے کا بیان)

1975 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا أُمَّةٌ أَمِيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ الشَّهْرَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَخَنَسَ سُلَيْمَانُ أَضْبَعَهُ فِي الثَّالِثَةِ يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَثَلَاثِينَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ہم ایک امی (ان پڑھ) امت (گروہ) ہیں، نہ ہم لکھ سکتے ہیں اور نہ حساب جانتے ہیں، مہینہ اتنے دنوں کا اور اتنے دنوں کا اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے۔ (آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر یہ اشارہ فرمایا) اور سلیمان نے (یہ روایت بیان کرتے وقت) تیسری بار اپنی ایک انگلی بند کر لی۔ مراد یہ کہ مہینہ اسی دن کا ہے۔

1976 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتِكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تَفِطُّوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدُرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا كَانَ شَعْبَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ نَظَرَهُ فَإِنْ رُئِيَ فَذَاكَ وَإِنْ لَمْ يَرَوْهُ لَمْ يَحُلْ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ وَلَا

قَتَرَةً أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَإِنْ حَالَ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ أَوْ قَتَرَةٌ أَصْبَحَ صَائِمًا قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ مَعَ النَّاسِ وَلَا يَأْخُذُ بِهَذَا الْحِسَابِ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ بَلَّغْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا دَوَّانٌ أَحْسَنَ مَا يُقَدَّرُ لَهُ أَنَا إِذَا رَأَيْنَا هَلَالَ شَعْبَانَ كَذَا وَكَذَا فَالضُّومِرَانِ شَاءَ اللَّهُ لِكَذَا وَكَذَا إِلَّا أَنْ تَرَوْا الْهَلَالَ قَبْلَ ذَلِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ اَتیس دن کا ہے پس تم روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ تم اسے (یعنی چاند کو) دیکھ لو اور تم افطار نہ کرو یہاں تک کہ تم اسے (یعنی چاند کو) دیکھ لو۔ اور اگر تم برابر چھا جائے تو اس کے تیس دن پورے کر لو۔ راوی کہتا ہے کہ جب شعبان کی اَتیس تاریخ ہوتی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما چاند دیکھتے تھے۔ پس اگر وہ دکھائی دیتا، تو بہتر ہو جاتا۔ اور اگر نہ دکھائی دیتا اور آپ کے مطلع پر سامنے بادل اور گردوغبار بھی حائل نہ ہوتا۔ تو آپ صبح افطار کی حالت میں کرتے (یعنی روزہ نہ رکھتے) اور اگر آپ کے مطلع پر بادل یا گردوغبار حائل ہوتا۔ تو آپ روزے کی حالت میں صبح کرتے۔ مزید فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کے ساتھ افطار کرتے تھے اور اس حساب کا لحاظ نہ رکھتے تھے۔

حمید بن مسعدہ، عبد الوہاب اور ایوب نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اہل بصرہ کی طرف لکھا کہ ہم تک رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث پہنچی ہے جیسا کہ حدیث ابن عمر بن ابی سلمہ (یعنی اس حدیث کی مثل حدیث پہنچی ہے) اور اس میں یہ زائد ہے کہ اس کے بارے جو احسن اندازہ لگایا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ جب ہم شعبان کا چاند فلاں فلاں دن دیکھیں تو روزہ ان شاء اللہ فلاں فلاں دن ہوگا۔ مگر یہ کہ تم اس سے پہلے چاند دیکھ لو (یعنی اگر چاند نظر آجائے تو پھر اعتبار چاند کا ہوگا کیونکہ اس میں حقیقی اعتبار چاند ہی کا ہے)۔

1977 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عِيْسَى بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي فَرَارٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَبَّأْ صُنْمًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرِ مِمَّا صُنْمًا مَعَهُ ثَلَاثِينَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ جو اَتیس روزے رکھے ہیں وہ ان سے زیادہ ہیں جو ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ تیس رکھے ہیں (یعنی اَتیس دنوں کے مہینے تیس دنوں کے مہینوں کی نسبت زیادہ گزرے)۔

1978 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَهْرًا عِيدًا لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ

عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عید کے دنوں مہینے ناقص نہیں ہوتے (اور وہ) رمضان اور ذوالحجہ ہیں (یعنی دونوں مہینے دنوں کی تعداد میں یا دونوں میں سے کوئی ایک دنوں کی تعداد میں یا دونوں فضیلت میں ناقص نہیں ہوتے)۔

بَابِ إِذَا أَخْطَأَ الْقَوْمُ الْهَيْلَالَ (اس کا بیان کہ جب قوم سے چاند دیکھنے میں غلطی ہو جائے)

1979 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّدِ رِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ قَالَ وَفِطْرُكُمْ يَوْمَ تَفِطُرُونَ وَأَضْعَاكُمْ يَوْمَ تَضْعُونَ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنَى مَنَحْرٌ وَكُلُّ فِجَاجٍ مَكَّةَ مَنَحْرٌ وَكُلُّ جَنَبٍ مَوْقِفٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس بارے میں فرمایا ہے: تمہاری عید الفطر اس دن ہے جس دن تم افطار کرتے ہو اور تمہاری عید الاضحیٰ اس دن ہے جس دن تم قربانی کرتے ہو۔ تمام عرفات موقوف (وقوف کرنے کی جگہ) اور تمام منیٰ قربان گاہ ہے اور مکہ مکرمہ کا ہر راستہ قربان گاہ ہے اور تمام مزدلفہ موقوف ہے۔

بَابِ إِذَا أُغْنِيَ الشَّهْرُ (جب رمضان المبارک کی چاند رات مطلع ابرا آلود ہو)

1980 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ لِرُؤْيَا رَمَضَانَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَا ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ

عبداللہ بن ابی قیس نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ شعبان کے دنوں کو جتنا یاد رکھتے تھے اتنا کسی اور مہینے کے دنوں کو یاد نہ رکھتے تھے۔ پھر آپ ﷺ رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے تھے۔ اور اگر اس پر بادل چھا جاتے تو آپ ﷺ تیس دن مکمل کرتے اور پھر روزہ رکھتے۔

1981 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَرْزَازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْفَيْهِيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَبِرِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ وَغَيْرُهُ عَنْ مَنْصُورِ عَنْ رَبِيعِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يُسَمِّ حَذِيفَةَ 1

ربیع بن حراش نے حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مہینے کا آغاز (اس کے آنے سے) پہلے نہ کرو (یعنی مہینہ شروع ہونے سے پہلے ہی روزے رکھنا شروع نہ کرو) یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو یا پھر گنتی مکمل کر لو، پھر روزے رکھو۔ یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو یا دنوں کی تعداد مکمل کر لو (یعنی چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو)۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اسے سفیان وغیرہ نے منصور عن ربیع عن رجل من اصحاب النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے۔ اس نے حدیفہ کا نام ذکر نہیں کیا۔

بَاب مَنْ قَالَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ

اس کا بیان جس نے کہا: اگر تم پر مطلع ابراہود ہو تو تیس روزے رکھو

1982 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ بِصِيَامِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ وَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ حَالَ دُونَهُ غَمَامَةٌ فَأَتَمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطَرُوا وَالشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ وَشُعْبَةُ وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عِكْرِمَةَ لَمْ يَقُولُوا ثُمَّ أَفْطَرُوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ حَاتِمُ بْنُ مُسْلِمٍ ابْنُ أَبِي صَغِيرَةَ وَأَبُو صَغِيرَةَ زَوْجُ أُمِّهِ 1

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ایک دن یا دو دنوں کے روزے کے ساتھ مہینے کا آغاز پہلے نہ کرو (یعنی مہینہ شروع ہونے سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔) سوائے اس کے کہ تم میں سے کوئی (اپنی عادت کے مطابق) روزہ رکھے (تو پھر ان دنوں کے روزے میں کوئی حرج نہیں) اور تم روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو۔ پھر تم روزے رکھتے رہو یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو۔ اور اگر اس کے سامنے بادل ہو جائے تو پھر تیس دن کھل کر لو۔ پھر افطار کرو (یعنی تیس روزے کھل کر کے عید الفطر ادا کرو) اور مہینہ اسی دن کا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے حاتم بن ابی صغیرہ، شعبہ اور حسن بن صالح نے سماک سے اس معنی میں روایت کیا ہے۔ انہوں نے ثم افطروا کے الفاظ نہیں کہے۔ ابو داؤد نے کہا: وہ حاتم بن مسلم بن ابی صغیرہ ہے اور ابو صغیرہ اس کی ماں کا خاوند ہے۔

بَابِ التَّقْدِيمِ (رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ آتِيهِ مِنَ السَّمَاءِ) مِنْ أَوَّلِ رَجَبٍ

1983 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَسَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمًا وَقَالَ أَحَدُهُمَا يَوْمَيْنِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا: کیا تو نے ماہ شعبان میں سے کسی دن روزہ رکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس جب تو افطار کرے (یعنی رمضان المبارک گزر جائے) تو ایک دن روزہ رکھنا اور ان دو (عمران بن حصین اور سعید الجریری) میں سے ایک نے کہا ہے کہ دو دن روزے رکھنا۔

1984 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّبِيعِيُّ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْمُغِيرَةِ بْنِ فَرْوَةَ قَالَ قَالَ قَامَ مُعَاوِيَةُ فِي النَّاسِ بِدَيْرِ مَسْحَلِ الَّذِي عَلَى بَابِ حِمْصَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْهَيْلَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَأَنَا مُتَقَدِّمٌ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَفْعَلَهُ فَلْيَفْعَلْهُ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ

1 - ایک نسخہ میں قال ابو داؤد وهو حاتم بن مسلم تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

السَّبِيحِيُّ فَقَالَ يَا مُعَاوِيَةَ أَشَيْئٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمْ شَيْئٌ مِنْ رَأْيِكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ صُومُوا الشَّهْرَ وَسِرًّا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قَالَ الْوَلِيدُ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ سِرًّا أَوْلُهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا أَبُو مُسَهَّرٍ قَالَ كَانَ سَعِيدُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ سِرًّا أَوْلُهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سِرًّا وَسَطُهُ وَقَالُوا آخِرُهُ (1)

ابوالازہر مغیرہ بن فروہ نے کہا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ باب حمص پر واقع دیر محل میں لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ ہم نے چاند فلاں فلاں دن دیکھا ہے اور میں مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزہ رکھنے لگا ہوں۔ پس جو اس طرح کرنا پسند کرے اسے چاہیے کہ وہ اس طرح کر لے۔ راوی کہتے ہیں کہ مالک بن ہمیرہ السخمی وہاں کھڑے ہوئے اور کہا: اے معاویہ! کیا تم نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بھی سنا ہے یا یہ تمہاری رائے ہے۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: تم مہینہ اور اس کے آخر میں روزے رکھو (یعنی شعبان میں اور اس کے آخر میں) یا شہر سے مراد رمضان المبارک ہے یعنی تم رمضان المبارک میں اور اس سے پہلے روزے رکھو (اور اس سے پہلے شعبان کا آخر ہی ہوتا ہے)۔ سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی نے اس حدیث میں کہا ہے کہ ولید نے کہا: میں نے ابو عمرو اوزاعی کو یہ کہتے سنا ہے کہ سہارے سے مراد مہینے کا اول ہے۔

احمد بن عبد الواحد اور ابو مسہر نے کہا: سعید بن عبد العزیز کہا کرتے تھے کہ سہارے سے مراد مہینے کا اول ہے۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ بعض نے کہا ہے: اس سے مراد مہینے کا وسط ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد آخر ہے۔

بَابُ إِذَا رُئِيَ الْهَيْلَالُ فِي بَدْيِ قَبْلِ الْأَخْرَيْنِ بِبَلَدِيَّةٍ

اس کا بیان کہ جب کسی شہر میں چاند دوسروں سے ایک رات پہلے دکھائی دے

1985 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَزْمَةَ أَخْبَرَنَا كَرِيبُ بْنُ أُمِّ الْفَضْلِ ابْنَةُ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا فَاسْتَهَلَّ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتَا الْهَيْلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهَيْلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ قُلْتُ رَأَيْتُهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ وَرَأَى النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَكُنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَرَاهُ نَصُومُهُ حَتَّى نَكْمِلَ الثَّلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَفَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيِي مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

کریب نے بیان کیا ہے کہ ام فضل بنت الحارث نے اسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف شام بھیجا۔ پس میں شام آیا اور اس کا کام کیا اور رمضان کا چاند طلوع ہو گیا اور میں شام ہی میں تھا۔ ہم نے وہاں جمعہ کی شام چاند دیکھا تھا پھر میں

1 - قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

مہینے کے آخر میں مدینہ طیبہ آیا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا، پھر چاند کا ذکر کیا اور کہا: تم نے چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے بتایا کہ میں نے جمعہ کی رات چاند دیکھا تھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا تو نے اسے بذات خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں۔ اور لوگوں نے بھی اسے دیکھا اور انہوں نے روزہ رکھا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا لیکن ہم نے تو ہفتہ کی رات چاند دیکھا تھا اور ہم مسلسل روزے رکھتے رہیں گے یہاں تک کہ ہم تیس کھل کر لیں یا ہم چاند دیکھ لیں۔ تو میں نے کہا: کیا آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے چاند دیکھنے اور ان کے روزے رکھنے پر اکتفا نہیں کریں گے۔ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم ارشاد فرمایا ہے۔

1986 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَجُلٍ كَانَ بِيضِيًّا مِنَ الْأَمْصَارِ قَصَامَ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَشَهِدَ رَجُلَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَا الْهَيْلَالَ لَيْلَةَ الْأَحَدِ فَقَالَ لَا يَقْضَى ذَلِكَ الْيَوْمَ الرَّجُلُ وَلَا أَهْلُ مِصْرَ إِلَّا أَنْ يَعْلَمُوا أَنَّ أَهْلَ مِصْرٍ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ قَدْ صَامُوا يَوْمَ الْأَحَدِ فَيَقْضُونَهَا،

اشعث نے حسن سے ایک آدمی کے بارے میں بیان کیا ہے: وہ شہروں میں سے ایک شہر میں رہ رہا تھا۔ تو اس نے سوموار کے دن روزہ رکھا اور دو آدمیوں نے شہادت دی کہ انہوں نے اتوار کی رات چاند دیکھا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اس دن کی نہ وہ آدمی قضا کرے گا اور نہ اس کے شہر کے باسی۔ مگر یہ کہ وہ جان لیں کہ مسلمانوں کے شہروں میں سے اہل مصر نے اتوار کے دن روزہ رکھا ہے۔ تب وہ اس کی قضا کریں گے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشُّكِّ (يَوْمِ شُكِّ كِے روزے کے مکروہ ہونے کا بیان)

1987 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ صَلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَارِ بْنِ الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَأَتَى بِشَاةٍ فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ عَمَارٌ مَنْ صَامَ هَذَا الْيَوْمَ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ

ابو خالد الاحمر نے عمرو بن قیس سے انہوں نے ابو اسحاق سے اور انہوں نے صلہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم اس دن عمار کے پاس تھے جس میں شک کیا جاتا ہے (یوم شک سے مراد تیسویں شعبان کا دن ہے)۔ وہ ایک بکری لائے۔ تو بعض لوگ پیچھے دور ہٹ گئے (یعنی انہوں نے روزہ کے سبب کھانے سے انکار کیا) تو حضرت عمار نے فرمایا: جس نے آج کے دن روزہ رکھا تحقیق اس نے حضرت ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

بَابُ فِيمَنْ يَصِلُ شُعْبَانَ بِرَمَضَانَ (اس کا بیان جو شعبان کو رمضان سے ملا دیتا ہے)

1988 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقْدِمُوا صَوْمَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَوْمُ يَوْمِهِ رَجُلٌ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الصَّوْمَ

کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ اس کے خلاف نہیں ہے اور علماء عن ابیہ کے سوا کسی نے اسے ذکر نہیں کیا۔

بَاب شَهَادَةِ رَجُلَيْنِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ

(شوال کا چاند دیکھنے پر دو آدمیوں کی شہادت کا بیان)

1991 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَرْزَاؤُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْجَدَلِيُّ مِنْ جَدِيلَةَ قَيْسِ أَنَّ أَمِيرَ مَكَّةَ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ عَهْدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَتُّسِكَ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ لَمْ تَرَكَ وَشَهِدَ شَاهِدًا عَدْلًا نَسَكْنَا بِشَهَادَتَيْهِمَا فَسَأَلْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ الْحَارِثِ مَنْ أَمِيرُ مَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي ثُمَّ لَقَيْتَنِي بَعْدَ فَقَالَ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ أَخُو مُحْتَدِ بْنِ حَاطِبٍ ثُمَّ قَالَ الْأَمِيرُ إِنَّ فِيكُمْ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ مِنِّي وَشَهِدَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَوْ مَا بِيَدِهِ إِلَى رَجُلٍ قَالَ الْحُسَيْنُ فَقُلْتُ لَيْسَ بِرَأِي جَنْبِي مَنْ هَذَا الَّذِي أَوْ مَا إِلَيْهِ الْأَمِيرُ قَالَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَصَدَقَ كَانَ أَعْلَمَ بِاللَّهِ مِنْهُ فَقَالَ بِذَلِكَ أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حسین بن حارث جدلی جو قیس کے قبیلہ جدیلہ سے تعلق رکھتے تھے، نے بیان کیا کہ امیر مکہ نے خطبہ دیا۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا ہے کہ ہم چاند دیکھ کر مناسک حج ادا کریں۔ اور اگر ہم اسے نہ دیکھ سکیں اور دو عادل آدمی اس کی شہادت دے دیں تو ہم ان کی شہادت کے ساتھ احکام حج ادا کریں گے۔ پس میں نے حسین بن حارث سے پوچھا: امیر مکہ کون تھا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا پھر اس کے بعد وہ مجھ سے ملے اور بتایا وہ حارث بن حاطب محمد بن حاطب کے بھائی تھے۔ پھر امیر نے کہا: بلاشبہ تم میں سے وہ آدمی موجود ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اسی نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شہادت دی ہے اور اپنے ہاتھ سے ایک آدمی کی طرف اشارہ بھی کیا۔ حسین کہتے ہیں: پھر میں نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے بوڑھے بزرگ سے پوچھا: یہ آدمی کون ہے جس کی طرف امیر نے اشارہ کیا ہے۔ تو اس نے بتایا: یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور امیر نے سچ کہا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس سے زیادہ جانتے ہیں اور انہوں نے بھی کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم ارشاد فرمایا ہے۔

1992 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَخَلْفُ بْنُ هِشَامِ الْمُبَرِّقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَقَدِمَ أَعْرَابِيَانِ فَشَهِدَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّهِ لِأَهْلِ الْهَيْلَالِ أَمْسِ عَشِيَّةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ أَنْ يُفِطُوا وَإِذَا خَلَفَ فِي حَدِيثِهِ وَأَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ

ربیع بن حراش نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی آدمی سے یہ بیان کیا ہے کہ لوگوں کا رمضان المبارک کے آخری دن میں اختلاف ہو گیا۔ پس دو اعرابی آئے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس یہ شہادت دی: قسم بخدا!

ان دونوں نے کل شام چاند دیکھا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ روزہ افطار کر دیں۔ اور خلف نے اپنی روایت میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں دوسرے دن صبح سویرے عید گاہ کی طرف جانے کا بھی حکم فرمایا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی عذر کے سبب پہلے دن عید کی نماز ادا نہ ہو سکے تو پھر دوسرے دن پڑھ لی جائے)۔

بَابُ فِي شَهَادَةِ الْوَاحِدِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے چاند کی روایت کے لیے ایک آدمی کی شہادت کافی ہونے کا بیان

1993 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرِّبَّانِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَوْرٍ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ يَعْنِي الْجُعْفَى عَنْ زَائِدَةَ التَّمِيمِيَّةِ عَنْ سَبَّاحٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهَيْلَالَ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَدِينُ فِي النَّاسِ فَنِيصُومُوا غَدًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: بلاشبہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ حسن نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ مراد رمضان المبارک کا چاند ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تو شہادت دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

1994 - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَبَّاحِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي هِلَالِ رَمَضَانَ مَرَّةً فَأَرَادُوا أَنْ لَا يَقُومُوا وَلَا يَصُومُوا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنَ الْخَبْرَةِ فَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهَيْلَالَ فَأَبَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهَيْلَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَتَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ يَقُومُوا وَأَنْ يَصُومُوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ سَبَّاحٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مَرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِيَامَ أَحَدًا إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

حماد نے سماک بن حرب سے اور انہوں نے عکرمہ سے بیان کیا ہے کہ ایک بار وہ رمضان المبارک کے چاند کے بارے میں شک میں پڑ گئے۔ پس انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ نہ قیام کریں گے (یعنی نماز تراویح نہیں پڑھیں گے) اور نہ ہی روزہ رکھیں گے۔ پس اتنے میں حرہ سے ایک اعرابی آیا اور اس نے شہادت دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ پس اسے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ اور اس نے شہادت دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے لوگوں میں اعلان کیا کہ وہ قیام کریں (یعنی نماز تراویح پڑھیں) اور روزہ رکھیں۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو ایک جماعت نے سماک عن عکرمہ سے مرسل روایت کیا ہے اور حماد بن سلمہ کے سوا کسی نے بھی قیام کا ذکر نہیں کیا۔

1995 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمْدٍ الرَّحْمَنِيُّ وَأَنَا حَدِيثُهُ أَتَقَنَّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ

هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَأَى النَّاسَ الْهَلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَهُ 1، وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ لوگوں نے چاند دیکھنے کی کوشش کی (مگر وہ نہ دیکھ سکے) اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے۔ پس آپ ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

بَابُ فِي تَوْكِيدِ السُّحُورِ (سحری کے کھانے کی تاکید کا بیان)

1996 - حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ فِضْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحْرِ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے کے مابین فرق سحری کا کھانا ہے (یعنی ہم سحری کے وقت کھانا کھاتے ہیں اور وہ نہیں کھاتے)۔

بَابُ مَنْ سَتَى السُّحُورَ الْغَدَاةَ (سحری کے کھانے کو غداء کا نام دینے والے کا بیان)

1997 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقِيفِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخِطَّاطُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رُفَيْمٍ عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى السُّحُورِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاةِ الْمُبَارَكِ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں مجھے سحری کے کھانے کی طرف بلایا اور فرمایا: غداء کی طرف آ، جس میں برکت رکھی گئی ہے (یعنی اس اعتبار سے کہ یہ ہمارے نبی علیہ السلام کی سنت ہے اور اس اعتبار سے بھی کہ یہ آدمی کو روزے کی قوت عطا کرتا ہے اور اس کے سبب روزے کی شدت اور تلخی سہل اور ہلکی ہو جاتی ہے)۔

1998 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ أَبُو الْمُطَرِّفِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ الْقَشِيرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نِعَمَ سَحُورِ الْمُؤْمِنِ الشُّؤْمُ 2

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کے لیے سحری کا بہترین کھانا کھجور ہے۔

بَابُ وَقْتِ السُّحُورِ (سحری کے وقت کا بیان)

1999 - حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقَشِيرِيِّ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ سُرَّةَ بِنْتِ

جُنْدُبٌ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيْتَاضُ الْأَفْقِ الَّذِي هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ

عبداللہ بن سوادہ قشیری نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے اور نہ افق کی وہ سفیدی جو اس طرح (یعنی طولاً) پھیلتی ہے (کیونکہ وہ فجر کاذب کہلاتی ہے، اس کے وقت سحری کھانا جائز ہوتا ہے لیکن نماز فجر کی ادائیگی صحیح نہیں ہوتی۔) یہاں تک کہ وہ روشنی عرضاً پھیل جائے (یعنی فجر صادق طلوع ہو جائے۔ اس کی روشنی عرضاً پھیلتی ہے اور پھر پھیلتی ہی چلی جاتی ہے۔ جب کہ فجر کاذب کی روشنی طولاً پھیلتی ہے لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ختم ہو کر پھر تار کی چھا جاتی ہے اس لیے صبح کے احکام کا آغاز فجر صادق سے ہوتا ہے اور اسی کا طلوع انتہائے وقت سحر ہے)۔

2000۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الشَّيْبِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمِكُمْ وَيَنْتَبِهَ نَائِمِكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا قَالَ مُسَدَّدٌ وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَيْهِ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَمَذَّ يَحْيَى بِأَصْبَعِيهِ السَّبَابَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت بلال کی اذان تم میں سے کسی کو سحری کھانے سے نہ روکے۔ کیونکہ وہ اذان دیتے ہیں، یا کہا: وہ ندا دیتے ہیں (یہ راوی کو شک ہے) تاکہ تمہارے قیام کرنے والے (یعنی نوائل ادا کرنے والے) واپس لوٹ آئیں اور تم میں سے سونے والے بیدار ہو جائیں۔ اور فجر وہ نہیں ہے جو اس طرح ہو۔ مسدد نے کہا ہے: اور یحییٰ نے اپنی ہتھیلیوں کو جمع کیا اور اس طرح اشارہ کیا (یعنی ہتھیلیوں کو بلند کر کے طولاً اشارہ کیا کہ یہ فجر کاذب ہے) اور یحییٰ نے اپنی شہادت کی دو انگلیوں کو (دائیں بائیں) پھیلا یا (اور عرضاً اشارہ کیا کہ یہ فجر صادق ہے)۔

2001۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا مُلَاذِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السُّعْمَانِ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلُّوا وَاشْرَبُوا وَلَا يَهْدِنَكُمْ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ فَكَلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَعْتَرِضَ لَكُمْ الْأَحْمَرُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْيَمَامَةِ²

قیس بن طلح نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھاؤ اور پیو اور بلندی کی جانب پھلنے والی روشنی تمہیں پریشان نہ کرے۔ پس کھاتے رہو اور پیتے رہو، یہاں تک کہ تمہارے لیے سفیدی عرضاً پھیل جائے۔ (کیونکہ فجر صادق کی سفیدی کے بعد سرخی نمودار ہوتی ہے اس لیے اس سفیدی کو لفظ احمر سے تعبیر کیا گیا ہے) ابوداؤد نے کہا ہے: یہ روایت ان میں سے ہے جن کے ساتھ اہل یمامہ منفرد ہیں۔

1۔ ایک نسخہ میں یہاں أَحَدُكُمْ ہے۔ 2۔ قال ابوداؤد ما آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

2002- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ شُرَيْحٍ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ الْمَعْنَى عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ حَتَّى يَتَّبِعِينَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخَذْتُ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ فَوَضَعْتُهُمَا تَحْتِ وَسَافَيْتِي فَتَنَظَّرْتُ فَلَمْ أَتَّبِعِينَ فَدَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَحَّحَكَ فَقَالَ إِنَّ وَسَادَكَ لَعَرِيضٌ طَوِيلٌ إِنَّهَا هِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهَا هِيَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ”یہاں تک کہ سفید دھاگا (فجر صادق کی روشنی) سیاہ دھاگے (رات کی سیاہی) سے جدا ہو جائے“ تو میں نے ایک سفید دھاگا اور ایک سیاہ دھاگا اٹھایا اور انہیں اپنے نچلے کے نیچے رکھ دیا۔ پھر میں دیکھتا رہا اور میں (ان کے درمیان) فرق نہ کر سکا۔ پھر میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ مسکرائے اور فرمایا: تمہارا تکیہ یقیناً لمبا چوڑا ہے۔ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔ اور حضرت عثمان نے کہا ہے کہ مراد رات کی سیاہی اور دن کی روشنی (سفیدی) ہے۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ الْبَدَاءَ وَالْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ

ایسے آدمی کے بارے میں جو اذان سے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو

2003- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمْ الْبَدَاءَ وَالْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ فَلَا يَضَعُهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اذان سے اور کھانے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اسے (ہاتھ سے) نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی حاجت پوری کر لے۔

فائدہ: اس حدیث کی مختلف توجیہات کی گئی ہیں۔ اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ سحری کا مدار طلوع فجر پر ہے اذان فجر پر نہیں۔ لہذا اگر کسی شخص کا ظن غالب یہ ہو کہ ابھی تک طلوع فجر نہیں ہوا تو باوجود اذان کے وہ کھا سکتا ہے۔ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ بعض کے نزدیک منتہائے سحر فجر کا روشن ہونا ہے نہ کہ نفس فجر کا طلوع ہونا، جب کہ اذان کا وقت طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اذان سے مراد اذان بلال ہو جس کے بعد کھانا پینا جائز ہوتا تھا۔

بَابُ وَقْتِ فِطْرِ الصَّائِمِ (روزے دار کے لیے افطاری کے وقت کا بیان)

2004- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامِ الْمَعْنَى قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ فَاهُنَا وَذَهَبَ النَّهَارُ مِنْ فَاهُنَا إِذَا مُسَدَّدٌ وَغَابَتْ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

حضرت عامر بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب اس جانب

(مشرق) سے رات آجائے اور اس جانب (مغرب) سے دن چلا جائے۔ اور مسدد نے یہ زائد بیان کیا: ”اور سورج غروب ہو جائے“ تو روزے دار (اپنا روزہ) افطار کر لے۔

2005۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُوَيْسٍ يَقُولُ سَمِعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتْ الشَّمْسُ قَالَ يَا بِلَالُ انْزِلْ فَاجِدْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجِدْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجِدْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَّ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَقْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

سليمان الشيباني نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے اور آپ روزے کی حالت میں تھے۔ پس جب سورج غروب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اتر اور ہمارے لیے ستوتیار کرو۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ شام ہونے دیں۔ پھر آپ نے فرمایا: اتر اور ہمارے لیے ستوتیار کرو۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ابھی آپ پر دن ہے (یعنی دن باقی ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اتر اور ہمارے لیے ستوتیار کرو۔ پس وہ اترے اور ستوتیار کیے اور رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمائے۔ پھر فرمایا: جب تم رات کو دیکھو کہ وہ اس جانب (مشرق) سے آگئی ہے تو روزے دار روزہ افطار کر لے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَعْجِيلِ الْفِطْرِ (اس کا بیان کہ افطاری میں جلدی کرنا مستحب ہے)

2006۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَعِيَّةٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہے۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ اس میں تاخیر کرتے ہیں۔

2007۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَا وَمَسْرُوقٌ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَلَيْسَ يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا هَذَا اللَّهُ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ابوعطیہ نے بیان کیا ہے کہ میں اور مسروق ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ہم نے کہا: اے ام المؤمنین! حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے دو آدمی ہیں۔ ان میں سے ایک افطاری میں جلدی کرتا ہے اور نماز میں بھی جلدی کرتا ہے اور دوسرا افطاری میں دیر کرتا ہے اور نماز میں بھی تاخیر کرتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: دونوں میں سے کون افطاری میں جلدی کرتا ہے اور نماز میں جلدی کرتا ہے۔ ہم نے بتایا: حضرت عبداللہ۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

بَاب مَا يُفْطَرُ عَلَيْهِ (اس شے) کا بیان جس سے روزہ افطار کیا جائے

2008۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الزُّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلْيُفْطِرْ عَلَى الشَّرِيفِ إِنْ لَمْ يَجِدْ الشَّرِيفَ فَعَلَى الْمَاءِ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ

رباب نے اپنے چچا سلمان بن عامر سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزے دار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کھجور سے افطار کرے۔ اور اگر وہ کھجور نہ پائے تو پھر پانی سے افطار کر لے۔ کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔
فائدہ: اس حدیث میں امر و جوب کے لیے نہیں بلکہ امر استحباب کے لیے ہے۔ لہذا کسی بھی پاک اور طیب شے سے افطاری صحیح ہے۔ لیکن حدیث میں مذکور چیزوں سے افطاری افضل و اعلیٰ ہوگی۔

2009۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ (1) فَعَلَى تَسْرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ

حضرت ثابت البنانی نے بیان کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے قبل تر کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے اور اگر تر کھجوریں نہ ہوتیں تو پھر خشک کھجوروں سے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پھر پانی کے چند گھونٹ نوش فرما کر افطار کر لیتے۔

بَاب الْقَوْلِ عِنْدَ الْإِفْطَارِ (افطار کے وقت دعا کا بیان)

2010۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ سَالِمِ الْمُقَفَّعِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكُفِّ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتْ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرَانِ شَاءَ اللَّهُ

مردان یعنی ابن سالم مقفع نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ اپنی ریش مبارک کو ہتھیلی میں پکڑے ہوئے تھے اور مشتم سے زائد کاٹ رہے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے: پیاس ختم ہوگئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اجر ثابت ہو گیا۔

2011۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ صُنْتُ وَعَلَى رِثْقِكَ أَفْطَرْتُ

حضرت معاذ بن زہرہ سے روایت ہے کہ ان تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب افطار کرتے تھے تو اس طرح

کہتے: اے اللہ! تیرے لیے ہی میں نے روزہ رکھا اور تیرے رزق کے ساتھ میں نے افطار کیا۔

بَابُ الْفِطْرِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ (غروب آفتاب سے پہلے افطار کرنے کا بیان)

2012۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْفِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ قَاطِبَةَ بِنْتِ الْمُثَنِّدِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا يَوْمَ مَالِي رَمَضَانَ فِي غَيْمٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو سَامَةَ قُلْتُ لِهِشَامٍ أَمْرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ وَبَدَأَ مِنْ ذَلِكَ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں ہم نے ایک دن بادل کے سبب رمضان المبارک کا روزہ افطار کر لیا تو پھر سورج نکل آیا۔ ابو اسامہ نے کہا: میں نے ہشام کو کہا: تو پھر انہیں قضا کا حکم دیا گیا؟ انہوں نے کہا: یہ تو ضروری ہے۔ (یعنی اگر اس طرح غلطی کے سبب روزہ افطار ہو جائے تو صرف روزے کی قضا لازم ہوگی)۔

بَابُ فِي الْوِصَالِ (صوم وصال کا بیان)

2013۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا فَمَاذَا تَوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَطْعَمُ وَأَسْقِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ (وصال سے مراد ایسا روزہ ہے جو افطار کے بغیر دو یا زائد دنوں پر محیط ہو)۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے کھلا دیا جاتا ہے اور پلا دیا جاتا ہے۔

2014۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ بَكْرَ بْنَ مَضَرَ حَدَّثَهُمْ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَهْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَوَاصِلُوا فَإِنَّكُمْ أَرَادَ أَنْ يَوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَمَاذَا تَوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي مُطْعَمٌ يُطْعَمُنِي وَسَاقِيًا يُسْقِينِي

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم صوم وصال نہ رکھو۔ پس تم میں سے جو کوئی صوم وصال کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ سحری تک وصال کرے (یعنی پہلے دن کے روزے کو دوسری سحری تک مسلسل باقی رکھے) صحابہ کرام نے عرض کی: آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں، بلاشبہ مجھے کھلانے والا کھلا دیتا ہے اور پلانے والا پلا دیتا ہے۔

فائدہ: اس کی شرح میں شارحین کے کئی اقوال ہیں: بعض نے کہا: مراد حقیقی طعام و شراب ہے، تو پھر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ پھر وصال کیسا؟ تو جواب یہ ہے کہ یہ جنت کا طعام و شراب ہے جو مفسد صوم نہیں۔ لیکن اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ طعام و شراب سے مراد لازم طعام و شراب ہے یعنی جو قوت اس سے حاصل ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ مجھے بغیر طعام و شراب کے عطا فرما

دیتا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سے مقصود نفی احساس ہے یعنی آپ پر جو معارف الہیہ اور تجلیات ربانیہ کا فیضان ہوتا ہے اس کی وجہ سے آپ کو بھوک پیاس کا احساس نہیں ہوتا۔ (بذل المجہود ص 165 ج 11)

اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر صحابہ کرام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثل نہیں ہیں تو پھر اور کون آپ کی مثل ہو سکتا ہے؟ (الدر المنضوٰد ص 204 ج 4)

بَابُ الْغَيْبَةِ لِلصَّائِمِ (روزے دار کے لیے غیبت کا بیان)

2015۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْمُتَّقِرِيِّ عَنِ أَبِيهِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ بِهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَقَالَ أَحْمَدُ فَهَيْتُ إِسْنَادُهُ مِنْ أَبِي ذَيْبٍ وَأَفْهَمَنِي الْحَدِيثَ رَجُلًا إِلَى جَنْبِهِ أَرَاهُ ابْنَ أَخِيهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جھوٹ بولنا اور اس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑا، تو اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ (آدمی) اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ احمد نے کہا: میں نے اس کی اسناد کو ابن ابی ذئب سے سمجھا اور ان کے پہلو میں بیٹھے ہوئے آدمی نے مجھے حدیث سمجھائی۔ میرا خیال ہے کہ وہ ان کا بھتیجا تھا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ روزہ فقط بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں بلکہ روزے کی حقیقی برکات سے فیضاب ہونے کے لیے ضروری ہے کہ جملہ اعضاء بدن پر روزے کی پابندیاں عائد کی جائیں اور ان میں زبان کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اس لیے اسے پاک رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اسے جھوٹ وغیرہ کی غلاطت سے محفوظ رکھا جائے۔ تب ہی دل کی طہارت کا اہتمام ہو سکے گا۔ ورنہ روزے کے مقاصد کا حصول ممکن نہیں ہوگا۔

2016۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ 1 إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلَا يَزِفُّهُ وَلَا يَجْهَلُ فَإِنْ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيُقْتَلْ إِنْ صَائِمًا 2

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کوئی روزے دار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ گالی گلوچ نہ دے اور نہ ہی جہالت کا مظاہرہ کرے۔ اور اگر کوئی آدمی اس سے جھگڑا فساد کرے یا اسے گالیاں وغیرہ دے تو اسے یہ کہنا چاہیے: میں تو روزے سے ہوں، میں روزے دار ہوں۔

فائدہ: روزے کے فوائد میں سے بہت بڑا فائدہ صبر کی تلقین ہے۔ تب ہی روزے کی حقیقی روح تقویٰ نصیب ہوتی ہے۔ اس لیے روزے کی حالت میں ہر ایسا عمل کرنا ممنوع ہے جو شریعت اسلامیہ اور مقام انسانیت سے موافقت نہ رکھتا ہو۔ اس لیے روزے دار کی شان یہ ہے کہ اگر کوئی اسے مقصد سے دور ہٹانے کی سعی مذموم بھی کرے تو وہ اپنے روزے کے تقدس کو قائم اور برقرار رکھے۔

بَابُ السَّوَاكِ لِلصَّائِمِ (روزے دار کے لیے مسواک کرنے کا بیان)

2017- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ زَادَ مُسَدَّدٌ مَا لَا أَعُدُّ وَلَا أَحْصِي

حضرت عاصم بن عبید اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے درآنحالیکہ آپ روزہ رکھے ہوتے۔ مسدد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ (اتنی بار دیکھا) جسے میں نہ شمار کر سکتا ہوں اور نہ گن سکتا ہوں (یعنی کثرت سے روزے کی حالت میں آپ کو مسواک کرتے دیکھا ہے)۔

بَابُ الصَّائِمِ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنَ الْعَطَشِ وَيُبَالِغُ فِي الْإِسْتِشْقَاءِ

روزے دار کیلئے پیاس کے سبب اپنے اوپر پانی انڈیلنا اور ناک میں پانی چڑھانے کا بیان

2018- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ النَّاسَ فِي سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ بِالْفِطْرِ وَقَالَ تَقَوُّوا الْعَدُوَّ كُمْ وَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ الَّذِي حَدَّثَنِي لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْعَرَبِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ

ابو بکر بن عبد الرحمن نے حضور نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب سے یہ بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے فتح مکہ کے سال لوگوں کو سفر کے دوران روزہ افطار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا: اپنے دشمن کے مقابلہ کے لیے قوت حاصل کرو۔ اور رسول اللہ ﷺ نے خود روزہ رکھا۔

ابو بکر نے بیان کیا کہ مجھے اس صحابی نے بتایا جس نے مذکورہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام عرج پر پیاس میں گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی انڈیلتے ہوئے دیکھا اور آپ روزے کی حالت میں تھے۔

2019- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْغُرَى الْإِسْتِشْقَاءِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا

عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے باپ لقیط بن صبرہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ کرو مگر یہ کہ تم روزے دار ہو (یعنی عام حالات میں ناک کو صاف کرنے کے لیے دوران وضو پانی خوب اوپر تک چڑھانا چاہیے تاکہ طہارت کا اہتمام ہو سکے۔ لیکن روزے کی حالت میں نہیں کیونکہ اس میں پانی اوپر دماغ تک پہنچنے کا خدشہ ہے جو مفید صوم ہے، اس لیے احتیاط کرنی چاہیے)۔

بَابُ فِي الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ (روزے دار کے لیے چھپنے لگوانے کا بیان)

2020- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَبِيْعًا عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ يَعْنِي الرَّجَبِيَّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَقْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ شَيْبَانُ أَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّجَبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَزْمِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ بَيْنَمَا هُوَ يَتَشَاوَرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

ابو قلابہ نے ابو اسماء الرجبی سے اور انہوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چھپنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔ شیبان نے کہا ہے: مجھے ابو قلابہ نے خبر دی ہے کہ ابو اسماء الرجبی نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان نے انہیں بتایا کہ اس نے یہ خبر حضور نبی کریم ﷺ سے سنی ہے۔ احمد بن حنبل، حسن بن موسیٰ اور شیبان نے یہی روایت کیا ہے کہ مجھے ابو قلابہ جرمی نے بتایا ہے کہ انہوں نے یہ خبر دی ہے کہ شداد بن اوس حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

فائدہ: بذل الجہود میں شرح السنۃ میں یہ منقول ہے کہ اس حدیث کا معنی ہے تعرضاً للافطار۔ یعنی ان دونوں نے اپنے روزے کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ حاجم نے تو اس لیے کہ اس میں اندیشہ ہے کہ چونے کی وجہ سے خون کا کوئی قطرہ اس کے حلق میں نہ چلا جائے اور لگوانے والے نے اس لیے کہ ممکن ہے اس کو کمزوری لاحق ہو جائے اور وہ افطار پر مجبور ہو جائے۔ اور یہ توجیہ بھی ہے کہ اس سے مراد غیبت ہونہ کہ چھپنے۔ (بذل الجہود ج 11، ص 178)

2021- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى عَلَى رَجُلٍ بِالْبَقِيْعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي لِيُشْمَانَ عَشْرَةَ خَلْفًا مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَقْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى خَالِدُ الْحَذَّادُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِإِسْنَادِ أَيُّوبَ مِثْلَهُ

ابو قلابہ نے ابو الاشعث سے اور انہوں نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مقام بقیع پر ایک آدمی کے پاس آئے اور وہ چھپنے لگوار ہا تھا اور آپ ﷺ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، رمضان المبارک کے اٹھارہ دن گزر چکے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: چھپنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں نے روزہ توڑ دیا۔ ابو داؤد نے کہا: خالد الحذاء نے ابو قلابہ سے ایوب کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

2022- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ شَيْخًا مِنْ الْحَيِّ قَالَ عُثْمَانُ فِي حَدِيثِهِ مُصَدِّقٌ أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَقْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

اسماعیل بن ابراہیم نے ابن جریج سے بیان کیا کہ مجھے قبیلے کے شیخ مکحول نے خبر دی ہے کہ عثمان جن کی حدیث میں

تصدیق کی گئی ہے، نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھپنے لگانے والے اور لگوانے والے (دونوں) نے روزہ توڑ دیا۔

2023- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثُوبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَقْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجِمُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ ثُوبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

علاء بن حارث نے مکحول سے انہوں نے ابواسماء الرحبی سے اور انہوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: چھپنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔ ابو داؤد نے کہا: اسے ابن ثوبان نے اپنے باپ سے اور انہوں نے مکحول سے ان کی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَاب فِي الرَّخْصَةِ فِي ذَلِكَ مَخْطِئَةً لِكُلِّ رَخِصَةٍ كَابْيَانٍ

2024- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَهَيْشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپنے لگوائے حالانکہ آپ روزے سے تھے۔ ابو داؤد نے کہا: اسے وہیب بن خالد نے ایوب سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے اور ابو جعفر بن ربیعہ، ہشام بن حسان نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

- فائدہ: ان روایات کی باب سابق کی حدیث پر ترجیح کی ایک صورت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ حدیث منسوخ ہے اس لیے کہ اس کا تعلق فتح مکہ کے سال سے ہے۔ جب کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چھپنے لگوانے کا واقعہ جس کے راوی حضرت ابن عباس ہیں وہ حجۃ الوداع کا ہے۔ اس لیے یہ متاخر ہونے کی وجہ سے اس کے لیے ناخ ہے۔ (الدر المنضود ص 211 ج 4)

2025- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپنے لگوائے درآنحالیکہ آپ روزے دار اور احرام باندھے ہوئے تھے۔

2026- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحِجَامَةِ وَالْمَوَاصِلَةِ وَلَمْ يُحَرِّمْهُمَا إِبْقَاءَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَوَاصِلُ إِلَى السَّحْرِ فَقَالَ إِنِّي أُوَاصِلُ إِلَى السَّحْرِ وَبَنِي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپنے لگوانے اور صوم وصال رکھنے سے منع فرمایا اور انہیں حرام نہیں کیا اپنے اصحاب پر شفقت کرتے ہوئے (کہ اگر کوئی استطاعت اور قدرت رکھتا ہے تو اس کے لیے مباح ہے) تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ تو سحری تک روزے کو ملا لیتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں سحری تک صوم وصال رکھتا ہوں اور میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور مجھے پلاتا بھی ہے۔

2027۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ مَا كُنَّا نَدْعُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ إِلَّا كَرَاهِيَةَ الْجَهْدِ

سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم روزے دار کو چھپنے لگانا نہیں چھوڑتے تھے مگر مشقت اور کمزوری کے خوف سے (اس لیے نہیں کہ اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا)۔

بَابُ فِي الصَّائِمِ يَحْتَلِمُ نَهَارًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے مہینے میں دن کے وقت روزے دار کو احتلام ہونے کا بیان

2028۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَفْطُرُ مَنْ قَاءَ وَلَا مَنْ اِحْتَلَمَ وَلَا مَنْ اِحْتَجَمَ

سفیان نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ روزہ افطار نہ کرے جسے قے آئے، نہ وہ جسے احتلام ہو جائے اور نہ ہی وہ جو چھپنے لگوائے (یعنی ان چیزوں کے لاحق ہونے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ البتہ قے میں یہ شرط ہے کہ وہ خود بخود آئے۔ اگر عمداً کی جائے تو پھر مفسد صوم ہے۔ اسی طرح چھپنے لگوانے میں یہ شرط ہے کہ ضعف کا خطرہ نہ ہو ورنہ روزہ مکروہ ہو جائے گا)۔

بَابُ فِي الْكُحْلِ عِنْدَ التَّوْمِ لِلصَّائِمِ (روزے دار کے لیے سوتے وقت سرمہ لگانے کا بیان)

2029۔ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغَمَّرِ بْنِ مَعْبُدِ بْنِ هُوْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْإِسْبِدِ الْمُرْوَحِ عِنْدَ التَّوْمِ وَقَالَ لِيَتَّقِهِ الصَّائِمُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ لِي يَخْبِي بَنُ مَعِينٍ هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ يَعْنِي حَدِيثَ الْكُحْلِ

عبدالرحمن بن نعمان بن معبد بن ہوذہ نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے سوتے وقت خوشبو اور سرمہ لگانے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا: روزے دار کو اس سے بچنا چاہیے۔ ابو داؤد نے کہا: مجھے یحییٰ بن معین نے کہا: وہ حدیث منکر ہے یعنی حدیث الکحل۔

2030- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُثْبَةَ أَبِي مُعَاذٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ وَهُوَ صَائِمٌ

عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ سرمہ لگاتے تھے حالانکہ وہ روزہ رکھے ہوئے ہوتے۔

2031- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، الْمُخَرَّمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِنَا يَكْرَهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَرِخُصُ أَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالصَّبْرِ

یحییٰ بن عیسیٰ نے اعمش سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے اصحاب میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو روزے دار کے لیے سرمہ لگانا مکروہ جانتا ہو۔ اور ابراہیم رخصت دیتے ہیں کہ روزے دار ایلوے (صبر) کے ساتھ سرمہ لگائے۔

بَابُ الصَّائِمِ يَسْتَقْبِلُ عَامِدًا (روزے دار کے لیے قصداً قے کرنے کا بیان)

2032- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ذَرَعَهُ قَيْمٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنْ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ أَيْضًا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَثَلَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے قے خود بخود آئی درآنحالیکہ وہ روزے دار ہو تو اس پر (روزے کی) قضا نہیں ہے۔ اور اگر اس نے بالارادہ خود قے کی تو پھر اسے چاہیے کہ وہ (روزے کی) قضا کرے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے حفص بن غیاث نے بھی ہشام سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

2033- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاءَ فَاظَطَرَ فَلَقِيَتْ ثُوبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ مَدِينَةِ مَشَقِّ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاءَ فَاظَطَرَ قَالَ صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوئُهُ ﷺ

معدان بن طلحہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی اور روزے کو افطار کر دیا۔ پھر میری ملاقات رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے دمشق کی مسجد میں ہوئی۔ تو میں نے ان سے کہا: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی اور روزہ افطار کر دیا۔ انہوں نے کہا: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔ اس وقت آپ ﷺ کے وضو کا پانی میں نے ہی انڈیلا تھا (یعنی میں نے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وضو کرانے کی سعادت حاصل کی تھی)۔

1- ایک نسخہ میں محمد بن عبید اللہ ہے۔ 2- قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ (روزہ دار کے بوسہ لینے کا بیان)

2034- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلِكِنَّهُ كَانَ أَمْدَكَ لِإِزْبِهِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بوسہ لے لیتے تھے درآنحالیکہ آپ ﷺ

روزے سے ہوتے اور آپ ﷺ مباشرت بھی کرتے تھے درآنحالیکہ آپ روزے دار ہوتے (مباشرت سے مراد فقط ایک

دوسرے کے ساتھ لیٹنا اور بدن کو بدن کے ساتھ ملانا ہے بغیر کیفیت جماع کے) لیکن آپ ﷺ کو اپنی حاجت و خواہش پر حد

درجہ ضبط تھا (لہذا جسے اپنے آپ پر ضبط و کنٹرول نہ ہو اسے ہرگز روزے کی حالت میں ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیے)

2035- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْبَلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ

عمرو بن میمون نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی

کریم ﷺ ماہ صیام میں بھی تقبیل فرمالتے تھے۔

2036- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ

الْقُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَنَا صَائِمَةٌ

طلحہ بن عبد اللہ بن عثمان قرشی نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے حالانکہ آپ ﷺ اور میں دونوں روزے دار ہوتے۔

2037- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ وَحَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَشَشْتُ فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَضَّضْتَ مِنَ الْمَاءِ وَأَنْتَ صَائِمٌ قَالَ

عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ فِي حَدِيثِهِ قُلْتُ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا 1، قَالَ فَمَهْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: (ایک مرتبہ) میری

طبیعت بڑی ہشاش تھی تو میں نے بوسہ لے لیا حالانکہ میں روزے دار تھا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے آج

بہت بڑا جرم کر لیا کہ میں نے بوسہ لے لیا حالانکہ میں روزے دار تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تو پانی سے کلی کر

لے حالانکہ تو روزے دار ہو۔ عیسیٰ بن حماد نے اپنی حدیث میں کہا: میں نے عرض کی: اس میں تو کوئی حرج نہیں پھر دونوں راوی اس

پر متفق ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ (یعنی یہ تقبیل بھی تو کلی کی مانند ہی ہے لہذا اس میں کوئی حرج نہیں)

بَاب الصَّائِمِ يَبْدَعُ الرِّيقَ (روزے دار کے لعاب نکلنے کا بیان)

2038- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ مِصْدَعِ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَبْصُ لِسَانَهَا قَالَ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ هَذَا الْإِسْنَادُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ (1)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ آپ کا بوسہ لیا کرتے تھے حالانکہ آپ روزے سے ہوتے اور آپ ﷺ ان کی زبان چوسا کرتے تھے۔ ابن اعرابی نے کہا ہے کہ یہ اسناد صحیح نہیں ہے۔

بَاب كَرَاهِيَّتِهِ لِلشَّابِّ (نوجوان کے لیے یہی عمل مکروہ ہونے کا بیان)

2039- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَأَتَاهَا آخِرُ فَسَأَلُوهُ فَتَهَاةُ فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَالَّذِي نَهَاةُ شَابٌّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ سے روزے دار کی مباشرت کے بارے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے اسے رخصت عطا فرمائی۔ پھر ایک دوسرا حاضر ہوا اور اس نے آپ سے اسی کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ نے اسے منع فرما دیا۔ پس آپ ﷺ نے جسے رخصت عطا فرمائی۔ وہ بوڑھا تھا اور جسے منع فرمایا وہ نوجوان تھا۔ (معلوم یہ ہوا کہ جسے اپنے اوپر شہوت سے مکمل امن ہو تو اس کے لیے یہ عمل قابل حرج نہیں اور اگر شہوانی جذبات میں انگلیخت کا اندیشہ ہو تو پھر ایسا کرنا مباح نہیں بلکہ مکروہ ہے)۔

بَاب فِيمَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

اس کا بیان جو ماہ رمضان میں جنبی حالت میں صبح کرے

2040- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَذْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَوَى النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُمَا قَالَتَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْأَذْرَمِيُّ فِي حَدِيثِهِ فِي رَمَضَانَ مِنْ جَمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَمَا أَقْلُ مَنْ يَقُولُ هَذِهِ الْكَلِمَةُ يَعْنِي يُصْبِحُ جُنُبًا فِي رَمَضَانَ وَإِنَّمَا الْحَدِيثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا وَهُوَ صَائِمٌ (3)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما ازواج النبی ﷺ دونوں نے بیان فرمایا کہ

1- ایک نسخہ میں قال ابن اعرابی تا آخر نہیں ہے۔

2- ایک نسخہ میں فسألہ نہیں ہے۔

3- قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں صبح کرتے تھے۔ عبد اللہ الاذری نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ (یہ کیفیت) رمضان المبارک میں جماع کے سبب ہوتی نہ کہ احتلام کے سبب۔ پھر آپ ﷺ روزہ رکھتے تھے۔

ابوداؤد نے کہا: اس سے کچھ کم نہیں کیا جو یہ الفاظ کہتے ہیں یعنی یصبح جنبانی رمضان بلاشبہ حدیث مبارک تو یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ حالت جنابت میں صبح کرتے تھے۔ اور آپ روزہ رکھتے تھے یعنی کان یصبح جنباً وهو صائم۔

فائدہ: اس حدیث میں آپ ﷺ سے احتلام کی نفی کی گئی ہے اس لیے کہ وہ آپ کو نہ ہوتا تھا کیونکہ وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور آپ اس سے معصوم ہیں۔ اور بعض نے اس کے برعکس بھی استدلال کیا ہے کہ اگر نہیں تو پھر استثنیٰ کی ضرورت کیسی؟ جواب یہ ہے کہ احتلام کا اطلاق نفس انزال پر ہوتا ہے۔ خواب میں کوئی شے دیکھے بغیر۔ بہر حال محقق اور معتمد قول یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اس قسم کے احتلام سے محفوظ ہوتے ہیں جو حالت خواب میں جماع وغیرہ دیکھ کر ہو۔ جیسا کہ علامۃ الناس کو ہوتا ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ انزال بغیر رویت شے کے ہو جائے۔

(بذل الجہود، ص 207، ج 11، الدر المنضود، ص 217، 218، ج 4)

2041- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ يَعْنِي الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْبَرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ واقِفٌ عَلَى الْبَابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْبِحُ جُنْبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَأَغْتَسِلُ وَأَصُومُ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَنْتَبِعُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی درآنحالیکہ وہ دروازے پر کھڑا تھا: یا رسول اللہ! میں حالت جنابت میں صبح کرتا ہوں اور میں روزے رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی جنبی حالت میں صبح کرتا ہوں حالانکہ میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ پس میں غسل کرتا ہوں اور روزہ رکھ لیتا ہوں۔ تو اس آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! بلاشبہ آپ تو ہماری مثل نہیں ہیں۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرمادیے ہیں۔ پس (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ غضبناک ہوئے اور فرمایا: قسم بخدا! میں امید رکھتا ہوں کہ میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور اسے تم سے زیادہ جاننے والا ہوں جس کی میں اتباع کرتا ہوں (یعنی میرے دل میں خوف الہی بھی تمہاری نسبت زیادہ ہے اور اس دین کو زیادہ جاننے والا ہوں جس کا میں تابع ہوں۔ یقیناً جو آپ نے فرمایا اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں بلکہ یہ امر یقینی ہے۔ لیکن آپ نے اسے رجا (امید) سے تعبیر کیا ہے۔ تو اس یقین کو رجا سے تعبیر کرنا بذات خود خشیت الہی کی علامت و دلیل ہے۔)

بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ أَتَى أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ

اس کے کفارہ کا بیان جو رمضان میں اپنی اہلیہ سے جماع کے سبب روزہ توڑ دے

2042۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى النُّعْمَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الرَّاهِرِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَطْعِمَ سِتِينَ مَسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ فِيهِ تَنَزُّقًا فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَفْقَرٍ مِنَّا فَفَضِحَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ ثَنَائِيَاةً قَالَ فَاطْمَعْنَهُ إِيَّاهُمْ وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنِّيَابُهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الرَّاهِرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ زَادَ الرَّاهِرِيُّ وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ الشُّكْرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَبِرِ وَعِرَّاقُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى مَعْنَى ابْنِ عُيَيْنَةَ زَادَ فِيهِ الْأَوْزَاعِيُّ وَاسْتَغْفِرَ اللَّهُ

قرآن والسنة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں ہلاک ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو آزاد کرنے کے لیے غلام پاتا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو مسلسل دو مہینے روزے رکھنے کی قدرت رکھتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو بیٹھ جا۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس ایک بورہ لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو انہیں صدقہ کر دے۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اس شہر (مدینہ منورہ) کی دونوں اطراف کے مابین ہمارے گھر والوں سے بڑھ کر کسی گھر والے زیادہ محتاج نہیں۔ پس (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ اتنا ہنسے کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔ ساتھ فرمایا: تو یہ (کھجوریں) اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دے۔ مسدد نے ایک دوسری روایت میں کہا ہے کہ آپ ﷺ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں۔

حسن بن علی، عبدالرزاق اور معمر نے زہری سے یہی حدیث اسی معنی سے بیان کی ہے اور زہری نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ یہ صرف اسی کے لیے رخصت تھی۔ لہذا اگر آج کسی آدمی نے ایسا کیا تو اس کے لیے کفارہ ادا کیے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے: اسے لیث بن سعد، اوزاعی، منصور بن محترم اور عراق بن مالک نے ابن عیینہ کی طرح بیان کیا ہے اور اوزاعی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: واستغفر اللہ (اور تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کر)۔

2043۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

أَفْطَرَنِي رَمَضَانَ فَأَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعْتَقَ رَقَبَةٌ أَوْ يُصَوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ يُطْعَمَ سِتِينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ قَعَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْلِسْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَبْعَثُ فِيهِ تَبْرَقًا قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحَدٌ أَحْوَجُ مِنِّي فَصَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ وَقَالَ لَهُ كُلَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَى لَفْظِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ وَقَالَ فِيهِ أَوْ تَعْتَقَ رَقَبَةً أَوْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ أَوْ تُطْعَمَ سِتِينَ مِسْكِينًا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنَّ يَبْعَثُ فِيهِ تَبْرَقًا خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا وَقَالَ فِيهِ كُلُّهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان المبارک میں روزہ توڑ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم ارشاد فرمایا کہ وہ غلام آزاد کرے یا دو مہینے مسلسل روزے رکھے یا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اس نے عرض کی: میں (ان میں سے کوئی شے بھی) نہیں پاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تو بیٹھ جا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بورا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لے لو اور اسے صدقہ کر دو۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھ سے زیادہ حاجت مند کوئی نہیں ہے۔ پس (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں۔ اور اسے فرمایا: تو ہی اسے کھالے۔ (یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیار اور عظیم شفقت کی روشن دلیل ہے)۔

ابو داؤد نے کہا ہے کہ اسے ابن جریج نے زہری سے مالک کے الفاظ سے اس طرح روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے روزہ توڑ دیا۔ اور اس میں بیان کیا: یا تو غلام آزاد کرے یا دو ماہ روزے رکھے یا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

جعفر بن مسافر، ابن ابی ندیک اور ہشام بن سعد نے ابن شہاب عن ابی سلمہ بن عبد الرحمن عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے رمضان المبارک میں روزہ توڑ دیا اور اس حدیث میں کہا ہے پس آپ ﷺ کے پاس ایک زنبیل (بورہ) لایا گیا۔ اس میں پندرہ صاع کی مقدار کھجوریں تھیں۔ اور اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تو کھا اور تیرے گھروالے کھائیں اور تو ایک دن روزہ رکھ اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کر۔

2044۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَمْرٍو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْتَرَقْتُ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا شَأْنُكَ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي قَالَ تَصَدَّقْ قَالَ وَاللَّهِ مَا لِي شَيْءٌ وَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آيِنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقْ بِهَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَى غَيْرِنَا فَوَاللَّهِ إِنَّا لَجِيَاءٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ كُلُّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ قَالَ بَعْرَقِي فِيهِ عَشْرُونَ صَاعًا

حضرت عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں ایک آدمی مسجد میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ میں تو جل گیا (یعنی مستحق عذاب بن گیا)۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اپنی بیوی سے (روزہ کی حالت میں) مجامعت کر لی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو صدقہ کر۔ اس نے عرض کی: قسم بخدا! میرے پاس کوئی شے نہیں اور نہ میں کسی شے کی قدرت رکھتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو بیٹھ جا۔ پس وہ بیٹھ گیا اور ابھی وہ اسی کیفیت پر تھا کہ ایک آدمی گدھے کو ہانکتے ہوئے آیا اس پر کچھ کھانا (اناج) تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ابھی جلنے والا کہاں ہے۔ تو وہ آدمی کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اسے صدقہ کر دے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا ہم اپنے سوا دوسروں پر صدقہ کریں۔ قسم بخدا! ہم بہت زیادہ فقیر اور حاجت مند ہیں۔ ہمارے پاس کوئی شے نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم خود ہی اسے کھا لو۔

محمد بن عوف، سعید بن ابی مریم اور ابن ابی الزناد نے عبد الرحمن بن حارث عن محمد بن جعفر بن زبیر عن عبادہ بن عبد اللہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے یہ واقعہ بیان کیا ہے اور اس میں کہا ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک بورا لایا گیا جس میں بیس صاع کھجوریں تھیں۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي مَنْ أَفْطَرَ عَمْدًا (بالارادہ روزہ توڑنے والے کیلئے شدت و سختی کا بیان)

2045- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ مَطْوَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمَطْوَسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فِي غَيْرِ رَخْصَةٍ رَخَّصَهَا اللَّهُ لَهُ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ ابْنِ مَطْوَسٍ قَالَ فَلَقِيتُ ابْنَ الْمَطْوَسِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ وَسُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَاخْتَلَفَ عَلَى سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْهُمَا ابْنُ الْمَطْوَسِ وَأَبُو الْمَطْوَسِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان المبارک کا ایک روزہ ایسی رخصت کے بغیر چھوڑ دیا جو رخصت اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے رکھی ہے تو پھر زندگی بھر کے روزے (اس کمی کو) پورا نہ کر سکیں گے (یعنی رتبہ و شرف میں زندگی بھر کے روزے اس ایک روزے کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے)۔

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید نے سفیان سے، حبیب نے عمارہ سے اور انہوں نے ابن مطوس سے بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں ابن مطوس سے ملا اور اس نے اپنے باپ کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے بیان فرمایا: یہ ابن کثیر اور سلیمان کی حدیث کی مثل ہے۔ ابو داؤد نے کہا کہ ابن مطوس اور ابو مطوس

کے سفیان اور شعبہ دونوں سے روایت کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

بَاب مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا (بھول کر کھانے والے کا بیان)

2046۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبٍ وَهَشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ نَاسِيًا وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ اللَّهُ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے بھول کر کھا پی لیا ہے اور میں روزے دار تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تجھے کھلایا ہے اور اسی نے تجھے پلایا ہے (یعنی اس طرح تیرا روزہ فاسد نہیں ہوا)۔

بَاب تَأْخِيرِ قِضَاءِ رَمَضَانَ (قضائے رمضان میں تاخیر کا بیان)

2047۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ إِنْ كَانَ لِيَكُونَ عَلَى الصَّوْمِ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ حَتَّى يَأْتِي شَعْبَانَ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے سنا ہے کہ بسا اوقات مجھ پر رمضان المبارک کے کچھ روزے ہوتے اور میں انہیں قضا کرنے کی استطاعت نہ رکھتی۔ یہاں تک کہ شعبان آ جاتا (اور میں پہلے رمضان کے روزے اس میں قضا کر لیتی۔ اگر پہلی قضا سے قبل دوسرا رمضان آ جائے تو اس کے ادا روزے مکمل کرنے کے بعد پہلے رمضان کے قضا روزے پورے کیے جائیں گے)۔

بَاب فِي مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ (اس کا بیان جو فوت ہوا اور اس کے ذمہ روزے ہوں)

2048۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ بَنِي الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا فِي النَّذْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ¹

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اس حال میں فوت ہوا کہ اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزے رکھ لے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ نذر کے بارے میں ہے اور یہی قول امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ہے (جب کہ دیگر ائمہ کے نزدیک کوئی کسی کی جانب سے روزے اور نماز وغیرہ ادا نہیں کر سکتا۔ البتہ فدیہ دے کر اس کے ذمہ سے واجب کو اتارا جاسکتا ہے)۔

2049۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يَصُمْ²، أُطِعِمَ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ قِضَاءٌ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ قَضَى عَنْهُ وَلِيَّهُ

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

2۔ ایک نسخہ میں ولم يصم کے بجائے ولم يصم ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جب کوئی آدمی رمضان المبارک میں بیمار ہو جائے۔ پھر فوت ہو جائے اور وہ روزے نہ رکھ سکا، تو اس کی طرف سے کھانا کھلا دیا جائے لیکن اس پر قضا نہیں ہوگی۔ اور اگر اس پر نذر کاروزہ ہو تو اس کی جانب سے اس کا ولی قضا کرے۔

بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ (سفر میں روزہ رکھنے کا بیان)

2050۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَتَمُّ الصَّوْمِ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمِّرَانِ شِئْتَ وَأَقِطْرَانِ شِئْتَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے پوچھا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں مسلسل اور لگاتار روزے رکھنے والا آدمی ہوں۔ کیا میں دوران سفر روزہ رکھ سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو روزہ رکھ لے اگر تو چاہے اور نہ رکھا اگر تو چاہے (یعنی رکھنے یا نہ رکھنے کا تجھے اختیار ہے۔ اگر باعث مشقت و ضرر نہیں تو رکھ لے ورنہ چھوڑ دے)۔

2051۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمَدِينِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ يَذْكُرُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي صَاحِبٌ فَطَرٌ أَعَالِجُهُ أَسَافِرُ عَلَيْهِ وَأَكْرِيهِ وَإِنَّهُ رَبَّمَا صَادَفَنِي هَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي رَمَضَانَ وَأَنَا أَجِدُ الْقُوَّةَ وَأَنَا شَابٌّ وَأَجِدُ بَأْنَ أَصُومُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ أُؤَخِّرَهُ فَيَكُونُ دَيْنًا أَفَأَصُومُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْظَمُ لِأَجْرِي أَوْ أَقِطْرُ قَالَ أَيْ ذَلِكَ شِئْتَ يَا حَمْزَةُ

محمد بن عبد المجید مدنی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حمزہ بن محمد بن حمزہ اسلمی کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ اس کے باپ نے اسے اس کے دادا سے خبر دی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں سواری والے اونٹوں کا مالک ہوں۔ ان سے کام بھی کرتا ہوں (یعنی ان پر ساز و سامان لاتا ہوں) ان پر سفر بھی کرتا ہوں اور ان پر کرایہ بھی وصول کرتا ہوں اور بسا اوقات یہ رمضان المبارک کا مہینہ مجھے آلیتا ہے اور میں اپنے اندر روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں اور میں جوان آدمی ہوں اور میں یہ بھی پاتا ہوں یا رسول اللہ! ﷺ کہ مجھ پر روزہ رکھنا اس سے آسان ہے کہ میں اسے مؤخر کروں اور وہ دین ہو جائے (یعنی وہ میرے ذمہ قرض ہو جائے) یا رسول اللہ! ﷺ کیا میرے لیے روزہ رکھنا اجر کے اعتبار سے عظیم ہے یا افطار کرنا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حمزہ! جو تیرا جی چاہے۔

2052۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى فِيهِ لِيُدْرِيَهُ النَّاسُ وَذَلِكَ لِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ صَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَقِطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَقِطَرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے۔ حتیٰ کہ آپ

ﷺ عسفان کے مقام پر پہنچ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے برتن منگایا اور اسے اپنے منہ کی طرف بلند کیا تاکہ آپ ﷺ لوگوں کو دکھائیں اور یہ رمضان المبارک میں ہوا۔ پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا۔ پس جو چاہے وہ روزے رکھے اور جو چاہے وہ نہ رکھے۔

2053۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِدَاةٌ عَنْ حُسَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ بَعْضُنَا وَأَفْطَرَ بَعْضُنَا فَلَمْ يَعْصِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں رمضان المبارک میں سفر کیا۔ تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا۔ پس کسی روزے دار نے افطار کرنے والے پر اور نہ ہی کسی افطار کرنے والے نے روزے دار پر عیب لگایا (یعنی اس سبب سے کسی نے دوسرے فریق کو تنقید کا نشانہ نہیں بنایا۔ اس لیے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوران سفر خود روزہ افطار کر کے اپنے غلاموں کو اس کی رخصت عطا فرمائی جیسا کہ حدیث سابق میں گزر چکا ہے)۔

2054۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ رَبِيعَةَ بِنِ بَرِيدٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ قَزْعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ يُفَيْتِي النَّاسَ وَهُمْ مُكْبَهُونَ عَلَيْهِ فَاسْتَنْظَرْتُ خَلْوَتَهُ فَلَمَّا خَلَا سَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَمَضَانَ عَامَ الْفَتْحِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ وَنَعُومُ حَتَّى يَدْعَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَنَازِلِ فَقَالَ إِنَّكُمْ قَدْ دَخَلْتُمْ مِنْ عَدَاكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَصْبَحْنَا مِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ ثُمَّ سَمِعْنَا فَتْرَنَا مَنَزِلًا فَقَالَ إِنَّكُمْ تُصَبِّحُونَ عَدَاكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطَرُوا فَكَانَتْ عَرِيَّةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَصُومُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ ذَلِكَ وَبَعْدَ ذَلِكَ

قزعة سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا درآنجا لیکہ آپ لوگوں کو فتویٰ دے رہے تھے اور وہ لوگ آپ پر جھگڑے ہوئے تھے۔ پس میں آپ کی تنہائی کا منتظر رہا۔ پس جب آپ (فارغ ہو کر) تنہا ہوئے تو میں نے آپ سے سفر کے دوران رمضان المبارک کے روزے کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: ہم فتح مکہ کے سال رمضان المبارک میں حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ نکلے۔ پس رسول اللہ ﷺ بھی روزے رکھتے رہے تھے اور ہم بھی روزے رکھ رہے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ ایک منزل پہ پہنچے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم اپنے دشمن کے قریب پہنچ چکے ہو، لہذا روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے باعث قوت ہے۔ پھر ہم نے اس حال میں صبح کی کہ ہم میں سے بعض روزے دار تھے اور بعض بغیر روزے کے تھے۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم چل پڑے اور ہم ایک منزل پر جا ترے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم صبح اپنے دشمن کے پاس جا کر کرو گے اور روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے یہ باعث قوت و طاقت ہوگا، لہذا تم روزہ نہ رکھو۔ پس یہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ثابت ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی (کئی بار) اپنے آپ کو حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ روزہ رکھتے ہوئے دیکھا ہے (یعنی کئی بار دوران سفر آپ کے ساتھ روزہ رکھا ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ روزہ سفر میں نہ رکھنے کی رخصت ہے۔ نہ رکھنا واجب نہیں ہے)۔

بَابِ اخْتِيَارِ الْفِطْرِ (اس کا بیان کہ روزہ نہ رکھنا زیادہ بہتر ہے)

2055۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سَعْدِ بْنِ زُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُظَلُّ عَلَيْهِ وَالزَّحَامُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (دوران سفر) ایک آدمی کو دیکھا، اس پر سایہ کیا جا رہا تھا اور اس کے ارد گرد لوگوں کا اثر دھام تھا۔ تو (اس وقت) آپ ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

2056۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا أَبُو هَلَالٍ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ إِخْوَةَ بَنِي قُشَيْرٍ قَالَ أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَانْتَهَيْتُ أَوْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ اجْلِسْ فَأَصِْبْ مِنْ طَعَامِنَا هَذَا فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ اجْلِسْ أَحَدَيْتُكَ عَنِ الصَّلَاةِ وَعَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَضَعَ شَطْرَ الصَّلَاةِ أَوْ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصُّومِ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ أَوْ الْحَبْلِ وَاللَّحْمِ وَاللَّحْمِ قَالَهُمَا جَنِيْعًا أَوْ أَحَدُهُمَا قَالَ فَتَلَقَّهَتْ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُونَ أَكَلْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ بنی قشیر کے بھائی بنی عبد اللہ بن کعب کے ایک آدمی ہیں۔ (مشہور صحابی اور رسول اللہ ﷺ کے خادم حضرت انس بن مالک مراد نہیں ہیں) انہوں نے بیان کیا کہ ہمارے اوپر رسول اللہ ﷺ کے گھڑسواروں نے حملہ کر دیا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا گیا۔ درآنحالیکہ آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جا اور ہمارے اس کھانے سے تو بھی کھالے۔ تو میں نے عرض کی: میں تو روزے سے ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو بیٹھ جا، میں تجھے نماز اور روزے کے بارے بتاتا ہوں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز اور روزہ معاف کر دیا ہے اور (اسی طرح) دودھ پلانے والی عورت یا حاملہ عورت سے بھی۔ قسم بخدا! آپ ﷺ نے دونوں کا اکٹھا کر لیا ہے یا ان میں سے ایک کا۔ راوی کہتے ہیں: مجھے اپنے آپ پر افسوس ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے کھانے میں سے کچھ نہیں کھایا ہے (اور میں نے اپنے آپ کو اس سعادت عظمیٰ سے محروم رکھا)۔

فائدہ: اس حدیث پر یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ آیا یہ واقعہ رمضان المبارک کا ہے یا غیر رمضان کا؟ اگر واقعہ رمضان کا ہے تو حضور کیسے کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ تو مسافر نہ تھے اور اگر غیر رمضان کا ہے تو پھر روزہ معاف ہونے کا کیا مطلب؟ اس کے بارے یا تو یہ کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی سفر میں ہوں، کسی منزل پر ٹھہرے ہوئے ہوں اور لشکر کے اس دستہ کو آپ نے آگے بھیج دیا ہو، یا پھر یہ کہا جائے گا کہ یہ واقعہ غیر رمضان کا ہے۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں تھے اور یہ صحابی نفلی روزے سے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا: جس کا حاصل یہ ہے کہ مسافر سے تو رمضان کا فرض روزہ بھی معاف ہے اور تم تو نفلی روزہ سے ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم (الدر المنضوہ ص 228 ج 4)

بَابُ مَنْ اخْتَارَ الصِّيَامَ (ان کا بیان جنہوں نے روزے کو پسند کیا ہے)

2057۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فِي حَرِّ شَدِيدٍ حَتَّى إِذَا نَلَيْصَمُ يَدَا عَلِيٍّ رَأْسِهِ أَوْ كَفَّهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ مَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم شدید گرمی کے موسم میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلے۔ یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی اپنا ہاتھ گرمی کی شدت کے سبب اپنے سر پر رکھتا یا اپنی ہتھیلی اپنے سر پر رکھتا تھا۔ اور ہم میں صرف رسول اللہ ﷺ اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ روزہ رکھے ہوئے تھے۔

2058۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَبِعْتُ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ الْهَذَلِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ حُمُولَةٌ تَأْوِي إِلَى شَبَعٍ فَلْيُصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ أَدْرَكَهُ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ النَّهْجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سِنَانَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ فِي السَّفَرِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

حبیب بن عبد اللہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے سنان بن سلمہ بن محیق الہذلی سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جس کے پاس سواری ہو، وہ اسے ایسی منزل تک پہنچا سکتی ہو جہاں وہ سیر ہو کر کھانا کھا سکتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ رمضان المبارک کا روزہ رکھے جہاں بھی وہ اسے پالے (یعنی اگر روزہ رکھنے میں اس کے لیے کوئی مشقت اور تکلیف نہیں تو اس کے لیے روزہ رکھنا افضل اور بہتر ہے ورنہ مطلق سفر میں روزہ افطار کرنے کی اجازت تو ہے)۔

نصر بن مہاجر، عبد الصمد بن عبد الوارث، عبد الصمد بن حبیب نے بیان کیا کہ مجھے میرے باپ نے سنان بن سلمہ عن سلمہ بن محیق سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے سفر میں رمضان نے پالیا، آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

بَابُ مَنْ يَفْطِرُ الْمُسَافِرَ إِذَا خَرَجَ (اس کا بیان کہ مسافر جب نکلے تو کب افطار کرے)

2059۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَرَادَ جَعْفَرُ وَاللَيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ كُنَيْبَ بْنَ ذُهْلِ الْخَضْرَوِيِّ أَخْبَرَنَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ جَعْفَرُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفِينَةِ

مِنَ الْفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ فَرَفِعَ ثُمَّ قَرَّبَ غَدَاةً قَالَ جَعْفَرُ بْنُ حَدِيثِهِ فَلَمْ يُجَاوِزْ الْبَيْوتَ حَتَّى دَعَا بِالسُّفْرَةِ قَالَ اقْتَرَبْتُ فَلْتُ أَلْسَتْ تَرَى الْبَيْوتَ قَالَ أَبُو بَصْرَةَ أَتَرَعْبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ جَعْفَرُ بْنُ حَدِيثِهِ فَأَكَلَ

جعفر ابن جبر نے بیان کیا ہے کہ میں رمضان المبارک کے مہینے میں فسطاق سے نکلنے وقت ایک کشتی میں حضور نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت ابوبصرہ الغفاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ پس اس پر سوار ہوئے اور پھر صبح کا کھانا قریب لایا گیا۔ جعفر نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ابھی تک اس نے گھروں سے آگے تجاوز نہیں کیا تھا کہ انہوں نے دسترخوان منگایا اور (مجھے بھی) کہا: تو اور قریب ہو۔ میں نے کہا: کیا تم ابھی شہر کے گھروں کو نہیں دیکھ رہے؟ تو حضرت ابوبصرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے اعراض کر رہا ہے؟ جعفر نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ پھر انہوں نے کھانا کھالیا۔

بَابُ قَدْرِ مَسِيرَةِ مَا يُفْطَرُ فِيهِ (اس مقدار مسافت کا بیان جس میں روزہ افطار کیا جاسکتا ہے)

2060- حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَبَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ مَنْصُورِ الْكَلْبِيِّ أَنَّ دَحِيَّةَ بْنَ خَلِيفَةَ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ مِنْ دِمَشْقٍ مَرَّةً إِلَى قَدْرِ قَرْيَةٍ عَقِبَهُ مِنَ الْفُسْطَاطِ وَذَلِكَ ثَلَاثَةُ أَمْيَالٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ إِنَّهُ أَفْطَرَ وَأَفْطَرَ مَعَهُ نَاسٌ وَكِرَّةٌ آخَرُونَ أَنْ يُفْطَرُوا فَفَلَمَّا رَجَعُوا إِلَى قَرْيَتِهِ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ أَرَاهُ إِنْ تَوَمَّارَ غُبُوعًا عَنْ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ يَقُولُ ذَلِكَ لِلَّذِينَ صَامُوا ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ اللَّهُمَّ اقْبِضْ عَلَيَّ الْيَتِيمَ

منصور الکلبی سے روایت ہے کہ حضرت دحیہ بن خلیفہ دمشق کے ایک گاؤں سے نکلے۔ اتنی مسافت پر جتنا کہ فسطاق سے عقبہ کا گاؤں ہے اور وہ تین میل ہے۔ (اور یہ سفر) رمضان المبارک میں ہوا۔ پھر انہوں نے روزہ افطار کر دیا اور ان کے ساتھ کچھ لوگوں نے بھی (روزہ) افطار کر لیا اور بعض دوسروں نے اسے ناپسند کیا کہ وہ روزہ افطار کریں۔ پس جب وہ لوٹ کر اپنے گاؤں کی طرف آئے تو فرمایا: قسم بخدا! آج کے دن میں نے وہ کچھ دیکھا ہے جس کے بارے مجھے گمان نہیں تھا کہ میں اسے دیکھوں گا۔ (اور وہ یہ ہے کہ) ایک قوم نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی ہدایت اور رہنمائی سے اعراض برتا ہے اور آپ یہ ان لوگوں کے لیے کہہ رہے تھے جنہوں نے روزہ رکھا۔ پھر اس وقت یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے اپنے پاس بلا لے۔

2061- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْغَابَةِ فَلَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْصِرُ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما غابہ کی طرف نکلتے تھے تو نہ آپ روزہ افطار کرتے تھے اور نہ ہی نماز قصر کرتے تھے۔

بَابُ مَنْ يَقُولُ صُنْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ

اس کے بارے بیان جو کہتا ہے کہ میں نے مکمل رمضان روزے رکھے

2062- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَقَمْتُهُ كُلَّهُ فَلَا أَدْرِي أَكْرِمَةَ الشُّكْرِ أَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ تَوَمَّةٍ أَوْ رَقْدَةٍ

ابو بکرہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے میں نے مکمل رمضان روزے رکھے ہیں اور میں نے سارا رمضان قیام کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نہیں جانتا، کیا آپ ﷺ نے (اظہار) تزکیہ کو ناپسند کیا ہے، یا اس لیے کہا کہ اس کے لیے سونا یا اس پر گہری نیند کے سبب غفلت کا ہونا بھی ضروری ہے (اس لیے اس کا مذکورہ قول حقیقتاً درست ہو ہی نہیں سکتا)۔

بَابُ فِي صَوْمِ الْعِيدَيْنِ (عیدین کے روزے کا بیان)

2063- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي عُبَيْدٍ

قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ قَبْدًا بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ أَمَا يَوْمِ الْأَضْحَى فَتَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ وَأَمَا يَوْمِ الْفِطْرِ فَيَفْطُرُكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ

حضرت ابو عبید نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید میں حاضر ہوا۔ پس آپ نے خطبہ سے پہلے نماز سے آغاز کیا (یعنی خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھی) پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، یعنی عید الاضحیٰ کے دن (تو اس لیے) کہ تم اس دن اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔ اور رہا عید الفطر کا دن تو یہ تمہارے لیے اپنے روزوں کو افطار کرنے کا دن ہے۔

2064- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْتَعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَاءِ وَأَنْ يَخْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الشُّوْبِ الْوَاحِدِ وَعَنْ الصَّلَاةِ فِي سَاعَتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا (یعنی) یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ اور آپ نے اس طرح کپڑا پہننے سے (منع فرمایا) کہ آدمی ایک ہی کپڑے میں لپٹ جائے۔ اور آپ نے دو وقتوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ ایک صبح کی نماز کے بعد (سورج نکلنے تک) اور ایک عصر کی نماز کے بعد (سورج غروب ہونے تک)۔

بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ الشُّرَيْقِ (ایام تشریق کے روزوں کا بیان)

2065- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى أَمْرِ هَانِئٍ أَنَّهُ دَخَلَ

مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَلَى أَبِيهِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِمَا طَعَامًا فَقَالَ كُلُّ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمْرٍو كُلُّ فَهَذَا الْيَوْمِ الْوَأْتَى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِإِفْطَارِهَا وَيَنْهَانَا عَنْ صِيَامِهَا قَالَ مَالِكٌ وَهِيَ أَيَّامُ الشُّرَيْقِ

یزید بن الہاد نے ابی مرہ مولیٰ ام ہانی سے روایت بیان کی ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے ساتھ ان کے باپ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے کھانا ان دونوں کے قریب کیا اور فرمایا: کھاؤ۔ تو اس نے کہا: میں تو روزے دار ہوں۔ تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کھاؤ۔ یہ وہ دن ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ ہمیں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور ان دنوں کے روزے رکھنے سے ہمیں منع فرماتے تھے۔ مالک نے کہا: یہ ایام تشریق ہیں۔

2066۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ وَالْإِخْبَارِيُّ حَدِيثٌ وَهْبٍ قَالَ سَبِعْتُ أَبِي أَنَّهُ سَبِعَ عَقِبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَأَيَّامِ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ

وکعی نے موسیٰ بن علی سے بیان کیا ہے اور وہب کی حدیث میں خبر یہ ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے اپنے باپ سے سنا اور انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نویں ذی الحجہ کا دن، یوم نحر (دسویں ذی الحجہ کا دن) اور ایام تشریق (گیارہویں ذی الحجہ یا تیرہویں ذی الحجہ کے ایام) ہم اہل اسلام کے لیے عید کے ایام ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُخْصَّ يَوْمُ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ

جمعہ کے دن کو روزے کے ساتھ مختص کرنے کی نہی کا بیان

2067۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے۔ مگر یہ کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد کے دن کے ساتھ ملا کر روزہ رکھے۔

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُخْصَّ يَوْمُ السَّبْتِ بِصَوْمٍ (صَفْرُ هَفْتَةِ كَيْفِ دِنِ رُوزِهِ رَكْحَنِي سِي نَهِي كَابِيَانِ)

2068۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ قُبَيْسٍ مِنْ أَهْلِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ جَبِيْعًا عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْبٍ السُّلَمِيِّ عَنْ أُخْتِهِ وَقَالَ يَزِيدُ الصَّمَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِي مَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدٌ كُمْ إِلَّا لِحَاءِ عَنِيَّةٍ 1، أَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَنْصَفْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا حَدِيثٌ مَنْسُومٌ

عبداللہ بن بسر سلمی نے اپنی بہن سے بیان کیا ہے اور یزید الصماء نے کہا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہفتے کے دن روزہ نہ رکھو۔ مگر وہی جو تم پر فرض کیا گیا ہے۔ اور اگر تم میں سے کوئی نہ پائے مگر انگور کا چھلکا یا کسی درخت کی لکڑی۔ تو

1۔ ایک لڑکی میں جنپ ہے۔

اسے چاہیے کہ وہ اسے ہی چبالے (تا کہ اس کا روزہ باقی نہ رہے۔ سوائے حضرت امام مالک کے تینوں ائمہ فقہ کے نزدیک صرف ہفتے کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس طرح یہود کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے کہ وہ اس دن کی تعظیم کی خاطر اس دن کا روزہ رکھتے تھے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث منسوخ ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (اس دن میں روزے کی رخصت کا بیان)

2069۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ وَحَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمرَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ حَفْصُ الْعَتَكِيُّ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَصُمْتِ أُمِّسِ قَالَتْ لَا قَالَ تَرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَأَفِطِرِي

جویریہ بنت حارث سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جمعہ کے دن اس کے پاس تشریف لائے اور یہ روزے سے تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے کل بھی روزہ رکھا تھا؟ عرض کی: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو آنے والے کل روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنا روزہ افطار کر دے۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ صرف جمعہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے۔ لیکن صرف ہفتے کے دن کے روزے کی رخصت کے بارے اس سے استدلال ممکن نہیں۔ اس لیے بعض محدثین نے کہا ہے کہ یہ حدیث اپنے محل میں واقع نہیں۔

2070۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ يَقُولُ ابْنُ شِهَابٍ هَذَا حَدِيثٌ حَنِصٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ مَا زِلْتُ لَهُ كَاتِبًا حَتَّى رَأَيْتُهُ اتَّشَرَ يَعْنِي حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ هَذَا فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَا لِكَ هَذَا كَذِبٌ

ابن وہب نے بیان کیا ہے کہ میں نے لیث کو ابن شہاب سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب ان کے سامنے کوئی یہ ذکر کرتا کہ آپ ﷺ نے ہفتے کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ تو ابن شہاب کہتے: یہ حدیث تمحیسی ہے (اس سے مراد یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے، قابل حجت نہیں اور تمحیسی کہنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس حدیث کو اہل تمحیص نے ہی مشہور کیا۔ ورنہ اہل حجاز و عراق وغیرہ اس کو نہ جانتے تھے۔ (الدر المنضود، ص 239، ج 4)۔

محمد بن صباح بن سفیان اور ولید نے اوزاعی سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں عبد اللہ بن بسر کی حدیث جو کہ ہفتے کے دن کے روزے کے بارے میں ہے اسے چھپاتا رہا، یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ وہ پھیل چکی ہے (یعنی مشہور ہو گئی ہے)۔ مالک نے کہا ہے: یہ (حدیث) جھوٹ ہے (قابل اعتبار نہیں)۔

بَابُ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ تَطَوُّعًا (نفلی طور پر صوم دہر رکھنے کا بیان)

2071۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ جَرَّبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزُّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَصُومُ فَعَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ

قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَمَرَ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَمِنْ (1) غَضَبِ رَسُولِهِ فَلَمْ يَزَلْ عَمْرٌ يُرِيدُ دُهَا حَتَّى سَكَنَ غَضَبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بَيْنَ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ قَالَ مُسَدَّدٌ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يَفْطِرْ أَوْ مَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ شَكَّ غَيْلَانُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بَيْنَ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيَفْطِرُ يَوْمًا قَالَ أَوْ يُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بَيْنَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بَيْنَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنْي طَوَّعْتُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَصِيَامُ عَرَفَةَ إِنِّي أُحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكْفِرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أُحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكْفِرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ صَوْمَ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمِ الْخَبِيثِ قَالَ فِيهِ وُلْدٌ وَفِيهِ أَنْزَلَ عَلَيَّ الْقُرْآنُ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ﷺ کیسے روزہ رکھتے ہیں؟ تو اس کی اس بات سے رسول اللہ ﷺ غصے ہو گئے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی یہ کیفیت دیکھی تو آپ نے عرض کی: ہم راضی ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسے رب مانتے ہوئے، اسلام کے ساتھ اسے دین مانتے ہوئے اور محمد ﷺ کے ساتھ انہیں نبی تسلیم کرتے ہوئے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے اور اس کے رسول معظم ﷺ کے غضب سے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس جملہ کو مسلسل دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کا غضب ساکن ہو گیا (یعنی غصہ اتر گیا) تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اس کا کیا حال ہے جو سارا زمانہ یعنی ہمیشہ کا روزہ رکھتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔ مسدود نے یہ الفاظ بیان کیے: لم یصم ولم یفطر یا ما صام ولا افطر۔ یہ غیلان کو شک ہے۔ پھر عرض کی: اس کا کیا حال ہے جو دو دن روزہ رکھتا ہے؟ اور ایک دن افطار کرتا ہے فرمایا کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟ پھر عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ پس اس کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ پھر عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ پس اس کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن افطار کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ مجھے بھی اس کی قوت و طاقت دی جائے۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینے میں تین روزے اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک یہی ہمیشہ کے روزے ہیں (یعنی ان کی فضیلت اور ثواب ہمیشہ روزہ رکھنے کی طرح ہے) اور یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ کا دن) کے روزے کے بارے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرمادے اور یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کی وجہ سے ایک سال پہلے کے گناہ معاف فرمادے۔

موسیٰ بن اسماعیل، مہدی اور غیلان نے عبد اللہ بن معبد الزمانی سے اور انہوں نے ابو قتادہ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ سوموار کے دن اور جمعرات کے دن روزے کے بارے آپ کا کیا خیال ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن میری ولادت باسعادت ہوئی اور اس میں مجھ پر قرآن کریم نازل کیا گیا (آپ ﷺ کے جواب کا تعلق صرف سوموار کے دن سے ہے یعنی یہ میرے لیے کمال صوری اور کمال معنوی دونوں کے ظاہر ہونے کا دن ہے۔ اور اس اشکال کے جواب میں کہ سوال دونوں کے بارے ہے اور جواب ایک دن کے بارے دیا گیا، صاحب منہل نے کہا ہے کہ اس روایت میں ”یوم الخمیس“ کی زیادتی وہم ہے) (الدر المنضود، ص 241 ج 4)

2072۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَمْ أَحَدِّثْ أَنَّكَ تَقُولُ لِأَقْوَمَنِ اللَّيْلِ وَلَا صَوْمَنِ النَّهَارِ قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ قُلْتُ ذَلِكَ قَالَ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَقِطْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَقِطْ يَوْمًا وَأَقِطْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ إِلاَّ الْوَسْعَةُ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے شرف ملاقات عطا فرمایا تو ارشاد فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم کہتے ہو کہ میں ہر رات قیام کروں گا اور ہر دن روزہ رکھوں گا۔ عرض کی: جی ہاں، یا رسول اللہ ﷺ میری آرزو تو ہے اور میں نے اس طرح کہا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قیام بھی کر اور سو کر آرام بھی کر، روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر اور ہر مہینے میں تین دن (یعنی تیر ہویں، چودہ ہویں اور پندرہ ہویں جو کہ ایام بیض ہیں) کے روزے رکھا کر۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مثل ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں اس سے بہتر اور افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ تو پھر آپ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھ اور دو دن افطار کر۔ میں نے پھر عرض کی: میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر۔ روزوں میں یہی عمدہ و اعلیٰ ہے اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے (یعنی آپ اس طرز پر روزے رکھتے تھے)۔ میں نے عرض کی: میں اس سے بھی افضل و اعلیٰ کی قدرت و طاقت رکھتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے افضل روزہ کوئی نہیں ہے (یعنی نفلی روزوں کی جملہ اقسام میں افضل ترین قسم صوم داؤدی ہے)۔

بَابُ فِي صَوْمِ أَشْهُرِ الْحُرْمِ (اشہر حرام کے روزے کا بیان)

2073۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ مُجِيبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ عَنْ أَبِيهَا أَوْ عَنِّي أَنَّهَا أَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ انْطَلَقَ فَأَتَاهَا بَعْدَ سَنَةٍ وَقَدْ تَغَيَّرَتْ حَالُهُ وَهَيْئَتُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَعْرِفُنِي قَالَ وَمَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الْبَاهِلِيُّ الَّذِي جِئْتُكَ عَامَ الْأَوَّلِ قَالَ فَمَا غَيْرُكَ وَقَدْ كُنْتَ حَسَنَ الْهَيْئَةِ قَالَ مَا أَكَلْتُ طَعَامًا إِلَّا بِئْتَلٍ مُنْذُ فَارَقْتُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَذَّبْتُ نَفْسَكَ ثُمَّ قَالَ صُمْ شَهْرًا صَبْرًا وَيَوْمًا

فرمایا: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے: آپ افطار نہیں کریں گے (یعنی آپ مسلسل روزے رکھتے ہی جاتے) اور کبھی آپ روزہ رکھنا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے: اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے (یعنی اگر آپ نہ رکھتے تو پھر کئی کئی دن مسلسل اسی کیفیت میں گزر جاتے)۔

بَابُ فِي صَوْمِ شَعْبَانَ (شعبان کے روزے کا بیان)

2076۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانَ ثُمَّ يَصِلَهُ بِرَمَضَانَ
عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے پسندیدہ مہینہ کہ آپ اس کے روزے رکھیں وہ شعبان ہے۔ پھر آپ اسے رمضان المبارک کے ساتھ ملا دیتے تھے (یعنی آپ ﷺ شعبان المعظم کے روزے مسلسل رکھتے رہتے تھے یہاں تک کہ رمضان المبارک کا مہینہ آ جاتا)۔

بَابُ فِي صَوْمِ شَوَّالٍ (شوال کے روزے کا بیان)

2077۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ هَارُونَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْسَيْلَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا مِنْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلُّ أَرْبَعَاءٍ وَخَبِيسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُنْتَ الدَّهْرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَافَقَهُ زَيْدُ الْعُكْلِيِّ وَخَالَفَهُ أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ،

عبید اللہ بن مسلم القرشی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے پوچھا، یا حضور نبی کریم ﷺ سے ہمیشہ روزے رکھنے کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تیرے گھر والوں کا تجھ پر حق ہے۔ تو رمضان کے روزے رکھ اور وہ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں (یعنی شوال کے روزے) اور ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھا کر۔ پس جب تو نے اس طرح کیا تو تحقیق تو نے ہمیشہ کے روزے رکھ لیے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: زید العکلی نے اس سے موافقت کی ہے اور ابو نعیم نے اس سے مخالفت کی ہے۔ انہوں نے کہا: مسلم بن عبید اللہ (نہ کہ عبید اللہ بن مسلم)۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں یہ باور کرایا گیا ہے کہ آدمی کے ذمہ اہل خانہ کے بھی حقوق ہیں جنہیں ادا کرنا اس کے ذمہ لازم ہے۔ لہذا نقلی عبادات و ریاضات کی جانب متوجہ ہوتے وقت ان کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔

بَابُ فِي صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ (شوال کے چھ دن روزے رکھنے کا بیان)

2078۔ حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَسَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شَابِيتٍ

الْأَنْصَارِيِّ عَنِ أَبِي أَيُّوبَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَالٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ الذَّهْرَ

حضرت عمر بن ثابت الانصاری نے حضور نبی مکرم ﷺ کے صحابی ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر ان کے پیچھے شوال کے چھ روزے رکھے۔ تو گویا اس نے صوم دہر رکھ لیا۔

بَابُ كَيْفَ كَانَ يَصُومُ النَّبِيُّ ﷺ (حضور نبی کریم ﷺ کے روزے رکھنے کی کیفیت کا بیان)

2079- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَبَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ إِذَا كَانَ يَصُومُهُ إِلَّا قَلِيلًا بَلَّ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (مسل) روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہنے لگتے: آپ افطار نہیں کریں گے اور (کبھی) آپ روزہ نہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے رمضان المبارک کے سوا کبھی کسی مہینے کے کھل روزے رکھے ہوں۔ اور (علاوہ ازیں) میں نے آپ کو شعبان المعظم سے زیادہ کسی مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

موسیٰ بن اسماعیل نے حماد بن محمد بن عمرو عن ابی سلمہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی سند سے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ اس میں یہ زائد ہے کہ آپ ﷺ سوائے چند دنوں کے اکثر اس کا روزہ رکھا کرتے تھے بلکہ آپ تو سارا مہینہ ہی روزے رکھا کرتے تھے۔

بَابُ فِي صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَبِيسِ (سوموار اور جمعرات کے روزے کا بیان)

2080- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مَوْلَى قُدَامَةَ بْنِ مَطْعُونٍ عَنْ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ أُسَامَةَ إِلَى وَادِي الْقُرَى فِي بَيْ طَلَبٍ مَالٍ لَهُ فَكَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَبِيسِ فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ لِمَ تَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَبِيسِ وَأَنْتَ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَقَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَبِيسِ وَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ أَعْمَالَ الْعِبَادِ تُعْرَضُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَبِيسِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا قَالَ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ

یعنی نے عمر بن ابی الحکم بن ثوبان سے، انہوں نے قدامہ بن مطعون کے آزاد کردہ غلام سے اور انہوں نے حضرت

اسامہ بن زید کے آزاد کردہ غلام سے روایت بیان کی ہے کہ وہ (اپنے آقا) اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مال کی طلب میں وادی القرئی کی طرف چلے۔ اور وہ (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ) سوموار اور جمعرات کے دن کاروزہ رکھتے تھے۔ تو ان کے غلام نے انہیں کہا: آپ سوموار اور جمعرات کے دنوں کا کیوں روزہ رکھتے ہیں حالانکہ آپ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: بلاشبہ حضور نبی کریم ﷺ سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ اس بارے میں آپ سے استفسار کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کے دن بندوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسی طرح ہشام دستوائی نے یحییٰ عن عمر بن ابی الحکم کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث اس حدیث کے منافی نہیں ہے جس میں یہ ہے کہ رات کے عمل دن کے عمل سے پہلے اور دن کے عمل رات کے اعمال سے پہلے اٹھا لیے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایک جگہ رفع کا ذکر ہے اور دوسری جگہ عرض کا یعنی ہر روز کے اعمال رفع کے بعد وہاں جمع ہوتے رہتے ہیں اور پھر ان دونوں میں ان کو پیش کیا جاتا ہے۔ (بذل الجہود، ص 304، ج 11)

بَابُ فِي صَوْمِ الْعَشْرِ (عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا بیان)

2081۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْخُرَيْبِيِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ امْرَأَتِهِ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلِ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَالْخَيْسِ

ہنیدہ بن خالد نے اپنی بیوی سے اور اس نے حضور نبی کریم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نو دن ذی الحجہ کے، یوم عاشورہ، ہر مہینے میں تین دن اس طرح کہ ہر مہینے کا پہلا سوموار اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے (اس روایت کے مطابق سوموار اور جمعرات دو دن بنتے ہیں۔ لہذا مسند احمد کی روایت کے مطابق ایک سوموار اور دو جمعرات اور نسائی کی روایت کے مطابق ایک جمعرات اور دو سوموار کے آپ روزے رکھتے تھے)

2082۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَمُجَاهِدٍ وَمُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی دن نہیں ہے جس میں کیا جانے والا نیک عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان دنوں یعنی ذوالحجہ کے دس دنوں میں (کیے جانے والے نیک عمل) کی نسبت زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں۔ مگر یہ کہ آدمی اپنی جان اور مال لے کر نکلے اور پھر ان میں سے کوئی شے واپس لوٹا کر نہ لائے (یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان و مال سب قربان کر دے تو وہ اجر میں ان دنوں میں کیے جانے والے عمل

کے ہم رتبہ ہو سکتا ہے۔

بَاب فِي فِطْرِ الْعَشْرِ (ان دس دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا بیان)

2083- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَائِمًا الْعَشْرَ قَطُّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی ان دس دنوں میں روزے کی حالت میں نہیں دیکھا۔

فائدہ: اس حدیث کی توجیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ایک تو اس میں رویت کی نفی ہے اور رویت کی نفی روزہ نہ ہونے کو مستلزم نہیں اور دوسری توجیہ یہ ہے کہ اس میں دس دنوں کی نفی ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ تو نو دن روزہ رکھتے تھے کیونکہ دسواں دن تو عید کا دن ہے۔ (بذل الجہود ص 309 ج 11)

بَاب فِي صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ (عرفات میں نویں ذی الحجہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان)

2084- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَوْشَبُ بْنُ عَقِيلٍ عَنِ مَهْدِي بْنِ الْهَجْرِيِّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَيْتِهِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

عکرمہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر میں تھے تو آپ نے ہمیں یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے میدان عرفات میں یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

2085- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَمْرِ الْقَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَسَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأُرْسِلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَقَفَ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَ

حضرت ام فضل بنت حارث سے روایت ہے کہ لوگ عرفہ کے دن ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے جھگڑنے لگے۔ پس ان میں سے بعض نے کہا: آپ روزے سے ہیں۔ اور بعض کہنے لگے: آپ روزے سے نہیں ہیں۔ پس آپ نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں بارگاہ میں دودھ کا پیالہ بھیجا۔ درآنحالیکہ آپ اپنے اونٹ پر عرفات میں وقوف کیے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے وہ نوش فرمایا۔

بَاب فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ (یوم عاشوراء کے روزے کا بیان)

2086- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَمَنْ

شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ یوم عاشوراء وہ دن ہے جس میں قریش دور جاہلیت میں روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی زمانہ جاہلیت میں اس دن روزہ رکھتے تھے۔ اور جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ آئے تو آپ نے اس کا روزہ رکھا اور اس دن کے روزے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پس جب رمضان المبارک کے روزے فرض کیے گئے تو وہ روزے فرض ہو گئے اور عاشوراء کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ پس جو چاہے وہ اس دن کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

2087۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا نَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عاشوراء وہ دن تھا جس میں ہم زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھتے تھے۔ پس جب رمضان المبارک (کے روزوں کی فرضیت) کا حکم نازل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ایام میں سے یہ ایک دن ہے۔ پس جو چاہے وہ اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے وہ اسے چھوڑ دے (یعنی روزہ نہ رکھے)۔

2088۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي نُبَيْشَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمَ الَّذِي أَظْهَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ وَأَمْرٌ بِصِيَامِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جب حضور نبی مکرم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے یہود کو پایا کہ وہ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ تو ان سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا: یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا اور ہم اس کی تعظیم کے لیے اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں اور آپ نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

بَاب مَا رَوَى أَنَّ عَاشُورَاءَ الْيَوْمُ الثَّاسِعُ (اس کا بیان کہ عاشوراء سے مراد نویں محرم کا دن ہے)

2089۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ الْقُرَشِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَطْفَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حِينَ صَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرْنَا بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تَعْظُمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُتَقْبِلُ صُنَّائِيَوْمِ الثَّاسِعِ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُتَقْبِلُ حَتَّى تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

یعنی بن ایوب نے بیان کیا ہے کہ اسماعیل بن امیہ قرشی نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ابو عطفان کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے سنا جس وقت حضور نبی مکرم ﷺ نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا اور

يُقِطُّ يَوْمًا وَيَصُومُ يَوْمًا

حضرت عمرو بن اوس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے حدیث سنی۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ وہ نصف رات سوتے تھے، رات کا تیسرا حصہ (عبادت و ریاضت کے لیے) قیام کرتے تھے اور پھر چھٹا حصہ آرام کرتے تھے اور (اسی طرح) وہ ایک دن روزہ نہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے۔

فائدہ: چونکہ آدمی کے ذمہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی لازم ہیں، لہذا یہ ضروری ہے کہ آدمی جب حقوق اللہ کی ادائیگی میں مشغول ہو تو حقوق العباد کی طرف بھی اس کی توجہ رہے۔ حدیث مذکور میں بیان کردہ طریقہ سے دونوں کی ادائیگی باحسن انداز ہو سکتی ہے۔ شاید اسی وجہ سے رب کریم کے نزدیک یہ انداز زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ فِي صَوْمِ الثَّلَاثِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ (ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا بیان)

2093۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ مِلْحَانَ الْقَيْسِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصُومَ الْبَيْضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعًا عَشْرَةَ وَخَمْسَةَ عَشْرَةَ قَالَ وَقَالَ هُنَّ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ محمد کے بھائی انس نے ابن ملحان قیسی سے اور انہوں نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم ایام بیض یعنی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کا روزہ رکھیں۔ راوی نے بیان کیا: اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ روزے ہمیشہ روزے رکھنے کی طرح ہے۔

2094۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ يَوْمًا وَيَعْفِي مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے کے شروع میں تین دن روزے رکھتے تھے۔

فائدہ: ہر مہینے میں تین روزوں کے استجاب میں تو کوئی کلام نہیں، البتہ تین دنوں کی تعیین میں اختلاف ہے کہ اس سے مراد ایام بیض ہیں یا کہ ان کے سوا کوئی اور دن۔ اور اس پر مذکورہ دونوں حدیثیں دال ہیں۔ کیونکہ ایک میں ایام بیض کا ذکر ہے اور دوسری میں ابتدائی ایام کا۔

بَابُ مَنْ قَالَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ (اس کا بیان جس نے کہا مراد سوموار اور جمعرات ہیں)

2095۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْتَعْبِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ سَوَّاءِ الْخُرَازِمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ وَالْاِثْنَيْنِ مِنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرَى

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مہینے میں تین دن روزے رکھتے تھے: سوموار، جمعرات اور دوسرے جمعہ سے پہلے سوموار۔

2096۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ هُنَيْدَةَ الْخَزَاعِي عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أُولَئِهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَبِيسِ

ہئیدہ خزاعی نے اپنی ماں سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئی اور میں نے ان سے روزوں کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھے حکم دیتے تھے کہ میں ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھوں۔ ہر مہینے کا پہلا سوموار اور جمعرات (اور بعض نسخوں میں یہ ہے کہ تیسرا روزہ دوسرے ہفتے کی جمعرات کو ہوگا)۔

بَاب مَنْ قَالَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّ الشَّهْرِ

ان کا بیان جنہوں نے کہا کہ مہینے کے کسی حصہ میں ہونے کی پرواہ نہ کی جائے گی

2097۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِيِّ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّ شَهْرٍ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ مَا كَانَ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ

عبدالوارث نے یزید الرشکی سے اور انہوں نے معاذہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتے تھے۔ انہوں نے بیان فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: آپ مہینے کے کون سے حصے میں روزے رکھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ مہینے کے دنوں میں روزہ رکھنے کے لیے کسی بھی دن کی پرواہ نہیں کرتے تھے (جب چاہتے تھے روزہ رکھ لیتے تھے)۔

بَاب النِّيَّةِ فِي الصِّيَامِ (روزوں میں نیت کا بیان)

2098۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يُجِبْ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ اللَّيْثُ وَإِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ أَيْضًا جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ مِثْلَهُ وَوَقَفَهُ عَلَى حَفْصَةَ مَعْبَرَةَ الرَّيْدِيِّ وَابْنُ عِيَيْنَةَ وَيُونُسُ الْأَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الرَّهْرِيِّ،

حضرت سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی تو اس کے لیے کوئی روزہ نہیں (یعنی روزے کے صحیح ہونے کے لیے فجر سے پہلے نیت کا ہونا ضروری ہے)۔

1۔ ایک نسخہ میں کلہم عن الراهري نہیں ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اسے لیث اور اسحاق بن حازم نے بھی اکٹھے عبد اللہ بن ابی بکر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اسے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے موافق معمر، زبیدی، ابن عیینہ، یونس الایلی تمام نے زہری سے روایت کیا ہے۔

بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكِ (اس بارے میں رخصت کا بیان)

2099- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ م وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ جَبِيْعًا عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ زَادَ وَكَيْعٌ فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْدَى لَنَا حَيْسٌ فَحَبَسْنَا لَكَ فَقَالَ أَذِنِيهِ قَالَ طَلْحَةُ فَأَصْبَحَ صَائِمًا وَأَفْطَرَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب میرے پاس تشریف لاتے تھے تو فرماتے: کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ تو جب ہم کہتے: نہیں۔ تو آپ فرماتے: میں روزے دار ہوں۔ کس نے یہ اضافہ کیا ہے پس آپ ﷺ ایک دوسرے دن ہمارے پاس تشریف لائے۔ تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں حیس بطور تحفہ دیا گیا ہے (حیس سے مراد خاص کھانا ہے جو کھجور، پنیر اور گھی سے ملا کر بنایا جاتا ہے)۔ تو ہم نے اسے آپ کے لیے روک رکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے قریب لاؤ۔ طلحہ نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے صبح روزے کی نیت کی تھی اور پھر آپ نے اسے افطار کر دیا۔ (آپ ﷺ کا یہ روزہ نفلی تھا)۔

2100- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَكِيمِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتِحَ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأُمُّ هَانِيَةَ عَنْ يَمِينِهِ قَالَتْ فَجَاءَتْ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَتَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاولَهُ أُمُّ هَانِيَةَ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنْتِ تَقْضِينَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكَ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا

حضرت ام ہانی نے بیان کیا ہے کہ جب فتح مکہ کا دن تھا تو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب بیٹھ گئیں اور ام ہانی آپ ﷺ کی دائیں جانب تھیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ اتنے میں ایک کیز برتن لے کر آئی۔ اس میں کوئی مشروب تھا۔ اس نے وہ برتن آپ ﷺ کو پیش کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس سے کچھ پیا۔ پھر آپ نے وہ برتن ام ہانی کو عطا فرمایا اور انہوں نے اس سے پیا اور کہا: یا رسول اللہ! ﷺ تحقیق میں نے افطار کر لیا۔ حالانکہ میں روزہ رکھے ہوئے تھی۔ تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم کسی کی قضا کر رہی تھی (یعنی کیا یہ قضا کا روزہ تھا) انہوں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تمہارے لیے (افطار کرنا) قطعاً باعث ضرر نہیں، اگر یہ نفلی روزہ تھا۔

بَابُ مَنْ رَأَى عَلَيْهِ الْقَضَاءَ (اس کا بیان جس نے کہا کہ اس پر قضا لازم ہوگی)

2101- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ زُمَيْلِ مَوْلَى عَمْرٍوَةَ عَنْ عَمْرٍوَةَ بْنِ الرُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى لِي وَلِحَفْصَةَ طَعَامٌ وَكُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ﷺ قُلْنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُهُدِيتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَاشْتَهَيْنَاهَا فَأَقْطَرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَلَيْكُمَا صَوْمًا مَكَانَهُ يَوْمًا آخَرَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ مجھے اور حضرت حفصہ کو کچھ کھانا ہدیہ دیا گیا اور ہم دونوں روزے دار تھیں۔ تو ہم نے افطار کر لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ تو ہم نے آپ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہمارے لیے کچھ ہدیہ لایا گیا ہے اور ہمارے اندر اسے کھانے کی چاہت پیدا ہوئی۔ تو ہم نے (روزہ) توڑ دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے کوئی حرج نہیں ہے۔ تم دونوں پر اس جگہ کسی دوسرے دن روزہ رکھنا لازم ہے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ اگر نفلی روزہ کسی سبب سے توڑ دیا جائے تو اس کی قضا بندے پر لازم ہوتی ہے)۔

بَابُ الْبُرْءَةِ تَصَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

اس کا بیان کہ کیا عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ سکتی ہے؟

2102۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّازِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ غَيْرَ مَضَانَ وَلَا تَأْذُنُ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ

معمر نے ہمام بن منبہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت رمضان المبارک کے سوا کوئی نفلی روزہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں رکھ سکتی، درآنحالیکہ اس کا خاوند حاضر ہو اور وہ خاوند کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتی درآنحالیکہ وہ حاضر ہو۔ (کیونکہ اس صورت میں خاوند کے لیے بوقت حاجت مشکلات پیش آ سکتی ہیں۔ جب کہ اس کی حاجت اور خواہش کا لحاظ رکھنا عورت کے ذمہ لازم ہے۔ اور اس کی انتہا یہ ہے کہ نفلی عبادت میں بھی خاوند کی اجازت کے بغیر مشغول نہیں ہو سکتی)۔

2103۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ زُوِّجِي صَفْوَانَ بْنِ السُّعْطَلِيِّ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَيُقَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لَوْ كَانَتْ سُورَةً وَاحِدَةً لَكُنْتُ النَّاسَ وَأَمَا قَوْلُهَا يُقَطِّرُنِي فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ فَتَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصْبِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَأَمَا قَوْلُهَا إِنْ لَا أَصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَلِكَ لَأَنْكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقِظْتَ فَصَلِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيدٍ أَوْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي السُّوَيْكِلِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آئی۔ ہم بھی آپ کے پاس تھے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا خاوند صفوان بن معطل مجھے مارتا ہے جب میں نماز پڑھتی ہوں اور وہ میرا روزہ افطار کرا دیتا ہے جب میں روزہ رکھتی ہوں اور وہ نماز فجر نہیں پڑھتا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: اور صفوان بھی آپ ﷺ کے پاس تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس سے اس کے بارے پوچھا جو اس عورت نے کہا تھا۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! جہاں تک اس کا یہ قول ہے کہ وہ مجھے مارتا ہے جب میں نماز پڑھتی ہوں (اس کا سبب یہ ہے) کہ وہ دو دو سورتیں پڑھتی ہے حالانکہ میں نے اسے اس سے منع کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ ایک سورت پڑھے تو وہ لوگوں کے لیے کافی ہے۔ اور رہا اس کا یہ قول کہ وہ میرے روزے افطار کرا دیتا ہے یعنی توڑ دیتا ہے۔ تو وہ اس لیے ہے کہ وہ مسلسل روزے رکھتی چلی جاتی ہے اور میں جوان آدمی ہوں، صبر نہیں کر سکتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس دن فرمایا: کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھے گی۔ اور جہاں تک اس کا یہ قول ہے کہ میں نماز نہیں پڑھتا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ تو اس کا سبب یہ ہے کہ ہم تمام گھروالوں کے بارے میں یہ معروف ہے (کہ رات گئے تک اپنے کام میں مشغول ہونے کے سبب) ہم بیدار نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو بیدار ہو تو اسی وقت نماز پڑھ لیا کر۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے حماد بن سلمہ نے حمید سے یا ثابت سے اور انہوں نے ابوالتوکل سے روایت کیا ہے۔

بَابُ فِي الصَّائِمِ يُدْعَى إِلَى وَليمة (ایسے روزے دار کا بیان جسے دعوت و لیمہ دی جائے)

2104- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ مُفِطْرًا فَلْيَطْعَمْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَصِلْ قَالَ هِشَامٌ وَالصَّلَاةُ الدُّعَاءُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ أَيْضًا عَنْ هِشَامٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے قبول کر لے۔ پھر اگر وہ روزے دار نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کھانا کھائے۔ اور اگر روزے دار ہو تو پھر اسے چاہیے کہ وہ (داعی کے لیے) دعا کرے۔ ہشام نے کہا ہے: (یہاں) صلاۃ بمعنی دعا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے حفص بن غیاث نے بھی ہشام سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ الصَّائِمُ إِذَا دُعِيَ إِلَى الطَّعَامِ

روزے دار کیا کہے جب اسے کھانے کی دعوت دی جائے؟

2105- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھانے کی طرف دعوت دی جائے درآنحالیکہ وہ روزے دار ہو تو اسے یہ کہنا چاہیے: میں روزے دار ہوں۔

بَابِ الْإِعْتِكَافِ (اعتکاف کا بیان)

2106۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَرْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ کو پیغام وصال آپہنچا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔

فائدہ: اعتکاف کی تین قسمیں ہیں: واجب، سنت مؤکدہ اور مستحب۔ واجب سے مراد وہ اعتکاف ہے جو نذر کی وجہ سے واجب ہوتا ہے اور سنت مؤکدہ سے مراد رمضان کے عشرہ اخیرہ کا اعتکاف ہے۔ مراد سنت علی الکفایہ ہے اور مستحب مطلق اعتکاف ہے جس میں وقت کی قید نہیں۔

2107۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمَّ يَعْتَكِفُ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عَشْرِينَ لَيْلَةً

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے رہے۔ ایک سال آپ نے اعتکاف نہ کیا پھر جب آئندہ سال آیا تو آپ نے بیس راتیں اعتکاف کیا۔

2108۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَيَعْلَى بْنُ عَبْدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكِفَهُ قَالَتْ وَإِنَّهُ أَرَادَ مَرَّةً أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَتْ فَأَمْرٌ بَيْنَانِيهِ فَضْرِبَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ أَمَرْتُ بِنِنَائِي فَضْرِبَ قَالَتْ وَأَمْرٌ غَيْرِي مِنْ أَرْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ بِنِنَائِي فَضْرِبَ فَلَمَّا صَلَّى الْفَجْرَ نَظَرُ إِلَى الْأَبْنِيِّ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْبِدْرُ تُرِدْنَ قَالَتْ فَأَمْرٌ بِنِنَائِي فَقَوَّضَ وَأَمْرٌ أَرْوَاجُهُ بِأَبْنِيَّتِهِمْ فَقَوَّضْتُ ثُمَّ أَخَّرَ الْإِعْتِكَافَ إِلَى الْعَشْرِ الْأَوَّلِ يَعْنِي مِنْ شَوَالٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَاقَ وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ اعْتَكَفَ عَشْرِينَ مِنْ شَوَالٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ فجر کی نماز پڑھتے پھر اپنی جائے اعتکاف میں داخل ہو جاتے۔ آپ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ایک بار اعتکاف کرنے کا ارادہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے اپنا خیمہ لگانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پس وہ لگا دیا گیا۔ جب میں نے اسے دیکھا تو میں نے بھی اپنا خیمہ لگانے کا حکم دیا وہ بھی لگا دیا گیا، پھر میرے علاوہ دیگر ازواج مطہرات نے

بھی اپنے اپنے خیمے لگانے کا حکم دیا تو وہ لگا دیے گئے۔ چنانچہ جب حضور نبی کریم ﷺ نے نماز فجر کے بعد خیموں کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا: یہ کیا ہیں؟ کیا وہ اس سے نیکی کا ارادہ کرتی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر آپ ﷺ نے اپنے خیمے کے بارے حکم دیا، تو اسے اکھڑ دیا گیا۔ پھر آپ کی ازواج مطہرات نے بھی اپنے اپنے خیموں کے بارے میں حکم دیا تو وہ بھی اکھڑ دیے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اس اعتکاف کو شوال کے پہلے عشرہ تک مؤخر کر دیا۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے: اسے ابن اسحاق اور اوزاعی نے یحییٰ بن سعید سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مالک نے اسے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ آپ ﷺ نے شوال کے بیس دن اعتکاف کیا۔

فائدہ: شارحین حدیث نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ اعتکاف کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا جائز ہے۔

بَابُ أَيِّنَ يَكُونُ الْإِعْتِكَافُ (اس کا بیان کہ اعتکاف کہاں ہونا چاہیے)

2109۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ السُّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَنَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشِيرَةَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدَ اللَّهِ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ حضرت نافع نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ نے مجھے وہ جگہ دکھائی ہے جہاں مسجد میں رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تھے۔

2110۔ حَدَّثَنَا هُنَّادٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ كُلَّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عَشْرِينَ يَوْمًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کرتے تھے اور جب وہ سال آیا جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا، تو آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

فائدہ: بیس دن اعتکاف کی علماء نے مختلف مصلحتیں بیان کی ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ ﷺ کو قرب وفات کا علم ہو گیا تھا، اس لیے آپ نے چاہا کہ اعمال خیر میں اضافہ ہونا چاہیے اور اس میں امت کو تعلیم دینا بھی مقصود ہے کہ جب آدمی عمر طبعی کو پہنچ جائے تو اس کو عمل میں مزید مجاہدہ کرنا چاہیے تاکہ بہتر سے بہتر حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر سکے۔ (الدر المنضوود ص 275 ج 4)

بَابُ الْمُعْتَكِفِ يَدْخُلُ الْبَيْتَ لِحَاجَتِهِ

معتکف کے لیے حاجت کے تحت گھر میں داخل ہونے کا بیان

2111۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الرُّبَيْرِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيْ رَأْسِهِ فَأَرْجَلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ الْإِنْسَانِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَتَابِعْ أَحَدٌ مَالِكًا عَلَى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرُ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تو آپ ﷺ اپنا سر میرے قریب کرتے تو میں آپ کو کنگھی کر دیا کرتی تھی۔ (چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جائے اعتکاف حجرہ عائشہ صدیقہ کے ساتھ ہوتی تھی۔ لہذا آپ اس میں بیٹھے بیٹھے اپنا سر حجرہ میں کرتے اور آپ اپنے حجرہ میں رہتے ہوئے آپ کی زلفوں میں کنگھی کیا کرتی تھیں) اور آپ ﷺ انسانی حاجت کے سوا گھر میں داخل نہ ہوتے تھے۔ (انسانی حاجت سے مراد بول و برازیان سے ملتی جلتی حاجات ہیں)۔

قتیبہ بن سعید اور عبد اللہ بن مسلمہ دونوں نے بیان کیا ہے کہ لیث نے ابن شہاب عنی عروہ و عمرہ عن عائشہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا: اور اسی طرح اسے یونس نے زہری سے روایت کیا ہے اور کسی نے بھی مالک کی عروہ عن عمرہ پر متابعت نہیں کی اور اسے معمر اور زیاذ بن سعد وغیرہ نے زہری عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے بھی بیان کیا ہے۔

2112- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ مُعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ فَيُنَاوِلُنِي رَأْسَهُ مِنْ خَلْلِ الْحُجْرَةِ فَأَغْسِلُ رَأْسَهُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ فَأَرْجَلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں اعتکاف کرتے تھے اور آپ ﷺ حجرہ کے سوراخوں سے اپنا سر میری طرف کرتے تھے، تو میں آپ ﷺ کا سر دھو دیتی تھی۔ اور مسدد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: اور میں اس میں کنگھی کرتی تھی حالانکہ میں (کبھی) حائضہ ہوتی۔

2113- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ السُّرُوزِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُعْتَكِفًا فَاتَيْتُهُ أُرْوُكًا لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَأَنْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكُنَهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيبٍ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ فَخَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قَلْبِي كَمَا شِئْنَا أَوْ قَالَ شَرًّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَتْ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ وَسَاقِ مَعْنَاهُ

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ معتكف تھے تو میں رات کے وقت آپ ﷺ کی ملاقات (وزیارت) کے لیے آئی اور آپ ﷺ سے باتیں کیں پھر میں اٹھی اور واپس پٹی تو آپ ﷺ میرے ساتھ اٹھے تاکہ آپ مجھے واپس لوٹا آئیں اور اس وقت ان کی رہائش گاہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے دار میں تھی۔ پس انصار کے دو آدمی پاس سے گزرے۔ تو جب دونوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے چلنے لگے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں ٹھہر ٹھہر کر چلو۔ یہ صفیہ بنت حی ہیں (یعنی یہ میری رفیقہ حیات ہے کوئی اجنبی عورت نہیں)۔ انہوں نے عرض کی: سبحان اللہ! یا رسول اللہ! ﷺ (ہمارے ذہن میں قطعاً کوئی اور تصور نہیں ہو سکتا) آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان انسان میں خون کی مثل ہر رگ میں چلتا ہے۔ تو مجھے یہ خوف ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی شے یا شر ڈال دے۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابوالیمان اور شعیب نے زہری سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح بیان کیا ہے۔ اس روایت میں انہوں نے بیان کیا: جب آپ اس مسجد کے دروازے کے پاس تھے جو ام سلمہ کے دروازے کے پاس ہے۔ تو ان دونوں کے پاس سے دو آدمی گزرے۔ آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی۔

بَابُ الْمُعْتَكِفِ يَعُودُ الْمَرِيضَ (معتكف کے لیے مریض کی عیادت کرنے کا بیان)

2114۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْتَفَيْلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَبْرِئُ بِالْمَرِيضِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَبْرُكُ مَا هُوَ وَلَا يُعْرَبُ يَسْأَلُ عَنْهُ وَقَالَ ابْنُ عَيْسَى قَالَتْ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَبْرِئُ بِالْمَرِيضِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ

نفلی نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مریض کے پاس سے گزرتے تھے۔ درآنحالیکہ آپ حالت اعتکاف میں ہوتے تھے اور آپ اپنی حالت میں گزرتے، توقف نہ فرماتے اور اس سے مزاج پرسی کر لیتے۔ ابن عیسیٰ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی مکرم ﷺ مریض کی عیادت فرمالتے تھے حالانکہ آپ معتكف ہوتے۔

2115۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَسْأَلُ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرُهَا وَلَا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصُورٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ غَيْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا يَقُولُ فِيهِ قَالَتْ السُّنَّةُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ جَعَلَهُ قَوْلَ عَائِشَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ کسی مریض کی عیادت نہ کرے اور کسی جنازہ میں حاضر نہ ہو اور کسی عورت کو مس نہ کرے اور نہ ہی اس سے مباشرت کرے اور نہ ہی کسی کام کے لیے مسجد سے باہر نکلے سوائے ایسی حاجت کے جس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور اعتکاف نہیں ہوتا

مگر روزے کے ساتھ اور اعتکاف نہیں ہوتا مگر جامع مسجد میں۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ عبد الرحمن کے سوا کوئی بھی یہ نہیں کہتا۔ کہ انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ انہوں نے اسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول قرار دیا ہے۔

2116۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعَلَ عَلَيْهِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَيْلَةً أَوْ يَوْمًا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ اعْتَكِفْ وَصُمَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبَانَ بْنِ صَالِحِ الْقُرَشِيِّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْعَنْقَرِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُدَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوُكَ قَالَ قَبِينَمَا هُوَ مُعْتَكِفٌ إِذْ كَبُرَ النَّاسُ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَبَى هَوَازِنَ أَعْتَقَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ وَتِلْكَ الْجَارِيَّةُ فَأَرْسَلَهَا مَعَهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں کعبہ معظمہ کے پاس ایک رات یا ایک دن اعتکاف کرنے کی نذر مانی۔ تو انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے (اس کے بارے) پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اعتکاف کر اور ساتھ روزہ بھی رکھ۔

عبد اللہ بن عمر بن محمد بن ابان بن صالح قرشی، عمرو بن محمد العنقری نے عبد اللہ بن بدیل سے ان کی اسناد کے ساتھ اسی طرح بیان کیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس اثناء میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حالت اعتکاف میں تھے۔ اچانک لوگوں نے (بلند آواز سے) اللہ اکبر کہا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے عبد اللہ! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: حضور نبی کریم ﷺ نے ہوازن کے قیدی آزاد فرمادیے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: پھر یہ لونڈی بھی۔ چنانچہ آپ نے اسے ان کے ساتھ بھیج دیا۔

بَابُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَعْتَكِفُ (استحاضہ والی عورت کے اعتکاف کا بیان)

2117۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اعْتَكَفْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَرْوَاحِهِ فَكَانَتْ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْحُمْرَةَ فَرَبَّمَا وَضَعْنَا الطُّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات میں ایک زوجہ محترمہ نے اعتکاف کیا۔ پس وہ (استحاضہ کی) زردی اور سرخی دیکھتی رہیں اور بسا اوقات ہم اس کے نیچے طشت رکھتی تھیں جبکہ وہ نماز پڑھ رہی ہوتی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْجِهَادِ (جہاد کا بیان)

بَاب مَا جَاءَ فِي الْهَجْرَةِ وَسُكْنَى الْبَدْوِ (ہجرت اور جنگل میں سکونت اختیار کرنے کا بیان)

2118۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهَجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَبِّ الْبَحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور نبی مکرم ﷺ سے ہجرت کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری خرابی ہو (یہ کلمہ شفقت و رحم کے ساتھ فعل کے انکار کے لیے ہے)۔ بے شک ہجرت کا حال تو انتہائی شدید (اور تکلیف دہ) ہے۔ کیا تیرے پاس اونٹ ہے؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے اعمال کو تارہ چاہے جہاں بھی رہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تیرے اعمال میں سے کوئی شے قطعاً کم نہیں کرے گا۔ (بحار، بحرہ کی جمع ہے بمعنی بلدہ مراد زیادہ دوری ہے۔ یہ لفظ یہاں ایسے ہی استعمال ہے جیسے اردو میں کہا جاتا ہے سات سمندر پار۔ لہذا حقیقی معنی میں مستعمل نہیں)

2119۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ مِقْدَامٍ عَنْ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْبَدَاوَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْدُو إِلَى هَذِهِ التَّلَاعِ وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاعَةَ مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِي يَا عَائِشَةُ اذْفُقِي فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ لِي شَيْئًا قَطُّ إِلَّا زَانَةٌ وَلَا نَزِعَ مِنْ شَيْئٍ قَطُّ إِلَّا شَانَةٌ

حضرت مقدم بن شریح نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بدادت (صحرا نوردی، جنگل میں سکونت اختیار کرنا) کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ان ٹیلوں کی جانب تشریف لے جایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک بار جنگل کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے صدقے کے اونٹوں میں سے ایک ایسی ناقہ میری طرف بھیجی جو غیر تربیت یافتہ یعنی سواری میں چلنے کی عادی نہ تھی۔ (اس نے شوخی کی تو میں نے اس پر ذرا سختی کی)۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عائشہ! نرمی کرو کیونکہ نرمی جس شے میں بھی ہو وہ اسے آراستہ اور مزین کر دیتی ہے اور نرمی جس شے سے بھی نکال لی جائے تو وہ اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔

بَابُ فِي الْهِجْرَةِ هَلْ انْقَطَعَتْ (اس کا بیان کہ کیا ہجرت منقطع ہو چکی ہے)

2120۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ اَخْبَرَنَا عَيْسَى عَنْ حَرِيْزِ بْنِ عُمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي عَوْفٍ عَنْ اَبِي هِنْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ الثُّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعَ الثُّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ ہجرت منقطع نہیں ہوگی یہاں تک کہ توبہ منقطع ہو جائے اور توبہ منقطع نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو (یعنی جب تک توبہ کی قبولیت کا حکم باقی ہے تب تک ہجرت کا حکم بھی باقی ہے اور وہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک ہے۔ اس میں ہجرت سے مراد دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا ہے)

2121۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ وَاِذَا اسْتَفْرَغْتُمْ فَاَنْفِرُوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: (اب) ہجرت نہیں ہے۔ البتہ جہاد اور نیت ہے۔ اور جب تمہیں جہاد کے لیے نکلنے کو کہا جائے تو تم اس کے لیے نکلو۔

فائدہ: اس میں جس ہجرت کی نگی کی جا رہی ہے اس سے مراد مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا ہے۔ اس سے قبل یہ ہجرت واجب تھی لیکن مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ لہذا وہ ہجرت مطلقاً یعنی وجوباً اور استحباباً دونوں طرح ختم ہو گئی۔ البتہ دیگر اعمال جیسا کہ جہاد اور نیت خالصہ وغیرہ موجود ہیں۔ انسان اپنے جملہ اعمال صالحہ کو اخلاص کی نیت کے ساتھ سرانجام دے کر بارگاہ خداوندی میں سرخرو ہو سکتا ہے۔

2122۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ قَالَ اَتَى رَجُلٌ عَبْدَ اللهِ بْنِ عَبْدُو وَعِنْدَهُ الْقَوْمُ حَتَّى جَلَسَ عِنْدَهُ فَقَالَ اَخْبِنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِيْهِ وَالنُّهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ

عالم نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور آپ کے پاس قوم کے افراد موجود تھے۔ وہ بھی آپ کے پاس بیٹھ گیا اور کہنے لگا: مجھے ایسی شے کے بارے بتائیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ (اور سلامت) رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جس نے ان اعمال کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے یہی ایک مسلمان کے کردار کی خوبی اور شان ہے اور یہی اسلامی معاشرہ کو امن و آشتی کا گہوارہ بنانے کا سنہری اصول ہے۔ اور آخر میں ہجرت باطنہ کا ذکر کیا گیا ہے کہ ہجرت کی روح یہی ہے کہ جن امور سے رب کریم نے منع کیا ہے انسان ان کے قریب نہ جائے۔ اگر یہ کر لیا جائے تو یقیناً ہر جانب نیکی اور خیر پھیلے گی اور شر اور

برائی کا قلع قمع ہوگا۔

بَابِ فِي سُكْنِ الشَّامِ (شام میں سکونت اختیار کرنے کا بیان)

2123- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِبْنِ حَوْشِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَتَكُونُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ الَّذِينَ أَلْزَمَهُمْ مُهَاجِرَةُ إِبْرَاهِيمَ وَيَتَّقِي فِي الْأَرْضِ شَرَّ أَرْضِهَا تَلْفِظُهُمْ أَرْضُهُمْ تَقْدُرُهُمْ نَفْسُ اللَّهِ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقَرَادِةِ وَالْخَنَازِيرِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ عنقریب اس ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت ہوگی۔ پس زمین کے باسیوں میں سے نیک اور اچھے لوگ (وہ ہوں گے) جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ (یعنی سرزمین شام) کو لازم پکڑیں گے۔ (یعنی وہاں سکونت اختیار کریں گے) اور زمین کے رہنے والوں میں سے برے اور شریر لوگ زمین میں باقی رہ جائیں گے۔ ان کی زمین انہیں پھینک دے گی (یعنی وہ اپنے ہی اوطان میں ادھر سے ادھر حیران و سرگرداں پھریں گے یا تو دنیا کمانے کے لیے یا نافرقتی سے بچنے کے لیے) اور (ان کی حقارت و ذلت کے سبب) اللہ تعالیٰ بھی انہیں ناپسند کرے گا اور نار (فتن) انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کر دے گی۔ (یعنی وہ اخلاقِ فاسدہ کے سبب ان جیسے ہو جائیں گے)

2124- حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شَرِيحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي قُتَيْبَةَ عَنْ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيَصِيرُ الْأُمْرَإِيُّ أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً جُنْدًا بِالشَّامِ وَجُنْدًا بِالْيَمَنِ وَجُنْدًا بِالعِرَاقِ قَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خَرَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَدْرَكَتْ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خَيْرَةٌ لَكَ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خَيْرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ أَيْبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِبَيْتِنَا وَمِنْ غَدْرِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَوَكَّلْ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ

حضرت ابن حوالہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب معاملہ اس طرح ہو جائے گا کہ تم متفرق گروہوں اور لشکروں میں منقسم ہو جاؤ گے۔ ایک لشکر شام میں چلا جائے گا، ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں۔ ابن حوالہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے جگہ پسند فرما دیجئے اگر میں اس کیفیت کو پالوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر لازم ہے کہ تو شام کو اختیار کر کیونکہ اس کی زمین اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ ہے اور اسے اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے لیے منتخب فرمائے گا اور اگر تم انکار کرو گے (یعنی اگر اس لشکر میں تم شامل نہ ہو سکو) تو تم پر یمن والے لشکر کو اختیار کرنا لازم ہے۔ اور وہاں کے تالابوں سے پانی ہو اور پلاؤ کیونکہ اللہ نے میرے لیے شام اور اس کے رہنے والوں کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔

فائدہ: قرآن کریم میں ارشاد ہے: وَنَحْيَيْنَهُ وَنُوطَا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ اس میں ارض مبارکہ سے مراد سرزمین شام ہے۔ اور معارف القرآن میں ہے کہ ملک شام کی زمین ابنی ظاہری اور باطنی حیثیت سے بڑی برکتوں کا

1- ایک لومینان کے بجائے اذ ہے۔

مجموعہ ہے۔ باطنی برکت تو یہ ہے کہ یہ زمین مخزن انبیاء ہے، بیشتر انبیاء علیہم السلام اسی زمین میں پیدا ہوئے۔ اور ظاہری برکات آب و ہوا کا اعتدال، نہروں اور چشموں کی فراوانی، پھل پھول اور ہر طرح کی نباتات کی غیر معمولی نشوونما وغیرہ ہے۔

(الدر المنضوہ ص 295 ج 4)

بَابُ فِي دَوَامِ الْجِهَادِ (جہاد کے دائمی ہونے کا بیان)

2125- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ النَّسِيخَ الدَّجَالَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ حق کی خاطر مسلسل جنگ کرتا رہے گا درآنحالیکہ وہ اپنے دشمن پر غالب رہے گا اور ان میں سے آخری گروہ مسیح دجال سے لڑے گا۔ (اور اسے قتل کرے گا) (اور بذر الجہود میں ہے کہ قتل دجال کے بعد جہاد باقی نہیں رہے گا)۔ (ص 382 ج 11)

بَابُ فِي ثَوَابِ الْجِهَادِ (جہاد کے ثواب کا بیان)

2126- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا الرَّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سِئِلَ أَمِّي الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيمَانًا قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ يَعْبُدُ اللَّهَ فِي شِعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ قَدْ كَفَى النَّاسَ شَرًّا

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے مومنین ایمان کے لحاظ سے زیادہ کامل ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان و مال سے جہاد کرتا ہے اور وہ آدمی جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے درآنحالیکہ لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں۔

بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ السِّيَاحَةِ (سیاحت سے نہی کا بیان)

2127- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ التُّوَيْحِيُّ أَبُو الْجَبَاهِرِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمِيدٍ أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْتِنِي فِي السِّيَاحَةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ السِّيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ مجھے سیاحت کی اجازت عطا فرمائیے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میری امت کی سیاحت اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا ہے۔

فائدہ: قاموس میں ہے کہ سیاحت سے مراد الذہاب فی الارض للعبادة ہے۔ یعنی عبادت کی غرض سے شہروں کی سکونت ترک کر دینا اور بادیہ پیمائی کرنا۔ تو آپ ﷺ نے اجازت اس لیے نہیں دی کہ اس میں معیت اور جماعت کا ترک

لازم آتا ہے اور مجالس خیر کی شرکت سے محرومی اور ترک جہاد وغیرہ جیسے امور۔

بَاب فِي فَضْلِ الْقَفْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى (جہاد سے واپس لوٹنے کی فضیلت کا بیان)

2128۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ عَنْ ابْنِ شُنَيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ مَاتِيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرِو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جہاد سے واپس لوٹنا جہاد کرنے کی طرح ہے (یعنی جس طرح جہاد پر جانے اور عملاً اس میں شریک ہونے کا اجر و ثواب ہے، اسی طرح اس سے واپس لوٹنے کا بھی ثواب ہے، کیونکہ اس طرح اسے دیگر فرائض کی ادائیگی کے لیے فرصت اور اپنے آپ کو راحت و سکون باہم پہنچانے کے مواقع اور قوت حاصل کر کے دوبارہ جہاد کی تیاری کے مواقع میسر آتے ہیں)

بَاب فَضْلِ قِتَالِ الرُّومِ عَلَى غَيْرِهِمْ مِنَ الْأَمَمِ

دیگر امم کی بجائے رومیوں سے جنگ کرنے کی فضیلت کا بیان

2129۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا حَجَّابُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فَرَجِ بْنِ قُضَّالَةَ عَنْ عَبْدِ الْخَبِيرِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهَا أُمُّ خَلَادٍ وَهِيَ مُنْتَقِبَةٌ تَسْأَلُ عَنْ ابْنِهَا وَهُوَ مَقْتُولٌ فَقَالَ لَهَا بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ جِئْتِ تَسْأَلِينَ عَنْ ابْنِكَ وَأَنْتِ مُنْتَقِبَةٌ فَقَالَتْ إِنْ أُرْتَأَى ابْنِي فَلَنْ أُرْتَأَى حَيَاتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهَا أَجْرُ شَهِيدَيْنِ قَالَتْ وَلِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّكَ قَتَلْتِ أَهْلَ الْكِتَابِ

عبد الخبیر بن ثابت بن قیس بن شماس نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ایک عورت حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ اسے ام خلد کہا جاتا تھا۔ وہ نقاب اوڑھے ہوئے تھی۔ وہ اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھنے لگی اور وہ شہید ہو چکا تھا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب نے اسے کہا: تو آئی ہے، اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھ رہی ہے اور تو نقاب اوڑھے ہوئے ہے؟ تو اس عورت نے کہا: کہ اگر مجھے اپنے بیٹے کے فقدان (مراد شہادت ہے) کی مصیبت آ پہنچی ہے (تو کیا ہے؟) مجھے میرے حیا کے فقدان کی مصیبت ہرگز نہیں آئی (یعنی اگر میں اجنبی لوگوں کے سامنے بغیر حجاب و نقاب کے آئی تو میرے لیے وہ مصیبت اس مصیبت کی نسبت کہیں بڑی ہوتی)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے بیٹے کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ کیوں کر؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ اسے اہل کتاب نے قتل کیا ہے۔

فائدہ: اس عورت نے اپنے قول و عمل سے یہ ثابت کیا کہ عورت کے لیے ایسے سنگین حالات میں بھی لازم ہے کہ وہ شرم و حیا کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھے اور حجاب و نقاب اس کے لیے باعث عزت و وقار ہے۔

بَابُ فِي رُكُوبِ الْبَحْرِ فِي الْغَزْوِ (جهاد میں سمندری سفر کا بیان)

2130- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ مُطْرِيفِ بْنِ مَطْرِيفٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرْكَبُ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجِبٌ أَوْ مُعْتَبِرٌ أَوْ غَازِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنْ تَحَتَّ الْبَحْرُ نَارًا وَتَحَتَّ النَّارُ بَحْرًا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کو سمندر کا سفر نہیں کرنا چاہیے سوائے حج کرنے والے، یا عمرہ کرنے والے یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے۔ کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔

فائدہ: چونکہ سمندری سفر خشکی کے سفر کی نسبت زیادہ خطرناک اور مشقت آمیز ہے اس لیے انتہائی ناگزیر حاجت کے بغیر اس سے پرہیز اور احتیاط بہتر ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ (سمندر میں جہاد کی فضیلت کا بیان)

2131- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عِنْدَهُمْ فَاسْتَيْقِظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا مِمَّنْ يَرْكَبُ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ كَالْمَلُوكِ عَلَى الْأَسْرِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ قَالَتْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقِظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ قَرَّبَتْ لَهَا بَغْلَةً لِتَرْكَبَهَا فَصَرَ عَثَهَا فَأَنْدَقَتْ عَنْقَهَا فَمَاتَتْ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَغْلِي رَأْسَهُ وَسَاقَى هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَمَاتَتْ بِنْتُ مِلْحَانَ بِقُبْرُصَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْتَبِرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُخْتِ أُمِّ سُلَيْمِ الرُّمَيْصَاءِ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَيْقِظَ وَكَانَتْ تَغْسِلُ رَأْسَهُ فَاسْتَيْقِظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَضْحَكُ مِنْ رَأْسِي قَالَ لَا وَسَاقَى هَذَا الْخَبَرَ يَرِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الرُّمَيْصَاءُ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ مِنَ الرُّضَاعَةِ 1

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ صحیح بیان کیا ہے کہ مجھے ام سلیم کی بہن ام حرام بنت ملحان نے بتایا کہ رسول اللہ

1- قال ابو داؤد الرميمصاء تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

ﷺ نے ان کے پاس فرمایا: پس آپ ﷺ سو کر بیدار ہوئے تو آپ ﷺ مسکرارہے تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کس شے نے آپ کو ہنسا دیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان لوگوں میں سے ایک گروہ کو دیکھا ہے جو اس سمندر کی پشت پر اس طرح سوار ہوں گے جیسا کہ بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تو بھی ان میں سے ہے۔ اس کے بعد آپ پھر سو گئے اور پھر بیدار ہوئے درآنحالیکہ آپ مسکرارہے تھے۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کو کس شے نے ہنسا دیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے پہلے کی طرح گفتگو فرمائی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پہلے گروہ میں سے ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی اور وہ سمندر میں جہاد کے لیے نکلے تو انہیں اپنے ساتھ لے لیا۔ پھر جب واپس لوٹے تو ان کے لیے خچر قریب کیا گیا تا کہ وہ اس پر سوار ہوں۔ تو اس خچر نے انہیں گرا دیا اور ان کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گئیں۔

قعنی نے مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب قباء جاتے تھے تو آپ ﷺ ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ پس آپ ﷺ ایک دن ان کے پاس تشریف لے گئے، تو انہوں نے آپ کو کھانا پیش کیا۔ اور پھر آپ ﷺ کے آرام کے لیے سر میں کھجلی کرنے بیٹھ گئیں۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔ (سر میں سے جو کھانے کا مطلب یہ ضروری نہیں کہ حقیقتاً جو کھیں ہوں اور وہ نکالنے لگی ہوں بلکہ اس سے مراد آرام اور راحت پہنچانے کے لیے سر میں کھجلی کرنا بھی ہو سکتا ہے۔ ہکذا فی البذل۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ بنت ملحان قبرص میں فوت ہوئی۔

یحییٰ بن معین، ہشام بن یوسف نے معمر بن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن اخت ام سلیم الرمیضاء کی سند سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حضور نبی مکرم ﷺ سوئے اور پھر بیدار ہوئے اور وہ اپنا سر دھور ہی تھیں۔ سو آپ ﷺ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا آپ میرے سر کی وجہ سے مسکرارہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ یہ خبر بیان کی اور وہ اس میں کمی بیشی کرتے ہیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ رمیضاء ام سلیم کی رضائی بہن ہے۔

2132۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْجَوْبَرِيُّ (1) الدِّمَشْقِيُّ السُّعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْسُونَ الرَّمْلِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَمْرِ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ النَّائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْئُ لَهُ أَجْرٌ شَهِيدٍ وَالْغَرِقُ لَهُ أَجْرٌ شَهِيدَيْنِ

ام حرام نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سمندر میں سفر کے سبب جس کا سر چکرانے

لگے اور اسے قے آئے لگے تو اس کے لیے ایک شہید کا اجر ہے اور جو غرق ہو جائے اس کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔

2133۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَتِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا إِسْعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ سَمَاعَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ كَلَّمَهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ خَرَجَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَقَّأَ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدُّهُ بِمَانَالٍ مِنْ أُجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ رَأَى إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَقَّأَ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدُّهُ بِمَانَالٍ مِنْ أُجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

سلیمان بن حبیب نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے آدمی ہیں تمام کے تمام اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہیں۔ ایک وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے وفات دے دے اور پھر اسے جنت میں داخل کر دے یا اسے اس اجر و ثواب کے ساتھ واپس لوٹا دے جو وہ پائے اور ایک وہ آدمی ہے جو مسجد کی طرف گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے وفات دے دے اور پھر اسے جنت میں داخل کر دے یا اسے اس اجر و ثواب کے ساتھ واپس لوٹا دے جو وہ پائے اور ایک وہ آدمی جو اپنے گھر میں سلام کہہ کر داخل ہو تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہوتا ہے۔
فائدہ: اس حدیث طیبہ میں تیسری قسم میں وہ لوگ ہیں جو اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم کہتے ہیں۔ یہی مسنون طریقہ ہے۔ قرآن کریم میں بھی ارشاد گرامی ہے: فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةٌ طَيِّبَةٌ۔ اور ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے فرمایا: یا بنی اذا دخلت على اهلك فسلم تكن بركة عليك وعلى اهل بيتك۔ لہذا آدمی کو چاہیے کہ جب گھر میں داخل ہو تو افراد خانہ کو دیکھ کر سلام کہے اور اگر نہ ہوں تب بھی سلام کہے۔ یہ عمل انتہائی اجر و ثواب کے لائق ہے۔

بَابُ فِي فَضْلِ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا (کافر کو قتل کرنے والے کی فضیلت کا بیان)

2134۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبُرَّازِيُّ حَدَّثَنَا إِسْعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنِ أَبِيهِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَجْتَبِ عَنِ النَّارِ كَافِرًا وَقَاتِلُهُ أَبَدًا
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر اور اسے قتل کرنے والا کبھی بھی آتش جہنم میں جمع نہیں ہوں گے۔

بَابُ فِي حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ

اس کا بیان کہ مجاہدین کی عورتیں (گھروں میں) رہ جانے والوں پر حرام ہیں

2135۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَعْنَبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدَانَ عَنْ ابْنِ بَرْدَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ إِلَّا نَصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَقِيلٌ لَهُ هَذَا قَدْ خَلَفَكَ فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَالتفت إلينا رسول الله ﷺ فقال ما ظنكم قال أبو داود كان قعنب رجلاً صالحاً وكان ابن أبي ليلى أراد قعنباً على القضاء فأبى عليه وقال أنا أريد الحاجة بذرهم فأستعين عليها برجل قال وأيننا لا نستعين في حاجته قال أخرجوني حتى أنظر فأخرج فتواري قال سفیان بیننا هو متواری إذ وقع عليه البیت فمات (1)

ابن بریدہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھروں میں بیٹھے رہنے والوں پر مجاہدین کی عورتوں کی حرمت ان کی اپنی ماؤں کی حرمت کی طرح ہے (یعنی جس طرح ان کی مائیں حرام ہیں اسی طرح یہ بھی ان پر حرام ہیں) اور گھروں میں بیٹھے رہنے والوں میں سے کوئی آدمی مجاہدین میں سے کسی آدمی کے گھر داخل ہو کر اس کی اہلیہ سے خیانت (بدکاری) کا ارتکاب کرتا ہے تو قیامت کے دن اس مجاہد کو کہا جائے گا: اس نے تیری اہلیہ کے ساتھ خیانت کی ہے۔ پس تو اس کی نیکیوں میں سے جتنی چاہے لے لے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ (کیا وہ اس کی نیکیوں میں کوئی باقی رہنے دے گا، ہرگز نہیں۔ مقصود یہ سمجھانا ہے کہ ایسے فعل حرام کے ارتکاب سے بچنا چاہیے جو آخرت میں باعث عذاب ہو)۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ قعنب ایک نیک اور پارسا آدمی تھا۔ ابن ابی لیلیٰ نے قعنب کو قاضی بنانے کا ارادہ کیا لیکن اس نے انکار کر دیا اور فرمایا: میں ایک درہم کے عوض کام کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کے لیے ایک آدمی سے مدد لیتا ہوں۔ اور ہم میں سے کون ہے جو اپنے کام میں کسی سے مدد نہ لیتا ہو۔ فرمایا: تم مجھے یہاں سے نکال دو یہاں تک کہ میں غورو فکر کروں۔ چنانچہ انہیں نکال دیا گیا اور وہ کسی مکان میں چھپ گئے۔ سفیان نے کہا ہے: اس اثناء میں کہ وہ چھپے ہوئے تھے ان پر مکان گر پڑا اور وہ وصال فرما گئے۔

بَابُ فِي السَّرِيَّةِ تَخْفِقُ (ایسے جنگی دستے کا بیان جو جنگ سے بغیر مال غنیمت کے واپس آئے)

2136۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةَ وَابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُبَلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُونِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُونَ غَنِيْمَةً إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلْثِي أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيْمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ

ابو ہانی الخولانی نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابو عبد الرحمن خبلی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لشکر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں اور وہ مال غنیمت کو پالیتے ہیں تو انہوں نے آخرت کے اجر میں سے اپنے اجر کے دو تہائی دنیا میں ہی پال لیے اور ایک تہائی

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

ان کے لیے باقی رہے گا اور اگر انہوں نے مال غنیمت کو نہ پایا۔ تو ان کے لیے مکمل اجر آخرت میں ہوگا۔

بَاب فِي تَضْعِيفِ الذِّكْرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى (دوران جہاد ذکر (کے ثواب) کو بڑھانے کا بیان)
2137۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانِ بْنِ قَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ تَضَاعَفُوا عَلَى النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

حضرت سہل بن معاذ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ نماز، روزہ اور ذکر (کا ثواب) اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرنے (کے ثواب) پر سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے مطلق ذکر کی فضیلت انفاق پر ثابت ہو رہی ہے خواہ وہ ذکر کسی جگہ ہو، حضر میں ہو یا سفر میں۔ جبکہ مسند احمد کی روایت اس طرح ہے: ان الذکر فی سبیل اللہ تعالیٰ یضعف فوق النفقة بسبع مائة ضعف اس میں مقید کر دیا گیا ہے کہ وہ ذکر جو دوران جہاد ہو وہ انفاق فی سبیل اللہ کی نسبت اتنا افضل ہے۔ حافظ ابن قیم نے اس حدیث کے تحت بیان کیا ہے کہ یہاں پر مراتب تین ہیں: ذکر مع الجہاد، ذکر جہاد اور جہاد بلا ذکر۔ ان میں سب سے پہلا اعلیٰ مرتبہ ہے، دوسرا پہلے سے کم اور تیسرا پہلے دونوں سے کم ہے اور تیسرے کے مقابلہ میں ذکر افضل ہے۔ (الدر المنصور ص 306 ج 4)

بَاب فِي مَنِّ مَاتَ غَازِيًا (اس کا بیان جو جہاد کے لیے نکلا اور فوت ہو گیا)

2138۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ يَرُدُّ إِلَى مَكْحُولٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غُنَيْمِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ سَبِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ أَوْ وَقَصَهُ فَرَسُهُ أَوْ بَعِيرُهُ أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَةٌ أَوْ مَاتَ عَلَى فَرَسِهِ أَوْ بِأَيِّ حَتْفٍ سَاءَ اللَّهُ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ

حضرت ابو مالک اشعری نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلا پھر (زخمی ہو کر) فوت ہو گیا یا قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے۔ یا اس کے گھوڑے یا اس کے اونٹ نے اسے گرا دیا اور کچل ڈالا، یا کسی زہریلے جانور (مثلاً سانپ بچھو وغیرہ) نے اسے ڈس لیا، وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو گیا، یا کسی بھی اور وجہ سے جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ شہید ہوگا اور اس کے لیے جنت ہوگی۔

بَاب فِي فَضْلِ الرِّبَاطِ (دشمن کی راہ میں جہاد کے لیے تیار رہنے کی فضیلت کا بیان)

2139۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو هَانِيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ فَصَالَةَ بِنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ النَّبْتِ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فَإِنَّهُ يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَوْمَ مَنْ

1۔ ایک سو میں یضاعف ہے۔

مِنْ فِتْنَانِ الْقَبْرِ

ابوہانی نے عمرو بن مالک سے اور انہوں نے فضالہ بن عبید سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر میت کا عمل (اس کی موت کے ساتھ ہی) ختم کر دیا جاتا ہے (یعنی اس کے بعد اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی) سوائے اس کے جو جنگ کی مکمل تیاری کے ساتھ مورچہ بند ہوتا ہے کیونکہ اس کا عمل یوم قیامت تک بڑھتا رہے گا اور اسے قبر کے فتنوں سے محفوظ رکھا جائے گا۔

بَابُ فِي فَضْلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى (دوران جہاد پہرہ دینے کی فضیلت کا بیان)

2140۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ عَنْ زَيْدِ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي السَّلَوِيُّ أَبُو كَيْسَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَطْمَبُوا السَّيْرَ حَتَّى كَانَتْ عَشِيَّةً فَحَضَرَتْ الصَّلَاةَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي انْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ حَتَّى طَلَعْتُ جَبَلًا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلَى بَكْرَةَ آبَائِهِمْ بِطُعْنِهِمْ وَنَعْبِهِمْ وَشَائِهِمْ اجْتَمَعُوا إِلَى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِينَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَخْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَرْكَبُ فَرَسًا فَرَسًا لِي فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَقْبِلْ هَذَا الشَّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَعْلَاهُ وَلَا تُغْرَبَنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مُصَلَّاهُ فَرَكَمَ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ أَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْسَسْنَاهُ فَشُوبَ بِالصَّلَاةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ يُلْتَفِتُ إِلَى الشَّعْبِ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَالَ أَبِشْرُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرَ إِلَى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشَّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشَّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ انْطَلَعْتُ الشَّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَتَنْظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ نَزَلَتْ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيًا حَاجَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أُوجِبَتْ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا

حضرت سہل بن حنظلیہ نے بیان کیا ہے کہ وہ غزوہ حنین کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے اور خاصا طویل سفر کیا یہاں تک کہ سہ پہر کا وقت ہو گیا۔ اور میں نماز (ظہر) کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ اتنے میں ایک گھڑ سوار آدمی حاضر خدمت ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں تمہارے سامنے سے آگے چل کر گیا، یہاں تک کہ میں فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھا اور میں نے اچانک بنی ہوازن کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ سب اپنی عورتوں، اونٹوں اور بکریوں سمیت حنین کے پاس جمع ہیں (یعنی بھرپور تیاری کے ساتھ وہ اکٹھے ہو چکے ہیں)۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا: ان شاء اللہ وہ کل مسلمانوں کا مال غنیمت ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج کی رات ہماری حفاظت کی ذمہ داری کون ادا کرے گا۔ (یعنی پہرے دار کون ہوگا؟) تو حضرت انس بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول

اللہ! ﷺ میں (یہ فریضہ ادا کروں گا)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو سوار ہو۔ پس وہ گھوڑے پر سوار ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: اس گھاٹی کی طرف چلا جا یہاں تک کہ تو اس کی بلند چوٹی پر پہنچ جائے اور آج کی رات تیری جانب سے ہمارے ساتھ دھوکہ نہ ہونے پائے (یعنی ایسا نہ ہو کہ تم سو جاؤ اور دشمن موقع پا کر ہم پر حملہ آور ہو جائے)۔ پس جب ہم نے صبح کی تو رسول اللہ ﷺ اپنی جائے نماز کی طرف تشریف لائے اور دو رکعتیں نماز ادا فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا تم نے اپنے شہسوار کو دیکھا ہے؟ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم نے اسے نہیں دیکھا ہے (یعنی وہ آتا نہیں دکھائی دے رہا ہے) پھر نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے لگے اور آپ گھاٹی کی طرف بھی متوجہ رہے یہاں تک کہ آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی اور سلام پھیرا۔ اور فرمایا: تم خوش ہو جاؤ، تمہارا شہسوار آ گیا۔ پس ہم درختوں کے درمیان سے گھاٹی کی جانب دیکھنے لگے کہ اتنے میں وہ آگئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور سلام عرض کیا اور عرض کیا: میں چلتا گیا یہاں تک کہ میں اس گھاٹی کی چوٹی پر پہنچ گیا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا: پس جب میں نے صبح کی اور میں ان دونوں گھاٹیوں پر چڑھا اور میں نے ادھر ادھر خوب دیکھا۔ لیکن میں نے کسی کو نہیں پایا (یعنی دشمن کا کہیں نام و نشان نہیں) پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم رات کے وقت (کہیں گھوڑے سے) نیچے اترے؟ عرض کی: سوائے نماز پڑھنے یا قضائے حاجت کے نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تو نے (جنت کو اپنے لیے) واجب کر لیا ہے۔ پس تجھ پر کوئی حرج نہیں کہ اس کے بعد تو کوئی عمل نہ کرے۔ (مراد اعمال تطوع ہیں، مستحب اور انیہام، جو ثواب آخرت کے لیے کیے جاتے ہیں)۔

فائدہ: اس حدیث سے حضور اقدس ﷺ کی جہاد کے سلسلہ میں کامل تیاری اور مستعدی، اس کا انتظار اور اپنے اصحاب کی پوری پوری خبر گیری حتیٰ کہ نماز جیسی اہم عبادت میں بھی اس کا خیال اور فکر کرنا مستفاد ہو رہا ہے۔

بَابُ كَمَا اهْبِيَةَ تَرِكِ الْغَزْوِ (جہاد چھوڑنا پسندیدہ عمل ہے)

2141۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَرْزُوقِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْبَارِكِ أَخْبَرَنَا وَهَيْبٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْوَرْدِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُشَكِّدِ عَنْ سُهَيْبِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو وفات پا گیا اور اس نے جہاد نہ کیا اور نہ ہی اس کے دل میں جہاد کی آرزو اور تصور پیدا ہوا تو وہ طریقہ نفاق پر فوت ہوا۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جہاد میں شامل ہونے کی خواہش اور تڑپ ہر دل میں ہونی چاہیے کیونکہ اسی سے دین کی سر بلندی اور بقا وابستہ ہے۔ لہذا دین اسلام اپنے ماننے والوں سے اتنی اعلیٰ محبت، بلند ہمتی اور جرأت و اسقامت کا متقاضی ہے کہ اگر انہیں اس کی ترویج اور بقا کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کرنا پڑے تو وہ قطعاً دریغ نہ کریں اور کوئی حرم و ہوس اس راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔

2142۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَقَرَأَتْهُ عَلَيَّ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُوبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَغْزُؤْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيَانِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارِعَةٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جو جہاد میں شریک نہ ہو یا کسی جہاد میں شریک ہونے والے آدمی کی جہاد کے لیے تیاری میں معاونت نہ کی یا کسی غازی کا اس کے گھر والوں کی خبر گیری اور بھلائی کی خاطر نائب بھی نہ بنا تو اللہ تعالیٰ یوم قیامت سے پہلے اس پر کوئی اذیت ناک مصیبت ڈال دے گا۔ یزید بن عبد ربہ نے اپنی حدیث میں قبل یوم القیامہ کے الفاظ کہے ہیں۔

2143۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَالسِّنْتِكُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم مشرکین کے خلاف اپنے مالوں، اپنی جانوں اور زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ (یعنی چاہیے تو یہ کہ اپنا تن من دھن سب ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس کے بھیجے ہوئے دین کی عظمت و رفعت کو باقی رکھنے کے لیے قربان ہو۔ اور اگر کسی کو جملہ وسائل میسر نہ ہوں تو پھر مال، جان اور زبان میں سے جس طرح بھی وہ شریک جہاد ہو سکتا ہے اسے لازماً ہونا چاہیے)۔

بَابُ نَسْخِ نَفِيرِ الْعَامَّةِ بِالْخَاصَّةِ (جہاد عامہ کے جہاد خاصہ کے ساتھ منسوخ ہونے کا بیان)

2144۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْزُوقِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ يَزِيدَ النَّخْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَمَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ يَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ وَالْبُرْدِ وَالسُّيُوفُ وَالرِّجَالُ عَاثِرُونَ وَمَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ يَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ وَالْبُرْدِ وَالسُّيُوفُ وَالرِّجَالُ عَاثِرُونَ وَمَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ يَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ وَالْبُرْدِ وَالسُّيُوفُ وَالرِّجَالُ عَاثِرُونَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آیت طیبہ: إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَمَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ يَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ وَالْبُرْدِ وَالسُّيُوفُ وَالرِّجَالُ عَاثِرُونَ (اگر تم جہاد کے لیے نہیں نکلو گے تو (اللہ تعالیٰ) تمہیں دردناک عذاب دے گا اور اہل مدینہ کے لیے نہیں ہے کہ وہ آپ ﷺ کو چھوڑ کر پیچھے رہ جائیں) اسے اس کے بعد آنے والی آیت نے منسوخ کر دیا ہے (اور وہ یہ ہے) وَمَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ يَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ وَالْبُرْدِ وَالسُّيُوفُ وَالرِّجَالُ عَاثِرُونَ (اور مومنین کے لیے نہیں ہے کہ وہ سارے کے سارے جہاد کے لیے نکلیں) تو گویا یہ آیت مذکورہ آیت کے حکم کے لیے ناسخ ہے۔

2145۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدِ الْحَنْفِيِّ حَدَّثَنِي نَجْدَةُ بْنُ نَفِيعٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ هَذِهِ الْآيَةِ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا قَالَ فَأَمْسِكَ عَنْهُمْ الْمَطَرُ وَكَانَ عَذَابَهُمْ

حضرت مجاہد بن نفیع نے بیان کیا ہے کہ میں نے اس آیت کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: اَلَا

تَشْفِرُ وَيُعَذِّبُكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا۔ تو انہوں نے فرمایا: پس ان سے بارش روک لی گئی اور یہی ان کے لیے عذاب تھا۔ (کیونکہ اس طرح ہر جانب قحط سالی پھیل جاتی ہے اور اشیائے ضروریہ ناپید ہو جاتی ہیں۔ انسان اور دیگر جاندار اپنی بنیادی حاجات بھی پوری نہیں کر پاتے اور یہ صورت حال یقیناً عذاب الیم ہے)

بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْقُعُودِ مِنَ الْعُدْرِ

عذر کے سبب جہاد میں شریک نہ ہونے کی رخصت کا بیان

2146۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَغَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ فَوَقَعْتُ فَاخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ فَاخَذَ عَلِيٌّ فَخَذِي فَمَا وَجَدْتُ تَقْلًا شَيْئًا أَثْقَلَ مِنِّي فَاخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ سَمِعْتُ عَنْهُ فَقَالَ اكْتُبْ فَكَتَبْتُ لِي كِتَابًا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَامَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ رَجُلًا أَعْيَى لَكَاسِبًا فَضِيلَةَ الْمُجَاهِدِينَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بَيْنَ لَا يَسْتَوِي الْجِهَادُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَضَى كَلَامَهُ غَشِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ السَّكِينَةُ فَوَقَعْتُ فَاخَذَ عَلِيٌّ فَخَذِي وَوَجَدْتُ مِنْ ثِقَلِهَا فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اقْرَأْ يَا زَيْدُ فَقَرَأْتُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ أُولَى الضَّرِّ الْآيَةَ كُلَّهَا قَالَ زَيْدٌ فَأَنْزَلَهَا اللَّهُ وَحَدَّهَا فَأَلْحَقْتُهَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْرِي فِي كِتَابٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں تھا تو اچانک آپ ﷺ کو سکینہ و راحت نے ڈھانپ لیا (یعنی آپ پر خاص نزول وحی والی کیفیت طاری ہوئی اور وحی کا نزول ہونے لگا)۔ پس رسول اللہ ﷺ کی ران میری ران پر آگری۔ تو میں نے کسی شے کا اتنا بوجھ اور ثقل محسوس نہیں کیا جو کہ رسول اللہ ﷺ کی ران سے زیادہ ثقیل اور بھاری ہو۔ پھر آپ ﷺ سے وہ کیفیت ختم ہوئی (اور وحی نازل ہو چکی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو لکھ تو میں نے شانے کی ہڈی پر لکھا: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْآيَةَ (مومنین میں سے جہاد سے بیٹھے رہنے والے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے) تو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ یہ ایک نابینا آدمی تھے۔ جب انہوں نے مجاہدین کی فضیلت کے بارے میں سنا تو عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اس کے بارے میں کیا حکم ہے جو مومنین میں سے جہاد کی استطاعت اور قدرت ہی نہیں رکھتا؟ تو جب انہوں نے اپنی بات مکمل کر لی تو پھر رسول اللہ ﷺ کو سکینہ نے ڈھانپ لیا (اور وحی نازل ہونے لگی) تو پھر آپ ﷺ کی ران میری ران پر آ پڑی۔ تو میں نے دوسری بار بھی اس کا بوجھ اسی طرح محسوس کیا جیسا کہ میں نے پہلی بار محسوس کیا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے یہ کیفیت دور ہوئی (اور وحی کا نزول ختم ہوا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے زید! تو پڑھ۔ چنانچہ میں نے لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ

الْمُؤْمِنِينَ پڑھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غَيْرُأُولِي الضَّمْرِ آگے مکمل آیت پڑھی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے یعنی غَيْرُأُولِي الضَّمْرِ کو علیحدہ نازل کیا ہے اور میں نے اسے اس آیت (کے وزوں مقام) کے ساتھ ملا دیا ہے۔ اور قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر میں اب بھی اس جگہ کو کچھ رہا ہوں جہاں میں نے اسے ہڈی میں سوارخ کے پاس ملایا۔

2147۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَتَّابٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سَمِعْتُمْ مَسِيرًا وَلَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ زَنْفَعَةٍ وَلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ إِلَّا وَهْمَهُ مَعَكُمْ فِيهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَكُونُونَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ حَبَسَهُمُ الْعُدْرُ

حمید نے موسیٰ بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تحقیق تم نے مدینہ طیبہ میں ایسے لوگوں کو چھوڑا ہے کہ تم نے کوئی سفر نہیں کیا ہے، کوئی مال خرچ نہیں کیا ہے اور نہ ہی تم نے کسی وادی کو طے کیا ہے مگر وہ جملہ معاملات میں تمہارے ساتھ ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ ہمارے ساتھ کس طرح ہو سکتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ طیبہ میں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں نذر نے روک لیا ہے۔ (معلوم یہ ہوا کہ اگر جہاد کا ارادہ شوق اور تڑپ موجود ہو لیکن کوئی عذر مانع ہو تو وہ مجاہد کے درجہ کو پالے گا)

بَاب مَا يُجْزَى مِنَ الْعَزْوِ (اس کا بیان جو عمل جہاد کا بدل اور قائم مقام ہو سکتا ہے)

2148۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيَانِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا

حضرت زید بن خالد جہنی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہد کی تیاری میں معاونت کی (یعنی اسے اسباب جہاد مہیا کیے) تو اس نے جہاد کیا۔ (یعنی گویا وہ خود جہاد میں شریک ہوا) اور جو کوئی اس کے گھر والوں کی خبر گیری اور خیر و بھلائی کے لیے اس کا نائب بنا تو اس نے بھی جہاد کیا۔ (یعنی ایسا کرنے والے کو جہاد میں شریک ہونے والے کے مساوی ثواب ملے گا)۔

2149۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى بَنِي لَحْيَانَ وَقَالَ لِيَخْرُجَ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِيَلْقَاعِدِ أَيْكُمْ خَلْفَ الْخَارِجِيِّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَأَنَّ لَدِي مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی لحيان کی طرف ایک لشکر بھیجا اور فرمایا: چاہیے کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی نکلے۔ پھر بیٹھے رہنے والوں کو ارشاد فرمایا: تم میں سے جو کوئی جہاد کے لیے نکلنے والے کے اہل اور مال میں خیر و بھلائی کے لیے اس کا نائب بنے گا تو اس کے لیے مجاہد کے نصف اجر کے برابر اجر ہوگا۔

فائدہ: پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مجاہد اور گھر میں رہ جانے والے اس کے نائب دونوں کا اجر برابر ہے۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مجاہد کے لیے پورا اجر ہوگا اور خالف کے لیے نصف اجر ہوگا۔ تو دونوں حدیثوں میں بظاہر تعارض ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں نصف سے مجموعی اجر کا نصف مراد ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ اس کے لیے نکلنے والے کے اجر کا نصف ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ جو اجر و ثواب مجموعی طور پر حاصل ہوگا وہ نصف مجاہد کو ملے گا اور نصف خالف بالخیر کو ملے گا۔ تو اس طرح ان دونوں کا درجہ برابر رہا۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 422 ج 11)

بَابُ فِي الْجُرْأَةِ وَالْجُبْنِ (جرات اور بزولی کا بیان)

2150۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ شَرُّ مَا فِي رَجُلٍ شُحٌّ هَالِكٌ وَجُبْنٌ خَالِكٌ
عبد العزیز بن مروان نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ آدمی میں پائی جانے والی بری خصلتوں میں سے ایک اضطراب میں مبتلا کرنے والا بخل ہے اور دوسری ایسی بزولی ہے جو (جگر کو) باہر لانے والی ہو (یعنی آدمی پر ایسا خوف طاری ہو جائے کہ محسوس ہونے لگے کہ اندر سے کٹ کر ہر شے باہر نکلتی ہے)۔

بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

قول باری تعالیٰ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ کا بیان

2151۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّامِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَبِيبَةَ بْنِ شَرِيحٍ وَابْنِ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ غَزَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نُرِيدُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَالرُّومُ مُلْصِقُو ظُهُورِهِمْ بِخَائِطِ الْمَدِينَةِ فَحَمَلَ رَجُلٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَقَالَ النَّاسُ مَهْ مَهْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُلْقَى بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبٍ إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ فِينَا مَعَشَرَ الْأَنْصَارِ لِمَا نَصَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ وَأَظْهَرَ الْإِسْلَامَ قُلْنَا هَلُمَّ نَقِمْ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصَلِحْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَأَلْتَقَاءُ بِالْأَيْدِي 1 إِلَى التَّهْلُكَةِ أَنْ نَقِمْ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصَلِحْهَا وَنَدَعَ الْجِهَادَ قَالَ أَبُو عِمْرَانَ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو أَيُّوبَ يُجَاهِدُنِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى دُفِنَ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ

یزید بن ابی حبیب نے اسلم ابو عمران سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم مدینہ طیبہ سے قسطنطنیہ کا ارادہ کرتے ہوئے جہاد کے لیے نکلے اور (ہمارے) لشکر کے سالار حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولید رضی اللہ عنہما تھے اور رومی اپنی پشتیں شہر کی فصیل کے ساتھ لگائے ہوئے تھے (اور حملے کے لیے تیار ہو کر ہمارا انتظار کر رہے تھے)۔ پس ایک آدمی نے دشمن پر حملہ

1۔ ایک نسخہ میں بِالْبَيْتِنَا ہے۔

کرنے کی کوشش کی تو لوگوں نے اسے کہا: رک جا، رک جا، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ تو اپنے آپ کو ہلاکت کی طرف پھینک رہا ہے۔ تو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت تو ہمارے گروہ انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (وہ اس طرح کہ) جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کی مدد و نصرت فرمائی اور اسلام کو غلبہ عطا فرمایا تو ہم نے (اپنے دلوں میں) کہا: آؤ ہم اپنے مالوں (یعنی مویشیوں اور باغوں) میں رہیں اور ان کی اصلاح کریں (اب جہاد کی ضرورت نہیں ہے) تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ”اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو“۔ پس اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے مراد ہمارا اپنے مالوں میں مقیم ہونا اور ان کی اصلاح کرنا اور جہاد کو چھوڑنا ہے۔ (یہ معنی نہیں ہے کہ جہاد میں مشغول ہونا گویا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے)۔ ابو عمران نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ مسلسل اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کو قسطنطنیہ میں ہی دفن کیا گیا۔

بَابُ فِي الرَّمِيِّ (تیر اندازی کا بیان)

2152- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَامٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَدْخُلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا لَيْسَ مِنَ الْفُهْمِ إِلَّا ثَلَاثُ تَأْدِيبِ الرَّجُلِ فَرَسُهُ وَمَلَأَ بَيْتَهُ أَهْلَهُ وَرَمِيَهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمِيَّ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَهَا

خالد بن زید نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کے ساتھ تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ایک اسے بنانے والا جو اسے بناتے وقت خیر اور ثواب کی نیت کرتا ہے، دوسرا اسے پھینکنے والا اور تیسرا پھینکنے والے کو دینے والا (چاہے اسے ترکش سے نکال کر دے، یا پھینکے ہوئے تیر نیچے سے اٹھا کر دے) تم تیری اندازی اور شہسواری سیکھو اور تمہارا تیر اندازی سیکھنا میرے نزدیک تمہارے شہسواری بننے کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہے۔ کھیل نہیں ہیں مگر صرف تین: ایک آدمی کا اپنے گھوڑے کو ادب سکھانا (یعنی اسے سواری کے قابل بنانا) دوسرا اس کا اپنی اہلیہ کے ساتھ دل لگی کرنا اور تیسرا اپنی قوس سے اور اپنے تیروں سے اس کا تیر پھینکنا اور جس نے تیر اندازی جاننے کے باوجود اس سے اعراض کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا تو یقیناً اس نے ایک نعمت کو ترک کر دیا، یا فرمایا: اس نے کفران نعمت کیا۔

2153- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُعْبَةَ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ وَأَعْدُوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةِ الْأِيَّانِ الْقُوَّةِ الرَّمِيَّ الْأِيَّانِ الْقُوَّةِ الرَّمِيَّ

ابو علی ثمامہ بن شعبی الہمدانی نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

سناد آنحالیکہ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ فرما رہے تھے کہ ارشاد باری تعالیٰ: وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ (اور تم کفار کے لیے تیاری کرو قوت میں سے جتنی کہ تم استطاعت رکھتے ہو) فرمایا: خبردار! جان لو! یہ قوت تیر اندازی ہے۔ خبردار! آگاہ رہو! یہ قوت تیر اندازی ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا ارشاد نبوی سے تیر اندازی کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور اس سے بخوبی یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ اس سے مراد حالات اور وقت کے تقاضوں کے مطابق سامان حرب سے لیس ہونا اور اس کے استعمال میں مہارت تامہ رکھنا ہے۔

بَابُ فِي مَنْ يَغْزُو وَيَلْتَمِسُ الدُّنْيَا (اس کا بیان جو دنیا کی طلب میں جہاد کرتا ہے)

2154- حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شَرِيحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانٍ فَأَمَّا مَنْ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَأْتِيَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفُسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبْهَهُ أَجْرُكَهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فِخْرًا وَرِيَاءً وَسُعْنَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجَعْ بِالْكَفَافِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: غزوہ دو طرح کے ہیں۔ پس (غزوہ سے) جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہی اور امام کی اطاعت اور عمدہ اور اعلیٰ قسم کا مال خرچ کیا اور اپنے ساتھی اور شریک سے نرمی کی اور جھگڑے فساد سے اجتناب کیا تو اس کے لیے سونا اور جاگنا سب کا سب اجر ہے۔ اور جس کسی نے فخر، ریا کاری اور شہرت کی خاطر جہاد کیا اور امام کی نافرمانی کی اور زمین میں فساد برپا کر دیا تو وہ حاجت کے ساتھ بھی واپس نہیں لوٹے گا (یعنی اسے کوئی اجر نہیں ملے گا بلکہ اس کا نقصان ہوگا)۔

2155- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعِيُّ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ بَنَكِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ ابْنِ مَكْرَزٍ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَتَّبِعِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَجْرَ لَهُ فَأَعْظَمَ ذَلِكَ النَّاسُ وَقَالُوا لِلرَّجُلِ عُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَعَلَّكَ لَمْ تَفْهَمْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَتَّبِعِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ لَا أَجْرَ لَهُ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ عُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الشَّامِيُّ فَقَالَ لَهُ لَا أَجْرَ لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اس سے سامان دنیا میں سے کچھ سامان کی خواہش رکھتا ہے (اس کا کیا حکم ہے)؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔ پس لوگوں نے اسے بہت عظیم سمجھا اور اس آدمی کو کہا: تو رسول اللہ ﷺ کی طرف دوبارہ لوٹ کر جا، شاید تو آپ ﷺ کو بات سمجھانہ سکا ہو۔ تو اس نے دوبارہ عرض کی: یا رسول اللہ! ایک آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اس سے سامان دنیا طلب کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔ لوگوں نے پھر اس آدمی کو کہا: تو رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ کر جا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے تیسری بار اسے فرمایا:

اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔

بَاب مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا

اس کا بیان جس نے اس لیے قتال کیا تاکہ کلمۃ اللہ بلند ہو

2156- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يُقَاتِلُ لِلدِّكْرِ وَيُقَاتِلُ لِيُحْمَدَ وَيُقَاتِلُ لِيُغْنِمَ وَيُقَاتِلُ لِيُرِيَّ مَكَانَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ حَتَّى تَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرُو قَالَ سَبَعْتُ مِنْ أَبِي وَائِلٍ حَدِيثًا أُعْجِبُنِي فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

ابو وائل نے ابو موسیٰ سے روایت کیا ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: بلاشبہ آدمی کبھی جنگ لڑتا ہے شہرت کے لیے، کبھی شریک جہاد ہوتا ہے تاکہ اس کی تعریف کی جائے، کبھی قتال کرتا ہے تاکہ وہ مال غنیمت حاصل کرے اور کبھی قتال کرتا ہے تاکہ وہ (لوگوں کو) اپنا مقام و مرتبہ دکھائے (اپنی شجاعت و بہادری ان پر واضح کرے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قتال اس لیے کیا تاکہ کلمۃ اللہ (کلمۃ التوحید اور دین اسلام) بلند ہو تو اس نے حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا۔

علی بن مسلم نے ابو داؤد نے شعبہ سے اور انہوں نے عمرو سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو وائل سے ایک حدیث سنی ہے جس نے مجھے تعجب میں ڈالا ہے۔ پھر آگے یہی حدیث ذکر کی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت کے معتبر ہونے کے لیے اخلاص شرط ہے۔ پس جس شخص کے عمل کا باعث صرف دنیوی غرض ہو تو ایسے آدمی کے عمل کے باطل ہونے میں تو کوئی شک نہیں اور جس شخص کے عمل کا منشادونوں ہوں دینی بھی اور دنیوی بھی، پس اگر باعث دینی اتنی ہی ہو اس صورت میں جمہور کے نزدیک وہ عمل معتبر ہے اور حدیث الباب کے تحت حارث محاسبی کی رائے یہ ہے کہ یہ عمل بھی باطل ہے۔ اور تیسری رائے اس میں محمد بن جریر طبری کی ہے کہ اگر عمل کی ابتدا اور بناء اخلاص کے ساتھ ہو تو وہ معتبر ہے۔ اگر بعد میں کوئی دنیوی غرض شامل بھی ہو جائے تو وہ مضر نہیں۔ اسی طرح علامہ عینی نے کہا ہے۔

2157- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ حَنَّانِ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرُو يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ وَالْعَزْوِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرُو إِنَّ قَاتِلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللَّهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَإِنْ قَاتِلْتَ مُرَائِيًا مُكَابِرًا بَعَثَكَ اللَّهُ مُرَائِيًا مُكَابِرًا يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرُو عَلَى أَيِّ حَالٍ قَاتِلْتَ أَوْ قِتِلْتَ بَعَثَكَ اللَّهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے جہاد اور عزم کے

بارے میں بتائیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم نے صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے قتال کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں صبر کرنے والا اور ثواب کی امید رکھنے والا ہی اٹھائے گا۔ اور اگر تم نے دکھاوے اور کثرت (مال) کی طلب کے لیے قتال کیا تو اللہ تعالیٰ بھی تمہیں ریا کاری کرنے والا اور کثرت (مال) طلب کرنے والے کی حیثیت سے ہی اٹھائے گا۔ اے عبداللہ بن عمرو! جس حال اور (ارادے) پر تو نے قتال کیا یا تو قتل کیا گیا اللہ تعالیٰ اسی حال پر تجھے اٹھائے گا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد میں شریک ہوتے وقت جیسی نیت ہوگی اسی کے مطابق انجام ہوگا۔ اگر اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہے تو اس کی رحمتوں سے نوازا جائے گا اور رتبہ علیا پر فائز کیا جائے گا اور اگر مقصود دکھاوا اور فخر و مباہات اور مال کی کثرت ہو تو پھر انجام اسی کے مطابق ہوگا اور یہی کچھ ہاتھ آئے گا۔

بَاب فِي فَضْلِ الشَّهَادَةِ (شہادت کی فضیلت کا بیان)

2158- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنَا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأَحَدٍ جَعَلَ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خَضِيَ تَرْدُ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثَمَارِهَا وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلٍ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوا طَيْبَ مَا كُلُّهُمْ وَمَشَرَبِهِمْ وَمَقِيلِهِمْ قَالُوا مَنْ يُبَدِّئُ إِخْوَانَنَا أَنَا أَحْيَاؤُنِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِثَلَايِزَ هَذَا فِي الْجِهَادِ وَلَا يَنْكَلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ أَنَا أَبْلِغُهُمْ عَنْكُمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے بھائی غزوہ احد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹ میں ڈال دیا۔ وہ جنت کی نہروں پر آتے ہیں، ان کے پھل کھاتے ہیں اور سونے کی ان قدیلوں کے پاس سکونت اختیار کرتے ہیں جو عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی ہیں۔ پس جب انہوں نے (یعنی ارواح شہداء نے) اپنے کھانے، پینے اور اپنے آرام کرنے کی جگہ کی خوشبو (اور عمدگی) کو پایا تو کہنے لگیں: کون ہماری جانب سے ہمارے (دنیا میں زندہ) بھائیوں کو یہ پیغام پہنچائے گا کہ بلاشبہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور رزق دیے جا رہے ہیں تا کہ وہ جہاد میں بے رغبتی کا مظاہرہ نہ کریں (اور اس سے اعراض نہ برتیں) اور نہ ہی جنگ کے وقت بزدلی کا مظاہرہ کریں؟ تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری جانب سے ان تک یہ پیغام پہنچا دیتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ”وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کر دیے جائیں تم انہیں مردہ گمان بھی نہ کرو“۔ الی آخر الآیہ

فائدہ: اس حدیث میں سے بعض ان ملحدین نے جو تاسخ اور انتقال روح کے قائل ہیں (جس کو آداگون اور جنم بدلی بھی کہتے ہیں) جس کا حاصل یہ ہے کہ ثواب و عقاب صرف انتقال ارواح کا نام ہے۔ اگر آدمی نیکو کار ہے اس کی روح کو کسی اچھے جانور کی شکل میں دنیا میں بھیج دیا جاتا ہے اور بدکار کی روح کو کسی برے جانور کی شکل میں دنیا میں بھیج دیا جاتا ہے یعنی وہ عقیدہ جو اہل اسلام کے نزدیک قطعاً باطل ہے اس کا علماء حقہ کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ اس حدیث میں یعنی جعل

اللہ ارواحہم فی جوف طیر میں شرح نے دو احتمال بیان کیے ہیں: ایک یہ کہ جنتی پرندوں کے اندران کے پیٹ میں ان ارواح کو محفوظ کرنا مراد ہے جیسے کوئی چیز ڈبہ میں محفوظ کر دی جاتی ہے۔ دوسرا احتمال یہ کہ ان ارواح کو ان پرندوں کے جسم کے اندر پھونکا جاتا ہے جس سے وہ جاندار ہو جاتے ہیں۔ اگر احتمال اول کو لیا جائے تب تو تناسخ سے اس کا کوئی تعلق ہی نہ ہو اور کوئی اشکال کی بات ہی نہیں، اور اگر احتمال ثانی کو اختیار کیا جائے تو اس میں گوانتقال روح من بدن الی بدن ہے لیکن اس عالم میں نہیں بلکہ عالم آخرت میں ہے، لہذا یہ استدلال بے محل ہے کیونکہ وہ ملحدین آخرت کے قائل ہی نہیں۔ (ہکذا فی بدل الجہود۔ الدر المنضوہ ص 317 ج 4)

2159۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا حَسَنَاءُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ الصَّرِيئَةُ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَيْدُ فِي الْجَنَّةِ

حسنا بنت معاویہ الصرییہ نے بیان کیا ہے کہ میرے چچا نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: جنت میں کون جائے گا؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نبی علیہم الصلوٰت والتسلیمات جنت میں ہوں گے، شہید جنت میں ہوں گے، نابالغ بچے جنت میں ہوں گے اور وہ بچے جو زندہ درگور کر دیے گئے وہ جنت میں ہوں گے۔

بَاب فِي الشَّهِيدِ يُشْفَعُ (شہید کی شفاعت قبول کیے جانے کا بیان)

2160۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ الدِّمَارِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي نِسْرَانُ بْنُ عُثْبَةَ الدِّمَارِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَمِّ الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ أَيْتَامٌ فَقَالَتْ أَبِيسُوا فَبَاتِي سَبَعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُشْفَعُ الشَّهِيدُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ صَوَابُهُ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ

ولید بن رباح الذماری نے بیان کیا ہے کہ میرے چچا نسران بن عبثہ الذماری نے بیان کیا ہے کہ ہم ام درداء رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ہم یتیم تھے۔ تو انہوں نے کہا: تم خوش ہو۔ میں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید کی شفاعت کو اس کے گھر کے ستر افراد کے بارے میں قبول کیا جائے گا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: (سند میں ولید بن رباح کے بجائے) صحیح نام رباح بن ولید ہے۔

بَاب فِي التُّورِيِّ عِنْدَ قَبْرِ الشَّهِيدِ (شہید کی قبر پر نور دکھائی دینے کا بیان)

2161۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب (شاہ جش) نجاشی فوت ہوا تو ہم آپس میں یہ باتیں کرتے تھے کہ اس کی قبر پر مسلسل نور دکھائی دیتا رہتا ہے۔

2162۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَبِعَتْ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَيْبَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدِ السُّلَمِيِّ قَالَ أَخَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَتِلَ أَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ بِجُبُعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قُلْتُمْ فَقُلْنَا دَعَوْنَا لَهُ وَقُلْنَا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَالْحَقُّهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَصَوْمُهُ بَعْدَ صَوْمِهِ شَكَ شُعْبَةُ فِي صَوْمِهِ وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَلَيْهِ إِنَّ بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

عبید بن خالد سلمی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان مواخات قائم کی۔ پھر ان میں سے ایک شہید ہو گیا اور دوسرا اس سے ایک ہفتہ یا کچھ دن بعد فوت ہو گیا تو ہم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے (دعا میں) کیا کہا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم نے اس کے لیے دعا مانگی ہے اور ہم نے یہ کہا ہے: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اسے اپنے ساتھی کے ساتھ (رتبہ میں) ملا دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نمازیں اس کی نمازوں کے بعد، اس کے روزے اس کے روزوں کے بعد، صوم (روزے) کے بارے میں شعبہ کو شک ہے اور اس کا عمل اس کے عمل کے بعد۔ سب کہاں گئے۔ بلاشبہ ان دونوں کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے نماز، روزہ اور دیگر اعمال صالحہ کی اہمیت اور قدر و منزلت بھی ثابت ہو رہی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ اگر اعمال اچھے اور صالحہ ہوں تو عمر کی طوالت ایک نعمت ہے اور باعث فضیلت و شرف ہے۔

بَابُ فِي الْجَعَائِلِ فِي الْغَزْوِ (اجرت لے کر جہاد میں شامل ہونے کا بیان)

2163۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى وَ اَنَا لِحَدِيثِهِ اَتَقْنُ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرِ الطَّائِي عَنْ اَبْنِ اَخِي اَبِي اَيُّوبِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِي اَيُّوبِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ الْاَمْصَارُ وَ سَتَكُونُ جُنُودًا مُجَدَّدَةً تُقَطِّعُ عَلَيْكُمْ فِيهَا بُعُوثٌ فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ الْبِعْثَ فِيهَا فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَغْرِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ يَقُولُ مَنْ اَكْفِيهِ بَعْثًا كَذَا مَنْ اَكْفِيهِ بَعْثًا كَذَا الْاَوَّلُ وَ ذَلِكَ الْاَجِيرُ اِلَى اٰخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم پر عنقریب بڑے بڑے شہر فتح کیے جائیں گے اور جمع شدہ لشکر ہوں گے جو تم پر متعین کیے جائیں گے اور ان بڑے لشکروں میں (چھوٹے چھوٹے) دستے ہوں گے۔ (جو تمہارے اپنے اپنے قبائل سے لیے جائیں گے)۔ پس کوئی آدمی تم میں سے اس دستے کے ساتھ (بلا عوض جہاد کے لیے جانا) ناپسند کرے گا تو وہ اپنی قوم سے نکل جائے گا (تا کہ اپنے دستے کے ساتھ جانے سے محفوظ رہے) پھر وہ دیگر قبائل میں تلاش (اور جستجو) کرے گا اور ان میں اپنے آپ کو (جہاد کے لیے) پیش کرے گا اور یہ کہے گا: کون ہے جس کی جانب سے اس لشکر میں شامل ہونے کے لیے میں کافی ہو سکتا ہوں (یعنی اجرت پر میں اس دستے کے ساتھ جانے کے لیے تیار ہوں) (تو آپ ﷺ نے فرمایا) خبردار! آگاہ ہو، ایسا آدمی اپنے خون کا آخری قطرہ بنے تک اجیر ہی ہو

گا۔ (یعنی وہ شہید کے رتبے پر فائز نہیں ہو سکے گا)۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اخْتِارِ الْجَعَالِ (اجرت لینے کی رخصت کا بیان)

2164۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْبِصِصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يَعْقُوبٍ ابْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَيُّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ ابْنِ شَفَّيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلْغَازِيِ أَجْرُهُ وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْغَازِيِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غازی (جہاد کرنے والے) کے لیے اس کا اپنا اجر ہے اور جاعل یعنی (اجرت دینے والے) کے لیے اس کا اپنا اجر (یعنی فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے کا اجر) اور غازی کا اجر بھی ہے (کیونکہ غازی کے غزوہ میں شریک ہونے کا سبب یہی بنا ہے)۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مجاہد کے لیے جہاد کا اجر ہوگا، اجرت دے کر کسی کو جہاد پر بھیجنے والے کے لیے دو اجر ہوں گے اور اجرت لے کر جہاد پر جانے والے کے لیے صرف دنیوی اجرت ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَخْزُو بِأَجْرِ الْخِدْمَةِ

جہاد میں اپنے ساتھ کسی کو خدمت کے لیے اجرت پر لے جانے کا بیان

2165۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرِو لَيْثِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو لَيْثِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ آذَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْغَزْوِ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ لَيْسَ لِي خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ أَجِيرًا يَكْفِينِي وَأُجْرِي لَهُ سَهْمُهُ فَوَجَدْتُ رَجُلًا فَلَمَّا دَنَا الرَّجُلُ أَتَانِي فَقَالَ مَا أَذْرِي مَا السُّهُمَانِ وَمَا يَتَلَعُّ سَهْمِي فَسَمِرِي شَيْئًا كَانَ السُّهُمُ أَوْلَمَ يَكُنْ فَسَمَيْتُ لَهُ ثَلَاثَةَ دَنَانِيرٍ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيمَتُهُ أَرَدْتُ أَنْ أُجْرِي لَهُ سَهْمَهُ فَكَرِهْتُ الدَّنَانِيرَ فَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ أَمْرَهُ فَقَالَ مَا أَجِدُ لَهُ فِي غَزْوَتِهِ هَذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا دَنَانِيرًا أَلْتِي سَتَى

عبد اللہ بن دلیہی سے روایت ہے کہ حضرت یعلیٰ بن منیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد کا اعلان فرمایا اور میں بہت بوڑھا آدمی تھا اور میرے پاس کوئی خادم بھی نہ تھا۔ چنانچہ میں نے کوئی اجیر (مزدور) تلاش کیا جو میری خدمت کے لیے کافی ہو اور میں اس کے لیے اس کا حصہ بطور اجرت دوں گا۔ تو میں نے ایک آدمی کو پالیا۔ پس جب کوچ کا وقت قریب آیا تو وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نہیں جانتا کتنے حصے ہوں گے اور میرا حصہ کہاں تک پہنچے گا۔ لہذا میرے لیے کوئی شے مقرر کر دو۔ چاہے حصہ ہو یا نہ ہو۔ پس میں نے اس کے لیے تین دینار مقرر کر دیے۔ پس جب مال غنیمت ملا تو میں نے اس کا حصہ دینے کا ارادہ کیا تو پھر مجھے دینار یاد آگئے۔ چنانچہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور میں نے اس کا معاملہ آپ کے سامنے ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس کے لیے اس غزوہ میں سے دنیا اور آخرت میں سوائے ان دنانیر کے

جو اس کے لیے مقرر ہیں اور کچھ نہیں پاتا (یعنی اس کے لیے سوائے ان تین دیناروں کے اور کوئی اجر و نواب نہیں ہے)۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَغْزُو وَ أَبَوَاهُ كَارِهَانِ

ایسے آدمی کا بیان جو جہاد پر جاتا ہے اور اس کے والدین اس پر راضی نہیں ہوتے

2166۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ الشَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ جِئْتُ أَبَايُعُكَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ فَقَالَ ارْجِعْ عَلَيْهِمَا فَأُضْحِكُهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: میں حاضر ہوا ہوں تاکہ ہجرت پر آپ کی بیعت کروں اور میں نے اپنے والدین کو روٹے ہوئے چھوڑا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ان کی طرف لوٹ جا اور تو انہیں اسی طرح ہنسا جیسا کہ تو نے انہیں رلایا ہے۔

2167۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجَاهِدُ قَالَ أَلَيْكَ أَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِيهِمَا فَجَاهِدُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْعَبَّاسِ هَذَا الشَّاعِرُ اسْتَبْهُ السَّائِبُ بْنُ فَرْدُوسٍ

ابو العباس نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیرے والدین (زندہ) ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو ان کی خدمت میں رہ اور جہاد کر (یعنی ان کی خدمت ہی جہاد کی مثل ہے) ابو داؤد نے کہا ہے: ابو العباس شاعر ہیں اور ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔

2168۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ دَرَّاجًا أَبَا السَّنْحِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ هَلْ لَكَ أَحَدٌ بِالْيَمَنِ قَالَ أَبُو آيٍ قَالَ أَذِنَا لَكَ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَإِنْ أَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَإِلَّا فَبِيهِمَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا یمن میں تیرا کوئی ہے (یعنی خاندان کا کوئی فرد موجود ہے)۔ اس نے عرض کی: میرے والدین ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: کیا انہوں نے تجھے اجازت دی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ان کی طرف واپس چلا جا اور ان سے اجازت طلب کر۔ پس اگر وہ تجھے اجازت عطا فرمادیں تو تو جہاد میں شریک ہو ورنہ (ان کی خدمت میں رہ کر) ان سے حسن سلوک سے پیش آ۔

فائدہ: مذکورہ بالا جملہ احادیث والدین کے مقام و مرتبہ اور فضیلت پر روشن دلیل ہیں کہ جہاد اور ہجرت جیسی عبادت بھی ان کا رضامندی اور اجازت کے بغیر عام حالات میں بھی نہیں ہو سکتی، بلکہ ان کی خدمت کے سبب ہی آدمی ان اعمال کے

اجر و ثواب کو پاسکتا ہے۔

بَاب فِي النِّسَاءِ يَغْزُونَ (اس کا بیان کہ عورتیں جہاد پر جاسکتی ہیں)

2169- حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمَّ سَلِيمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لِيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سلیم اور انصار کی کچھ عورتوں کو جہاد پر ساتھ لے جاتے تھے تاکہ وہ پانی پلائیں اور زخموں کی مرہم پٹی کریں۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ حدیث میں مذکورہ اعمال کی مثل اعمال کرنے کے لیے اور ان جیسی حاجات کو پورا کرنے کے لیے عورتوں کو جہاد میں شریک کرنا درست ہے۔ (بشرطیکہ عورتوں کی عزت و ناموس اور ان کا وقار مجروح ہونے کا اندیشہ نہ ہو)۔

بَاب فِي الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ (ظالم حکمرانوں کے ساتھ جہاد کرنے کا بیان)

2170- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي نُشْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ مِنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ الْكُفُّ عَنِ الْقَوْلِ بِاللَّهِ وَاللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَةَ وَلَا تُخْرِجُكَ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَالْجِهَادُ مَا ضَمْتَهُ اللَّهُ إِلَيْنَا أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدَّجَالَ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرٌ جَائِرٌ وَلَا عَدْلٌ عَادِلٌ وَالْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں اصل ایمان میں سے ہیں۔ ایک اس آدمی سے ہاتھ روک لینا جو کلمہ توحید لالہ الا اللہ پڑھتا ہو (یعنی نہ اسے قتل کرنا اور نہ ہی اسے کوئی اذیت پہنچانا) اور ہم کسی گناہ کے سبب اسے کافر نہیں کہیں گے اور نہ ہی کسی عمل کے سبب اسے اسلام سے خارج کریں گے، دوسرا جہاد جاری ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا۔ ہے تا وقتیکہ میری امت کا آخری گروہ دجال کو قتل کرے گا۔ اسے کسی ظالم حکمران کا ظلم اور کسی عادل حکمران کا عدل باطل نہیں کر سکتا (یعنی یہ کبھی ختم نہیں ہوگا) اور تیسرا تقدیر پر ایمان لانا (کیونکہ اس کے بغیر کوئی عمل نہ معتبر ہے اور نہ ہی مقبول ہے)۔

2171- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْخَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرٍّ كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكِبَائِرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ كَانَ أَوْ فَاجِرًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر جہاد واجب ہے ہر امیر کے ساتھ، چاہے وہ نیک ہو یا فاسق و فاجر۔ اور تم پر نماز واجب ہے ہر مسلمان کے پیچھے، چاہے وہ نیک ہو یا فاجر ہو اور اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کا

مرتب ہو (پھر بھی اس کی اقتداء میں نماز درست ہوگی) اور ہر مسلمان پر نماز واجب ہے، چاہے وہ نیک ہو یا فاجر ہو اور اگرچہ وہ کبائر کا مرتکب ہو۔

فائدہ: جماعت کے ساتھ نماز واجب ہے، چاہے امام صالح آدمی ہو یا فاسق و فاجر ہو حالانکہ فقہاء فرماتے ہیں کہ فاسق کی امامت مکروہ ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ فقہاء کے کلام کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں مقتدی اپنے اختیار سے امام مقرر کریں وہاں تو ہرگز امام فاسق و فاجر نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہر اعتبار سے صالح اور نیک ہو۔ جہاں مقتدی با اختیار نہ ہوں مثلاً حاکم وقت یا اس کا نائب فاسق ہو اور خود جماعت کرائے یا مساجد کا نظم و نسق کلی طور پر حکومت کے پاس ہو اور اپنی مرضی سے امام مقرر کرے تو ایسی صورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہوں گی اور آخر میں والصلوة واجبة علی کل مسلم میں صلوة سے مراد نماز جنازہ ہے اور یہ ہر مسلمان پر واجب علی الکفایہ ہے، اگرچہ میت فاسق ہو اور مسلم سے مراد میت طاہر ہے۔ (بذل الجہود ص 23 ج 12، الدر المنضوود ص 324 ج 4)

بَابِ الرَّجُلِ يَتَحَلَّلُ بِمَالٍ غَيْرِهِ يَغْزُو (آدمی کے لیے دوسرے کا مال لے کر جہاد کرنے کا بیان)

2172- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ نُبَيْحِ الْعَنْزِيِّ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَغْزُو فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ إِنَّ مِنْ إِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَلَا عَشِيرَةٌ فَلْيَضْمُوا أَحَدَكُمْ إِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ أَوْ الثَّلَاثَةِ فَمَا لِأَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ يَحْمِلُهُ إِلَّا عَقْبَةً كَعَقْبَةِ يَعْنِي أَحَدِهِمْ قَالَ فَضَمْتُ إِلَى اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ قَالَ مَالِي إِلَّا عَقْبَةً كَعَقْبَةِ أَحَدِهِمْ مِنْ جَمَلِي

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے جہاد پر جانے کا ارادہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: اے مہاجرین و انصار کے گروہ! تمہارے بھائیوں میں سے ایسے لوگ ہیں جن کے پاس نہ کوئی مال ہے اور نہ ان کا کوئی خاندان ہے۔ لہذا تم میں سے ہر آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے ساتھ دو یا تین آدمی ملا لے۔ پس ہم میں سے کوئی آدمی بھی اپنی سواری پر سوار نہیں ہوگا مگر باری کے ساتھ یعنی وہ باری باری سوار ہوں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے ساتھ دو تین آدمیوں کو ملا لیا اور میں بھی اپنے اونٹ پر ان میں سے ہر ایک کی طرح باری کے ساتھ سوار ہوتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام میں اطاعت مصطفیٰ ﷺ کے جذبات کس قدر موجود تھے اور کس حد تک وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے ایثار و قربانی کے جذبات رکھتے تھے کہ خود مشقت برداشت کرتے لیکن اپنے بھائیوں کو سہولت اور آسانی بہم پہنچانے سے ذرا دریغ نہ کرتے تھے۔ یہی دین اسلام کا حقیقی درس اور فیضان ہے۔

بَابِ فِي الرَّجُلِ يَغْزُو وَيَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالْغَنِيمَةَ

ایسے آدمی کا بیان جو اجر و غنیمت کی طلب میں جہاد کرتا ہے

2173- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ أَبِي رُغَيْبٍ

الْإِيَادِي حَدَّثَهُ قَالَ نَزَلَ عَلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَوَالَةَ الْأَزْدِيُّ فَقَالَ لِي بَعَثْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِنَنْعَمَ عَلَيَّ أَقْدَامِنَا
فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَنْعَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِي وُجُوهِنَا فَقَامَ فِينَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعَفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ
أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ النَّاسِ فَيَسْتَأْتِرُوا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيَّ رَأْسِي أَوْ قَالَ عَلَيَّ هَامَتِي ثُمَّ قَالَ
يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتْ أَرْضَ الْمُقَدَّسَةِ فَقَدْ دَنَتْ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ
يَوْمَ يَبْذَأُ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِي هَذِهِ مِنْ رَأْسِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَوَالَةَ حِصِيُّ

ابن زغب الايادی نے بیان کیا ہے کہ ایک دن عبداللہ بن حوالہ الازدی رضی اللہ عنہ (مہمان بن کر) آئے۔ انہوں نے مجھے یہ (واقعہ) سنایا کہ (ایک دفعہ) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے پیدل جہاد کے لیے بھیجا تا کہ ہم مال غنیمت لے آئیں۔ (یعنی تنگدستی کی کیفیت یہ تھی کہ ہمارے پاس باری کے لیے کوئی جانور نہ تھا) تو ہم لوٹ کر آئے لیکن ہمیں مال غنیمت میں سے کچھ ہاتھ نہ آیا اور آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے چہروں پر مشقت و تھکاوٹ کے آثار پہچان لیے۔ پس آپ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! انہیں میرے سپرد نہ کر، میں ان کا بوجھ برداشت کرنے سے کمزور ہوں اور انہیں ان کے نفسوں کے حوالے بھی نہ کر کہ یہ ان سے عاجز آجائیں (یعنی ان کی حاجات پوری نہ کر سکیں) اور انہیں لوگوں کے سپرد بھی نہ کر کہ وہ ان پر اپنے آپ کو ترجیح دیں گے۔ (مراد یہ ہے کہ یا اللہ تو ہی ان کا ولی اور کارساز ہے اور ان کی حاجات و ضروریات کو پورا فرمانے والا ہے۔ لہذا خود ہی کرم فرما)۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھایا میری کھوپڑی پر رکھا۔ (یہ راوی کوشک ہے)۔ پھر فرمایا: اے ابن حوالہ! جب تو دیکھے کہ خلافت ارض مقدس (یعنی سرزمین شام) میں اتر چکی ہے (یہ بنی امیہ کے دور کی طرف اشارہ ہے) تو اس وقت زلزلے، دیگر مصائب، ہوموم و غموم اور بڑے بڑے امور قریب ہوں گے اور قیامت اس وقت لوگوں کے اس سے بھی زیادہ قریب ہوگی جیسے میرا ہاتھ تیرے سر کے قریب ہے۔ ابو داؤد نے کہا: عبداللہ بن حوالہ حمص سے تعلق رکھتے ہیں۔ (اس حدیث طیبہ میں حضور نبی کریم ﷺ نے بنی امیہ کے دور میں ہونے والے فتنے اور فساد اور حالات کی سنگینی کے بارے میں اپنے صحابہ کرام کو آگاہ فرمایا اور انہیں قیامت کی علامات میں سے قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نگاہ نبوت جہاں تک دیکھ سکتی ہے عام انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا)۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَشْرِي نَفْسَهُ (ايسے آدمی کا بيان جو اپنے آپ کو (اللہ کیلئے) بیچ ڈالتا ہے)

2174- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مَرْثَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَانْهَزَمَ يَعْنِي أَصْحَابَهُ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فَرَجَعَ حَتَّى أَهْرَيْتَ دَمَهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَايَكَتِهِ انظُرُوا إِلَيَّ عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي حَتَّى أَهْرَيْتَ دَمَهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے رب عزوجل نے اس آدمی سے اظہار تعجب کیا (یعنی انتہائی پسند کیا) جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور اس کے ساتھیوں کو شکست کا سامنا ہوا

(تو وہ بھاگ پڑے) لیکن اس نے اپنے اوپر جو کچھ لازم تھا اتے جان لیا۔ (مراد حقوق اللہ بھی ہو سکتے ہیں اور میدان جہاد سے بھاگنے کا وبال بھی ہو سکتا ہے)۔ تو وہ واپس لوٹ گیا حتیٰ کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے: دیکھو میرے بندے کی طرف کہ وہ میرے پاس موجود ثوابِ آخرت میں رغبت رکھتے ہوئے اور میرے پاس موجود عذابِ آخرت سے ڈرتے ہوئے جہاد کی طرف واپس لوٹ آیا یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔

بَابُ فِيْمَنْ يُسَلِّمُ وَيُقْتَلُ مَكَانَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

ایسے آدمی کے بارے میں جو اسلام لاتا ہے اور اسی جگہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیا جاتا ہے

2175۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عَمْرٍو بْنَ أَقْيِشٍ كَانَ زُرَّابِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَّرَ أَنْ يُسَلِّمَ حَتَّى يَأْخُذَ فَجَاءَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ أَيْنَ بَنُو عَمِي قَالُوا بِأَحُدٍ قَالَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالُوا بِأَحُدٍ قَالَتْ فُلَانٌ قَالُوا بِأَحُدٍ فَلَيْسَ لِأُمَّتِهِ وَرَكِبَ فَرَسَهُ ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَهُمْ فَلَمَّا رَأَى الْمُسْلِمُونَ قَالُوا إِلَيْكَ عَنَّا يَا عَمْرٍو قَالَ إِنِّي قَدْ آمَنْتُ فَقَاتَلَ حَتَّى جُرِحَ فَحِيلَ إِلَيْهِ جَرِيحًا فَجَاءَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لِأُخْتِهِ سَلِّبِيهِ حَبِيَّةً لِقَوْمِكَ أَوْ غَضَبًا لِي فَقَالَ بَلْ غَضَبًا لِلَّهِ فَقَالَ بَلْ غَضَبًا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فَجَاءَتْ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَا صَلَّى لِلَّهِ صَلَاةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمرو بن اقیس کا زمانہ جاہلیت میں سو تھا تو اس نے اسلام لانا پسند نہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنا سودان سے وصول کر لے (کیونکہ اسلام میں تو سود حرام ہے، اسے لینے کی اجازت نہیں) اتنے میں غزوہ احد کے دن آئے۔ تو اس نے (لوگوں سے) پوچھا: میرے چچا کے بیٹے کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ احد میں (جنگ کے لیے چلے گئے ہیں)۔ پوچھا: فلاں کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا: وہ بھی احد گیا ہے۔ پھر پوچھا: فلاں کہاں ہے؟ تو لوگوں نے کہا: وہ بھی احد گیا ہے۔ پس اس نے بھی اپنی زرہ پہنی (ہتھیار لگائے) اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوا۔ پھر ان کی طرف چلا گیا۔ جب مسلمانوں نے اسے (اپنی طرف آتے) دیکھا تو کہا: اے عمرو! ہم سے دور چلا جا (کفار کا لشکر اس جانب ہے)۔ اس نے کہا: بلاشبہ میں ایمان لے آیا ہوں، پس وہ جنگ میں شریک ہو گیا۔ یہاں تک کہ زخمی ہو گیا اور اسے زخمی حالت میں اٹھا کر اہل خانہ کے پاس لایا گیا۔ تو وہاں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ (ان کی عیادت کے لیے) آئے اور ان کی بہن سے کہا: ان سے پوچھو کہ اپنی قومی غیرت یا قوم کے غضب کے سبب لڑا ہے یا اللہ تعالیٰ کے لیے (کفار) پر غصہ کی وجہ سے جنگ کی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی خاطر (کفار) پر غصہ کرتے ہوئے۔ پھر وہ وفات پا گئے اور جنت میں داخل ہو گئے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک نماز بھی نہ پڑھی تھی۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَبُوتُ بِسِلَاحِهِ (ایسے آدمی کا بیان جو اپنے ہی ہتھیار سے مر جاتا ہے)

2176۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بَنِي مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَحْمَدُ كَذَا قَالَ هُوَ يَعْنِي ابْنَ وَهْبٍ وَعَنْبَسَةَ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ جَبِيْعًا

عَنْ يُونُسَ (1) قَالَ أَحْمَدُ وَالصَّوَابُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَلْمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ لَنَا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَحْمَدُ قِتَالًا شَدِيدًا فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شَهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنَ سَلْمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ بِبِشَلٍ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَذَبُوا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

احمد نے بیان کیا ہے کہ درست نام یہ ہے کہ عبدالرحمن بن عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع نے کہا: جب غزوہ خیبر کا دن تھا تو میرے بھائی نے انتہائی شدید جنگ لڑی اور پھر اپنی تلوار ہی ان پر لوٹ آئی اور انہیں قتل کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اس کے بارے میں شک کرنے لگے اور کہنے لگے: یہ ایک آدمی ہے جو اپنے ہی ہتھیار کے ساتھ مر گیا ہے۔ تو (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ جہاد کرتے ہوئے اور مجاہد ہونے کی صورت میں فوت ہوا ہے۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ پھر میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے مجھے اپنے باپ کے واسطے سے اسی طرح حدیث بیان کی۔ مگر اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لوگوں نے) جھوٹ بولا ہے۔ وہ جہاد کرتے ہوئے اور مجاہد ہونے کی حالت میں مرا ہے۔ پس اس کے لیے تو دو گنا اجر ہے۔

2177- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْمَشَقِيِّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَعْرَضْنَا عَلَى حَيٍّ مِنْ جُهَيْنَةَ فَطَلَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا مِنْهُمْ فَضَمَّ بِهِ فَأَخْطَأَهُ وَأَصَابَ نَفْسَهُ بِالسَّيْفِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخُوكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ فَايْتَدَرُوا النَّاسَ فَوَجَدُوا قَدْ مَاتَ فَلَفَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشِيَابِهِ وَدَمَائِهِ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَفَنَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْهيدُ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَأَنَا لَهُ شَهِيدٌ

ولید نے معاویہ بن ابی سلام عن ابیہ عن جدہ ابی سلام کی سند سے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ ہم نے جہینہ میں سے ایک قبیلے پر حملہ کیا۔ پس مسلمانوں میں سے ایک آدمی منوان میں سے ایک آدمی کو تلاش کیا اس پر تلوار کا وار کیا لیکن وہ خطا گیا اور وہی تلوار اس کے اپنے آپ پر آگئی۔ اس کا کیا حکم ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! وہ تمہارا بھائی ہے۔ پس لوگ تیزی سے دوڑ کر اس کی طرف گئے اور اسے پالیا در آنحالیکہ وہ مر چکا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے اس کے کپڑوں اور اس کے خون کے ساتھ لپیٹا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اور اسے دفن کر دیا۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا وہ شہید ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (وہ شہید ہے) اور میں بھی اس کے لیے شہید ہوں (یعنی اس کے شہید ہونے کی شہادت دوں گا)۔

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْبِقَاءِ (جنگ کے وقت دعائے مانگنے کا بیان)

2178- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْزُومٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الرَّؤْمِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ مَرَعْنٍ سَهْلٍ

1- ایک نسخہ میں جیفاعن یونس نہیں ہے۔

بْنِ سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُرْدَانِ أَوْ قَلَّمَا تُرْدَانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ مُوسَى وَحَدَّثَنِي رِثْقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَوَقْتُ الْبَطْرِ

حضرت سہل بن سعد نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دودعا میں ہیں جو رد نہیں کی جاتیں یا بہت کم رد کی جاتیں ہیں۔ ایک اذان کے بعد کی دعا اور دوسری جنگ کے وقت کی دعا جب کہ ان میں سے بعض بعض کو قتل کر رہے ہوں۔ موسیٰ نے کہا: رزق بن سعید بن عبد الرحمن نے عن ابی حازم عن سہل بن سعد کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: نیز بارش کے وقت کی دعا (یعنی یہ وہ اوقات ہیں جن میں جو دعا مانگی جائے بشرطیکہ شرعاً درست ہو تو وہ قبول ہو جاتی ہے)۔

بَابُ فَيْسَنْ سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ (اللَّهُ تَعَالَى سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ) (اللَّهُ تَعَالَى سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ)

2179- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مَرْوَانَ وَابْنُ الْمُصَفَّى قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ يُرَدُّ إِلَى مَكْحُولٍ إِلَى مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَانَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقٍ نَاقَةَ فَقَدْ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهِ صَادِقًا مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَإِنَّ لَهُ أَجْرَ شَهِيدٍ زَادَ ابْنُ الْمُصَفَّى مِنْ هُنَا وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نَكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنْزَرَ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا لَوْنُ الرَّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا رِيحُ السِّلْكِ وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابَعُ الشَّهَادَةِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں فواق ناقہ کی مقدار بھی جہاد کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔ (فواق ناقہ سے مراد اتنا قلیل وقت ہے جو اونٹنی کا دودھ دو بار دوہنے کے درمیان ہوتا ہے یعنی ایک بار دودھ دوہ کر پھر اس کے بچے کو چھوڑتے ہیں اور جب دودھ اتر آتا ہے تو پھر دوہتے ہیں) اور جس نے خلوص نیت کے ساتھ اپنے بارے میں شہادت کی التجا کی پھر وہ فوت ہو گیا یا قتل کر دیا گیا تو اس کے لیے شہید کا اجر ہوگا۔ ابن مصطفیٰ نے یہاں یہ اضافہ ذکر کیا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شدید زخمی کر دیا گیا اسے پتھریا کاٹنا وغیرہ لگنے کے سبب کوئی زخم یا مصیبت پہنچی تو وہ قیامت کے دن اپنی اس کیفیت اور ہیئت کے ساتھ ظاہر ہوگا جس طرح وہ (دنیا میں) تھا۔ اس کا رنگ زعفران کے رنگ کی مثل ہوگا اور اس کی بومشک کی بو کی مثل ہوگی اور جس کسی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھوڑہ وغیرہ نکل آیا تو اس پر بھی شہداء کی مہر ہوگی۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ جَزْنِ نَوَاصِي الْخَيْلِ وَأَذْنَهَا

اس کا بیان کہ گھوڑے کی پیشانی اور دم کے بال کاٹنا مکروہ ہے

2180- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حُمَيْدٍ وَحَدَّثَنَا خُشَيْبُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ جَمِيْعًا عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ نَصْرِ الْكِنَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ أَبُو تَوْبَةَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَنْ عُثْمَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ

وَهَذَا لَفْظُهُ أَنَّهُ سَبَّحَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَقْضُوا تَوَاصِي الْخَيْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابِهَا وَمَعَارِفَهَا دِقَاقُهَا وَتَوَاصِيهَا مَعْقُودٌ فِيهَا الْخَيْرُ

عتبہ بن عبدالمسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ انہی کے الفاظ ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم گھوڑوں کی پیشانیوں کے بال نہ کاٹو، نہ ان کی گردنوں کے بال اور نہ ہی ان کی دموں کے بال کاٹو۔ کیونکہ ان کی دماغی ان کے پتکھے ہیں (جن سے وہ مکھیوں اور انہیں جیسے دیگر کیڑے مکوڑوں کو اڑاتے ہیں) اور ان کی گردن کے بال انہیں حرارت اور گرمائش پہنچاتے ہیں اور ان کی پیشانیوں میں تو خیر اور بھلائی رکھ دی گئی ہے۔

بَابُ فِي مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْوَانِ الْخَيْلِ (گھوڑوں کے رنگوں میں سے پسندیدہ کا بیان)

2181- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّائِقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَعْرَأَ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشَقَّرَ أَعْرَأَ مُحَجَّلٍ أَوْ أَذْهَمَ أَعْرَأَ مُحَجَّلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْبَغِيضِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ أَشَقَّرَ أَعْرَأَ مُحَجَّلٍ أَوْ كُمَيْتٍ أَعْرَأَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ مُهَاجِرٍ وَسَأَلْتُهُ لِمَ فَضِلَّ الْأَشَقَّرُ قَالَ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ جَاءَ بِالْفَتْحِ صَاحِبُ أَشَقَّرَ

عقیل بن شیبیب نے ابو وہب جشمی سے روایت کیا ہے۔ انہیں شرف صحابیت حاصل تھا۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم پر لازم ہے کہ تم کیت (سیاہی مائل سرخ رنگ کا بیچ کلیان) جس کی پیشانی اور چاروں پاؤں سفید ہوں گھوڑا رکھو، یا خالص سرخ رنگ کا بیچ کلیان یا خالص سیاہ رنگ کا بیچ کلیان گھوڑا رکھو۔

محمد بن عوف طائی، ابوالمغیرہ، محمد بن مہاجر اور عقیل بن شیبیب نے ابو وہب سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر لازم ہے کہ تم بیچ کلیان سرخ رنگ کا گھوڑا یا سیاہی مائل سرخ رنگ کا بیچ کلیان گھوڑا رکھو۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔ محمد ابن مہاجر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ان سے پوچھا: سرخ رنگ کے گھوڑے کو کیوں فضیلت دی گئی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس لیے کہ حضور ﷺ نے ایک سریہ بھیجا اور جو سب سے پہلے فتح کی خوشخبری لے کر آیا وہ سرخ رنگ کے گھوڑے پر سوار تھا۔

2182- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْبَغِي مِنَ الْخَيْلِ فِي شَقْرِهَا

عیسیٰ بن علی نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی برکت اس کے سرخ رنگ میں ہے۔

بَاب هَلْ تَسَى الْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ فَرَسًا

اس کا بیان کہ کیا گھوڑے کی مادہ کو فرس کا نام دیا جاسکتا ہے؟

2183- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِيقُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَمِّي الْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ فَرَسًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑوں میں سے مادہ کو فرس (گھوڑے) کا نام دیتے تھے۔

بَاب مَا يَكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ (اس کا بیان کہ کون سے گھوڑے ناپسند کیے جاتے ہیں)

2184- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلِيمِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَاكُ مِنَ الْخَيْلِ وَالشِّكَاكُ يَكُونُ الْقَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُسْنَى بِيَاضٍ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى بِيَاضٍ 1، أَوْ فِي يَدِهِ الْيُسْنَى وَفِي رِجْلِهِ الْيُسْرَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَيْ مُخَالَفَةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ شیکال گھوڑا ناپسند کرتے تھے اور شیکال وہ گھوڑا ہوتا ہے جس کا دایاں پاؤں اور بائیں ہاتھ یا دایاں ہاتھ اور بائیں پاؤں سفید ہوں۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ مراد مخالف سمت سے ہیں۔

فائدہ: شیکال کی ایک تفسیر تو حدیث میں بیان کر دی گئی ہے اور علاوہ ازیں اس کے دو مفہوم اور ہیں کہ کسی گھوڑے کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک پاؤں بدن کے رنگ کا ہو۔ یا پھر اس کے برعکس یعنی ایک پاؤں سفید ہو اور تین کا رنگ دوسرے رنگ کی مثل ہو۔

بَاب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْقِيَامِ عَلَى الدَّوَابِّ وَالْبَهَائِمِ

گھوڑوں اور جانوروں کی خدمت اور خبر گیری کے احکام کا بیان

2185- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التُّخَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينُ يَعْنِي بَنَ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ مَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَبَةِ فَازْكُوهَا صَالِحَةً وَكُوهَا سَالِحَةً

ابو کبشہ سلولی نے سہل ابن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے (دیکھا شدت بھوک کی وجہ سے) اس کی پیٹھ اس کے پیٹ سے لگی ہوئی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان بے رحم لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ پس تم ان پر اچھی طرح سواری کرو اور انہیں اچھی خوراک کھاؤ۔

1- نخعیر بیاض نہیں ہے۔ 2- قال ابو داؤد ای مخالف کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

2186۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدِ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرَدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَسْرَأَ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرْتَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفًا أَوْ حَائِشَ نَخْلٍ قَالَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلرَّجُلِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَاتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ فَجَاءَ فَتَى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَفَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَكَتْ اللَّهُ بِهَا قَائِمَهُ شَكَأ إِلَيَّ أَنْتَ تُجِيعُهُ وَتُدْبِيهِ

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور پھر آپ ﷺ نے مجھ سے ایسی گفتگو فرمائی کہ میں اس کے بارے میں لوگوں میں سے کسی کو نہ بتاؤں گا۔ اور رسول اللہ ﷺ کو قضائے حاجت کے لیے ایسی جگہ پسند تھی جو آپ ﷺ کے لیے پردہ بن جائے (چاہے) وہ کوئی بلند جگہ (یعنی عمارت، کھنڈر یا ریت کا ٹیلہ وغیرہ ہو) یا درختوں کے جھنڈ ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ انصار میں سے ایک آدمی کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ پس جو نبی اس نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو رونے لگا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر سے گردن کی طرف ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹ کا مالک کون ہے، یہ اونٹ کس کا ہے؟ تو انصار میں سے ایک نوجوان حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! یہ میرا ہے۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اللہ تعالیٰ سے اس جانور کے بارے میں نہیں ڈرتا جس کا مالک تجھے اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے؟ یہ میرے پاس شکایت کر رہا ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور اس سے مشقت زیادہ لیتا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ جانوروں کی بھی دادرسی فرمایا کرتے تھے تو پھر انسانوں کی جانب آپ کی نظر کرم کا عالم کیا ہوگا، دوسرا کون ہے جو اس مقام رفیع پر فائز ہو؟)

2187۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ سُهَيْبٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّنَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَنْشَى بِطَرِيقٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بَيْتًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَّ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْتِلُ التُّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَدَعُ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ يَلْعَنُ فَنَزَلَ الْبَيْتَ فَمَسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَعَفَرَ لَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنَأْتِي فِي الْبَهَائِمِ لِأَجْرٍ فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دوران کہ ایک آدمی راستے میں چل رہا تھا تو اس پر پیاس کا غلبہ ہو گیا (سخت پیاس لگ گئی)۔ پس اس نے ایک کنواں پایا، وہ اس میں اتر اور اس نے پانی پیا۔ پھر باہر نکلا تو اچانک ایک کتے کو ہانپتے ہوئے دیکھا کہ وہ پیاس کی وجہ سے مٹی کھا رہا ہے۔ تو اس آدمی نے اپنے (دل میں) کہا: اس کتے کو اسی طرح پیاس لگی ہوئی ہے جس طرح مجھے لگی ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ نوسیں میں اتر اور اپنا موزہ پانی سے بھر لیا اور

اسے اپنے منہ کے ساتھ پکڑ لیا یہاں تک وہ اوپر چڑھ آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو انتہائی پسند فرمایا (اس پر اظہار مسرت کیا) اور اس کی مغفرت فرمادی۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہمارے لیے ان چوپاؤں میں بھی اجر ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر تر جگر رکھنے والی شے میں اجر ہے (یعنی جو کوئی کسی جاندار کی خدمت کرتا ہے وہ اجر سے محروم نہیں رہتا۔ تو اگر کتے سے حسن سلوک کرنے والا محروم نہیں رہا تو پھر انسان جو تمام مخلوقات میں سے اشرف ہے اس سے حسن سلوک کرنے والا کہاں محروم رہ سکتا ہے۔ رب کریم باہمی حسن سلوک اور ایک دوسرے کی تکلیف میں اس کا سہارا بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین)

بَابُ فِي نَزُولِ الْمَنَازِلِ (منازل میں اترنے کا بیان)

2188۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمْرَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نَسْتَبِيحُ حَتَّى تَحُلَّ، الرِّحَالُ
حمزہ الضبی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان فرمایا: ہم جب کسی منزل میں اترتے تھے تو ہم کوئی (نفل) نماز نہ پڑھتے تھے یہاں تک کہ (اونٹوں سے) کجاوے اتار لیے جاتے (یعنی پہلے ان کا بوجھ ہلکا کرتے پھر عبادت وغیرہ میں مشغول ہوتے تھے)۔

بَابُ فِي تَقْلِيدِ الْخَيْلِ بِالْأَوْتَارِ (گھوڑے کو تانت کا قلابہ پہنانے کا بیان)

2189۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَسُولًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيَّتِهِمْ لَا يَتَّقِينَ²، فِي رَقَبَةٍ بَعِيدٍ قَلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ وَلَا قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ أَرَى أَنَّ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ الْعَيْنِ

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ حضرت ابو بشر انصاری رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک قاصد بھیجا۔ حضرت عبد اللہ بن ابی بکر نے کہا ہے: میرا خیال یہ ہے کہ انہوں نے کہا اور لوگ اپنی رات گزارنے کی جگہ میں تھے۔ (اس قاصد نے جا کر کہا) کسی اونٹ کے گلے میں نہ تانت کا قلابہ باقی رہے اور نہ ہی کوئی اور قلابہ مگر یہ کہ وہ کاٹ دیا جائے (یعنی جو کوئی کسی اونٹ کے گلے میں ہے اسے کاٹ دیا جائے)۔ مالک نے کہا ہے کہ میرا خیال ہے کہ لوگ (اس طرح کے قلابے) نظر بد (سے بچنے) کے لیے پہناتے تھے۔

1۔ ایک لڑکی میں نعل ہے۔

2۔ ایک لڑکی میں لانتھون ہے۔

بَابُ إِكْرَامِ الْخَيْلِ وَارْتِبَاطِهَا وَالْمَسْحِ عَلَى أَكْفَالِهَا

گھوڑوں کی تکریم، انہیں باندھنے اور ان کی سرینوں پر ہاتھ پھیرنے کا بیان

2190- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّائِقِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ شَيْبٍ عَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجُشَيْبِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَعْجَازِهَا أَوْ قَالَ أَكْفَالِهَا وَقَلِّدُواهَا وَلَا تَقْلِدُواهَا الْأَوْتَارَ

ابو وہب اشجعی سے روایت ہے اور انہیں شرف صحبت بھی حاصل تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے باندھ کر رکھو (یعنی ان کی خوب خدمت کرو) اور ان کی پیشانیوں اور ان کی سرینوں پر ہاتھ پھیرو (یہ راوی کو شک ہے کہ الفاظ اعجازا ہیں یا اکفالیہا) اور انہیں قلا دے پہناؤ اور انہیں تانت کے قلا دے نہ پہناؤ۔

بَابُ فِي تَعْلِيْقِ الْأَجْرَاسِ (گھنٹیاں لٹکانے کا بیان)

2191- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رِفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ملائکہ ایسے لوگوں کے ہم سفر نہیں ہوتے جن میں گھنٹیاں ہوں (یعنی جن کی سواریوں کے گلے میں گھنٹیاں بندھی ہوئی ہوں)۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ گھنٹیوں کی آواز سے دشمن لشکر کی آمد سے آگاہ ہو جاتا تھا۔ جب کہ آقائے دو جہاں ﷺ یہ چاہتے تھے کہ دشمن کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو کہ ان پر حملہ کر دیا جائے۔ اس لیے آپ نے گھنٹیاں باندھنے کی ممانعت فرمادی۔

2192- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رِفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ملائکہ ان لوگوں کی رفاقت میں نہیں چلا کرتے جن کے پاس کتے ہوں یا ان کی سواریوں کے گلوں میں گھنٹیاں ہوں۔

2193- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الْجَرَسِ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: گھنٹی شیطان کا باجہ ہے۔ (گھنٹی کی آواز کو شیطان کا باجہ قرار دیا گیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ گھنٹی باندھنے سے ممانعت کی ایک وجہ اس کی ناپسندیدہ آواز ہے)۔

بَابُ فِي رُكُوبِ الْجَلَالَةِ (گندگی کھانے والے جانور پر سوار ہونے کا بیان)

2194- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي يُوَيْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نُهِيَ عَنِ رُكُوبِ الْجَلَالَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ گندگی کھانے والے جانور پر سوار ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ (جلالہ اس جانور کو کہتے ہیں جو نجاست اور پلیدی کھائے اور اس کو جالہ بھی کہتے ہیں)

2195۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو يَعْنِي ابْنَ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَبِي السُّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَلَالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرَكَبَ عَلَيْهَا
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں میں سے نجاست کھانے والوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يُسَبِّي دَابَّتَهُ (ایسے آدمی کے بارے میں جو اپنے جانور کا نام رکھتا ہے)

2196۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عَفِيرٌ
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک گدھے پر سوار ہوا، اس کو عفیر کہا جاتا تھا۔ (معلوم ہوا کہ اپنے جانوروں کے نام رکھنا درست ہے)۔

بَابُ فِي النَّدْوِ عِنْدَ النَّفِيرِ يَا خَيْلَ اللَّهِ اذْكَبِي

جہاد کے لیے کوچ کرتے وقت ندا دینا: اے اللہ کے لشکر! سوار ہو، یعنی لشکر کو خیل اللہ پکارنے کا بیان
2197۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سَفِيَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سُرَّةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سُرَّةَ عَنْ سُرَّةَ بْنِ جُنْدُبٍ
أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَى خَيْلَنَا خَيْلَ اللَّهِ إِذَا فَرَعْنَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا فَرَعْنَا بِالْجَمَاعَةِ وَالصَّبْرِ وَالسَّكِينَةِ وَإِذَا قَاتَلْنَا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ابا بعد! حضور نبی کریم ﷺ نے ہمارے لشکر کا نام خیل اللہ (اللہ کا لشکر) رکھا جب ہم گھبرا گئے۔ جب ہم گھبرا جاتے تو رسول اللہ ﷺ ہمیں اکٹھا رہنے (متحر رہنے) صبر اختیار کرنے اور سکون سے رہنے کا حکم ارشاد فرماتے تھے اور جب ہم قتال کرتے تھے (تو بھی یہی تلقین کرتے تھے، کیونکہ اسی میں بندہ مومن کا وقار اور اس کی کامیابی کا راز مضمر ہے)۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الْبَهِيمَةِ (جانور کو لعن طعن کرنے سے نہی کا بیان)

2198۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَسَبَّ لَعْنَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالُوا هَذِهِ فَلَانَهُ لَعْنَتْ رَأَجَلَتَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَضَعُوا

عَنْهَا نَائِبًا مَلْعُونَةً فَوَضَعُوا عَنْهَا قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَائِقَةً وَرُقَاءً
حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ سفر میں تھے تو آپ نے لعنت (یعنی جانور کو گالی گلوچ دینا) کرنے کی آواز سنی۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: یہ فلاں عورت ہے۔ اس نے اپنی سواری کو لعنت کی ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے اس سواری سے نیچے اتار دو کیونکہ وہ اب ملعونہ ہو چکی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام نے اسے اس سواری سے نیچے اتار دیا۔ حضرت عمران نے کہا ہے: گویا کہ میں اس کی سواری کی طرف دیکھ رہا ہوں وہ دنیا لے رنگ کی اونٹنی ہے۔

بَابُ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ (جانوروں کو باہم لڑانے کا بیان)

2199- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سَيَّاحٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْقَثَّابِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا ہے۔
فائدہ: چاہے کتے ہوں یا مرغ یا کوئی اور جانور ان کو آپس میں لڑانا ممنوع ہے کیونکہ ایک تو اس عمل کا شمار لہو و لعب میں ہوتا ہے، دوسرا جانور کو بلا وجہ اذیت میں مبتلا کرنا اور ان کا خون بہانا ہوتا ہے اور تیسرا یہ کہ اگر یہی عمل دو طرفہ شرط باندھ کر کیا جائے تو پھر یہ قمار یعنی جو ہے۔ یہ جملہ امور ممنوع ہیں، اس لیے ایسے جانوروں کی لڑائی بھی ممنوع ہے۔

بَابُ فِي وَسْمِ الدَّوَابِّ (چوپاؤں کو نشان لگانے (داغ دینے) کا بیان)

2200- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَنْعِلٍ حِينَ وُلِدَ لِي مَخَنِكُهُ فَإِذَا هُوَ فِي مِرْيَدٍ يَسِمُ غَنَمًا أَحْسَبُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس اپنے بھائی کو لے کر آیا تاکہ آپ ﷺ اسے گھٹی ڈال دیں۔ اس وقت آپ ﷺ بکریوں کے باڑے میں تھے اور بکریوں کو نشان لگا رہے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے ہشام نے یہ کہا کہ آپ ﷺ بکریوں کے کانوں پر نشان لگا رہے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ

چہرے پر نشان لگانے اور چہرے پر مارنے سے نہی کا بیان

2201- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَرَّ عَلَيْهِ بِحَتَّارٍ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَمَا بَلَّغْتُكُمْ أَنِّي قَدْ لَعَنْتُ مَنْ وُسِمَ الْبَهِيمَةَ فِي وَجْهِهَا أَوْ ضَرَبَهَا فِي وَجْهِهَا فَتَنَى عَنْ ذَلِكَ
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس سے گدھے کا گزر ہوا در آنحالیکہ اس کے چہرے پر نشان لگایا گیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم تک یہ بات نہیں پہنچی کہ میں نے اس آدمی پر لعنت کی ہے جس نے

جانور کے چہرے پر نشان لگایا اس کے چہرے پر ضرب لگائی۔ پس آپ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْحُمْرِ تَنْزِي عَلَى الْخَيْلِ

اس کا بیان کہ گھوڑوں کو گدھوں سے جفتی کرانا مکروہ ہے

2202- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ ابْنِ زُرَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَغْلَةً فَرَكَبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک خچر ہدیہ پیش کی گئی اور آپ ﷺ اس پر سوار بھی ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اگر ہم بھی گھوڑیوں پر گدھوں کو ڈال دیں تو اس خچر کی مثل ہمارے پاس بھی ہو سکتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جو علم نہیں رکھتے۔

فائدہ: جمہور اور ائمہ اربعہ کا مذہب یہ ہے کہ گدھوں کو گھوڑیوں پر ڈالنا جائز ہے۔ البتہ بعض فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے۔ اس حدیث میں مقصود اس عمل کی کثرت کو روکنا ہے اور گھوڑوں کی طرف زیادہ توجہ دلانا ہے اور ساتھ ہی گھوڑوں کی برتری اور فضیلت کا بیان ہے کہ گھوڑے کے ذریعہ جہاد کیا جاتا ہے، اس کا مال غنیمت میں حصہ ہوتا ہے۔ نیز اس کا گوشت بھی حلال ہے جب کہ خچر میں ان میں سے کوئی وصف بھی نہیں پایا جاتا۔ واللہ اعلم بالصواب

بَابُ فِي رُكُوبِ ثَلَاثَةِ عَلَى دَابَّةٍ (تین آدمیوں کا ایک جانور پر سوار ہونے کا بیان)

2203- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو اسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُورِقِ يَعْنِي الْعَجْلِيَّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اسْتَقْبَلَ بِنَا فَمِنَّا اسْتَقْبَلُ أَوْ لَا جَعَلَهُ أَمَامَهُ فَاسْتَقْبَلُ بِي فَحَمَلَنِي أَمَامَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلُ بِحَسَنِ أَوْ حُسَيْنٍ فَجَعَلَهُ خَلْفَهُ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ وَإِنَّا لَكَذَلِكَ

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو ہم (بچوں) کو بھی استقبال کے لیے لایا جاتا اور ہم میں سے جو آگے آجاتا (اور پہلے آپ ﷺ سے ملاقات کرتا) تو آپ ﷺ اسے اپنے آگے سواری پر بٹھا لیتے۔ چنانچہ ایک بار مجھے آگے لایا گیا تو آپ نے مجھے اٹھا کر اپنے آگے بٹھالیا۔ پھر حسین کریمین میں سے ایک کو آگے لایا گیا تو آپ ﷺ نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا اور ہم اسی کیفیت پر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔

فائدہ: اس حدیث سے جہاں یہ ثابت ہو رہا ہے کہ ایک سواری پر تین کا سوار ہونا جائز ہے بشرطیکہ سواری اس کی متحمل ہو تو ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ بچوں کے ساتھ از حد پیار اور شفقت فرماتے تھے اور ان کی دلجوئی کی خاطر اپنے آگے پیچھے سواری پر بھی بٹھا لیتے تھے۔

بَابُ فِي الْوُقُوفِ عَلَى الدَّائِبَةِ (جانور پر ٹھہرے رہنے کا بیان)

2204۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَإِنَّ اللَّهَ إِثْنَا سَحْرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلَى بَلَدِكُمْ تَكُونُوا بِالْغَيْهِ إِلَّا بِشَيْءٍ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَتَكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے جانوروں کی پشتوں کو منبر بنانے سے بچو (یعنی ان کی پیٹھ پر بیٹھ کر اور انہیں کھڑا کر کے ایسے کام میں نہ لگ جاؤ جو جانور کی مشقت و اذیت میں اضافہ کا سبب ہو) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے لیے مسخر کیا ہے تاکہ یہ تمہیں اس شہر تک پہنچا دیں جہاں تم اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے اور اسی نے تمہارے لیے زمین بنائی ہے۔ پس اس پر تم اپنی حاجات پوری کرو (یعنی باہمی مشاورت اور دیگر کام زمین پر بیٹھ کر کیا کرو نہ کہ کسی جانور کی پیٹھ پر کیونکہ اس طرح اس پر اضافی بوجھ پڑ جائے گا جو اس کے لیے باعث مشقت ہوگا)۔

بَابُ فِي الْجَنَائِبِ (کوئل اونٹوں کا بیان)

2205۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَكُونُ إِبِلٌ لِلشَّيَاطِينِ وَبُيُوتٌ لِلشَّيَاطِينِ فَأَمَّا إِبِلُ الشَّيَاطِينِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا يَحْمُرُ أَحَدُكُمْ بِجَنَابَاتٍ مَعَهُ قَدْ أَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُو بَعِيدًا مِنْهَا وَيَبْرُ بِأَخِيهِ قَدْ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْبِلُهُ وَأَمَّا بُيُوتُ الشَّيَاطِينِ فَلَمْ أَرَهَا كَانَ سَعِيدٌ يَقُولُ لَا أَرَاهَا إِلَّا هَذِهِ الْأَقْفَاضُ الَّتِي يَسْتُرُ النَّاسُ بِالذَّبَابِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ اونٹ شیطانوں کے لیے ہوتے ہیں اور کچھ گھر بھی شیطانوں کے لیے ہوتے ہیں (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے) پس رہے شیطانوں کے اونٹ تو انہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے ساتھ کوئل اونٹوں کو لیے ہوئے باہر نکلتا ہے۔ حالانکہ اس نے اسے خوب موٹا کر رکھا ہوتا ہے لیکن ان میں سے کسی اونٹ پر وہ سوار نہیں ہوتا اور وہ اپنے بھائی کے پاس سے گزرتا ہے حالانکہ وہ (سواری نہ ہونے کے سبب اور سفر کی طاقت نہ رکھنے کی وجہ سے) اپنے ساتھیوں سے منقطع ہو چکا ہوتا ہے لیکن یہ اسے اس پر سوار نہیں کرتا (یعنی جب یہ اونٹ کسی کے کام آنے والے نہیں ہیں تو پھر یقیناً شیاطین کے لیے ہی ہیں) اور رہے شیاطین کے گھر تو میں نے ابھی تک انہیں نہیں دیکھا۔ (جبکہ آپ سے روایت کرنے والے) حضرت سعید کہتے ہیں: میں تو وہ گھرا انہی پنجروں (ہود جوں) کو دیکھتا ہوں جن کو لوگ ریشمی پردوں کے ساتھ ڈھانپتے ہیں۔

بَابُ فِي سُرْعَةِ السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ الشَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ

تیز چلنے اور راستے میں رات گزارنے کے لیے نہ اترنے کا بیان

2206۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت عبداللہ بن ابی بریدہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے: اس اثناء میں کہ رسول اللہ ﷺ چل رہے تھے، ایک آدمی آیا اور اس کے ساتھ گدھا بھی تھا۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ سوار ہو جائیے (یہ کہہ کر) وہ آدمی خود پیچھے ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ تو میری نسبت اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ مگر اس صورت میں کہ تو سواری میری ملکیت میں دے دے (تو پھر مالک ہونے کی حیثیت سے میرا حق بڑھ جائے گا) اس نے عرض کی: میں نے یہ سواری آپ کے حوالے کر دی۔ چنانچہ پھر آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے۔

بَابُ فِي الدَّابَّةِ تُعْرَقُ فِي الْحَرْبِ (دوران جنگ سواری کی کوچیں کاٹے جانے کا بیان)

2209۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هُوَ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ 1 حَدَّثَنِي أَبِي الَّذِي أَرْضَعَنِي وَهُوَ أَحَدُ بَنِي مُرَّةَ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ فِي تِلْكَ الْعَزَاةِ غَزَاةَ مُتَّةَ قَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ جَعْفَرٍ حِينَ اقْتَحَمَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ شَقْرَةٌ قَعَقَرَهَا ثُمَّ قَاتَلَ الْقَوْمَ حَتَّى قُتِلَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِالتَّقْوِي

ابن عباد نے اپنے باپ عباد بن عبداللہ بن زبیر سے بیان کیا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: وہ یحییٰ بن عباد ہیں۔ (انہوں نے کہا) مجھے میرے رضاعی باپ نے بیان کیا ہے اور وہ بنی مرہ بن عوف کا ایک فرد تھا اور وہ غزوہ موتہ کے غازیوں میں سے ایک تھا۔ اس نے بیان کیا: قسم بخدا! گویا کہ میں (اب بھی) حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ رہا ہوں جب کہ وہ اپنے اشقر گھوڑے سے کود پڑے اور اس کی کوچیں کاٹ دیں۔ پھر آپ اعداء کے ساتھ لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید کر دیے گئے۔ ابو داؤد نے کہا: یہ حدیث قوی نہیں ہے۔

بَابُ فِي السَّبَقِ (مسابقت کا بیان)

2210۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفِّ أَوْ فِي خَافِيٍّ أَوْ نَصْلٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسابقت (یعنی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا مقابلہ) مشروع نہیں ہے مگر اونٹوں میں، یا گھوڑوں میں یا تیروں میں۔ (یعنی اونٹوں یا گھوڑوں کی دوڑ یا تیر اندازی میں باہم مقابلہ کرنا مشروع ہے۔ اور ان سے مراد وہ جملہ جانور اور آلات ہیں جو جہاد میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان کا استعمال جاننا اور ایک دوسرے سے بڑھ کر ان کی تربیت لینا ایک دینی فریضہ ہے۔ لہذا ان میں مسابقت مشروع اور مرغوب فیہ ہے۔)

2211۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

1۔ قال أبو داؤد هو يحيى بن عباد کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

سَابِقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ ضَمِرَتْ¹، مِنَ الْخَفِيَاءِ وَكَانَ أَمْدُهَا ثِنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابِقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمِّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَهُ، مِمَّنْ سَابِقَ بِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کرایا جو اس کے لئے تیار کیے گئے تھے (اور ان کی حد) حفیا (مدینہ طیبہ کے باہر ایک جگہ کا نام ہے) سے ثنیۃ الوداع تک تھی۔ (یہ پانچ سے سات میل تک کی مسافت ہے) اور ان گھوڑوں کے درمیان بھی دوڑ کا مقابلہ کرایا جو تیار نہیں کیے گئے تھے (اور ان کی حد) ثنیۃ سے مسجد بنی زریق تک تھی (اور یہ ایک میل کی مسافت ہے) اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی اس مقابلہ میں شریک لوگوں میں سے تھے۔

فائدہ: اضمار اور تضمیر گھوڑے کو چھریہ بنانے اور دبلا کرنے کے طریقہ کا نام ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلے گھوڑے کو خوب گھاس دانہ کھلایا جائے یہاں تک کہ وہ خوب قوی اور فریبہ ہو جائے۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی خوراک میں کمی کی جائے یہاں تک کہ قوت لایموت پر اکتفاء کیا جائے۔ پھر اس کو کسی چھوٹے سے مکان میں رکھا جائے اور اس پر کپڑے اور جھول وغیرہ ڈال دیے جائیں جس سے وہ گرما جائے اور پسینہ نکلتا رہے۔ کچھ عرصہ کے بعد ایسا کرنے سے وہ خفیف اللحم اور سبکسار ہو جاتا ہے۔ (بذل الجہود ص 74، ج 12، الدر المنصورہ ص 347، ج 47)

2212- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَبِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُضَمِّرُ الْخَيْلَ يُسَابِقُ بِهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے گھوڑوں کو اضمار (تیار) کرتے تھے اور پھر ان کے ساتھ مسابقت کا مقابلہ کراتے تھے۔

2213- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ وَفُضِّلَ الْقُرْآنُ فِي الْعَاقِبَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کرایا اور عمر کے اعتبار سے پانچویں سال میں داخل گھوڑوں کے لئے مقدار مسافت زیادہ رکھی۔

فائدہ: قرہ قارح کی جمع ہے۔ اس سے مراد وہ گھوڑا ہے جو عمر کے چار سال مکمل کر کے پانچویں سال میں داخل ہو چکا ہو۔

بَابُ فِي السَّبَقِ عَلَى الرَّجُلِ (پیدل دوڑنے میں مسابقت کرنے کا بیان)

2214- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاقِيُّ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو اسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَفَرًا قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رَجُلٍ فَلَمَّا حَصَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقْتَنِي فَقَالَ هَذَا بِتِلْكَ السَّبَقَةِ

1- ایک سو میں قَدْ أَضْمِرَتْ ہے۔
2- ایک سو میں كَانَ نَبِيَّ ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ تھیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے پیدل دوڑنے میں آپ ﷺ کے ساتھ مقابلہ کیا۔ تو میں آپ ﷺ سے آگے بڑھ گئی۔ پھر جب میرا بدن قدرے بھاری ہو گیا تو پھر میں نے آپ ﷺ سے مسابقت کی۔ تو پھر آپ مجھ سے آگے بڑھ گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس پہلی سبقت کا بدل ہو گیا (یعنی پہلے تم آگے تھیں اور اب میں آگے ہوں، لہذا کام برابر ہو گیا)۔

فائدہ: یہ حضور نبی کریم ﷺ کی اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ حد درجہ خوش خلقی اور حسن معاشرت اور بے تکلفی کی خوبصورت مثال ہے اور اس میں امت کے لئے اپنے اپنے گھروں میں حسن معاشرت پیدا کرنے کا عظیم درس ہے۔

بَابُ فِي الْمُحَلِّلِ (گھوڑ دوڑ کے مقابلے میں محلل کے داخل ہونے کا بیان)

2215۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ تَمِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ الْمَعْنَى عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْزِي وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ أَمِنَ أَنْ يَسْبِقَ فَهُوَ قِمَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ عَبَادِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَشُعَيْبٌ وَعَقِيلٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدَنَا 1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے دو گھوڑوں (کی دوڑ) میں اپنا گھوڑا داخل کیا اور اس کے بارے میں یہ اعتماد اور یقین نہ ہو کہ وہ آگے بڑھ جائے گا (بلکہ اس کے آگے بڑھنے اور پیچھے رہنے دونوں کا احتمال ہو) تو یہ قمار (جوا) نہیں ہے۔ اور جس نے ایک گھوڑا دو گھوڑوں کے مابین داخل کیا درآنحالیکہ اس کے آگے بڑھنے کا اعتماد اور یقین ہو تو یہ قمار ہے۔

محمود بن خالد، ولید بن مسلم نے سعید بن بشیر عن الزہری باسناد عبادة اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے معمر، شعیب اور عقیل نے زہری سے اور انہوں نے اہل علم افراد سے روایت کیا ہے اور ہمارے نزدیک یہ زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ: قمار کی تعریف یہ کی گئی ہے: "هو استواء الجانبين في احتمال الغرامة" یعنی ایسا معاملہ جس میں متعاقدین میں سے ہر ایک پر ضمان آنے کا امکان ہو۔ یعنی جب کسی ایک کا نفع ہوگا تو بالیقین دوسرے کا نقصان ہوگا۔ اسی وجہ سے اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ تو چونکہ ایک تیسرا فرد ان دو کے درمیان داخل ہو کر صورت حال کو بدل دیتا ہے، اسی لئے وہ محلل کہلاتا ہے۔ کیونکہ جب اس گھوڑے میں دونوں احتمال مساوی ہوں تو پھر اس کے جیتنے کی صورت میں اس کا انعام ان دونوں پر ہوگا اور پیچھے رہ جانے کی صورت میں جانبین کی شرط قائم رہے گی اور یہ قمار نہیں کہلائے گا۔ جمہور علما کا موقف یہی ہے۔ (ہکذا انی بذل الجہود، ص 72، ج 2، الدر المنضود، ص 349، ج 4)

1۔ قال ابو داؤد تا آخر صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بَاب فِي الْجَلْبِ عَلَى الْخَيْلِ فِي السِّبَاقِ

(گھوڑ دوڑ میں اپنے گھوڑے کے پیچھے کسی کو رکھنے کا بیان)

2216- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عَنبَسَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُسَبَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ جَمِيعًا عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ فِي الرَّهَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ الْجَلْبُ وَالْجَنْبُ فِي الرَّهَانِ

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جلب اور جنب (دونوں) درست نہیں ہیں۔ یحییٰ نے اپنی روایت میں ”فی الرهان“ کے الفاظ زائد کیے ہیں۔ ابن مثنیٰ اور عبدالاعلیٰ نے سعید سے اور انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جلب اور جنب گھوڑ دوڑ میں ہوتا ہے۔

فائدہ: زکوٰۃ میں جلب کا مفہوم یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل دور ایک مقام پر ٹھہر جائے اور زکوٰۃ دینے والوں کو پابند کرے کہ وہ اپنا مال لے کر اس کے پاس آئیں۔ اس میں ان کے لئے مشقت ہے۔ اور جنب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والے اپنے شہر سے دور چلے جائیں اور وہ عامل کو پابند کریں کہ یہاں آکر لے جاؤ۔ تو یہ عمل اس کے لئے باعث مشقت ہے۔ اس لئے یہ دونوں عمل ممنوع ہیں۔ اور گھوڑ دوڑ میں جلب کا معنی ہے اپنے گھوڑے کے پیچھے کسی آدمی کو لگانا تاکہ وہ اسے ہانکتا اور ڈانٹتا رہے۔ اس طرح اس کا گھوڑا آگے بڑھنے میں کامیاب ہو جائے۔ اور جنب کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے پہلو میں ایک اور گھوڑا رکھنا تاکہ جب سواری والا گھوڑا تھک جائے تو وہ اس گھوڑے پر سوار ہو سکے۔ اس میں بھی یہ دونوں عمل ممنوع ہیں۔

بَاب فِي السَّيْفِ يُحَلَّى (تلوار کو چاندی سے مزین کرنے کا بیان)

2217- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِضَّةً

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کا دستہ چاندی کا تھا۔ (قبیعة سے مراد بن شمشیر یا جو قبضہ کے سر پر ہو یا تلوار کے دونوں چھلوں کے تلے۔ طیبی نے کہا کہ قبیعة وہ جو قبضہ کے اس جانب پر ہو جو دھار کی طرف ہوتا ہے، چاندی ہو یا لوہا۔) (لغات الحدیث)

2218- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْجَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِضَّةً قَالَ قَتَادَةُ وَمَا عَلِمْتُ أَحَدًا تَابَعَهُ عَلَى ذَلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ قَدَاكَمًا

مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَقْوَى هَذِهِ الْأَحَادِيثِ حَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ وَالْبَاقِيَةُ ضَعْفًا،
حضرت سعید بن ابی الحسن نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے: میں کسی کو نہیں جانتا جس نے اس روایت میں حضرت سعید کی متابعت کی ہو۔

محمد بن بشار، یحییٰ بن کثیر ابو غسان العنبری نے عثمان بن سعد عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ ان احادیث میں سے سعید بن ابی الحسن کی حدیث زیادہ قوی ہے اور بقیہ روایات ضعیف ہیں۔

بَابُ فِي النَّبْلِ يَدْخُلُ بِهِ الْمَسْجِدَ (تیر لے کر مسجد میں داخل ہونے کا بیان)

2219- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَّصِقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَتْرِبَهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا جو مسجد میں تیر تقسیم کر رہا تھا کہ وہ ان کے ساتھ (مسجد سے) نہ گزرے مگر اس طرح کہ وہ ان کے بھالوں (مراد تیروں کے پھل ہیں) کو پکڑے ہوئے ہو (تاکہ وہ کسی آدمی کے لیے نقصان اور ضرر کا سبب نہ بن سکیں)۔

2220- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُتْبِسْ عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيُقْبِضْ كَفَّهُ أَوْ قَالَ فَلْيُقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ تُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد میں سے یا ہمارے بازار میں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں۔ تو اسے چاہئے کہ وہ ان کے بھالوں کو روک کر رکھے، یا فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ اس کے دھاردار حصے پر اپنا ہاتھ رکھے۔ یا فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ دھار والے حصے کو اپنی ہتھیلی کے ساتھ پکڑ کر رکھے تاکہ وہ مسلمانوں میں سے کسی کو لگ نہ جائے۔ (اس میں احتیاط برتنے کا درس دیا جا رہا ہے کہ کوئی بھی ایسا ہتھیار یا شے جس کے ساتھ عدم توجہ کے سبب کسی کو نقصان اور ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس کا وہ حصہ جو نقصان پہنچا سکتا ہے اسے اپنے ہاتھ میں محفوظ رکھنا چاہئے تاکہ ہر کوئی اس کے ضرر سے محفوظ رہے)۔

بَابُ فِي النَّهْيِ أَنْ يُتَّعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولا (کسی کو ننگی تلوار دینے کی ممانعت کا بیان)

2221- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُتَّعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولا

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کسی کو ننگی

تکواردی جائے (کیونکہ اس طرح اس کی دھار دوسرے کے لئے باعث ضرر ہو سکتی ہے)۔

بَاب فِي النَّهْيِ أَنْ يُقَدَّ السَّيْرُبَيْنِ إِصْبَعَيْنِ

(دوانگلیوں کے درمیان چمڑا کاٹنے کی ممانعت کا بیان)

2222- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُقَدَّ السَّيْرُبَيْنِ إِصْبَعَيْنِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ دوانگلیوں کے درمیان چمڑا کاٹا جائے (کیونکہ اس طرح چمڑا کٹ جانے کے بعد انگلیوں کے کٹنے کا اندیشہ ہے)۔

بَاب فِي لُبْسِ الدَّرُوعِ (زیریں پہننے کا بیان)

2223- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَسِبْتُ أَنِّي سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ خُصَيْفَةَ يَذْكُرُ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَأَاكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ظَاهَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ دِرْعَيْنِ أَوْ لِبْسٍ دِرْعَيْنِ

سفیان نے کہا ہے کہ میرا خیال ہے میں نے یزید بن خصیفہ سے سنا ہے اور وہ سائب بن یزید سے اور وہ ایک آدمی سے جس کا انہوں نے نام بھی لیا تھا، ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ احد کے دن دوزر ہیں پہن کر تشریف لائے، یا آپ ﷺ نے دوزر ہیں پہن رکھی تھیں۔

بَاب فِي الرَّايَاتِ وَالْاَلْوِيَةِ (جھنڈوں اور نشانوں کا بیان)

2224- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الشَّقْفِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدَةَ، مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا كَانَتْ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرْتَعَةً مِنْ نَبْرَةِ

یونس بن عبید مولى محمد بن قاسم نے بیان کیا ہے کہ محمد بن قاسم نے مجھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کے بارے سوال کروں کہ وہ کیسا تھا؟ تو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا رنگ سیاہ تھا اور اس کا کپڑا دھاری دار مربع شکل میں تھا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ جھنڈے کے رنگ میں سیاہ رنگ غالب تھا، نہ کہ کھل سیاہ تھا۔ نمرہ چیتے کو کہتے ہیں تو جس طرح اس کی کھال دھاری دار ہوتی ہے اسی طرح وہ کپڑا بھی تھا)۔

2225- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْزُوقِيُّ وَهُوَ ابْنُ رَاهُوَيْهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارِ الدُّهْفِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ لِيَاوُذَ يَوْمَ دَخَلَ مَكَّةَ أبيض

ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ جس دن حضور نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل

1- ایک نسخہ میں یہاں رجل من ثقیف کے الفاظ ہیں۔

ہوئے تو اس دن آپ کے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔

2226۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ السَّعِيدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ

آخَرٍ مِنْهُمْ قَالَ رَأَيْتُ رَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَفْرَاءَ

سماک نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے اور اس نے اس میں سے ایک دوسرے آدمی سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس زرد رنگ کا جھنڈا دیکھا ہے۔

بَابُ فِي الْإِتِّصَارِ بِرُذُلِ الْخَيْلِ وَالضَّعْفَةِ

شکر کے کمزور اور ضعیف لوگوں کے ذریعے مدد طلب کرنے کا بیان

2227۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ جُبَيْرِ

بْنِ نُفَيْرِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ابْغُونِ الضَّعْفَاءَ فَإِنَّهُمُ تَرْزُقُونَ

وَتُنَصَّرُونَ بِضَعْفَائِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ أَخُو عَبْدِ بْنِ أَرْطَاةَ

حضرت جبیر بن نفیر حضرمی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا۔ تے سنا ہے کہ تم مجھے ضعیف اور کمزور لوگوں میں تلاش کرو (یعنی اگر میں میدان جہاد میں تمہیں اپنے مقام پر نہ ملوں تو پھر تم مجھے ایسے دستے میں تلاش کرنا جس میں کمزور اور نحیف لوگ نسبتاً زیادہ ہوں۔ میں وہاں تمہیں مل جاؤں گا) کیونکہ تم اپنے ضعیفوں کے سبب ہی رزق دیے جاتے ہو اور انہیں کے سبب تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ زید بن ارطاہ عدی بن ارطاہ کے بھائی ہیں۔ (تو اس حدیث میں یہ تشبیہ کی جا رہی ہے کہ اپنے میں سے کمزور لوگوں سے نفرت نہ کیا کرو بلکہ ان کے ساتھ خیر خواہی اور حسن سلوک سے پیش آیا کرو کیونکہ انہیں کی وساطت سے تم پر رحمت برس رہی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے فتح و نصرت عطا ہوتی ہے۔)

بَابُ فِي الرَّجُلِ يُنَادِي بِالشِّعَارِ (ایسے آدمی کے بارے میں جو شعار (خاص کوڈ) بولتا ہے)

2228۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سُرَّةَ بْنِ

جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ شِعَارَ الْمُهَاجِرِينَ عَبْدَ اللَّهِ وَشِعَارَ الْأَنْصَارِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ مہاجرین کا شعار عبد اللہ اور انصار کا شعار عبد الرحمن تھا۔

فائدہ: شعار کے لغوی معنی تو علامت کے ہیں لیکن جہاد میں اس سے مراد وہ مخصوص اصطلاحی لفظ ہے جو علامت کے

طور پر تجویز کیا جاتا ہے۔ جس سے فوجی ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں۔ اس کی زیادہ ضرورت رات کے وقت پیش آتی ہے

کیونکہ تاریکی کے سبب دکھائی تو دیتا نہیں۔ تو پھر اس شعار کے ذریعہ اپنے اور دشمن کے درمیان تمیز کی جاتی ہے۔ اسی واسطے

اسے سراللیل بھی کہا جاتا ہے۔

2229۔ حَدَّثَنَا هُنَّادٌ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَارٍ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ شِعَارَنَا أَمِثٌ أَمِثٌ

حضرت ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم نے حضور نبی مکرم ﷺ کے زمانہ مقدس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت میں ایک جنگ لڑی۔ تو اس میں ہمارا شعار امت امت تھا (یعنی اے حملہ کرنے والے! دشمن کو مار)۔

2230۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنْ بَيْتُكُمْ فَلْيُكُنْ شِعَارُكُمْ حَمَّ لَا يُنْصَرُونَ

ابو اسحاق نے مہلب بن ابی صفرہ سے روایت کیا ہے کہ اس نے بتایا: مجھے اس نے خبر دی ہے جس نے حضور نبی مکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر تم پر رات کے وقت حملہ کر دیا جائے تو چاہئے کہ اس میں تمہارا شعار حم لا ینصرون ہو۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا سَافَرَ (اس کا بیان کہ آدمی کون سی دعائیں مانگے جب وہ سفر پر جائے)

2231۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْقُبَيْرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالنَّالِ اللَّهُمَّ اطْوِلْنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تھے تو آپ یہ دعائیں مانگتے: ”اے اللہ! تو سفر میں میرا ساتھی ہے اور میرے گھر والوں میں تو خلیفہ ہے (یعنی میرے گھر والوں کا تو محافظ و نگران ہے)۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقتوں اور صعوبتوں سے اور پریشان کن اور غمزدہ کردینے والے امر کے ساتھ واپس لوٹنے سے اور اہل و مال میں کوئی شر اور برائی دیکھنے سے۔ اے اللہ! ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دے اور ہم پر سفر آسان فرما دے۔“

2232۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالْتِقَاً وَمِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرِنَا هَذَا اللَّهُمَّ اطْوِلْنَا الْبُعْدَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالنَّالِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ أَيُّونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عُلُوًّا الشَّنَائِيَا كَبَّرُوا وَإِذَا هَبَطُوا سَبَّحُوا فَوَضِعَتْ الصَّلَاةُ عَلَى ذَلِكَ

ابو الزبیر نے بیان کیا ہے کہ علی الازدی نے اسے بتایا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر سفر پر جاتے وقت جب اپنے اونٹ پر بیٹھتے تھے تو آپ ﷺ تین بار تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے تھے اور پھر یہ دعا پڑھتے تھے: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے

الحمد لله پھر یہ دعا پڑھی: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّبِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُقَلَّبُونَ پھر تین مرتبہ الحمد لله کہا اور پھر تین بار اللہ اکبر کہا۔ بعد ازاں یہ دعا پڑھی: ”سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ“ (تیری ذات پاک ہے، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیے ہیں۔ پس تو مجھے بخش دے۔ کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں)۔ پھر آپ مسکرائے۔ تو عرض کی گئی: اے امیر المؤمنین! کون سی شے کے سبب آپ مسکرائے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اسی طرح کیا جیسے میں نے کیا ہے (یعنی اسی طرح دعا مانگی) اور پھر آپ ﷺ مسکرائے۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کون سی شے کے سبب آپ مسکرائے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تیرا رب اپنے بندے پر اظہار مسرت فرماتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے: ”تو میرے گناہ بخش دے“۔ وہ یقین رکھتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔ (تو گو یارب کریم کو اپنے بندے کی یہ ادا پسند آتی ہے تو وہ اس پر خوشی کا اظہار کرتا ہے)۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام میں اپنے محبوب آقا ﷺ کی اداؤں کو اپنانے اور ان کی اتباع و اطاعت کرنے کے کیسے جذبات موجود تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دعا کے بعد آپ کے مسکرانے کی ادا کو بھی اپنایا اور اس پر عمل کر کے بتلا دیا کہ انسان کا اعزاز اپنے محبوب آقا کی اداؤں کو اپنانے میں ہی ہے۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا نَزَلَ الْمَنْزِلَ

(اس کا بیان کہ آدمی جب کسی منزل میں اترے تو کیا کہے)

2236۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبِّكَ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا فِيكَ وَشَرِّ مَا خَلِقَ فِيكَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدٍ وَمِنْ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر ہوتے تھے اور کہیں رات آجاتی، تو فرماتے: ”اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے اور اس کے شر سے جو تجھ میں ہے اور اس شے کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہے اور اس کے شر سے جو تجھ پر چلتی ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیر سے اور اژدہا (بڑے سانپ) سے اور سانپ اور بچھو سے اور شہر کے رہنے والوں سے (یعنی یہاں کے جن و انس سے) اور آدم اور ان کی اولاد کے شر سے۔ (یہ احتمال بھی ہے کہ والد سے مراد ابلیس ہو اور ما و ولد سے مراد دیگر شیاطین ہوں)۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ السَّيْرِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ (اس کا بیان کہ رات کے پہلے حصہ میں چلنا مکروہ ہے)

2237۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْعَمْرِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

مَلَأَهُمْ لَا تُرْسَلُوا فَوَاشِيَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذَهَبَ فَحَمَّةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَعِيثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذَهَبَ فَحَمَّةُ الْعِشَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْفَوَاشِي مَا يَفْشُونَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ¹

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب سورج غروب ہو جائے تو اپنے جانوروں کو کھلانا چھوڑو یہاں تک کہ فحمة العشاء ختم ہو جائے۔ (فحمة العشاء سے مراد وہ تاریکی ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان ہوتی ہے اور جو عشاء اور فجر کے درمیان ہوتی ہے وہ عسعسہ کہلاتی ہے) کیونکہ جب آفتاب غروب ہو جائے تو شیاطین چھیڑ چھاڑ کر کے فساد برپا کرتے ہیں یہاں تک کہ فحمة العشاء ختم ہو جائے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ فواشی سے مراد ہر گھومنے پھرنے والی شے ہے۔

(اسی سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ مسافر کو چاہئے کہ وہ مغرب کے وقت ٹھہر جائے اور جب عشاء کے وقت تاریکی آجائے تو پھر اپنا سفر شروع کر دے۔ لیکن بذل الجہود میں ہے کہ یہ استدلال بعید ہے۔)

بَابُ فِي أَيِّ يَوْمٍ يُسْتَحَبُّ السَّفَرُ (کون سے دن میں سفر کرنا مستحب ہوتا ہے)

2238۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْبَارِكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الرَّهْرِقِيِّ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ

عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بہت کم ہی جمعرات کے سو کسی دن سفر پر تشریف لے جاتے تھے (یعنی آپ اکثر اوقات اپنے سفر کا آغاز جمعرات کو کرتے تھے)۔

بَابُ فِي الْإِبْتِكَارِ فِي السَّفَرِ (علی الصباح سفر کرنے کا بیان)

2239۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرَةَ الْأَعْمَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي بُكُورِهَا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرَةُ رَجُلًا تَاجِرًا وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَنْسَى وَكَثُرَ مَالُهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ صَخْرَةُ بْنُ وَدَاعَةَ¹

عمارہ بن حدید نے صخر الغامدی سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اس طرح دعا فرمائی: "اے اللہ! میری امت کے لئے ان کی صبح کے وقت میں برکت عطا فرما"۔ اور جب آپ کسی سریہ یا لشکر کو بھیجتے تو آپ انہیں دن کے پہلے حصہ میں روانہ کرتے تھے۔ اور صخر ایک تاجر آدمی تھا۔ یہ اپنا مال تجارت دن کے پہلے حصہ میں ہی بھیجا کرتا تھا تو یہ صاحب ثروت ہو گیا اور اس کا مال (برکت کے سبب) انتہائی بڑھ گیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ صخر بن وداعہ تھا۔

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔ 2۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يُسَافِرُ وَحَدَا (ایسے آدمی کے بیان میں جو اکیلے سفر کرتا ہے)

2240۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَعِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّاِكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاِكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ
حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں اس طرف رہنمائی کی گئی ہے کہ سفر میں کم از کم تین آدمی ہونے چاہئیں تاکہ وہ نفسانی اور شیطانی شر سے محفوظ رہیں اور اپنی حاجت و ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی معاونت کر سکیں اور ایک اور دو کو شیطان سے تعبیر کیا گیا ہے، اس لئے کہ اگر ایک ہو تو تکلیف اور حاجت کی صورت میں اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا اور یہ حالت شیطان کے لئے خوشی کا سبب ہوتی ہے اور اگر دو ہوں تو ان کا شیطان کے بہکاوے میں آنا آسان ہوتا ہے اور اگر ایک کو کوئی تکلیف ہو جائے تو دوسرے کے لئے یہ باعث مشقت ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں مبالغہ شیطان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

بَابُ فِي الْقَوْمِ يُسَافِرُونَ يَوْمَ مَرُونِ أَحَدَهُمْ

ایسی قوم کا بیان جو سفر پر نکلیں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنا لیں

2241۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَخْرٍ بْنُ بَرِّي حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تین آدمی مل کر سفر پر نکلیں تو انہیں چاہئے کہ وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنا لیں۔

فائدہ: اس ارشاد گرامی میں سفر کے آداب بتائے گئے ہیں۔ اگر تین یا زیادہ افراد مل کر سفر پر نکلیں تو انہیں ایک آدمی کو امیر مقرر کر لینا چاہئے تاکہ جملہ معاملات خوش اسلوبی سے کیے جا سکیں اور اختلاف کی صورت میں امیر کی طرف توجہ کریں اور امیر کو چاہئے کہ انتہائی دانشمندی کے ساتھ تمام ذمہ داری ادا کرے تاکہ انتہائی حسین انداز میں یہ سفر اختتام پذیر ہو۔

2242۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَخْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ قَالَ نَافِعٌ قُلْنَا لِي سَلَمَةَ قَأْنَتْ أَمِيرُنَا
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سفر میں تین آدمی ہوں تو انہیں چاہئے کہ وہ اپنے میں سے ایک آدمی کو امیر مقرر کر لیں۔ نافع نے بیان کیا ہے کہ ہم نے ابو سلمہ کو کہا: پس آپ ہی ہمارے امیر ہیں۔

بَاب فِي الْمُبْصَحِ يُسَافِرُ بِهِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کے علاقے میں قرآن کریم کو ساتھ لے جانے کا بیان

2243- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ قَالَ مَالِكٌ أَرَأَيْتَ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ دشمن کی زمین (دارالحرب) کی طرف سفر کرتے وقت قرآن کریم ساتھ لے جایا جائے۔ مالک نے کہا ہے: میرا خیال ہے کہ یہ اس خوف سے ہے کہ دشمن اسے پالے گا (اور پھر اس کی بے حرمتی کا مرتکب ہوگا۔ اس لئے احترام کا تقاضا یہی ہے کہ جنگ کی خاطر سفر کرتے وقت بالخصوص جب کہ لشکر کی تعداد کم ہو اور فتح یقینی امر نہ ہو تو پھر قرآن کریم ساتھ نہیں لے جانا چاہئے تاکہ اس کو بے حرمتی سے بچایا جائے۔)

بَاب فِي مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجِيُوشِ وَالرُّفَقَاءِ وَالسَّرَايَا

لشکروں، رفقاء اور سرایا کی کم سے کم مناسب تعداد کا بیان

2244- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعٌ مِائَةٌ وَخَيْرُ الْجِيُوشِ أَرْبَعَةٌ آلَافٌ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مُرْسَلٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ساتھیوں اور رفقاء میں سے بہترین تعداد چار ہے اور سرایا (دستے، چھوٹے لشکر) کی مناسب تعداد چار سو ہے اور بڑے لشکروں کی بہترین تعداد چار ہزار ہے اور بارہ ہزار کے لشکر پر مقدار تعداد کم ہونے کی بناء پر ہرگز غلبہ نہیں پایا جاسکتا۔ (یعنی بارہ ہزار پر مشتمل لشکر اس وجہ سے مغلوب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اس کی تعداد قلیل ہے اور اگر مغلوب ہو گیا ہے تو پھر اس کا سبب کوئی اور ہے۔ کیونکہ اتنی تعداد کو قلیل نہیں کہا جاسکتا)۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔

بَاب فِي دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ (مَشْرُكُونَ) كَوَدْعُوْتِ دِينِهِ كَابِيَانِ)

2245- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ أَوْ صَاةً يَتَّقَوْنَ اللَّهَ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ وَبَيْنَ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ

1- قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مہلوعہ بیروت میں ہیں۔

حِلَالٍ فَأَيْتُهَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ
ادْعُهُمْ إِلَى التَّحْوِيلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَعْلِنَهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ لَهُمْ مَا لِمُهَاجِرِينَ وَأَنْ عَلَيْهِمْ مَا
عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَأَعْلِنَهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يُجْرَى عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ
الَّذِي يُجْرَى عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْئِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا
فَادْعُهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِزْ بِاللَّهِ تَعَالَى وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ
أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ تَعَالَى فَلَا تُنْزِلْهُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا يَحْكُمُ اللَّهُ فِيهِمْ وَلَكِنْ أَنْزِلُوهُمْ
عَلَى حُكْمِكُمْ ثُمَّ اقْضُوا فِيهِمْ بَعْدَ مَا شِئْتُمْ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ عَلَّقَمَةُ فَمَنْ كَرِهْتَ هَذَا الْحَدِيثَ لِمَقَاتِلِ بْنِ
حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هُوَ ابْنُ هَيْصَمٍ عَنِ الثُّعْبَانَ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ
حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْدَةَ

حضرت سلیمان بن بریدہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو سریہ یا لشکر
پر امیر بنا کر بھیجتے تھے۔ تو آپ ﷺ اسے خاص اپنی ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اپنے ساتھ جانے والے
مسلمانوں کے بارے میں خیر اور بھلائی کی نصیحت فرماتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے: جب تیری ملاقات اپنے مشرک دشمن
کے ساتھ ہو تو انہیں تین خصلتوں میں سے کوئی ایک اپنانے کی دعوت دے۔ راوی کو یہ شک ہے کہ آپ ﷺ نے خصال کا
لفظ ذکر فرمایا یا لفظ خلال (بہر حال معنی دونوں کا ایک ہے)۔ پس وہ ان میں سے جو بھی تجھ سے قبول کر لیں تو تو بھی ان سے
اسے قبول کر لے۔ پھر ان سے ہاتھ روک لے۔ (اور وہ یہ ہیں) تو انہیں اسلام کی طرف دعوت دے۔ پس اگر وہ تجھ سے
اسے قبول کر لیں تو تو بھی ان سے اسے قبول کر لے اور پھر ان سے باز رہ۔ پھر انہیں ان کے اپنے دار (مراد دار الحرب ہے)
سے مہاجرین کے دار (مراد دار الاسلام ہے) کی طرف آجانے کی دعوت دے اور انہیں یہ بتادے کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا
تو ان کے لئے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور ان پر وہی فرائض عائد ہوں گے جو مہاجرین پر ہیں۔ اور اگر وہ
انکار کر دیں اور وہ اپنے دار کو ہی پسند کریں تو پھر انہیں بتادینا کہ وہ مسلمان اعرابوں کی طرح ہوں گے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا وہ
حکم جاری کیا جائے گا جو مومنین پر جاری ہوتا ہے اور ان کے لئے مال فے اور مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ مگر اس
صورت میں کہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد میں شریک ہوں۔ پس اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو پھر انہیں جزیہ دینے کو کہو۔
اگر وہ اس کو تسلیم کر لیں تو تو بھی ان سے قبول کر لے اور ان پر (حملہ کرنے سے) رک جا اور اگر وہ اس سے بھی انکار کریں تو پھر تو
اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ اور ان سے قتال کر اور جب تو قلعہ بند لوگوں کا محاصرہ کرے اور وہ تجھ سے چاہیں کہ تو انہیں اللہ تعالیٰ
کے حکم کے مطابق نیچے اتار۔ تو تو انہیں نہ اتارنا۔ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں کیا فیصلہ فرماتا ہے۔ البتہ
تم انہیں اپنے حکم پر نیچے اتار لو اور پھر ان کے بارے میں جو چاہو فیصلہ کر لو۔ سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ علقمہ نے کہا: میں
نے یہ حدیث مقاتل بن حیان سے ذکر کی تو انہوں نے کہا: مجھے مسلم نے بتایا ہے اور ابو داؤد نے کہا ہے کہ یہ مسلم بن ہشیم

ہے۔ اس نے نعمان بن قمرن سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سلیمان بن بریدہ کی حدیث کی مثل بیان کی ہے۔

2246۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَلَقِيُّ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَسْبُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا

حضرت سلیمان بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر فی سبیل اللہ جہاد میں شریک ہو اور انہیں قتل کرو جو اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ جہاد کرو اور اپنے عہد نہ توڑو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور مثلہ نہ کرو (یعنی مقتول کے کان ناک وغیرہ نہ کاٹو) اور نابالغ بچوں کو قتل نہ کرو“ (یعنی ایسا نابالغ بچہ جو ابھی لڑنے کے قابل نہ ہو)۔

2247۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْفَزْرِ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ انْطَلِقُوا بِاسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا تَقْتُلُوا شَيْخًا قَانِيًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَغْلُوا وَضُؤُوا غَنَائِمَكُمْ وَأَصْلِحُوا وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین پر کاربند رہتے ہوئے جہاد کے لئے چلو اور شیخ فانی، نابالغ، بچے، کسی چھوٹے بچے اور کسی عورت کو قتل نہ کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور اپنے مال غنیمت کو اکٹھا کرو اور اصلاح کرو اور احسان (نیکی) کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔

فائدہ: ان روایات میں دین اسلام اپنے پیروکاروں کو میدان جہاد کے آداب سکھا رہا ہے اور یہ بتایا جا رہا ہے کہ اس دین میں انسان کی قدر و عظمت کا کیا مقام ہے کہ یہ اپنے دشمنوں کے مقام انسانیت کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور ہر حال میں انسان کو احترام انسانیت، اصلاح احوال اور بلندی کردار کا درس دیتا ہے۔

بَابُ فِي الْحَرْقِ فِي بِلَادِ الْعَدُوِّ (دشمنوں کے شہروں میں (درختوں وغیرہ کو) جلانے کا بیان)

2248۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّقَ نَخِيلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْثَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے درختوں کو جلادیا اور کاٹ ڈالا اور یہ مقام بؤیرہ پر ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ”جو (درخت) تم نے جڑ سے کاٹ ڈالے یا جنہیں چھوڑ دیا (یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا۔ لہذا دونوں عمل ہی باعث اجر ہیں۔)

2249۔ حَدَّثَنَا هَذَا بْنُ السَّرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ عُرِدَةٌ فَحَدَّثَنِي

أَسَامَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَهْدَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَخْبِرْ عَلِيَّ ابْنَ صَبَاحًا وَحَرِيقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الْعُزْرِيُّ سَمِعْتُ أَبَا مُسَهْرٍ قِيلَ لَهُ ابْنِي قَالَ نَحْنُ أَعْلَمُ هِيَ يُبْنَى فِلَسْطِينَ

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ وصیت فرمائی تھی کہ تو صبح سویرے اپنے (فلسطین میں عسفان اور رملہ کے درمیان ایک جگہ ہے) پر حملہ کرنا اور انہیں جلادینا (یعنی ان کے درخت اور باغات وغیرہ) عبد اللہ بن عمرو غزی نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو مسہر سے سنا کہ ان سے ابنی کے بارے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا: اس کے بارے میں بہتر جانتے ہیں کہ وہ فلسطین کا شہر بیسی ہے۔

بَابُ فِي بَعْثِ الْعُيُونِ (جاسوس بھیجنے کا بیان)

2250- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُؤْيَمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ يَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ بُسْبَسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيدُ أَبِي سُفْيَانَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضور نبی مکرم ﷺ نے بسبہ کو جاسوس بنا کر بھیجا، تاکہ وہ یہ دیکھ کر آئے کہ ابوسفیان کے قافلے نے کیا کیا ہے۔

بَابُ فِي ابْنِ السَّبِيلِ يَأْكُلُ مِنَ الشَّرِّ وَيَشْرَبُ مِنَ اللَّبَنِ إِذَا مَرَّ بِهِ

اس کا بیان کہ مسافر کا گزر جب کھجور اور دودھ کے پاس سے ہو تو وہ انہیں کھا پی سکتا ہے

2251- حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّقَامِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ جُنْدُبِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَنْ أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أذِنَ لَكَ فَلْيَخْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ وَإِلَّا فَلْيَخْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَخْبِئَنَّ حَضْرَتِ سَمُرَةَ بِنْتِ جَنْدُبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَتْ رَوَايَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا مَرَّ بِمَنْعَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَاسْتَأْذِنْهُمْ فَإِنْ أذِنُوا فَاسْتَأْذِنْهُمْ وَإِنْ لَمْ يَأْذِنُوا فَاسْتَأْذِنْهُمْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابُوا فَاسْتَأْذِنْهُمْ وَإِلَّا فَاسْتَأْذِنْهُمْ وَاسْتَأْذِنْهُمْ وَلَا يَخْبِئَنَّ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی جانور کے پاس آئے (اور اسے حاجت محسوس ہو رہی ہو) تو اگر اس کا مالک اس کے پاس موجود ہو، تو اسے چاہو کہ وہ اس سے اجازت لے لے۔ پس اگر وہ اسے اجازت دے دے تو وہ دودھ دودھ لے اور پی لے۔ اچھا اگر اس کے پاس مالک نہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ تین بار آواز دے۔ پس اگر وہ اس کی آواز سن لے تو یہ اس سے اجازت طلب کر لے ورنہ دودھ لے اور پی لے (لیکن) ساتھ اٹھا کر نہ لے جائے (یعنی برتن وغیرہ میں ڈال کر ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں)۔

2252- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ شَرْحِبِيلٍ قَالَ أَصَابَتْهُ سَنَةٌ فَدَخَلَتْ حَائِطًا مِنْ حَيْطَانِ الْمَدِينَةِ فَفَرَكَتْ سُنْبُلًا فَأَكَلَتْ وَحَمَلَتْ لِي ثَمْرًا فَجَاءَ صَاحِبُهُ فَضَمَّ ثَمْرًا وَأَخَذَ ثَمْرًا فَاتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا عَلِمْتَ إِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا أَطْعَمْتَ إِذْ كَانَ جَائِعًا أَوْ قَالَ سَلِمْتَ وَأَمْرًا فَرَدَّ عَلَيَّ ثَمْرًا وَأَعْطَانِي وَشَقَّ أَوْ نِصْفَ وَسُقِيَ مِنْ طَعَامِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَادَ بْنَ شَرْحَبِيلَ رَجُلًا مِمَّا مِنْ بَنِي غُبَرٍ بِمَعْنَاهُ

حضرت عباد بن شرحبیل نے بیان کیا ہے کہ مجھے قحط (بھوک) نے آیا۔ تو میں مدینہ طیبہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں داخل ہوا اور میں نے (وہاں سے) چند بالیس توڑ کر ہاتھ میں لیں (اور ان سے دانے نکال کر) کچھ میں نے کھائے اور کچھ میں نے اپنے کپڑے میں باندھ لیے۔ اتنے میں اس کا مالک آ گیا۔ اس نے مجھے خوب پیٹا اور میرا کپڑا لے لیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا (سارا واقعہ بیان کیا) تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: تو نے اسے علم نہیں سکھایا جبکہ یہ جاہل (ناواقف) تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا جبکہ یہ بھوکا تھا۔ یا لفظ ساغبنا ارشاد فرمایا (یہ راوی کو شک ہے) اور آپ ﷺ نے اسے حکم فرمایا، تو اس نے میرا کپڑا مجھے لوٹا دیا اور مجھے ایک وسق یا نصف وسق (یعنی ساٹھ صاع یا تیس صاع) اتاج بھی دیا۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر نے شعبہ سے اور انہوں نے ابو بشر سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے عباد بن شرحبیل سے جو کہ بنی غبر میں سے ایک آدمی تھا، اسی طرح سنا ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ إِنَّهُ يَأْكُلُ مِمَّا سَقَطَ (مسافر کیلئے درخت سے گرا ہوا پھل کھانے کا بیان)

2253۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرِ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا الْقَطُّ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُعْتَبِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي حَكِيمٍ الْغِفَارِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ عَمِّ أَبِي رَافِعِ بْنِ عَمْرِو الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ غَلَامًا أُرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأَبَى ابْنُ النَّبِيِّ ﷺ قَالًا يَا غَلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قَالَ أَكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ النَّخْلَ وَكُلْ مِمَّا يَسْقُطُ فِي أَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ

مستمر بن سلیمان نے کہا ہے کہ میں نے ابن ابی حکم الغفاری کو یہ کہتے سنا ہے کہ میری دادی نے مجھے ابورافع بن عمرو الغفاری کے چچا سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: میں بچہ تھا اور میں انصار کی کھجوریں (ڈھیلے مار کر) گرایا کرتا تھا۔ چنانچہ مجھے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بچے! تو (ڈھیلے مار کر) کھجوریں کیوں گراتا ہے؟ اس نے عرض کی: میں کھاتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو کھجوروں کو ڈھیلے نہ مارا کر اور وہ کھالیا کر جو ان کے نیچے گری ہوتی ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اے اللہ! تو اس کے پیٹ کو سیر کر دے (یعنی بھر دے)۔

بَاب فِيمَنْ قَالَ لَا يَخْلِبُ (ان کا بیان جنہوں نے کہا: وہ دودھ نہ دو ہے)

2254۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَخْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةً أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَحَبُّكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرَبَةٌ فَتُكْسَرُ خِرَازِنُهُ فَيُنْتَشَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ خُرُوعَ مَوَاشِيهِمْ أَطْعَمْتَهُمْ فَلَا يَخْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةً أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی مالک کی اجازت کے بغیر کسی جانور کا دودھ نہیں دو ہے گا۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اس کے مال و متاع محفوظ کرنے والے کمرہ میں داخل ہوا جائے

اور اس کی الماری کو (مراد مال یا کھانے پینے کی اشیاء محفوظ رکھنے کی چیز) توڑا جائے اور اس کا کھانا نکال لیا جائے (یقیناً کوئی اسے پسند نہیں کرتا) تو (اسی طرح) ان کے جانوروں کے تھن ان کے لیے کھانوں کو محفوظ کرنے والے ہیں۔ لہذا کوئی بھی مالک کی اجازت کے بغیر اس کے جانور کا دودھ نہ نکالے۔

بَابُ فِي الطَّاعَةِ (طاعت کا بیان)

2255۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

ابن جریر نے بیان کیا ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ: (ترجمہ) ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اس کی جو تم میں سے امیر ہو“۔ حضرت عبد اللہ بن قیس بن عدی کے بارے میں نازل ہوئی، جبکہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں ایک سریہ میں (امیر بنا کر) بھیجا تھا۔ یعلیٰ نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مجھے اس کی خبر دی ہے۔

2256۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا فَأَجَبَ نَارًا وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْقَتِحُوا فِيهَا فَأَبَى قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالُوا إِنَّمَا فَرَزْنَا مِنَ النَّارِ وَأَرَادَ قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَبَدَعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا أَوْ دَخَلُوا فِيهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ ابوعبدالرحمن سلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور ان پر ایک آدمی کو امیر مقرر فرمایا اور اہل لشکر کو یہ حکم دیا کہ وہ اس کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں۔ پس اس نے آگ جلوائی اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس میں کود جائیں۔ پس کچھ لوگوں نے اس میں داخل ہونے سے انکار کیا اور کہا: ہم نے تو آگ سے فرار اختیار کیا ہے اور کچھ لوگوں نے یہ چاہا کہ وہ اس میں داخل ہو جائیں (کیونکہ امیر کی اطاعت اسی میں ہے۔) پس یہ خبر حضور نبی مکرم ﷺ تک پہنچی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اس میں داخل ہو جاتے تو وہ اس میں مسلسل جلتے رہتے۔ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کوئی اطاعت نہیں ہے۔ بلاشبہ اطاعت و پیروی نیکی میں ہے (یعنی امیر کی اطاعت تب تک لازم ہے جب تک اس کا فرمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کے فرمان کے تابع رہے۔ اور جب امیر کی اطاعت سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی لازم آتی ہو تو پھر امیر کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی جائے گی۔)

2257۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَسْئَلِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهًا مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ حضرت نافع نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ

نے فرمایا: مسلمان آدمی پر یہ حکم سننا اور تسلیم کرنا لازم ہے، چاہے وہ اسے پسند کرے یا ناپسند، جب تک کہ اسے معصیت اور گناہ کا حکم نہ دیا جائے اور جب اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر نہ سننا لازم ہے اور نہ اسے ماننا لازم ہے۔

2258۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّادِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حَبِيدُ بْنُ هَلَالٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ مِنْ رَهْطِهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً فَسَلَّحْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ سَيْفًا فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ لَوْ رَأَيْتَ مَا لَمْ نَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَعْجَزْتُمْ إِذْ بَعَثْتُ رَجُلًا مِنْكُمْ فَلَمْ يَنْضِ لِأَمْرِي أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَنْضِي لِأَمْرِي

حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک دستہ بھیجا اور میں نے ان میں سے ایک آدمی کو تلوار کے ساتھ مسلح کیا۔ جب وہ لوٹ کر آیا، تو اس نے بتایا: اگر تو اس سرزنش (جھڑک) کو دیکھتا جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمائی (تو یقیناً تو متعجب ہوتا) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم عاجز ہو گئے تھے کہ جب میں نے تم میں سے ایک آدمی کو (امیر بنا کر) بھیجا اور اس نے میرے حکم کو پورا نہیں کیا۔ تو تم اس کی جگہ ایسے آدمی کو امیر بنا لیتے جو میرے حکم کو پورا کرتا۔

فائدہ: اس ارشاد میں یہ تشبیہ کی جا رہی ہے کہ ایسے آدمی کو امیر نہیں رہنے دینا چاہئے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کا تابع فرمان نہ ہو۔

بَاب مَا يُؤْمَرُ مِنَ انْضِامِ الْعَسْكَرِ وَسَعْتِهِ

لشکر کے جملہ افراد کے ایک ساتھ رہنے اور اس کی وسعت کا بیان

2259۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ وَيَزِيدُ بْنُ قُبَيْسٍ مِنْ أَهْلِ جَبَلَةَ سَاحِلِ حِمْصَ وَهَذَا لَفْظُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَبَعَ مُسْلِمَ بْنَ مِشْكَمٍ أَبَا عُبَيْدٍ اللَّهُ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْفِيُّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا قَالَ عَمْرُو كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ تَفَرَّقْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى يُقَالَ لَوْ بَسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَثَهُمْ

ابو ثعلبہ خنسی نے بیان کیا ہے کہ جب لوگ (مراد لشکر کے افراد ہیں) کسی منزل میں اترتے تھے اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ایک منزل میں اترے تو وہ لوگ گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر گئے (یعنی علیحدہ علیحدہ ٹولیوں میں رہے) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہونا یہ شیطان کی جانب سے ہے۔ پس اس کے بعد جب بھی آپ ﷺ کسی منزل میں اترتے تو لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہتے تھے یہاں تک کہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر ان پر ایک کپڑا (چادر) پھیلا دیا جائے تو وہ ان تمام کو ڈھانپ لے۔

فائدہ: یقیناً اس میں کئی فوائد مضمون ہیں: ایک تو یہ انبواہ کثیر دشمن کو مرعوب کرنے کا سبب ہے۔ دوسرا ان میں سے کچھ

آرام کر کے اور کچھ بیدار رہ کر اپنی حفاظت کا بہتر انتظام کر سکتے ہیں اور تیسرا حشرات الارض اور جنگلی درندوں سے بھی باحسن انداز میں دفاع کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ علیحدہ علیحدہ رہنے میں ان میں سے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تفرقہ کی نسبت شیطان کی طرف کی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

2260۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْشُورٍ حَدَّثَنَا إِسْعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ فَرْوَةَ بِنِ مُجَاهِدِ اللَّخْمِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ كَذَا وَكَذَا فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مُنَادِيًا يَنَادِي فِي النَّاسِ أَنْ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَرْوَةَ بِنِ مُجَاهِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ

حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ فلاں فلاں غزوے میں شریک ہوا۔ پس لوگوں نے منازل (اترنے کی جگہیں) کو تنگ کر دیا اور راستے بند کر دیے۔ تو نبی اللہ ﷺ نے منادی کو بھیجا کہ وہ لوگوں میں جا کر یہ اعلان کرے کہ جس نے منزل کو تنگ کیا یا راستے کو بند کیا تو اس کا کوئی جہاد نہیں (یعنی اس جانب توجہ مبذول کرائی کہ یہ راستے فقط تمہارے لئے مختص نہیں بلکہ یہ عام لوگوں کی گزرگاہیں ہیں۔ اگر تم نے انہیں بند کر دیا تو گویا تم نے عام لوگوں کو مشقت میں مبتلا کیا اور ان سے راستے کا حق چھینا۔ تو ایسی حالت میں پھر تمہارا جہاد قبول نہیں ہوگا۔ معلوم ہوا کہ ہر حال میں حقوق العباد کا لحاظ رکھنا لازمی اور ضروری امر ہے۔ واللہ اعلم۔)

عمر بن عثمان اور بقیہ نے اوزاعی عن اسید بن عبد الرحمن عن فروة بن مجاهد عن سہل بن معاذ عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ تَسْبِي لِقَاءِ الْعَدُوِّ (اسکا بیان کہ دشمن کے ساتھ ٹکرانے کی تمنا کرنا مکروہ ہے)

2261۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو اسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ مَوْسَى بْنِ عَقَبَةَ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّظْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَعْمَرٍ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حِينَ خَرَجَ إِلَى الْحَمْرِ وَرِثِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَدَأَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَسَّكُوا بِقَاءِ الْعَدُوِّ وَسَلُّوا اللَّهَ تَعَالَى الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِي السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانصُرْنَا عَلَيْهِمْ

سالم ابو النظر جو کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کا آزاد کردہ غلام تھا اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کا کاتب تھا، اس نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف لکھا جبکہ وہ حرور یہ کے ساتھ جنگ کے لئے نکلے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دنوں میں سے ایک دن جب کہ آپ دشمن کے مقابلے میں تھے، فرمایا: اے لوگو! دشمن کے ساتھ ٹکرانے اور مقابلہ کرنے کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت کی التجا کرو اور جب تم ان سے ملو (یعنی دشمن سے مقابلہ کرو) تو پھر صبر کرو (یعنی حوصلے کے ساتھ

ڈٹ کر مقابلہ کرو) اور یہ جان لو کہ جنت تکواریوں کے سائے کے نیچے ہے۔ پھر یہ دعا مانگی: اے اللہ، کتاب کو نازل کرنے والے، بادل کو چلانے والے، دشمن کے گروہوں کو شکست سے دوچار کرنے والے! انہیں شکست سے دوچار کر دے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما اور ان پر ہمیں غلبہ عطا فرما۔

فائدہ: چونکہ جنگ ایک آزمائش اور مصیبت ہے اس لئے عہد اس میں گرفتار ہونے کی تمنا اور آرزو نہیں کرنی چاہئے۔ کیا معلوم آزمائش کی ان ساعتوں میں ثبات و استقلال حاصل رہے یا نہ رہے۔ اس لئے آزمائش سے معافی کی ہی درخواست کرنی چاہئے۔ ہاں اگر جنگ مسلط کر دی جائے تو پھر بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان سے بھاگنا بندہ مومن کی شان نہیں۔ اس لیے پھر اتنی جرأت ہونی چاہیے کہ جان جائے تو جائے لیکن وطن اور دین پر آنچ نہ آنے پائے۔

بَاب مَا يُدْعَى عِنْدَ الْبِقَاءِ (اس دعا کا بیان جو دشمن سے مقابلے کے وقت کی جائے)

2262۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُشَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا غَزَا قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضِدِي وَنَصِيرِي بِكَ أَهْوَلُ وَبِكَ أَصْوَلُ وَبِكَ أَقَاتِلُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ میں ہوتے تو اس طرح دعا مانگتے: ”اے اللہ! تو ہی میری قوت بازو ہے اور میرا معاون و مددگار ہے۔ تیری توفیق سے ہی میں چلتا پھرتا ہوں، تیری تائید سے ہی میں حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد و نصرت کے سبب ہی میں جہاد کرتا ہوں۔“

بَاب فِي دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ (مشرکین کو دعوت اسلام دینے کا بیان)

2263۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْعَيْلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنْ دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ الْقِتَالِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ وَقَدْ أَغَارَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَكُتِلَ مَقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُؤَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا حَدِيثٌ نَبِيلٌ رَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ وَتَمَّ يُشْرِكُهُ فِيهِ أَحَدًا¹

ابن عون نے بیان کیا ہے کہ میں نے نافع کی طرف لکھا اور میں نے ان سے قتال کے وقت مشرکین کو دعوت اسلام دینے کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے میری طرف لکھا کہ ایسا کرنا ابتدائے اسلام میں تھا اور بعد ازاں حضور نبی مکرم ﷺ نے بنی مصطلق پر (ایسے وقت میں) حملہ کیا کہ وہ غافل تھے اور وہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔ پس آپ ﷺ نے ان کے جنگجوؤں کو قتل کر دیا اور دوسروں کو قیدی بنا لیا اور اسی دن آپ ﷺ کو جویریہ بنت حارث بھی ملیں۔ اسی طرح مجھ سے عبد اللہ نے بیان کیا ہے اور وہ اس لشکر میں شریک تھے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ حدیث نبیل ہے۔ اسے ابن عون نے نافع سے

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

روایت کیا ہے اور کوئی اس میں ان کے ساتھ شریک نہیں۔

2264۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغِيدُ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَكَانَ يَتَسَبَّعُ فَإِذَا سَمِعَ أَذَانَ أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ صبح کی نماز کے وقت حملہ کرتے تھے اور آپ غور سے سنتے تھے۔ پس جب آپ ﷺ اذان کی آواز سن لیتے تو پھر رک جاتے (اور حملہ نہ کرتے) ورنہ حملہ کر دیتے۔

2265۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ عَنْ ابْنِ عَصَامِ الْمَزْنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مَوْذِنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا

ابن عصام مزنی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا اور فرمایا: جب تم کسی مسجد کو دیکھ لو تو مؤذن کی آواز سنو (یعنی اذان کی آواز تمہارے کانوں میں پڑے) تو تم کسی کو قتل نہ کرو (یعنی مسجد اور اذان اس آبادی کے مسلمان ہونے کی علامت ہے۔)

بَابُ الْمَكْرِ فِي الْحَرْبِ (دوران جنگ خاص تدبیر کرنے کا بیان)

2266۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَضِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْحَرْبُ خُدَاعَةٌ

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنگ خفیہ تدبیر (یعنی دھوکہ دہی) ہے۔

2267۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ (1) عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الرَّهَرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً وَرَأَى غَيْرَهَا وَكَانَ يَقُولُ الْحَرْبُ خُدَاعَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَجِئْ بِهِ إِلَّا مَعْمَرٌ يُرِيدُ قَوْلَهُ الْحَرْبُ خُدَاعَةٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِسْنَادُ أَبِي هُرَيْرَةَ (2)

عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے تو آپ تو یہ استعمال کرتے (یعنی جس جانب جنگ کے لیے جانا ہوتا اس کی بجائے دوسری جہت کا اظہار کرتے اور معین جگہ کا ذکر نہ کرتے) اور فرماتے تھے: جنگ ایک خفیہ تدبیر ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے صرف معمر نے بیان کیا ہے اسی اسناد کے ساتھ اور مراد آپ کا یہ قول ہے: "الحرب خدعة" اور اسے عمرو بن دینار عن جابر کی حدیث سے اور معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا جاتا ہے۔

2۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

1۔ ایک نسخہ میں ابن ابی ثور ہے۔

لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ السَّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبُورٍ
عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ بِسَعْنَاءَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں۔ یہاں تک کہ وہ یہ شہادت دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ وہ ہمارے قبلہ کی طرف منہ کریں اور ہمارے ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت کھائیں اور وہ ہماری نماز کی طرح نماز پڑھیں۔ پس جب انہوں نے یہ سب کر لیا تو پھر ان کے خون اور ان کے مال ہم پر حرام ہیں مگر کسی حق کے ساتھ۔ پھر ان کے لیے وہ تمام حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں اور ان پر وہ تمام فرائض اور ذمہ داریاں ہیں جو مسلمانوں پر ہیں۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، یحییٰ بن ابیوب نے حمید الطویل سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مشرکین سے قتال کروں۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

2272- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْبَغْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ حَدَّثَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْحُرَقَاتِ فَنَدَرُوا بِنَا فَهَرَبُوا فَأَذْرَكُنَا رَجُلًا فَلَمَّا غَشِينَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَضْرَبْنَا حَتَّى قَتَلْنَاهُ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا مَخَافَةَ السَّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَالَهَا أَمْ لَا مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى وَدِدْتُ أَنْي لَمْ أُسَلِّمْ إِلَّا يَوْمَئِذٍ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک چھوٹے سے لشکر کی صورت میں حرقات (مراد بنی جہینہ کے چند قبائل ہیں) کی طرف بھیجا۔ تو وہ ہمارے بارے میں پہلے آگاہ ہو گئے اور خوف کے مارے بھاگ گئے۔ تو ہم نے ان میں سے ایک آدمی کو پالیا۔ پس جب ہم نے اسے خوب اپنی گرفت میں لے لیا تو اس نے پڑھا: لا الہ الا اللہ۔ پھر ہم نے اسے خوب مارا، یہاں تک کہ ہم نے اسے قتل کر دیا۔ تو میں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لا الہ الا اللہ کے مقابلے میں تیرے لئے کون معاون اور نجات دہندہ ہوگا (یعنی جب لا الہ الا اللہ قیامت کے دن مشکل صورت میں تیرا مخاصم بن کر سامنے آئے گا تو پھر تیرا مددگار کون ہوگا؟) تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس نے کلمہ ہتھیار کے خوف اور ڈر کی وجہ سے پڑھا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا کہ تو نے جان لیا، اس نے اس وجہ سے کلمہ پڑھا ہے یا نہیں۔ قیامت کے دن لا الہ الا اللہ کے سامنے تیرا کون معاون ہوگا؟ آپ ﷺ مسلسل یہی جملہ کہتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے یہ پسند کیا کہ میں آج کے دن ہی اسلام قبول کرتا (اور اس گناہ سے محفوظ رہتا)۔

2273- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْبُقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ ثُمَّ لَازَمَنِي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسَلَنْتُ لِلَّهِ أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْتُلُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ يَدِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْتُلُهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ

عبید اللہ بن عدی بن خیار نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اسے بتایا کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں کفار میں سے کسی آدمی سے ملوں اور پھر وہ میرے ساتھ لڑنے لگے اور تلوار کے ساتھ میرا ایک ہاتھ کاٹ دے۔ پھر وہ مجھ سے درخت کے پیچھے چھپ جائے اور کہے: میں اللہ تعالیٰ کے لیے اسلام لے آیا۔ تو یا رسول اللہ! کیا اس کے یہ کہنے کے بعد میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اسے قتل نہ کر۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس نے تو میرا ہاتھ کاٹ دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا: تو اسے قتل نہ کر۔ کیونکہ اگر تو نے اسے قتل کیا، تو وہ تیرے مرتبہ میں ہو جائے گا جس میں تو اسے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تو اس کے مرتبہ میں ہو جائے گا جس میں وہ یہ کلمہ کہنے سے پہلے تھا (یعنی جس طرح وہ یہ کلمہ کہنے سے پہلے اپنے کفر کے سبب مباح الدم تھا اسی طرح تو اسے قتل کرنے کے بعد قصاصاً مباح الدم ہو جائے گا اور جس طرح تو اسے قتل کرنے سے پہلے معصوم الدم تھا اسی طرح وہ کلمہ پڑھنے کے بعد معصوم الدم ہو گیا۔ لہذا اسے قتل کرنے سے قصاص واجب ہو جائے گا)۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَتْلِ مَنْ اعْتَصَمَ بِالسُّجُودِ

جنہوں نے سجد کے ساتھ پناہ لی انہیں قتل کرنے کی ممانعت

2274۔ حَدَّثَنَا هُنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ جَرِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى خَشْعِمِ فَأَعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلُ قَالَ فَبَدَعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ النَّسْرَانِيِّينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ قَالَ لَا تَرَائِي نَارًا هُنَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَدَاكُ هُشَيْنٌ وَمَعْمَرٌ وَخَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ وَجَمَاعَةٌ لَمْ يَذْكُرُوا جَرِيرًا

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خشم کی طرف ایک سریہ بھیجا۔ تو ان میں سے کچھ لوگوں نے سجد کے ساتھ پناہ لی۔ (یہ وہ لوگ تھے جو اسلام قبول کر چکے تھے لیکن مشرک لوگوں کے ساتھ رہ رہے تھے اور اپنے اسلام کو ابھی تک ظاہر نہ کیا تھا۔ تو اب نماز کی مثل سجدے کر کے اپنے اسلام لانے پر عملی شہادت پیش کی۔) لیکن ان لوگوں نے انہیں بھی تیزی سے قتل کر دیا۔ پھر یہ خبر حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچی۔ تو آپ نے ان مقتولوں کے ورثاء کے لئے نصف دیت کا انہیں حکم دیا اور فرمایا: میں ہر اس مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں (یعنی مسلم اور مشرک) کی آگ ایک دوسرے کو نہیں

دیکھ سکتی (یعنی جب اللہ تعالیٰ نے دونوں کے داروں میں فرق کیا ہے تو پھر یہ دونوں ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ حتیٰ کہ اتنی دوری ہونی چاہئے کہ اگر ایک کے گھر میں آگ جلے تو اس کی روشنی دوسرے کے گھر تک نہ پہنچے یا اس کے گھر سے وہ نہ دکھائی دے) ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ہشیم، معمر، خالد الواسطی اور ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور انہوں نے جریر کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ فِي التَّوَلَّى يَوْمَ الرَّحْفِ (جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنے کا بیان)

2275- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ خَرَيْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حِينَ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشْرَةٍ ثُمَّ إِنَّهُ جَاءَ تَخْفِيفٌ فَقَالَ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ قَرَأَ أَبُو تَوْبَةَ إِلَى قَوْلِهِ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ مِنَ الْجِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خَفَّفَ عَنْهُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) ”اگر تم میں سے بیس آدمی صبر کرنے والے ہوں تو وہ دوسو کافروں پر غالب ہوں گے“۔ تو مسلمانوں پر یہ حکم شاق گزرا، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ فرض کر دیا کہ دس کے مقابلے سے ایک نہ بھاگے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں تخفیف فرمائی اور ارشاد فرمایا: ”اب اللہ تعالیٰ نے تم سے (اس بوجھ کو) ہلکا کر دیا اور جان لیا کہ تم میں ضعف اور کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں سے سو صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دوسو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ہزار ہوں گے تو وہ دو ہزار پر غالب آئیں گے اللہ تعالیٰ کے اذن سے“۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ان سے تعداد میں تخفیف فرمادی تو اتنی مقدار (ان میں) صبر بھی کم کر دیا جتنی مقدار میں ان سے تخفیف کی (تو اس سے معلوم ہوا کہ مشقت و مصیبت کی مقدار کے برابر اللہ تعالیٰ بندہ مومن میں قوت برداشت اور صبر و استقلال بھی پیدا فرمادیتا ہے۔)

2276- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ مِنْ سَرَايَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةَ فَكُنْتُ فِي مَنِّ حَاصٍ قَالَ فَلَمَّا بَرَزْنَا قُلْنَا كَيْفَ نَصْنَعُ وَقَدْ فَرَرْنَا مِنَ الرَّحْفِ وَبُؤْنَا بِالْغَضَبِ فَقُلْنَا نَدْخُلُ الْمَدِينَةَ فَتَنْتَشِبُ فِيهَا وَنَذْهَبُ وَلَا يَرَانَا أَحَدٌ قَالَ فَدَخَلْنَا فَقُلْنَا لَوْ عَرَضْنَا أَنْفُسَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنْ كَانَتْ لَنَا تَوْبَةٌ أَقْبَلْنَا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ ذَهَبْنَا قَالَ فَجَلَسْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا نَحْنُ الْفَرَارُونَ فَأَقْبَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ لَا بَلْ أَنْتُمْ الْعَكَارُونَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ إِنَّا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سرایا میں سے ایک سریہ میں شامل تھے۔ پس کچھ لوگ شکست خوردہ ہو کر بھاگ نکلے اور میں بھی ان بھاگنے والوں میں سے تھا اور جب ہم ظاہر ہوئے تو ہم نے کہا: ہم کیا کریں حالانکہ ہم میدان جہاد سے فرار ہوئے ہیں اور ہم (اللہ تعالیٰ کے) غضب کی طرف لوٹے ہیں۔ تو ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم (رات کے وقت) مدینہ طیبہ میں داخل ہوں گے اور وہیں ٹھہرے رہیں گے اور پھر کہیں (دوسرے جہاد میں) چلے

جائیں گے اور ہمیں کوئی بھی نہیں دیکھے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پس ہم مدینہ طیبہ میں داخل ہو گئے اور ہم نے کہا: (کیا ہی اچھا ہو) اگر ہم اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ پر پیش کر دیں۔ سو اگر ہماری توبہ قبول ہوگئی تو ہم یہاں ٹھہرے رہیں گے اور اگر فیصلہ اس کے سوا ہوا (یعنی ہماری توبہ قبول نہ ہوئی) تو ہم کہیں چلے جائیں گے۔ چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کی (انتظار میں) نماز فجر سے پہلے بیٹھ گئے۔ پس جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو ہم کھڑے ہو گئے۔ آپ کی طرف بڑھے اور عرض کی: ہم سب (میدان جہاد سے فرار ہونے والے ہیں)۔ تو آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم تو پلٹ کر پھر حملہ کرنے والے ہو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر ہم آپ ﷺ کے اور قریب ہوئے اور ہم نے آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں مسلمانوں کی جائے پناہ ہوں (اور ان کی مرکزی فوج ہوں۔ معلوم ہوا کہ دست بوسی سنت صحابہ کرام ہے)۔

2277۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ تَزَلَّتْ فِي يَوْمٍ بَدْرٍ وَمَنْ يُؤْتِهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبْرَةٌ
حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت غزوہ بدر کے دن نازل ہوئی: وَمَنْ يُؤْتِهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبْرَةٌ (جو شخص میدان جنگ سے اپنی بیٹھ پھیر کر بھاگے تو اس پر اللہ کا غضب ہو)۔

بَابُ فِي الْأَسِيرِ كَمَا عَلَى الْكُفْرِ (ایسے مسلمان قیدی کا بیان جسے کفر پر مجبور کیا جائے)

2278۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْنٌ وَخَالِدٌ عَنْ إِسْعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَشَكُونَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُنَا أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا فَجَلَسَ مُخْبِرًا وَجْهَهُ فَقَالَ قَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُؤْتَى بِالنِّشَارِ فَيُجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ فَرَقَتَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُنْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عَظْمِهِ مِنْ لَحْمٍ وَعَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللَّهِ لَيُتِمَّنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّكِبُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَحَضْرَمُوتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ تَعَالَى وَالذُّبَّ عَلَى عُنُقِهِ وَلِكِنَّكُمْ تَعْجَلُونَ

حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے درآنحالیکہ آپ ﷺ کعبہ معظمہ کے سائے میں چادر پر تکیہ لگائے تشریف فرماتے تھے۔ پس ہم نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں شکوہ کیا اور عرض کی: کیا آپ ہمارے لئے مدد طلب نہیں کریں گے، کیا آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کریں گے؟ (یہ سن کر) آپ ﷺ سیدھے بیٹھ گئے، آپ کا چہرہ مقدس (غصے کے سبب) سرخ ہو گیا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے کبھی ان میں سے کسی آدمی کو پکڑ لیا جاتا اور زمین میں اس کے لیے گڑھا کھودا جاتا پھر آرا لایا جاتا اور اسے اس کے سر پر رکھ دیا جاتا اور اسے دو حصوں میں چیر کر رکھ دیا جاتا۔ (لیکن یہ سزا بھی) اسے اپنے دین سے نہ پھیر سکتی اور کبھی کسی پر لوہے کی کنگھیاں چلا دی جاتیں جو بدن کی ہڈیوں کے سوا گوشت اور پٹھوں وغیرہ کو کاٹ دیتیں۔ لیکن یہ عمل بھی اسے اپنے دین سے نہ پھیر سکتا۔ قسم

بخدا! اللہ تعالیٰ ضرور بہ ضرور اس امر کو (دین کو) مکمل فرمائے گا۔ یہاں تک کہ ایک گھوڑ سوار (مسافر) صنعاء سے حضرموت تک اکیلے سفر کرے گا اور اسے اللہ تعالیٰ اور اپنے ریوڑ پر بھیڑیے کے خوف کے سوا کوئی خوف نہیں ہوگا۔ لیکن تم بہت جلدی کرتے ہو (یعنی صبر و تحمل سے کام لو۔ تم پر آنے والی مشقت اور اذیت فقط تمہارے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ تم سے پہلے آنے والے لوگوں پر اس سے کہیں زیادہ اذیت ناک آزمائشیں گزر چکی ہیں)۔

بَابُ فِي حُكْمِ الْجَاسُوسِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا (جاسوس کے حکم کا بیان جبکہ وہ مسلمان ہو)

2279۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو حَدَّثَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَكَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَالرُّبَيْرُ وَالْبِقْدَادُ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةَ مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوا مِنْهَا فَانْطَلِقُوا تَتَعَادَى بِنَاخِيلِنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا هَلْ فِي الْكِتَابِ قَالَتْ مَا عِنْدِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْتُ لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُنْقِيزَنَّ الْغِيَابَ فَأَخْرَجْتُهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاتَيْنَاهُ بِه النَّبِيُّ ﷺ فَإِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الشُّبْرَاكِيِّنَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ فَإِنِّي كُنْتُ أَمْرًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَإِنْ قُرَيْشٌ سَأَلَتْهُمْ بِهَا قَرَابَاتٍ يَخْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ بِبَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ قَاتَنِي ذَلِكَ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَخْمُونَ قَرَابَتِي بِهَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ بِي مِنْ كُفْرٍ وَلَا ارْتِدَادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقْتُمْ فَقَالَ عُبْرُدُ عِنِّي أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْبُتَّافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَهُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ انْطَلَقَ حَاطِبٌ فَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَدْ سَارَ إِلَيْكُمْ وَقَالَ فِيهِ قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ 1، فَاتَّخِذْنَاهَا فَمَا وَجَدْنَا مَعَهَا كِتَابًا فَقَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي يُخَلِّفُ بِهِ لَأَقْتُلَنَّكَ أَوْ لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

عبداللہ بن ابی رافع جو کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے، نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور فرمایا: تم چلتے چلو یہاں تک کہ تم روضہ خاخ (مکہ اور مدینہ منورہ کے مابین ایک جگہ کا نام ہے) پہنچ جاؤ۔ تو وہاں ایک ہودج نشین عورت ہوگی۔ اس کے پاس ایک خط ہے۔ تم اس سے وہ لے آؤ۔ چنانچہ ہم جل پڑے۔ ہمارے گھوڑے ہمیں لے کر دوڑتے رہے یہاں تک کہ ہم روضہ خاخ پہنچے۔ تو ہم نے وہاں ایک ہودج نشین عورت کو پالیا۔ تو ہم نے اسے کہا: خط نکالو۔ اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے اسے کہا تو یقیناً خط نکال کر دے گی یا ہم تیرے کپڑے (تلاشی لینے کے لیے) اتار پھینکیں گے (یعنی ہم تیری جامہ تلاشی کریں گے)۔ تو اس نے اپنے سر کے جوڑے (گندھے

1۔ ایک نسخہ میں من کتاب ہے۔

ہوئے بال) سے وہ خط نکال دیا۔ پس وہ لے کر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آگئے تو وہ خط حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مشرکین کے کچھ لوگوں کی طرف تھا جس میں وہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے کچھ امور کے بارے (مراد مکہ مکرمہ کو فتح کرنے کی تیاری اور پروگرام کے بارے) خبر دے رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میرے بارے میں کوئی جلدی فیصلہ نہ فرمائیے (بلکہ میری بات سنیے پھر انہوں نے بیان کیا) چونکہ میں ایک ایسا آدمی ہوں جو قریش کے ساتھ باہر سے ملا ہوا تھا (یعنی ان کا حلیف تھا) میں قریش میں سے نہ تھا۔ اور قریش کے ہاں رشتہ دار موجود ہیں اور اسی قرابت کی بنا پر وہ ان کے اہل و عیال کی مکہ مکرمہ میں حفاظت کرتے ہیں۔ جب کہ میرے لیے ایسی (کوئی سہولت اور رشتہ داری) میسر نہیں۔ تو میں نے یہ پسند کیا کہ میں ان پر کوئی احسان کر دوں جس کے سبب وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت اور دیکھ بھال کرتے رہیں۔ قسم بخدا! یا رسول اللہ! میرے دل میں کفر اور ارتداد کا کوئی تصور تک نہیں ہے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے تمہارے سامنے سچ کہا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ مجھے اجازت فرمائیے، میں اس منافق کی گردن مار دوں (یعنی اسے قتل کر دوں)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ غزوہ بدر میں حاضر تھا اور کیا تم جانتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر پر خوب مطلع ہے۔ اس کے باوجود اس نے فرمایا ہے: تم جو چاہو عمل کرو، میں نے تمہاری مغفرت فرمادی ہے۔

وہب بن بقیہ نے خالد بن حصین عن سعد بن عبیدہ عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ قصہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ حاطب چلے اور انہوں نے اہل مکہ کی طرف یہ خط لکھا (یہاں انطلاق سے مراد یا تو مجلس سے گھر کی طرف چلنا ہے یا پھر لکھنے کی تیاری کرنا مراد ہے) کہ محمد مصطفیٰ ﷺ نے تمہاری طرف آنے (یعنی تم پر حملہ کرنے) کا قصد کر لیا ہے۔ اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ اس عورت نے کہا: میرے پاس خط نہیں ہے۔ پس ہم نے اس کا اونٹ بٹھالیا اور ہم نے اس کے پاس کوئی خط نہ پایا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے! میں تجھے ضرور بہ ضرور قتل کروں گا یا پھر تو خط نکال کر دے گی۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں حضور نبی رحمت ﷺ کی عظمت و شان اطلاع علی الغیب، رب کریم کی بارگاہ میں اصحاب بدر کی قدر و منزلت اور عذر صحیح تسلیم کرنے کی طرف اشارات موجود ہیں۔

بَابُ فِي الْجَاسُوسِ الذِّي (ذمی جاسوس کے بیان میں)

2280۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحَبِّبٍ أَبُو هَتَمٍ الدَّلَالُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ فِرَاتِ بْنِ حَيَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَكَانَ عَيْنًا لِأَبِي سُفْيَانَ وَكَانَ حَلِيفًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَمَرَّبَحَلْقَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَقُولُ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا نَكَلَهُمْ إِلَى إِيَّتَانِهِمْ مِنْهُمْ فِرَاتُ بْنُ حَيَّانَ

فیرات بن حیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ وہ ابوسفیان کا جاسوس تھا اور

انصار میں سے ایک آدمی کا حلیف تھا۔ وہ انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا۔ تو اس نے کہا: میں مسلمان ہوں، پس انصاری آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم میں سے کچھ لوگ ہیں کہ ہم انہیں ان کے ایمان کے سپرد کرتے ہیں (یعنی ان کے دعوتی ایمان کو قبول کرتے ہیں)۔ ان میں سے فرات بن حیان بھی ہے۔

بَابُ فِي الْجَاسُوسِ الْمُسْتَأْمَنِ (مستامن جاسوس کا بیان)

2281- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قَالَ أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُوَيْسٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ ثُمَّ انْسَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اطْلُبُوهُ فَاقْتُلُوهُ قَالَ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهِ فَقَتَلْتُهُ وَأَخَذْتُ سَلْبَهُ فَنَقَلْتَنِي إِيَّاهُ

ابن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: مشرکین کی جانب سے ایک جاسوس حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، درآنحالیکہ آپ ﷺ سفر میں تھے۔ پس وہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے پاس بیٹھ گیا اور پھر وہاں سے کھسک گیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اسے تلاش کرو اور اسے قتل کر دو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے لوگوں سے آگے نکل کر اسے پایا اور اسے قتل کر دیا اور اس سے چھینا ہوا مال بھی لے لیا۔ تو پھر آپ ﷺ نے وہ مال مجھے ہی عطا فرما دیا۔

2282- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ وَهَيْشًا مَا حَدَّثَاهُمْ قَالَا حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ 1، قَالَ حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَوَازِنَ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَتَضَعِي وَعَامَتُنَا مُشَاهَةٌ وَفِينَا ضَعْفَةٌ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَبَلٍ أَحْمَرَ فَاتَّزَعَ طَلْقًا مِنْ حَقْوِ الْبَعِيرِ فَقِيدَ بِهِ جَمَلَهُ ثُمَّ جَاءَ يَتَعَدَّى مَعَ الْقَوْمِ فَلَمَّا رَأَى ضَعْفَتَهُمْ وَرِقَّةَ ظَهْرِهِمْ خَرَجَ يَتَعَدَّى إِلَى جَمَلِهِ فَأَطْلَقَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ خَرَجَ يَرُكُضُهُ وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ عَلَى نَاقَةٍ وَرِقَاءُ هِيَ أَمْثَلُ ظَهْرِ الْقَوْمِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَعْدُو فَأَذَرْتُهُ وَرَأْسُ النَّاقَةِ عِنْدَ وَرِكِ الْجَبَلِ وَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَبَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَبَلِ فَأَنْخَتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ بِالْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَأَضْرَبُ رَأْسَهُ فَنَدَرَ فَجِئْتُ بِرَأْسِهِ وَمَا عَلَيْهَا أَقْوَدُهَا فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ مُقْبِلًا فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ فَقَالُوا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ لَهُ سَلْبُهُ أَجَبْتُ قَالَ هَارُونُ هَذَا لَفْظُ هَاشِمِ

حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے مجھے بتایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ ہوازن میں شریک ہوا۔ اس دوران کہ ہم ایک دن چاشت کے وقت کھانا کھا رہے تھے اور ہم میں سے عام لوگ پیدل تھے اور ہم میں کمزور لوگ بھی تھے کہ اچانک سرخ اونٹ پر بیٹھ کر ایک آدمی آیا اور اس نے اونٹ کی کمر سے ایک رسی کھینچ کر نکالی

1- ایک نسخہ میں عکرمہ بن عمار ہے۔

اور اس کے ساتھ اپنے اونٹ کو باندھ دیا پھر آگے آیا اور قوم کے ساتھ مل کر کھانا کھانے لگا۔ پس جب اس نے (ہمارے لشکر کے) کمزور لوگوں اور سوار یوں کی کمی کو دیکھ لیا تو وہ دوڑتے ہوئے اپنے اونٹ کی طرف نکلا اور اسے کھولا۔ پھر اسے بٹھایا اور اس پر بیٹھ گیا۔ پھر اسے دوڑاتے ہوئے نکل گیا اور بنی اسلم میں سے ایک آدمی نے اپنی اونٹنی پر اس کا پیچھا کیا۔ اس کی اونٹنی کا رنگ نیلا تھا اور وہ تمام لشکریوں کی سوار یوں سے عمدہ (اور سبک رفتار) تھی۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی دوڑتے ہوئے (اس کے پیچھے) نکلا۔ پس میں نے اسے اس حال میں پایا کہ (صحابی کی) اونٹنی کا سر (مشرک کے) اونٹ کی سرین کے قریب تھا اور میں (صحابی کی) اونٹنی کی سرین کے قریب تھا۔ پھر میں آگے بڑھ گیا یہاں تک کہ میں نے اونٹ کی تکمیل کو پکڑ لیا اور میں نے اسے بٹھالیا۔ پس جو نبی اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر رکھا، تو میں نے اپنی تلوار (میان سے) نکالی اور اس کے سر پر دے ماری۔ پس وہ اڑ گیا۔ چنانچہ میں اس کی سواری (اونٹ) اور جو ساز و سامان اس پر تھا وہ سب کھینچ کر لے آیا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کے ہمراہ اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اس آدمی کو کس نے قتل کیا ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے چھینا ہوا جملہ سامان اسی کے لئے ہے۔ ہارون نے بیان کیا ہے کہ یہ الفاظ ہاشم کے ہیں۔

بَابُ فِي أَمِيٍّ وَقَتٍ يُسْتَحَبُّ الْبِقَاءُ

اس کا بیان کہ کون سے وقت میں دشمن کا آمنہ سامنا مناسب ہوتا ہے

2283۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍوَانُ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُنْزِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ الْبُعْثَانَ يَغْنِي ابْنَ مَقْرِنٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ آخِرَ الْقِتَالِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهْبُ الرِّيَّاحُ وَيُنْزِلَ النَّضْرُ

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئی غزوات میں شریک ہوا (آپ کا معمول مبارک یہ تھا) کہ جب کبھی دن کے پہلے حصہ میں آپ جنگ نہ کرتے۔ تو پھر اسے مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے، ہوائیں چلنے لگیں اور مدد و نصرت نازل ہونے لگے۔ (معلوم یہ ہوا کہ دشمن سے لڑائی کرنے کا مناسب وقت یا تو صبح کا وقت ہے اور بصورت دیگر سورج ڈھلنے کے بعد ہے)۔

بَابُ فِي مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الصَّبْرِ عِنْدَ الْبِقَاءِ

اس کا بیان کہ لڑائی کے وقت خاموش رہنے کا حکم دیا جائے گا

2284۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَكْرَهُونَ الصَّوْتِ

عِنْدَ الْقِتَالِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ هَمَامٍ حَدَّثَنِي مَطَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِسُئِلَ ذَلِكَ

حضرت قتادہ نے حضرت حسن سے اور انہوں نے حضرت قیس بن عباد سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی
کریم ﷺ کے صحابہ کرام لڑائی کے وقت آواز (یعنی شور برپا کرنے) کو ناپسند کرتے تھے۔
عبید اللہ بن عمر، عبد الرحمن نے ہمام اور مطر نے قتادہ بن ابی بردہ عن ابی بردہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح
روایت بیان کی ہے۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَتَرَجَّلُ عِنْدَ الْإِقَاءِ

(ایسے آدمی کا بیان جو جنگ کے دوران پیدل ہو جاتا ہے)

2285- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَنَا لَقِيَ النَّبِيُّ
ﷺ الْمُسْهِرِينَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَنْكَشَفُوا نَزَلَ عَنْ بَعْضِهِ فَتَرَجَّلَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب غزوہ حنین کے دن حضور نبی مکرم ﷺ کا مشرکین سے آمنا سامنا ہوا اور
صحابہ کرام شکست خوردہ ہو کر بھاگ پڑے۔ تو آپ ﷺ (حکمت عملی کے سبب) اپنے خچر سے نیچے اتر گئے اور آپ پیدل
ہو گئے۔ (صحابہ کرام میں یہ کیفیت اچانک تیروں کی بوچھاڑ کے سبب پیدا ہوئی۔ تو آقائے دو جہاں ﷺ کمال جرات،
استقامت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے اپنی سواری سے نیچے اتر کر دشمن کی طرف چل پڑے تاکہ صحابہ کرام کی
حوصلہ افزائی ہو اور دشمن پر آپ ﷺ کی ثابت قدمی ظاہر ہو جائے۔ انجام کار دشمن بھاگنے پر مجبور ہوا)۔

بَابُ فِي الْخِيَلِ فِي الْحَرْبِ (جنگ کے دوران تکبر و فخر کرنے کا بیان)

2286- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ
مُحَمَّدُ بْنُ بَرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ

اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّبِيَّةِ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُهَا اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيَّةٍ
وَإِنَّ مِنَ الْخِيَلِ مَا يُبْغِضُ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللَّهُ فَأَمَّا الْخِيَلُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَالْخِيَالُ الرَّجُلِ نَفْسَهُ عِنْدَ
الْقِتَالِ (1) وَالْخِيَالُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ فَالْخِيَالُ فِي الرِّبِيَّةِ قَالَ مُوسَى وَالْقَضِي

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں: غیرت کی ایک قسم وہ ہے جسے
اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ایسا وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ مبغوض جانتا ہے اور ناپسند کرتا ہے۔ پس وہ قسم جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ
ایسی غیرت ہے جو محل شک (یعنی محل تہمت) میں ہو اور وہی وہ غیرت جسے اللہ تعالیٰ مبغوض جانتا ہے وہ ایسی غیرت ہے جو محل

1- آید لفظ میں القتال کے بجائے اللقاع ہے۔

شک میں نہ ہو (یعنی بے محل ہو) اور بلاشبہ فخر و تکبر میں سے بھی ایک قسم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے اور ایک قسم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ پس تکبر کی وہ قسم جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ جنگ کے وقت آدمی کا اپنی برتری اور فخر کا اظہار کرنا ہے (یعنی آدمی اپنی چال سے اور اپنے قول سے، اپنی جرأت، طاقت اور شوخی کا مظاہرہ کرے تاکہ دشمن مرعوب ہو جائے)۔ اور وہ فخر ہے جو صدقہ دیتے وقت کیا جائے۔ (اس سے مراد یہ ہے کہ صدقہ خوشی خوشی دیا جائے اور جتنا بھی زیادہ مال بطور صدقہ دے دیا جائے اسے کم ہی سمجھا جائے۔ اس پر کسی کو احسان نہ جتلا یا جائے) اور وہ فخر جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ ظلم و زیادتی میں فخر و تکبر کرنا ہے (یعنی کسی پر ظلم کر کے اس پر فخر کیا جائے) اور موسیٰ نے کہا ہے کہ وہ اپنے نسب پر فخر کرنا ہے۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يُسْتَأْسَرُ (اس کا بیان کہ آدمی جب دشمن کے زرعہ میں آجائے تو کیا کرے)

2287- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ الشَّقْفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرَةَ عَيْنًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ فَنَفَرُوا وَالْهَمُّ هُنْدِيلٌ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامُوا فَلَئِمًا أَحْسَبُهُمْ عَاصِمٌ لَجَبُوا إِلَى قَرْدٍ فَقَالُوا لَهُمْ أَنْزِلُوا فَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمْ الْعَهْدُ وَالْبَيْثَاقُ أَنْ لَا تَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا فَقَالَ عَاصِمٌ أَمَا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْبَيْثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَزَيْدُ بْنُ الدِّثْنَةِ وَرَجُلٌ آخَرٌ فَلَمَّا اسْتَبَكَّنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيَّتِهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّلَاثُ هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللَّهِ لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِي بِهِمْ لَأَسْوَأَ فَجَزُوهُ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَقَتَلُوهُ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَلَمَّا خَرَّ جُوابِهِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ دَعُونِي أَرْكُمْ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنْ تَحْسَبُوا مَا بِي جَزَعًا لَزِدْتُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَبِي سَيْدٍ جَارِيَةَ الشَّقْفِيُّ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے دس جاسوس افراد کو بھیجا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ پس ان پر حملہ کرنے کے لئے بنی ہذیل کے تقریباً سو تیر انداز نکل آئے۔ جب حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو انہوں نے ایک پہاڑی پر پناہ لی۔ تو ان لوگوں نے ان سے کہا: اتر آؤ اور تم اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو اور تمہارے ساتھ یہ عہد و پیمانہ ہے کہ ہم تم میں سے کسی کو قتل نہ کریں گے۔ تو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو کبھی بھی کسی کافر کی ذمہ داری (پناہ) پر نہیں اتروں گا۔ پس وہ ان پر تیر برسائے لگے اور انہوں نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سمیت سات افراد کو شہید کر دیا اور تین آدمی ان کے عہد و پیمانہ پر ان کی جانب اتر آئے اور وہ حضرت خبیب، حضرت زید بن دہنہ اور ایک اور آدمی (عبداللہ بن طارق) رضی اللہ عنہم تھے۔ پس جب انہوں نے ان پر قدرت حاصل کر لی تو انہوں نے اپنی کمائوں کی تانیں کھولیں اور ان کے ساتھ انہیں باندھ لیا۔ تو تیسرے آدمی نے اس دوران کہا: یہ وعدہ خلافی

کی ابتدا ہے۔ قسم بخدا! میں تمہارے ساتھ نہیں چلوں گا۔ بلاشبہ میرے لئے ان (شہداء) کا اسوہ اور نمونہ موجود ہے۔ انہوں نے اسے کھینچنے کی کوشش کی۔ لیکن اس نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کیا۔ نتیجہً انہوں نے اسے بھی شہید کر دیا۔ پھر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ قیدی بن کر ان کے پاس رہے۔ یہاں تک کہ وہ انہیں بھی شہید کرنے پر متفق ہو گئے۔ تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے زیر ناف بال صاف کرنے کے لئے ان سے استرا طلب کیا۔ پھر جب وہ آپ کو قتل کرنے کے ارادہ سے لے کر نکلے تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: تم مجھے مہلت دو، میں دو رکعتیں ادا کر لوں۔ (جب آپ جلدی سے ادا کر کے فارغ ہوئے) تو فرمایا: قسم بخدا! (اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا) کہ تم میرے بارے میں خوفزدہ ہونے اور گھبرا جانے کا گمان کرو گے تو میں (ان میں) اور اضافہ کرتا (یعنی میں زائد رکعتیں انتہائی انہماک سے ادا کرتا)۔

ابن عوف، ابو الیمان اور شعیب نے زہری سے، عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی جو کہ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے، کی سند سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

بَابُ فِي الْكُفَّاءِ (افراد کو) کین گا ہوں میں چھپائے جانے کا بیان)

2288۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّقِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبِكَا يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الرُّمَاءِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَنَسِينَ رَجُلًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ وَقَالَ إِنَّ رَأَيْتُمُونَا تَخَطِفْنَا الظُّيُورَ فَلَا تَبْرَحُوا مِنْ مَكَانِكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَانَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيْكُمْ قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ فَأَنَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يُسْنِدُنَ عَلَى الْجَبَلِ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيْمَةَ أَيُّ قَوْمِ الْغَنِيْمَةِ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنْ سَيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَاتَوْهُمْ فَضَرَقَتْ وُجُوهُهُمْ وَأَقْبَلُوا مِنْهُمْ مِينَ

ابو اسحاق نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد کے دن (ایک درہ میں) پچاس تیر اندازوں پر حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو (قائد) مقرر فرمایا اور ارشاد فرمایا: اگر تم ہمیں دیکھو کہ پرندے ہمیں اچک کر لے جا رہے ہیں (یعنی ہم شکست سے دو چار ہو جائیں) شہید کر دیے جائیں اور پرندے گوشت نوچنے لگ جائیں) تو تم اپنی جگہ کو نہ چھوڑنا یہاں تک کہ تمہیں بلا بھیجا جائے اور اگر تم ہمیں اس حالت میں دیکھو کہ ہم نے قوم (مشرکین) کو شکست دے دی ہے اور ہم نے انہیں روند ڈالا ہے تو پھر بھی تم اپنی جگہ پر قائم رہو یہاں تک کہ تمہیں بلا بھیجا جائے۔ راوی فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دو چار کر دیا اور قسم بخدا! میں نے (کفار کی) عورتوں کو پہاڑ پر چڑھتے ہوئے دیکھا۔ تو اس وقت حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا: اے قوم! مال غنیمت (لوٹ لو) تمہارے اصحاب غالب آچکے ہیں۔ سو تم کیا انتظار کر رہے ہو؟ تو حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اسے بھول گئے ہو جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں فرمایا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا: قسم بخدا! ہم تو ضرور لوگوں کے پاس جائیں گے اور مال غنیمت حاصل کریں گے۔ پس وہ ان کی طرف چلے گئے۔ تو ان کے چہرے پھیر

دیے گئے اور وہ شکست خوردہ ہو گئے۔

فائدہ: چند افراد کی لاپرواہی کے سبب غزوہ احد میں جیتی ہوئی جنگ بے پناہ جانی اور مالی نقصان کی صورت اختیار کر گئی۔ تو اس میں یہی بتانا مقصود تھا کہ تمہاری کامیابی اور فتح کا راز اتباع اور اطاعت مصطفیٰ میں مضمر ہے۔ اگر یہ باقی نہ رہے تو پھر اپنی ظاہری طاقت سے تم دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تو انہیں یہی سبق یاد کرانے کے لئے ایسے حالات سے دوچار کر دیا گیا اور یہ سبق فقط صحابہ کرام کے لیے ہی نہیں بلکہ تاقیامت امت مسلمہ کے لیے فتح و نصرت اور کامیابی و کامرانی کی راہ اطاعت مصطفیٰ کریم ہی ہے۔

بَاب فِي الصُّفُوفِ (صفیں بنانے کا بیان)

2289۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الرَّبِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ اصْطَفَفْنَا يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْشَبُوكُمْ يَعْغِي إِذَا غَشُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَاسْتَبِقُوا نَبْلَكُمْ

حضرت حمزہ بن ابی اسید نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمایا جب ہم نے غزوہ بدر کے دن صفیں باندھیں کہ جب مشرکین تمہارے قریب آجائیں تو تم ان پر تیر برسنا اور اپنے تیر بچا کر رکھو (یعنی وہ جب اتنے فاصلے پہنچ جائیں کہ تمہارے تیروں کا نشانہ بن سکتے ہوں تب ان پر تیر برسنا اور نہ اپنے تیر ضائع نہ کرنا)۔

بَاب فِي سَلِّ السُّيُوفِ عِنْدَ اللَّيْقَاءِ (جنگ کے دوران تلواریں سونٹنے کا بیان)

2290۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَجِيحٍ وَكَيْسُ بْنُ الْمُنْطِقِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكْشَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَلَا تَسْلُوا السُّيُوفَ حَتَّى يَغْشَوْكُمْ

مالک بن حمزہ بن ابی اسید الساعدی نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے غزوہ بدر کے دن ارشاد فرمایا: جب مشرکین تمہارے قریب آجائیں تو تم ان پر تیر برسنا اور تلواریں نہ سونٹنا یہاں تک کہ وہ بالکل نزدیک آجائیں (یعنی جب تک تلوار کی زد میں نہ آئیں تلوار نکالنے کی ضرورت نہیں، تب تک تیروں سے مقابلہ کرو اور جب تلوار کی زد میں آجائیں تو پھر تلواریں نکالنا۔ تو گویا کریم آقا ﷺ اپنے غلاموں کو فنون حرب سے آگاہ فرما رہے ہیں اور طریقہ جنگ کی طرف راہنمائی فرما رہے ہیں کہ وہی ہتھیار استعمال کیا جائے جس کی زد میں دشمن ہو، جس کے ساتھ اپنا دفاع آسان ہو اور دشمن کو ضرر پہنچانا ممکن ہو۔ یہی ہر دور کا تقاضا ہے)۔

بَاب فِي الْمُبَارَاةِ (مبارزت طلب کرنے کا بیان)

2291۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَقَدَّمَ يَغْنِي عُثْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوهُ فَنَادَى مَنْ يُبَارِئُنَا فَاتَّذَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ إِنَّمَا أَرَدْنَا بِنِي عَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلَى عُثْبَةَ وَأَقْبَلَتْ إِلَى شَيْبَةَ وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ ضَرْبَتَانِ فَأَلْغَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مَلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاكَ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ

حارثہ بن مضرب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ (مشرکین کے لشکر سے) عتبہ بن ربیعہ آگے بڑھا۔ پھر اس کے پیچھے اس کا بیٹا (ولید) اور اس کا بھائی (شیبہ) بھی باہر نکلے اور اس نے آواز دی: کون ہے جو مقابلہ کرے گا؟ تو انصار میں سے جوانوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا (اور مقابلے کے لیے میدان میں نکلے اور وہ تھے حضرات عبداللہ بن رواحہ، عوف بن عفراء اور معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہم) تو عتبہ نے ان سے پوچھا: تم کون ہو؟ تو انہوں نے اسے اپنے بارے میں بتایا۔ تو اس نے کہا: ہمیں تم سے کوئی حاجت اور غرض نہیں۔ ہم نے تو اپنے چچا زادوں کا ارادہ کیا ہے (یعنی ہم نے تو مہاجرین قریش کو مقابلے کی دعوت دی ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا: اے حمزہ! تم اٹھو، اے علی! تم اٹھو، اے عبیدہ بن حارث! تم اٹھو۔ پس حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عتبہ کی طرف بڑھے اور میں شیبہ کے مقابلے کے لیے آیا (اور ہم نے آتے ہی اپنے حریفوں کا قصہ تمام کر دیا اور انہیں داخل جہنم کر دیا) البتہ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ اور ولید کے درمیان (کچھ دیر) مقابلہ جاری رہا اور ان میں سے ہر ایک نے اپنے مد مقابل کو زخمی کر دیا۔ پھر ہم نے ولید پر حملہ کر دیا اور اسے قتل کر دیا اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھالیا۔ (اسلام میں یہی سب سے پہلی مبارزت ہے اور اس میں مہاجرین و انصار کی جرأت و بہادری کے آثار نمایاں ہیں۔ بالخصوص ان افراد کے جو عملاً اس میں شریک ہوئے)۔

بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَثَلَةِ (مَثَلَةٌ مِنْ مَثَلِ الْبَيْتِ)

2292 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ شِبَابٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُفِيِّ بْنِ نُؤَيْرَةَ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْفُ النَّاسِ قِتْلَةَ أَهْلِ الْإِيمَانِ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قتل کرنے کے اعتبار سے تمام لوگوں سے زیادہ محتاط اور بہتر اہل ایمان ہیں۔

فائدہ: مثلۃ اسم مصدر ہے، اس کا مصدر مثل آتا ہے، جیسے کہا جاتا ہے: مثلت بالحيوان و مثلت بالقتيل۔ یعنی کسی جانور یا انسان کو بری طرح قتل کرنا، اعضاء کو الگ الگ کر دینا۔ ابتدائے اسلام میں یہ جائز تھا پھر اس سے منع کر دیا گیا ہے۔ لہذا اب اس کا جواز منسوخ ہے۔ اہل ایمان میں فطرتی طور پر شفقت و راحت کے جذبات موجود ہوتے ہیں، اس لئے وہ کسی کی صورت کو مسخ کرنا گوارا ہی نہیں کرتا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی بھی ہے: ”ان الله تعالى كتب الاحسان على كل شيء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة، واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليعد احدكم شفرته وليبرح ذبيحته“۔ (بذل المجهود، ص 196 ج 12)

2293۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنِ الْهَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ أَنَّ عِمْرَانَ أَبَقَ لَهُ غُلَامٌ فَجَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيْسَ قَدَرٌ عَلَيْهِ لِيَقْطَعَنَّ يَدَهُ فَأَرْسَلَنِي لِأَسْأَلَ لَهُ فَأَتَيْتُ سُرَّةَ بْنَ جُنْدُبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَحْتُنَّا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمِثْلَةِ فَاتَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْتُنَّا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمِثْلَةِ

ہیاج بن عمران سے روایت ہے کہ عمران کا غلام بھاگ گیا۔ تو اس نے اپنے اوپر اللہ کے لئے نذرمان لی کہ اگر وہ اس پر قادر ہو گیا (یعنی اس نے اسے پالیا) تو وہ ضرور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالے گا۔ پھر انہوں نے مجھے بھیجا تا کہ میں اس کا حکم (شرعی) تلاش کروں۔ چنانچہ میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ ہمیں صدقہ پر ابھارتے تھے (یعنی اس کی ترغیب دیتے تھے) اور مثلہ (یعنی ہاتھ، پاؤں، کان اور ناک وغیرہ کاٹنے) سے منع فرماتے تھے۔ پھر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا۔ تو انہوں نے بھی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں صدقہ کرنے کی ترغیب دیتے تھے اور ہمیں مثلہ کرنے سے منع کرتے تھے۔

بَابُ فِي قَتْلِ النِّسَاءِ (عورتوں کو قتل کرنے کا بیان)

2294۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقَتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ حضرت نافع نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے غزوات میں سے کسی میں ایک عورت مقتولہ پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

فائدہ: ان عورتوں اور بچوں کے لیے یہ حکم ہے جن کا عملی اور فکری اعتبار سے جنگ میں کوئی کردار نہ ہو اور اگر ان میں سے کوئی بھی ایسا ہو جو حاکم وقت ہو یا لشکر کا سالار ہو، یا لشکر کے لئے جنگی حکمت عملی اور تدبیر کے اعتبار سے معاون ثابت ہو تو پھر اسے قتل کرنے میں کوئی ممانعت نہیں۔

2295۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ الْمُرْقَعِ بْنِ صَيْفِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انظُرْ عَلَامَةَ اجْتِمَاعِهِمْ هُوَ لَأَيِّ فِجَاءٍ فَقَالَ عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هَذِهِ لِيُقَاتِلَ قَالَ وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِيَخَالِدٍ لَا يَفْتُلِدُ 1، امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا

عمر بن مرقع بن صیفی بن رباح نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے باپ نے اپنے دادا رباح بن ربیع سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا: ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ تو آپ ﷺ نے کسی شے پر لوگوں کو جمع ہوتے دیکھا۔ تو آپ نے ایک آدمی کو بھیجا اور اسے فرمایا: دیکھ یہ لوگ کس پر جمع ہو رہے ہیں۔ چنانچہ وہ دیکھ کر آیا۔ تو اس نے بتایا: ایک مقتول

1۔ ایک لڑکی کو قتل نہ کرنا۔

عورت پر (یہ لوگ جمع ہیں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو جنگ نہیں لڑ رہی تھی (اسے کیوں قتل کر دیا گیا)۔ اس نے عرض کیا: لشکر کے آگے والے حصہ پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو پھر آپ ﷺ نے ان کی طرف ایک آدمی کو بھیجا کہ جا کر خالد کو کہو کہ کسی عورت کو قتل نہ کرو اور نہ ہی کسی مزدور اور خادم کو (یعنی ایسا خادم جو جنگ میں عملاً شریک نہ ہو)۔

2296۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْتُلُوا شِيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَبْقُوا شَرَاهُمْ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرکین کے بڑی عمر کے لوگوں کو تو قتل کرو اور ان کے چھوٹی عمر کے لوگوں (بچوں) کو باقی رکھو (چھوڑ دو)، (اس حدیث میں شیوخ سے مراد نوجوان اور اتنی عمر کے لوگ ہیں جو جنگ میں شریک ہو سکتے ہیں اور جنگ کے قابل ہیں ورنہ شیخ فانی کو تو قتل کرنا ممنوع ہے بشرطیکہ وہ رائے، تدبیر وغیرہ کے لحاظ سے بھی جنگ میں شریک نہ ہو)۔

2297۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْتَفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْتَلِ مِنْ نِسَائِهِمْ تَعْنِي بَنِي قُرَيْظَةَ إِلَّا امْرَأَةً إِنَّهَا لِعِنْدِي تُحَدِّثُ تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْتُلُ رِجَالَهُمْ بِالسُّوقِ إِذْ هَتَفَ هَاتِفٌ بِاسْمِهَا أَيْنَ فُلَانَةُ قَالَتْ أَنَا قُلْتُ وَمَا شَأْنُكَ قَالَتْ حَدَّثْتُهُ قَالَتْ فَانْطَلَقَ بِهَا فَضْرِبَتْ عَنْقَهَا فَمَا أَنْسَى عَجَبًا مِنْهَا أَنَّهَا تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهَا تُقْتَلُ

محمد بن جعفر بن زبیر نے عروہ بن زبیر سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: بنی قریظہ میں سے کسی عورت کو قتل نہیں کیا گیا سوائے ایک عورت کے۔ وہ میرے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی اور اس طرح ہنس رہی تھی کہ پیٹھ اور پیٹ میں بل پڑ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کے مردوں کو قتل کر رہے تھے کہ اچانک ایک آواز دینے والے نے آواز دی۔ اس کا نام پکارا: فلاں عورت کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں (یہاں ہوں)۔ تو میں نے پوچھا: تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: ایک نیا کام ہوا ہے، میں نے وہ کر رکھا ہے۔ (اس نے رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دی تھیں۔ نعوذ باللہ من ذلک)۔ آپ فرماتے ہیں: پس وہ آدمی اسے ساتھ لے گیا اور اس کی گردن مار دی گئی۔ میں اس پر تعجب کرتے ہوئے (آج تک) نہیں بھولی کہ وہ اتنا ہنس رہی تھی کہ پیٹھ اور پیٹ میں بل پڑ رہے تھے۔ حالانکہ وہ جانتی تھی کہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

2298۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ ابْنِ جَثَامَةَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيِّتُونَ فَيُصَابُ مِنْ ذَرَارِيهِمْ وَنِسَائِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هُمْ مِنْهُمْ وَكَانَ عَنْرُو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ يَقُولُ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ عَنِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے ایسے گھروں کے بارے پوچھا جن پر شب خون مارا جاتا ہے اور اس میں ان کے بچے اور ان کی عورتیں بھی قتل ہو جاتی ہیں (ان کا کیا حکم ہے) تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ انہیں میں سے ہیں اور عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ وہ اپنے مشرک آباء کی اولاد میں سے ہیں۔ زہری نے بیان کیا ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ حَرْقِ الْعَدُوِّ بِالنَّارِ (اس کا بیان کہ دشمن کو آگ کے ساتھ جلانا مکروہ ہے)

2299۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَنْزَلَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَكَ عَلَى سَرِيَّةٍ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيهَا وَقَالَ إِنَّ وَجَدْتُمْ فَلَانًا فَأَخْرِتُوهُ بِالنَّارِ فَوَلَّيْتُ فَنَادَانِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ وَجَدْتُمْ فَلَانًا فَأَقْتُلُوهُ وَلَا تُخْرِتُوهُ فَإِنَّهُ لَا يُعَذَّبُ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ وَقُتَيْبَةُ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي بَعَثَ فَقَالَ إِنَّ وَجَدْتُمْ فَلَانًا وَقُلَانًا فَذَكَّرَ مَعَنَا

محمد بن حمزہ اسلمی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دستے پر امیر مقرر فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اس سریہ میں نکلا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم فلاں کافر کو پاؤ تو اسے آگ کے ساتھ جلا دینا۔ پس میں پیٹھ پھیر کر چلا تو آپ ﷺ نے پھر مجھے بلایا۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کی طرف لوٹ کر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم فلاں کو پاؤ، تو اسے قتل کر دینا اور اسے نہ جلانا۔ کیونکہ آگ کے ساتھ عذاب سوائے آگ کے مالک کے کوئی نہیں دے سکتا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک جنگ میں بھیجا اور فرمایا: اگر تم فلاں اور فلاں کو پاؤ۔ آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی (اس میں فلاں اور فلاں سے مراد ہبار بن اسود اور نافع بن عبد قیس ہیں۔ ان دونوں نے مل کر حضرت زینب بنت رسول اللہ ﷺ کی سواری کو نیزہ مار کر آپ کو اونٹ سے نیچے گرا دیا تھا اور یہی حادثہ آپ کی بیماری کا سبب بنا)۔

فائدہ: ابن قدامہ نے کہا ہے کہ دشمن پر قابو پانے کے بعد اس کی تحریق بالنار بالاتفاق ناجائز ہے۔ اور قابو پانے اور ان کو قید کرنے سے پہلے حکم یہ ہے کہ اگر جلانے بغیر ان پر قابو پانا ممکن ہو تب تو انہیں جلانا جائز نہیں۔ البتہ جس صورت میں تحریق کے بغیر قابو پانا ممکن نہ ہو تو پھر اکثر اہل علم کے نزدیک تحریق جائز ہے۔ (ہکذا فی الدر المنضود، ص 402 ج 4)

2300۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو اسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي اسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ غَيْرُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حِمْرَةً مَعَهَا فَرَّخَانٍ فَأَخَذْنَا فَرَّخِيهَا فَبَجَّاثُ الْحِمْرَةَ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ فَجَعَلَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةً تَنْبُلُ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا

نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ پس آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے چلے گئے۔ تو ہم نے چڑیا کی مثل ایک چھوٹا سا پرندہ دیکھا، اس کے ساتھ دو بچے بھی تھے۔ تو ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا۔ پس وہ پرندہ آیا اور وہاں (حالت اضطراب میں) پھڑ پھڑانے لگا۔ پس اتنے میں حضور نبی مکرم ﷺ تشریف لے آئے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کس نے اسے اس کے بچوں کے سبب پریشان اور غمزہ کیا ہے؟ تم اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ اور آپ ﷺ نے چیونٹیوں کی بل دیکھی، ہم نے اسے جلادیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہم نے (یا رسول اللہ ﷺ!) تو آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کے مالک (اللہ تعالیٰ) کے سوا کسی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ آگ کے ساتھ جلا کر عذاب دے۔

فائدہ: اس میں حضور نبی رحمت ﷺ کی شان رحمۃ للعالمین کا اظہار ہے کہ آپ کی بارگاہ میں دادری کے لیے رب کریم کی ہر نوع کی مخلوق آتی ہے اور آپ اپنی رحمت و شفقت سے انہیں نوازتے ہیں اور ان کی دادری کرتے ہیں۔ تو انسان جو اشرف المخلوقات ہے اس کے بارے کیا خیال ہے کہ اگر وہ پیکر صدق و اخلاص بن کر حاضر ہو تو کیا حضور ﷺ اس پر نظر کرم نہیں فرمائیں گے؟ نہیں بلکہ یقیناً فرمائیں گے اور ضرور فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَكْرِى ذَابْتَهُ عَلَى النِّصْفِ أَوْ السَّهْمِ

ایسے آدمی کا بیان جو اپنی سواری کا جانور مال غنیمت میں کامل

یا نصف حصے کے عوض کرائے پر دیتا ہے

2301۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو ذَرَّةَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَلِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَمِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ تَبُوكَ فَخَرَجْتُ إِلَى أَهْلِي فَأَقْبَلْتُ وَقَدْ خَرَجَ أَوَّلُ صَحَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَطَفِقْتُ فِي الْمَدِينَةِ أَنْادِي الْأَمَنَ يَحْيَلُ رَجُلًا لَهُ سَهْمُهُ فَنَادَى شَيْخٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ لَنَا سَهْمُهُ عَلَى أَنْ نَحْبِلَهُ عَقَبَةً وَطَعَامُهُ مَعَنَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فِيمَا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ خَيْرِ صَاحِبٍ حَتَّى أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْنَا فَأَصَابَنِي قَلْبَانِصُ فَسُقْتُهُنَّ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَخَرَجَ فَقَعَدَ عَلَى حَقِيْبَةٍ مِنْ حَقَائِبِ إِبِلِهِ ثُمَّ قَالَ سُقْتُهُنَّ مُدْبِرَاتٍ ثُمَّ قَالَ سُقْتُهُنَّ مُقْبِلَاتٍ فَقَالَ مَا أَرَى قَلْبَانِصَكَ إِلَّا كَمَا قَالَ إِثْمَاهِي غَنِيْمَتُكَ الَّتِي شَرَطْتُ لَكَ قَالَ خُذْ قَلْبَانِصَكَ يَا ابْنَ أَخِي فَغَدِرْ سَهْمَكَ أَرَدْنَا

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کی تیاری میں تھے تو میں اپنے گھر والوں کی طرف نکلا اور پھر ادھر متوجہ ہوا۔ درآنحالیکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام پہلے ہی جا چکے تھے۔ تو میں شہر میں یہ آواز

1۔ ایک لڑکی میں کان کے بجائے ناڈی ہے۔

دیتے ہوئے چکر لگانے لگا کوئی ہے جو ایک آدمی کو اپنی سواری پر بٹھا کر لے جائے گا (اور اس کے عوض) اس کے لیے مال غنیمت میں سے اس کا حصہ ہوگا (یعنی جو مال غنیمت اسے ملے گا وہی اس کی سواری کا کرایہ ہوگا) تو انصار میں سے ایک شیخ نے آواز دی: ہمارے لیے اس کا حصہ ہوگا، اس بنا پر کہ ہم اسے باری باری اپنی سواری پر سوار بھی کریں گے اور اس کا کھانا بھی ہمارے ساتھ ہوگا۔ میں نے کہا: ہاں (ٹھیک ہے)۔ تو اس نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے چلیے۔ حضرت وائلہ فرماتے ہیں: میں ایک اچھے ساتھی کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مال غنیمت عطا فرمایا اور چند اونٹنیاں میرے حصہ میں آئیں۔ چنانچہ میں نے انہیں ہانکا اور شیخ انصاری کے پاس لے آیا پھر وہ بھی نکلا اور اپنے اونٹوں کے پالانوں میں سے ایک پالان پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے کہا: انہیں پیچھے کی جانب چلاؤ (یعنی اس طرح کہ ان کی پشت میری طرف ہو)۔ پھر کہا کہ انہیں آگے کی جانب چلاؤ (یعنی اس طرح کہ ان کا منہ میری طرف ہو)۔ بعد ازاں اس نے کہا: میں تیری اونٹنیوں کو بہت عمدہ دیکھ رہا ہوں۔ تو اس نے جواب دیا: یہ تو آپ کا وہ مال غنیمت ہے جس کی میں نے تمہارے ساتھ شرط باندھی تھی۔ تو شیخ انصاری نے کہا: اے میرے بھائی کے بیٹے! اپنی اونٹنیوں کو پکڑ لے۔ ہم نے تو تیرے اس حصہ کے سوا کسی اور حصہ (مراد ثواب آخرت) کا ارادہ کیا تھا۔

بَابُ فِي الْأَسِيرِ يُوثَقُ (قَيْدِي كَو بَانْدِه دِيے جَانِي كَابِيَان)

2302- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَنَّا يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَوْمٍ يُقَادُونَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي السَّلَاسِلِ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہمارا رب ایسی قوم سے بہت خوش ہوتا ہے (اور اس پر اظہار تعجب فرماتا ہے) جنہیں جنت کی طرف زنجیروں میں باندھ کر لایا جائے گا۔
فائدہ: مفہوم یہ ہے کہ جب کسی کافر قیدی کو زنجیروں میں جکڑ کر دارالاسلام لایا جاتا ہے اور وہاں پہنچ کر وہ مشرف باسلام ہو جاتا ہے اور پھر اپنے اعمال صالحہ کے سبب وہ جنت کا مستحق قرار پاتا ہے تو وہ ایسا آدمی ہے جسے زنجیروں میں باندھ کر جنت کی طرف لایا گیا۔

2303- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْبَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ مَكِيثٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَنِي النَّضِيرِ فِي سَرِيَّةٍ وَكُنْتُ فِيهِمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَأْذِنُوا الْعَارَةَ عَلَى بَنِي الْمَلُوحِ بِالْكَدِيدِ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْكَدِيدِ لَقِينَا الْعَارَةَ بْنَ الْبَرَصَاءِ اللَّيْثِيَّ فَأَخَذَنَا فَقَالَ إِنَّمَا جِئْتُ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَإِنَّمَا خَرَجْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا إِنْ تَكُنْ مُسْلِمًا نَمُضُّكَ رَبَّاطْنَا يَوْمًا وَلَيْلَةً وَإِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ نَسْتَوْثِقُ مِنْكَ فَشَدَّ ذَنَا وَثَاقًا

حضرت جندب بن مکیث نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن غالب لیسٹی رضی اللہ عنہ کو ایک سر یہ میں امیر بنا کر بھیجا اور میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا اور آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ مقام کدید (یہ مکہ مکرمہ اور عسفان کے

درمیان پینتالیس میل کی مسافت پر ایک مقام کا نام ہے) پر قبیلہ بنی ملوح پر متفرق حملے کریں۔ پس ہم چل پڑے۔ یہاں تک کہ جب ہم مقام کدید پر پہنچے۔ تو ہماری ملاقات حارث بن برصاء لیشی سے ہوئی۔ تو ہم نے اسے پکڑ لیا۔ اس نے کہا: میں تو اسلام قبول کرنے کا ارادہ لے کر آیا ہوں اور میں رسول اللہ ﷺ کی طرف ہی نکلا ہوں۔ تو ہم نے اسے کہا: اگر تو مسلمان ہوگا تو پھر ہمارا ایک دن رات باندھنا تیرے لئے قطعاً نقصان دہ نہیں اور اگر تو غیر مسلم ہے تو ہم تجھے مضبوط باندھ کر مطمئن ہو جائیں گے۔ سو ہم نے اسے خوب مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا۔

2304۔ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَنَادٍ الْمِصْرِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا قَبِلَ نَجْدًا فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ أَنْ تَقْتُلَ تَقْتُلَ ذَا ذِمَّةٍ وَإِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَدُوُّمُ قَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَأَعَادَ مِثْلَ هَذَا الْكَلَامِ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْعَدُوِّ كَمَا مِثْلَ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ فِيهِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَسَأَقِي الْحَدِيثَ قَالَ عَيْسَى أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَقَالَ ذَا ذِمَّةٍ

حضرت سعید بن ابی سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ نجد کی طرف بھیجا اور وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی کو پکڑ کر لے آئے۔ اسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اور وہ اہل یمامہ کا سردار تھا۔ پس انہوں نے اسے مسجد نبوی کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ اس کی طرف تشریف لائے تو فرمایا: اے ثمامہ! تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا: اے محمد! میرے پاس خیر اور بھلائی ہے۔ اگر آپ قتل کر دیں گے تو آپ ایک صاحب دم کو قتل کریں گے۔ (اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ آپ لوگوں کے اصول کے مطابق میں واقعی مستحق قتل ہوں۔ اور دوسرا یہ کہ آپ مجھے قتل کرتے ہیں تو میرا خون بہا لینے والے موجود ہیں کیونکہ وہ اہل یمامہ کا سردار ہے) اور اگر آپ عنایت اور مہربانی فرمائیں گے تو آپ ایک شکر گزار پر مہربانی فرمانے والے ہوں گے اور اگر آپ مال کا ارادہ رکھتے ہیں تو آپ فرمائیے، آپ کو وہ عطا کر دیا جائے گا جو آپ چاہیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ یہاں تک کہ جب دوسرا دن آیا تو اسے فرمایا: اے ثمامہ! تیرے پاس کیا ہے؟ تو اس نے بھی پہلے دن کی طرح جواب دیا۔ پھر آپ ﷺ اسے چھوڑ کر چلے گئے یہاں تک کہ تیسرا دن آ گیا۔ پھر پہلے دنوں کی طرح گفتگو ہوئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثمامہ کو چھوڑ دو (اسے آزاد کر دو)۔ پس وہ مسجد کے قریب ہی نخلستان میں گیا۔ وہاں غسل کیا، پھر مسجد میں داخل ہوا اور پڑھا: "اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبداً ورسولہ" اور حدیث بیان کی۔ عیسیٰ نے کہا: ہمیں لیٹ نے خبر دی ہے اور ذام کی جگہ ذام کہا ہے۔

2305۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ قَدِمَ بِالْأَسَارِيِّ حِينَ قَدِمَ بِهِمْ وَسُودَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ عِنْدَ آلِ عَفْرَاءَ فِي مُنَاجِحِهِمْ عَلَى عَوْفٍ وَمُعَوِذِ ابْنِ عَفْرَاءَ قَالَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ عَلَيْهِنَّ الْحِجَابُ قَالَ تَقُولُ سُودَةُ وَاللَّهِ إِنِّي لَعِنْدَهُمْ إِذْ أَتَيْتُ قَقِيلَ هَوْلَاءِ الْأَسَارِيِّ قَدْ أَتَى بِهِمْ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ وَإِذَا أَبُو يَزِيدَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ مَجْبُوعَةٌ يَدَاةُ إِلَى عُنُقِهِ بِحَبْلِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا قَتْلًا أَبَا جَهْلٍ بِنِ هِشَامٍ وَكَانَا اسْتَدْبَا لَهُ وَلَمْ يَعْرِفَاهُ وَقَتْلًا يَوْمَ بَدْرٍ

یحییٰ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ نے بیان کیا ہے کہ جس وقت غزوہ بدر کے قیدیوں کو لایا گیا تو اس وقت ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعد رضی اللہ عنہا آل عفراء کے پاس ان کے اونٹوں کی جگہ میں عفراء کے دو بیٹوں حضرت عوف اور حضرت معوذ رضی اللہ عنہما (کی شہادت پر تعزیت کے لئے) موجود تھیں اور یہ ان کے لیے پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قسم بخدا میں ان کے پاس تھی اچانک میں آئی تو کہا گیا: یہ قیدی ہیں جنہیں پکڑ کر لایا گیا ہے۔ پس میں اپنے گھر کی طرف لوٹی (تو دیکھا) رسول اللہ ﷺ وہاں موجود ہیں۔ جبکہ ابو یزید سہیل بن عمرو کمرے کی ایک طرف میں بیٹھا ہوا ہے اور اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن سے رسی کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ ان دونوں (یعنی عوف اور معوذ ابن عفراء) نے ابو جہل بن ہشام کو قتل کیا تھا۔ ان دونوں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا لیکن اسے پہچانتے نہ تھے (حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کی طرف اشارہ کیا۔ یہ اس پر جھپٹے اور دیکھتے ہی دیکھتے اسے جہنم پہنچا دیا)۔ اور یہ دونوں بھی بدر کے دن شہید کر دیئے گئے۔ (بعض کتب میں قتل صیغہ معروف ہے تو پھر مفعول ابو جہل ہوگا اور معنی یہ ہوگا کہ ان دونوں نے بدر کے دن ابو جہل کو قتل کر دیا) اور بعض کتب میں یہ بھی ہے کہ قتل کرنے والے حضرت معاذ اور حضرت معوذ رضی اللہ عنہما عفراء کے دونوں بیٹے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ فِي الْأَسِيرِينَالُ مِنْهُ وَيُضْرَبُ وَيُقَرَّرُ

قیدی کو زجر و توبیخ کرنے، مارنے اور اس سے اقرار لیے جانے کا بیان

2306۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَدَبَ أَصْحَابَهُ فَانْطَلَقُوا إِلَى بَدْرٍ فَإِذَا هُمْ بِرِوَايَا قُرَيْشٍ فِيهَا عَبْدُ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ أَيْنَ أَبُو سُفْيَانَ فَيَقُولُ وَاللَّهِ مَا لِي بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ عِلْمٌ وَلَكِنْ هَذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ جَاءَتْ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ فَإِذَا قَالَ لَهُمْ ذَلِكَ ضَرَبُوهُ فَيَقُولُ دَعُونِي دَعُونِي أَخْبِرْكُمْ فَإِذَا تَرَكُوهُ قَالَ وَاللَّهِ مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ مِنْ عِلْمٍ وَلَكِنْ هَذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ أَقْبَلَتْ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ

قَدْ أَقْبَلُوا وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ يَسْمَعُ ذَلِكَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَتَضْمِرُونَ إِذَا صَدَقْتُمْ وَتَدْعُونَهُ إِذَا كَذَبْتُمْ هَذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ أَقْبَلَتْ لِتَسْتَعْمَأَ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا مَضْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَهَذَا مَضْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا جَاوَزَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ بِأَزْجُلِهِمْ فَسُحِبُوا فَالْقَوَانِي قَلِيبِ بَدْرٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو بلایا اور پھر تمام بدر کی طرف چل پڑے۔ اچانک ان کی نظر قریش کے پانی والے اونٹوں پر پڑی۔ ان میں بنی حجاج کا ایک سیاہ رنگ کا غلام بھی تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے اسے پکڑ لیا اور وہ اس سے یہ پوچھنے لگے: ابوسفیان کہاں ہے؟ وہ کہتا: قسم بخدا! اس کے بارے میں میرے پاس کوئی معلومات نہیں۔ البتہ یہ قریش کا لشکر آچکا ہے ان میں ابو جہل، عقبہ اور شیبہ ربیعہ کے دونوں بیٹے اور امیہ بن خلف سب آئے ہیں۔ جب اس نے انہیں یہ بتایا تو وہ اسے مارنے لگے۔ وہ کہتا: قسم بخدا! میرے پاس ابوسفیان کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ البتہ یہ قریش کا لشکر آ گیا ہے ان میں ابو جہل، عقبہ اور شیبہ ربیعہ کے دونوں بیٹے اور امیہ بن خلف سب آئے ہیں۔ اس دوران حضور نبی مکرم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور یہ باتیں سن رہے تھے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ تم اسے مارتے ہو جب وہ تم سے سچ بولتا ہے اور تم اسے چھوڑ دیتے ہو جب وہ تم سے جھوٹ بولتا ہے۔ یہ قریش کا لشکر آیا ہے تاکہ ابوسفیان کے قافلہ کی حفاظت کرے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آنے والے کُل یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور ساتھ ہی آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر بھی رکھا۔ یہ کُل فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور ساتھ ہی اپنا ہاتھ زمین پر رکھا۔ یہ کُل فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور ساتھ ہی اپنا ہاتھ زمین پر رکھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! ان میں سے کسی نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے تجاوز نہیں کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم فرمایا: تو انہیں پاؤں سے پکڑا گیا اور انہیں گھسیٹ کر بدر کے کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔

فائدہ: یہ حدیث طیبہ حضور نبی ﷺ کی عظمت علم اور وسعت نظر پر روشن دلیل ہے کہ جو واقعہ کُل وقوع پذیر ہونا تھا اس کی خبر آج دی اور کفار کے نام بتا کر ان کے گرنے کی جگہ کا تعین بھی کر دیا۔ بھلا کون ہے جو اس شان علم میں آپ کی عظمت و رفعت کا مقابلہ کر سکے۔ یقیناً کوئی نہیں۔ آپ ﷺ اپنے جملہ اوصاف و کمالات میں بے مثل اور بے نظیر ہیں۔

بَابُ فِي الْأَسِيرِ كَرَاهَةِ عَلَى الْإِسْلَامِ (قیدی کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کیے جانے کا بیان)

2307- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَدِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي السَّجِسْتَانِيَّ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ (1) قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَهَذَا لَفْظُهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ

1- ایک نسخہ میں محمد بن بشار ہے۔

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ الْمَرْأَةُ تَكُونُ مِقْلَاتًا فَتَجْعَلُ عَلَى نَفْسِهَا إِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ أَنْ تُهَوِّدَ كَقُلُوبِ أَجْلِيَّتِ بَنُو النَّضِيرِ كَانَ فِيهِمْ مِنْ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْمِقْلَاتُ الَّتِي لَا يَعْيشُ لَهَا وَلَدٌ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا تو وہ اپنے اوپر یہ نذر مانتی ہے کہ اگر اس کا بیٹا زندہ رہا تو وہ اسے یہودی بنائے گی۔ پھر جب بنو نضیر کو جلاوطن کیا گیا تو ان میں انصار کے کچھ بچے بھی تھے۔ تو انہوں نے کہا: ہم اپنے بیٹوں کو نہیں چھوڑ سکتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ ”دین میں کوئی جبر واکراہ نہیں ہے ہدایت کفر سے واضح ہو چکی ہے۔ (یعنی اب کوئی ابہام باقی نہیں رہا۔ ہدایت اور کفر بالکل جدا جدا ہیں اس لیے کسی کافر کو اسلام لانے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا)۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ مقلات وہ عورتیں ہیں جن کی اولاد زندہ نہ رہے۔

بَابُ قَتْلِ الْأَسِيرِ وَلَا يُعْرَضُ عَلَيْهِ الْإِسْلَامُ

(قیدی کو قتل کرنے اور اس پر اسلام پیش نہ کرنے کا بیان)

2308۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَضْرٍ قَالَ رَعِمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَسَتَاهُمْ وَابْنُ أَبِي سَرْحٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي سَرْحٍ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَايِعْ عَبْدَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَأْتِي فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ رَأَى كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا مَا نَدْرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فِي نَفْسِكَ إِلَّا أَوْ مَا كِ الْيُنَابِعِينَكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيِّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةٌ الْأَعْيُنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ أَخَا عُثْمَانَ مِنَ الرِّضَاعَةِ وَكَانَ الْوَلِيدُ بْنُ عَقْبَةَ أَخَا عُثْمَانَ لِأُمِّهِ وَضَرَبَهُ عُثْمَانُ الْحَدَّ إِذْ شَرِبَ الْخَمْرَ

حضرت مصعب بن سعد نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: جب فتح مکہ کا دن تھا تو رسول اللہ ﷺ نے سوائے چار مردوں اور دو عورتوں کے تمام لوگوں کو امان دے دی اور آپ ﷺ نے ان کے نام بھی بتائے۔ ان میں ابن ابی سرح بھی تھے اور آگے حدیث بیان کی اور کہا کہ ابن ابی سرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس چھپ گیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لئے بلایا تو آپ اسے بھی لے آئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا سراپا اٹھایا اور اسی کی طرف دیکھا۔ تین بار ایسا ہوا۔ پھر آپ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں کوئی بھی دانا اور زیرک آدمی نہیں تھا جو اس وقت کھڑا ہو جاتا جب اس نے مجھے دیکھا ہے کہ میں نے اپنا ہاتھ اس کی بیعت

سے روک لیا ہے اور وہ اسے قتل کر دیتا۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ کے دل میں کیا ہے۔ آپ نے کیوں نہ ہماری طرف اپنی آنکھ سے اشارہ کر دیا ہوتا۔ (تو ہم فوراً اس کی تعمیل کرتے) آپ ﷺ نے فرمایا: کسی نبی علیہ السلام کے لیے یہ مناسب نہیں ہوتا کہ اس کی آنکھ خیانت کی مرتکب ہو۔ (ایسے اشارے کرنا نبی کی شان اور عظمت کے لائق نہیں ہوتا بلکہ وہ جو کام کرتا ہے صریح اور واضح کرتا ہے)۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ عبد اللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے اور ولید بن عقبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اخیافی بھائی تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اس پر حد لگائی تھی کیونکہ اس نے شراب پی تھی۔

2309۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدِ بْنِ يَرْبُوعِ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ أَزْبَعَةٌ لَا أَوْ مِنْهُمْ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ فَسَبَّاهُمْ قَالَ وَقَيْنَتَيْنِ كَاتَتَا لِمُقَيْسٍ فَقَتِلَتْ إِحْدَاهُمَا وَأَفْلَتَتِ الْأُخْرَى فَأَسْلَمَتْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ أَفْهَمْ إِسْنَادَهُ مِنْ ابْنِ الْعَلَاءِ كَمَا أَحِبُّ

عمر بن عثمان بن عبد الرحمن بن سعید بن یزید بن یزید بن یزید بن یزید نے بیان کیا ہے کہ میرے دادا نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا: چار آدمی ہیں جن میں سے ایک نے اسے نہیں دیا اور نہ ہی حرم میں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے نام بھی ذکر کیے اور دونوں یاں ہیں جو مقیس (بن صباہ) کی ہیں (اور دونوں رسول اللہ ﷺ کی جو کیا کرتی تھیں) پس ان میں سے ایک تو قتل کر دی گئی اور دوسری بھاگ گئی۔ بعد ازاں وہ اسلام لے آئی۔ ابو داؤد نے کہا ہے: میں ابن علاء سے اس کی سند اس طرح نہیں سمجھا جیسا میری پسند تھی۔ (یعنی میں اچھی طرح اس سند سے واقف نہیں ہوا)۔

2310۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ شَهَابِ بْنِ مَالِكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْبِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ اسْمُ ابْنِ خَطَلٍ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَ أَبُو بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيُّ قَتَلَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ در آنحالیکہ آپ ﷺ کے سر پر خود تھا۔ جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو اتنے میں ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ابن خطل غلاف کعبہ کے ساتھ چمٹا پڑا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ ابن خطل کا نام عبد اللہ تھا اور اسے ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

فائدہ: امام خطابی نے ابن خطل کے قتل کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اسے ایک انصاری کے ساتھ کسی کام سے بھیجا تھا اور انصاری کو اس کا امیر بنایا تھا۔ راستے میں ابن خطل نے انصاری کو قتل کر دیا اور سامان لوٹ لیا۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قصاصاً اس کے قتل کا حکم دے دیا اور بعض شراح نے لکھا ہے کہ کمانی القسطلانی ص 317 ج 3 کہ اس کے قتل کے متعدد اسباب ہیں: جنایت قتل، کفر و ارتداد اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایذا اور جھوٹ۔ (ہکذافی الدر المنضود ص 415، ج 4)

بَابُ فِي قَتْلِ الْأَسِيرِ صَبْرًا (قیدی کو مجبوس کر کے قتل کرنے کا بیان)

2311۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الرَّبِيعُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّبِيعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنْبَسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَرَادَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ أَنْ يَسْتَعْمِلَ مَسْرُوقًا فَقَالَ لَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُقْبَةَ أَسْتَعْمِلُ رَجُلًا مِنْ بَقَايَا قَتْلَةِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَكَانَ فِي أَنْفُسِنَا مَوْثُوقَ الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَنَا أَرَادَ قَتْلَ أَبِيكَ قَالَ مَنْ لِلصَّبِيَةِ قَالَ النَّارُ فَقَدْ رَضِيَتْ لَكَ مَا رَضِيَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عمر بن مرہ نے ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا کہ ضحاک بن قیس نے مسروق کو عامل بنانے کا ارادہ کیا تو عمارہ بن عقبہ نے اسے کہا: کیا تو ایسے آدمی کو عامل مقرر کر رہا ہے جو قاتلین عثمان کی باقیات میں سے ہے؟ تو مسروق نے اسے کہا: ہمیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے اور ہماری نظروں میں وہ حدیث بیان کرنے میں ثقہ اور معتبر ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے جب تیرے باپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ (مراد عقبہ بن ابی معیط ہے جس نے حالت نماز میں رسول اللہ ﷺ پر غلیظ اور جھڑالی تھی)۔ تو اس نے کہا تھا: میرے ان بچوں کا پرسان حال کون ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آگ۔ تحقیق میں تیرے لیے اس پر راضی ہوں جس پر تیرے لیے رسول اللہ ﷺ راضی ہوئے۔ (یعنی آگ)۔

بَابُ فِي قَتْلِ الْأَسِيرِ بِالنَّبْلِ (قیدی کو تیروں کے ساتھ قتل کرنے کا بیان)

2312۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٍو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ ابْنِ تَعْلَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأَبَى بِأَرْبَعَةِ أَعْلَاجٍ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَمَرِيهِمْ فَقَتَلُوا صَبْرًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ لَنَا غَيْرُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ وَهَبٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ بِالنَّبْلِ صَبْرًا فَبَدَغَ ذَلِكَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا فَبَدَغَ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأَعْتَقَ أَرْبَعًا رِقَابًا

ابن تعلی نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت عبد الرحمن بن خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کے ساتھ جنگ میں شریک تھے کہ ان کے پاس دشمن کے چار بھاری بھر کم عجمی کافر لائے گئے تو آپ نے ان کے بارے میں (قتل کا) حکم دے دیا تو وہ مجبوس حالت میں قتل کر دیئے گئے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ ہمیں اس حدیث میں سعید عن ابن وہب کی سند کے سوا کسی اور نے یہ کہا ہے کہ وہ مجبوس حالت میں تیروں کے ساتھ قتل کر دیئے گئے۔ پس جب یہ خبر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: آپ ﷺ مجبوس کے قتل سے منع فرماتے تھے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر مرغی بھی ہو تو میں اسے بھی مجبوس حالت میں نہ قتل کروں۔ پس جب یہ خبر حضرت عبد الرحمن بن خالد بن ولید کے پاس پہنچی تو انہوں نے (بطور کفارہ) چار غلام آزاد کیے۔

فائدہ: یہی بندہ مومن کی شان ہے کہ اگر خطا ہو جائے تو پھر اسے تسلیم کرتے ہوئے فوراً تدارک کی کوشش کی جائے۔ اس طرح آدمی اس غلطی کی سزا سے اور آئندہ غلطی کے ارتکاب سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

بَاب فِي الْمَنِّ عَلَى الْأَسِيرِ بَغِيرِ فِدَاءٍ

قیدی پر احسان کرتے ہوئے بغیر فدیہ کے اسے آزاد کرنے کا بیان

2313۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ مِنْ جِبَالِ التُّعَيْمِ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لِيَقْتُلُوهُمْ فَأَخَذَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلْمًا فَأَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ إِلَى آخِرِ آيَةِ

حضرت ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ (حدیبیہ کے سال) اہل مکہ میں سے اسی افرادِ تعیم کے پہاڑوں سے نماز فجر کے وقت حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام پر اتر آئے تاکہ وہ انہیں (نعوذ باللہ) قتل کر دیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے انہیں بڑی سہولت اور آسانی کے ساتھ پکڑ لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے وادی مکہ مکرّمہ میں۔ اہل آخر الآیہ۔ (یعنی تمہیں ان کے شر سے محفوظ رکھا اور تمہارے ذہنوں میں بھی یہ خیال پیدا نہیں ہونے دیا کہ تم انہیں قتل کر دو اور یہی مصلحت وقت کا تقاضا تھا)۔

2314۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ عَدِي حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّثْنَى لَأَطَلْتُهُمْ لَهُ

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کو فرمایا تھا: اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور وہ میرے ساتھ ان بدبودار لوگوں کے بارے میں گفتگو کرتا تو میں اس کی خاطر انہیں چھوڑ دیتا۔

فائدہ: کہا گیا ہے کہ مطعم بن عدی کا حضور ﷺ پر ایک احسان تھا کہ آپ ﷺ جب طائف تشریف لے گئے اور ان لوگوں نے آپ کو خوب ستایا اور اذیت پہنچائی اور آپ اسی حالت میں واپس تشریف لائے تو اس دوران اس نے آپ ﷺ کی اعانت کی تھی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے یہ بات جبیر کی تطیب قلب اور اس کی تالیف کے لیے فرمائی تھی کیونکہ اس وقت وہ اسلام نہ لائے تھے۔ (بذل الجہود، ص 240، ج 12)

بَاب فِي فِدَاءِ الْأَسِيرِ بِالْمَالِ (قیدی سے مال کے ساتھ فدیہ لے کر اسے آزاد کرنے کا بیان)

2315۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُجَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ

الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ فَأَخَذَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ
الْفِدَاءَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُشْخِنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَخَذْتُمْ مِنْ
الْفِدَاءِ ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَهُمُ الْغَنَائِمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُسْأَلُ عَنْ اسْمِ أَبِي نُوحٍ فَقَالَ إِشْ تَصْنَعُ
بِاسْمِهِ اسْمُهُ اسْمٌ شَنِيعٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ اسْمُ أَبِي نُوحٍ قُرَادٌ وَالصَّحِيحُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَزْوَانَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بدر کا دن تھا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے (بدر کے قیدیوں سے) فدیہ
لیا (اور انہیں آزاد کر دیا) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”نہیں مناسب نبی کے لئے کہ اس کے پاس جنگی قیدی ہوں
یہاں تک کہ زمین میں غلبہ حاصل کر لے۔ تم چاہتے ہو دنیا کا سامان اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے (تمہارے لیے) آخرت اور اللہ
تعالیٰ بڑا غالب (اور) دانا ہے۔ اگر نہ ہوتا حکم الہی پہلے سے (کہ خطا اجتہادی معاف ہے) تو ضرور پہنچتی تمہیں بوجہ اس (فدیہ
کے) جو تم نے لیا ہے بڑی سزا“۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے غنائم حلال کر دیئے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: میں نے احمد
بن حنبل سے سنا کہ ان سے ابو نوح کے نام کے بارے میں سوال کیا جاتا تھا۔ تو وہ کہتے تھے: تو اس کے نام کو کیا کرے گا۔ اس کا
نام تو انتہائی برائے نام ہے۔ ابو داؤد نے بیان کیا: ابو نوح کا نام قراد (چچڑی) تھا اور صحیح یہ ہے کہ عبدالرحمن بن غزوان تھا۔

2316۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْبَارِكِ الْعَيْشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
الْعَنَسِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ فِدَاءَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعَ مِائَةِ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر اہل جاہلیت کے لیے
چار سو درہم فدیہ فی آدمی مقرر کیا تھا۔ (یعنی غزوہ بدر کے ہر قیدی سے چار سو درہم یا ان کے برابر مال بطور فدیہ وصول کیا گیا اور
انہیں رہا کر دیا گیا)۔

2317۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ
عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ فِدَاءِ
أَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ رَفَى لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَقَالُوا نَعَمْ وَكَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ
وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمْ زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاَهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب مکہ مکرمہ کے باسیوں نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا
تو حضرت زینب بنت رسول اللہ ﷺ نے بھی (اپنے خاوند) ابو العاص کے فدیہ کے لیے کچھ مال بھیجا تھا اور اس میں انہوں
نے اپنا وہ ہار بھی بھیجا تھا جو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس ہوا کرتا تھا اور انہوں نے وہ ہار ابو العاص سے شادی

وہ اس طرح کر لے۔ تو لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم ان کے لیے اس پر خوش ہیں۔ (یعنی ہم بلا عوض قیدیوں کو آزاد کرنے پر خوش اور راضی ہیں) پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی۔ (یعنی دونوں فریقوں کو علیحدہ کرنا ممکن نہیں) لہذا تم (اپنی اپنی قیام گاہ میں) لوٹ جاؤ۔ یہاں تک کہ (مشاورت کے بعد) تمہارے سردار تمہارا معاملہ ہمارے پاس پیش کریں۔ چنانچہ وہ لوگ واپس چلے گئے اور ان کے قائدین نے ان کے ساتھ گفتگو کی اور ان لوگوں نے انہیں بتایا کہ وہ اس پر خوش ہیں اور انہوں نے اجازت دے دی ہے۔ (کہ قیدیوں کو بلا عوض واپس لوٹا دیا جائے)۔

2319۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُدُّوا عَلَيْنِهِمْ نِسَائِهِمْ وَأَبْنَائَهُمْ فَمَنْ مَسَكَ بِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْقَيْئِ فَإِنَّ لَهُ بِهِ عَلَيْنَا سِتٌّ فَرَأَيْتُمْ مِنْ أَوْلِ شَيْئِ يُفِيئُهُ اللَّهُ عَلَيْنَا ثُمَّ دَنَا يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ مِنْ بَعِيدٍ فَأَخَذَ وَبَرَّةً مِنْ سَنَامِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ هَذَا الْقَيْئِ شَيْءٌ وَلَا هَذَا وَرَفَعَ أَصْبُعِيهِ إِلَّا الْخُمْسَ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَذُوا الْخِيَاطَ وَالنَّخِيضَ فَقَامَ رَجُلٌ فِي يَدِهِ كَبَّةٌ مِنْ شَعْرِ فَقَالَ أَخَذْتُ هَذِهِ لِأُصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا مَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ أَمَا إِذْ بَلَغْتَ مَا أَرَى فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا وَنَبَذَهَا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ان کی عورتیں اور ان کے بچے واپس لوٹا دو اور جو کوئی اس مال غنیمت سے کوئی شے رکھنا چاہے تو اس کے لیے اس کے عوض ہمارے ذمہ چھ اونٹ ہیں جو اس پہلے مال سے ادا کریں گے جو مال غنیمت اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرمائے گا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ ایک اونٹ کے قریب ہوئے اور اس کی کوہان سے بال لیا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اس مال غنیمت میں سے میرے لیے کوئی شے نہیں ہے اور نہ ہی یہ۔ اور ساتھ ہی اپنی انگلیاں اٹھالیں۔ (یعنی بال کو ہاتھ سے چھوڑ دیا) سوائے خمس کے اور خمس بھی تم ہی پر لوٹا یا جاتا ہے۔ (یعنی جہاد اور تمہاری دیگر حاجات کے لیے خرچ کیا جاتا ہے)۔ (لہذا تمہارے لیے بھی اپنے حق کے سوا اس مال میں سے کوئی شے نہیں ہے)۔ پس تم دھاگہ اور سوئی بھی ادا کر دو۔ (یعنی اگر کسی نے یہ بھی لیے ہیں تو واپس کر دے) پھر ایک آدمی کھڑا ہوا اس کے ہاتھ میں بالوں کا ایک گچھا تھا۔ اس نے عرض کی: میں نے اپنے نمدہ کو درست کرنے کے لیے لیا تھا۔ (نمدہ سے مراد اونٹ کے پالان کے نیچے والا کپڑا ہے)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں جو حصہ میرا اور بنی عبدالمطلب کا ہے وہ تو تیرے لیے ہے۔ (لیکن جو اس میں دوسروں کا حصہ ہے اس کی اجازت خود لے لے) تو اس نے کہا: یہ بات یہاں تک پہنچ گئی ہے جو میں دیکھ رہا ہوں (یعنی یہ اتنا بڑا جرم ہے)۔ تو پھر مجھے اس کی کوئی حاجت اور ضرورت نہیں اور پھر اسے پھینک دیا۔ (اور چلا گیا)

بَابُ فِي الْإِمَامِ يُقِيمُ عِنْدَ الظُّهُورِ عَلَى الْعَدُوِّ بِعَرَصَتِهِمْ

شمن پر غلبہ پانے کے وقت ان کی سرزمین پر امام کے مقیم رہنے کا بیان

2320- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْعٌ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا غَلَبَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرَصَةِ ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى إِذَا غَلَبَ قَوْمًا أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ بِعَرَصَتِهِمْ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَطْعَنُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَدِيمِ حَدِيثِ سَعِيدٍ لِأَنَّهُ تَغْيِيرُ سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَلَمْ يُخْرِجْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا بِأَخْرَاقٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُقَالُ إِنَّ وَكَيْعًا حَصَلَ عَنْهُ فِي تَغْيِيرِهِ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم پر غلبہ پاتے تو اس کی سرزمین پر تین دن تک قیام فرما رہتے۔ ابن مثنیٰ نے بیان کیا ہے کہ جب آپ ﷺ کسی قوم پر غلبہ پاتے تو آپ ﷺ تین دن تک ان کی زمین پر اقامت اختیار کرنا پسند فرماتے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یحییٰ بن سعید اس حدیث میں طعن کرتے ہیں اس لئے کہ یہ سعید کی پہلی حدیثوں میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ پینتالیس سال کی عمر میں (ان کی قوت حفظ) بدل چکی تھی (یعنی کمزور ہو گئی تھی) اور انہوں نے یہ حدیث بھی آخر میں ہی بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ کہا جاتا ہے: کسب نے ان سے یہ حدیث قوت حفظ بدل جانے کے بعد ہی حاصل کی ہے۔

فائدہ: تین دن مقیم رہنے کی کئی وجہیں بیان کی گئی ہیں: ایک تو یہ کہ اس زمین پر بھی معبود حقیقی کی کچھ عبادت کر کے زمین کا کچھ حق ادا کیا جائے، دوسرا اپنی قوت و طاقت کا مزید اظہار ہوتا کہ کسی کو اس پر دوبارہ قبضہ کرنے کا خیال پیدا نہ ہو اور تیسرا یہ کہ لشکر میں شامل افراد اور ان سے متعلقہ جانور کئی دنوں کی مسلسل مشقت اور تھکاوٹ کے بعد کچھ آرام کر لیں تاکہ چستی اور قوت دوبارہ بحال ہو جائے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ (قیدیوں کے درمیان تفریق کرنے کا بیان)

2321- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ فَزَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَتَهَاةُ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ وَرَدَّ الْبَيْعَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَمَيْمُونٌ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا قَتَلَ بِالْجَنَاحِ وَالْجَنَاحُ سَنَةٌ ثَلَاثٌ وَتَمَّانِينَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَرَّةُ سَنَةٌ ثَلَاثٌ وَسِتِّينَ، وَقَتَلَ ابْنُ الرَّبِيعِ سَنَةً ثَلَاثٌ وَسَبْعِينَ

حضرت ميمون بن ابی شیبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی اور اس کے بیٹے کے درمیان تفریق کر دی۔ (یعنی انہیں علیحدہ علیحدہ فروخت کر دیا)۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں اس سے منع فرمایا اور بیع کو رد فرمایا

دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میمون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ میمون جنگ جہاد میں قتل ہو گئے اور جہاد کی جنگ 83ھ میں واقع ہوئی۔ ابوداؤد نے کہا کہ واقعہ حرہ 63ھ میں پیش آیا اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما 73ھ میں شہید ہوئے۔

بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الْمُدْرِكِينَ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمْ

(بالغ قیدیوں کے درمیان تفریق کی رخصت کا بیان)

2322۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمْرًا عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَغَزَوْنَا فَزَارَةَ فَسَنْنَا الْغَارَةَ ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى عُنُقِ مِنَ النَّاسِ فِيهِ الدَّرِيَّةُ وَالنِّسَاءُ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَقَامُوا فَجِئْتُ بِهِمْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فِيهِمْ امْرَأَةٌ مِنْ فَزَارَةَ وَعَلَيْهَا قِشْمَانٌ أَدِيمٌ مَعَهَا بَيْتٌ لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَنَقَلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبِي الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَقَدْ أُعْجِبْتَنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَسَكَتَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْعَدْلِ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبِي الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا وَهِيَ لَكَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَفِي أَيْدِيهِمْ أَسْرَى فَقَادَاهُمْ بِتِلْكَ الْمَرْأَةَ

حضرت ایاس بن سلمہ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے مجھے بیان کیا کہ ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت میں نکلے اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں ہم پر امیر مقرر فرمایا۔ تو ہم نے بنی فزارہ کے ساتھ جنگ لڑی اور ہم نے پر زور حملہ کیا (اور ہم نے انہیں خوب لوٹا اور فتح حاصل کر لینے کے بعد) میں نے لوگوں کی ایک جماعت کو دیکھا۔ اس میں بچے بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں۔ تو میں نے ایک تیر پھینکا اور وہ ان کے اور پہاڑ کے درمیان جا گرا۔ پس وہ وہیں رک گئے اور میں انہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ ان میں بنی فزارہ کی ایک عورت تھی۔ وہ پوستین پہنے ہوئے تھی۔ اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جو عرب کی حسین ترین عورتوں میں سے تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی بیٹی مجھے بطور انعام عطا فرمادی۔ پھر میں مدینہ طیبہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے شرف ملاقات بخشا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے سلمہ! یہ عورت مجھے ہبہ کر دے۔ میں نے عرض کی: قسم بخدا! یہ مجھے خوب پسند ہے اور ابھی تک میں اس کے قریب نہیں گیا۔ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ جب دوسرا دن آیا تو پھر بازار میں رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ! یہ عورت مجھے ہبہ کر دے تیرے باپ کی قسم! تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ، قسم بخدا! میں ابھی تک اس کے قریب نہیں گیا اور اب یہ آپ کے لیے ہبہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے اہل مکہ کی طرف بھیجا در آنحالیکہ ان کے قبضے میں مسلمان قیدی تھے اور آپ نے اس عورت کو ان کا فدیہ قرار دیا۔ (یعنی یہ عورت انہیں دے کر اپنے قیدی آزاد کرا لیے۔ حقیقتاً یہی وہ حکمت تھی جس کے پیش نظر آپ ﷺ اس کا مطالبہ بار بار کر رہے تھے)۔

بَابُ فِي النَّالِ يُصِيبُهُ الْعَدُوُّ مِنْ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ يُدْرِكُهُ صَاحِبُهُ فِي الْغَنِيَّةِ

ایسے مال کا بیان جسے ایک بار دشمن مسلمانوں سے لیجائے پھر اس کا مالک اسے مال غنیمت میں پالے
2323۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ سُهَيْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غُلَامًا
لِابْنِ عُمَرَ أَتَى إِلَى الْعَدُوِّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَقْسِمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ
غَيْرُهُ رَدَّاهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ۱

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا ایک غلام دشمن (کفار) کی طرف بھاگ گیا۔ پھر مسلمانوں نے اس
پر غلبہ پالیا تو رسول اللہ ﷺ نے وہ غلام حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو واپس لوٹا دیا اور اسے تقسیم نہیں کیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے
کہ ان کے سوا دوسرے راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وہ غلام واپس لوٹایا۔

2324۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَغْنِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ تَمِيمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّاهُ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
وَأَبَى عَبْدُ لَهُ فَلَحِقَ بِأَرْضِ الرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّاهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ان کا ایک گھوڑا بھاگ گیا اور اسے دشمنوں نے پکڑ لیا۔ پھر مسلمان ان پر
غالب آگئے تو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں وہ گھوڑا انہیں واپس لوٹا دیا گیا۔ اور ان کا ایک غلام بھاگ گیا اور وہ روم
کے علاقے میں جا پہنچا۔ پھر مسلمانوں نے ان پر غلبہ پالیا تو حضور نبی مکرم ﷺ کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے
وہ غلام انہیں واپس لوٹا دیا۔

بَابُ فِي عَيْدِ الْمَشْرِكِينَ يَلْحَقُونَ بِالْمُسْلِمِينَ فَيُسَلِّمُونَ

ایسے مشرک غلاموں کا بیان جو مسلمانوں کے ساتھ آ ملتے ہیں اور پھر اسلام قبول کر لیتے ہیں

2325۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ
بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدَانُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيَهُمْ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي
دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رُدُّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ
مَا أَرَأَيْكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ
عُتْقَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حدیبیہ کے دن صلح سے پہلے کئی غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

آپ نے آپ ﷺ کی طرف لکھ بھیجا: اے محمد! قسم بخدا! یہ آپ کی طرف آپ کے دین میں رغبت رکھتے ہوئے نہیں نکلے بلکہ یہ تو غلامی سے بھاگتے ہوئے نکلے ہیں۔ تو کچھ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ انہوں نے سچ کہا ہے لہذا آپ انہیں ان کی طرف واپس بھیج دیجئے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ سخت غصے ہوئے اور فرمایا: اے گروہ قریش! میں تمہیں دیکھ رہا ہوں تم باز نہیں آؤ گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے کو بھیجے جو اس پر (یعنی غلاموں کو واپس بھیجنے پر) تمہاری گردنیں مار دے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں واپس لوٹانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں۔

بَابُ فِي إِبَاحَةِ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

دارالحرب میں اناج (کھانے کی اشیاء) کی اباحت کا بیان

2326۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَنْزَلَةَ الرَّبِيعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ جَيْشًا غَنِمُوا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمْ الْخُمْسُ .
حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں ایک لشکر کو کچھ اناج اور شہد مال غنیمت کے طور پر حاصل ہوا تو ان سے خمس نہ لیا گیا۔ (فوائد واسعة)
فائدہ: کھانے پینے کی چیزوں کے بارے میں تو علماء کا اتفاق ہے کہ ان میں تصرف عند الضرورت بقدر الضرورت مجاہدین کے لیے جائز ہے اگرچہ بغیر اذن امام ہی کے ہو۔ (کما قال عیاض)۔

2327۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَالتَّعْنَبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمِ يَوْمِ خَيْبَرَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَأَلْتَمَسْتُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَا أُعْطَى مِنْ هَذَا أَحَدًا الْيَوْمَ شَيْئًا قَالَ فَأَلْتَمَسْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَّبِعُنِي إِلَى
حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی کہ غزوہ خیبر کے دن چربی کا ایک تھیلا لٹکا ہوا دکھائی دیا۔ سو میں اس کی طرف آیا اور اسے اپنے قبضے میں لے گیا۔ اور پھر یہ کہا: آج تو میں اس میں سے کسی کو کوئی شے نہ دوں گا۔ پھر فرماتے ہیں کہ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ میرے اس عمل پر تبسم فرما رہے تھے۔ (اور طیالیسی کی روایت میں اس کے بعد یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ”ہولک“ کہ اچھا یہ تم ہی لے لو)۔

بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّهْبِ إِذَا كَانَ فِي الطَّعَامِ قَلِيلٌ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

تقسیم سے قبل مال غنیمت سے مال لینے کی ممانعت کا بیان جبکہ

دارالحرب میں کھانے پینے کی اشیاء کی قلت ہو

2328۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ قَالَ كُنَّا مَعَهُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُرَّةَ بَكَابِلَ فَأَصَابَ النَّاسَ غَنِيمَةً فَاتَّهَبُوهَا فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
يَنْهَى عَنِ الثُّهْبِيِّ فَرَدُّوهُمَا أَخْذُوا فَقَسَمَهُ بَيْنَهُمْ

حضرت یعلیٰ بن حکیم نے ابی لبید سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم عبدالرحمن بن سرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کابل میں تھے تو وہاں لوگوں کو مال غنیمت حاصل ہوا تو انہوں نے تقسیم سے پہلے ہی اسے لوٹ لیا۔ حضرت عبدالرحمن خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ تقسیم سے قبل مال غنیمت اٹھالینے سے منع فرماتے تھے۔ نتیجتاً لوگوں نے جو مال لیا تھا وہ واپس کر دیا۔ پھر آپ نے وہ مال ان کے درمیان تقسیم کر دیا۔

2329۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَحْقٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِيدٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تُخَسِّنُونَ يَعْزِي الطَّعَامَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَصَبْنَا طَعَامًا
يَوْمَ خَيْبَرَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ

حضرت عبداللہ بن ابی اویسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے کہا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں (مال غنیمت کے) اناج سے خمس نکالا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم نے غزوہ خیبر کے دن مال غنیمت میں غلہ حاصل کیا۔ پس ایک آدمی آتا تھا اور اس سے اتنی مقدار لے لیتا تھا جو اس کے لیے کافی ہوتی اور پھر وہ چلا جاتا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ اگر کھانے پینے کی اشیاء کی قلت نہ ہو بلکہ یہ وہ مقدار میں موجود ہوں تو پھر بقدر حاجت لے لینے میں کوئی حرج نہیں)۔

2330۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ النَّاسَ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَجَهْدٌ وَأَصَابُوا غَنِيمًا فَاتَّهَبُوهَا فَإِذَا
قُدُورُنَا لَتَغْلِي إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَوْسِهِ فَأَكْفَأُ قُدُورَنَا بِقَوْسِهِ ثُمَّ جَعَلَ يُرْمِلُ اللَّحْمَ بِالشُّبَابِ
ثُمَّ قَالَ إِنَّ الثُّهْبَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ النِّيتَةِ أَوْ إِنَّ النِّيتَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ الثُّهْبَةِ الشُّكُّ مِنْ هَذَا

ابوالاحوص نے عاصم یعنی ابن کلیب سے، انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے انصار کے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک سفر پر نکلے۔ اس میں لوگوں کو شدید حاجت اور سخت مشقت کا سامنا کرنا پڑا۔ اور انہوں نے مال غنیمت پالیا اور پھر تقسیم سے پہلے ہی اس سے لے لیا۔ بے شک ہماری ہانڈیاں (چولہوں پر) ابل رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قوس کے سہارے چلتے ہوئے تشریف لائے اور اپنی قوس سے ہماری ہانڈیوں کو الٹا کر دیا اور ان میں موجود گوشت کو مٹی میں ملانا شروع کر دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: تقسیم سے پہلے مال غنیمت سے مال اٹھالینا مردار سے زیادہ حلال نہیں ہے۔ یا فرمایا: بے شک مردار تقسیم سے قبل مال غنیمت سے مال اٹھالینے کی نسبت زیادہ حلال نہیں ہے۔ راوی کو حدیث ہناد سے شک ہے۔ (یعنی جس طرح مردار حرام ہے اسی طرح مال غنیمت سے مال اٹھانا بھی حرام ہے۔ تو آپ ﷺ نے یہ تہدید یا تو اس لیے فرمائی کہ اس وقت طعام کی قلت تھی۔ یا پھر لوگوں نے اپنی حاجت سے زیادہ مال اٹھالیا اور قلت کی حالت میں مال اٹھانا اور ضرورت سے زیادہ اٹھانا دونوں طریقے صحیح نہیں۔ تبھی تو آپ نے گوشت مٹی میں ملا کر ضائع

کر دیا اور عملاً بتا دیا کہ اس طرح کھانا حرام ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ فِي حَنْبِلِ الطَّعَامِ مِنْ أَرْضِ الْعَدُوِّ (دار الحرب سے کھانے پینے کی اشیاء اٹھالینے کا بیان)

2331- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ حَرَشِيفٍ الْأَزْدِيَّ حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزْرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِيهِ حَتَّىٰ إِن كُنَّا لَنَنْزِعُهُ إِلَىٰ رِحَالِنَا وَأَخْرَجْتُمُنَّ مِنْهُ مُنَلَّأَةً

قاسم مولى عبد الرحمن نے حضور نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم دوران جہاد اونٹ کھا لیتے تھے۔ (یعنی اپنی حاجت کے وقت مال غنیمت سے اونٹ پکڑ کر ذبح کر لیتے اور اس کا گوشت کھا لیتے تھے) اور ہم اسے تقسیم نہ کرتے تھے۔ (یعنی مال غنیمت کی تقسیم میں اسے شامل نہ کرتے تھے)۔ یہاں تک کہ جب ہم اپنے ٹھکانوں کی طرف لوٹتے تھے تو ہماری خورجیاں اسی گوشت سے بھری ہوتی تھیں۔ (یہ بھی درست ہو سکتا ہے جب رحال سے مراد وہ عارضی ٹھکانے اور اقامت گاہیں ہوں جو دار الحرب میں انہوں نے بنا رکھی تھیں اور اگر مراد مدینہ طیبہ میں ان کے گھر ہوں تو پھر مال غنیمت کو تقسیم سے پہلے دار الحرب سے منتقل کرنا جائز نہیں بشرطیکہ آدمی اس پر ملکیت کا دعویٰ نہ ہو۔ ہاں امانتاً اٹھا کر لانا جائز ہے)۔

بَابُ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ إِذَا فَضَلَ عَنِ النَّاسِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

کھانے پینے کی اشیاء کو بیچنے کا بیان جبکہ وہ دار الحرب میں لوگوں کی ضروریات سے زائد ہوں

2332- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ حَنْزَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الْعَزِيزِ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْأَزْدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ قَالَ رَأَيْتُنَا مَدِينَةَ قَنْسَرِينَ مَعَ شُرْحَبِيلِ بْنِ السَّبْطِ فَلَمَّا فَتَحَهَا أَصَابَ فِيهَا غَنَمًا وَبَعَرْنَا فَقَسَمَ فِينَا طَائِفَةٌ مِنْهَا وَجَعَلَ بَعِثْتَهَا فِي الْمَغْنَمِ فَلَقِيْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مُعَاذٌ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ فَأَصَبْنَا فِيهَا غَنَمًا فَقَسَمَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَائِفَةٌ وَجَعَلَ بَعِثْتَهَا فِي الْمَغْنَمِ

عبد الرحمن بن غنم نے بیان کیا ہے کہ ہم نے شرحبیل بن سمط کی قیادت میں شہر قنسرین (شام کے ساحلی شہروں میں سے ایک ہے) کا محاصرہ کیا اور جب اسے فتح کیا تو اس میں کافی تعداد میں بکریاں اور گائیں مال غنیمت میں حاصل ہوئیں۔ پس انہوں نے ان میں سے کچھ ہم میں تقسیم کر دیں اور بقیہ مال غنیمت میں رکھ دیں۔ پھر میری ملاقات حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان کے سامنے یہ بیان کیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم غزوہ خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ ہم نے اس میں بہت سے ریوز پائے تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ ہم میں تقسیم فرمادئے اور بقیہ مال غنیمت میں رکھ دیئے۔ (گویا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا کہ جو کچھ شرحبیل نے کیا ہے وہ درست ہے اور طریقہ مصطفیٰ کریم ﷺ کے مطابق ہے)۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِعُ مِنَ الْغَنِيمَةِ بِالسَّيِّئِ

(مال غنیمت کی کسی شے سے آدمی کے نفع اٹھانے کا بیان)

2333- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ النَّعْنَعِيُّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتَقَنُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى تَجِيبَ عَنْ حَنْشِ السُّنْعَانِيِّ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ 1، فَلَا يَرْكَبُ دَابَّةً مِنْ فَيْئِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مِنْ فَيْئِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّاهُ فِيهِ

حضرت روایف بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی سواری پر سوار نہ ہو۔ یہاں تک کہ جب وہ اسے کمزور کر دے تو پھر اسے مال غنیمت میں لوٹا دے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا نہ پہنے۔ یہاں تک کہ جب وہ اسے پرانا اور بوسیدہ کر چکے تو اسے واپس مال غنیمت میں رکھ دے۔

فائدہ: جمہور کے نزدیک ان اشیاء کا استعمال بلا ضرورت یا اپنی ذاتی ضرورت کی غرض سے جائز نہیں اور اگر جنگی ضرورت کے تحت استعمال کیا جائے تو پھر جائز ہے اور لباس وغیرہ کا استعمال بھی شدید ضرورت کے سوا جائز نہیں۔

بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي السَّلَاحِ يُقَاتِلُ بِهِ فِي الْمَعْرَكَةِ

دشمن کے ہتھیار کو جنگ میں استعمال کیے جانے کی رخصت کا بیان

2334- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ الشُّبَيْعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشُّبَيْعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ فَإِذَا أَبُو جَهْلٍ صَرِيحٌ قَدْ ضَرَبَتْ رِجْلُهُ فَقُلْتُ يَا عَدُوَّ اللَّهِ يَا أَبَا جَهْلٍ قَدْ أَخَذَ اللَّهُ الْآخِرَ قَالَ وَلَا أَهَابُهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَ أَبْعُدْ مِنْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ فَضَرَبْتَهُ بِسَيْفٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَلَمْ يُغْنِ شَيْئًا حَتَّى سَقَطَ سَيْفُهُ مِنْ يَدِهِ فَضَرَبْتُهُ بِهِ حَتَّى بَرَدَ

ابو اسحاق شیبعی نے بیان کیا ہے کہ مجھے ابو عبیدہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا: میں گزر رہا تھا تو اچانک دیکھا ابو جہل گرا پڑا تھا در آنحالیکہ اس کی ٹانگ کٹ چکی تھی۔ تو میں نے اسے کہا: اے اللہ کے دشمن! اے ابو جہل! تحقیق اللہ تعالیٰ نے تجھے ذلیل و رسوا کر دیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا: میں اس کے پاس یہ کہتے ہوئے ڈر نہیں رہا تھا۔ (کیونکہ اب وہ

1- ایک نوز میں والیوم الآخر ہے۔

زمین پر پھچڑا پڑا تھا کچھ کرنے کے قابل نہ تھا)۔ تو اس نے کہا: انتہائی تعجب ہے ایک آدمی کے لیے کہ اسے اس کی قوم نے قتل کر دیا پھر میں نے اسے اپنی ایسی تلوار کے ساتھ مارا جو اچھی نہ تھی۔ لہذا وہ کارگر ثابت نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ اس کی تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ پھر میں نے اس کے ساتھ اسے مارا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ دشمن کا ہتھیار اس کے خلاف استعمال کرنا درست ہے)۔

بَابُ فِي تَعْظِيمِ الْغُلُولِ (اس کا بیان کہ مال غنیمت میں خیانت کرنا انتہائی شدید جرم ہے)

2335۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَاهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تُوْفِيَ يَوْمَ خَيْبَرَ قَدْ كَرِهُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ النَّاسِ لِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَتَلْتُمْ مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرْدًا مِنْ خَرْدِ يَهُودٍ لَا يُسَادِي دِرْهَمِينَ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی غزوہ خیبر کے دن فوت ہو گیا۔ صحابہ کرام نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی پر نماز جنازہ پڑھ لو۔ یہ جواب سن کر لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تمہارے ساتھی نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں حاصل ہونے والے مال میں خیانت کی ہے۔ چنانچہ ہم نے اس کے ساز و سامان کی تلاشی لی تو ہم نے یہود کے موتیوں میں سے چند موتی پائے جو قیمت میں دو درہم کے مساوی بھی نہ تھے۔

فائدہ: اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دور رس نگاہ کی عظمت کا بیان بھی ہے اور آپ کے انداز تربیت کا بیان بھی۔ کہ ایک آدمی نے اتنی سی غلطی کی تو آپ ﷺ نے بطور سرزنش اس پر نماز جنازہ پڑھنے سے اعراض برت لیا تا کہ آئندہ کوئی بھی ایسی غلطی کو معمولی گمان کرتے ہوئے اس کا ارتکاب نہ کرے۔

2336۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدَّنِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَعْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرَقًا إِلَّا الشِّيَابَ وَالْمَتَاعَ وَالْأَمْوَالَ قَالَ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ وَادِي الْقُرَى وَقَدْ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَبْدُ أُسُودٍ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِوَادِي الْقُرَى قَبِينًا (1) مِدْعَمٌ يَحْطُ رَحْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هِنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السُّنَّةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصَبِّهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَبِعُوا ذَلِكَ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكِ أَوْ شِرَاكِ كَيْنٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم غزوہ خیبر کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے

1۔ ایک سو میں قبینا ہے۔

اور ہم نے سونا، چاندی مال غنیمت میں نہ پایا مگر کپڑے اور دیگر مال و متاع۔ (حاصل کیا) پھر رسول اللہ ﷺ وادی القرئی کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ کو ایک سیاہ رنگ کا غلام ہدیہ پیش کیا گیا، اسے مدغم کہا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ جب لوگ وادی القرئی میں تھے اور اس اثناء میں مدغم رسول اللہ ﷺ کی سواری کا پالان اتار رہا تھا کہ اچانک ایک تیرا کر اسے لگا اور اسے قتل کر دیا۔ تو لوگوں نے کہا: اس کے لیے جنگ مبارک ہو۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بے شک وہ کھل جو خیر کے دن اس نے مال غنیمت سے لیا تھا حالانکہ ابھی تک وہ مال تقسیم نہیں ہوا تھا، وہ اس پر آگ بھڑکا رہا ہے۔ پس جب لوگوں نے یہ سنا تو ایک آدمی ایک تمہہ یاد تو سے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک تمہہ بھی آگ میں سے ہے۔ یا فرمایا: دو تمہے آگ میں سے ہیں۔ (یہ راوی کو خشک ہے) فائدہ: اس جملہ میں دو احتمال ہیں: اول یہ کہ آپ کی مراد اس سے یہ ہے کہ اگر تو اس تمہہ کو واپس نہ کرتا تو یہ تیرے حق میں آگ میں جانے کا ذریعہ ہوتا۔ گویا یہ فرما کر آپ نے اسے رکھ لیا اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ چونکہ وہ شخص مال غنیمت کی تقسیم کے بعد اسے لایا تھا، حالانکہ اسے پہلے لانا چاہئے تھا۔ اب کس کے حصہ میں اس کو ڈالا جائے؟ اس لیے آپ نے اس کو یہ فرما کر واپس کر دیا کہ یہ تمہہ اب تیرے حق میں موجب ناز ہو گیا۔ (الدر المنضود، ص 436، ج 4)

بَابُ فِي الْغُلُولِ إِذَا كَانَ يَسِيرًا يَتْرُكُهُ الْإِمَامُ وَلَا يُحْرِقُ رَحْلَهُ

اس کا بیان کہ جب خیانت تھوڑی سی ہو تو امام اسے چھوڑ دے گا اور اس کی سواری کو نہیں جلائے گا 2337۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَخْبُوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو اسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَوْذَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ ابْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصَابَ غَنِيمَةً أَمْرًا بِلَا فَنَادَى فِي النَّاسِ فَيَجِئُونَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخْمِسُهُ وَيُقَسِّمُهُ فَبَاءَ رَجُلٌ بَعْدَ ذَلِكَ بِرِمَامٍ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا فِيهَا كُنَّا أَصْبْنَا مِنْ الْغَنِيمَةِ فَقَالَ أَسْبَعْتَ بِلَا فَيُنَادِي ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِئَ بِهِ فَأَعْتَدَ رَأْيِيهِ فَقَالَ كُنْ أَنْتَ تَجِئُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب مال غنیمت حاصل کر لیتے (اور آپ اسے تقسیم کرنے کا ارادہ فرماتے) تو پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرماتے کہ وہ لوگوں میں اعلان کریں۔ پس لوگ اپنے پاس موجود مال غنیمت لے کر آجاتے۔ آپ ﷺ (سارا مال جمع ہو جانے کے بعد) اس کا خمس نکالتے اور پھر بقیہ مال لوگوں میں تقسیم فرمادیتے۔ پس (ایک دفعہ) تقسیم کے بعد ایک آدمی بالوں سے بنی ہوئی رسی لے کر آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ اس مال غنیمت میں سے ہے جو ہم نے حاصل کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے بلال کو تین بار اعلان کرتے ہوئے سنا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: پھر تجھے کس شے نے اسے لے آنے سے روکا؟ پس اس نے آپ کے سامنے معذرت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہی اسے قیامت کے دن لے کر آئے گا اور میں تجھ سے ہرگز قبول نہیں کروں گا۔

بَابُ فِي عُقُوبَةِ الْغَالِ (مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی سزا کا بیان)

2338- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ الثَّقَلِيُّ الْأَنْدَلُسِيُّ رَوَى عَنِ
صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَصَالِحٌ هَذَا أَبُو وَاقِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ مَسْلَمَةَ أَرْضَ الرُّومِ فَأَبَى بِرَجُلٍ
قَدْ غَلَّ فَسَأَلْتُ سَالِمَةَ عَنْهُ فَقَالَ سَبَعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَجَدْتُمْ الرَّجُلَ
قَدْ غَلَّ فَأَخْرِقُوا مَتَاعَهُ وَاضْرِبُوهُ قَالَ فَوَجَدْنَا فِي مَتَاعِهِ مُصْحَفًا فَسَأَلْتُ سَالِمَةَ عَنْهُ فَقَالَ بَعُهُ وَتَصَدَّقْ بِشَيْئِهِ

صالح بن محمد بن زائدہ نے بیان کیا ہے، ابو داؤد نے کہا ہے کہ یہ صالح و اقد کا باپ ہے۔ اس نے کہا: میں مسلمہ کے ساتھ
سرزمین روم میں داخل ہوا۔ پس اس کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے مال غنیمت میں خیانت کی تھی۔ (اور مال چرا لیا
تھا)۔ چنانچہ مسلمہ نے اس کے بارے میں حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے باپ سے سنا
ہے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور وہ حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
”جب تم کسی آدمی کو پاؤ کہ اس نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے تو تم اس کا ساز و سامان جلادو اور اسے مارو“۔ راوی کہتا ہے:
تو ہم نے اس کے ساز و سامان میں قرآن پاک پایا۔ تو انہوں نے اس کے بارے میں حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو
انہوں نے فرمایا: تو اسے بیچ دے اور اس کا ہدیہ صدقہ کر دے۔ (ہدیہ سے مراد کفن ہیں)۔

فائدہ: جمہور علماء نے اس حدیث پر خوب نقد و جرح کی ہے۔ لہذا اسے قابل عمل نہیں قرار دیا۔

2339- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَخْبُوبُ بْنُ مُوسَى الْأَنْطَاقِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ
الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ وَمَعَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقُلَّ رَجُلٌ مَتَاعًا فَأَمَرَ الْوَلِيدُ بِمَتَاعِهِ
فَأَخْرَقَ وَطَيْفَ بِهِ وَلَمْ يُعْطِهِ سَهْمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ هِشَامٍ
أَخْرَقَ رَحْلَ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَ قَدْ غَلَّ وَضْرِبَهُ

ابو اسحاق نے صالح بن محمد سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا: ہم نے ولید بن ہشام کے ساتھ مل کر جہاد کیا اور ہمارے
ساتھ حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پس ایک آدمی نے کچھ
ساز و سامان چرا لیا تو ولید نے اس کے سامان کے بارے میں حکم دیا۔ پس وہ جلادیا گیا اور اسے (شہر میں) پھرایا گیا اور ولید
نے اس کا حصہ بھی نہ دیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ دو حدیثوں میں سے زیادہ صحیح ہے۔ اسے کسی ایک نے روایت کیا ہے کہ ولید
بن ہشام نے زیاد بن سعد کی سواری جلادی کیونکہ اس نے خیانت کی تھی اور اسے مارا۔

2340- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ
مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَقُوا مَتَاعَ الْغَالِ وَضْرِبُوهُ
قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَأَى فِيهِ عَلِيُّ بْنُ بَخْرٍ عَنِ الْوَلِيدِ وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْهُ وَمَنْعُوهُ سَهْمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا بِهِ الْوَلِيدُ بْنُ
عُتْبَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَهْدُ

الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ الْحَوْطِيِّ مَنَعَ سَهْبِهِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ان تمام نے مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کا ساز و سامان جلاد یا اور اسے مارا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اس میں علی بن بحر نے ولید سے کچھ اضافہ کیا ہے اور میں نے اس سے وہ نہیں سنا۔ یعنی ”انہوں نے اس کا حصہ بھی روکا“۔

ابو داؤد نے کہا ہے کہ اس کے بارے میں ہمیں ولید بن عتبہ اور عبد الوہاب بن نجدہ دونوں نے بتایا اور ان دونوں نے کہا: ہمیں ولید نے زہیر بن محمد بن عمرو بن شعیب کی سند سے بیان کیا ہے اور عبد الوہاب بن نجدہ الحوطی نے اس کا حصہ روکنے کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّيْرِ عَلَى مَنْ غَلَّ

جس نے مال غنیمت میں خیانت کی اس پر پردہ ڈالنے سے نہی کا بیان

2341۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَا بَعْدُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَتَمَ غَلًّا فَإِنَّهُ مِثْلُهُ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ابا بعد! رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: جس نے خیانت کرنے والے کو چھپایا وہ بھی اسی کی مثل ہے۔ (یعنی دونوں کا انجام ایک جیسا ہوگا گناہ میں دونوں برابر ہوں گے)۔

بَابُ فِي السَّلْبِ يُعْطَى الْقَاتِلَ (مقتول سے چھینا ہوا مال قاتل کو دیئے جانے کا بیان)

2342۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَارِ حَنْزَلَةَ فَلَمَّا التَّعَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُمْ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَاسْتَدْرَتْ لَهُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ أَمْ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ قَالَ فَقُبْتُ ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّانِيَةَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ قَالَ فَقُبْتُ ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ قَالَ فَاتَّصَفْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَلْبُ ذَلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي فَأَرْضِيهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَهَا اللَّهُ إِذَا يَعْبُدُ إِلَى

أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلْبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَأَعْطَانِيهِ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَأَبْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفَانِي بَنِي سَلْبَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَا لِي تَأْتَلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم غزوہ حنین کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ پس جب ہم (کافروں کے) سامنے پہنچے تو مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ (کیونکہ انہوں نے اپنی کمین گاہوں سے تیر برسوں شروع کر دیئے تھے)۔ (اسی دوران) میں نے مشرکین میں سے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی پر غالب آچکا ہے۔ (اور اسے پچھاڑ رکھا ہے)۔ میں اس کی طرف گھوم کر گیا۔ یہاں تک کہ میں پیچھے سے اس کے پاس جا پہنچا اور اسے گردن کے قریب کندھے پر تلوار ماری تو وہ (اسے چھوڑ کر) مجھ پر پل پڑا اور اس نے اتنی زور سے مجھے دبوچا کہ اس کے سبب میں نے موت کی بو کو پالیا۔ پھر اسے موت نے آلیا تو اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے کہا: لوگوں کو کیا ہوا ہے (کہ اتنی بھگدڑ مچی؟) تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا امر اور فیصلہ اسی طرح تھا۔ بعد ازاں لوگ واپس لوٹے اور رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا: وہ آدمی جس نے کسی آدمی کو قتل کیا اور اس کے پاس اس پر شہادت موجود ہو تو اس سے چھینا ہوا مال اسی کے لئے ہوگا۔ حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں: پس میں کھڑا ہوا اور کہا: میرے لئے کون شہادت دے گا؟ (جب کوئی شاہد نہ بنا) تو میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری بار ارشاد فرمایا: جس نے کسی آدمی کو قتل کیا اور اس پر اس کے لئے شاہد موجود ہو تو اس سے چھینا ہوا مال اسی کے لئے ہے۔ چنانچہ میں کھڑا ہوا اور کہا: میرے لئے کون شہادت دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے تیسری بار وہی فرمایا اور میں کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو قتادہ! تجھے کیا ہے؟ میں نے سارا قصہ آپ ﷺ کے گوش گزار کر دیا۔ تب قوم کے ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! اس نے سچ کہا ہے اور اس مقتول سے چھینا ہوا مال میرے پاس ہے۔ آپ اس کے عوض اسے راضی کر لیجئے۔ (یعنی وہ سامان میرے پاس ہی رہے آپ اسے کسی عوض کے ساتھ راضی کر لیجئے)۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں قسم بخدا! (تو یہ چاہتا ہے) کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کا ارادہ کریں جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی جانب سے قتال کرے اور آپ چھینا ہوا مال تجھے دے دیں۔ (یعنی آپ ﷺ ابو قتادہ کا حق تجھے دے دیں یہ ہرگز نہیں ہو سکتا)۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے) سچ کہا ہے۔ لہذا تو وہ مال اسے دے دے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ پس اس نے وہ مال مجھے دے دیا تو میں نے ایک زرہ بیچی اور اس کے عوض میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہی وہ پہلا مال ہے جو میں نے حالت اسلام میں حاصل کیا۔

2343۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَيْدِي يَعْنِي يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلْبُهُ فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَ مَيْدِي عِشْرِينَ رَجُلًا وَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ وَلَقِيَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ وَمَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا مَعَكَ قَالَتْ أَرَدْتُ وَاللَّهِ إِنْ دَنَا مِنِّي بَعْضُهُمْ أَبْعَجُ بِهِ بَطْنَهُ فَأَخْبَرَ بِذَلِكَ أَبُو طَلْحَةَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ

أَبُو دَاوُدَ أَرَدْنَا بِهَذَا الْخِنْجَرِ وَكَانَ سِلَاحَ الْعَجَمِ يَوْمَ بَيْدِ الْخِنْجَرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے دن ارشاد فرمایا: جس نے کسی کافر کو قتل کیا تو اسی کے لیے اس سے چھینا ہوا مال ہوگا۔ سو اس دن حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیس آدمیوں کو قتل کیا اور ان تمام کا چھینا ہوا مال حاصل کیا۔ پھر ابو طلحہ کی ملاقات (اپنی بیوی) ام سلیم سے ہوئی تو اس کے پاس ایک خنجر تھا۔ آپ نے پوچھا: اے ام سلیم! تیرے پاس یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: اس سے میں نے یہ ارادہ کیا ہے۔ قسم بخدا! اگر ان کفار کا کوئی آدمی میرے قریب آیا تو میں اس کے ساتھ اس کا پیٹ چاک کر دوں گی۔ پس اس کے بارے میں حضرت ابو طلحہ نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: ہم نے اس سے خنجر ہی مراد لیا ہے اور ان دونوں عجمی ہتھیار خنجر ہی تھا۔

بَابُ فِي الْإِمَامِ يَمْنَعُ الْقَاتِلَ السَّلْبَ إِنْ رَأَى وَالْفَرَسَ وَالسِّلَاحَ مِنَ السَّلْبِ

اس کا بیان کہ امام وقت چاہے تو قاتل کو سلب شدہ مال سے روک سکتا ہے

اور گھوڑا اور ہتھیار بھی سلب میں سے ہیں

2344۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مَوْتَةَ فَرَأَيْتُنِي مَدَدًا 1، مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُ سَيْفِهِ فَتَحَرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَزُورًا فَسَأَلَهُ الْمَدَدِيُّ طَائِفَةً مِنْ جُنْدِهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَاتَّخَذَهَا كَهَيْئَةِ الدَّرِيِّ وَمَضِينَا فَلَقِينَا جُوعًا الرُّومِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أَشْقَرٌ عَلَيْهِ سَرِيحٌ مُذْهَبٌ وَسِلَاحٌ مُذْهَبٌ فَجَعَلَ الرُّومِيُّ يُغْرِي بِالْمُسْلِمِينَ فَقَعَدَ لَهُ الْمَدَدِيُّ خَلْفَ صَخْرَةٍ فَتَرِبَهُ الرُّومِيُّ فَعَرَقَبَ فَرَسَهُ فَخَرَّ وَعَلَاهُ فَتَقْتَلَهُ وَحَارَ فَرَسَهُ وَسِلَاحُهُ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُسْلِمِينَ بَعَثَ إِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَأَخَذَ مِنَ السَّلْبِ قَالَ عَوْفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالسَّلْبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْرَمْتُهُ قُلْتُ لَتَرُدَّهُ عَلَيْهِ أَوْ لَأَعْرِفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُ عَلَيْهِ قَالَ عَوْفٌ فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ قِصَّةَ الْمَدَدِيِّ وَمَا فَعَلَ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا خَالِدُ يَا خَالِدُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ اسْتَكْرَمْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا خَالِدُ رُدَّ عَلَيْهِ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ لَهُ دُونَكَ يَا خَالِدُ أَلَمْ أَفِ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا ذَلِكَ 3، فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا خَالِدُ لَا تَرُدَّهُ عَلَيْهِ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أَمْرًا لَكُمْ صَفْوًا أَمْرِهِمْ وَعَلَيْهِمْ كَدْرُهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ سَأَلْتُ ثَوْرًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ نَحْوَهُ

1- ایک لڑو میں مدد دی ہے۔ 2- ایک لڑو میں لقمہ نہیں ہے۔ 3- ایک لڑو میں دماغ ڈاک ہے۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوہ موتہ کے لیے نکلا اور اہل یمن میں سے ایک معاون و مددگار آدمی نے میری سنگت اختیار کی۔ اس کے پاس سوائے اس کی تلوار کے اور کچھ نہ تھا۔ پھر مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے اپنے اونٹ ذبح کیے تو اس مددگار نے اس سے اونٹ کی کھال کا کچھ حصہ مانگا۔ چنانچہ اس نے اسے وہ عطا کر دیا تو اس نے اسے ڈھال کی طرح بنا لیا اور ہم چلتے گئے اور ہم روم کے لشکر سے جا نکلے۔ ان میں سے ایک آدمی اپنے سرخ رنگ (اشقر) کے گھوڑے پر سوار تھا، اس پر سنہری زین ڈالے ہوئے تھا اور اس کے ہتھیار بھی سنہرے تھے اور وہ رومی مسلمانوں پر حملے کرتا جا رہا تھا۔ وہ مددگار اس کی تاک میں چٹان کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا۔ پس وہ رومی اس کے پاس سے گزرا اور اس نے اس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے۔ پس وہ گر پڑا اور یہ اس پر چڑھ گیا اور اسے قتل کر دیا اور اس کا گھوڑا اور اس کے ہتھیار سب لے لیے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمادی تو (سالار لشکر) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور سلب شدہ مال میں سے کچھ لے لیا۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ان کے پاس آیا اور یہ کہا: اے خالد! کیا تم جانتے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سلب شدہ مال کا قاتل کے لیے فیصلہ فرمایا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں، میں یقیناً جانتا ہوں لیکن میں نے اسے بہت زیادہ گمان کیا تو میں نے کہا کہ تو یہ سامان اسے واپس کر دے یا پھر میں تجھے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر بتاؤں گا۔ تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسے واپس لوٹانے سے انکار کر دیا۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اکٹھے ہوئے تو میں نے مددی کا سارا قصہ اور جو کچھ حضرت خالد بن ولید نے کہا تھا وہ سب بیان کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خالد! جو کچھ تو نے کیا ہے اس پر تجھے کس نے برا بیختہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اسے کثیر سمجھا (تو میں نے ایسا کیا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خالد! جو کچھ تو نے اس سے لیا ہے وہ اسے واپس لوٹا دے۔ تو میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کہا: اے خالد! یہ لوجو میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کیا وہ میں نے پورا نہیں کر دیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا؟ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو بتایا۔ تو رسول اللہ ﷺ اس پر غصے ہو گئے اور فرمایا: اے خالد! اسے کوئی شے واپس نہ کرنا (اور فرمایا) کیا تم میرے لیے میرے امراء (امیر اور سردار وغیرہ) کو چھوڑ سکتے ہو۔ ان کے معاملات کی اچھائی تمہارے لیے نفع بخش ہے اور ان کے برے کام کا وبال انہیں پر ہوگا۔ (یعنی اچھائی کا فائدہ تمہیں پہنچے گا اور برائی کا نقصان انہیں ہوگا تم تنقید چھوڑ دو)۔

احمد بن محمد بن حنبل نے کہا کہ ہمیں ولید نے بتایا کہ میں نے ثور سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو اس نے خالد بن معدان عن جبر بن نصیر عن عون بن مالک اشجعی کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

بَابُ فِي السَّلْبِ لَا يُخْتَسُ (اس کا بیان کہ سلب شدہ مال سے خمس نہیں نکالا جائے گا)

2345۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالسَّلْبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ

يُخَبَسُ السَّلْبُ

حضرت عوف بن مالک اشجعی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قاتل کے لیے چھینے ہوئے مال کا فیصلہ فرمایا اور اس سلب شدہ مال سے خمس نہیں نکالا۔

بَاب مَنْ أَجَاذَ عَلَى جَرِيحٍ مُشَخَّنٍ يُنْقَلُ مِنْ سَلْبِهِ

اس کا بیان کہ جس نے شدید زخمی کافر کو قتل کر دیا اسے بھی اس کے مال میں سے

بطور انعام کچھ دیا جائے گا

2346۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَقَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ أَبِي جَهْلٍ كَانَ قَتَلَهُ
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ غزوہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے ابو جہل کی تلوار مجھے بطور انعام عطا فرمائی تھی۔ (کیونکہ) انہوں نے اسے قتل کیا تھا۔

بَاب فَيَسُنُّ جَاءَ بَعْدَ الْغَنِيمَةِ لَا سَهْمَ لَهُ

اس کا بیان کہ جو کوئی مال غنیمت کی تقسیم کے بعد آیا اس کا حصہ نہ ہوگا

2347۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الرُّمَيْدِيِّ عَنِ الرَّهْرِيِّ أَنَّ عَنبَسَةَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَانَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قَبْلَ نَجْدٍ فَقَدِمَ أَبَانُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَصْحَابُهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِخَيْبَرَ بَعْدَ أَنْ فَتَحَهَا وَإِنْ حُزْمَ خَيْلِهِمْ لَيْفٌ فَقَالَ أَبَانُ اقْسِمَ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَا تَقْسِمُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَبَانُ أَنْتَ بِهَا يَا وَبُرْتُ حَدُّرُ عَلَيْنَا مِنْ رَأْسِ ضَالٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اجْلِسْ يَا أَبَانُ وَلَمْ يُقْسِمْ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حضرت عنبہ بن سعید نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا: سعید بن العاص کو بتا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابان بن سعید بن العاص کو ایک دستے کا امیر بنا کر مدینہ منورہ سے نجد کی طرف بھیجا۔ پھر ابان بن سعید اور ان کے ساتھی رسول اللہ ﷺ کے پاس خیبر میں اس کی فتح کے بعد آ پہنچے اور ان کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے بنے ہوئے تھے۔ تو ابان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لیے کچھ عطا فرمائیے، یا رسول اللہ! حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ان میں کچھ تقسیم نہ فرمائیے تو ابان نے کہا: کیا تو یہ بات کہہ رہا ہے: اے وبرا! (وہ بریلی کی مثل ایک چھوٹا سا جانور ہے۔ انہوں نے آپ کی تحقیر کے لیے یہ لفظ استعمال کیا) جو ہم پر جنگی بیری کی چوٹی سے اترتا ہے۔ (بعض

روایات میں ضال کی بجائے قنان ہے اور یہ دوس کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اور یہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا علاقہ ہے) تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابان! بیٹھ جا اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں مال سے حصہ عطا نہ فرمایا۔

2348۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَدَخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَسَأَلَهُ إِسْعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ فَحَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَنبَسَةَ بِنَ سَعِيدِ الْقُرَشِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَيْبَرَ حِينَ افْتَتَحَهَا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُسَهِّمَ لِي فَتَكَلَّمَ بَعْضُ وُلْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ لَا تُسَهِّمُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقُلْتُ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقِلٍ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ يَا عَجَبًا لَوْ بَرَقَتْ دَلِيلُ عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ مِرْضَالٍ يُعَوِّتُنِي بِقَتْلِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى يَدَيْ وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هُوَ لَاءِ كَانُوا نَحْوَ عَشْرَةِ قَتِلَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَرَجَعَ مَنْ بَقِيَ 1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں مدینہ طیبہ میں آیا اور رسول اللہ ﷺ خیر میں تھے۔ جس وقت آپ ﷺ نے اسے فتح کیا تھا تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ آپ مجھے بھی مال غنیمت سے حصہ عطا فرمائیں تو سعید بن العاص کی اولاد میں سے کوئی بولا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! اسے کوئی حصہ عطا نہ فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں تو میں نے کہا: یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے۔ تو حضرت سعید بن العاص نے کہا: بڑا تعجب ہے ویر کے لیے جو کہ ضال کی چوٹی سے اتر کر ہمارے پاس آیا ہے اور وہ مجھے مسلمان آدمی کے قتل کے سبب عار دلا رہا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر عزت و تکریم عطا فرمائی اور اس کے ہاتھ پر مجھے ذلیل و رسوا نہیں کیا۔ (یعنی میرے ہاتھوں وہ شہادت کے مرتبہ پر فائز ہوا ہے اور اس کے ہاتھوں میری موت حالت کفر پر نہیں ہوئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے)۔ ابو داؤد نے کہا ہے: وہ تقریباً دس افراد تھے۔ سوان میں سے چھ قتل ہو گئے اور بقیہ واپس لوٹ آئے۔

2349۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْنَا فَوَاقَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاسْتَمَّ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا جَعْفَرًا وَأَصْحَابَهُ فَاسْتَمَّ لَهُمْ مَعَهُمْ

حضرت ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم آئے اور ہم رسول اللہ ﷺ سے آئے جبکہ آپ ﷺ نے خیر فتح کیا۔ آپ ﷺ نے ہمارے لیے حصہ نکالا۔ یا کہا: پس آپ ﷺ نے اس سے ہمیں عطا فرمایا اور جو کوئی فتح خیر کے وقت حاضر نہ تھا آپ ﷺ نے کسی کو اس کے مال میں سے کوئی شے نہیں دی۔ سوائے اس کے جو آپ ﷺ کے ساتھ حاضر تھے اور سوائے اصحاب سفینہ کے۔ یعنی حضرت جعفر طیار اور ان کے ساتھیوں کے۔ پس آپ نے ان کے لیے موجود لوگوں کے ساتھ برابر کا حصہ نکالا (کیونکہ یہ لوگ حبشہ سے ہجرت کر کے آئے تھے اور بہت زیادہ مشقتیں برداشت کی تھیں اس لیے آپ نے ان کی دلجوئی فرمائی)۔

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

2350۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ أَخْبَرَنَا أَبُو اسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ كَلْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ هَانِئِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ، وَحَاجَةِ رَسُولِ اللَّهِ وَإِنِّي أَبَايَعُهُ لَهُ فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَيْرُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ بدر کے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی حاجت اور کام میں نکلے ہوئے ہیں اور میں ان کی طرف سے بیعت کر رہا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے حصہ نکالا اور ان کے سوا کسی غائب کو آپ نے حصہ نہیں دیا۔

فائدہ: ان دنوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دختر نیک اختر حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بیمار تھیں اور آپ حضرت عثمان ذوالنورین کی رفیقہ حیات تھیں۔ لہذا آپ ﷺ نے ان کی تیمارداری اور دیکھ بھال کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ چھوڑ دیا اور انہی دنوں ان کا وصال ہو گیا تھا۔ اسی غرض سے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مال سے حصہ بھی دیا اور انہیں بدری صحابہ کرام میں شمار بھی کیا۔

بَابُ فِي الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يُخْذِيَانِ مِنَ الْغَنِيمَةِ

مال غنیمت میں سے عورت اور غلام کو کچھ عطا کیے جانے کا بیان

2351۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ كَذَا وَكَذَا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَعَنْ الْمَمْلُوكِ أَلَهُ فِي الْفَيْئِ شَيْءٌ وَعَنْ النِّسَاءِ هَلْ كُنَّ يَخْرُجْنَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهَلْ لَهُنَّ نَصِيبٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ يَأْتِيَ أَحْوَقَةٌ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَمَّا الْمَمْلُوكُ فَكَانَ يُخْذَى وَأَمَّا النِّسَاءُ فَقَدْ 2

یزید بن ہرمز نے بیان کیا ہے کہ مجھ (رئیس الخوارج) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف چند سوالات لکھے اور کئی چیزیں ذکر کیں۔ ان میں سے ایک مملوک (غلام) کے بارے میں تھا کہ کیا اس کے لیے مال غنیمت میں سے کوئی شے ہے؟ اور عورتوں کے بارے میں پوچھا: کیا وہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنگ کے لیے نکلتی تھیں اور کیا ان کے لیے حصہ ہوتا تھا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ نہ معلوم وہ کیا حماقت کرے گا تو میں اس کی طرف کچھ نہ لکھتا۔ پھر لکھا کہ جہاں تک مملوک کا تعلق ہے تو اسے (دلجوئی کی خاطر) تھوڑا سا مال دیا جائے گا (باقاعدہ مال غنیمت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہ ہوگا) اور رہی عورتیں! تو یہ زخمیوں کی مرہم پٹی اور ان کا علاج کیا کرتی تھیں اور پانی پلاتی تھیں۔ (لہذا ان کے لیے بھی معمولی مال ہوگا۔ کھل حصہ نہیں دیا جائے گا)۔

2352۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ يَعْنِي الْوُهَيْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اسْحَقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَالرُّهْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ النِّسَاءِ هَلْ كُنَّ يَشْهَدْنَ

1۔ ایک سو میں حصہ نہ ہوتا ہے۔

2۔ ایک سو میں حصہ نہیں دیا جائے گا۔

عمیر جو کہ آبی اللحم کا آزاد کردہ غلام ہے، اس نے بیان کیا: میں غزوہ خیبر میں اپنے مالکوں کے ساتھ حاضر ہوا اور انہوں نے میرے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی تو آپ ﷺ نے میرے بارے میں اجازت فرمادی اور میرے گلے میں ایک تلواریں کا دی گئی تو میں اسے زمین پر گھسیٹتا جا رہا تھا۔ پھر آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ میں تو غلام ہوں تو آپ ﷺ نے میرے لیے گھریلو استعمال کی اشیاء میں سے کچھ کا حکم ارشاد فرمایا۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اسے حصہ نہیں دیا۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ ابو عبید نے کہا: اس نے اپنے اوپر گوشت حرام کیا تھا۔ اس لیے اس کا نام آبی اللحم پڑ گیا۔

2355۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ أَمِيحُ أَصْحَابِي النَّاءِ يَوْمَ بَدْرٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں غزوہ بدر کے دن اپنے ساتھیوں کے لیے ڈول میں پانی بھر کر لاتا تھا۔ (چونکہ یہ اس وقت بچے تھے لہذا ان کے لیے بھی کوئی حصہ مقرر نہ کیا گیا)۔

بَابُ فِي الْمُشْرِكِ يُسْبَهُمُ لَهُ (اس کا بیان کہ کیا مشرک کو حصہ دیا جائے گا)

2356۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَبَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَحْيَى إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ لَحِقَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ لِيُقَاتِلَ مَعَهُ فَقَالَ ارْجِعْ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ

یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ مشرکین میں سے ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ سے آملتا کہ وہ آپ کے ساتھ مل کر (مشرکین کے خلاف) جنگ لڑے تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: تو واپس لوٹ جا۔ پھر اس کے بعد یحییٰ اور مسدد دونوں راوی متفق ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ہم کسی مشرک سے مدد حاصل نہیں کریں گے۔

فائدہ: اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام احمد سے دو روایتیں ہیں یعنی جواز اور عدم جواز کی۔ جبکہ احناف کے نزدیک مطلقاً جائز ہے اور شوافع کے نزدیک دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے: ایک یہ کہ مسلمانوں کے بارے میں اس کی رائے اچھی ہو اور اس میں تعصب نہ ہو اور دوسرا مدد لینے کی حاجت اور ضرورت ہو اور امام مالک کے نزدیک جواز کی صورت تب ہے جب وہ ساتھ لے جانے والے کا خادم ہو۔ (الدر المنصور، ص 541، ج 4)

بَابُ فِي سُهْمَانَ الْخَيْلِ (گھوڑے کے دو حصوں کا بیان)

2357۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَلِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ أَشْهُمٍ سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آدمی اور اس کے گھوڑے کے لیے تین حصے مقرر کیے: ایک حصہ اس کے اپنے لیے اور دو حصے اس کے گھوڑے کے لیے۔

2358۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَمَعَنَا فَرَسٌ فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ مِثْلًا سَهْمًا وَأَعْطَى لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أُمِيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو بِمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ زَادَ فَكَانَ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ أَشْهُمٍ

ابو عمرہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم چار آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہمارے ساتھ ایک گھوڑا تھا۔ پس آپ ﷺ نے ہم میں سے ہر آدمی کو ایک ایک حصہ عطا فرمایا اور گھوڑے کے لیے دو حصے عطا فرمائے۔

مسدد، امیہ بن خالد اور مسعودی نے آل ابی عمرہ کے ایک آدمی سے اور اس نے ابی عمرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ مگر اس میں کہا ہے کہ ہم تین آدمی تھے اور یہ اضافہ کیا ہے۔ ”پس گھوڑا سوار کے لیے تین حصے تھے۔“

بَابُ فِيْمَنْ أُسْهِمَ لَهُ سَهْمًا (اسکے بارے میں جس نے کہا گھوڑے کیلئے ایک حصہ ہے)

2359۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا مُجَبِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَبِّعِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَعْقُوبَ بْنَ مُجَبِّعِ يَذْكُرُ عَنْ عَتِيبَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَتِيبَةَ مُجَبِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ أَحَدَ الْقُرَاءِ الَّذِينَ قَرَأُوا الْقُرْآنَ قَالَ شَهِدْنَا الْحُدَيْبِيَّةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا عَنْهَا إِذَا النَّاسُ يَهْرُونَ الْأَبَاعِرَ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ مَا لِلنَّاسِ قَالُوا أَوْسَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجْنَا مَعَ النَّاسِ نُوجِفُ فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَاقِفًا عَلَى رَاحِلَتِهِ عِنْدَ كِرَاعِ الْغَيْمِ فَلَمَّا اجْتَبَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَرَأَ عَلَيْهِمْ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتَحُ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّهُ لَفَتْحٌ فَقَسَمْتُ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ثَمَانِيَةِ عَشْرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ الْفَاؤِخَسَ مِائَةَ فِيهِمْ ثَلَاثُ مِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَأَرَى الْوَهْمِيَّ حَدِيثُ مُجَبِّعٍ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةِ فَارِسٍ وَكَانُوا مِائَتِي فَارِسًا،

مجمع بن جاریہ الانصاری یہ ان قراء میں سے ایک تھے جنہوں نے قرآن کریم پڑھا، انہوں نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں حاضر تھے۔ پس جب ہم وہاں سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو اچانک لوگ اونٹوں کو بھگانے لگے تو بعض لوگوں نے بعض سے پوچھا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ (کہ وہ اپنے اونٹ دوڑانے لگے ہیں) تو انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ پر وحی کا نزول ہوا ہے۔ تو پھر ہم بھی لوگوں کے ساتھ تیز چلتے ہوئے نکلے۔ ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کو کراغ الغیم (مکہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے) پر اپنی سواری پر ٹھہرے ہوئے پایا۔ پس جب لوگ آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے ان پر یہ آیت پڑھی۔ ”بلاشبہ ہم نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی“ تو ایک آدمی نے عرض کی:

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ فتح ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! یہ یقیناً فتح ہے۔ (اس فتح سے مراد خود صلح حدیبیہ یا فتح خیبر یا فتح مکہ ہے)۔ پھر حدیبیہ کے شرکاء پر خیبر کا مال غنیمت تقسیم کیا گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے اٹھارہ حصوں پر تقسیم کیا جبکہ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی۔ ان میں تین سو شہسوار تھے۔ سو آپ ﷺ نے ہر شہسوار کو دو حصے عطا کیے اور ہر پیدل کو ایک حصہ عطا فرمایا۔

ابوداؤد نے کہا ہے: ابو معاویہ کی حدیث اصح ہے اور اسی پر عمل ہے اور مجمع کی حدیث میں میں وہم دیکھ رہا ہوں کیونکہ انہوں نے تین سو شہسواروں کا ذکر کیا ہے حالانکہ وہ دو سو شہسوار تھے۔

بَابُ فِي النَّفْلِ (امام وقت کی جانب سے لشکریوں کے لیے کچھ انعام مقرر کرنے کا بیان)

2360۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذًا فَلَهُ مِنَ النَّفْلِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَتَقَدَّمَ الْفِثْيَانُ وَلَزِمَ الْمَشِيخَةَ الرَّيَّاتِ فَلَمْ يَبْرَحُوا فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَالَ الْمَشِيخَةُ كُنَّا رِدَائِكُمْ لَوْ أَنَّهُمْ مَنَّمْ لَفِثْتُمْ إِلَيْنَا فَلَا تَذْهَبُوا بِالْمَغْنَمِ وَنَبَغَى فَأَبَى الْفِثْيَانُ وَقَالُوا جَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﷻ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ يَقُولُ فَكَانَ ذَلِكَ خَيْرًا لَهُمْ فَكَذَلِكَ أَيْضًا فَاطِيعُونَ فَإِنِّي أَعْلَمُ بِعَاقِبَةِ هَذَا مِنْكُمْ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا وَمَنْ أَسْرَأَ أَسِيرًا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ سَأَى نَحْوَهُ وَحَدِيثُ خَالِدٍ أَنَّهُ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالسَّوَاءِ وَحَدِيثُ خَالِدٍ أَنَّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے دن ارشاد فرمایا: جس نے اس اس طرح کیا تو اس کے لیے اتنا اتنا انعام ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: (کہ یہ سن کر) نوجوان آگے بڑھے اور جو بوڑھے تھے وہ جھنڈوں سے چمٹ گئے اور وہ مسلسل انہیں کے پاس رہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے کفار کے مقابلہ میں فتح عطا فرمادی، تو بوڑھوں بزرگوں نے کہا: ہم تمہارے لیے مددگار اور محافظ تھے اگر تم شکست کھا جاتے تو تم ہماری طرف ہی لوٹ کر آتے۔ لہذا سارا مال غنیمت تم ہی نہ لے جاؤ کہ ہم (اس سے محروم) باقی رہ جائیں۔ لیکن نوجوانوں نے انکار کر دیا اور کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے اسے ہمارے لیے مقرر کر دیا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”دریافت کرتے ہیں آپ سے غنیمتوں کے متعلق۔ آپ فرمائیے غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں۔ تا قولہ ترجمہ ”جس طرح نکال لایا آپ کو آپ کا رب آپ کے گھر سے حق کے ساتھ اور بے شک اہل ایمان کا ایک گروہ (اس کو) ناپسند کرنے والا تھا“۔ (اب) کہتا ہے: پس وہی ان کے لیے بہتر تھا۔ پس اسی طرح اب بھی تم میری اطاعت کرو کیونکہ میں تم سے بہتر اس کے انجام کو جانتا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے دن فرمایا: ”جس نے کسی کو قتل کیا تو اس کے لیے اتنا اتنا ہوگا اور جس نے کسی کو قیدی بنایا تو اس کے لیے اتنا اتنا ہوگا۔ پھر آگے اسی طرح حدیث بیان کی اور خالد کی حدیث مکمل ہے۔

ہارون بن محمد بن بکار بن بلال، یزید بن خالد بن موہب الہمدانی، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے بیان کیا کہ داؤد نے اس حدیث کے بارے میں اپنی اسناد کے ساتھ بتایا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت کو برابر برابر تقسیم فرمایا اور خالد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ (یعنی سلب شدہ مال تو قاتل کو دیا اور بقیہ مال غنیمت برابر تقسیم کیا)۔

فائدہ: نفل دراصل زائد حصہ اور انعام کو کہتے ہیں اور اسی سے تفضیل ہے مگر یہاں نفل سے مراد غنیمت ہے جیسا کہ باب میں موجود احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ مصنف نے غنائم بدر کی احادیث ذکر کی ہیں جس کا مکمل اختیار حضور ﷺ کو تھا اور انہیں کے بارے میں یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ وَالْآيَاتِ نَازِلٍ هُوَ عِيسَىٰ تَوْجُوهُ آيَةٌ كَرِيمَةٌ فِي الْغَنَائِمِ بَدْرٍ كُنْفَلٍ سے تعبیر کیا گیا ہے تو اسی کی اتباع میں مصنف نے بھی غنیمت کو نفل سے تعبیر کر دیا۔ (ہکذا فی الدر المنفود، ص 454، ج 4)

2361۔ حَدَّثَنَا هَذَا بِنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ شَفَى صَدْرِي الْيَوْمَ مِنَ الْعَدُوِّ فَهَبْ لِي هَذَا السَّيْفَ قَالَ إِنَّ هَذَا السَّيْفَ لَيْسَ لِي وَلَا لَكَ فَذَهَبْتُ وَأَنَا أَقُولُ يُعْطَاةُ الْيَوْمِ مَنْ لَمْ يُبَلِّ بَلَالِي فَبَيْنَمَا أَنَا إِذْ جَاءَنِي الرَّسُولُ فَقَالَ أَجِبْ فَقُلْتُمْ أَنَّهُ نَزَلَ فِي شَيْءٍ بِكَلَامِي فَجِئْتُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ إِنَّكَ سَأَلْتَنِي هَذَا السَّيْفَ وَلَيْسَ هُوَ لِي وَلَا لَكَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ جَعَلَهُ لِي فَهُوَ لَكَ ثُمَّ قَرَأَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَرَأْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَسْأَلُونَكَ النَّفْلَ

حضرت مصعب بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں بدر کے دن ایک تلوار لے کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آج کے دن اللہ تعالیٰ نے میرے سینے کو دشمن سے شفا دی ہے۔ (یعنی دشمن کے قتل سے میرے سینے کو ٹھنڈا کیا ہے)۔ پس آپ یہ تلوار مجھے عطا فرمادیجیے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ تلوار نہ میری ہے اور نہ ہی تیری۔ سو میں چلا گیا اور میں یہ کہنے لگا: آج کے دن یہ اسے عطا کی جائے گی جو میری آزمائش کی طرح آزمائش میں مبتلا نہیں ہوا۔ (یعنی میری طرح اس نے مشقت برداشت نہیں کی)۔ پس اسی دوران اچانک میرے پاس قاصد آ گیا اور اس نے کہا: (رسول اللہ ﷺ کے پاس) چلو۔ میں نے یہ خیال کیا کہ میری اس گفتگو کی وجہ سے (جو کہ نامناسب ہے) میرے بارے میں کوئی شے نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ میں حاضر خدمت ہوا، تو حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: تو نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی حالانکہ (اس وقت) یہ نہ میری تھی اور نہ ہی تیری اور اب اللہ تعالیٰ نے یہ مجھے عطا فرما دی ہے سو میں نے تجھے دے دی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ۔ ابو داؤد نے کہا ہے: حضرت ابن مسعود کی قراءت میں يَسْأَلُونَكَ النَّفْلَ ہے۔

بَاب فِي نَفْلِ السَّرِيَّةِ تَخْرُجُ مِنَ الْعَسْكَرِ (ایسے دستے کے انعام کا بیان جو لشکر سے نکلتا ہے)

2362۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشَّرٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمُ الْمَغْنِيُّ كَلَّمَهُمْ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَسْرَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَيْشٍ قَبْلَ نَجْدٍ وَانْبَعَثَتْ سَرِيَّةٌ مِنَ الْجَيْشِ فَكَانَ سُهْمَانُ الْجَيْشِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفْلَ أَهْلِ السَّرِيَّةِ بَعِيرًا بَعِيرًا فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُثْبَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ قَالَ الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثْتُ ابْنَ الْبَرَاءِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قُلْتُ وَكَذَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَا يَعْدِلُ مَنْ سَأَيْتَ بِمَالِكَ هَكَذَا أَوْ نَحْوَهُ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں نجد کی طرف بھیجا اور پھر اس لشکر سے ایک سریہ نکلا۔ پس لشکر کے حصص بارہ بارہ اونٹ ہر ایک آدمی کے حصہ میں تھے اور آپ ﷺ نے اہل سریہ کو ایک ایک اونٹ بطور نفل (انعام) دیا۔ اس طرح ان کے حصص تیرہ تیرہ اونٹ ہر ایک آدمی کے حصہ میں ہو گئے۔ ولید بن عتبہ دمشقی نے کہا ہے کہ ولید بن مسلم نے کہا: میں نے ابن مبارک کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ میں نے کہا: اور اسی طرح ہمیں ابن فروہ نے نافع سے حدیث بیان کی ہے تو ابن مبارک نے کہا: جس کا تو نے نام لیا ہے (یعنی ابن ابی فروہ) وہ مالک کے برابر نہیں ہو سکتا اور مالک سے مراد حضرت مالک بن انس ہیں۔

فائدہ: بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ جب ایک بڑا لشکر کسی جانب جہاد کے لیے بھیجا جاتا تو راستے میں کسی بستی کو فتح کرنے کے لیے اس سے ایک جماعت الگ کر لی جاتی۔ بعد ازاں وہ اسی لشکر میں شامل ہو جاتی جو مال غنیمت اسے حاصل ہوتا اس کا ایک مخصوص حصہ اسے دیا جاتا اور بقیہ مال لشکر کے مال میں جمع کر دیا جاتا اور پھر اہل لشکر میں حصے کے مطابق تقسیم کیا جاتا جیسا کہ روایت میں صراحت مذکور ہے۔

2363۔ حَدَّثَنَا هُنَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْكِلَابِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ مَعَهَا فَأَصْبْنَا نَعْمًا كَثِيرًا فَنَقَلْنَا أَمِيرُنَا بَعِيرًا بَعِيرًا لِكُلِّ إِنْسَانٍ ثُمَّ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَسَمَ بَيْنَنَا غَنِيمَتَنَا فَأَصَابَ كُلُّ رَجُلٍ مِثْلَ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا بَعْدَ الْخُمْسِ وَمَا حَاسَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالَّذِي أُعْطَانَا صَاحِبُنَا وَلَا عَابَ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا صَنَعْنَا فَكَانَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِثْلَ ثَلَاثَةِ عَشَرَ بَعِيرًا بِنَفْلِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک سریہ بھیجا اور اس کے ساتھ میں بھی گیا اور ہم نے کثیر مقدار میں مال غنیمت حاصل کیا۔ نتیجتاً ہمارے امیر (لشکر) نے ایک ایک اونٹ ہر آدمی کو بطور انعام دیا۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ نے ہمارا مال غنیمت ہمارے درمیان تقسیم فرمایا تو خمس کے بعد ہم میں

سے ہر آدمی نے بارہ بارہ اونٹ حاصل کیے اور رسول اللہ ﷺ نے اس پر ہمارا محاسبہ نہ فرمایا جو ہمارے امیر نے ہمیں عطا کیا تھا اور نہ ہی آپ ﷺ نے اس پر کوئی طعن کیا جو اس (امیر) نے کیا تھا۔ پس اس طرح انعام سمیت ہم میں سے ہر آدمی کے تیرہ تیرہ اونٹ ہو گئے۔

2364۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ الْمَعْنِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَبْلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَقَلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا زَادَ ابْنُ مَوْهَبٍ فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ نجد کی طرف بھیجا۔ اس میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے۔ پس انہیں بہت سے اونٹ مال غنیمت میں حاصل ہوئے اور ان کے حصص بارہ بارہ اونٹ تھے اور انہیں ایک ایک اونٹ بطور انعام بھی دیا گیا۔ ابن موهب نے یہ الفاظ زائد ذکر کیے ہیں: اور رسول اللہ ﷺ نے اس فیصلے کو تبدیل نہیں کیا۔ (یعنی جو ان کے امیر نے ایک ایک اونٹ بطور نفل دیا آپ نے اس فیصلے کو باقی رہنے دیا)۔

2365۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَقَلْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعِيرًا بَعِيرًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ بَرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَنَقَلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا لَمْ يَذْكَرِ النَّبِيُّ ﷺ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک سریرہ میں بھیجا۔ تو (مال غنیمت میں) ہمارے حصص بارہ بارہ اونٹ تک پہنچ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ایک اونٹ بطور انعام عطا فرمایا۔

ابو داؤد نے کہا ہے: اسے برد بن سنان نے نافع سے عبید اللہ کی حدیث کی مثل روایت کیا ہے اور اسے ایوب نے نافع سے اسی طرح بیان کیا ہے مگر اس میں الفاظ اس طرح ہیں۔ ”اور ہمیں ایک ایک اونٹ بطور انعام دیا گیا۔ یعنی ”وَنَقَلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا“ اس میں حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں ہے۔

2366۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُجَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنْقَلُ بَعْضُ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً النَّفْلِ سِوَى قَسَمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُسُوفِ فِي ذَلِكَ وَاجِبٌ كُلُّهُ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعض ایسے افراد کو انعام عطا فرماتے تھے جنہیں آپ چھوٹے چھوٹے دستوں میں بھیجا کرتے تھے اور وہ انعام صرف انہیں کے لیے ہوتا تھا اور یہ عام لشکر کی تقسیم کے علاوہ ہوتا

تھا اور خمس تمام میں واجب ہوتا۔ (یعنی کل مال غنیمت سے پہلے خمس نکالا جاتا پھر سر یہ میں موجود افراد کو خاص انعام دیا جاتا۔ بعد ازاں تمام لشکریوں میں مال غنیمت تقسیم کیا جاتا)۔

2367۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا حَيْقُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةِ عَشَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ حَقَاءُ فَأَحْبِبْنَهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاءٌ فَأَكْسِبْهُمْ اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَسْبِغْهُمْ فَقَتَحَ اللَّهُ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَأَنْقَلَبُوا حِينِ أَنْقَلَبُوا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَبَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ وَاکْتَسَوْا وَشَبِعُوا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے دن تین سو پندرہ افراد کے ہمراہ (میدان میں) تشریف لے گئے اور رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا مانگی: ”اے اللہ! یہ ننگے پاؤں ہیں (یعنی پاپیادہ ہیں) انہیں سواری عطا فرما۔ اے اللہ! یہ ننگے بدن ہیں (یعنی ان کے بدن پر لباس مکمل نہیں) تو انہیں لباس عطا فرما۔ اے اللہ! یہ بھوکے ہیں تو انہیں سیر فرما۔“ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بدر کے دن فتح عطا فرمائی۔ جب وہ واپس لوٹے تو اس طرح واپس لوٹے کہ ان میں سے کوئی آدمی بھی نہیں تھا مگر وہ ایک یا دو اونٹوں کے ساتھ واپس لوٹا، انہیں لباس عطا ہوا اور وہ خوب سیر بھی ہو گئے۔

(یہ حضور نبی مکرم ﷺ کی دعا کی برکت تھی جسے رب کریم نے اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمایا اور کامیابی و کامرانی اور فتح و نصرت سے سرفراز فرمایا)۔

بَابُ فِيمَنْ قَالَ الْخُمْسُ قَبْلَ النَّفْلِ (اس کا بیان جس نے کہا خمس نفل سے پہلے ہے)

2368۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرِ الشَّامِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ الشَّيْبِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفُهْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْقِلُ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمْسِ

مکحول نے زیاد بن جاریہ سے اور انہوں نے حبیب بن مسلمہ فہری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ خمس کے بعد ثلث کی تفہیل کرتے تھے۔ (یعنی کل مال غنیمت سے خمس نکالنے کے بعد تہائی مال سے بطور انعام عطا فرماتے تھے۔ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نفل سے پہلے خمس نکالتے تھے)۔

2369۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجَشِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْقِلُ الرُّبْعَ بَعْدَ الْخُمْسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمْسِ إِذَا قَفَلَ

مکحول نے ابن جاریہ سے اور انہوں نے حبیب بن مسلمہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ خمس کے بعد چوتھائی حصہ بطور نفل دیتے تھے اور جب واپس لوٹتے تو خمس کے بعد تہائی حصہ بطور نفل دیتے تھے۔ (یعنی اگر آپ ﷺ غزوہ سے پہلے اس سے کوئی سر یہ نکال کر بھیجتے تو اس کے لیے چوتھائی حصہ کی تفہیل فرماتے اور اگر غزوہ کے بعد کوئی سر یہ بھیجتے تو پھر بطور نفل تیسرا حصہ دیتے۔ چونکہ ابتدا میں لشکری تازہ دم ہوتے اس لیے تفہیل تھوڑے مال سے کرتے اور غزوہ سے فارغ ہونے کے

بعد کیونکہ لشکر تھکے ماندے ہوتے لہذا مشقت زیادہ ہوتی اس لیے تنفیل زیادہ مال سے کرتے یعنی تہائی سے۔

2370۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ بْنُ ذُكْوَانَ وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدِ الدِّمَشْقِيِّانِ التَّغَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَهَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ كُنْتُ عَبْدًا بِبِصْرَ لَا مَرَاةَ مِنْ بَنِي هُذَيْلٍ فَأَعْتَقْتَنِي فَمَا خَرَجْتُ مِنْ مِصْرَ وَبِهَا عَلِمُ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أَرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِجَازَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عَلِمُ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أَرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الْعِرَاقَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عَلِمُ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أَرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الشَّامَ فَغَرَبْتُهَا كُلَّ ذَلِكَ أَسْأَلُ عَنِ النَّفْلِ فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِينِي فِيهِ بِشَيْءٍ حَتَّى لَقَيْتُ شَيْخًا يُقَالُ لَهُ زِيَادُ بْنُ جَارِيَةَ الشَّيْبِيُّ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ فِي النَّفْلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْفَهْرِيُّ يَقُولُ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْفِلُ الرُّبْعَ فِي الْبَدَاةِ وَالثَّلْثَ فِي الرَّجْعَةِ

یعنی بن حمزہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو وہب کو کہتے سنا ہے: وہ کہتے ہیں کہ میں نے مکحول کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں مصر میں بنی ہذیل کی ایک عورت کا غلام تھا۔ اس نے مجھے آزاد کر دیا اور میں مصر سے اس وقت تک نہیں نکلا جب تک کہ میں اپنی دانست کے مطابق وہاں موجود علم پر حاوی نہ ہو گیا۔ (یعنی میں نے وہاں کے جملہ علماء سے حتی المقدور کتاب علم کی کوشش کی)۔ پھر میں حجاز آ گیا اور میں وہاں سے بھی اس وقت تک نہ نکلا جب تک کہ میں اپنی دانست کے مطابق وہاں موجود علم پر حاوی نہ ہو گیا۔ پھر میں شام آ گیا اور اسے چھان ڈالا۔ (وہاں کے ہر عالم سے معلومات لینے کی کوشش کی) اور میں ہر ایک سے نفل کے بارے میں سوال کرتا رہا۔ لیکن میں نے کسی کو بھی نہ پایا کہ وہ اس کے بارے میں مجھے کوئی شافی جواب دے۔ یہاں تک کہ میں ایک شیخ سے ملا۔ اسے زیاد بن جاریہ تمہیں کہا جاتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا تم نے نفل کے بارے میں کوئی شے (روایت) سنی ہے۔ اس نے جواب دیا: ہاں۔ میں نے حبیب بن مسلمہ فہری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ آپ ﷺ نے غزوہ کی ابتداء میں ربع کی تنفیل فرمائی اور غزوہ سے لوٹتے وقت ثلث کی۔ (یعنی غزوہ کی ابتدا میں چوتھائی مال بطور نفل دیتے اور غزوہ سے واپسی پر تہائی مال بطور نفل عطا فرماتے)۔

بَابُ السَّرِيَّةِ تَرُدُّ عَلَى أَهْلِ الْعَسْكَرِ (سریہ کے اہل لشکر کی طرف لوٹ آنے کا بیان)

2371۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ هُوَ مُحَمَّدٌ بَبَعْضِ هَذَا وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ جَبِيْعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعَى بِدِمَتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَرُدُّ مُسَدَّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّبِهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ إِسْحَاقَ الْقَوَدَ وَالشَّكَافُوَ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کا خون مساوی ہوتا ہے۔ (یعنی قصاص اور دیت وغیرہ میں تمام کا خون برابر ہے۔ کسی شریف

کو گھٹیا اور وضع پر کوئی فضیلت حاصل نہیں) ان میں سے ادنیٰ (یعنی جو تعداد کے اعتبار سے اقل ہو یعنی ایک فرد بھی) ان کی جانب سے امان دینے کی سعی کر سکتا ہے۔ (یعنی ایک کی امان تمام کو تسلیم کرنا پڑے گی) اور ان میں سے دور رہنے والا بھی ان پر امان مسلط کر سکتا ہے۔ (یعنی اگر دارالحرب سے دور رہنے والے نے کسی کافر کو امان دی تو وہ بھی سب کے لیے قابل تسلیم ہوگی اگرچہ دارالحرب کے قریب رہنے والا موجود ہو)۔ اور وہ سب اپنے سوا کوئی دین رکھنے والوں یا اپنے مخالفین کے مقابلہ میں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہیں۔ ان میں قوی کمزور اور ضعیف پر مال غنیمت لوٹائیں گے۔ (چاہے یہ قوت و ضعف کا فرق ذات کے اعتبار سے ہو یا سواری کے اعتبار سے، حصہ میں سب برابر ہوں گے) اور ان میں سے سر یہ میں جانے والے دارالحرب میں اتر کر بیٹھنے والے لشکریوں پر مال غنیمت لوٹائیں گے۔ کسی مومن کو کافر کے عوض قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی ذمی کو اس کے عہد ذمہ میں کافر کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ ابن اسحاق نے قصاص اور مساوات کا ذکر نہیں کیا۔

2372۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَغَارَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدَةَ عَلَى إِبْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَتَلَ رَاعِيَهَا فَخَرَجَ بِطَرْدِهَا هُوَ وَأَنَاسٌ مَعَهُ فِي خَيْلٍ فَجَعَلْتُ وَجْهِي قِبَلَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ نَادَيْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَا صَبَاحَا ثُمَّ اتَّبَعْتُ الْقَوْمَ فَجَعَلْتُ أَرْمِي وَأَعْرِقُهُمْ فَإِذَا رَجَعُوا إِلَى فَارِسٍ جَلَسْتُ فِي أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ ظَهْرِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا جَعَلْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي وَحَتَّى أَلْقُوا أَكْثَرًا مِنْ ثَلَاثِينَ رُمْحًا وَثَلَاثِينَ بُرْدَةً يَسْتَخِفُّونَ مِنْهَا ثُمَّ أَتَاهُمْ عُبَيْدَةَ مَدَدًا فَقَالَ لِيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ فَقَامَ إِلَيَّ أَرْبَعَةٌ مِنْهُمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَلَمَّا أَسْعَفْتُهُمْ قُلْتُ أَتَعْرِفُونِي قَالُوا وَمَنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيَذَرُ كُنِي وَلَا أَطْلُبُهُ فَيَفُوتُنِي فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى فَوَارِسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ أَوْلَهُمْ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ فَيَلْحَقُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدَةَ وَيُعْطِفُ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ فَعَقَرَ الْأَخْرَمُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ فَتَحَوَّلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَى فَرَسِ الْأَخْرَمِ فَيَلْحَقُ أَبُو قَتَادَةَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ فَعَقَرَ بِأَبِي قَتَادَةَ وَقَتَلَهُ أَبُو قَتَادَةَ فَتَحَوَّلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى فَرَسِ الْأَخْرَمِ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي جَلَيْتُهُمْ عَنْهُ ذُو قَرْدٍ فَإِذَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي خَنْسٍ مِائَةٍ فَأَعْطَانِي سَهْمَ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ

ایاس بن مسلمہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ عبد الرحمن بن عیینہ نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں پر حملہ کر دیا اور ان کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور وہ اور اس کے ساتھ والے لوگ جو گھوڑوں پر سوار تھے بھاگتے ہوئے نکل گئے۔ پس میں نے اپنا منہ مدینہ طیبہ کی طرف کیا اور تین بار یہ آواز لگائی: یا صباحا (یہ جملہ استغاثہ کے لیے ہوتا ہے لوگوں کو باخبر اور متوجہ کرنے کے لیے)۔ پھر میں نے ان لوگوں کا پیچھا کیا۔ میں ان پر تیر برس آنے لگا اور انہیں زخمی کرنے لگا اور جب کوئی گھوڑا سوار میری طرف رجوع کرتا تو میں کسی درخت کے تنے کے پیچھے بیٹھ جاتا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو جتنے اونٹ عطا فرمائے تھے میں نے ان تمام کو اپنے پیچھے کر لیا۔ (یعنی میں نے ان سے تمام اونٹ چھڑا لیے)۔ انہیں پیچھے چھوڑ کر خود ان کے

تغاب میں آگے نکل گیا) یہاں تک کہ انہوں نے تیس تیروں اور تیس چادروں سے زیادہ کو اپنا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے پھینک دیا۔ پھر ان کی مدد کے لیے عینہ آیا اور اس نے کہا: تم میں سے چند افراد کو اس کے مقابلے کے لیے کھڑا ہونا چاہئے۔ چنانچہ ان میں سے چار میری طرف اٹھے اور پہاڑ پر چڑھنے لگے۔ جب وہ (اتنا قریب آگئے) کہ میں انہیں بات سنوا سکتا تھا تب میں نے کہا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ (میں کون ہوں) تو انہوں نے جواب دیا: (تو خود ہی بتا) تو کون ہے؟ تو میں نے کہا: میں ابن اکوع ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کریم ﷺ کی ذات کو عزت و تکریم عطا فرمائی ہے! تم میں سے کوئی آدمی نہیں ہے کہ وہ دوڑ کر مجھے پکڑنا چاہے تو وہ مجھے پاس کے اور نہ کوئی ایسا ہے کہ میں اسے پکڑنا چاہوں تو وہ مجھ سے گم ہو جائے یعنی بھاگ جائے۔ پس میں مسلسل ایسی باتیں کرتا رہا، یہاں تک کہ میری نظر رسول اللہ ﷺ کے شہسواروں پر پڑی۔ وہ درختوں کے درمیان سے آرہے تھے اور ان میں سب سے آگے اخرم اسدی تھے۔ پس وہ عبدالرحمن بن عینہ سے جا ملے۔ عبدالرحمن ان کی طرف متوجہ ہوا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے پر وار کرنے لگے۔ پس اخرم رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن کے گھوڑے کو مار دیا اور عبدالرحمن نے انہیں نیزہ مارا اور شہید کر دیا۔ پھر عبدالرحمن اخرم کے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ پھر حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ عبدالرحمن سے جا ملے اور آپس میں ایک دوسرے پر وار کرنے لگے۔ پس اس نے حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا مار دیا اور حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا اور پھر حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ اخرم کے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا درآنحالیکہ آپ ﷺ اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے عبدالرحمن اور اس کے ڈاکو ساتھیوں کو ہانکا تھا اور وہ مقام ذوقرہ ہے۔ پس حضور نبی مکرم ﷺ پانچ سو جانثاروں کے ساتھ وہاں موجود تھے۔ پھر (مال غنیمت کی تقسیم میں) آپ ﷺ نے مجھے شہسوار اور پیدل دونوں کا حصہ عطا فرمایا۔ (پیدل کا حصہ تو اس لیے کہ وہ پیدل تھے اور شہسوار کا حصہ بطور نفل (انعام) عطا فرمایا)۔

بَابُ فِي النَّفْلِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمِنْ أَوْلِي مَعْنِمِ

سونے، چاندی اور مال فی سے بطور نفل دینے کا بیان

2373۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَخْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزِيِّ الْجَزْمِيِّ قَالَ أَصَبْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ جَرَّةَ حَمْرَاءَ فِيهَا دَنَانِيرٌ مِائَةٌ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ فَاتَيْتُهُ بِهَا فَتَقَسَّهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَانِي مِنْهَا مِثْلَ مَا أُعْطِيَ رَجُلًا مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا نَفْلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمْسِ لَأَعْطَيْتُكَ ثُمَّ أَخَذَ يَعْزُضُ عَلَيَّ مِنْ نَعِيْبِهِ فَأَبَيْتُ حَدَّثَنَا هَذَا عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ

ابو الجوزی یہ جرمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے روم کی زمین میں سرخ رنگ کا مٹی کا گھڑا پایا اس میں دنانیر تھے اور یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور حکومت تھا اور حضور نبی مکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے بنی سلیم سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی ہم پر امیر مقرر تھے۔ ان کا نام معن بن یزید تھا۔ چنانچہ میں وہ لے کر ان کے پاس آیا۔ انہوں نے انہیں مسلمانوں کے

درمیان تقسیم کر دیا اور ان میں سے مجھے بھی اتنا ہی حصہ عطا فرمایا جتنا کہ ان میں سے ہر آدمی کو دیا۔ پھر فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ نفل نہیں ہے مگر خمس کے بعد تو میں یقیناً تجھے زیادہ دیتا۔ (یعنی نفل اس مال میں ہوتا ہے جس میں خمس ہو، اور خمس مال غنیمت میں ہوتا ہے۔ یہ مال غنیمت نہیں بلکہ مال فنی ہے۔ جب اس میں خمس نہیں تو پھر اس میں نفل بھی نہیں)۔ پھر انہوں نے اپنے حصہ سے کچھ لیا اور مجھے دینے لگے لیکن میں نے لینے سے انکار کر دیا۔ ہناد نے ابن مبارک عن ابی عوانہ بن عاصم بن کلیب کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَابُ فِي الْإِمَامِ يَسْتَأْذِنُ بِشَيْءٍ مِنَ الْفَيْئِ لِنَفْسِهِ

اس کا بیان کہ کیا امام مال فنی سے اپنے لیے کوئی شے مختص کر سکتا ہے

2374- حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُثْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ الْأَسْوَدَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبْسَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْبَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ وَبِرْقًا مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هَذَا إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ

عبداللہ بن علاء نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابو سلام اسود سے سنا۔ اس نے کہا: میں نے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے بیان کیا کہ مال غنیمت میں سے ایک اونٹ کو سترہ بنا تے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ نے اونٹ کے پہلو سے کچھ بال لیے۔ اور پھر فرمایا: تمہارے غنائم میں سے میرے لیے خمس کے سوا اس کی مثل مال بھی حلال نہیں اور خمس بھی تمہی میں لوٹا دیا جاتا ہے۔ (یعنی تمہاری حاجات کے لیے ہی خرچ کیا جاتا ہے)۔ (مال غنیمت میں سے کوئی ایک شے اپنے لیے خاص کرنے کا اختیار صرف اور صرف حضور نبی کریم ﷺ کو حاصل تھا۔ آپ کے وصال کے بعد کسی کے لیے یہ اختیار باقی نہیں رہا۔ اس پر اجماع ہے)۔

بَابُ فِي الْوَقَاءِ بِالْعَهْدِ (عہد کو پورا کرنے کا بیان)

2375- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ عہد کو توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن جھنڈا کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔ (معلوم ہوا اسلام نے ایقائے عہد کو لازم قرار دیا ہے اگر چہ وہ مشرکین کے ساتھ ہی ہر۔ تب ہی خلاف ورزی کرنے والے کے لیے یہ شدید وعید بیان کی ہے کہ قیامت کے دن اس کی تشہیر کی جائے گی جس سے اس کی ذلت و رسوائی میں مزید اضافہ ہوگا)۔

بَابُ فِي الْإِمَامِ يُسْتَجَنُّ بِهِ فِي الْعُهُودِ (معاهدوں میں امام کو ڈھال بنائے جانے کا بیان)

2376- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَرَاءُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ بِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام ڈھال ہے اسی کے سبب قتال کیا جاتا ہے۔ (یعنی صلح اور جنگ کے معاہدوں میں امام کے فیصلے کا اعتبار کیا جاتا ہے کیونکہ اس کے فیصلے عوام کے لیے ڈھال کی حیثیت رکھتے ہیں اور بچاؤ اور حفاظت کا وسیلہ ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کا احترام کیا جانا چاہئے)۔

2377۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ بُوَيْبِكَةَ عَنْ الْأَشْجَعِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ أَخْبَرَهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلْقَى فِي قَلْبِي الْإِسْلَامَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أُرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أُخِيسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أُخِيسُ الْبُرْدَ وَلَكِنْ أُرْجِعُ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَمْتُ قَالَ بُوَيْبِكَةُ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا رَافِعٍ كَانَ قَبْطِيًّا قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا كَانَ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا يَصْدَحُ

حسن بن علی بن ابی رافع سے روایت ہے کہ ابو رافع نے اسے بتایا کہ مجھے قریش نے رسول اللہ ﷺ کی جانب بھیجا۔ پس جب میں نے رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا تو میرے دل میں اسلام کی حقانیت اور محبت ڈال دی گئی۔ چنانچہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! قسم بخدا! میں ان کی طرف لوٹ کر کبھی نہ جاؤں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ نہ میں عہد کو توڑتا ہوں اور نہ ہی میں قاصدوں کو روکتا ہوں۔ (کیونکہ دونوں چیزیں نبی ﷺ کی شان کے لائق نہیں)۔ لہذا تو واپس لوٹ جا پھر وہاں پہنچ کر بھی اگر تیرے دل میں وہی کیفیت باقی رہے جو کیفیت اب ہے تو واپس لوٹ آنا۔ وہ فرماتے ہیں: میں واپس چلا گیا۔ پھر (موقع پا کر) میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور مشرف باسلام ہو گیا۔ بکیر نے کہا ہے: مجھے (حسن بن علی نے) خبر دی ہے کہ ابو رافع قبلی تھے۔ (اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے غلام تھے پھر آپ نے انہیں آزاد کیا تھا۔ اور قبط قوم فرعون کو کہا جاتا ہے)۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ اس زمانے میں تھا لیکن اس دور میں ایسا کرنا مناسب نہیں۔ (یعنی ابو رافع نے اسلام قبول کرنے کی خواہش ظاہر کی لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے واپس لوٹا دیا۔ یہ آپ کا خاصا ہے کیونکہ آپ کو اس کے لوٹ کر آنے کا یقین تھا لیکن اب ایسا نہیں کیا جائے گا۔ واللہ اعلم)۔

بَابُ فِي الْإِمَامِ يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ عَهْدٌ فَيَسِيرُ إِلَيْهِ

اس کا بیان کہ اگر امام اور دشمن کے درمیان معاہدہ ہو تو وہ اس کی طرف چل کر جاسکتا ہے

2378۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ السَّيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْفَيْضِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَجُلٍ مِنْ حِمْيَرَ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَهُمْ إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ غَزَاهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَوْ بِرُذُوفٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدَرَ فَنظَرُوا فَإِذَا عُمَرُو بْنُ عَبْسَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ

1۔ ایک سو میں بعثتین ہے۔

سَبِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَشُدُّ عَقْدَهُ وَلَا يَخْلُهَا حَتَّى يَنْقُضُوا أَمَدَهَا أَوْ يَنْبِذُوا إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةَ

سلیم بن عامر حمیر قبیلے کے ایک آدمی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے مابین معاہدہ تھا اور آپ ان کے شہروں کی طرف چلنے لگے کہ جب معاہدہ کی مدت ختم ہوگی تو ان پر حملہ کریں گے۔ پس پیچھے سے ایک آدمی عربی یا غیر عربی گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور وہ کہنے لگا: اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ وعدہ پورا کیجئے، عہد کونہ توڑیئے۔ جب لوگوں نے غور سے دیکھا تو وہ حضرت عمرو بن عبسہ تھے۔ تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنی طرف بلا بھیجا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ جس کا کسی قوم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہو تو وہ اس کی گرہ کونہ باندھے اور نہ ہی کھولے (یعنی اس میں کمی بیشی نہ کرے اور شرائط کے مطابق پورا ہونے دے) یہاں تک کہ اس کی مدت گزر جائے یا وہ ان کے ساتھ برابری کی بنیاد پر توڑ دے (یعنی معاہدہ توڑنے کا اس طرح اعلان کرے کہ دونوں فریقوں کو معاہدہ ٹوٹنے کا علم برابر ہو۔ اس میں کسی کو ذرا ابہام اور شک نہ ہو)۔ پس حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے۔

بَابُ فِي الْوَفَاءِ لِلْمُعَاهِدِ وَحُرْمَةِ ذِمَّتِهِ

ذمی کے ساتھ وفا کرنے اور اس کے عہد اور ذمہ کی حرمت کا بیان

2379۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهٍ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

حضرت ابو بکرہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی ذمی کو بغیر کسی وجہ اور سبب کے قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو حرام قرار دیا۔

فائدہ: یہ ایک غیر مسلم ذمی کا ناحق خون بہانے پر شدید وعید ہے۔ تو پھر اگر کسی مسلمان کا ناحق خون بہا دیا جائے تو اس کے بارے میں کیا خیال ہے رب کریم کی ناراضگی کا عالم کیا ہوگا۔ رب کریم ہر خاص و عام کو ایسے فعل حرام سے محفوظ رکھے۔ آمین

بَابُ فِي الرُّسُلِ (قاصدوں کا بیان)

2380۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّاظِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ كَانَ مُسَيِّمَةَ كَتَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَقَدْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَشْجَعٍ يُقَالُ لَهُ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نَعِيمٍ بْنِ مَسْعُودٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ نَعِيمٍ قَالَ سَبِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَهَا جِئْتَنِي فَرَأَيْتَنِي مَاتَ قَوْلَانِ أَتَبَا قَالَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنْ الرُّسُلَ لَا تَقْتُلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمْ

محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ مسلمہ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف لکھا تھا سلمہ بن فضل نے کہا ہے کہ مجھے محمد بن اسحاق نے اشجع قبیلے کے ایک شیخ سے جسے سعد بن طارق کہا جاتا تھا، سے بیان کیا ہے اور اس نے سلمہ بن نعیم بن مسعود اشجعی سے اور انہوں نے اپنے باپ نعیم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا: آپ ان دونوں کو (مسلمہ کے قاصدوں کو) فرما رہے تھے جب آپ نے مسلمہ کا خط پڑھ لیا کہ تم دونوں کیا کہتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم وہی کہتے ہیں جو اس نے کہا ہے۔ (یعنی ہم اس کی نبوت کے قائل ہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! اگر یہ اصول نہ ہوتا کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردنیں مار دیتا۔ (یعنی تمہیں قتل کر دیتا اس لیے کہ تم جھوٹے نبی کے پیروکار بنے ہو)۔

2381۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ أَنَّهُ أَمَى عَبْدَ اللَّهِ فَقَالَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ حِنَّةٌ وَإِنِّي مَرَرْتُ بِمَسْجِدِ بَنِي حَنْفِيَةَ فَإِذَا هُمْ يُؤْمِنُونَ بِسُيَلْبَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ فَحِينَ بِيَهُمْ فَاسْتَبَاهُمْ غَيْرَ ابْنِ السُّوَّاحَةِ قَالَ لَهُ سَبِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّكَ رَسُولٌ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ فَأَنْتَ الْيَوْمَ لَسْتُ بِرَسُولٍ فَأَمَرَ قُرَظَةَ بْنَ كَعْبٍ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فِي السُّوقِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى ابْنِ السُّوَّاحَةِ قَتِيلًا بِالسُّوقِ

ابو اسحاق نے حارثہ بن مضرب سے بیان کیا ہے کہ وہ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ میرے اور عربوں میں سے کسی کے درمیان کوئی عداوت نہیں ہے۔ میں بنی حنیفہ کی مسجد کے پاس سے گزرا ہوں تو دیکھا وہ لوگ مسلمہ کذاب کے ساتھ ایمان لا رہے ہیں۔ پس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی طرف پیغام بھیجا اور انہیں آپ کے پاس لایا گیا تو آپ نے سوائے ابن نواحہ کے انہیں توبہ کرنے کی تلقین کی اور اسے یہ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تو قاصد نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا۔ پس آج تو قاصد نہیں ہے۔ پھر قرظہ بن کعب کو حکم دیا تو اس نے اسے بازار میں قتل کر دیا۔ پھر کہا: جو ابن نواحہ کو دیکھنا چاہے تو وہ بازار میں مقتول پڑا ہے۔

بَابُ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ (عورت کی امان کا بیان)

2382۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيَّاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَحْرَمَةَ بِنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ هَانِيَةَ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهَا أَجَارَتْ رَجُلًا مِنَ النُّسْرِيِّينَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتَ وَأَمْنَا مَنْ أَمَنْتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے ام ہانی بنت ابی طالب نے بتایا کہ انہوں نے فتح مکہ کے دن مشرکین میں سے ایک آدمی کو پناہ دی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور اس کے بارے میں ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق ہم نے بھی اسے پناہ دی جسے تم نے پناہ دی اور ہم نے بھی اسے امان دی جسے تم نے امان دی۔

2383۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ إِنْ كَانَتْ الْمَرْأَةُ لِتُجِيرَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فَيَجُوزُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر کوئی عورت (کفار کو) مؤمنین سے پناہ دیتی ہے (یعنی اس کی پناہ دیتی ہے کہ مؤمنین اسے قتل کرنے سے باز رہیں) تو وہ پناہ جائز اور درست ہوگی۔

بَابُ فِي صُلْحِ الْعَدُوِّ (دشمن سے صلح کرنے کا بیان)

2384۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ أَنْ مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الرَّبِيعِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ رَمَنَ الْخُدَيْبِيَّةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْخُلَيْفَةِ قَلَدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَخْرَمَ بِالْعُمْرَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ وَسَارَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يَهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتٌ بِهِ رَاجِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَّاتِ الْقُصَوَاعُ (1) مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا خَلَّاتِ وَمَا خَلَّاتِ وَمَا ذَلِكَ لَهَا بَخْلِي وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي الْيَوْمَ خُطَّةَ يُعْظَمُونَ بِهَا حُرْمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أُعْطِيَتْهُمْ بِأَهَائِهِمْ زَجْرًا فَوُثِّبَتْ فَعَدَلُ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْخُدَيْبِيَّةِ عَلَى سِدِّ قَلِيلِ الْمَاءِ فَجَاءَهُ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَائٍ الْخُزَاعِيُّ ثُمَّ أَتَاهُ يَفْنَى عُرْوَةَ بِنِ مَسْعُودٍ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكَلَّمَا كَلَّمَهُ أَخَذَ بِدِخِيَّتِهِ وَالْبُغَيْرَةَ بِنِ شُعْبَةَ قَائِمَةً عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْبِغْفَرُ فَضْرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ أَخْرِ يَدَكَ عَنِ لِحْيَتِي فَرَفَعَ عُرْوَةَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا الْبُغَيْرَةُ بِنِ شُعْبَةَ فَقَالَ أَيْ غَدْرُ أَوْلَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْبُغَيْرَةُ صَحْبَ قَوْمَانِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلْتَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَّا الْإِسْلَامُ فَقَدْ قَبِلْنَا وَأَمَّا الْبَالُ فَإِنَّهُ مَالُ غَدْرٍ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَكْتُبْ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقُصَّ الْخَبْرُ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِثْرًا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا فَلَمَّا فَرَعُ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ قَوْمُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ اخْلِقُوا ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ مُهَاجِرَاتٌ الْآيَةَ فَنَهَاَهُمُ اللَّهُ أَنْ يَرُدُّوهُنَّ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَعْنِي فَأَرْسَلُوهُ إِلَى طَلْبِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى إِذَا بَلَغَا ذَا الْخُلَيْفَةِ نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرِهِمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ جَيْدًا فَاسْتَلَّهُ الْآخَرَ فَقَالَ أَجَلٌ قَدْ جَرَيْتُ بِهِ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَأَمَكْنَهُ مِنْهُ فَضْرَبَهُ حَتَّى يَرُدَّ وَفَرَ الْآخَرَ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ رَأَى هَذَا دُعْرًا فَقَالَ قَدْ قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ قَدْ أَوْفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ فَقَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ نَجَّانِ اللَّهُ مِنْهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَبِئْسَ أَمْرٌ مَسْعَرٌ حَرْبٌ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَبِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سَيْفَ الْبَحْرِ وَيَنْفِلْتُ أَبُو جَنْدَلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ

1۔ ایک سو میں القسوی ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ صلح حدیبیہ کے وقت ایک ہزار سے زائد صحابہ کرام کو ساتھ لے کر چلے۔ یہاں تک کہ جب آپ مقام ذوالحلیفہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے ہدی (قربانی کا جانور) کو قلاوہ پہنایا اور اس کا اشعار کیا۔ (اشعار کا مفہوم ہے کہ کوہان کی ایک طرف کو ذرا سا چیر دینا یہاں تک کہ خون بہہ جائے۔ یہ قربانی کا جانور ہونے کی نشانی ہے) اور عمرے کا احرام باندھا۔ پھر آگے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ چلتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ اس گھائی (عینیہ) پر پہنچے جس سے اہل مکہ پر اترتے ہیں۔ تو آپ سمیت آپ کی سواری بیٹھ گئی تو لوگوں نے کہا: حل حل (یہ اونٹ کو اٹھانے کے لیے کلمات زجر ہیں) آج تو قصواء (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اونٹنی کا نام ہے) چلنے سے رک گئی ہے، اڑ گئی ہے۔ لوگوں نے دوبارہ ایسا کہا: تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ رکی اور اڑی نہیں اور نہ ہی یہ اس کی عادت ہے۔ البتہ اسے ہاتھی کو روکنے والے نے روک دیا ہے (یعنی جس اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کے ہاتھیوں کو روک دیا تھا اسی نے اسے بھی روک دیا ہے)۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! آج کے دن وہ مجھ سے کسی بھی اس شے کی درخواست کریں گے جس میں اللہ تعالیٰ کی حرمت دی ہوئی چیزوں کی تعظیم ہو تو میں انہیں وہ ضرور عطا کروں گا۔ پھر آپ نے اونٹنی کو جھڑکا تو وہ اچھل کر اٹھ گئی اور آپ ﷺ اہل مکہ کے رستہ سے ایک طرف ہو گئے۔ (یعنی وہ راہ چھوڑ کر حدیبیہ کی جانب چل پڑے) یہاں تک کہ آپ حدیبیہ کے آخر پر ایک تھوڑے سے پانی والے گڑھے یا کنوئیں پر جا اترے۔ پھر وہاں آپ ﷺ کے پاس بدیل بن ورقاء خزاعی آیا اور پھر عروہ بن مسعود حاضر ہوا۔ اور یہ حضور نبی کریم ﷺ سے باتیں کرنے لگے اور جب بھی وہ آپ سے بات کرتا تو وہ آپ ﷺ کی ریش مبارک کو پکڑ لیتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس کھڑے تھے۔ ان کے پاس تلوار تھی اور سر پر خود پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی تلوار کے نچلے حصے سے اس کے ہاتھ پر ضرب لگائی اور زبان سے کہا: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ریش مبارک سے اپنا ہاتھ پیچھے کر لے۔ پس عروہ نے اپنا سرا اوپر اٹھایا اور پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ تب اس نے کہا: اے فساد اور غداری کرنے والے! کیا میں تیری عہد شکنی میں کوشش نہیں کرتا رہا (یعنی معاملے کو نپٹانے اور اس کی اصلاح کی کوشش نہیں کرتا رہا)۔ مغیرہ بن شعبہ نے زمانہ جاہلیت میں چند لوگوں کو ساتھ لیا، پھر انہیں قتل کر دیا اور ان کا مال بھی لے لیا۔ پھر آیا اور اسلام قبول کر لیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام تو ہمیں قبول ہے اور رہا مال تو کیونکہ یہ دھوکہ دہی کا مال ہے اس لیے ہمیں اس کی کوئی حاجت نہیں۔ پھر آگے حدیث ذکر کی۔ پس حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لکھو۔ یہ وہ (صلح نامہ) ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے اور پورا واقعہ بیان کیا۔ پھر سہیل نے کہا: یہ بھی شرط ہے کہ کوئی آدمی بھی ہماری طرف سے آپ کے پاس آئے گا، اگر وہ آپ کے دین پر ہوگا تو آپ اسے ہماری طرف لوٹا دیں گے۔ پس جب شرائط لکھنے کے معاملے سے فارغ ہوئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: اٹھو اور قربانی کے جانور ذبح کرو اور پھر حلق کرالو۔ پھر چند مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں منع فرما دیا کہ وہ انہیں واپس لوٹائیں اور انہیں مہر واپس لوٹا دینے کا حکم دیا۔ پھر آپ ﷺ مدینہ طیبہ واپس تشریف لائے

تو قریش میں سے ایک آدمی ابوبصیر وہاں آپہنچا۔ قریش نے اس کی تلاش اور مطالبہ کے لیے آدمی بھیجے تو آپ ﷺ نے اسے ان دونوں کے حوالے کر دیا اور وہ اسے ساتھ لے کر نکلے۔ یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے، وہاں اترے اور اپنی کھجوریں کھانے لگے۔ (اسی دوران) ابوبصیر نے ان دو میں سے ایک کو کہا: قسم بخدا! اے فلاں! میں تیری تلوار دیکھ رہا ہوں یہ بڑی عمدہ اور اعلیٰ ہے۔ پس دوسرے نے اسے نیام سے باہر نکالا اور کہا: ہاں میں اس کے ساتھ تجربہ کر چکا ہوں (واقعی یہ بڑی عمدہ ہے)۔ تو ابوبصیر نے کہا: مجھے دکھاؤ میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اس نے وہ تلوار اس کے حوالے کر دی۔ نتیجتاً ابوبصیر نے اس پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ وہیں ٹھنڈا ہو گیا (یعنی مر گیا) اور دوسرا ساتھی بھاگ نکلا۔ یہاں تک کہ وہ مدینہ طیبہ آپہنچا اور دوڑتے ہوئے مسجد میں داخل ہو گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ تو ڈرا ہوا ہے۔ (خوفزدہ ہے) تو اس نے کہا: قسم بخدا! میرا ساتھی قتل ہو گیا اور مجھے بھی قتل ہونے کا خوف ہے۔ پھر اتنے میں ابوبصیر بھی آ گیا۔ اس نے عرض کی: تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذمہ داری (عہد) کو پورا فرما دیا ہے اور آپ نے مجھے ان کے سپرد کر دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے نجات عطا فرمادی ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ بات تو عجب جنگ کو بھڑکانے والی ہے۔ اگر اس (ابوبصیر) کے لیے کوئی معاون و مددگار ہوتا۔ جب اس نے یہ جملہ سنا، تو وہ پہچان گیا کہ آپ ﷺ اسے ان کی طرف واپس لوٹا دیں گے۔ چنانچہ نکل گیا، یہاں تک کہ ساحل سمندر پر آ کر ٹھہر گیا اور پھر حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ (مسلمان ہو کر اپنے ستر سوار ساتھیوں کے ہمراہ) وہاں سے نکلتے ہیں اور ابوبصیر کے ساتھ آ کر مل جاتے ہیں۔ (پس اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہا) یہاں تک کہ وہاں مسلمانوں کی ایک جماعت اکٹھی ہو گئی۔ (بذل الجہود میں سہلی سے منقول ہے کہ وہاں جمع ہوتے ہوتے یہ تعداد تین سو تک پہنچ گئی)۔

2385۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ إِسْحَاقَ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنِ عُرْوَةَ بْنِ الرَّبِيعِ عَنِ الْبِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُمْ اضْطَلَحُوا عَلَيَّ وَضَمَّ الْحَرْبِ عَشْرًا سِنِينَ يَأْمَنُ فِيهِنَّ النَّاسُ وَعَلَى أَنْ بَيْنَنَا عَيْبَةٌ مَكْفُوفَةٌ وَأَنَّهُ لَا إِسْلَالَ وَلَا إِغْلَالَ

مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ انہوں نے اس بات پر صلح کی کہ دس سال تک جنگ نہیں ہوگی اور اس دوران لوگ پر امن رہیں گے اور اس پر (صلح کی) کہ ہمارے دل ایک دوسرے کے بارے میں (بغض و عداوت اور حسد و کینہ سے) صاف رہیں گے۔ اور یہ کہ (اس دوران) نہ اعلانیہ غارت گری ہوگی اور نہ خفیہ چوری وغیرہ۔ (اسلال کا ایک معنی چوری اور اغلال کا معنی خیانت کیا گیا ہے۔ اسی طرح اسلال سے مراد تلواریں سونٹنا اور اغلال سے مراد زریں پہننا بھی ہو سکتا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ اس دوران جنگ نہیں ہوگی)۔

اسی طرح اس میں عیبہ مکفوفہ کا حقیقی معنی ایسی گٹھڑی ہے جس میں قیمتی کپڑے محفوظ ہوں لیکن یہاں اس سے کنایہ مراد ایسا دل ہے جو دوسرے کے حق میں ہر قسم کی آلائش سے صاف ہو۔ (بذل الجہود ص 397 ج 12)

2386۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةٍ قَالَ

مَنْ مَكَحُولٌ وَابْنُ أَبِي زَكْرِيَاءَ إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمِلْتُ مَعَهُمَا¹، فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ قَالَ جُبَيْرٌ
 انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مَخْبِرٍ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَاتَيْنَاهُ فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَتَصَالِحُونَ الرُّومَ صَلَاحًا آمِنًا وَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوٌّ آمِنٌ وَرَأَيْتُكُمْ

حضرت جبیر بن نفیر نے بیان کیا کہ جبیر نے مجھے کہا ہمارے ساتھ ذی مخبر کی طرف چلو، یہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ
 کرام میں سے ایک آدمی ہے۔ چنانچہ ہم ان کے پاس آئے تو جبیر نے ان سے صلح کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا:
 میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب تم رومیوں سے امن و سکون والی صلح کرو گے اور پھر تم اور وہ مل کر
 اپنے ایک اور دشمن سے جنگ لڑو گے۔

بَابُ فِي الْعَدُوِّ يُوتَى عَلَى غَرَّةٍ وَيُتَشَبَّهُ بِهِمْ

دشمن کو اشتباہ میں ڈال کر اس کی غفلت کی حالت میں اس پر حملہ کرنے کا بیان

2387- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
 لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَبَةَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ
 قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قُلْ فَاتَاهُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا الصَّدَقَةَ وَقَدْ عَنَانَا قَالَ
 وَأَيْضًا تَسَلَّمْتُهُ قَالَ اتَّبَعْنَا فَتَحْنُ نَكْرَهُ أَنْ نَدْعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيْ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسَلِفْنَا وَسُقَاؤُ
 وَسُقَيْنَ قَالَ كَعْبُ أَيْ شَيْءٍ تَرَهْنُونِ قَالَ وَمَا تَرِيدُ مِنَّا قَالَ نِسَائِكُمْ قَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ تَرَهْنُكَ
 نِسَائِنَا فَيَكُونُ ذَلِكَ عَارًا عَلَيْنَا قَالَ فَتَرَهْنُونِ أَوْلَادَكُمْ قَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيَقَالُ رُهْنَتْ بِوَسْقِ أَوْ
 وَسُقَيْنَ قَالُوا تَرَهْنُكَ اللَّأَمَةَ يُرِيدُ السِّلَاحَ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا آتَاهَا نَادَاهَا فَخَرَّ بِرَأْسِهِ وَهُوَ مُتَطَيِّبٌ يَنْضَحُ رَأْسَهُ فَلَمَّا أَنْ
 جَلَسَ إِلَيْهِ وَقَدْ كَانَ جَاءَ مَعَهُ بِنْفَرٍ ثَلَاثَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ فَذَكَرُوا لَهُ قَالَ عِنْدِي فَلَانَةٌ وَهِيَ أُعْطَى نِسَاءِ النَّاسِ قَالَ
 تَأْذُنٌ لِي فَأَشْمُ قَالَ نَعَمْ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي رَأْسِهِ فَسَبَّهُ قَالَ أَعُوذُ قَالَ نَعَمْ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي رَأْسِهِ فَلَمَّا اسْتَمَكَّنَ مِنْهُ
 قَالَ دُونَكُمْ فَضَرَبُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کعب بن اشرف (مشہور یہودی شاعر)
 کے لیے کون کافی ہوگا۔ (یعنی کون اسے قتل کرے گا) کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کو اذیت پہنچائی
 ہے۔ (یہ ہجو یہ شعر کہتا تھا اور قریش کو آپ کے خلاف ابھارتا تھا)۔ پس حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض
 کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں حاضر ہوں۔ کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر
 انہوں نے عرض کی: آپ مجھے اجازت عطا فرمائیے کہ میں اس سے کچھ باتیں کر دوں (یعنی اسے اعتماد میں لینے کے لیے کچھ

1- ایک لڑو میں سے۔

دائیں بائیں کی باتیں کرنے کی اجازت فرمائیے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تو جو چاہے کہہ۔ چنانچہ آپ اس کے پاس آئے اور اسے کہا: یہ آدمی (مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں) ہم سے صدقہ مانگتا ہے اور اس نے ہمیں مشقت میں ڈال رکھا ہے۔ اس نے جواب دیا: ابھی تو تم اور زیادہ اکتاؤ گے۔ (مشقت میں مبتلا ہو گے) انہوں نے فرمایا: اب ہم نے اس کی اتباع کر لی ہے۔ ابھی ہم اسے چھوڑنا بھی ناپسند کرتے ہیں یہاں تک کہ دیکھ لیں کہ اس کا معاملہ کون سے انجام تک پہنچتا ہے اور اب تو ہم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ تو ہمیں ایک وسق یا دو وسق اناج ادھا ردے دے۔ تو کعب نے کہا: کون سی شے تم میرے پاس رہن (گروی) رکھو گے؟ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ہم سے تو کیا ارادہ رکھتا ہے؟ اس نے کہا: تم اپنی عورتیں رہن رکھ دو۔ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! تو عرب کا حسین و جمیل آدمی ہے۔ پھر ہم اپنی عورتیں تیرے پاس رکھ دیں۔ یہ تو ہمارے لیے بہت عار اور شرم کا باعث ہوگا۔ اس نے پھر کہا: پھر تم اپنے بچے میرے پاس رہن رکھ دو۔ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! کیا بات کہہ دی ہم میں سے ہر ایک کے بیٹے کو طعنہ دیا جاتا رہے گا اور یہ کہا جائے گا: تجھے تو ایک وسق یا دو وسق اناج کے بدلے رہن رکھا گیا تھا۔ پھر انہوں نے کہا: ہم تو تیرے پاس ہتھیار رہن رکھنا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا: ہاں ٹھیک ہے۔ پس جب وہ اس کے پاس آئے اور اسے بلا یا تو وہ ان کی طرف باہر نکلا در آنحالیکہ وہ خوشبو لگائے ہوئے تھا اور اس کا سر مہک رہا تھا۔ پس جب وہ ان کے پاس بیٹھ گیا۔ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ تین یا چار آدمی بھی لائے تھے تو ان تمام نے اس کی خوشبو کا ذکر کیا۔ اس نے کہا: میرے پاس فلاں عورت ہے اور وہ تمام لوگوں کی عورتوں سے بڑھ کر عطر کو پسند کرتی ہے (پھر میں معطر کیوں نہ ہوں) حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں تیرا سر سونگھ لوں؟ اس نے کہا: ہاں کیوں نہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنا ہاتھ اس کے سر کے بالوں میں داخل کیا اور اسے سونگھا۔ پھر کہا: کیا میں دوبارہ سونگھ سکتا ہوں؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اس کے سر میں داخل کیا۔ جب اسے خوب گرفت میں لے لیا تو اپنے ساتھیوں کو کہا: اب اسے سنبھال لو۔ پس وہ اسے مارنے لگے۔ یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا۔

فائدہ: یہ واقعہ الحرب خدعہ کے قبیلے سے ہے۔ لہذا دشمن کے ساتھ ایسا معاملہ کرنا مباح ہے۔

2388۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَّابَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الشُّدَيْمِيِّ عَنِ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْإِيمَانُ قَيْدُ الْفِتَنِ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان نے فتنہ کو روک دیا ہے (لہذا)

کسی مومن کو فتنہ نہیں کرنا چاہیے۔

فائدہ: فتنہ کے معنی ہیں اچانک کسی دشمن پر خلاف معاہدہ حملہ کر دینا۔ تو یہ مومن کی شان نہیں ہے اور نہ ہی یہ شرعاً جائز ہے۔

بَابُ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فِي التَّسْبِيحِ

سفر میں ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہنے کا بیان

2389۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنِ مَالِكٍ عَنِ نَافِعٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ حَزْوٍ أَوْ

حَتَّىٰ أَوْعُنُوقَهُ يُكَبِّرُ عَلَىٰ كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آتِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ
وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو آپ زمین کی ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تین تکبیریں کہتے تھے اور یہ کہتے تھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آتِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ (ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کی ہی حمد کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دیا ہے اور اس نے اپنے بندے کی مدد کی ہے اور اس نے اکیلے تمام گروہوں کو شکست دی ہے)۔

بَابُ فِي الْإِذْنِ فِي الْقَوْلِ بَعْدَ النَّهْيِ

جہاد سے اجازت لے کر واپس لوٹنے کا بیان اس کے بعد کہ پہلے یہ ممنوع تھا

2390- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ السَّرُوزِيِّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ الثَّخُومِيِّ عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةَ نَسَخْتَهَا الَّتِي فِي السُّورِ إِنَّمَا
الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَىٰ قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ آیت کریمہ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةَ نَسَخْتَهَا الَّتِي فِي السُّورِ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَىٰ قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ (اور وہ یہ ہے)۔

بَابُ فِي بَعْثَةِ الْبَشَرِ (بشارت دینے کے لیے بھیجنے کا بیان)

2391- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعِيُّ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى عَنْ إِسْعَيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلْصَةِ فَآتَاهَا فَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ أَحْسَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ
بِشَرِّهَا يُكْنَىٰ أَبَا زَطَاةَ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تو مجھے ذی الخلصہ سے راحت نہیں پہنچائے گا؟ پھر جریر وہاں گئے اور اسے جلا دیا۔ پھر قبیلہ احس کا ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی طرف بشارت دینے کے لیے بھیجا۔ اس کی کنیت ابو زطاة تھی۔

فائدہ: ذی الخلصہ یمن کے اندر ایک مکان تھا جس میں قبیلہ دوس اور خشم وغیرہ کا بت رکھا ہوا تھا یعنی بت کدہ تھا۔ اور بخاری کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت جریر ڈیڑھ سو سواریوں کو ساتھ لے کر گئے، بت خانہ کو توڑا اور اس میں جو پجاری

تھے انہیں قتل کر ڈالا اور ذوالخلفہ کو الکعبۃ الیمانیہ اور الکعبۃ الشامیہ بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ فِي إِعْطَاءِ الْبَشِيرِ (بشارت لانے والے کو کچھ عطا کرنے کا بیان)

2392- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّمُرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بَنِي مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالتَّسْجِدِ فَرَكَمْ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ وَقَصَّ ابْنُ السَّمُرِ الْحَدِيثَ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ صَلَّيْتُ الصُّبْحَ صَبَاحَ خَنَسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِيَّتٍ مِنْ بِيُوتِنَا فَسَمِعْتُ صَارِحًا يَا كَعْبُ بَنِي مَالِكٍ أَيُّهَا فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبِي فَكَسَوْتُهُمَا أَيَّامًا فَانْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ يُهْرُولُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَيَّأَنِي

حضرت عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: جب حضور نبی مکرم ﷺ سفر سے تشریف لاتے تھے تو پہلے آپ ﷺ مسجد میں جاتے اور اس میں دو رکعت نفل نماز ادا فرماتے۔ پھر لوگوں میں تشریف رکھتے۔ ابن سمرح نے آگے پوری حدیث بیان کی۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمام مسلمانوں کو ہم تینوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ (سبب یہ تھا کہ یہ تینوں حضرات کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع بلا وجہ غزوہ تبوک میں شریک نہ ہوئے تھے اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا تھا) جب مجھ پر کئی دن گزر گئے تو میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھلانگ کر اس میں داخل ہو گیا اور وہ میرے چچا کے بیٹے تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ لیکن قسم بخدا! انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا۔ پھر ایک دن پچاسویں رات کی صبح کو میں نے اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر صبح کی نماز پڑھی۔ تو میں نے ایک زور سے پکارنے والے کی آواز سنی۔ اے کعب بن مالک! تو خوش ہو جا۔ پس جب وہ میرے پاس آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی۔ وہ مجھے بشارت دینے لگا تو میں نے اس کے لیے اپنے کپڑے اتارے اور وہ دونوں کپڑے میں نے اسے پہنچا دیئے۔ پھر میں چل پڑا یہاں تک کہ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور دوڑتے ہوئے آئے اور میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔

بَابُ فِي سُجُودِ الشُّكْرِ (سجدہ شکر کا بیان)

2393- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ بَخَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ سُرِّوِرَ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلَّهِ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کو جب کوئی خوش کرنے والا معاملہ پیش آتا یا کوئی

فائدہ: اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے اور دوسرا یہ کہ آپ ﷺ کی دعا امت کے حق میں مقبول اور نفع بخش ہے۔ معلوم ہوا کہ دوسرے کے فائدے اور نفع کے لیے دعا کرنا یہ بھی سنت مصطفیٰ ہے تو پھر اولیاء کالمین اور علمائے ربانین سے جو دعا کی درخواست کی جاتی ہے اور وہ لوگوں کے حق میں رب کریم سے التجا کرتے ہیں تو وہ یقیناً نفع بخش ہوتی ہے اور اسی سنت کے زمرہ میں آتی ہے۔

بَابُ فِي الطَّرُوقِ (سفر سے واپسی پر رات کے وقت گھر میں داخل ہونے کا بیان)

2395۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا يَلِي الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُقًا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ یہ ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی آدمی سفر سے واپسی پر رات کے وقت اپنے گھر میں داخل ہو۔

فائدہ: اگر آدمی طویل وقت تک گھر سے غائب رہے تو پھر بیٹگی اطلاع کے بغیر رات کے وقت گھر میں داخل ہونے سے احتیاط برتنی چاہیے۔ اس کی کئی وجوہ ہیں: چونکہ آدمی اپنی زوجہ سے بناؤ سنگھار اور اچھی حالت کا متقاضی ہوتا ہے اور عورت اس کا اہتمام مرد کی موجودگی میں کرتی ہے۔ لہذا یہ امکان ہے کہ اس کے سفر پر ہونے کی وجہ سے عورت کی ظاہری حالت صاف اور اچھی نہ ہو تو یہ کیفیت باعث نفرت ہوگی۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت کسی قابل اعتراض حالت میں ہو تو مرد کے اچانک آ جانے سے ایک تو اس کی پردہ دری ہوگی اور دوسرا مرد کے لیے یہ کیفیت قابل برداشت نہ ہوگی۔ نتیجتاً فتنہ و فساد ہوگا۔

(بذل الجہود ص 413 ج 12)

2396۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَعْبُدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ اللَّيْلِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی سفر سے واپس آئے تو آدمی کے لیے احسن یہ ہے کہ وہ اپنے اہل کے پاس رات کے پہلے حصہ میں آئے۔

فائدہ: اس کی ایک وضاحت تو یہ کی گئی ہے کہ جب آدمی سفر سے واپس آئے تو اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ رات کے پہلے حصہ میں اپنی زوجہ سے مباشرت کر لے اور پھر آرام کی نیند سوائے، جب کہ عام حالت میں اس کے برعکس بہتر ہوتا ہے۔ اور دوسرا مفہوم یہ ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جب کہ گھر والوں کو آنے کی اطلاع پہلے ہو چکی ہو اور پہلی حدیث کو اطلاع نہ ہونے پر محمول کیا جائے گا۔ اور ایک توجیہ یہ بھی ہے کہ پہلی حدیث میں رات کا درمیانی حصہ مراد ہے جب کہ ہر طرف مکمل آرام ہو جائے اور اس میں رات کا پہلا حصہ مراد ہے۔ واللہ اعلم (بذل الجہود ص 414 ج 12)

2397۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا يَلِي سَفَرًا فَلَمَّا دَخَلْنَا دَخَلَ قَالَ أَمِهُلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا لَيْكِي تَنْتَشِطَ الشَّعْبَةُ وَتَسْتَجِدَّ النَّبِيَّةُ قَالَ أَبُو

دَاوُدُ قَالَ الرَّهْرِيُّ الطُّرُقُ 1، بَعْدَ الْعِشَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ لَا بَأْسَ بِهِ 2،

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب ہم سفر سے واپس آئے اور چاہا کہ گھروں میں داخل ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ ہم رات کے وقت داخل ہوں گے تاکہ پراگندہ بالوں والی اپنے بالوں کو کنگھی کر لے اور وہ عورت جس کا خاوند سفر پر تھا وہ اپنے زیر ناف بال صاف کر لے۔ ابو داؤد نے کہا کہ زہری نے کہا کہ طروق سے مراد عشاء کے بعد آنے والا ہے۔ (اور یہ نبی اسی کے لیے ہے۔ ابو داؤد نے بیان کیا کہ مغرب کے بعد آنے میں کوئی حرج نہیں)۔

فائدہ: یہ حدیث بھی اس طرف رہنمائی کرتی ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ ایک تو گھر آنے کی پیشگی اطلاع کرے اور دوسرا نہیں اتنی مہلت اور وقفہ بھی دے کہ وہ اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔

بَابُ فِي التَّلَقِّي (سفر سے واپس آنے پر استقبال کرنے کا بیان)

2398۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ فَلَقِيَتْهُ مَعَ الصَّبِيَّانِ عَلَى ثَنِيَّةِ الْوُدَاعِ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب حضور نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک سے واپس مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگوں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا اور میں بھی بچوں کے ساتھ آپ ﷺ کے استقبال کے لیے ثنیۃ الوداع پر گیا۔

فائدہ: ثنیۃ دو پہاڑوں کے درمیان راستہ اور گھائی کو کہتے ہیں۔ اور ثنیۃ الوداع سے مراد وہ مقام ہے جہاں سے مدینہ طیبہ آنے والوں کا استقبال اور وہاں سے جانے والوں کو رخصت کیا جاتا تھا۔ یہ دو ہیں ایک مکہ مکرمہ کے راستہ پر، یہ مسجد قبا سے ذرا آگے ہے اور دوسرا ملک شام کے راستہ پر، یہ مسجد نبوی کے شمال میں جبل سلح سے متصل ہے۔ اس حدیث میں یہی مراد ہے۔ (الدر المنضود ص 487 ج 4)

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و تکریم اور احترام و تعظیم کی خاطر شہر سے باہر نکل کر استقبال کیا کرتے تھے۔ گویا تعظیم و تکریم سنت صحابہ بھی ہے اور روح اسلام بھی۔ لہذا جو ایسے عمل کو بھی شرک و بدعت سے تعبیر کرنے لگیں ہیں انہیں اپنی فکر پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔

بَابُ فِي مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ انْفَادِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ إِذَا قَفَلَ

اس کا بیان کہ غزوہ سے واپسی پر اپنا زادراہ وہیں خرچ کر دینا امر مستحب ہے

2399۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتُ الْبُنَّانِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ فَتَى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ وَلَيْسَ لِي مَالٌ أَتَجَهِّزُ بِهِ قَالَ أَذْهَبُ إِلَى فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ فَإِنَّهُ كَانَ 3، قَدْ تَجَهَّزَ

1۔ ایک نسخہ میں الطرقي ہے۔ 2۔ قال ابو داود تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔ 3۔ ایک نسخہ میں کان نہیں ہے۔

فَمَرَضَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ اذْفَعِ إِلَى مَا تَجَهَّزْتُ بِهِ فَآتَاَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ
لَا مَرَاتِهِ يَا فَلَانَةَ اذْفَعِي إِلَيْهِ مَا جَهَّزْتِي بِهِ وَلَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّ اللَّهَ لَا تَحْبِسِينَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارِكُ اللَّهُ فِيهِ
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک نوجوان حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں
میں جہاد پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں لیکن میرے پاس کوئی مال نہیں جس کے ساتھ میں تیاری کر سکوں۔ (مطلوبہ سامان
خریدنے کے لیے میرے پاس وسائل نہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم فلاں انصاری کے پاس جاؤ کیونکہ وہ جہاد میں جانے
کے لیے تیار تھا پھر بیمار ہو گیا اور اسے کہو: رسول اللہ ﷺ تجھے سلام فرما رہے ہیں اور ساتھ یہ کہو کہ وہ سامان مجھے دے دو جو تم
نے جہاد کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ چنانچہ وہ اس صحابی کے پاس آیا اور اسے اسی طرح کہا۔ (جیسے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد
فرمایا تھا) تو پھر اس نے اپنی بیوی کو کہا: اے فلانہ! تو وہ سارا مال اسے دے دے جو تو نے میرے لیے جہاد کی خاطر تیار کیا
ہے اور اس سے کوئی چیز روک کر نہ رکھنا۔ اور قسم بخدا! اگر تو اس میں سے کوئی شے نہ روکے گی تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت فرما
دے گا۔ (یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ تو اس سے مال روک لے اور اللہ تعالیٰ اس میں برکت رکھ دے)

فائدہ: اس سے صحابہ کرام کا جذبہ جہاد اور جذبہ ایثار و قربانی عیاں ہوتا ہے۔

بَابُ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّهْرِ مِنَ السَّفَرِ (سفر سے آتے وقت نماز پڑھنے کا بیان)

2400- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَعَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِمَا كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا قَالَ الْحَسَنُ فِي
الطُّحَى فَإِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَأَى كَعْبَ فِيهِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ

عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے اپنے باپ عبد اللہ بن کعب اور اپنے چچا عبید اللہ بن کعب سے اور ان دونوں
نے اپنے باپ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ دن کے وقت سفر سے
تشریف لاتے تھے۔ حسن نے کہا ہے: (اکثر) چاشت کے وقت۔ اور جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ سیدھے
مسجد میں آتے اور وہاں دو رکعتیں نماز پڑھتے اور وہیں کچھ دیر تشریف رکھتے۔ (اور لوگوں سے ملاقات فرماتے)

2401- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ أَقْبَلَ مِنْ حَجَّتِهِ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَأَنَاخَ عَلَى بَابِ مَسْجِدِهِ ثُمَّ دَخَلَهُ فَرَأَى كَعْبَ فِيهِ
رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَيْتِهِ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ يَصْنَعُ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حج سے واپس تشریف
لائے اور مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنی مسجد کے دروازہ پر اپنی سواری بٹھائی۔ پھر آپ ﷺ مسجد میں داخل
ہوئے اور اس میں دو رکعتیں نماز پڑھی اور پھر اپنے کا شانہ اقدس کی طرف مراجعت فرما ہوئے۔ حضرت نافع نے بیان کیا ہے

کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

بَاب فِي كِرَاءِ الْمَقَاسِمِ (تقسیم کرنے والے کی اجرت کا بیان)

2402۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الزَّمْعِيُّ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَّاقَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَاكُمْ وَالْقَسَامَةُ قَالَ قُلْنَا وَمَا الْقَسَامَةُ قَالَ الشَّيْءُ يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَجِيئُ، فَيَنْتَقِصُ مِنْهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي نَيْرٍ عَنْ عَطَائِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ الرَّجُلُ يَكُونُ عَلَى الْفِتَامِ مِنَ النَّاسِ فَيَأْخُذُ مِنْ حِطِّ هَذَا وَحِطِّ هَذَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تقسیم کی اجرت لینے سے بچو۔ تو ہم نے پوچھا: قسامہ کیا ہے۔ فرمایا: ایک شے لوگوں کے درمیان مشترک ہوتی ہے۔ پس وہ آتا ہے تو وہ شے کم ہو جاتی ہے۔ حضرت عطاء بن یسار نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اس طرح حدیث بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ایک آدمی لوگوں کی جماعت پر امیر ہوتا ہے وہ ایک کے حصہ سے کچھ لیتا ہے اور کچھ دوسرے کے حصہ سے لیتا ہے۔ (یعنی یہ ان کی مرضی کے خلاف اپنی قوت اور زور سے لیتا ہے۔ اسی کو آپ ﷺ نے ایاکم والقسامہ سے تعبیر کیا ہے۔)

فائدہ: قسامہ سے مراد وہ مال ہے جو تقسیم کنندہ رأس المال سے لیتا ہے۔ خطابی نے کہا ہے کہ اس میں مطلق تقسیم کی اجرت کا حرام ہونا ثابت نہیں ہو رہا۔ بلکہ اس سے مقصود ایسی اجرت ہے جو اولیاء اور حصہ داروں کی اجازت کے بغیر اپنی مرضی اور قوت سے لی جائے، تو اس کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ ہاں اگر حصہ داروں کی رضامندی سے لی جائے تو یہ جمہور علماء اور سوائے امام مالک کے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک بالکل جائز اور درست ہے۔

بَاب فِي التَّجَارَةِ فِي الْغَزْوِ (جہاد میں تجارت کرنے کا بیان)

2403۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ عَنْ زَيْدِ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَلْمَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَهُ قَالَ لَمَّا فَتَحْنَا خَيْبَرَ أَخْرَجُوا غَنَائِمَهُمْ مِنَ الْمَتَاعِ وَالسَّبْيِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ غَنَائِمَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ رَبِحْتُ رَبْحًا مَا رَبِحَ الْيَوْمَ مِثْلَهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْوَادِي قَالَ وَيْحَكَ وَمَا رَبِحْتَ قَالَ مَا زِلْتُ أُبِيعُ وَأَبْتَأُ حَتَّى رَبِحْتُ ثَلَاثَ مِائَةٍ أَوْ قِيَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أَنْبِئُكَ بِخَيْرِ رَجُلٍ رَبِحَ قَالَ مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

عبید اللہ بن سلمان نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ جب ہم نے خیبر

1۔ ایک نسخہ میں فیسی نہیں ہے۔
2۔ ایک نسخہ میں حین صلی رسول اللہ ﷺ کے الفاظ نہیں ہیں۔

کو فتح کیا۔ انہوں نے اپنے غنائم یعنی ساز و سامان اور قیدی وغیرہ نکالے اور لوگ اپنے غنائم کی آپس میں خرید و فروخت کرنے لگے۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے اتنا نفع کمایا ہے جتنا آج اس وادی کے باسیوں میں سے کسی نے بھی اتنا نفع نہیں کمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اف“ تو نے کیا نفع کمایا ہے؟ اس نے عرض کی: میں مسلسل اس کی خرید و فروخت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے تین سو اوقیہ نفع کمایا ہے۔ (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے ایسے آدمی کے بارے میں آگاہ کرتا ہوں جس نے اس سے بھی بہتر اور اچھا نفع کمایا ہے۔ اس نے عرض کی: وہ کون ہے؟ یا رسول اللہ! ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے فرض نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھے۔

بَاب فِي حَتْلِ السِّلَاحِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ (دار الحرب کی طرف ہتھیار بھیجنے کا بیان)

2404۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ ذِي الْجَوْشَنِ رَجُلٍ مِنَ الصَّبَابِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ أَنْ فَرَّغَ مِنْ أَهْلِ بَدْرِ بِابْنِ قَرَسٍ لِي يُقَالَ لَهَا الْقَرْحَاءُ فَقُلْتُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ جِئْتُكَ بِابْنِ الْقَرْحَاءِ لِنَتَّخِذَهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أَقْبِضَكَ بِهِ الْمُخْتَارَةَ مِنْ دُرُوعِ بَدْرِ فَقُلْتُ قُلْتُ مَا كُنْتُ أَقْبِضُهُ الْيَوْمَ بِغُرَّةٍ قَالَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ

ذو الجوشن جو قبیلہ صباب کا ایک آدمی تھا اس نے بیان کیا کہ میں (اپنے اسلام لانے سے پہلے) حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا، جب کہ آپ ﷺ غزوہ بدر سے فارغ ہوئے (اور اپنے ساتھ) اپنی گھوڑی کا بچھیر لایا۔ اس گھوڑی کو قرحاء کہا جاتا تھا۔ اور میں نے کہا: اے محمد! ﷺ میں آپ کے پاس قرحاء کا بچھیر لایا ہوں تاکہ آپ اسے اپنے پاس رکھ لیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔ ہاں اگر تو چاہے کہ میں تجھے اس کے عوض بدر کی زرہوں میں سے ایک نفیس اور اچھی زرہ دوں، تو میں کر لیتا ہوں۔ (یعنی زرہ کے عوض تجھ سے یہ بچھیر الے لیتا ہوں) تو میں نے کہا: آج تو میں اس کے عوض گھوڑا بھی نہیں لیتا (چہ جائیکہ زرہ لے لوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے بھی اس کی حاجت اور ضرورت نہیں۔

بَاب فِي الْإِقَامَةِ بِأَرْضِ الْمُشْرِكِ (مشرکین کی زمین میں اقامت اختیار کرنے کا بیان)

2405۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سَفِيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ جُنْدُبٍ أَمَا بَعْدُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَسَكَنَ مَعَهُ فَإِنَّهُ مِثْلُهُ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: اما بعد! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مشرک کے ساتھ اکٹھا رہا اور اس کے ساتھ سکونت اختیار کی تو وہ اس کی طرح ہے۔ (یعنی جو مسلمان مشرکین کا ساتھ دے، ان کے رسوم اور عادات میں اور ایسے ہی صورت، شکل اور ہیئت میں ان کی وضع اختیار کرے تو وہ بھی مشرک ہی ہے۔)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الصَّحَايَا (قربانیوں کا بیان)

بَاب مَا جَاعَفِي إِيْجَابِ الْأَضَاحِيِّ (قربانی کے واجب ہونے کا بیان)

2406- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدٌ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرِ أَبِي رَمْلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْنَفُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ وَنَحْنُ وَقُوفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَافَاتٍ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتِي فِي كُلِّ عَامٍ أَضْحِيَّةٌ وَعَتِيْرَةٌ أَتَدْرُونَ مَا الْعَتِيْرَةُ هَذِهِ الَّتِي يَقُولُ النَّاسُ الرَّجْبِيَّةُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْعَتِيْرَةُ مَنْسُوخَةٌ هَذَا خَبْرٌ مَنْسُوخٌ (1)

حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وقوف عرفات کر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! ہر سال ہر گھروالے پر قربانی اور عتیرہ واجب ہے۔ کیا تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہی ہے جسے لوگ رجبیہ کہتے ہیں۔ (اس سے مراد وہ جانور ہے جسے لوگ رجب کے پہلے عشرہ میں ذبح کرتے ہیں)۔ ابو داؤد نے کہا ہے: عتیرہ منسوخ ہو چکا ہے لہذا یہ حدیث بھی منسوخ ہے۔

(قاضی عیاض نے یہی دعویٰ کیا ہے کہ جمہور علماء کی رائے یہی ہے کہ یہ حدیث بعد میں آنے والی احادیث سے منسوخ ہے۔ یعنی پہلے عتیرہ کا حکم تھا بعد میں منسوخ کر دیا گیا)۔

فائدہ: واجب قربانی کی کئی قسمیں ہیں: ایک وہ جو غنی اور فقیر دونوں پر واجب ہے۔ اس سے مراد وہ ہے جس کی نذر مانی جائے اس میں غنی اور فقیر دونوں برابر ہوتے ہیں۔ دوسری وہ جو صرف فقیر پر واجب ہوتی ہے نہ کہ غنی پر۔ اس سے مراد وہ ہے جو فقیر قربانی کی نیت سے خرید لیتا ہے اور تیسری وہ ہے جو صرف غنی پر واجب ہوتی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے جو اس پر صاحب نصاب ہونے کی حیثیت سے واجب ہوتی ہے نہ کہ شراء اور نذر کے سبب۔

2407- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسِ الْقُتَيْبَانِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالِ الصَّدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ بِبَيْتِومِ الْأَضْحَى عِيْدًا جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا أَضْحِيَّةً، أَنْتَى أَفَأَضْحِي بِهَا قَالَ لَا وَلَكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقْطَعُ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَاتِكَ فَتَذْكُ تَمَامُ أَضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے قربانی کے دن کو عید منانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس امت کے لیے (عید کا دن) بنایا ہے۔ ایک آدمی نے عرض کی: آپ کا کیا

1- قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔
2- ایک نسخہ میں مَبْنِيَّةٌ ہے۔

خیال ہے (اس دن) اگر میں اس اونٹنی یا بکری کے سوا قربانی کے لیے کوئی جانور نہ پاؤں جو فقط دودھ پینے کے لیے عاریہ مجھے دیا گیا ہے کیا میں اسے ہی قربان کر دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں البتہ تو اپنے بال اور ناخن لے لے، اپنی لمبیں کاٹ لے اور اپنے زیر ناف بال صاف کر لے اور یہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری مکمل قربانی ہے۔ (یعنی اس سے تجھے قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا)۔

بَابُ الْأُضْحِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ (میت کی جانب سے قربانی کرنے کا بیان)

2408۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنْشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضْحِي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَانِي أَنْ أُضْحِيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضْحِي عَنْهُ

حنش نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھے قربانی کرتے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ (یعنی آپ دو کس لیے ذبح کر رہے ہیں؟) تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ ﷺ کی جانب سے قربانی کروں۔ چنانچہ میں آپ کی طرف سے قربانی کر رہا ہوں۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ میت کی جانب سے کوئی عمل کر کے یا اس کی نیت سے کچھ پڑھ کر اسے ایصالِ ثواب کر دیا جائے تو یہ اس کے لیے باعثِ نفع ہوتا ہے۔ ورنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جانب سے قربانی کرنے کی وصیت نہ فرماتے کیونکہ فعلِ عبث کی تلقین نبی کی شان نہیں ہے)۔

بَابُ الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ شَعْرَةِ فِي الْعَشْرِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُضْحِيَ

قربانی کی نیت کرنے والے کا عشرہ ذی الحجہ میں بال کٹوانے کا بیان

2409۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَمْرٍو بْنُ مُسْلِمِ اللَّيْثِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهْلَ هِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَعْرَةٍ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضْحِيَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ اخْتَلَفُوا عَلَى مَا لِكَ وَعَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ مُسْلِمِ قَالَ بَعْضُهُمْ عَمْرٍو أَكْثَرُهُمْ قَالَ عَمْرٍو قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ عَمْرٍو بْنُ مُسْلِمِ بْنِ أَكْبَيْتَةَ اللَّيْثِيُّ الْجَنْدِيُّ (1)

عمرو بن مسلم لیبی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا: وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جس کے پاس قربانی کا جانور ہو جسے وہ ذبح کرے گا تو اسے چاہیے کہ جب ذوالحجہ کا چاند نظر آئے تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کوئی شے نہ لے (یعنی نہ کاٹے) یہاں تک کہ وہ قربانی کر لے۔ (یہ حکم استحباب کے لیے ہے وجوب کے لیے نہیں۔ لہذا امام شافعی کے نزدیک بال کٹوانا مکروہ

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

تزیبی ہے حرام نہیں اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ بھی نہیں ہے۔ جب کہ بعض علماء نے اسے وجوب پر بھی محمول کیا ہے۔
(ہکذا فی بذل المجہود ص 12 ج 13)

ابوداؤد نے کہا ہے کہ محدثین نے مالک اور محمد بن عمرو کے ساتھ عمرو بن مسلم میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ یہ عمرو کی بجائے عمر ہے اور ان میں سے اکثر نے کہا ہے کہ یہ عمرو ہے۔ ابوداؤد نے کہا: یہ عمرو بن مسلم بن اکیمہ اللیشی الجندی ہے۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الضَّحَايَا (ایسے جانوروں کا بیان جو قربانی کیلئے پسند کیے جاتے ہیں)

2410- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي حَبِوَةَ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ فَأَبَى بِهِ فَضَخِيَ بِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ هَلِي الْمُدِيَّةُ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ فَأَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ وَذَبَحَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَخِيَ بِهِ ﷺ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسین بڑے سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم ارشاد فرمایا (جس کے پاؤں سیاہ ہوں) جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو (یعنی اس کی آنکھوں کے ارد گرد سیاہی ہو) اور وہ سیاہی میں بیٹھتا ہو (یعنی اس کے دونوں پہلو سیاہ ہوں)۔ پس وہ لایا گیا اور آپ ﷺ نے اسے قربانی کرنے کا ارادہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: اے عائشہ! چھری لے آؤ۔ پھر فرمایا: اسے پتھر پر تیز کرو۔ سو میں نے ایسا کیا۔ پھر آپ ﷺ نے وہ چھری لی اور مینڈھے کو پکڑا پھر اسے لٹا دیا اور اسے ذبح کیا اور زبان سے پڑھا: بسم اللہ الخ۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو اسے محمد ﷺ، آل محمد ﷺ اور امت محمد ﷺ کی جانب سے قبول فرما۔ پھر آپ ﷺ نے اسے قربان کر دیا۔

2411- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَحَرَ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَضَخِيَ بِالْمَدِينَةِ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سات اونٹوں کو کھڑا کر کے اپنے دست مبارک سے نحر کیا اور مدینہ طیبہ میں دو حسین بڑے بڑے سینگوں والے چکبرے مینڈھے ذبح کیے۔ (امح سے مراد ایسا مینڈھا ہے جس کی کھال سفید ہو اور اس میں سیاہ رنگ کی دھاریاں ہوں)۔

2412- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَخِيَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ يَذْبَحُهُمْ وَيَكْبُرُ وَيُسِي وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتَيْهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے دو حسین اور بڑے بڑے سینگوں والے چکبرے مینڈھے قربان کیے۔ آپ ذبح کرتے تھے، تکبیر کہتے تھے اور تسمیہ پڑھتے تھے اور ان کی گردن پر پاؤں مبارک رکھتے تھے۔

2413۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَبَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجَّعَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِثْلَةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ وَعَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِاسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے قربانی کے دن دو حسین اور بڑے بڑے سینگوں والے چنگبرے خصی مینڈھے ذبح کیے۔ پس جب آپ ﷺ نے ان دونوں کا منہ قبلہ شریف کی طرف کیا تو زبان اقدس سے اس طرح کہا: ”میں نے اپنا چہرہ اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا، تمام ادیان سے منہ پھیر کر خالص ملت ابراہیم پر رہتے ہوئے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا (سب) اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! یہ تیری عطا کردہ ہے اور خالصہ تیرے لیے ہے اور محمد ﷺ اور آپ کی امت کی جانب سے ہے۔ اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے اسے ذبح کیا۔

2414۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُضْحِي ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَبَيْنِ فَحِيلَ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَتَمَشَّى فِي سَوَادٍ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بڑے بڑے سینگوں والے اور موٹے تازے مینڈھے کی قربانی کرتے تھے۔ وہ سیاہی میں دیکھتا تھا، (یعنی اس کی آنکھوں کے ارد گرد سیاہی تھی) وہ سیاہی میں کھاتا تھا (یعنی اس کا منہ سیاہ تھا) اور وہ سیاہی میں چلتا تھا (یعنی اس کے پاؤں بھی سیاہ تھے)۔

بَاب مَا يَجُوزُ مِنَ السِّنِّ فِي الضَّحَايَا (اس کا بیان کہ کتنی عمر کے جانور کی قربانی جائز ہوتی ہے)

2415۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَذَبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَغْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذَبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ذبح نہ کرو مگر مسنہ مگر یہ کہ تمہیں تنگی ہو (یعنی مسنہ میسر نہ ہو) تو پھر بھیڑ کا جذعہ ذبح کر دو۔

فائدہ: سند عمر کے اعتبار سے اس طرح ہے کہ اگر بکری، بھیڑ ہو تو اس کی عمر ایک سال ہو اور دوسرے سال میں اس کا قدم ہو، اگر گائے وغیرہ ہے تو اس کی عمر دو سال مکمل ہو اور تیسرے سال میں اس کا پاؤں ہو اور اگر اونٹ ہے تو پھر اس کی عمر پانچ سال مکمل ہو اور چھٹے سال میں وہ داخل ہو۔ اور جذعہ سے مراد بھیڑ کا ایسا دنبہ ہے جس کی عمر تو چھ ماہ ہو لیکن سال کا دکھائی دیتا ہو یعنی خوب موٹا تازہ ہو۔

2416۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طُعْنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ ضَخَايَا فَأَعْطَانِ عَشْرًا جَذَعًا قَالَ فَرَجَعْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهَا إِنَّهُ جَذَعٌ قَالَ صَحَّ بِهِ فَضَخَّيْتُ بِهِ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام میں قربانی کے جانور تقسیم کیے تو آپ ﷺ نے مجھے جذع عطا فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: پس میں اسے آپ ﷺ کی طرف لوٹا کر لے گیا اور آپ سے عرض کیا: یہ تو جذع ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسی کی قربانی کر۔ چنانچہ میں نے اسے ہی قربان کر دیا۔ (جذع کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ بکری کا ایسا بچہ جس کی عمر ایک سال مکمل ہو چکی ہو)۔

2417۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا الشُّرَيْبِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ مُجَاشِعٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَعَزَّتِ الْغَنَمُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَذَعَ يُؤْتِي مِثَابِيؤِي مِنْهُ الشَّيْءُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ

عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کے ساتھ تھے جسے مجاشع کہا جاتا تھا اور ان کا تعلق بنی سلیم سے تھا۔ پس (ایک بار) بکریاں کم پڑ گئیں تو انہوں نے منادی کو حکم دیا (وہ اعلان کرے) کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: بے شک جذع کافی ہو رہتا ہے اس کی جانب سے جس کے لیے مٹی کافی ہوتا ہے۔ (مٹی، دندا کو کہتے ہیں۔ عمر کے لحاظ سے فرق مسنہ کی وضاحت میں گزر چکا ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ جس طرح مٹی کی قربانی جائز ہے اسی طرح جذع کی قربانی بھی جائز ہے۔ یہاں جذع سے مراد بھیڑ کا سال سے کم عمر کا بچہ ہے جو خوب موٹا ہو)۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ مراد مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔

2418۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةٌ لَحِيمٌ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلِ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطَعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ شَاةٌ لَحِيمٌ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاةٍ لَحِيمٍ فَهَلْ تُجْزِي عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ تُجْزِي عَنِّي أَحَدٌ بَعْدَكَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر (دسویں ذوالحجہ عید قربان کا دن) کو نماز عید کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: جس نے ہماری نماز کے مثل نماز پڑھی اور جس نے ہماری قربانی کی طرح قربانی کی تحقیق اس نے قربانی (کے اجر و ثواب) کو پالیا اور جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کی تو وہ گوشت والی بکری ہے (قربانی والی بکری نہیں ہے)۔ اتنے میں ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! قسم بخدا! میں نے نماز کی طرف نکلنے سے پہلے

قربانی کر دی ہے اور میں تو یہ سمجھا تھا کہ آج کا دن کھانے اور پینے کا دن ہے۔ سو میں نے جلدی کی اور خود بھی کھایا اپنے اہل و عیال اور اپنے پڑوسیوں کو بھی کھلایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو وہ گوشت والی بکری ہوئی۔ پھر انہوں نے یہ عرض کی: اب میرے پاس صرف جذع (بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ) ہے اور وہ گوشت کے اعتبار سے دو بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا وہ میری طرف سے جائز ہو جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ لیکن تیرے بعد کسی کی جانب سے ہرگز نہ ہوگا۔

فائدہ: آقائے دو جہاں ﷺ کو رب کریم نے اپنی جناب خاص سے جو خصوصی اختیار عطا فرما رکھا تھا یہ اس کا استعمال ہے کہ آپ ﷺ نے خاص طور پر صرف اسی صحابی کو اجازت عطا فرمائی۔

2419۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُطْرِيفٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ صَلَّى خَالِدٌ لِي يُقَالَ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَاتِكَ شَاةٌ لَحْمٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذْعَةً مِنَ الْمَعَزِ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَا تَصُدِّحْ لِغَيْرِكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے ماموں جنہیں ابو بردہ کہا جاتا ہے، نے نماز عید سے قبل قربانی کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تیری بکری تو گوشت کی بکری ہے۔ (یعنی وہ قربانی کی بکری نہیں ہے) تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے پاس گھر میں چارہ کھانے والا بھیڑ کا جذع ہے (یعنی وہ خوب موٹا تازہ ہے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے ذبح کر دے اور تیرے سوا کسی اور کے لیے ایسا کرنا درست نہیں ہے۔

بَاب مَا يَكْرَهُ مِنَ الضَّحَايَا (قربانی کے جانوروں میں سے ان کا بیان جو مکروہ ہیں)

2420۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزٍ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضْحَانِ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصَابِيهِ أَقْصَرُ مِنْ أَصَابِعِهِ وَأَنَا مِلِّي أَقْصَرُ مِنْ أَنَامِلِهِ فَقَالَ أَرَبِعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضْحَانِ فَقَالَ الْعَوْرَاءُ بَيْنَ عَوْرَتِهَا وَالْمَرِيضَةُ بَيْنَ مَرَضَتِهَا وَالْعَرَجَاءُ بَيْنَ فُلْعُمِهَا وَالْكَسِيَّةُ¹، الَّتِي لَا تَنْقَى قَالَ قُلْتُ فَبِأَيِّ أَكْرَهٍ أَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ قَالَ مَا كَرِهْتَ قَدَعُهُ وَلَا تَحْرِمُهُ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَيْسَ لَهَا مَدْحٌ،

عبید بن فیروز نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: قربانی میں کون سے جانور جائز نہیں ہوتے۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے۔ میری انگلیاں آپ ﷺ کی انگلیوں سے چھوٹی ہیں اور میری (انگلیوں کے) پورے آپ ﷺ کے پوروں سے چھوٹے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے چار انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: چار قسم کے جانور ہیں جو قربانی میں جائز نہیں ہوتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کانا جانور جس کا کانا پن بالکل ظاہر ہو، بیمار جانور جس کی بیماری واضح ہو، لنگڑا جانور جس کی لنگڑاہٹ بالکل واضح ہو اور اتنا کمزور جانور جس کی ہڈیوں میں گودا باقی نہ ہو۔ عبید بن فیروز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو کہا: میں تو یہ بھی مکروہ جانتا ہوں کہ قربانی کے جانور

2۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

1۔ ایک سو میں الکسید کے جانے الکتوب کا ہے۔

کے دانت میں بھی کوئی نقص (کمی) ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: جسے تو ناپسند کرتا ہے تو اسے چھوڑ دے لیکن کسی دوسرے پر اسے حرام نہ کر۔ (یعنی کسی دوسرے کو اس سے منع نہ کر کیونکہ شریعت نے اسے مباح قرار دیا ہے)

2421۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرٍ بْنُ بَرِيٍّ حَدَّثَنَا عِيسَى الْمَعْنَى عَنْ ثَوْرِ حَدَّثَنِي أَبُو حُسَيْنٍ الرَّعِينِيُّ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ ذُو مِصْرَ قَالَ أَتَيْتُ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِ السَّلَمِيِّ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْوَلِيدِ إِنِّي خَرَجْتُ مِنَ الْبَحْثِ وَالْمَشْيَةِ وَالْمُشِيَّةِ وَكَيْسَرٍ وَالْمُصْفَرَّةِ الَّتِي تُسْتَأْصَلُ أَذُنُهَا حَتَّى يَبْدُو سِخَاخُهَا وَالْمُسْتَأْصَلَةُ الَّتِي اسْتَوْصَلُ، فَزِنُّهَا مِنْ أَصْلِهِ وَالْبَحْثَاءُ الَّتِي تُبْحَقُ عَيْنُهَا وَالْمُشِيَّةُ الَّتِي لَا تَتَّبِعُ الْغَنَمَ عَجْفًا وَضَعْفًا وَالْبَكْسَةُ الْكَسِيرَةُ

شہر کے رہنے والے یزید نے بیان کیا ہے کہ میں عتبہ بن عبد السلامی کے پاس آیا اور میں نے کہا: اے ابا الولید! میں قربانی کا جانور تلاش کرنے کے لیے نکلا تھا لیکن میں نے کوئی ایسا (حسین اور موٹا تازہ) جانور نہیں پایا جو مجھے پسند ہو سوائے ایک کے جس کے دانت گرے ہوئے تھے اور میں نے اسے پسند نہیں کیا۔ اس نے کہا: تو کیا کہہ رہا ہے؟ تو اسے میرے لیے کیوں نہیں لے آیا۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! (کیا) وہ تیری طرف سے جائز ہے اور میری طرف سے جائز نہیں ہے۔ اس نے جواب دیا: ہاں۔ اس لیے کہ تو شک کرتا ہے اور میں شک نہیں کرتا۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے مصفرہ، مستاصلہ، بخقاء، مشیعہ اور کسر اسے منع کیا ہے۔ مصفرہ وہ ہے جس کا کان کاٹ دیا گیا ہو یہاں تک کہ اس کا سوراخ ظاہر ہو جائے، مستاصلہ وہ ہے جس کا سینگ جڑ سے اکھڑ دیا جائے، بخقاء وہ ہے جس کی بینائی ختم ہو جائے مگر ظاہری آنکھ سلامت ہو اور مشیعہ وہ ہے جو بدلا اور کمزور ہونے کے سبب ریوڑ کے ساتھ ساتھ نہ چل سکے (بلکہ ان سے پیچھے رہ جائے) اور کسر وہ ہے جس کا پاؤں وغیرہ کا کوئی عضو ٹوٹا ہوا ہو۔

2422۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْتَفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ الثُّعْمَانِ وَكَانَ رَجُلًا صَدِيقِي عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَلَا نَضْحَى بَعُورَاءَ وَلَا مُقَابِلَةَ وَلَا مَدَابِرَةَ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ قَالَ زُهَيْرٌ فَقُلْتُ لِأَبِي اسْحَقَ أَذَكَرَ عَضْبَاءَ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا الْمُقَابِلَةُ قَالَ يُقَطِّعُ طَرْفَ الْأُذُنِ قُلْتُ فَمَا الْمَدَابِرَةُ قَالَ يُقَطِّعُ مِنْ مَوْخِرِ الْأُذُنِ قُلْتُ فَمَا الشَّرْقَاءُ قَالَ تُشَقُّ الْأُذُنُ قُلْتُ فَمَا الْخَرْقَاءُ قَالَ تُخْرَقُ أَذُنُهَا لِلْسَيْمَةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم آنکھوں اور کانوں کو خوب غور سے دیکھ لیں اور کانا جانور قربانی نہ کریں اور نہ وہ جس کا کان آگے کی جانب سے کٹا ہوا ہو اور نہ وہ جس کا کان پیچھے کی جانب سے کٹا ہوا ہو اور نہ ہی وہ جس کے کان میں گول سوراخ کر دیا گیا ہو اور نہ ہی وہ جس کے کان لمبائی میں چیر دیئے گئے ہوں۔ زہیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابواسحاق سے کہا ہے: کیا شریح نے عضباء کا بھی ذکر کیا ہے؟ (عضباء سے مراد وہ ہے جس کے

سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں) انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر میں نے پوچھا: مقابلہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جس کے کان آگے کی جانب سے کاٹ دیئے جائیں۔ پھر پوچھا: مدابره کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جس کے کان پیچھے کی جانب سے کاٹ دیئے جائیں۔ پھر میں نے پوچھا: شرقاء کیا ہوتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جس کے کان کو شق کر دیا جائے۔ (یعنی جس کے کان کو گول یا عرضاً کاٹ ڈالا جائے) پھر میں نے پوچھا: خرقاء کیا ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا: جس کے کان (طولاً) چیر ڈالے جائیں نشانی کے لیے۔

2423۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدَّسْتَوَائِيُّ وَيُقَالُ لَهُ هِشَامُ بْنُ سَنَبْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيْبِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ رضی اللہ عنہ نَهَى أَنْ يُضَعَى بِعَضْبَاءِ الْأُذُنِ وَالْقَرْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ جُرَيْبٌ سَدُوسِيٌّ بَصْرِيٌّ لَمْ يُحَدِّثْ عَنْهُ إِلَّا قَتَادَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ مَا الْأَعْضَبُ قَالَ النِّصْفُ فَمَا فَوْقَهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ایسا جانور قربانی کیا جائے جس کے کان اور سینگ کٹے ہوئے ہوں۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ جری سدوسی بصری ہیں ان سے قتادہ کے سوا کسی نے حدیث بیان نہیں کی۔ مسدد، یحییٰ اور ہشام نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اعضب کون سا جانور ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ جس کا نصف یا نصف سے زائد کان یا سینگ کٹا ہوا ہو۔

فائدہ: وہ جانور جس کا کان، دم، ناک اور چکی (لاٹ) ان میں سے کوئی شے نصف یا اس سے زیادہ کٹی ہوئی ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں، بخلاف ایسے کے جس کے پیدائشی طور پر کان نہ ہوں۔ اسی طرح وہ جس کی ایک آنکھ کی پینائی ختم ہو جائے، اتنا کمزور جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو، ایسا لنگڑا جو قربان گاہ تک چل کر نہ جاسکتا ہو، ایسا بیمار جو چارہ نہ کھاتا ہو، اسی طرح وہ جو دانت نہ ہونے کی وجہ سے چارہ نہ کھاسکتا ہو ان سب کی قربانی جائز نہیں۔ اور ایسا جانور جس کا کان طولاً یا عرضاً چرا ہوا ہو لیکن ساتھ ہی لٹک رہا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے اور حدیث طیبہ میں نبی کو تزییہ پر محمول کیا گیا ہے۔ ابن جماعہ نے کہا ہے کہ ائمہ اربعہ کا موقف یہی ہے کہ شرقاء اور خرقاء کی قربانی جائز ہے۔

بَابُ فِي الْبَقْرِ وَالْجَزُورِ عَنْ كَمْ تُجْزَعُ

اس کا بیان کہ گائے اور اونٹ کی قربانی کتنے افراد کی طرف سے ہو سکتی ہے

2424۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَسْتَعْرِضُ عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَذْبُحُ الْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورَ عَنْ سَبْعَةِ نَشْتَرِكُ فِيهَا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حج تمتع کرتے تھے تو ہم ایک گائے سات افراد کی طرف سے اور ایک اونٹ سات افراد کی طرف سے ذبح کرتے تھے (اور) ہم سب اس میں شریک ہوتے تھے۔

2425۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ایک گائے سات افراد کی طرف سے ہے اور ایک اونٹ بھی سات افراد کی جانب سے کافی ہے۔

2426۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَّةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حدیبیہ کے مقام پر ایک اونٹ سات افراد کی جانب سے نحر کیا اور ایک گائے سات افراد کی جانب سے ذبح کی۔ (یعنی ہم نے سات افراد کی جانب سے ایک اونٹ یا ایک گائے کی قربانی دی)۔

بَابُ فِي الشَّاةِ يُضْحَى بِهَا عَنْ جَمَاعَةٍ

اس کا بیان کہ ایک بکری جماعت کی جانب سے قربانی کی جاسکتی ہے

2427۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ رَأَى عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْأَضْحَى بِالنُّصَلِ فَلَمَّا قَضَى خُطْبَتَهُ نَزَلَ مِنْ مِنْبَرِهِ وَأَبَى بِكَبِشٍ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَيْدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا عَنِّي وَعَنْ لَمْ يُضْحِكْ مِنْ أُمَّتِي

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ میں حاضر تھا۔ سو جب آپ ﷺ اپنا خطبہ مکمل کر چکے تو منبر سے نیچے اترے اور آپ کے پاس ایک مینڈھالا آیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے دست مبارک سے ذبح کیا اور زبان اقدس سے یہ کہا: بسم اللہ واللہ اکبر یہ میری جانب سے ہے اور میری امت کے اس فرد کی جانب سے جس نے قربانی نہیں کی۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرنا سنت ہے اور یہی افضل ہے بشرطیکہ آدمی ذبح کرنے پر قادر ہو۔ اس سے یہ بھی استدلال کیا گیا ہے کہ ایک بکری گھر کے جملہ افراد کی طرف سے کافی ہوتی ہے بشرطیکہ ان میں سے کسی پر انفرادی طور پر قربانی واجب نہ ہو۔

بَابُ الْإِمَامِ يَذْبَحُ بِالنُّصَلِ (امام کے لیے عید گاہ میں قربانی ذبح کرنے کا بیان)

2428۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ أَبَا سَامَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ سَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَذْبَحُ أَضْحِيَّتَهُ بِالنُّصَلِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

حضرت عثمان بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ اپنی قربانی عید گاہ میں ذبح کرتے تھے۔ (لہذا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

فائدہ: اس میں حکمت یہ بیان کی گئی ہے کہ غرباء و مساکین قربانی کرتے ہوئے دیکھ لیں اور ان کے لیے گوشت کا حصول آسان ہو۔

بَابُ فِي حَبْسِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ (قربانی کا گوشت روک کر رکھنے کا بیان)

2429- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَبَعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ دَفَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَرُوا الْخُلُتَ وَتَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُونَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمَلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَهَيْتَ عَنْ امْسَاكِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثِ أَيَّامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَةِ الَّتِي دَفَّتْ عَلَيْكُمْ فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا إِذَا دَخَرُوا

عمرہ بنت عبد الرحمن نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جنگل کے باسیوں میں سے کچھ لوگ عید الاضحیٰ کے دن (شہر میں) آگئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دن کے لیے گوشت ذخیرہ کر لو اور ماہی سب صدقہ کر دو۔ وہ فرماتی ہیں: جب اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: یا رسول اللہ! جنگل کے لوگ اپنی قربانیوں سے نفع اٹھا رہے ہیں، ان کی چربی پگھلا رہے ہیں اور ان کے چمڑے سے مشکیزے بنا رہے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو کیا ہوا؟ یا جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد روک کر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ میں نے تمہیں ان جنگل سے آنے والوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو تمہارے پاس آئے تھے۔ لہذا اب کھاؤ، صدقہ کرو اور ذخیرہ کرو۔ (یعنی یہ جملہ امور تمہارے لیے مباح ہیں)۔

2430- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا كُنَّا نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَلٍ تَسَعُّكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا إِذَا دَخَرُوا وَاشْجِرُوا الْأَقْرَانَ هَذِهِ الْأَيَّامُ أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت نبیؐ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہم نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دنوں سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تا کہ قربانی کا گوشت تم تمام کو پہنچ جائے۔ پس اب اللہ تعالیٰ نے وسعت اور خوشحالی عطا فرمادی ہے۔ لہذا تم کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور اجر و ثواب حاصل کرنے کے لیے صدقہ کرو۔ خبردار! آگاہ رہو۔ بلاشبہ یہ دن کھانے، پینے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔

فائدہ: قربانی کے گوشت کی تقسیم میں افضل یہی ہے کہ ایک تہائی صدقہ کیا جائے، ایک تہائی اقارب اور دوستوں کی

ضیافت کے لیے رکھا جائے اور ایک تہائی افراد خانہ کے کھانے کے لیے ہو۔ وہ جانور جو ذبح کیے جاتے ہیں ان کی تین اقسام ہیں: ایک وہ جن کا گوشت مالک کے لیے کھانا بالا جماع جائز ہے۔ اور یہ قربانی کے جانور ہیں چاہے قربانی نفلی ہو یا واجب۔ دوسرا وہ جن کا گوشت خود بالا جماع جائز نہیں۔ ان سے مراد وہ ہیں جنہیں شکار کے بدلے، کفارات و اجبہ کی ادائیگی کے لیے اور دم احصار کے طور پر ذبح کیا جائے، ان کا سارا گوشت صدقہ کرنا واجب ہوتا ہے۔ اور تیسری قسم میں اختلاف ہے اور وہ ہے حج قرآن اور تمتع کی قربانی کہ اس سے احناف کے نزدیک گوشت کھایا جاسکتا ہے اور امام شافعی کے نزدیک نہیں۔ (بذل الجہود ص 42 ج 13)

بَابُ فِي الْمَسَافِرِ يُضَحِّي (مسافر کے لیے قربانی کرنے کا بیان)

2431۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْدِحْ لَنَا لَحْمَ هَذِهِ السَّاءَةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) قربانی کی۔ پھر فرمایا: اے ثوبان! اس بکری کا گوشت ہمارے لیے صاف کرو۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں اس گوشت سے مسلسل آپ کو کھلاتا رہا یہاں تک کہ ہم مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔

فائدہ: ہم احناف کے نزدیک قربانی واجب ہونے کے لیے مقیم ہونا شرط ہے۔ مسافر پر قربانی واجب نہیں ہوتی جیسا کہ البسوط میں ہے: لا تجب الاضحیۃ علی الحاج۔ آپ نے اس میں حج کرنے والے سے مسافر مراد لیا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ قربانی ہمارے نزدیک نفلی ہدی پر محمول ہے۔ (بذل الجہود ص 47 ج 13)

بَابُ فِي النَّهْيِ أَنْ تُضْبَرَ الْبَهَائِمُ وَالرِّفْقُ بِالذَّبِيحَةِ

جانوروں کو باندھ کر مارنے سے روکنے اور ذبح ہونے والے جانور سے نرمی کرنے کا بیان

2432۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَصَلْتَانِ سَبِعْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا قَالَ غَيْرُ مُسْلِمٍ يَقُولُ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحَدِّدْ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُزِمْ ذَبِيحَتَهُ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دو خصالتیں ہیں جن کے بارے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے پر احسان کرنا لازم قرار دیا ہے۔ لہذا جب تم (کسی کو قصاصاً) قتل کرو تو تم اچھے طریقہ سے قتل کرو (یعنی بالفور اس عمل سے فارغ ہو جاؤ) مسلم کے علاوہ دوسرے راوی یہ کہتے ہیں کہ تم مقتول کے ساتھ احسان کرو اور جب تم ذبح کرو تو ذبح بھی اچھے طریقے سے کرو۔ تم میں سے ہر ایک کو اپنی چھری پہلے تیز کر لینی چاہیے اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچائے۔

فائدہ: کتنا خوبصورت اور حسین دین اسلام کا اپنے ماننے والے کے لیے یہ درس اور ہدایت ہے کہ انسان تو رہے ایک طرف، وہ دیگر حیوانوں کے ساتھ بھی نرمی، حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کا درس دے رہا ہے۔ پھر انسان کے بارے میں اس کے رویے اور سلوک کے بارے میں آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس کی تعلیمات کتنی حسین اور روح پرور ہوں گی۔ اس لیے ظلم و زیادتی، لوٹ کھسوٹ، ناحق خون بہانا اور قتل و غارت گری نہ اسلام کا شیوہ ہے اور نہ اہل اسلام کا شیوہ ہے۔

2433۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَيْتَانَا أَوْ غَلْمَانَا قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يُزْمُونَهَا فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ

ہشام بن زید نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت انس کے ساتھ حکم بن ایوب کے پاس گیا تو انہوں نے چند نوجوانوں یا بچوں کو دیکھا کہ انہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنا رکھا ہے اور اسے تیر مار رہے ہیں۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ فِي ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ (اہل کتاب کے ذبائح کا بیان)

2434۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ الْبُرُوزِيِّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ الشُّعْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَكَلُّوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَنَسِخَ وَاسْتَشْفَى مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ارشاد گرامی ”پس تم کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا جائے اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر (ذبح کے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے۔“ یہ منسوخ ہے اور اس سے استثناء کرتے ہوئے فرمایا ”اور ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا (ذبیحہ) ان کے لیے حلال ہے۔“

2435۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سَيِّدُكَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ يَقُولُونَ مَا ذَبَحَ اللَّهُ فَلَا تَأْكُلُوا وَمَا ذَبَحْتُمْ أَنْتُمْ فَكَلُّوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ (ترجمہ) ”بے شک شیاطین اپنے دوستوں کی طرف القاء کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جسے مار ڈالے تو اسے تم نہیں کھاتے اور جسے تم خود ذبح کرو تو اسے کھاتے ہو۔“ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ) ”اور تم نہ کھاؤ ان میں سے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے۔“

2436۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ الْيَهُودُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلْنَا وَلَا نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلَ اللَّهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ یہودی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: ہم اس

سے تو کھاتے ہیں جسے ہم خود قتل کریں (یعنی ذبح کریں) اور ہم اس سے نہیں کھاتے جسے اللہ تعالیٰ مارے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ) ”اور تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے۔ الخ“ (معلوم یہ ہوا کہ وہ جانور جنہیں ذبح کرتے وقت ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے وہ حلال ہیں اور جن پر ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے تو ان کا گوشت کھانا حرام ہے)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي أَكْلِ مُعَاقِرَةِ الْأَعْرَابِ

وہ جانور جنہیں عرب لوگ اظہار فخر کے لیے ذبح کرتے ہیں ان کے کھانے کا بیان

2437۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَبَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُعَاقِرَةِ الْأَعْرَابِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ اسْمُ أَبِي رَيْحَانَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَطَرٍ وَغُنْدَرٌ أَوْقَعَهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عربوں کے باہمی فخر و مباہات کا اظہار کرنے کے لیے جانور ذبح کرنے سے منع فرمایا۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ ابو ریحانہ کا نام عبد اللہ بن مطر ہے اور غندر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر اس حدیث کو موقوف کیا ہے۔

فائدہ: عربوں میں یہ رواج تھا کہ وہ ایک دوسرے پر اپنی سخاوت کی دھاک بٹھانے، شہرت اور ریا کاری کے لیے جانور ذبح کرتے۔ ایک آدمی پہلے ایک جانور ذبح کرتا، پھر دوسرا اس کے مقابلے میں کرتا حتیٰ کہ یہ تعداد ایک ایک کر کے بڑھتی جاتی۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک اس سے عاجز آ جاتا اور مقصود فقط فخر، شہرت اور دکھاوا ہوتا۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

بَاب فِي الذَّبِيحَةِ بِالْمَرْوَةِ (سفيد پتھر سے جانور ذبح کرنے کا بیان)

2438۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى أَفْتَدِيهِمْ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا¹، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرِنَ أَوْ أَعْجِلْ مَا أَنْتَهِرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكَلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِئًا أَوْ ظَفْرًا أَوْ سَاحِدًا كُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَا السِّنُّ فَعِظْمٌ وَأَمَا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَتَقَدَّمَ بِهِ سُرْعَانٌ مِنَ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا فَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِي آخِرِ النَّاسِ فَتَصَبُّوا قُدُورًا فَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْقُدُورِ فَأَمْرَبَهَا فَأَكْفَشْتُ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِينًا بَعْشًا شِيَاةً وَنَدَّ بَعِيدٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدًا كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا

1۔ أفنديهم بالمروة وشقة العصا کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

فَاعْمَلُوا بِهِ مِثْلَ هَذَا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ہم کل دشمن سے ملیں گے۔ (یعنی ہماری ان سے جنگ ہوگی) اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم سفید تیز دھار پتھر اور لاٹھی کی ایک طرف سے جانوروں کو ذبح کر سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو مار دے یا فرمایا تو جلدی کر۔ پس جس شے نے خون بہا دیا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا تو تم اسے کھاؤ جبکہ وہ دانت یا ناخن نہ ہو۔ اس کا سبب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ دانت، یہ تو ایک ہڈی ہے اور ناخن، تو یہ حبشہ کی چھریاں ہیں۔ (یعنی حبشہ کے لوگ ناخنوں سے کاٹ ڈالتے ہیں) پھر لوگوں میں سے کچھ تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھے اور انہوں نے عجلت سے کام لیا اور مال غنیمت میں سے کچھ مال لے لیا۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے آخر میں تھے اور ان لوگوں نے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ پس رسول اللہ ﷺ ہانڈیوں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم فرمایا تو انہیں الٹا کر دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے درمیان مال غنیمت تقسیم فرمایا۔ (ہانڈیوں کو الٹا کرنے کا سبب یہی تھا کہ ان لوگوں نے تقسیم سے پہلے ہی مال لے لیا تھا اور ہانڈیوں میں گوشت چڑھا دیا تھا) پس آپ ﷺ نے ایک اونٹ کو دس بکریوں کے مساوی قرار دیا۔ قوم کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ ان کے پاس گھوڑے نہ تھے تو ایک آدمی نے اسے تیر مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ (یعنی وہ تیر لگنے سے مر گیا) تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک ان چوپاؤں میں سے بھی کچھ بھاگنے والے ہوتے ہیں جیسا کہ وحشی جانور بھاگتے ہیں۔ پس جو ان میں سے ایسا کرے تو تم بھی اس کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرو۔

فائدہ ہر ایسی تیز رفتار شے جو خون بہانے کی صلاحیت رکھتی ہو اس سے ذبح کرنا درست ہے اور دانت اور ناخن سے ذبح کرنا تب درست ہے جب یہ اپنے محل سے اکھڑے ہوئے ہوں۔ اپنی جگہ پر لگے ہوئے دانتوں یا ناخنوں سے ذبح کرنا صحیح نہیں۔
2439۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زِيَادٍ وَحَدَّثَنَا هُمُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ أَوْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَصَدْتُ أَرْبَعِينَ فذَبَحْتُهُمَا بِمِرْوَةٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهُمَا فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهَا

محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد نے بیان کیا ہے کہ میں نے دو خرگوش شکار کیے اور میں نے دونوں کو سفید پتھر کے ساتھ ذبح کیا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے بارے میں پوچھا: تو آپ ﷺ نے مجھے ان کے کھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔
2440۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ كَانَ يَرَى لِقْحَةً بِشَعْبٍ مِنْ شَعَابٍ أُحِدٍ فَأَخَذَهَا الْمَوْتُ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَنْحَرُهَا بِهِ فَأَخَذَ وَتَدَا فَوَجَّأَ بِهِيَ لِي لَبَّتِهَا حَتَّى لَفِرِقَ دَمُهَا ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا

حضرت عطاء بن یسار نے بنی حارثہ کے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ وہ احد کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اونٹنی چرا رہا تھا کہ اسے موت نے آلیا۔ پس اس نے اسے سخر کرنے کے لیے کوئی شے نہ پائی تو اس نے کیل لیا اور اس کے ساتھ

اس کے لبہ (انتہائے صدر کو کہتے ہیں) میں سوارخ کیا یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس بارے میں آپ کو آگاہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے وہ کھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

2441۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَنَّا عَنْ سَيَّاحِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُرَيْبِ بْنِ قَطْرِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحَدُنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَيْذِبُحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرٌ الدَّمِ بِمَا شِئْتَ وَإِذْ كُنَّ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کا کیا خیال ہے اگر ہم میں سے کوئی شکار کر لے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا وہ سفید پتھر اور لاشی کی ایک طرف کے ساتھ ذبح کر سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو خون بہا جس کے ساتھ تو چاہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کر۔

بَاب مَا جَاءَ فِي ذَبِيحَةِ الْمُتَرَدِّيَةِ

اوپر سے نیچے کی جانب گرنے والے جانور کو ذبح کرنے کا بیان

2442۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَنَّا عَنْ أَبِي الْعَشَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاءُ إِلَّا مِنَ الذَّبِيَّةِ أَوْ الْحَلْقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ طَعَنْتَ فِي فخذِهَا لَأَجْزَأَعْنَكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا لَا يَصْلُحُ إِلَّا فِي الْمُتَرَدِّيَةِ وَالْمُتَوَحِّشِ

ابوالعشاء نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا ذبح صرف لبہ یا حلق سے ہی صحیح ہوتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو اس کی ران میں بھی نیزہ مارے تو وہ بھی تیرے لیے جائز اور حلال ہوگا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ایسا کرنا صرف بلندی سے گرنے والے اور وحشی کے لیے درست ہوتا ہے۔

فائدہ: ذبح کی دو قسمیں ہیں: ایک اختیاری اور دوسری اضطراری۔ جب جانور ذبح کرنے والے کی گرفت میں ہو تو یہ ذبح اختیاری ہے۔ لہذا اس کے لیے حلق یا لبہ سے ہونا ضروری ہے۔ اگر جانور گرفت میں نہ ہو تو یہ ذبح اضطراری ہے۔ اس کے لیے یہ ہے کہ اسے جہاں کہیں بھی زخم لگا دیا جائے تو وہ درست ہے۔ اس اضطراری حالت میں پھر دو صورتیں ہیں: اگر زخمی ہونے کے بعد زندہ جانور ہاتھ آجائے اور اسے ذبح کرنے کی قدرت ہو تو ذبح کرنا لازم ہے ورنہ حلال نہ ہوگا۔

(بذل الجہود ص 62 ج 13)

بَاب فِي الْمُبَالِغَةِ فِي الذَّبِيحِ (خوب اچھی طرح ذبح کرنے کا بیان)

2443۔ حَدَّثَنَا هُنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْحَسَنُ بْنُ عِيْسَى مَوْلَى ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْبَرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ زَادَ ابْنُ عِيْسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالََا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ شَرِيظَةِ الشَّيْطَانِ زَادَ ابْنُ عِيْسَى فِي حَدِيثِهِ وَهِيَ الَّتِي تُذْبَحُ فَيُقْطَعُ الْجِدُّ وَلَا تُفْرَى الْأَوْدَ إِجْرُثُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتَّى تَمُوتَ

حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم دونوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شریطۃ الشیطان سے منع فرمایا ہے۔ ابن عیسیٰ نے (تفسیر بیان کرتے ہوئے) اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے۔ اور شریطۃ الشیطان یہ ہے کہ جانور کو ذبح کرتے وقت صرف اس کی جلد کاٹ دی جاتی ہے اور رگیں نہیں کاٹی جاتیں۔ پھر اسے چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ (تڑپ تڑپ کر) مر جاتا ہے۔

فائدہ: اس عمل کو شریطۃ الشیطان اس لیے کہا جاتا ہے کہ شیطان ہی انہیں ایسا کرنے پر ابھارتا ہے اور زمانہ جاہلیت میں اس کا رواج عام تھا۔

بَاب مَا جَاعَ فِي ذِكَاةِ الْجَنِينِ (کسی جانور کے پیٹ میں موجود بچے کے ذبح کا بیان)

2444- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْبَارِكِ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَنِينِ فَقَالَ كَلْوَةٌ إِنْ شِئْتُمْ وَقَالَ مُسَدُّ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَنْحَرُ النَّاقَةَ وَتَذْبَحُ الْبَقْرَةَ وَالشَّاةَ فَتَجِدُنِي بَطْنِهَا الْجَنِينِ أَنْتَلِقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ قَالَ كَلْوَةٌ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنْ ذَكَاتَهُ ذَكَاتُ أُمِّهِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جنین کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے کھا لو۔ مسد نے بیان کیا ہے: ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اونٹنی کا نحر کرتے ہیں، گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں اور پھر ہم اس کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں کیا ہم اسے پھینک دیں یا ہم اسے کھالیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے کھا لو کیونکہ اس کا ذبح اس کی ماں کو ذبح کرنا ہے۔ (یعنی جب اس کی ماں کو ذبح کر دیا گیا تو یہی اس جنین کو بھی ذبح کرنا ہے۔ اسے علیحدہ ذبح کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن احناف کا موقف یہ ہے کہ اگر وہ جنین زندہ ہوا تو اسے علیحدہ ذبح کرے اور پھر کھائے ورنہ نہ کھائے)

2445- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ قَارِسٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهُوَيْه حَدَّثَنَا عَثَابُ بْنُ بِشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَكَاتُ الْجَنِينِ ذَكَاتُ أُمِّهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنین کا ذبح اس کی ماں کو ذبح کرنا ہی ہے۔

بَاب مَا جَاعَ فِي أَكْلِ اللَّحْمِ لَا يُدْرَى أَذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا

ایسا گوشت کھانے کا بیان جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ آیا اس پر

اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں

2446- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ وَمُحَاضِرُ الْمَعْنَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَكَمْ يَذْكُرُ عَنْ حَنَادٍ وَمَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَوْمًا حَدِيثُوا عَهْدًا بِالْجَاهِلِيَّةِ يَأْتُونَ بِدُخَانٍ لَا تَذَرِي أَذْكَرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا أَمْ لَمْ يَذْكُرُوا أَفَتَأْكُلُ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَمُّوا اللَّهَ وَكَلُّوا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ بے شک وہ لوگ جن کا زمانہ جاہلیت ابھی قریب ہے (یعنی نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں) وہ گوشت لے کر آتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کیا انہوں نے (جانور کو ذبح کرتے وقت) اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہے یا نہیں لیا، کیا ہم اس سے کھا سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اور اسے کھا لو۔

فائدہ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں حسن ظن ہی رکھنا چاہیے اور یہی نظریہ بنانا چاہیے کہ اس نے ذبح کرتے وقت اس پر اللہ تعالیٰ کا نام ضرور لیا ہوگا۔ لہذا اس اعتقاد کے ساتھ اس پر خود تسمیہ پڑھ کر اسے کھا لینا چاہیے۔

بَابُ فِي الْعَتِيرَةِ (عتیرہ کا بیان)

2447- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ قَالَ نُبَيْشَةُ نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّا كُنَّا نَعْتَرُ عَتِيرَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ أَذْبَحُوا لِلَّهِ فِي أَبِي شَهْرٍ كَانَ وَبَرُّوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطِعُوا قَالَ إِنَّا كُنَّا نَقْرِعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوهُ مَا شِئْتِكَ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَتْ قَالَ نَصْرٌ اسْتَحْمَلَتْ لِلْحَجِيجِ ذَبَحْتَهُ فَتَصَدَّقَتْ بِذَبْحِهِ قَالَ خَالِدٌ أَحْسَبُهُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ السَّبِيلِ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ قَالَ خَالِدٌ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَمْ السَّائِمَةُ قَالَ مِائَةٌ

نیوشہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو پکار کر عرض کی: ہم دور جاہلیت میں ایک جانور رجب کے مہینہ میں ذبح کرتے تھے (تقرب کے لیے رجب کے عشرہ میں جانور ذبح کرنا عتیرہ کہلاتا تھا) تو آپ ہمیں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی مہینے میں تم اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے ذبح کرو اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور کھلاؤ۔ (فقراء و مساکین کو)۔ پھر اس نے عرض کی: ہم زمانہ جاہلیت میں فرع ذبح کیا کرتے تھے۔ (زمانہ جاہلیت میں کسی بھی جانور کا پہلا بچہ وہ چھوڑے رکھتے تھے اور پھر نسل میں برکت کی خاطر بتوں کے نام پر وہ اسے ذبح کرتے تھے۔ ابتدائے اسلام میں مسلمان اسے اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ یہی فرع کہلاتا ہے)۔ عتیرہ اور فرع پہلے دونوں حکم تھے بعد میں منسوخ کر دیئے گئے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر چہ نے والے جانور میں فرع ہے جسے تیرے جانور (اپنے اوپر چارہ لاد کر) کھلاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ بوجھ اٹھانے کے قابل ہو جائے۔ نصر نے کہا: جب وہ حاجیوں کو اٹھانے کے قابل ہو جائے۔ (یعنی مکمل اونٹ بن جائے اور دور دراز سفر کر سکتا ہو) تو تو اسے ذبح کر دے اور اس کا گوشت صدقہ کر دے۔ خالد نے کہا ہے: میں ابو قلابہ کے بارے میں ہی گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا: مسافر کے لیے ایسا کرنا زیادہ بہتر ہے۔ خالد نے کہا: میں نے ابو قلابہ سے پوچھا: کتنے چرنے والے جانوروں میں فرع ذبح کرے۔ تو انہوں

نے کہا: سو جانوروں میں۔

2448۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اب نہ فرع ہے اور نہ ہی عتیرہ (یعنی اسلام میں یہ دونوں حکم باقی نہیں رہے بلکہ منسوخ کر دیئے گئے ہیں)۔

2449۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَالِ الْفَرَعِ أَوَّلُ النَّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذَبُحُونَهُ

حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ فرع پہلا بچہ ہوتا ہے۔ ان کے ہاں کسی جانور کا جو پہلا بچہ پیدا ہوتا تھا وہ اسے ذبح کر دیا کرتے تھے۔

2450۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَنَّا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ كُلِّ خَنَسِينَ شَاةً شَاةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ بَعْضُهُمْ الْفَرَعُ أَوَّلُ مَا تُنْتَجُ الْإِبِلُ كَانُوا يَذَبُحُونَهُ لِيَطَوَّغِيَتِهِمْ ثُمَّ يَأْكُلُونَهُ وَيُلْقَى جِلْدُهُ عَلَى الشَّجَرِ وَالْعَتِيرَةُ فِي النَّشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَجَبٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا: ہر بچاس بکریوں میں سے ایک بکری (فقراء و مساکین کے لیے ذبح کرو)۔ ابو داؤد نے کہا کہ بعض نے کہا ہے کہ فرع سے مراد وہ ہے جو اونٹ کے ہاں پہلا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ اسے اپنے بتوں کے لیے ذبح کر دیتے تھے۔ پھر اس کا گوشت کھا لیتے اور اس کی کھال درخت پر پھینک دی جاتی تھی۔ اور عتیرہ سے مراد وہ جانور ہے جسے رجب کے پہلے عشرہ میں ذبح کرتے تھے۔

بَابُ فِي الْعَقِيْقَةِ (عَقِيْقَةُ كَابِيَانِ)

2451۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَثْرَةَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَمْرِ كُرَيْزِ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَنْ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنْ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ قَالَ مُكَافِئَتَانِ أَوْ مُتَكَافِرَتَانِ

ام کرز الکعبیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ (عقیقہ میں) بچے کی جانب سے دو مساوی بکریاں ہیں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ میں نے احمد سے سنا ہے: انہوں نے کہا: مکافئتان کا معنی ہے دو ہم عمر ایک جیسی بکریاں یا دونوں قریب العمر ہوں۔

2452۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَرِيْدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَمْرِ كُرَيْزِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَقْرُوا الطَّيْرَ عَلَى مِكْنَاتِهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنْ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنْ الْجَارِيَةِ

شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ أَذْكُرْنَا أَنْ أَكُنْ أَمْرَانَا

ام کرز نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ پرندوں کو ان کے گھونسلوں پر بیٹھنے دو۔ (زمانہ جاہلیت میں لوگ پرندوں سے فال پکڑتے تھے۔ وہ اس طرح کہ اگر کسی کو کام ہوتا تو پرندے کے گھونسلے کے پاس جاتا اور اسے اڑاتا اگر وہ دائیں جانب اڑ کر جاتا تو یہ اچھی فال ہوتی لہذا وہ اپنے کام کو چلا جاتا اور اگر بائیں جانب اڑ کر جاتا تو یہ بد فال ہوتی اس لیے وہ واپس لوٹ آتا) وہ فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے بھی سنا ہے کہ بچے کی جانب سے دو بکریاں ہیں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے اور تمہیں یہ بات ضرر نہ دے کہ وہ مذکر ہوں یا مونث (یعنی نر اور مادہ دونوں بچے اور بچی دونوں کے لیے درست ہیں۔ اس بارے میں شک میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے)

2453۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سَبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَمْرِ كُرْزٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْغَلَامِ شَاتَانِ مِثْلَانِ وَعَنْ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا هُوَ الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ وَهُمْ

ام کرز نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بچے کی جانب سے دو ہم مثل بکریاں ہیں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے۔ ابوداؤد نے کہا: یہی حدیث صحیح ہے اور سفیان کی حدیث میں وہم ہے۔

2454۔ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عُمَرَ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيْقَتِهِ تُذَبُّ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُخْلَقُ رَأْسُهُ وَيُدَمَّى فَكَانَ قَتَادَةُ إِذَا سِيلَ عَنِ الدَّمِ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ قَالَ إِذَا ذَبَحْتَ الْعَقِيْقَةَ أَخَذْتَ مِنْهَا صُوفَةً وَاسْتَقْبَلْتَ بِهَا أَوْ دَاجَهَا ثُمَّ تَوَضَّعَ عَلَى يَافُوخِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَسِيلَ عَلَى رَأْسِهِ مِثْلَ الْخَيْطِ ثُمَّ يُغْسَلُ رَأْسُهُ بَعْدَ وَيُخْلَقُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا وَهُمْ مِنْ هَمَّامٍ وَدَيْدَمِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ خُولِفَ هَمَّامٍ فِي هَذَا الْكَلَامِ وَهُوَ وَهُمْ مِنْ هَمَّامٍ وَإِنَّمَا قَالُوا يُسَى فَقَالَ هَمَّامٌ يَدَمَّى قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَيْسٌ يُؤْخَذُ بِهَذَا 1

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہے جو اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے اور اس کے سر کا حلق کیا جاتا ہے (جسے عرف میں جھنڈا تارنا کہتے ہیں) اور (اس کے سر پر) خون لگایا جاتا ہے۔ جب حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے خون کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ کیسے لگایا جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تو عقیقہ کا جانور ذبح کرنے لگے تو اس سے تھوڑی سی اون (بال) لے لے اور پھر انہیں اس کی ان رگوں کے سامنے رکھ جن سے خون بہہ رہا ہے۔ پھر اسے بچے کی چند یا (چوٹی) پر رکھا جائے گا یہاں تک کہ اس کے سر پر دھاگے کی طرح خون بنے لگے۔ پھر اس کا سر دھو دیا جائے گا اور اسے مونڈ دیا جائے گا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ وَدَيْدَمِيِّ کے لفظ میں ہمام کو وہم ہوا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس کلام میں ہمام سے اختلاف کیا گیا ہے اور وہ ہمام کے وہم کی وجہ سے ہے کیونکہ رواۃ نے

1۔ قال ابوداؤد خولف ہمام تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

یُسَیُّ کہا ہے اور ہام نے یدنی کہہ دیا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اس کے مطابق عمل نہیں کیا جائے گا۔ (بذل الجہود میں قبیل کے تحت ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ساتویں دن ختنہ کیا جائے۔ واللہ اعلم)

2455۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيْقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُسَیُّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَيُسَیُّ أَصَحُّ كَذَا قَالَ سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطِيْعٍ عَنْ قَتَادَةَ وَإِيَّاسَ ابْنَ دَعْقَلٍ وَأَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ وَيُسَیُّ وَرَوَاهُ أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَيُسَیُّ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہر بچہ اپنے عقیدہ کے عوض گروی ہے جو اس کی جانب سے ساتوں دن ذبح کیا جائے گا اور اس کے سر کا حلق کیا جائے گا اور اس کا نام رکھا جائے گا۔

ابو داؤد نے کہا ہے کہ لفظ یُسَیُّ زیادہ صحیح ہے۔ اسی طرح سلام بن ابی مطیع نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور ایاس بن دغفل اور اشعث نے حسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بھی یُسَیُّ ذکر کیا ہے اور اشعث نے حسن سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے یُسَیُّ روایت کیا ہے۔

فائدہ: امام ترمذی نے اہل علم سے نقل کیا ہے کہ وہ مستحب جانتے ہیں کہ عقیدے کا جانور ساتویں دن ذبح کیا جائے اور تیاری نہ ہو سکے تو پھر چودھویں دن اور اگر پھر بھی تیاری نہ ہو تو پھر اکیسویں دن عقیدہ کیا جائے۔ (بذل الجہود ص 83 ج 13)

2456۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّيَّابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الضَّبِّيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَتُهُ فَأَهْرِيْقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيْطُوا عَنْهُ الْأَذَى

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بچے کے ساتھ ہی اس کا عقیدہ ہے۔ پس تم اس کی جانب سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت اور نجاست کو دور کرو (اس کے مفہوم میں مختلف چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے: یعنی سر کے بال اتارنا، رحم کے خون کی نجاست کو دور کرنا اور ختنے کا اضافی چمڑا کاٹنا اور اس کے سر کو دور جاہلیت کی طرح خون میں لت پت نہ کرنا وغیرہ۔ المختصر یہ عام لفظ ہے کسی ایک شے کے ساتھ خاص نہیں)۔

2457۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِمَاطَةُ الْأَذَى حَلْقُ الرَّأْسِ

حضرت حسن سے روایت ہے، وہ فرماتے تھے کہ املاۃ الاذی سے مراد سر کا حلق کرانا ہے۔

2458۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَى عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ

عنہما کی جانب سے ایک ایک مینڈھے کے ساتھ عقیقہ کیا۔

فائدہ: ابوالشیخ نے ایک دوسری سند سے حضرت عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے کبشین کبشین کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ یعنی آپ ﷺ نے دو دونوں کے ساتھ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ کیا۔

2459۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَرَاهُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْعُقُوقَ كَأَنَّهُ كِرَاهَا لِاسْمِهَا وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَتْرُكَهُ حَتَّى يَكُونَ بَكَرًا شَغُزًا ابْنِ مَخَاضٍ أَوْ ابْنِ لَبُونٍ فَتُعْطِيَهُ أُرْمَلَةً أَوْ تَحْبِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحَهُ فَيَلْزَقَ لَحْمَهُ بِوَبْرِهِ وَتَكْفَأَ إِيَّاكَ وَتُورِلَهُ نَائِقَتَكَ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور آگے میرا گمان ہے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عقوق کو پسند نہیں فرماتا۔ گویا آپ ﷺ نے اس لفظ کو ناپسند فرمایا (اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عقوق کا معنی نافرمانی کے ہیں اور عقوق اور عقیقہ دونوں کا مادہ اشتقاق ایک ہے۔ لہذا اسی اشتراک کی وجہ سے اسے ناپسند فرمایا) اور آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی جانب سے قربانی کرنا پسند کرے تو پھر اسے چاہے کہ وہ بچے کی جانب سے دوہم عمر بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری قربانی کرے۔ پھر فرغ کے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: فرغ حق ہے درست ہے اور وہ یہ کہ تم اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ طاقتور جوان ایک سال کا یا دو سال کا ہو جائے۔ پھر تو اسے کسی بیوہ کو دے دے یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد یا حج کے لیے) کسی کے حوالے کر دے تو یہ تیرے اس ذبح کرنے سے بہتر ہے کہ (کمزوری کی وجہ سے) اس کا گوشت اس کے بالوں کے ساتھ چمٹا پڑا ہو اور تو اپنا برتن اونڈھا کر دے (یعنی اونٹنی بچہ نہ ہونے کی وجہ سے تجھے دودھ ہی نہ دے) اور تو اپنی ناقہ کو (اس کا بچہ ذبح کر کے) غمزہ کر دے۔

2460۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرَيْدَةَ يَقُولُ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً وَنَخْلِقُ رَأْسَهُ وَنَلَطُخُهُ بِزَعْفَرَانٍ

حضرت عبد اللہ بن بریدہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب دور جاہلیت میں ہم میں سے کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو وہ بکری ذبح کرتا اور اس کا خون اس کے سر پر مل دیتا اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے دین اسلام عطا فرمایا تو ہم بکری ذبح کرتے ہیں اور بچے کا سر مونڈ دیتے ہیں اور اس کے سر پر (خون کے بجائے) زعفران ملتے ہیں۔ (گویا اسلام نے خون ملنے کی رسم کو ختم کر دیا)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابِ الصَّیْدِ (شکار کا بیان)

بَابِ فِي اتِّخَاذِ الْكَلْبِ لِلصَّيْدِ وَغَيْرِهِ (شکار وغیرہ کے لیے کتا رکھنے کا بیان)

2461- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَا شِئِيَ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زُرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ریوز وغیرہ کی دیکھ بھال، یا شکار یا کھیتی کی حفاظت کے ارادہ کے سوا کوئی کتا رکھا تو اس کے اجر میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔

فائدہ: بعض روایات میں دو قیراط کا ذکر بھی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ یہ اکثر نجاستیں کھانے کے سبب بہت زیادہ نجس ہے۔ لہذا اس کی وجہ سے فرشتے گھر میں آنا جانا چھوڑ دیتے ہیں۔ یا پھر یہ قریب سے گزرنے والوں کے لیے باعث اذیت ہو سکتا ہے۔ یا مالک کی معمولی غفلت کے سبب یہ برتن میں منہ ڈال کر اسے ناپاک بنا دیتا ہے اور پھر آدمی وہی برتن وضو وغیرہ کے لیے استعمال کر لیتا ہے تو یہ سب امور اجر میں کمی کا باعث ہیں۔

2462- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَّمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَأَقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَيْهِيمَ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایسا نہ ہوتا کہ کتے بھی امم میں سے ایک امت ہیں (اور اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی مخلوق کو پیدا کرنے میں کوئی حکمت اور مصلحت کا فرما ہے) تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دیتا۔ پس تم ان میں سے خالص سیاہ کتے کو قتل کر دو۔

2463- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ

ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّىٰ إِنْ كَانَتْ الْمَرْأَةُ تَقْدُمُ مِنَ الْبَادِيَةِ يَعْنِي بِالْكَلْبِ فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَانَا عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی عورت جنگل سے کتا ساتھ لے کر آتی تو ہم اسے بھی مار ڈالتے۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں ان کے قتل سے منع فرمایا اور فرمایا: تم پر کالے کتوں کو قتل کرنا لازم ہے۔

بَابِ فِي الصَّيْدِ (شکار کا بیان)

2464- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَنَافٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمَعْلَمَةَ فَتُسَبِّحُ عَلَيَّ أَفَأَكُلُ قَالَ إِذَا أُرْسَلَتِ الْكِلَابُ الْمَعْلَمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِنْهَا أَمْسُكَنَّ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْتَنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْتَنَ مَا لَمْ يَشْرَ كَهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا قُلْتُ أَرْمِي بِالْبِعْرَاضِ فَأَصِيبُ أَفَأَكُلُ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِالْبِعْرَاضِ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَأَصَابَ فَخَرَّقَ فَكُلْ وَإِنْ أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی: میں سکھلائے ہوئے کتوں کو چھوڑتا ہوں اور وہ شکار کو میرے لیے پکڑ رکھتے ہیں کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو سکھائے ہوئے کتوں کو چھوڑے اور اس وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے تو پھر تو اسے کھالے جسے وہ تیرے لیے پکڑ لیں۔ میں نے عرض کی: اگرچہ وہ اسے قتل بھی کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ شکار کو مار بھی دیں۔ بشرطیکہ ان کے ساتھ کوئی ایسا کتا شریک نہ ہو جو ان میں سے نہ ہو۔ (یعنی وہ سکھایا ہوا نہ ہو) میں نے پھر عرض کی: میں ایسا تیرا مارتا ہوں جس کے نہ پر ہیں اور نہ بھالا اور وہ اسے لگ جاتا ہے کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو ایسا تیرا پھینکے جس کے پر اور بھالا نہ ہو اور تو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کر لے اور پھر وہ شکار کو جا لگے اور اسے پھاڑ دے تو تو اسے کھالے اور اگر وہ اسے عرضاً لگے (یعنی کوئی چیر پھاڑ نہ کرے) تو پھر اسے تو نہ کھا۔

فکر قرآن والسنة

2465۔ حَدَّثَنَا هُنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ بِيَانٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمَعْلَمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِنْهَا أَمْسُكَنَّ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلْتَنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِثْمًا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا اور عرض کی: ہم اپنے ان کتوں کے ساتھ شکار کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب تو اپنا سکھایا ہوا کتا چھوڑے اور تو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے۔ تو پھر تو اسے کھالے جسے وہ تیرے لیے روک لے۔ اگرچہ وہ اسے مار بھی ڈالے بشرطیکہ کتا اس میں سے نہ کھائے اور اگر کتا کچھ کھالے تو پھر تو نہ کھا۔ کیونکہ اس میں یہ اندیشہ ہے کہ اس نے شکار کو اپنے لیے پکڑا ہو۔

فائدہ: شکار سے کتے کا کچھ لینا یہ اس کی علامت ہے کہ ابھی اس کی تعلیم مکمل نہیں ہوئی کیونکہ تعلیم مکمل ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ کتا تین بار شکار کو پکڑ کر آدمی کے حوالے کر دے اور اس میں سے خود کچھ نہ کھائے اور جس کتے کی ابھی تعلیم مکمل نہ ہو اس کا شکار حلال نہیں ہوتا۔

2466۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنِ السَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَوَجَدْتَهُ مِنَ الْغَدِ وَلَمْ تَجِدْهُ فِي مَاءٍ وَلَا فِيهِ أَلْفُ غَيْرُ سَهْمِكَ فَكُلْ فَإِذَا اخْتَلَطَ بِكِلَابِكَ كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ لَا تَدْرِي لَعَلَّهُ قَتَلَهُ الَّذِي لَيْسَ مِنْهَا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے تیر کے ساتھ شکار کو

مارنے لگے اور تو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لے اور پھر تو اسے دوسرے دن پائے۔ در آنحالیکہ تو اسے پانی میں نہ پائے اور نہ ہی اس پر تیرے تیر کے سوا کسی اور شے کے لگنے کا نشان ہو تو تو اسے کھالے۔ اور جب تیرے کتے کے ساتھ اس کے سوا کوئی دوسرا کتا (جو سکھلایا ہو نہ ہو) مل جائے تو پھر تو اس سے نہ کھا۔ کیونکہ تو نہیں جانتا شاید اسے دوسرے کتے نے مارا ہو جو سکھلائے ہوئے کتوں میں سے نہیں ہے۔

2467۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَارِسٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا وَقَعَتْ رَمِيَّتُكَ فِي مَاءٍ فَغَرِقْ فَبَاكَ فَلَا تَأْكُلْ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شکار جسے تو نے تیر مارا تو وہ پانی میں گر گیا اور اس میں ڈوب گیا اور وہیں مر گیا تو پھر تو اسے نہ کھا۔

2468۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ تَمِيمٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا عَلَنْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أُرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِنْهُ أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلْتَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْبَازُ إِذَا أَكَلَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَالْكَلْبُ إِذَا أَكَلَ كِرَاةً وَإِنْ شَرِبَ الدَّمَ فَلَا بَأْسَ بِهِ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کتے یا باز میں سے جسے تو نے تعلیم دی۔ پھر تو نے اسے شکار پر چھوڑا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو تو اسے کھالے جسے وہ تیرے لیے پکڑ لے۔ میں نے عرض کی: اگرچہ وہ اسے مار دے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب وہ اسے مار دے اور اس میں سے کچھ بھی نہ کھائے تو بلاشبہ اس نے اسے تیرے لیے ہی پکڑا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: باز اگر اس میں سے کچھ کھالے تو بھی کوئی حرج نہیں اور کتا جب کھالے تو وہ مکروہ ہے اور اگر خون پی لے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

فائدہ: باز کی تعلیم مکمل ہونے کی علامت یہ ہے کہ اسے چھوڑ کر جب مالک اسے بلائے تو وہ فوراً واپس آجائے۔ چونکہ شکار سے کچھ کھالینے کا اس کی تعلیم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اس لیے اگر وہ کچھ کھا بھی لے تو شکار حلال ہوگا۔

2469۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ بُشَيْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَيْدِ الْكَلْبِ إِذَا أُرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَإِنْ كَلَّ مِنْهُ وَكُلَّ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ يَدَاكَ

حضرت ابو ثعلبہ نخعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کے شکار کے بارے میں فرمایا: جب تو اپنے کتے کو چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے (یعنی بسم اللہ پڑھے) تو پھر اسے کھالے اگرچہ وہ اس سے کچھ کھا بھی لے۔ اور

اسے بھی کھا جسے تیرے ہاتھ تیری طرف لوٹائیں (یعنی جسے تو تیرے ساتھ مار ڈالے)

فائدہ: اس حدیث میں یہ جو کہا گیا ہے کہ اگرچہ کتا شکار سے کھا بھی لے پھر بھی اس شکار کو کھانا حلال ہے جب کہ اوپر والی احادیث میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ علامہ خطابی نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا شکاری کتا جو ماضی میں شکار سے کھالیا کرتا تھا لیکن اب حال میں اس نے نہیں کھایا تو اس کے کیے ہوئے اس شکار کو کھانا حلال ہے۔ کیونکہ اب حال میں اس کا نہ کھانا یہ اس کی تعلیم کے مکمل ہونے کی علامت ہے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 102 ج 13)

2470۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ بَنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَتِي أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيْتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ أَيَأْكُلُ قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ أَوْ قَالَ يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم میں سے کوئی شکار کو تیرا مارتا ہے (اور وہ تیر سمیت بھاگ جاتا ہے) اور یہ اسے دو دو اور تین تین دنوں تک تلاش کرتا رہتا ہے پھر اسے مردہ حالت میں پالیتا ہے درآنحالیکہ تیر اس کے بدن میں پوست ہے تو کیا وہ اسے کھا سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر وہ چاہے۔ یا فرمایا: وہ کھا سکتا ہے اگر وہ چاہے (یعنی پسند کرے) (ان الفاظ میں راوی کو شک ہے)۔

2471۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ بَنِ حَاتِمٍ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْبِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحِدَاةٍ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا سَمَيْتَ فَكُلْ وَإِلَّا فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ لِنَفْسِهِ فَقَالَ أُرْسِلْ كَلْبِي فَأَجِدُ عَلَيْهِ كَلْبًا آخَرَ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ لِأَنَّكَ إِثْمًا سَمَيْتَ عَلَى كَلْبِكَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے معراض (ایسا تیر جس کے پر اور بھالا نہ ہوں) کے بارے میں پوچھا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب وہ شکار کو اپنی دھار کی جانب سے لگے تو تو اسے کھالے۔ اور جب اسے اپنے عرض کی جانب سے لگے تو پھر نہ کھا کیونکہ وہ وقید ہے۔ (وقید سے مراد ایسی شے ہے جسے کسی ایسی شے کے جھکے وغیرہ سے مار دیا جائے جس کی دھار نہ ہو مثلاً پتھر، بغیر دھار کے لکڑی اور غلیل سے پھینکا ہوا پتھر۔ لیکن بندوق کی گولی اس میں شامل نہیں بلکہ وہ تیر وغیرہ کے حکم میں ہے) پھر میں نے عرض کی: میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو نے چھوڑتے وقت تسمیہ پڑھا تو تو اسے کھالے ورنہ نہ کھا اور اگر کتا شکار سے کچھ کھالے تو پھر تو نہ کھا کیونکہ اس نے اسے اپنے لیے پکڑا ہے۔ پھر عرض کی: میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں اور پھر میں اس پر ایک دوسرے کتے کو پاتا ہوں (تو کیا حکم ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے نہ کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر تسمیہ پڑھا تھا (لیکن دوسرے کتے پر تسمیہ نہیں پڑھا گیا اور احتمال یہ ہے کہ شکار کو اس نے مارا ہو)۔

2472۔ حَدَّثَنَا هُنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَوَةَ بِنِ شَرِيحٍ قَالَ سَبَعْتُ رَبِيعَةَ بِنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ

يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو دَرِيْسٍ الْخَوْلَانِيُّ عَائِدًا لِلَّهِ 1، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِي يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَمِيدُ بِكَلْبِي الْمَعْلَمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمَعْلَمٍ قَالَ مَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمَعْلَمِ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا أَصَدَّتْ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمَعْلَمٍ فَأَذْرَكْتُ ذَكَاتَهُ فَكُلْ

ابوادریس خولانی عائد اللہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو ثعلبہ حشنی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اپنے سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ اور ایک ایسے کتے کے ساتھ جو سکھایا ہوا نہیں، شکار کرتا ہوں (کیا حکم ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو تو نے اپنے سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام بھی ذکر کر اور اسے کھالے اور جو تو اپنے اس کتے کے ساتھ شکار کرے جو سکھایا ہوا نہیں۔ پھر تو اسے ذبح کرنے کی فرصت پالے تو اسے کھالے (اور اگر تجھے ذبح کی فرصت نہیں ملی بلکہ تیرے پہنچنے سے پہلے کتے نے اسے مار ڈالا تو پھر کھانا حلال نہیں)۔

2473- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الرَّيْذِيِّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَيْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَرِيْسٍ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيُّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ وَكَلْبُكَ زَادَ عَنِ ابْنِ حَرْبٍ الْمَعْلَمِ وَيَدُكَ فَكُلْ ذَكِيًّا وَغَيْرَ ذَكِيٍّ حضرت ابو ثعلبہ حشنی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابو ثعلبہ! تو اسے کھالے جو تجھ پر تیری کمان اور تیرا کتا لوٹائے۔ (یعنی جو تو کمان اور کتے سے شکار کرے) ابن حرب کی روایت میں یہ زائد ہے کہ وہ کتا سکھایا ہوا ہو اور تیرا ہاتھ جو لوٹائے (یعنی ہاتھ سے تیر وغیرہ پھینک کر تو شکار کرے) تو اسے بھی کھا، چاہے وہ ذبح کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

2474- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْبُنْهَالِ الصَّرِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا يُقَالُ لَهُ أَبُو ثَعْلَبَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَأَقْتِنِي فِي صَيْدِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّكَ إِنْ كَانَ لَكَ كِلَابٌ مُكَلَّبَةٌ فَكُلْ مِنْهَا أَمْسُكَنَّ عَلَيْكَ قَالَ ذَكِيًّا أَوْ غَيْرَ ذَكِيٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتِنِي فِي قَوْسِي قَالَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ قَالَ ذَكِيًّا أَوْ غَيْرَ ذَكِيٍّ قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَنِّي قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَنْكَ مَا لَمْ يَصِلْ 2، أَوْ تَجِدُ فِيهِ أَثْرًا غَيْرَ سَهْمِكَ قَالَ أَفْتِنِي فِي آيَةِ الْمَجُوسِ 3، اضْطَرُّرْنَا إِلَيْهَا قَالَ اغْسِلْهَا وَكُلْ فِيهَا

حضرت عمرو بن شعيب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی جسے ابو ثعلبہ کہا جاتا ہے، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! بے شک میرے پاس کئی سکھائے ہوئے کتے ہیں۔ تو آپ ان کے شکار کے بارے میں مجھے حکم ارشاد فرمائیے؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تیرے پاس سکھائے ہوئے کتے ہیں تو تو اس میں سے کھالے جو وہ تیرے لیے روک رکھیں۔ پھر اس نے عرض کی: چاہے وہ جانور ذبح کیا جائے یا نہ کیا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر عرض کی: اگر چہ کتا اس سے کچھ کھالے؟ تو آپ نے فرمایا: اگر چہ وہ اس سے کچھ کھالے۔ پھر اس نے عرض کی: یا رسول

1- ایک لڑکی میں عائد اللہ کے الفاظ نہیں ہیں۔ 2- ایک لڑکی میں مالم یصل ہے۔ 3- ایک لڑکی میں ان کے ہاتھ آتا ہے۔

اللہ! ﷺ تیر کمان کے ساتھ شکار کرنے کے بارے میں حکم ارشاد فرمائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے کھا جو تیر کمان کے شکار کے ساتھ تجھ تک پہنچے۔ چاہے وہ ذبح ہو یا نہ ہو۔ پھر عرض کی: اگر چہ وہ مجھ سے غائب ہو جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چہ وہ تجھ سے غائب ہو جائے۔ جب تک کہ وہ بالکل متغیر ہو کر اس میں بدبو پیدا نہ ہو جائے۔ یا تو اس میں اپنے تیر کے سوا کوئی اور زخم وغیرہ کا نشان نہ پالے۔ (یعنی جب تک تجھے یقین ہو کہ اس کے مرنے کا سبب تیرا ہی تیر ہے تو تو اسے کھا سکتا ہے) پھر اس نے عرض کی: مجھے مجوسی کے برتن کے بارے میں حکم بتائیے، اگر ہمیں اس کی مجبوری ہو؟ (یعنی اور کوئی برتن نہ ہو) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے دھو لے اور اس میں کھالے۔

بَابُ فِي صَيْدٍ قُطِعَ مِنْهُ قِطْعَةٌ

کسی زندہ جانور سے گوشت کا کوئی ٹکڑا کاٹ لیا جائے تو اس کا بیان

2475۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَيْهَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ حضرت عطاء بن یسار نے حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چوپائے میں سے جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے درآنحالیکہ وہ چوپایہ زندہ ہو تو وہ گوشت کا ٹکڑا مردار کے حکم میں ہے (یعنی حرام ہے)۔

بَابُ فِي اتِّبَاعِ الصَّيْدِ (شکار کے پیچھے جانے کا بیان)

2476۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنْبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ مَرَّةً سُفْيَانُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنْ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتَتَنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ السَّخَعِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ شَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى مُسَدَّدٍ قَالَ وَمَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتَتَنَ زَادَ وَمَا زَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا إِلَّا أُرِدَا مِنْ اللَّهِ بُعْدًا (1)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور یحییٰ کہتے ہیں: ایک بار سفیان نے کہا اور میں اسے نہیں جانتا مگر حضور نبی کریم ﷺ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو جنگل میں رہتا ہے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ (اس لیے کہ وہ انسانوں کے معاشرے سے دور ہوتا ہے اور ان کی مشقتوں سے آگاہ نہیں ہوتا) اور وہ جو شکار کا پیچھا کرتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے (کیونکہ جب شکار اس کا محبوب مشغلہ بن جاتا ہے تو پھر اس کی توجہ اپنے دینی اور دنیوی فرائض کی طرف باقی نہیں رہتی۔ اور اسی کا نتیجہ غفلت ہے) اور جو حاکم وقت کے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ کسی نہ کسی آزمائش میں مبتلا

1۔ حدیثنا محمد بن عیسوی تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

کر دیا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے سلطان کو لازم پکڑے رکھا وہ کسی فتنہ میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ اور اس میں یہ زائد ہے کہ جب بندہ حاکم وقت سے قرب اور نزدیکی کو بڑھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی دوری میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ (یعنی جیسے جیسے بادشاہ سے قرب بڑھتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دوری بڑھتی چلی جاتی ہے)۔

2477۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَأَذْرَكْتَهُ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَسَهْمُكَ فِيهِ فَكُلْهُ مَا لَمْ يَنْتَنَنَّ

حضرت ابو ثعلبہ نخشی نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو شکار پر تیر پھینکے اور پھر تو اسے تین راتوں کے بعد پائے در آنچا لیکہ تیرا تیرا اس میں بیوست ہو تو پھر تو اسے کھالے جب تک اس میں بدبو پیدا نہ ہو۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الوَصَايَا (وصیت کے احکام کا بیان)

بَاب مَا جَاعَفِي مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الوَصِيَّةِ

(ان روایات کا بیان جن میں وصیت کا حکم دیا گیا ہے)

2478۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرَّهٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا حَقَّ امْرِيَّ مُسْلِمٌ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ بَيْتَ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان آدمی کا کوئی حق اور شے نہیں جس میں وہ وصیت کر سکتا ہو۔ وہ دو راتیں گزارے مگر اس طرح کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہو (یعنی اگر کسی آدمی پر کسی بھی صورت میں کوئی واجب الادا حق ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنے پاس لکھ کر رکھے تاکہ اگر کہیں اچانک اسے موت آ جائے تو ورثاء کے لیے اس کے لیے لینے دینے میں دشواری اور دقت پیش نہ آئے۔ ودیعت اور قرض وغیرہ حقوق کی صورت میں وصیت واجب ہے بصورت دیگر مستحب)۔

2479۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُحَنَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دینار و درہم اور اونٹ و بکری وغیرہ کی صورت میں کوئی ترک نہیں چھوڑا اور نہ ہی آپ ﷺ نے کسی شے کے بارے میں وصیت فرمائی (سبحان اللہ یہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و شان ہے کہ رب کریم نے دونوں جہان کے خزانوں کی چابیاں عطا فرما رکھی ہیں لیکن اس کے باوجود ظاہری طور پر آپ کی میراث میں کوئی مال و منال اور دیگر جائیداد نہیں کیونکہ ایک اور ارشاد میں ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی میراث مال دنیا نہیں بلکہ علم ہے اور یہ بھی کہ جو ہم مال دنیا چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ تو اس میں انبیاء علیہم السلام کی شان اور بلندی مقام کا اظہار ہے۔ پھر ان لوگوں کو بالخصوص توجہ کرنی چاہیے جو سرزمین خیبر میں باغ فدک کو میراث قرار دے کر خلیفۃ الرسول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدۃ نساء اہل الجنۃ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے درمیان اختلاف اور جھگڑے بیان کرنے سے نہیں تھکتے)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي مَا لَا يَجُوزُ لِلْمَوْصِي فِي مَالِهِ

وصیت کرنے والے کے لیے اپنے مال میں جو وصیت جائز نہیں اس کا بیان

2480۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي خَلْفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضَ مَرَضًا قَالَ ابْنُ أَبِي خَلْفٍ بِسُكَّةٍ ثُمَّ اتَّفَقَا¹، أَشْفَى فِيهِ فَعَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ بِيْرَثِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَّصِدُّ بِالْمُتَشِينِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالسُّطْرِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالسُّكَّةِ قَالَ السُّكَّةُ وَالسُّكَّةُ كَهَيْئَتِكَ أَنْ تَتْرَكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ عَالَةً يَتَكْفِفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِزَتْ فِيهَا حَتَّى التُّقْمَةُ تَرْفَعَهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُخَلِّفُ عَنْ هِجْرَتِي قَالَ إِنَّكَ إِنْ تُخَلِّفَ بَعْدِي فَتَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا² تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ لَا تَزِدْ أَدْبِيهِ إِلَّا رِفْعَةً وَدَرَجَةً لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلِّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضْرَبَكَ آخِرُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَبِيءُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ مَاتَ بِسُكَّةٍ

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: وہ شدید بیمار ہو گئے۔ ابن ابی خلف نے کہا: مکہ مکرمہ میں۔ پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں (کہ آپ اتنے شدید بیمار ہوئے) کہ آپ قریب الموت ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے پاس کثیر مال موجود ہے اور میری ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے، کیا میں اپنے مال میں سے دو تہائی صدقہ کر دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر عرض کی: کیا نصف صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر عرض کی: کیا ایک تہائی صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) ایک تہائی۔ اور ایک تہائی بھی بہت ہے اور بلاشبہ تیرا اپنے وارثوں کو غنی اور خوشحال چھوڑنا بہتر ہے اس سے کہ تو انہیں نادار اور فقیر چھوڑے کہ وہ لوگوں کے سامنے اپنی حاجات پوری کرنے کے لیے ہاتھ پھیلاتے رہیں۔ بلاشبہ تو ہرگز کوئی خرچہ نہیں کرے گا مگر تجھے اس کا اجر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ تک پہنچاتا ہے (وہ بھی اجر سے خالی نہیں) پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں (اپنی بیماری کے سبب) اپنی ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی میں تو اس کے اجر و ثواب سے محروم رہ جاؤں گا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اگر تو میرے بعد بھی زندہ باقی رہا اور تو عمل صالح کرتا رہا اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا قصد کرتا رہا تو اس کے سبب بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رفعت شان اور بلندی درجات میں اضافہ ہوگا اور تجھے زندہ باقی رکھا جائے گا۔ یہاں تک کہ کئی اقوام تجھ سے نفع اٹھائیں گی اور کئی دوسروں (کفار) کو تجھ سے نقصان اور ضرر پہنچایا جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! میرے صحابہ کرام کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں (اپنی ہجرت سے) اپنے پاؤں پر واپس نہ لو تا سوائے کسی فقیر اور محتاج کے۔ وہ سعید بن خولہ ہیں جن پر رسول اللہ ﷺ اظہار غم کرتے رہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے۔

2۔ ایک نسخہ میں صالحانہیں ہے۔

1۔ قال ابن ابی خلف بسکة ثم اتفقا کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

فائدہ: اس روایت سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ وصیت ٹکٹ مال میں جائز ہے اور اگر اس سے بھی کم میں ہو تو وہ بہتر ہے۔ دوسرا یہ کہ وصیت کرنے والے کو اپنے ورثاء کے حقوق کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی غفلت کے سبب وہ نادار اور فقیر ہو جائیں۔ تیسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے جو کچھ نبی مکرم ﷺ جانتے ہیں وہ دوسرا کوئی نہیں جانتا مگر وہی جس پر آپ خود نظر کرم فرمادیں۔ یہاں حضرت سعد تو قریب الموت تھے اور مال کی وصیت کے بارے میں پوچھ رہے تھے اور ہجرت سے محروم رہنے کی فکر میں تھے۔ لیکن کریم آقا ﷺ نے انہیں فقط زندہ رہنے کی ہی نہیں بلکہ کئی علاقوں کا فاتح ہونے کی روح پرور بشارت بھی دی جسے اللہ تعالیٰ نے من و عن پورا فرمایا اور دنیا نے دیکھا کہ آپ فاتح عراق قرار پائے۔

بَاب مَا جَاعَنِي كَرَاهِيَةِ الْإِضْرَارِ فِي الْوَصِيَّةِ (وصیت میں نقصان پہنچانے کی کراہیت کا بیان)

2481۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ تَأْمَلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تَسْهَلُ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَ لِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے حضور نبی مکرم ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا اس حال میں صدقہ کرنا کہ تو صحت مند ہو، مال کی حرص موجود ہو، زندہ باقی رہنے کی امید ہو اور تجھے (صدقہ کے سبب) فقر و فلاس کا خوف ہو۔ نہ کہ ایسی حالت میں کہ تو اسے موخر کرتا رہے یہاں تک کہ جب جان حلقوم تک پہنچ جائے تو پھر کہے: اتنا فلاں کے لیے ہے اور اتنا فلاں کے لیے۔ حالانکہ اب تو وہ مال فلاں (وارث) کی ملکیت میں ہو چکا ہوتا ہے۔ (یعنی ترغیب یہی دی جا رہی ہے کہ صدقہ صحت اور اپنی حاجت کے ہوتے ہوئے دینا چاہیے کیونکہ اس حالت میں مال آدمی کی اپنی ملکیت میں ہوتا ہے اور اسے تصرف کا اختیار ہوتا ہے۔ جب کہ حالت مرگ میں وارثوں کا حق اس کے مال میں ثابت ہو جاتا ہے)

2482۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ شُرْحَبِيلَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِسَائَةِ دِرْهَمٍ 1 عِنْدَ مَوْتِهِ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا اپنی حالت حیات میں ایک درہم صدقہ کرنا بہتر ہے اس سے کہ وہ اپنی موت کے وقت ایک سو درہم صدقہ کرے۔ (کیونکہ زندگی کے دوران حرص اور حاجت دونوں باقی ہوتی ہیں جب کہ موت کے وقت ان میں سے کوئی شے باقی نہیں ہوتی)۔

2483۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُدَّادِيُّ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي شَهْرَبْنُ حَوْشِبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ

1۔ ایک سو میں دیرہم کا لفظ نہیں ہے۔

بِطَاعَةِ اللَّهِ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُ هُنَا الْمَوْتُ فَيُضَارُّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا التَّارُ قَالَ وَقَرَأَ عَلِيٌّ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْهَا هُنَا مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرِ مُضَارٍّ حَتَّى بَدَعَ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا يَعْْنِي الْأَشْعَثَ بْنَ جَابِرٍ جَدًّا نَصْرًا بِنِ عَلِيٍّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ایک آدمی اور عورت ساٹھ برس تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کا عمل کرتے رہتے ہیں پھر انہیں جب موت آتی ہے تو وہ وصیت میں (اپنے ورثاء کو) نقصان پہنچاتے ہیں۔ (یعنی کسی کو محروم کر دیتے ہیں اور کسی کا حق کم کر دیتے ہیں) تو اس کے سبب سے ان کے لیے آتش جہنم واجب ہو جاتی ہے اور شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ یہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ پر یہ آیت تلاوت کی: یعنی مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرِ مُضَارٍّ حَتَّى بَدَعَ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔ ترجمہ: ”(یہ تقسیم) وصیت پوری کرنے کے بعد ہے جو کی گئی ہے اور قرض ادا کرنے کے بعد بشرطیکہ اس سے نقصان نہ پہنچایا گیا ہو (یہ نظام وراثت) حکم ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بڑا بردبار ہے۔ یہ حدیث اللہ کی (مقرر کی ہوئی) ہیں اور جو شخص فرمانبرداری کرے گا اللہ کی اور اس کے رسول کی داخل فرمائے گا اسے اللہ تعالیٰ باغوں میں، بہتی ہوں گی جن کے نیچے نہریں، ہمیشہ رہیں گے وہ ان میں اور یہی بڑی کامیابی ہے۔“ ابو داؤد نے کہا ہے کہ سند میں راوی اشعث بن جابر نصر بن علی کا دادا ہے۔

بَاب مَا جَاءَ عَنِ الدُّخُولِ فِي الْوَصَايَا (وصایا میں داخل ہونے کا بیان یعنی وصی بننے کا بیان)

2484- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرَّبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أَحِبُّ لَكَ مَا أَحِبُّ لِنَفْسِي فَلَا تَأْمُرْ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلِّئَنَّ مَالَ يَتِيمٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ مِطْطَا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! میں تجھے ضعیف اور کمزور دیکھتا ہوں اور میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ پس تو دو شخصوں پر بھی امیر نہ بننا اور یتیم کے مال کا والی نہ بننا۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ اہل مصر اس حدیث کی روایت میں منفرد ہیں۔

فائدہ: چونکہ امارت کے لیے علم اور قدرت کا ہونا کم از کم شرط ہے لہذا جس میں یہ شرائط بدرجہ اتم موجود نہ ہوں اسے یہ ذمہ داری اپنے سر نہیں لینی چاہیے کیونکہ وہ اس کے تقاضے پورے نہ کر سکے گا اور یتیم کے مال کا والی بننے سے اس لیے منع فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے حالات کے پیش نظر یتیم کا مال اپنے تصرف میں لے آئے اور پھر اس کا وبال اس پر پڑے۔ تو اس احتیاط کے پیش نظر آپ ﷺ نے حضرت ابو ذر کو اس سے منع فرمایا۔

1- قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي نَسْخِ الْوَصِيَّةِ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ

والدین اور اقرباء کے لیے وصیت کے منسوخ ہونے کا بیان

2485- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّزَازِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ الثَّخَوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةَ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ فَكَانَتْ الْوَصِيَّةُ كَذَلِكَ حَتَّى نَسَخْتَهَا آيَةُ الْمِيرَاثِ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةَ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ کے تحت وصیت کا حکم باقی رہا۔ یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی اور اس نے والدین اور اقرباء کے لیے وصیت کا حکم منسوخ کر دیا۔ (یعنی ابتدا میں یہ حکم موجود تھا کہ کوئی بھی مرنے والا اپنے والدین اور دیگر رشتہ داروں میں سے جس کے لیے جو چاہتا تھا وصیت کر سکتا تھا اور پھر اس کے مطابق عمل درآمد کیا جاتا تھا۔ پھر جب آیت میراث نازل ہوئی تو یہ حکم منسوخ ہو گیا)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ (وارث کے لیے وصیت کرنے کا بیان)

2486- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ شُرَيْبِ بْنِ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِي وَارِثٍ شُرَيْبِ بْنِ مُسْلِمٍ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق عطا کیا ہے اور وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں ہے۔

بَاب مُخَالَطَةِ الْيَتِيمِ فِي الطَّعَامِ (کھانے میں یتیم کو شریک کرنے کا بیان)

2487- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَنَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالْقِيَمِ وَأَحْسِنُ وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا الْآيَةَ انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَ الْيَتِيمِ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرَّابَهُ مِنْ شَرَابِهِ فَجَعَلَ يَفْضُلُ مِنْ طَعَامِهِ فَيُحْبَسُ لَهُ حَتَّى يَأْكُلَهُ أَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَاخْوَانُكُمْ فَاخْلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ (ترجمہ) ”تم یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو اچھا ہو۔ بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلماً کھاتے ہیں“ الخ۔ تو اس وقت جس کسی کے پاس کوئی یتیم (زیر نگرانی) تھا تو اس نے اس کا کھانا اپنے کھانے سے اور اس کا پینا اپنے پینے سے علیحدہ کر دیا اور یتیم کے کھانے میں سے جو قحج جاتا تھا اسے اسی کیلئے رکھ دیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ خود ہی اسے کھا لیتا یا وہ خراب ہو کر ضائع ہو جاتا۔ پس لوگوں پر یہ امر انتہائی شاق اور تکلیف دہ ثابت ہوا۔ تو انہوں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ) ”وہ آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ فرمادیں گے ان کی اصلاح کرنا

بہتر ہے اور اگر تم انہیں اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں، چنانچہ لوگوں نے ان کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ اور ان کا پینا اپنے پینے کے ساتھ ملا لیا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ أَنْ يَنَالَ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ اس کا بیان کہ ولی یتیم کے مال سے کتنی مقدار خرچ کر سکتا ہے

2488۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَوَلِي يَتِيمٌ قَالَ فَقَالَ كُلُّ مَنْ مَالٍ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَأْتِلٍ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں فقیر ہوں میرے پاس کوئی شے نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس ایک یتیم ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے یتیم کے مال سے کچھ لے لے مگر تو اسراف کرنے والا نہ ہو (یعنی ضرورت سے زائد خرچ کرنے والا نہ ہو) نہ ہی اس کے مال کو خرچ کرنے میں تیزی کرنے والا ہو۔ (یعنی اس خوف سے کہ وہ یتیم بڑا ہو جائے گا تیرے ہاتھ سے مال نکل جائے گا تو تو اسے جلدی جلدی خرچ کر دے ایسا نہ ہو) اور نہ تو اس سے اپنا مال جمع کرنے والا ہو (یعنی اس کا مال اپنے کاروبار اور تجارت وغیرہ میں لگا کر نفع حاصل کرے اور اس سے اپنا مال بڑھاتا رہے یہ درست نہیں۔ ہاں اگر اس کا مال تجارت میں لگائے تو پھر اصل زر اور نفع دونوں اس کے ہوں گے)۔

بَاب مَا جَاءَ مَتَى يَنْقَطِعُ الْيَتِيمُ (اس کا بیان کہ یتیمی کی حالت کب ختم ہو جاتی ہے؟)

2489۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَدِينِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْزُومٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ زُقَيْشٍ أَنَّهُ سَمِعَ شَيْخًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَمِنْ خَالِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يَتِيمٌ بَعْدَ احْتِلَامِهِ وَلَا صَمَاتٌ يَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد یاد کیا ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: احتلام کے بعد (یعنی بالغ ہو جانے کے بعد) یتیمی کی کیفیت (باقی) نہیں رہتی اور نہ ہی صبح سے شام تک خاموش رہنا صحیح ہے۔

فائدہ: جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو وہ یتیم نہیں رہتا بلکہ ایک ذمہ دار آدمی کے حقوق و فرائض اس کے ذمہ بھی لازم ہو جاتے ہیں جن کی ادائیگی کا شریعت اس سے تقاضا کرتی ہے۔ اسی طرح طویل خاموشی دور جاہلیت کے لوگوں کی عبادت تھی۔ اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے غلاموں کو اس سے منع فرمایا اور اس کی جگہ ذکر و فکر اور اچھی گفتگو کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ

(اس کا بیان کہ یتیم کا مال کھانا کتنا شدید گناہ ہے)

2490۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ (1) عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبَبَ السُّبُوقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَاهُنَّ قَالَ الشِّرْكَ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالشُّوْطَى يَوْمَ الرِّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْغَيْثِ سَأَلْتُ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ (2) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِيٍّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكَبَائِرُ فَقَالَ هُنَّ تِسْعٌ قَدْ كَرِهَ اللَّهُ لَهَا أَنْ يَفْعَلَ بِهَا بَشَرٌ مِمَّنْ بَدَلَتْ أَعْيُنُهُمْ الْغُرُبَاتُ وَآلِهَتُهُمْ الْمَسَاجِدَ وَالشُّرَكَاءُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْسِدُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے اجتناب کرو۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی کو شریک کرنا)۔ جادو کرنا، حق کے سوا ایسے آدمی کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن میدان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ آنا اور ایسی پاک دامن مومنہ عورتوں پر تہمت لگانا جو بدکاری سے ناواقف ہیں۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ ابو الغیث سے مراد ابن مطیع کا آزاد کردہ غلام سالم ہے۔

عبید بن عمیر نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اسے بتایا اور انہیں شرف صحابیت بھی حاصل تھا کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کرتے ہوئے کہا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے گناہ کبیرہ کتنے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نو ہیں۔ سات وہی ذکر کیے جو اوپر مذکور ہیں اور یہ اضافہ کیا: مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور بیت الحرام جو کہ تمہاری زندگی اور مرنے کے بعد کی حالت میں بھی تمہارا قبلہ ہے اسے حلال سمجھنا (یعنی اس کی حرمت کی پاسداری نہ کرنا، اس میں جھگڑا، فساد اور قتل و غارت کو مباح سمجھنا، یہ سب گناہ کبیرہ ہیں)

بَاب مَا جَاءَ فِي الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكُفْنَ مِنْ جَبِيحِ الْمَالِ

اس پر دلیل کا بیان کہ کفن بھی میت کے مال میں سے ہے

2491۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابِ قَالَ مَضَعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ إِلَّا نَمِرَةٌ كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ

1۔ ایک نسخہ میں ثور بن زید ہے۔

2۔ قال ابو داؤد تا ابن مطيع کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ غزوہ احد کے دن شہید ہوئے اور ان کا مال سوائے چھوٹے سے کبیل کے اور کچھ نہ تھا۔ جب ہم اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں باہر نکل جاتے۔ (یعنی وہ ننگے رہ جاتے) اور جب پاؤں ڈھانپتے تھے تو ان کا سر باہر نکل جاتا (یعنی وہ ننگا رہ جاتا)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر اذخر (خوشبودار گھاس) رکھ دو۔

فائدہ: یہ وہ نفوس قدسیہ تھے جن پر ملائکہ بھی رشک کرتے تھے کہ جن کے پاس متاع دنیا میں سے اگرچہ کچھ نہ تھا لیکن دل نور ایمان سے منور تھے، عشق مصطفیٰ کریم ﷺ سے لبریز تھے۔ پیشانیاں رب کریم کی بندگی کے سجدوں سے روشن تھیں، توکل کی دولت سے مالا مال تھے اور دل ذکر الہی سے مطمئن تھے اور دنیا کی بے ثباتی کا یقین واثق تھا۔ بس انہی جیسی صفات کے سبب وہ ہر حال میں مطمئن بھی تھے اور رشک ملائکہ بھی۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَهَبُ الْهَبَةَ ثُمَّ يُوصِي لَهَا أَوْ يَرِثُهَا

اس کا بیان کہ آدمی ایک شے ہبہ کرتا ہے پھر اس کے لیے اس کی وصیت

کر دی جاتی ہے یا وہ اسے وارثت میں پالیتا ہے

2492۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بَرِيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَىٰ أُمِّي بِوَلِيْدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكْتُ تِلْكَ الْوَلِيْدَةَ قَالَتْ قَدْ وَجَبَ أَجْرُكَ وَرَجَعْتَ إِلَيْكَ فِي الْبَيْتِ قَالَتْ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرًا فَيُجْزَىٰ أَوْ يَقْضَىٰ عَنْهَا أَنْ أَصُومَ عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ وَإِنَّهَا لَمْ تَحْجَّ أَفِيْجْزَىٰ أَوْ يَقْضَىٰ عَنْهَا أَنْ أَحْجَّ عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ

حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئی اور عرض کی: میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی ہبہ کی تھی اور اب میری ماں فوت ہو چکی ہے اور اس نے وہی لونڈی (میراث میں) چھوڑی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق تیرا اجر ثابت ہو چکا ہے اور وہ لونڈی بھی میراث میں تیری طرف لوٹ آئی ہے۔ پھر اس نے عرض کی: میری ماں فوت ہو چکی ہے اور اس پر ایک مہینے کے روزے واجب تھے، کیا اس کی طرف سے ادا ہو جائیں گے اگر میں اس کی طرف سے روزے رکھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر اس نے عرض کی: اس نے حج نہیں کیا۔ اگر میں اس کی طرف سے حج کروں تو کیا اس کی جانب سے ادا ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

فائدہ: نماز، روزے کے بارے میں امام احمد کے سواتینوں ائمہ فقہ کا موقف یہ ہے کہ ولی میت کی جانب سے فدیہ ادا کرے یعنی ایک دن کے روزے یا ایک نماز کی جانب سے نصف صاع گندم یا مساکین کو کھانا کھلا دے لیکن اس کی جانب سے نماز پڑھنے یا روزے رکھنے سے وہ ادا نہ ہوں گے۔ جب کہ حج کے مسئلہ میں تمام کا اتفاق ہے کہ اگر میت کی جانب سے ادا کیا جائے گا تو وہ ہو جائے گا اور اسے ثواب حاصل ہوگا۔ (بذل الجہود ص 137 ج 13)

حاشیہ طحاوی میں ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے: لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد ولکن یطعم عنہ۔ اور جو یہ ارشاد گرامی ہے: فصومی من املک اور یہ ارشاد گرامی من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ کذافی البرہان وغیرہ۔ (حاشیہ طحاوی ص 439)

بَاب مَا جَاعَنِ الرَّجُلِ يُوقِفُ الْوَقْفَ (ایسے آدمی کا بیان جو اپنی کوئی شے وقف کر دیتا ہے)

2493۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتِ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتِ بِهَا فَتَصَدَّقِ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يَبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَزَادَ عَنْ بَشِيرٍ وَالضَّيْفِ ثُمَّ اتَّفَقُوا لَا جُنَاحَ عَلَيَّ مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْغُرُوفِ وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ زَادَ عَنْ بَشِيرٍ قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَأْتِلٍ مَا لَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَدَاقَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَسَخَهَا لِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا كَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ فِي شَيْءٍ فَقُصَّ مِنْ خَبْرَةٍ نَحْوِ حَدِيثِ نَافِعٍ قَالَ غَيْرَ مُتَأْتِلٍ مَالًا قَبَا عَقَا عَنْهُ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لِلسَّائِلِ وَالْبَحْرُومِ قَالَ وَسَاقِ الْقِصَّةَ قَالَ وَإِنْ شَاءَ وَلِيَ شَيْءٍ اشْتَرَى مِنْ شَيْءٍ رَقِيقًا لِعَمَلِهِ وَكَتَبَ مُعْتَقِيبٌ وَشَهِدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَرْقَمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ حَدَّثَ بِهِ حَدَّثَ أَنْ تَبَغَا وَحِرْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَالْعَبْدَ الَّذِي فِيهِ وَالْبَائِئَةَ سَهْمِ الَّتِي بِخَيْبَرَ وَرَقِيقَهُ الَّذِي فِيهِ وَالْبَائِئَةَ الَّتِي أَطْعَمَهُ مُحَمَّدٌ ﷺ بِالْوَادِي تَلِيهِ حَفْصَةُ مَا عَاشَتْ ثُمَّ تَلِيَهُ ذُو الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا أَنْ لَا يَبَاعَ وَلَا يُشْتَرَى يُنْفِقُهُ حَيْثُ رَأَى مِنَ السَّائِلِ وَالْبَحْرُومِ وَذَوِي الْقُرْبَى وَلَا حَرَجَ عَلَيَّ مَنْ وَلِيَهُ إِنْ أَكَلَ أَوْ أَكَلَ أَوْ اشْتَرَى رَقِيقًا مِنْهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیبر کے علاقے سے کچھ زمین حاصل کی اور پھر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے ایک زمین حاصل کی ہے اور میں نے کبھی بھی اس سے عمدہ اور نفیس مال اپنے پاس نہیں پایا۔ پس آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو اصل زمین اپنے پاس روک لو اور اس کے منافع کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا، اس طرح کہ اصل زمین کو نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی کسی کو میراث دی جاسکتی ہے (اور اس کے منافع وقف ہیں) فقراء، قرابتداروں، غلاموں، فی سبیل اللہ (یعنی مجاہدین وغیرہ) اور مسافروں کے لیے اور راوی بشر کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اور مہمانوں کے لیے۔ پھر آگے تمام راوی متفق ہیں کہ جو اس کا متولی ہوگا اس کے لیے کوئی حرج نہیں کہ وہ اس سے معروف طریقہ سے کھائے اور ایسے دوستوں کو کھلائے جو خوشحال اور متمول نہ ہوں۔ بشر نے یہاں یہ اضافہ کیا ہے کہ محمد نے بیان کیا کہ وہ اپنا مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، لیث نے یحییٰ بن سعید سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے صدقہ کے بارے میں روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: مجھے عبد الحمید بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم نے وہ تحریر لکھ دی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یہ وہ تحریر ہے جو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ثُمغ (یہ مدینہ طیبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مال کا نام ہے یا اس جگہ کا نام ہے جہاں آپ کا وہ مال یا باغ تھا جو آپ نے مدینہ طیبہ یا خیبر میں وقف کیا تھا) کے بارے میں لکھی۔ پس آگے حضرت نافع کی حدیث کی مثل پورا واقعہ بیان کیا۔ اور اس میں یہ ہے کہ (وہ متولی) مال اکٹھا کرنے والا نہ ہو اور اس کے پھلوں میں سے جو گر جائے تو وہ سائل اور محروم (ایسا حاجت مند جو دست سوال دراز نہ کرے) کے لیے ہوگا۔ اور آگے سارا واقعہ بیان کیا۔ پھر کہا: اگر ثُمغ کا متولی چاہے تو وہ اس کے پھلوں میں سے کچھ کے عوض اس میں کام کرنے کے لیے غلام خرید لے اور وہ تحریر جو معقیب نے لکھی اور اس پر عبد اللہ بن ارقم نے شہادت دی (وہ یہ ہے) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یہ وہ تحریر ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے بندے امیر المومنین عمر (رضی اللہ عنہ) نے وصیت فرمائی کہ اگر (مجھے) کوئی حادثہ پیش آجائے تو ثُمغ، صرمہ بن اکوع اور وہ غلام جو اس میں ہے اور وہ سو حصے جو خیبر میں ہیں اور وہ غلام جو وہاں ہیں اور وہ سو حصے جو حضور نبی رحمت ﷺ نے انہیں اس وادی میں عطا فرمائے جو خیبر کے ساتھ ملی ہوئی ہے ان تمام کی متولیہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ہوں گی، جب تک آپ باحیات رہیں گی۔ (حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رفیقہ حیات ہیں)۔ بعد ازاں ان کے اہل میں سے جو صاحب رائے اور عقل ہوگا (وہ متولی ہوگا) اس طرح کہ اس مال کی خرید و فروخت نہیں کی جائے گی اور وہ اسے سائل، محروم اور ذوی القربیٰ پر مناسب انداز میں خرچ کرے گا۔ اور جو اس کا ولی ہوگا اس کے لیے کوئی حرج نہیں کہ وہ اس مال سے خود کھائے یا (دوست احباب کو) کھلائے یا (اس میں کاروبار کے لیے) اس کی آمدن سے ہی غلام وغیرہ خرید لے۔

بَاب مَا جَاعَفِي الصَّدَقَةَ عَنِ النَّبِيِّ (میت کی جانب سے صدقہ کرنے کا بیان)

2494۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَدِّيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَاكَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ أَسْيَاءٍ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس سے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے (یعنی) صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا رہے یا وہ نیک بچہ جو اس کے لیے دعا کرتا رہے۔

فائدہ: تو اس کی جانب سے یہ ایسے اعمال ہیں جو مرنے کے باوجود ختم نہیں ہوتے بلکہ ان کا ثواب اسے حاصل ہوتا رہتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ فتح القدیر اور بحر الرائق میں ہے کہ جس کسی نے نماز، روزہ یا صدقہ وغیرہ کا ثواب مردوں یا زندوں میں سے کسی کو پہنچایا، یہ جائز ہے اور ان کا ثواب ان تک پہنچتا ہے۔ یہی اہل سنت و

الجماعت کا نظریہ ہے اور اسی طرح البدائع میں بھی ہے۔ اور جن کا نظریہ یہ ہے کہ ثواب نہیں پہنچتا: وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى سے استدلال کرتے ہیں۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس کا حکم اس شریعت میں منسوخ ہے اور اس کی ناسخ الْحَقْنَابِيَهُمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ہے۔ کیونکہ یہ آیت اس معنی پر دلالت کر رہی ہے کہ اولادیں اپنے آباء کے عمل کے سبب جنت میں داخل ہوں گی۔

دوسرا یہ کہ حضرت عکرمہ کا یہ قول ہے کہ وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى یہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی قوم کے لیے ہے۔ اور رہی یہ امت تو ان کے لیے وہ بھی ہے جو عمل یہ خود کریں اور وہ بھی ہے جو ان کے لیے دوسرے کریں۔ جیسا کہ روایت میں ہے کہ ایک عورت بچے کو اٹھا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش ہوئی اور عرض کی: کیا اس کے لیے بھی حج ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور تیزے لیے اجر ہے۔

اور شیخ تقی الدین ابو العباس نے کہا ہے کہ جو یہ اعتقاد رکھے کہ انسان اپنے عمل کے سوا نفع حاصل نہیں کر سکتا تو اس نے اجماع کے خلاف کیا۔ کیونکہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ انسان دوسرے کی دعا سے نفع حاصل کرتا ہے اور یہی غیر کے عمل سے نفع اٹھاتا ہے۔ اور یہ بھی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اہل موقف کے حساب و کتاب میں، پھر اہل جنت کے جنت میں داخل ہونے میں اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے جہنم سے نکالنے میں شفاعت فرمائیں گے اور یہی دوسرے کی سعی سے نفع اٹھانے کا مفہوم ہے۔ اسی طرح ملائکہ اہل زمین کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں تو یہ سب غیر کے عمل سے منفعت حاصل کرنا ہی ہے۔ اس وضاحت سے معلوم ہو گیا کہ ایک آدمی کا عمل دوسرے کے لیے نفع بخش اور مفید ہوتا ہے۔ (بذل الجہود ص 147-148، ج 13)

اب اگر اہل سنت والجماعت کے معمولات تیسرا، چوتھا، دسواں، چالیسواں اور گیارہویں اور اعراس وغیرہ میں غیر جانبدارانہ غور و فکر کی جائے تو ان جملہ معمولات میں قدر مشترک ایصالِ ثواب ہے۔ اس دنیا سے جانے والے کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا ہے۔ اور مذکورہ وضاحت میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ ثواب بھی پہنچتا ہے اور دعا کے نفع بخش ہونے پر امت کا اجماع ہے۔ پھر کیسے کہا جاسکتا ہے کہ یہ معمولات خلاف شرع ہیں۔ اور اگر فقط وقت کا تعین ہی خلاف شرع ہونے کی علت ہے تو پھر ہمارے روزمرہ کے کتنے کام ہیں جنہیں کرنے کے لیے وقت معین کیا جاتا ہے۔ کیا پھر جملہ معاملات زندگی ہی بدعت اور گمراہی کے زمرہ میں داخل ہوں گے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ آئیے افتراق کو چھوڑیے، ایک دوسرے کے قریب آئیے، وسعت پیدا کیجئے اور معمولی اختلافات کو باہمی افہام و تفہیم سے حل کر لیجئے۔ رب کریم ہمارا حامی و ناصر ہو۔

بَاب مَا جَاءَ فِيْمَنْ مَاتَ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ يُتَّصَدَّقُ عَنْهُ

جو کوئی بغیر وصیت کے فوت ہو جائے اس کی جانب سے صدقہ کرنے کا بیان

2495۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُمِّي افْتَلَتَتْ نَفْسَهَا وَلَوْلَا ذَلِكَ لَتَّصَدَّقْتُ وَأَعْطْتُ أَفِيْجُزِيْ أَنْ أَتَّصَدَّقَ عَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ

نَعَمْ فَتَصَدَّقِ عَنْهَا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری ماں اچانک فوت ہوگئی۔ اگر وہ اس طرح اچانک فوت نہ ہوتی تو یقیناً وہ صدقہ کرتی اور (اللہ کی راہ میں) کچھ دیتی۔ کیا اس کے لیے باعث اجر و ثواب ہوگا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں، تو اس کی طرف سے صدقہ کر۔

فائدہ: اگر کسی کے صدقہ کا ثواب فوت ہونے والی کو نہ پہنچنا ہوتا تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام صدقہ کرنے کا حکم ہی ارشاد نہ فرماتے۔ کیونکہ عبث کام کا حکم دینا نبی کی شان کے ہی لائق نہیں۔ لہذا اس صریح فرمان نبوی سے ثابت ہوا کہ زندوں کا عمل مرنے والوں کے لیے نفع بخش ہوتا ہے۔ جیسا کہ صدقہ وغیرہ ہے۔ هذا ظاهر فی ان الصدقة یصل ثوابها الی المیت ولولا ذلك لم یامرہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالتصدق عنہا (بذل الجہود ص 148 ج 130)

2496۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّي تُوَفِّتُ أَفِيَنفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي لَمَخْرَفًا وَإِنِّي أَشْهَدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہوگئی ہے۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا وہ اسے نفع دے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر اس نے عرض کی: میرا ایک باغ ہے اور میں آپ کو اس پر شاہد بناتا ہوں کہ میں نے وہ باغ اپنی ماں کی جانب سے صدقہ کر دیا۔ فائدہ: پہلی حدیث کی طرح یہ بھی صدقہ کا ثواب میت کو پہنچنے میں بالکل ظاہر ہے۔

بَاب مَا جَاءَنِي وَصِيَّةُ الْحَرْبِيِّ يُسَلِّمُ وَلِيَّهُ أَيُذِمُّهُ أَنْ يُنْفِذَهَا

حربی کی وصیت کا بیان جب کہ اس کا ولی مسلمان ہو،

کیا اس کے مطابق عمل کرنا اس کے لیے لازم ہے

2497۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصِ بْنَ وَائِلٍ أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةٌ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامٌ حَنْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرُو أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ الْخَنْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَوْصَى بِعِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَإِنِّي هِشَامًا أَعْتَقْتُ عَنْهُ حَنْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ حَنْسُونَ رَقَبَةً فَأَعْتَقْتُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَّجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذَلِكَ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ عاص بن وائل نے یہ وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں۔ تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کیے۔ پھر اس کے بیٹے عمرو نے اس کی جانب سے باقی پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور یہ کہا کہ میں اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں۔ چنانچہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرے باپ وائل نے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور ہشام نے اس کی جانب سے پچاس غلام آزاد کر دیے ہیں اور پچاس غلام ابھی اس پر باقی ہیں۔ کیا وہ میں اس کی طرف سے آزاد کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا اس کی طرف سے صدقہ کرتے یا اس کی جانب سے حج کرتے تو اس عمل کا ثواب اسے پہنچتا۔

فائدہ اس میں بنیادی کلیہ اور ضابطہ کی طرف رہنمائی فرمادی گئی کہ اگر مرنے والا مسلمان ہوگا تو پھر زندہ لوگ جو عمل کر کے اسے ایصال ثواب کریں گے تو وہ اسے پہنچے گا اور یقیناً اس کے لیے نفع بخش اور فائدہ مند ہوگا۔ اور اگر وہ کفر پر مر گیا ہے تو پھر اس کے لیے کوئی عمل یا سفارش نفع بخش نہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ اہل ایمان جو اپنے مومن بھائیوں کو زکرا اور دیگر اعمال صالحہ کر کے ایصال ثواب کرتے رہتے ہیں۔ یقیناً ایسا کرنا ان کے لیے بلندی درجات کا سبب بنتا ہے اور ان کے لیے عبرت کا مقام ہے جو اس سے محروم ہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَهُ وَقَاءٌ يُسْتَنْظَرُ عَنْ مَأْوَاةٍ وَيُرْفَقُ بِالنَّوَارِثِ

اس کا بیان کہ اگر آدمی مقروض حالت میں فوت ہو جائے اور اس کا مال ہو تو اس کے

قرض خواہوں سے وقفہ لیا جائے گا اور وارث سے نرمی کا سلوک کیا جائے گا

2498۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ شُعَيْبَ بْنَ إِسْحَاقَ حَدَّثَهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا تُوَيْبٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسَقَالَ الرَّجُلَ مِنْ يَهُودَ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ فَأَبَى فَكَلَّمَ جَابِرُ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ شَرَنَخْلِيهِ بِالَّذِي لَهُ عَلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ، وَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْظَرَهُ فَأَبَى وَسَأَقَى الْحَدِيثَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بتایا: ان کے والد فوت ہوئے اور اپنے اوپر ایک یہودی آدمی کے تیس وسق بطور قرض چھوڑ گئے۔ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس سے مہلت طلب کی۔ تو اس نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ آپ اس کے پاس ان کی سفارش کریں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور یہودی کے ساتھ گفتگو کی کہ وہ ان پر اپنے قرض کے عوض ان کی ساری کھجوروں کا پھل لے لے لیکن اس نے ایسا کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے بات کی کہ وہ انہیں مہلت دے لیکن اس نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ آگے مکمل حدیث بیان کی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْفَرَائِضِ (کتاب الفرائض کا بیان)

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ (فرائض) (میراث) کا علم سیکھنے کا بیان)

2499۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّمْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعِ التَّشَوخِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم تین ہیں اور جو ان کے سوا ہے وہ فضول ہے۔ ایک آیت محکمہ (اس سے مراد کتاب اللہ اور اس کے وہ احکام ہیں جو ثابت اور قائم ہیں ان میں سے کوئی منسوخ نہیں) اور دوسرا سنت صحیحہ (یعنی ایسی سنت جس کی اسناد ثابت ہو اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اس کی نسبت صحیح ہو) اور تیسرا علم الفرائض کا ایسا حکم جو میراث کی عادلانہ تقسیم میں معاون ہو۔ (مراد وہ حصص بھی ہو سکتے ہیں جو کتاب و سنت میں مذکور ہیں یا ایسا حصہ جو ان کے مساوی ہو جو کتاب و سنت سے لیے گئے ہیں۔)

بَابُ فِي الْكَلَالَةِ (کلالہ کا بیان)

2500۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ السُّنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ مَرِضَتْ فَاتَانِ النَّبِيُّ ﷺ يَعْوَدُنِي هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ مَا شَيْئِينَ وَقَدْ أَغْمَى عَلَيَّ فَلَمْ أَكَلِبْهُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّهُ عَلَيَّ فَأَقْفَتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي وَوَلِي أَخَوَاتٌ قَالَ فَانزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيثِ، يَسْتَفْتُونَكَ قُلْ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

سفیان نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابن منکدر سے سنا کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں بیمار ہوا اور حضور نبی مکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میری تیمارداری کرنے کے لیے تشریف لائے اور مجھ پر غشی طاری تھی۔ لہذا میں نے آپ ﷺ سے کوئی بات نہ کی۔ پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور اس کا پانی مجھ پر انڈیلا تو مجھے افاقہ ہو گیا (یعنی میری ہوش آگئی)۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں اپنے مال میں کیا طریقہ کروں حالانکہ میری بہنیں ہی ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تب آیہ الموارث نازل ہوئی۔ یعنی يَسْتَفْتُونَكَ اَلِيْ اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔ ”وہ آپ سے پوچھتے ہیں، تو آپ فرمائیے: اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے، الخ“۔

بَاب مَنْ كَانَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أَخَوَاتٌ

ایسے آدمی کا بیان جس کی اولاد نہ ہو اور اس کی بہنیں ہوں

2501۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ يَعْنِي الدَّسْتُوَائِيَّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَيْتُ وَعِنْدِي سَبْعُ أَخَوَاتٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفَنَفَخَ فِي وَجْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَوْصِي لِأَخَوَاتِي بِالْمُلْتِ قَالَ أَحْسِنُ قُلْتُ السُّطْرُ قَالَ أَحْسِنُ ثُمَّ خَرَجَ وَتَرَكَنِي فَقَالَ يَا جَابِرُ لَا أَرَاكَ مَيْتًا مِنْ وَجْعِكَ هَذَا وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَنْزَلَ فَبَيِّنَ الَّذِي لِأَخَوَاتِكَ فَجَعَلَ لَهُنَّ الْمُلْتَيْنِ قَالَ فَكَانَ جَابِرٌ يَقُولُ أَنْزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ يُعَيِّنُ اللَّهُ يَفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں بیمار ہوا اور میری سات بہنیں تھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے میرے چہرے پر پھونک ماری تو مجھے افاقہ ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا میں اپنی بہنوں کے لیے ایک تہائی کی وصیت نہ کر دوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور احسان کر۔ میں نے عرض کی: کیا نصف کی وصیت کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور احسان کر۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور مجھے چھوڑ گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! میں تجھے اس بیماری کی وجہ سے فوت ہوتا نہیں دیکھ رہا (یعنی تو اس بیماری کی وجہ سے فوت نہیں ہوگا)۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا ہے اور تیری بہنوں کے لیے حصہ واضح کر دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دو تہائی رکھے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی: يَسْتَفْتُونَكَ قُلُ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

2502۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ آخِرُ آيَةِ نَزَلَتْ فِي الْكَلَالَةِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلُ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ سب سے آخر میں آیت کلالہ کے بارے میں نازل ہوئی: (اور وہ یہ ہے يَسْتَفْتُونَكَ قُلُ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ)

2503۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَسْتَفْتُونَكَ فِي الْكَلَالَةِ فَمَا الْكَلَالَةُ قَالَ تُجْرِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ هُوَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلَا وَاوِدًا قَالَ كَذَلِكَ ظَلَمُوا أَنَّهُ كَذَلِكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ لوگ آپ سے کلالہ کے بارے میں پوچھتے ہیں تو یہ کلالہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے آیت الصیف (یعنی وہ آیت جو گرمی کے موسم میں نازل ہوئی اور یہ سورۃ النساء کے آخر میں ہے)۔ پھر میں نے (ابو بکر نے) ابواسحاق سے پوچھا: وہ آدمی جو فوت ہو جائے اور وہ نہ اپنے پیچھے اولاد چھوڑے اور نہ ہی والد (کیا یہی کلالہ ہے) تو انہوں

نے کہا: اسی طرح لوگوں کا گمان ہے کہ کلالہ یہی ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الصُّلْبِ (صلبی اولاد کی میراث کا بیان)

2504۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي قَيْسِ الْأَوْدِيِّ عَنْ هُرَيْرِ بْنِ شُرَيْبٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ لِي أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةِ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأَخْتِ لِأَبٍ وَأُمِّ فَقَالَا لِابْنَتَيْهِ النِّصْفُ وَلِلْأَخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ النِّصْفُ وَلَمْ يُوْرَثَا ابْنَةَ الْإِبْنِ شَيْئًا وَأْتِ ابْنُ مَسْعُودٍ فِائَهُ سَيِّتَابِعُنَا فَاتَاهُ الرَّجُلُ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذَا وَمَا أَنَا مِنَ السُّهْتِدِينَ وَلَكِنِّي سَأَقْضِي فِيهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِابْنَتَيْهِ النِّصْفُ وَابْنَةِ الْإِبْنِ سَهْمَ تَكْلِئَةِ السُّلْبَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ

ہزیریل بن شرحبیل الاودی نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضرت موسیٰ اشعری اور حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان دونوں سے بیٹی، پوتی اور حقیقی بہن کے حصص کے بارے پوچھا۔ تو ان دونوں نے یہ کہا کہ اس کی بیٹی کے لیے نصف ہے اور ماں اور باپ دونوں کی جانب سے حقیقی بہن کے لیے نصف ہے۔ اور ان دونوں نے پوتی کو کسی بھی شے کا وارث نہ بنایا۔ اور پھر اسے فرمایا کہ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس چلا جا۔ وہ بھی ہماری متابعت ہی کریں گے (یعنی ہماری طرح ہی مسئلہ بتائیں گے)۔ چنانچہ وہ آدمی ان کے پاس آیا اور ان سے اس کے بارے پوچھا اور ان دونوں کے قول کے بارے میں بھی آپ کو بتایا۔ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اگر میں بھی اس فتویٰ میں رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ جاننے کے باوجود ان کی اتباع کروں) تو یقیناً میں گمراہ ہو جاؤں اور میں ہدایت پانے والوں میں سے نہ ہوں۔ البتہ میں اس مسئلہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ وہ یہ ہے کہ اس کی بیٹی کے لیے نصف ہوگا اور پوتی کے لیے چھٹا حصہ ہوگا جو دو ثلث کو مکمل کرنے والا ہوگا اور جو باقی بچے گا وہ حقیقی بہن کے لیے ہوگا (کیونکہ بیٹیاں دو یا دو سے زائد ہوں تو ان کا حصہ دو تہائی ہوتا ہے۔ اس مسئلہ میں ایک بیٹی ہے اور ایک پوتی۔ لہذا بیٹی کو زیادہ قرب کی وجہ سے نصف دیا گیا اور دو ثلث کی تکمیل کے لیے چھٹا حصہ پوتی کو دے دیا گیا اور بحیثیت عصبہ باقی حقیقی بہن کو دیا گیا)۔

2505۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى جِئْنَا امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْأَسْوَاقِ فَجَاءَتْ الْمَرْأَةُ بِابْنَتَيْنِ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَاتَانِ بِنْتَانِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ قُتِلَ مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدْ اسْتَفَاءَ عَنْهُمَا مَالَهُمَا وَمِيرَاثَهُمَا كُلَّهُ فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا إِلَّا أَخَذَهُ فَمَا تَرَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ لَا تُنْكَحَانِ أَبَدًا إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْضِي اللَّهُ فِي ذَلِكَ قَالَ وَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمُ الْآيَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ الْمَرْأَةُ وَصَاحِبُهَا فَقَالَ لِعَبْتِهِمَا أُعْطِيَهُمَا السُّلْبَيْنِ وَأَعْطِي أُمَّهُمَا السُّنَّ وَمَا بَقِيَ فَلَكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَخْطَأْتُ فِيهِ إِشْرَاهَا ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ وَغَيْرُهُ

مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَعْدًا هَلَكَ وَتَرَكَ ابْنَتَيْنِ وَسَاقِ نَحْوًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا هُوَ أَصْلُهُ 1

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ یہاں تک کہ ہم اسواق (حرم مدینہ طیبہ کا نام ہے) میں ایک انصاری عورت کے پاس آئے۔ تو وہاں ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو ساتھ لے کر آئی اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ دونوں ثابت بن قیس کی بیٹیاں ہیں جو آپ کے ساتھ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ ان کے چچا نے ان کا تمام مال اور ساری میراث اپنے قبضے میں لے لی ہے اور ان دونوں کے لیے اس نے کوئی مال نہیں چھوڑا ہے۔ پس آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں: یا رسول اللہ! ﷺ قسم بخدا! ان کا کبھی نکاح نہیں کیا جاسکے گا مگر تبھی جب ان کے پاس مال ہو گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا اور پھر سورۃ النساء کی یہ آیت نازل ہوئی: يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلَّذِي لِلرَّحْمَةِ وَالرَّحِيمِ لِلرِّجَالِ نِصْفٌ وَلِلنِّسَاءِ نِصْفٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَدَرْتُمْ حِسَابَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان بچیوں کے چچا کو حکم ارشاد فرمایا تو انہیں دولت دے دے اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دے اور جو باقی بچے وہ تیرے لیے ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اس روایت میں بشر نے خطا کی ہے۔ وہ یہ کہ یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں اور ثابت بن قیس تو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ہیں۔

ابن سرح، ابن وہب، داؤد بن قیس اور ان کے علاوہ دیگر اہل علم نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک سعد شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آگے پوری حدیث بیان کی۔ ابو داؤد نے کہا: یہی زیادہ صحیح ہے۔

2506۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَبُو حَسَانَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَرَثَ أَخْتَا ابْنَةَ فَجَعَلَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا النِّصْفَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَنَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَرَمٌ

اسود بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک بہن اور ایک بیٹی کو وارث قرار دیا اور دونوں میں سے ہر ایک کے لیے میراث نصف نصف کر دی۔ اس وقت آپ یمن میں تھے اور حضور نبی کریم ﷺ بھی ان دنوں باحیات تھے۔

بَابُ فِي الْجَدَّةِ (دادی اور نانی کی میراث کا بیان)

2507۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ شَهَابِ بْنِ عَثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خَرِشَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ ذُوَيْبِ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ مَا لَكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى شَيْءٌ وَمَا عَلِمْتُ لَكَ فِي سُنَّةِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ

1۔ ایک نسخہ میں هو الصواب ہے۔

شُعْبَةَ فَأَنْفَذَهَا لَهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَتْ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ مَا لَكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى شَيْءٌ وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِي قُضِيَ بِهِ إِلَّا لِعَيْبِكَ وَمَا أَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَائِضِ وَلَكِنْ هُوَ ذَلِكَ السُّدُسُ فَإِنْ اجْتَبَعْتُمْ فِيهِ فَهُوَ بَيْنَكُمْ وَأَيْتُكُمْ مَا خَلَّتْ بِهِ فَهَوْلَهَا

قبیصہ بن ذویب نے بیان کیا ہے کہ ایک دادی یا نانی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اپنی میراث کے بارے درخواست کرنے لگی۔ تو آپ نے فرمایا: تیرے لیے کتاب اللہ میں کوئی شے نہیں ہے اور نہ ہی میں حضور نبی کریم ﷺ کی سنت میں تیرے لیے (میراث میں سے) کسی شے کا علم رکھتا ہوں۔ لہذا تو واپس چلی جا یہاں تک کہ میں لوگوں سے اس کے بارے پوچھ لوں۔ چنانچہ آپ نے لوگوں سے پوچھا۔ تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ آپ ﷺ نے اسے چھٹا حصہ عطا فرمایا۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی حاضر تھا۔ تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی اسی طرح کہا جیسا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ تو پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے وہی حکم نافذ کر دیا (یعنی دادی یا نانی کے لیے میراث میں چھٹا حصہ ہوگا)۔ پھر ایک دوسری بڑھیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی (دوسری سے مراد یہ ہے کہ اگر پہلی دادی تھی تو یہ نانی ہے اور اگر پہلی نانی تھی تو یہ دادی ہے) اور اپنی میراث کا سوال کرنے لگی۔ تو آپ نے فرمایا: تیرے لیے کتاب اللہ میں تو کوئی شے نہیں ہے اور وہ فیصلہ جو اس بارے میں کیا گیا ہے وہ تیرے سوا دوسری کے لیے ہے (یعنی اگر تو دادی ہے تو وہ فیصلہ نانی کے لیے ہے اور اگر تو نانی ہے تو وہ فیصلہ دادی کے لیے ہے) اور میں فرائض (یعنی حصص) میں کچھ اضافہ نہیں کر سکتا۔ البتہ وہ چھٹا حصہ ہے۔ پس اگر تم دونوں (دادی اور نانی) اس میں جمع ہو گئیں۔ تو وہی تم دونوں میں تقسیم ہوگا اور تم میں سے جو کوئی اس کے ساتھ منفرد ہوگی تو وہ اسی کے لیے ہو جائے گی۔

2508۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِثْمَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَبُو النُّبَيْبِ الْعَتَكِيُّ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ إِذَا لَمْ تَكُنْ دُونَهَا أُمَّ

ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے جدہ کے لیے چھٹا حصہ مقرر کیا ہے۔ بشرطیکہ اس کے ساتھ (میت کی) ماں نہ ہو (کیونکہ ماں کی موجودگی میں جدہ کا حصہ نہیں ہوتا۔ گویا یہ اس کے لیے حاجب ہے)

بَاب مَا جَاءَ عَنِ مِيرَاثِ الْجَدِّ (دادے کی میراث کا بیان)

2509۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ فَقَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرَ فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ إِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طَعْمَةٌ قَالَ قَتَادَةُ فَلَا يَذُرُونَ مَعَ أَبِي شَيْمٍ وَرَثَةُ قَالَ قَتَادَةُ أَقْلُ شَيْمٍ وَرِثَ الْجَدُّ السُّدُسُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی:

میرا پوتا فوت ہو گیا ہے، کیا میرے لیے اس کی میراث میں حصہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے چھٹا حصہ ہے۔ پس جب وہ پیٹھ پھیر کر واپس ہوا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: تیرے لیے ایک دوسرا چھٹا حصہ ہے۔ پھر جب وہ واپس ہوا، تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: یہ دوسرا چھٹا حصہ تیرے حق سے زائد اور تحفہ ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ نہیں جانتے تھے کہ کون سی صورت میں وہ اسے اس کا (ثلث کا) وارث بنا لیں گے۔ حضرت قتادہ نے کہا ہے: دادے کا میراث میں کم سے کم چھٹا حصہ ہے۔

فائدہ: بذل الجہود میں ہے کہ مرنے والے نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں چھوڑیں اور یہ سائل اس کا دادا ہے۔ لہذا میراث میں اس کی دو بیٹیوں کے لیے دو تہائی حصہ ہے اور بقیہ ایک تہائی میں سے ایک چھٹا حصہ پہلے اسے بطور فرض (حصہ) کے دیا اور دوسرا چھٹا حصہ بطور عصبہ ہونے کے دیا۔

2510۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ أَيْكُمْ يَعْلَمُ مَا وَرَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَدَّ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَا وَرَّثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السُّدُسَ قَالَ مَعَ مَنْ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ لَا دَرَيْتَ فَمَا تَغْنِي إِذَا

حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دادا کو کتنے حصہ کا وارث قرار دیا ہے؟ تو حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے میراث میں سے چھٹا حصہ عطا فرمایا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کس کے ساتھ؟ (یعنی کون سی صورت میں چھٹا حصہ دیا) انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ تو آپ نے فرمایا: جب تو یہ نہیں جانتا تو پھر تو نے کچھ فائدہ نہ دیا (یعنی اگر تجھے یہ علم نہیں تو پھر تیرا قول نفع بخش نہیں)۔

بَابُ فِي مِيرَاثِ الْعَصْبَةِ (عصبہ کی میراث کا بیان)

2511۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ وَهَذَا حَدِيثٌ مُخْتَلِفٌ وَهُوَ الْأَشْبَهُمْ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْنَرُ بْنُ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْسِمُ الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأُولَى ذَكَرِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذوی الفروض کے درمیان کتاب اللہ کے بیان کردہ حصص کے مطابق مال تقسیم کر دو اور جو مال (ان فرائض کی تقسیم سے) بچ جائے تو وہ اس کے لیے ہوگا جو مردوں میں سے میت کا زیادہ قریبی ہوگا۔ (حقیقت میں یہی عصبہ ہوتا ہے۔ یعنی جس کا میراث میں کوئی حصہ مقرر نہ ہو اور ذوی الفروض کو ان کے حصص تقسیم کر دیئے جانے کے بعد اگر مال بچ جائے تو وہ عصبہ کے لیے ہوگا۔)

بَابُ فِي مِيرَاثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ (ذوی الارحام کی میراث کا بیان)

2512۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ

الْهُؤَؤِيَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ لُحَيْمٍ عَنِ الْبِقْدَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ كَلًّا قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْيُورَثْهُ وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعْطَلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ

حضرت مقدم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے قرض اور مال و عیال اپنے پیچھے چھوڑے تو وہ میرے سپرد ہیں (یعنی قرض کی ادائیگی اور اس کے بچوں کی دیکھ بھال کا ضامن میں ہوں) اور بسا اوقات آپ یہ فرماتے: وہ اللہ تعالیٰ اور اس رسول معظم ﷺ کے سپرد ہے اور جس کسی نے مال چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے اور اس کا وارث ہوں جس کا اپنا کوئی وارث نہ ہو۔ میں اس کی دیت وغیرہ ادا کروں گا اور اس کی میراث کا وارث ہوں گا (آپ ﷺ کی یہ وراثت بیت المال کے سپرد ہوتی ہے تو گویا اس کا وارث امام وقت ہی ہوتا ہے) اور ماموں اس کا وارث ہوگا جس کا کوئی بھی وارث نہ ہو۔ وہ اس کی جانب سے دیت وغیرہ ادا کرے گا اور اس کے مال کا وارث بنے گا۔

فائدہ: ذوالارحام وہ رشتے دار ہوتے ہیں جو نہ ذوی القروض میں داخل ہوتے ہیں اور نہ عصبہ بن سکتے ہیں۔

2513۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نِي أَخْرَجَ قَالَوا حَدَّثَنَا حَبَّادٌ عَنْ بُدَيْلِ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْهُؤَؤِيَّ عَنِ الْبِقْدَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَأَنَا مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ أَرِثُ مَالَهُ وَأَفْكَ عَانَهُ وَالْخَالُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ يُرِثُ مَالَهُ وَيَفْكَ عَانَهُ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ رَوَاهُ الرَّيْسِيُّ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَائِدٍ عَنِ الْبِقْدَامِ وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبِقْدَامَ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ يَقُولُ الضَّيْعَةُ مَعْنَاهُ عِيَالٌ 1

حضرت مقدم الکندی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہر مومن کے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں۔ پس جس کسی نے قرض یا عیال وغیرہ چھوڑے تو وہ سب میرے سپرد ہے اور جس نے مال چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے۔ اور میں اس کا والی اور وارث ہوں جس کا کوئی والی اور وارث نہیں۔ میں اس کے مال کا وارث ہوں اور اس کے قیدیوں کو رہائی دلاؤں گا (اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے ذمہ جو کچھ بھی دیت وغیرہ واجب الادا ہوگا وہ میں ادا کروں گا) اور ماموں اس کا والی اور وارث ہے جس کا اور کوئی والی اور وارث نہیں۔ پس وہ اس کے مال کا وارث ہوگا اور اس کے قیدیوں کو رہائی دلائے گا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے زبیدی نے راشد بن سعد بن ابن عائذ عن المقدم کی سند سے روایت کیا ہے اور معاویہ بن صالح نے اسے راشد سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے مقدم سے سنا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: وہ کہتے ہیں: ضیعة کا معنی عیال ہے۔

2514۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَتِيْقِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

يَبِيدُ بِنِ حُجْرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْبِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَفْكَ عَائِيهِ¹، وَأَرِثُ مَالَهُ وَالْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَفْكَ عَائِيَهُ وَيَرِثُ مَالَهُ
صالح بن یحییٰ بن بقدام نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں اس کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہیں۔ میں اس اسیر کو رہائی دلاؤں گا اور اس کے مال کا وارث ہوں گا اور ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو، وہ اس کے اسیر کو رہائی دلائے گا اور وہی اس کے مال کا وارث ہوگا۔

فائدہ: مذکورہ روایات میں آقائے دو جہاں ﷺ کا اپنی امت کے مفلوک الحال لوگوں سے بالخصوص اور پوری امت سے بالعموم انتہائی رافت و شفقت کا اظہار ہے کہ آقا کریم نے ان کے بوجھ نفس نفیس اٹھانے کی بشارت دی ہے۔ تو جب اس مدنی آقا کی رحمت و رافت اور شفقت و مہربانی کا یہ عالم ہے تو پھر امت کو بھی سوچنا چاہیے کہ ان کی جانب سے آپ ﷺ کے ساتھ رویہ کیا ہونا چاہیے۔

2515۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ جَبِيْعًا عَنْ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ زُرْدَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ مَوْلَى لِنَبِيِّ ﷺ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدْعُ وَلَدًا وَلَا حَيًّا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَرْبَتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ أَتَمُّ وَقَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ أَرْضِهِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَعْطُوهُ مِيرَاثَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہوا اور اس نے کچھ مال چھوڑا۔ لیکن اس نے اپنے بیچے کوئی اولاد نہ چھوڑی اور نہ ہی کوئی اور رشتہ دار چھوڑا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی میراث اس کے گاؤں کے رہنے والوں میں سے کسی آدمی کو دے دو۔

ابو داؤد نے کہا ہے: سفیان کی حدیث زیادہ مکمل ہے اور مسدد نے کہا کہ یحییٰ نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کیا یہاں اس کی سر زمین کا رہنے والا کوئی ہے۔ لوگوں نے کہا: ہاں موجود ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کی میراث اسے دے دو۔

2516۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ جَبْرِيلَ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ قَالَ إِنَّ عِنْدِي مِيرَاثَ رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ وَلَسْتُ أَجِدُ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ قَالَ إِذْ هَبْتُ فَالْتَمِسْ أَزْدِيًّا حَوْلًا قَالَ فَاتَاهُ بَعْدَ الْحَوْلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَجِدْ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ قَالَ فَانْطَلِقْ فَانْظُرْ أَوَّلَ خَزَاعٍ تَلْقَاهُ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَلَمَّا وُلِّي قَالَ عَلِيَ الرَّجُلُ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ انْظُرْ كَبْرُ خَزَاعَةٍ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ایک آدمی حضور نبی رحمت ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میرے پاس قبیلہ ازد کے ایک آدمی کی میراث ہے اور میں ازد قبیلے کا کوئی فرد نہیں پاتا کہ میں وہ اسے دے دوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تو چلا جا اور ایک سال تک کسی ازدی کو تلاش کر۔ چنانچہ وہ سال گزرنے کے بعد پھر آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے ازد قبیلے کے کسی فرد کو نہیں پایا کہ میں وہ مال اسے دے دیتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو چل اور پہلے کسی خزاعہ قبیلے کے کسی فرد کو دیکھ۔ (جب) تیری اس سے ملاقات ہو جائے تو وہ مال اس کے حوالے کر دے۔ جب وہ واپس مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو میری طرف بلاؤ۔ پس جب وہ آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: قبیلہ خزاعہ کے کسی بڑے کو دیکھنا (کیونکہ جو جتنا عمر رسیدہ ہوگا اس کا بنی ازد سے اتنا زیادہ قرب ہوگا) اور مال اس کے حوالے کر دینا۔

2517۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي أُسْوَدٍ الْعَجَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ جَبْرِيلَ بْنِ أَحْمَرَ أَبِي بَكْرٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُرَاعَةَ فَأَبَى النَّبِيُّ ﷺ بِيَرَاتِهِ فَقَالَ التَّيْسُ وَالْوَالِدَةُ وَارِثًا أَوْ ذَا رَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطَوهُ الْكُبْرَةَ مِنَ خُرَاعَةَ وَقَالَ يَحْيَى قَدْ سَمِعْتُهُ مَرَّةً يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ انظُرُوا أَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خُرَاعَةَ

ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی فوت ہو گیا تو اس کی میراث حضور ﷺ کے پاس لائی گئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کا وارث تلاش کرو، یا اس کا کوئی رشتہ دار۔ پس جب انہوں نے اس کا کوئی وارث نہ پایا اور نہ ہی کوئی رشتہ دار۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم یہ میراث بنی خزاعہ کے کسی بڑے (عمر رسیدہ) کو دے دو۔ اور یحییٰ نے کہا کہ میں نے ایک بار اس حدیث میں شریک کو یہ الفاظ کہتے بھی سنا ہے: انظروا اکبر رجل من خزاعة کہ تم قبیلہ خزاعہ کے لوگوں میں سے زیادہ عمر رسیدہ کو دیکھو (اور اسے مال دے دو کیونکہ وہی بنی ازد سے زیادہ قریب ہوگا)۔

2518۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا غُلَامًا كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ لَهُ أَحَدٌ قَالُوا لَا إِلَّا غُلَامًا كَانَ أَعْتَقَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِيرَاتَهُ لَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی فوت ہوا اور اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا، سوائے اپنے ایک غلام کے جس کو اس نے آزاد کیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا اس کا کوئی ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: نہیں۔ مگر اس کا ایک غلام ہے جسے اس نے آزاد کیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی میراث اس کے حوالے کر دی۔

بَاب مِيرَاثِ ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ (جس عورت سے لعان کیا گیا اس کے بیٹے کی میراث کا بیان)

2519۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رُوْبَةَ الشُّغَلْبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيِّ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَرْأَةُ تُحْرِزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَاعَنَتْ عَلَيْهِ

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: عورت تین قسم کی میراث کو محفوظ کر سکتی ہے: اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کی (یعنی جس غلام کو عورت نے آزاد کیا ہوگا تو پھر اس کی میراث کی وارث بھی وہ عورت ہی ہوگی) اور اپنے لقیط کی (یعنی وہ بچہ جو اسے کہیں گرا پڑا ملا، اس نے اٹھا کر اس کی پرورش کے فرائض سرانجام دیے تو اب اس کی میراث کی وارث بھی یہی ہوگی) اور اپنے اس بچے کی میراث جس کے سبب اس نے لعان کیا۔ (چونکہ مرد نے لعان کر کے اس بچے کے نسب کا انکار کر دیا، لہذا اب اس کا مرد سے کوئی تعلق واسطہ نہیں رہا۔ اس لیے نسب بھی ماں سے ثابت ہوگا اور وہی اس کی وارث ہوگی)۔

2520۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ وَمُوسَى بْنُ عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِيرَاثَ ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ لِأُمِّهِ وَلِوَرَثَتِهَا مِنْ بَعْدِهَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنَا عِيسَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِيِّ بْنِ الْخَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

ابن جابر نے ہمیں خبر دی کہ مکحول نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث اس کی ماں کے لیے مقرر کر دی ہے۔ اور پھر اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کے لیے (کیونکہ جب بچے کا نسب ماں سے ثابت ہوا تو اس کی پہلی وارث اس کی ماں ہوگی اور اس کے بعد اس کی ماں کے وارث اس کے وارث بنیں گے)

موکی بن عامر، ولید، عیسیٰ ابو محمد نے علاء بن حارث بن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

بَاب هَلْ يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ (اس کا بیان کیا مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے؟)

2521۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الرَّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث ہو سکتا ہے۔

2522۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدَائِي حِجَّتِي قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنزِلًا ثُمَّ قَالَ

نَحْنُ نَازِلُونَ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي الْمُحْصَبِ وَذَٰكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ خَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنَّ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤَدُّوهُمْ قَالَ الرَّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کل آپ اپنے حج کے موقع پر کہاں اتریں گے؟ (یعنی آپ کہاں سکونت اختیار کریں گے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟ (یعنی انہوں نے وہ سب گھر فروخت کر دیے جو انہیں حضرت ابوطالب کی میراث سے ملے) پھر فرمایا: ہم تو خیف بنی کنانہ کے پاس اتریں گے جہاں قریش نے کفر پر قسم اٹھائی تھی۔ یعنی وادی محصب میں اور یہی وہ مقام ہے جہاں بنی کنانہ نے قریش سے بنی ہاشم کے خلاف معاہدہ کیا تھا، کہ وہ ان سے نکاح نہیں کریں گے، ان سے خرید و فروخت نہیں کریں گے اور نہ ہی انہیں پناہ دیں گے۔ زہری نے کہا ہے کہ خیف ایک وادی ہے۔

2523- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبِ الْمَعْلَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو مختلف دینوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔

2524- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ الْوَاسِطِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ أَنَّ أَحْوَيْنَ اخْتَصَمَا إِلَى يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ يَهُودِيٍّ وَمُسْلِمٍ فَوَرَّثَ الْمُسْلِمُ مِنْهُمَا وَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ أَنَّ مَعَاذًا حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْإِسْلَامُ بَرِيدٌ وَلَا يَنْقُصُ فَوَرَّثَ الْمُسْلِمُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ أَنَّ مَعَاذًا أُنِيبِيَّاتٍ يَهُودِيٍّ وَارِثُهُ مُسْلِمٌ بَعَثْنَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ دو بھائیوں کا حضرت یحییٰ بن یعمر کے پاس جھگڑا پیش ہوا۔ ان میں سے ایک یہودی تھا اور ایک مسلمان تھا۔ پس انہوں نے ان میں سے مسلمان کو وارث قرار دیا اور بیان فرمایا کہ مجھے ابوالاسود نے بتایا ہے کہ ایک آدمی نے انہیں حدیث بیان کی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اسلام بڑھتا ہے اور کم نہیں ہوتا۔ لہذا آپ نے مسلمان کو وارث قرار دیا۔ مسد، یحییٰ بن سعید نے شعبہ عن عمرو بن ابی حکیم عن عبداللہ بن بریدہ عن یحییٰ بن یعمر ابی الاسود الدبلی کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس یہودی کی میراث کا قضیہ لایا گیا اس کا وارث مسلمان تھا (تو انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کردہ مذکورہ حدیث کے تحت مسلمان کو وارث قرار دیا)۔

بَابُ فِيمَنْ أُسْلِمَ عَلَى مِيرَاثٍ (اس کا بیان جو میراث کی تقسیم سے پہلے اسلام لے آیا)

2525- حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي

السَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلُّ قَسِيمٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى مَا قُسِمَ لَهُ¹، وَكُلُّ قَسِيمٍ أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلَى قَسِيمِ الْإِسْلَامِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ترکہ کی وہ تقسیم جو زمانہ جاہلیت میں کی گئی تو اسے اسی حال پر رکھا جائے گا جس پر اسے تقسیم کیا گیا اور وہ ترکہ جسے اسلام نے پالیا (یعنی اسلام سے قبل اسے تقسیم نہ کیا گیا) تو وہ اسلام کے اصول و ضوابط پر تقسیم ہوگا۔

بَابُ فِي الْوَلَاءِ (ولاء) (آزاد کیے ہوئے غلام کے ترکہ) کا بیان

2526- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قَرِئَ عَلَيَّ مَالِكٌ وَأَنَا حَاضِرٌ²، قَالَ مَالِكٌ عَرَضَ عَلَيَّ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تَعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكَهَا عَلَى أَنْ وَلَائِهَا لَنَا فَمَا كَرِهَتْ عَائِشَةُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَا يَنْتَعِكَ ذَلِكَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی خریدنے کا ارادہ کیا کہ پھر اسے آزاد کر دیں گی۔ تو اس کے مالکوں نے کہا: ہم یہ لونڈی اس شرط پر بیچتے ہیں کہ پھر اس کی ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے اس میں کوئی شے مانع نہیں ہے۔ کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

2527- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ولاء اسی کے لیے ہے جس نے ثمن (قیمت) ادا کیے اور نعمت و احسان کا ولی بنا (یعنی جس نے خرید کر غلام آزاد کیا ولاء اسی کے لیے ہوگی)

2528- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رِثَابَ بْنَ حُذَيْفَةَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةَ غِلَبَةٍ فَمَاتَتْ أُمُّهُنَّ فَوَرَّثُوَهَا رِبَاعَهَا وَوَلَاءَ مَوَالِيهَا وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَصَبَةَ بَنِيهَا فَأَخَّرَ جَهْمٌ إِلَى الشَّامِ فَمَاتُوا فَقَدَّمَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَمَاتَ مَوْلَى لَهَا وَتَرَكَ مَالًا لَهُ فَخَاصَمَهُ إِخْوَتُهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَخْرَزَ الْوَلَدُ أَوْ الْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانَ قَالَ فَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا فِيهِ شَهَادَةٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَرَجُلٍ آخَرَ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عَبْدُ الْمَلِكِ اخْتَصَمُوا إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ أَوْ إِلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ هِشَامٍ فَرَفَعَهُمْ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَقَالَ هَذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي مَا كُنْتُ أَرَاهُ قَالَ فَقَضَى لَنَا بِكِتَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَتَحْنُ فِيهِ إِلَى السَّاعَةِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ ریاب بن حذیفہ نے ایک

2- قال قرئ علی مالک وأنا حاضر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

1- ایک نسخہ میں لکھا نہیں ہے۔

عورت سے شادی کی اور اس کے ہاں تین بچے بھی پیدا ہوئے پھر ان کی ماں فوت ہو گئی اور وہ اس کے گھروں اور اس کے آزاد کردہ غلاموں کی ولاء کے وارث ہوئے۔ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اس کے بیٹوں کا عصبہ تھے۔ پھر انہوں نے انہیں شام کی طرف بھیج دیا اور وہیں فوت ہو گئے۔ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ آئے اور پھر اس عورت کا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہوا۔ اس نے اپنا کچھ مال چھوڑا تو پھر اس عورت کے بھائیوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑا کیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ولاء اولاد یا والد نے حاصل کی وہ اس کے عصبہ کے لیے ہوگی جو بھی ہو۔ پھر اس پر آپ نے ایک فیصلہ لکھ دیا اور اس میں عبدالرحمن بن عوف اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما اور ایک دوسرے آدمی کی شہادت لکھ دی۔ پھر جب عبدالملک کو خلیفہ بنایا گیا تو انہوں نے ہشام بن اسماعیل یا اسماعیل بن ہشام کے پاس جھگڑا کیا اور اس نے انہیں عبدالملک کے پاس بھیج دیا تو اس نے کہا: یہ تو وہ فیصلہ ہے جسے میں نے دیکھا ہوا ہے پھر اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق ہمارا فیصلہ کر دیا اور ہم اس وقت تک اسی پر برقرار رہیں (یعنی وہ ولاء ہمارے پاس ہی ہے)۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَى يَدَيْ الرَّجُلِ

(ایسے آدمی کا بیان جو کسی آدمی کے ہاتھ پر اسلام لاتا ہے)

2529 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبِ الرَّمْلِيِّ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ حَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَوْهَبٍ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ قَالَ هَشَامُ عَنْ تَسِيمِ الدَّارِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ تَيْمِيٍّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَى يَدَيْ الرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاةٍ وَمَمَاتِهِ

قبیصہ بن ذؤیب نے بیان کیا ہے کہ ہشام نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! اور یزید نے بیان کیا کہ حضرت تمیم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسے آدمی کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے جو مسلمانوں میں سے کسی آدمی کے ہاتھ پر اسلام لاتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہی تمام لوگوں سے بڑھ کر اس کی زندگی اور اس کی موت کے اعتبار سے اس کے زیادہ قریب ہے (لہذا کوئی وارث نہ ہونے کی صورت میں وہی اس کا وارث ہوگا)۔

بَابُ فِي بَيْعِ الْوَلَاةِ (ولاء کو بیچنے کا بیان)

2530 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاةِ وَعَنْ هَبَيْتِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو فروخت کرنے اور اسے ہب کرنے سے منع فرمایا۔

بَاب فِي الْمَوْلُودِ يَسْتَهْلُ ثُمَّ يَمُوتُ

ایسے نو مولود کی میراث کا بیان جو روتا ہے اور پھر فوت ہو جاتا ہے

2531۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَهَلَ الْمَوْلُودُ وَوَرِثَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بچہ ولادت کے وقت روئے تو

اسے وارث بنایا جائے گا (کیونکہ رونا اس کے زندہ ہونے کی علامت ہے)

بَاب نَسْخِ مِيرَاثِ الْعَقْدِ بِمِيرَاثِ الرَّحِمِ

رشتہ داری کی میراث کے سبب عہد و پیمان کی میراث کے منسوخ ہونے کا بیان

2532۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّخَوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانَكُمْ فَاتَوْهُمُ نَصِيْبَهُمْ كَانَ الرَّجُلُ يُعَالِفُ الرَّجُلَ لَيْسَ

بَيْنَهُمَا نَسَبٌ فَيَرِثُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَنَسَخَ ذَلِكَ الْأَنْفَالُ فَقَالَ تَعَالَى وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (ترجمہ) ”اور وہ لوگ جن سے تمہارا عہد و

پیمان بندھ چکا ہے تو انہیں ان کا حصہ دو“۔ (پہلے دور میں) ایک آدمی دوسرے آدمی سے معاہدہ کرتا تھا حالانکہ ان کے درمیان

نسی رشتہ نہ ہوتا تھا تو ان میں سے ایک دوسرے کا وارث ہوتا تھا۔ تو یہ حکم سورہ انفال کی اس آیت سے منسوخ ہو گیا۔ پس اللہ

تعالیٰ نے فرمایا: (ترجمہ) ”اور رشتہ دار (ورثہ میں) حکم الہی کے مطابق ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں“۔

2533۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي إِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانَكُمْ فَاتَوْهُمُ نَصِيْبَهُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ

قَدِمُوا الْمَدِينَةَ تَوَرَّثُوا الْأَنْصَارَ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِمْ¹ لِلْأَخُوَّةِ الَّتِي آخَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ

الآيَةُ وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِي مِمَّا تَرَكَ قَالَ نَسَخْتَهَا وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانَكُمْ فَاتَوْهُمُ نَصِيْبَهُمْ مِنَ النَّصْرِ وَالنَّصِيْحَةِ

وَالرِّفَادَةِ وَيَوْمِي لَهُ وَقَدْ ذَهَبَ الْبَيْرَاتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد باری تعالیٰ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانَكُمْ فَاتَوْهُمُ نَصِيْبَهُمْ کے تحت فرمایا کہ

مہاجرین جب مدینہ طیبہ آئے تو اس اخوت اور بھائی چارے کے سبب انہیں انصار کا وارث بنایا جاتا تھا جو رسول اللہ ﷺ

نے مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات قائم کی تھی اور انہیں ان کے رشتہ داروں پر مقدم سمجھا جاتا تھا۔ پس جب یہ آیت

1۔ ایک نسخہ میں ذی رَحِمِهِ ہے۔

بَابُ فِي الْحِلْفِ (قسم اٹھانے کا بیان)

2536۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ وَابْنُ ثَيْبٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيْتَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اسلام میں قسم کی کوئی ضرورت نہیں (کیونکہ اسلام بذات خود ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے اور اعمال صالحہ میں ایک دوسرے کی قوت بازو بننے کا تقاضا کرتا ہے۔ اس لیے اس میں قسم کی ضرورت نہیں) اور (امور خیر کے لیے) جو بھی قسم اور عہد و پیمانہ زمانہ جاہلیت میں تھا اسلام نے اس کی مضبوطی میں اور اضافہ کر دیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس قسم کی نفی کی ہے وہ عہد جاہلیت کے باہمی فتنے برپا کرنے، قتل و غارت گری اور ظلم و بغاوت پر مبنی عہد و پیمان اور قسمیں تھیں۔ فرمایا: ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور جو ان امور کے برعکس تھے، فرمایا: اسلام نے انہیں مزید مضبوط کر دیا ہے۔

2537۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْأَنْصَارِيِّينَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَدَارَنَا قَقِيلَ لَهُ أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ خَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِيِّينَ وَدَارَنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

حضرت عاصم الاحول نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے گھر میں مہاجرین و انصار کے درمیان عہد و پیمانہ باندھا (معاہدہ کیا) تو ان سے کہا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ”اسلام میں قسم کا کوئی اعتبار نہیں“۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین و انصار کے درمیان ہمارے گھر میں معاہدہ کرایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہی قول دو یا تین بار کہا۔

بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَّةِ زَوْجِهَا

(عورت کا اپنے خاوند کی دیت کا وارث ہونے کا بیان)

2538۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ الدِّيَّةُ لِلْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَّةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتَّىٰ قَالَ لَهُ الضُّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُورِثَ (1) امْرَأَةً أَشِيَمَ الضُّبَابِيِّ مِنْ دِيَّةِ زَوْجِهَا فَجَعَلَ عُمَرُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَقَالَ فِيهِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَعْرَابِ

1۔ ایک لڑکی سے ہے۔

حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیت عاقلہ (یعنی خاندان والوں) کے لیے ہے اور بیوی اپنے خاوند کی دیت میں سے کسی شے کی وارث نہ بنے گی۔ یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان نے انہیں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف لکھا کہ میں اشیم الضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت میں سے (اس کے حصے کا) وارث بناؤں (یعنی اسے حصہ دلوؤں) تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلے موقف سے رجوع کر لیا۔

احمد بن صالح نے کہا ہے کہ عبدالرزاق نے یہی حدیث معمر بن الزہری عن سعید کی سند سے بیان کیا ہے اور اس میں کہا ہے: اور حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں اعراب پر عامل مقرر کیا تھا۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْخَرَاجِ وَالْإِمَارَةِ وَالْفَيْئِ

(خراج، حکومت اور مال فی کے احکام کا بیان)

بَاب مَا يَلْزَمُ الْإِمَامَ مِنْ حَقِّ الرَّعِيَّةِ

اس کا بیان جو کچھ رعیت کے حق میں امام پر لازم ہوتا ہے

2539۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَا كَلَّكُمْ رَاعٍ وَكَلَّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ أَمِيرُ الْأَنْدَلُسِ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ فَكَلَّكُمْ رَاعٍ وَكَلَّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! آگاہ رہو، تم میں سے ہر کوئی محافظ و نگہبان ہے۔ تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے (قیامت کے دن) پوچھا جائے گا۔ پس وہ جو لوگوں پر امیر ہو وہ ان پر نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے پوچھا جائے گا اور آدمی اپنے گھر والوں پر محافظ و نگران ہے، اس سے ان کے بارے پوچھا جائے گا۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد پر محافظ و نگران ہے، اس سے ان کے بارے پوچھا جائے گا۔ اور غلام اپنے آقا کے مال پر محافظ و نگران ہے، اس سے اس کے بارے پوچھا جائے گا۔ پس تم میں سے ہر کوئی محافظ و نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے سوال کیا جائے گا۔

فائدہ: معلوم یہ ہوا کہ معاشرے کا ہر فرد ذمہ دار ہے۔ اس کے اپنے فرائض ہیں اور اس کی زیر نگرانی معاشرے کے قلیل یا کثیر افراد اپنے اپنے درجہ کی حیثیت سے زیر تربیت یا دیگر کاروبار حیات میں مصروف ہیں۔ لہذا اپنی حیثیت اور رتبہ کے مطابق اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنا اس کے ذمہ لازم ہے اور اسی کے بارے کل قیامت کے دن اسے جواب دینا ہوگا کہ کیا پورے اخلاص کے ساتھ اس نے اپنی ذمہ داری ادا کی ہے یا نہیں۔ تو یہ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ اگر معاشرے کا ہر ذمہ دار فرد اپنے فرائض کی ادائیگی میں غفلت اور کوتاہی چھوڑ دے تو حالات یکسر بدل سکتے ہیں۔

بَاب مَا جَاعِيَ طَلَبِ الْإِمَارَةِ (حکومت کی خواہش اور مطالبہ کرنے کا بیان)

2540۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الشَّامِ الْهَرَاذِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلَنَّ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِذَا دَا، أُعْطِيَتْهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ
وَكَلْتَّ فِيهَا إِلَى نَفْسِكَ وَإِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عبدالرحمن بن سمرہ! تو حکومت کی خواہش اور مطالبہ نہ کر۔ کیونکہ جب وہ تجھے خواہش اور طلب کے سبب عطا کی جائے گی تو تجھے اس کے معاملات کرنے میں اپنے نفس کے حوالے کر دیا جائے گا (یعنی تائیدِ ربی سے تو محروم رہے گا) اور اگر وہ تجھے بغیر خواہش اور طلب کے عطا کر دی گئی تو پھر اس پر تیری مدد کی جائے گی (یعنی تجھے رب کریم کی تائید اور نصرت حاصل رہے گی۔ نتیجہ تو اپنے فرائض احسن انداز میں ادا کر سکے گا)۔

2541- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ بِشْرِ بْنِ قُرَّةَةَ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ رَجُلَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَشَهَّدَ أَحَدُهُمَا ثُمَّ قَالَ جِئْنَا لِنَسْتَعِينَ بِنَاعِلَى عَمَلِكَ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ قَوْلِ صَاحِبِهِ فَقَالَ إِنَّ أَخَوْنَكُمْ عِنْدَنَا مَنْ طَلَبَهُ فَأَعْتَدَ أَبُو مُوسَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ لَمْ أَعْلَمْ لِمَا جَاءَ لَهُ فَلَمْ يَسْتَعِينَ بِهِمَا عَلَى شَيْءٍ حَتَّى مَاتَ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں دو آدمیوں کے ساتھ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس گیا۔ تو ان میں سے ایک نے (اپنی صلاحیت ثابت کرنے کے لیے) خطبہ پڑھا۔ پھر عرض کی: ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ ہم سے اپنے کسی کام پر مدد لیں (یعنی آپ ہمیں عامل مقرر فرمادیجئے) اور پھر دوسرے نے بھی اپنے پہلے ساتھی کی طرح گفتگو کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہمارے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ خیانت کرنے والا وہ ہے جو اس کا مطالبہ کرے (یعنی حکومت اور اختیارات مانگے) تو پھر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں معذرت پیش کی اور عرض کی کہ میں نہیں جانتا کہ یہ دونوں اس کام کے لیے آئے ہیں۔ سو آپ ﷺ نے کسی بھی کام پر ان دونوں سے مدد نہ لی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا (یعنی آپ ﷺ نے آخری دم تک کوئی ذمہ داری انہیں نہ سونپی)۔

بَابُ فِي الضَّرِيرِ يُؤَلَّى (نابینے شخص کو والی بنائے جانے کا بیان)

2542- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ مَرَّتَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ پر دو بار خلیفہ اور نائب مقرر کیا۔

بَابُ فِي اتِّخَاذِ الْوَزِيرِ (وزیر بنانے کا بیان)

2543- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ الْمَرْثِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا صَدِيقًا إِنْ نَسِيَ ذِكْرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا سُوْعًا إِنْ نَسِيَ لَمْ يَذْكُرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعْنَهُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی حاکم وقت (امیر) کے بارے میں خیر اور بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اس کے لیے (قول و فعل میں) سچا وزیر بنا دیتا ہے۔ اگر امیر کہیں بھول جائے تو وزیر اسے یاد دلاتا ہے اور اگر اسے یاد ہو تو وہ اس کی مدد کرتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے بارے میں اس کے سوا کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے برا (بداخلاق) وزیر مقرر کر دیتا ہے۔ اگر امیر کوئی شے بھول جائے تو وہ وزیر اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر اسے یاد ہو تو وہ اس کی مدد نہیں کرتا۔

فائدہ: رب کریم کی جانب سے خیر و برکت کا ارادہ تب ہی پایا جاتا ہے جب اولاً حاکم وقت میں حکومت کی طلب اور خواہش نہ ہو بلکہ اس کی صلاحیتوں کے پیش نظر یہ ذمہ داری اسے سونپی گئی ہو۔ اور ثانیاً وہ اپنی رعایا اور ملک کے حق میں اخلاص کی دولت سے مالا مال ہو۔ اور ثالثاً وہ کاروبار مملکت چلانے کی استطاعت اور قدرت بدرجہ اتم رکھتا ہو۔ پھر ہی اسے باصلاحیت، اعلیٰ کردار کے حامل اور دور اندیش وزراء کی مشاورت اور معاونت حاصل ہوتی ہے۔

بَابُ فِي الْعِرَاقَةِ (حالات سے آگاہی کے لیے عریف مقرر کرنے کا بیان)

2544- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْبِقْدَامِ عَنْ جَدِّهِ الْبِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ عَلَى مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَفَلَدَحْتَ يَا قَدِيمٍ إِنْ مِتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا

حضرت صالح بن یحییٰ بن مقدام نے اپنے دادا حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے کندھے پر ہاتھ مارا اور پھر انہیں فرمایا: اے قدیم! تو فلاح پا گیا اگر تو اس حال میں فوت ہوا کہ تو نہ امیر بنا، نہ کاتب (منشی) اور نہ ہی عریف رہا (اس سے مراد ایسا آدمی ہے جو حاکم کے پاس لوگوں کی خبریں پہنچاتا ہے)۔

2545- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْبُقَافِ حَدَّثَنَا غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى مَنْهَلٍ مِنَ الْمَنَاهِلِ فَلَمَّا بَلَغَهُمُ الْإِسْلَامُ جَعَلَ صَاحِبُ الْمَاءِ لِقَوْمِهِ مِائَةَ مِنْ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسَلِّمُوا فَأَسْلَمُوا وَقَسَمَ الْإِبِلَ بَيْنَهُمْ وَبَدَّ لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ فَأَرْسَلَ ابْنَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ أَتَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ إِنْ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَإِنَّهُ جَعَلَ لِقَوْمِهِ مِائَةَ مِنْ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسَلِّمُوا فَأَسْلَمُوا وَقَسَمَ الْإِبِلَ بَيْنَهُمْ وَبَدَّ لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ أَفَهُوَ أَحْسَنُ بِهَا أَمْ هُمْ فَإِنْ قَالَ لَكَ نَعَمْ أَوْ لَا فَقُلْ لَهُ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ وَهُوَ عَرِيفُ الْمَاءِ وَإِنَّهُ يَسْأَلُكَ

أَنْ تَجْعَلَ لِي الْعِرَاقَةَ بَعْدَ فَاتَاةُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي جَعَلَ لِقَوْمِهِ مِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسَلِّمُوا فَأَسْلَمُوا وَحَسَنَ إِسْلَامُهُمْ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ أَفَهُوَ أَحَقُّ بِهَا أَمْ مِنْهُمْ فَقَالَ إِنَّ بَدَأَ لَهُ أَنْ يُسَلِّمَهَا لَهُمْ فَلْيُسَلِّمْنَهَا وَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنْهُمْ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَلَهُمْ إِسْلَامُهُمْ وَإِنْ لَمْ يُسَلِّمُوا قُوتَلُوا عَلَى الْإِسْلَامِ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ وَهُوَ عَرِيفُ الْمَاءِ وَإِنَّهُ يَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ لِي الْعِرَاقَةَ بَعْدَ فَاتَاةُ فَقَالَ إِنَّ الْعِرَاقَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنَ الْعُرَقَاءِ وَلَكِنَّ الْعُرَقَاءَ فِي النَّارِ

غالب القطان نے ایک آدمی سے اور اس نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ وہ (سچے عریف لوگ) چشموں میں سے ایک چشمے پر تھے۔ پس جب انہیں اسلام کی خبر پہنچی تو اس چشمے کے مالک نے اپنی قوم کو اس شرط پر سواونٹ دیے کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔ پس انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور اس نے ان کے درمیان اونٹ تقسیم کر دیے۔ اور پھر اسے یہ خیال آیا کہ وہ اونٹوں کو ان سے واپس لوٹائے۔ چنانچہ اس نے اپنے بیٹے کو حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس بھیجا اور اسے کہا: تو حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جا اور آپ سے عرض کر کہ میرا باپ آپ کو سلام عرض کرتا ہے اور اس نے اپنی قوم کے لیے سواونٹ مقرر کیے اس شرط پر کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔ سو انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور اس نے ان کے درمیان اونٹ تقسیم کر دیے۔ اور اب اسے یہ خیال آیا کہ وہ اونٹوں کو ان سے واپس لوٹالے، کیا وہ ان اونٹوں کا زیادہ حق دار ہے یا وہ؟ پس اگر آپ ﷺ تجھے کہیں: ہاں یا نہیں۔ تو پھر آپ سے عرض کرنا: میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور وہ پانی پر عریف ہے۔ اور وہ آپ سے عرض کر رہا ہے کہ اس کے بعد آپ مجھے وہاں عریف مقرر کر دیں۔ چنانچہ وہ گیا اور اس نے عرض کی: میرا باپ آپ کو سلام عرض کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: تجھ پر اور تیرے باپ پر سلام (علیک و علیٰ ابیک السلام) اور پھر عرض کی: میرے باپ نے اپنی قوم کے لیے سواونٹ مقرر کیے اس شرط پر کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔ سو انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور اس کا اسلام خوب اچھا ہو گیا (یعنی مضبوط ہو گیا) پھر اسے خیال آیا کہ وہ ان سے اونٹ واپس لوٹالے۔ کیا وہ ان کا زیادہ حق رکھتا ہے یا قوم؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اسے یہ خیال آئے کہ وہ اونٹ ان کے حوالے کر دے تو اسے چاہیے کہ وہ انہیں دے دے۔ اور اگر اسے یہ خیال آئے کہ وہ انہیں واپس لوٹالے تو وہ ان کی نسبت اونٹوں کا زیادہ حق دار ہے۔ پس اگر وہ اسلام لائے ہیں تو پھر ان کا اسلام انہیں کے لیے (نفع بخش) ہوگا اور اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو ان کے ساتھ اسلام کی شرط پر قتال کیا جائے گا (یہاں تک کہ وہ اسلام لے آئیں) پھر اس نے عرض کی: میرا باپ بہت بوڑھا آدمی ہے اور وہ پانی پر عریف ہے اور وہ آپ سے درخواست کر رہا ہے کہ آپ اس کے بعد مجھے عرافہ کے لیے مقرر فرمادیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک عرافہ حق ہے اور لوگوں کے لیے عرافہ کا ہونا ضروری ہے لیکن عرافہ آتش جہنم میں ہوں گے۔

بَابُ فِي اتِّخَاذِ الْكَاتِبِ (کاتب) (منشی) بنانے کا بیان)

2546 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا نَوْفَلُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ السَّجِلُ كَاتِبٌ كَانَ لِلْبَيْتِ ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سبیل حضور نبی مکرم ﷺ کا کاتب تھا (سبیل کا ایک معنی صحیفہ کیا گیا ہے۔ پھر اس کے اعتبار سے کاتب بمعنی مکتوب ہوگا اور معنی یہ ہوگا کہ سبیل حضور نبی کریم ﷺ کا لکھا ہوا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب)

بَابُ فِي السَّعْيَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ (زکوٰۃ وصول کرنے کی سعی اور کوشش کرنے کا بیان)

2547۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسْبَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالنَّحْيِ كَالْعَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پورے اِخْلَاص کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل (اجر و ثواب میں) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ آئے۔

2548۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَسْجِدٌ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: محصول لینے والا جنت میں داخل نہ ہوگا (اس سے مراد ایسا آدمی ہے جو خلاف شرع محصول عائد کرتا ہے۔ یا پھر محصول کی وصولی میں کمی بیشی کا ارتکاب کر کے ظلم و زیادتی کا مرتکب ہوتا ہے اس کے لیے فرمایا گیا ہے کہ محصول وصول کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا)۔

2549۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ مَعْرَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ الَّذِي يَعْشُرُ النَّاسَ يَعْزِي مَسْجِدَ الْمَكِيِّ

حضرت ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ صاحب کس وہ ہے جو لوگوں سے عشر (دسواں حصہ) وصول کرتا ہے۔ اس سے مراد ایسا کافر ہے جو مسلمان سوداگروں کے سامان پر ظلماً دسواں حصہ محصول لگا کر ان سے وصول کرتا ہے)۔

بَابُ فِي الْخَلِيفَةِ يَسْتَخْلِفُ (خلیفہ وقت کا کسی کو اپنا نائب بنانے کا بیان)

2550۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ وَ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ إِنْ لَمْ يَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَإِنْ لَمْ يَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدْ اسْتَخْلَفَ قَالَ قَوْلَهُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَعْدِلُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَدًا وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ

حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ اگر میں کسی کو خلیفہ (نائب) نامزد نہ کروں گا (تب بھی صحیح ہے) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو خلیفہ مقرر نہ فرمایا تھا۔ اور اگر میں کسی کو خلیفہ نامزد کر دوں (تو بھی درست ہے)۔ کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ نامزد کیا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قسم بخدا! آپ نے صرف رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے اور میں یہ جانتا ہوں کہ آپ رسول ﷺ کے مساوی کسی کو قرار نہیں دیں گے اور آپ کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کریں گے (پھر اسی طرح ہوا کہ آپ نے زخمی حالت میں کبار صحابہ کرام میں سے چھ افراد کو مقرر فرما دیا کہ اپنے میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کر کے اس پر اتفاق کر لیں اور وہ یہ تھے: حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت عثمان غنی، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْبَيْعَةِ (بیعت کرنے کا بیان)

2551- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَيُلْقِنُنَا فِيهَا اسْتَطَعْتُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم سماع اور طاعت (یعنی آپ ﷺ کا ارشاد سننے اور پھر اسے ماننے) پر حضور نبی کریم ﷺ کی بیعت کرتے تھے اور آپ ہمیں استطاعت کی تلقین بھی فرماتے تھے (یعنی فرماتے تھے یہ بھی کہو: فیما استطعنا یعنی ہم اپنی استطاعت اور قدرت کے مطابق آپ کی اطاعت و پیروی کرتے رہیں گے)۔

2552- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ 1 حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ النِّسَاءَ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْظَمْتُهُ قَالَ إِذْ هِيَ فَقَدْ بَايَعْتُكَ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی عورتوں سے بیعت لینے کے بارے بتایا اور ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو مس نہیں کیا۔ مگر یہ کہ آپ ﷺ (زبان سے) ان سے عہد لیتے۔ پس جب آپ اس سے عہد و پیمان لیتے اور وہ اسے قبول کر لیتی۔ تو آپ ارشاد فرماتے: تو چلی جا، میں نے تجھے بیعت کر لیا ہے۔

2553- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ صَغِيرٌ فَسَمَحَ رَأْسَهُ

ابو عقیل زہرہ بن معبد نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے روایت کیا ہے اور انہوں نے (اپنی چھوٹی عمر میں) حضور نبی مکرم ﷺ کو پایا تھا اور ان کی ماں زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ!

1- ایک لٹری میں ابن وہب کے بجائے وفہ ہے۔

اسے بیعت فرمائیجئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ابھی چھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

بَابُ فِي أَزْرَاقِ الْعُمَّالِ (عمال کی تنخواہ مقرر کرنے کا بیان)

2554۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَةَ أَبُو طَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اسْتَعْمَلَنَا عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِثْقًا فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُوبٌ

حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جسے ہم نے کسی پر عامل مقرر کیا اور ہم نے اس کے لیے کچھ حصہ (تنخواہ) مقرر کر دیا۔ پھر اس کے بعد (اس کے سوا) وہ جو کچھ اس مال سے لے گا تو وہ خیانت اور چوری ہوگی۔

2555۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ أَمَرَنِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَمَلَنِي

بسر بن سعید نے ابن ساعدی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے عامل مقرر کیا۔ جب میں کام سے فارغ ہوا تو آپ نے مجھے بطور عوض اس میں سے کچھ لینے کا حکم دیا۔ تو میں نے کہا: میں نے تو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کام کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تو وہ لے لے جو کچھ تجھے دیا جائے۔ کیونکہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عامل بنا تو آپ ﷺ نے مجھے معاوضہ اور اجرت عطا فرمائی۔

2556۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّبِيعِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَانِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَإِن لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا فَإِن لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ اتَّخَذَ غَيْرَ ذَلِكَ فَهُوَ غَالٍ أَوْ سَارِقٌ

جبیر بن نفیر نے مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو آدمی ہمارا عامل مقرر ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کا خرچہ (بیت المال کے مال سے) حاصل کر لے۔ اور اگر اس کے پاس خادم نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ خادم (کا خرچہ) لے لے۔ اور اگر اس کے پاس رہنے کے لیے مکان نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ (بیت المال سے) لے لے۔ راوی کہتا ہے کہ ابو بکر نے کہا: مجھے یہ خبر دی گئی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اس کے سوا کچھ لیا تو وہ خیانت کرنے والا یا چوری کرنے والا ہوگا۔

بَابُ فِي هَدَايَا الْعُمَّالِ (عمال کے لیے تحائف قبول کرنے کا بیان)

2557- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّمُرِ وَأَبْنُ أَبِي خَلْفٍ لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرَّهْرِقِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللَّثْبِيَّةِ قَالَ ابْنُ السَّمُرِ ابْنُ اللَّثْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ فَقَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبَعْتُهُ فَيَجِيئُ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أُمِّهِ أَوْ أَبِيهِ فَيَنْظُرُ أُهْدِيَ لَهُ أَمْ لَا يَأْتِي أَحَدًا مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ كَانَ بَعِيدًا فَلَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَعْرَةٌ (1)، فَلَهَا خُورٌ أَوْ شَاةٌ تَبْعَرْتُمْ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عَفْرَةَ إِبْطِيهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک آدمی کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے عامل مقرر کیا اسے ابن لثبہ کہا جاتا تھا۔ ابن سمرح نے ابن لثبہ کہا ہے۔ وہ واپس آیا تو اس نے کہا: یہ تمہارے لیے ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے (یعنی یہ مال زکوٰۃ ہے اور یہ میرے تحائف ہیں جو مجھے دیے گئے ہیں) تو حضور نبی مکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی اور فرمایا: ایک عامل کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم اسے بھیجتے ہیں اور وہ آکر کہتا ہے: یہ تمہارے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ اور تحفہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنی ماں یا اپنے باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہتا۔ وہ دیکھ لے کیا اسے کوئی تحفہ اور ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ تم میں سے جو بھی مال زکوٰۃ میں سے کوئی شے لے گا تو وہ قیامت کے دن اسے ساتھ لے کر آئے گا۔ اگر وہ اونٹ ہو تو وہ اپنی آواز نکال رہا ہوگا، اگر گائے ہوگی تو اس کی اپنی آواز ہوگی اور اگر بکری ہوگی تو وہ اپنی سخت آواز نکال رہی ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کیے (اور اتنے اوپر اٹھائے) یہاں تک کہ ہم نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ پھر آپ ﷺ نے کہا: اے اللہ! کیا میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا ہے۔ اے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے (یعنی یقیناً میں نے پیغام پہنچا دیا ہے)۔

فائدہ: اس ارشاد گرامی سے یہ معلوم ہوا کہ ایسا تحفہ اور ہدیہ جو کسی کے خاص منصب کی وجہ سے اسے پیش کیا جائے اس سے قبل اس کا رواج نہ ہو تو وہ لینا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ رشوت کے حکم میں ہے اور آدمی کے لیے اپنے منصب کی ذمہ داریاں انصاف کے ساتھ ادا کرنے میں حائل ہوتا ہے۔

بَابُ فِي غُلُولِ الصَّدَقَةِ (صدقہ میں خیانت کا بیان)

2558- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّبٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ سَاعِيًا ثُمَّ قَالَ انْطَلِقْ أَبَا مَسْعُودٍ وَلَا الْفَيْئَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَجِيئُ وَعَلَى ظَهْرِكَ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ لَهُ رُغَاءٌ قَدْ غَلَلْتَهُ قَالَ إِذَا لَا أَنْطَلِقُ قَالَ إِذَا لَا أَكْرَهُكَ

1- ایک سو میں بقرہ ہے۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ پھر فرمایا: اے ابو مسعود! تو جا اور میں تجھے قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ تو آ رہا ہو اور تیری پشت کے اوپر صدقے کے اونٹوں میں سے کوئی اونٹ ہو اور وہ اپنی آواز نکال رہا ہو کہ تو نے اسے مال زکوٰۃ سے چرایا ہے۔ (یہ سن کر) ابو مسعود نے کہا: تب میں نہیں جاتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میں تجھے مجبور نہیں کرتا۔

بَابُ فِيمَا يَلْزَمُ الْإِمَامُ مِنْ أَمْرِ الرَّعِيَّةِ وَالْحَاجَةِ عَنْهُ

ان ذمہ داریوں کا بیان جو امام پر رعیت کے حقوق ادا کرنے اور

ان سے حاجات دور کرنے کے بارے میں لازم ہوتی ہیں

2559۔ حَدَّثَنَا سُليْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مَخْبِرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا مَرْيَمَ الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ مَا أَنْعَمْنَا بِكَ أَبَا فُلَانٍ وَهِيَ كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ فَقُلْتُ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ أُخْبِرُكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ وَلَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقَّرَهُمْ احْتَجَبَ اللَّهُ عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقَّرَهُ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ

ابو مریم الازدی نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ تو انہوں نے کہا: اے ابو فلان! تیرا آنا ہمارے لیے باعث فرحت و انبساط ہے ما انعمنا بک یہ کلمہ تعجب ہے جو عرب لوگ (اظہار خوشی کے لیے) بولتے ہیں۔ تو میں نے کہا: ایک حدیث ہے جو میں نے سنی ہے آپ کو اس کے بارے میں بتاتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے امور میں سے کسی شے کا والی بنائے اور وہ لوگوں کی حاجات، ان کی احتیاج اور ان کے فقر کو دور کرنے سے رکا رہے (یعنی ان کی حاجات و ضروریات کو پورا نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اس کی حاجت، احتیاج اور فقر کو دور نہیں کرتا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی حاجات پوری کرنے کے لیے ایک آدمی کو مقرر فرما دیا۔

2560۔ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَنَامٍ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَوْتِيَكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا أَمْنَعُكُمْوَأَنَا إِلَّا خَازِنٌ أَضْمَعُ حَيْثُ أَمِرْتُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں (اپنی چاہت اور مرضی سے) نہ کوئی شے تمہیں دیتا ہوں اور نہ ہی تم سے کوئی شے روکتا ہوں۔ میں تو فقط ایک خازن (خزانچی) ہوں۔ میں اسے وہیں صرف کرتا ہوں جہاں مجھے حکم دیا جاتا ہے (یعنی میرے جملہ امور رب کریم کی منشا اور اس کی چاہت کے تابع ہیں۔ جیسے وہ پسند کرتا ہے میں ایسے ہی یہاں تصرف کرتا ہوں)۔

2561- حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْقَيْمِ فَقَالَ مَا أَنَا بِأَحَقُّ بِهَذَا الْقَيْمِ مِنْكُمْ وَمَا أَحَدٌ مِنَّا بِأَحَقُّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَا عَلَى مَنْزِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (1) قَالَ الرَّجُلُ وَقَدَّمَهُ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهُ وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ

حضرت مالک بن اوس بن حدثان نے بیان کیا ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مال فے کا ذکر کیا اور فرمایا: میں اس مال فے کا تم سے زیادہ حق دار نہیں ہوں اور ہم میں سے کوئی بھی کسی سے زیادہ اس کا حق دار نہیں ہے مگر ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی تقسیم کے مطابق اپنے اپنے مراتب اور درجوں پر رہیں۔ (پس ایک تقسیم) آدمی اور اس کے قدیم الاسلام ہونے کی ہے اور ایک آدمی اور اس کے مشقت برداشت کرنے کے اعتبار سے ہے اور ایک آدمی اور اس کے اہل و عیال کی پرورش کے اعتبار سے ہے اور ایک تقسیم آدمی اور اس کی اباحت اور ضرورت کے اعتبار سے ہے (یعنی اس کے مال کے استحقاق کے ہی اسباب ہیں۔ گویا آپ نے بتایا یہ کہ تمام کا تمام مال فی عامۃ المسلمین کے لیے ہے، اسے انہیں کے مصالح میں صرف کیا جاتا ہے۔ اصل استحقاق کے اعتبار سے کسی کو دوسرے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ البتہ ان کے مراتب اور منازل کے مختلف ہونے کے سبب اس کی تقسیم میں بھی تفاوت ہوتا ہے)۔

بَابُ فِي قَسَمِ الْقَيْمِ (مال فے کی تقسیم کا بیان)

2562- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ حَاجَّتَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ عَطَاءُ الْمُحَرَّرِينَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ (2) أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِينَ

حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ تو انہوں نے پوچھا: اے ابو عبد الرحمن! تم کس کام سے تشریف لائے ہو؟ تو انہوں نے کہا: (میرا کام تو یہ ہے) کہ آزاد شدہ غلاموں کا حصہ پہلے عطا فرمائیے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے جب آپ ﷺ کے پاس پہلے کوئی شے آتی تو آپ ﷺ آزاد کیے ہوئے غلاموں کو دینے سے تقسیم کا آغاز کرتے (یعنی مال فے سے پہلے حصہ آپ انہیں عطا فرماتے اور پھر دوسروں کو دیتے)۔

2563- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَثْبٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نِيَّارٍ (2) عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ (2) أَمَرَ بِطَبِيَّةٍ فِيهَا خَرْدٌ فَقَسَمَهَا لِلْمُحَرَّرِ وَالْأَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْسِمُ لِلْمُحَرَّرِ وَالْعَبْدِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک چھوٹا سا تھیلا لایا

1- ایک نسو میں وقسم رسولہ ﷺ ہے۔

2- ایک نسو میں عبد اللہ بن دینار ہے۔

گیا۔ اس میں کچھ ٹکینے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وہ آزاد اور کنیز عورتوں کے درمیان تقسیم کر دیے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے والد محترم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آزاد اور غلام مردوں میں بھی تقسیم کرتے تھے۔

2564۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْبُغَيْرَةِ جَمِيعًا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَاهُ الْفَيْئُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْإِهْلَ حَطَّيْنِ وَأَعْطَى الْعَزَبَ حَطَّازًا ابْنُ الْمُصَفَّى قَدَعِينَا وَكُنْتُ أَدْعَى قَبْلَ عَمَارٍ قَدَعَيْتُ فَأَعْطَانِي حَطَّيْنِ وَكَانَ لِي أَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَعْطَى لَهٗ حَطَّأً وَاحِدًا

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب مال نے آتا تو وہ اسی دن تقسیم فرما دیتے تھے اور آپ ﷺ صاحب اہل و عیال کو دو حصے عطا فرماتے تھے اور منفرد کو ایک حصہ دیتے تھے۔ ابن مصفی نے روایت میں یہ اضافہ کیا ہے۔ پس ہم بلائے جاتے تھے اور مجھے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پہلے بلایا جاتا تھا۔ سو مجھے بلایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے دو حصے عطا فرمائے۔ اس لیے کہ میری زوجہ تھی اور پھر میرے بعد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں ایک حصہ عطا فرمایا (کیونکہ وہ تنہا تھے)۔

بَابُ فِي أَزْرَاقِ الدَّرِيَّةِ (اولاد کو حصہ دینے کا بیان)

2565۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلِإِيٍّ وَعَلَى

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: میں مومنین سے ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں، جس نے مال چھوڑا تو وہ اس کے گھر والوں کے لیے ہے اور جس نے قرض یا عیال چھوڑے تو وہ میری حفاظت میں ہیں اور قرض کی ادائیگی میرے ذمہ ہے۔

2566۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلِإِنَّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے مال چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے اور جس نے قرض اور اہل و عیال چھوڑے تو وہ ہمارے ذمہ ہیں۔

2567۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَلِإِيٍّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ہر مومن سے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں۔ پس جو کوئی آدمی فوت ہوا اور اس نے قرض چھوڑا تو وہ میرے ذمہ ہے اور جس نے مال پیچھے چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے۔

بَاب مَتَى يُفْرَضُ لِلرَّجُلِ فِي الْمُقَاتَلَةِ

اس کا بیان کہ کب کسی آدمی کے لیے جنگ میں حصہ مقرر کیا جائے گا

2568۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجْزَأْ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخُنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں غزوہ احد میں شامل ہونے کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اور اس وقت ان کی عمر چودہ برس تھی۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں اجازت نہ عطا فرمائی۔ پھر انہیں غزوہ خندق کے وقت پیش کیا گیا، اس وقت ان کی عمر پندرہ برس تھی۔ تو آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمادی۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِقْتِرَاضِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

(اس کا بیان کہ آخری زمانہ میں حصہ لینا مکروہ ہے)

2569۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْخَوَارِيزْمِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ مُطَيْرٍ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ وَادِي الْقُرَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُطَيْرٌ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالسُّوَيْدَاءِ إِذَا (2) بِرَجُلٍ قَدْ جَاءَ كَأَنَّهُ يَطْلُبُ دَوَاءً وَخُضًّا فَقَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ وَهُوَ يَعْظُمُ النَّاسَ وَيَأْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا الْعَطَاءَ مَا كَانَ عَطَاءً فَإِذَا تَجَاحَفْتُ قُرَيْشَ عَلَى الْمَلِكِ وَكَانَ عَنْ دِينِ أَحَدِكُمْ فَدَعْوَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ مُطَيْرٍ

ابو مطیر نے بیان کیا ہے کہ وہ حج کرنے کے لیے نکلا۔ یہاں تک کہ جب میں سویداء (مدینہ طیبہ سے دو دن کی مسافت پر شام کے راستے پر ایک جگہ کا نام ہے اور دیار معمر میں سے ایک مشہور شہر کا نام ہے) میں تھا تو وہاں ایک آدمی آیا، گویا کہ وہ دوا اور رسوت تلاش کر رہا تھا۔ تو اس نے کہا: مجھے اس نے خبر دی جس نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے سنا درآنحالیکہ آپ ﷺ لوگوں کو نصیحت فرما رہے ہیں اور آپ انہیں (بعض چیزوں کا) حکم دے رہے ہیں اور (بعض سے) منع فرما رہے ہیں۔ سو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! (امام وقت سے) عطا لیتے رہو جب تک وہ عطا ہو۔ اور جب قریش حکومت و سلطنت پر جھگڑا کرنے لگیں اور وہ عطا تم میں سے کسی کے قرض کے عوض ہو تو تم اسے چھوڑ دو۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے ابن مبارک نے محمد بن یسار بن مسلم بن مطیر کی سند سے روایت کیا ہے۔

2570۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ مُطَيْرٍ مِنْ أَهْلِ وَادِي الْقُرَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ فَأَمَرَ النَّاسَ وَنَهَاهُمْ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ إِذَا تَجَاحَفْتُ قُرَيْشَ عَلَى الْمَلِكِ فِيمَا بَيْنَهُمَا وَعَادَ الْعَطَاءُ أَوْ كَانَ رِشًا قَدَعُوهُ فَيَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا ذُو

1۔ ایک سو میں دھوکے میں ہے۔ 2۔ ایک سو میں یہاں آتا ہے۔

الرَّوَاثِدِ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

وادئ قرئی کے باسیوں میں سے سلیم بن مطیر نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے لوگوں کو (اعمال صالحہ کا) حکم ارشاد فرمایا اور آپ نے (اعمال بد سے) لوگوں کو منع فرمایا۔ پھر فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا: قسم بخدا! ہاں (آپ نے پیغام پہنچا دیا۔) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب قریش حکومت پر باہم جھگڑنے لگیں اور عطاء رشوت بن جائے تو تم اسے چھوڑ دو۔ پوچھا گیا: یہ راوی کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ذوالزوائد ہیں۔

بَابُ فِي تَدْوِينِ الْعَطَاءِ (مستحقین عطاء کے نام رجسٹر میں درج کرنے کا بیان)

2571- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ جَيْشًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا بِأَرْضِ فَارِسَ مَعَ أَمِيرِهِمْ وَكَانَ عُمَرُ يُعْقِبُ الْحَيُوشَ فِي كُلِّ عَامٍ فَشَغِلَ عَنْهُمْ عَمْرٌ فَلَمَّا مَرَّ الْأَجَلُ قَعَلَ أَهْلُ ذَلِكَ الشَّعْرِ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِمْ وَتَوَاعَدَهُمْ وَهُمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا عَمْرُ إِنَّكَ عَقَلْتَ عَنَّا وَتَرَكْتَ فِينَا الَّذِي أَمَرَبِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَعْقَابِ بَعْضِ الْغَزَاةِ بَعْضًا
حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے روایت ہے کہ انصار کا ایک لشکر اپنے امیر کے ساتھ سرزمین فارس میں تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر سال (پہلے سے متیم لشکریوں کی جگہ) پیچھے سے لشکر بھیجتے تھے (جو اپنے لشکر کی جگہ جا کر لیتا اور وہ لشکر واپس آ جاتا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے مشغول ہو گئے (یعنی ان کی طرف آپ کی توجہ نہ رہی)۔ چنانچہ جب مقررہ مدت گزر گئی تو اس سرحد پر متعین لشکر (بلا جازت) واپس لوٹ آیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر ناراضگی اور غصے کا اظہار کیا اور انہیں سخت ڈانٹ ڈپٹ کی حالانکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام تھے۔ تو انہوں نے کہا: اے عمر! بلاشبہ آپ ہم سے غافل ہو گئے اور آپ نے ہمارے بارے میں وہ طریقہ چھوڑ دیا ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا یعنی ایک لشکر کے پیچھے دوسرے لشکر کو بھیجا (تاکہ پہلے لوگ زیادہ مدت باہر رہنے کے سبب ازیت و مشقت میں مبتلا نہ ہوں اور نہ ہی ان کے گھروالوں کو کوئی تکلیف پہنچے)۔

2572- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي فِيمَا حَدَّثَهُ ابْنُ لَعْدِيٍّ بِنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِذْ مَنْ سَأَلَ عَنْ مَوَاضِعِ الْفَيْسِ فَهُوَ مَا حَكَمَ فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَأَاهُ الْمُؤْمِنُونَ عَدْلًا مُوَافِقًا لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ جَعَلَ اللَّهُ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ فَرَأَى الْأَعْيُنَ لِلْمُسْلِمِينَ¹ وَعَقَدَ لِأَهْلِ الْأَدْيَانِ ذِمَّةً بِمَا فَرَضَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْجِزْيَةِ لَمْ يَضْرِبَ فِيهَا بِخُنُوسٍ وَلَا مَغْنَمٍ

ابن عدی بن عدی الکندی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اگر کوئی مال فی کے استعمال

1- ایک سو میں لیس لیس نہیں ہے۔

کی جگہوں کے بارے میں پوچھے۔ تو وہ وہی ہے جن کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرما دیا ہے اور مومنوں نے اسے عدل اور حضور نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے موافق دیکھا ہے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری کیا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کے لیے عطا یا مقرر کیے ہیں اور دیگر تمام ادیان والوں کے لیے عقد ذمہ کیا (یعنی ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہے) اور اس کے بدلے ان پر جزیہ لازم کیا ہے اور اس میں نہ تو خمس جاری کیا ہے اور نہ ہی اسے مال غنیمت قرار دیا ہے (کہ اس کی تقسیم اس کی مثل ہو)۔

2573۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان پر حق جاری کر دیا ہے وہ وہی بولتے ہیں (یعنی جب بولتے ہیں تو پھر حق اور سچ ہی کہتے ہیں)۔

فائدہ: یہ حدیث پاک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان کے بارے آفتاب نصف النہار کی مثل واضح اور روشن دلیل ہے۔ لہذا آپ کی ذات پر طعن و تشنیع کرنے والوں کو اپنے نظریات کے بارے نظر ثانی کی ضرورت ہے ورنہ کل قیامت کے دن رسوائی یقینی ہے۔

بَابُ فِي صَفَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَمْوَالِ

اموال میں سے رسول اللہ ﷺ کے انتخاب کا بیان

2574۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ فَارِسِ الْمَعْنِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرِو الزُّهْرَانِي حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى عُمَرَ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ فَجِئْتُهُ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ مُفْضِيًا إِلَى رِمَالِهِ فَقَالَ حِينَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ يَا مَالِ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أُبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَإِنِّي قَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِشَيْءٍ فَأَقْسِمُ فِيهِمْ قُلْتُ لَوْ أَمَرْتُ غَيْرِي بِذَلِكَ فَقَالَ خُذْهَا فَجَاءَهُ يَرْفَأُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَبِيدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالرُّبَيْدِيِّ بْنِ الْعَوَامِرِ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ جَاءَهُ¹ يَرْفَأُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا يَعْنِي عَلِيًّا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَجَلُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْهُمَا قَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ خَيْلًا لَكَ أَتَاهُمَا قَدْ مَا أَوْلَيْكَ النَّعْرَ لِذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَيْتُهُمْ أَقْبَلَ عَلَيَّ أَوْلَيْكَ الرَّهْطُ فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نُورُثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ وَعَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ

1۔ ایک لڑکی سے ہے۔

تَقُومُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نُورُثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَقَالَا نَعَمْ قَالِ فَإِنَّ
اللَّهَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ بِخَاصَّةٍ لَمْ يَخُصَّ بِهَا أَحَدًا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ
فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَكَانَ اللَّهُ
أَفَاءَ عَلَى رَسُولِهِ بَنِي النَّضِيرِ فَوَاللَّهِ مَا اسْتَأْتَرِبَهَا عَلَيْكُمْ وَلَا أَخَذَهَا دُونَكُمْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُ مِنْهَا
نَفَقَةَ سَنَةٍ أَوْ نَفَقَتَهُ وَنَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ أُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَوْلِيكَ الرَّهْطِ فَقَالَ أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ
الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
فَقَالَ أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ فَلَمَّا تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجِئْتَ أَنْتَ وَهَذَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ
وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نُورُثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ
وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ قَوْلِيهَا أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا تَوَقَّى أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ أَنَا وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
وَوَلِيَ أَبِي بَكْرٍ قَوْلِيهَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَلِيهَا فَجِئْتَ أَنْتَ وَهَذَا وَأَنْشَأَ جَبِيحٌ وَأَمْرُكُمْ وَاحِدٌ فَسَأَلْتُنِيهَا فَقُلْتُ إِنْ
شِئْتُمْ أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْكُمْ عَلَى أَنْ عَلَيْكُمْ عَهْدُ اللَّهِ أَنْ تَلِيَّهَا بِالَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلِيهَا فَأَخَذْتُهَا
مِنِّي عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ جِئْتُمَنِي لِأَقْضِيَ بَيْنَكُمْ بِغَيْرِ ذَلِكَ وَاللَّهُ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِغَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ
عَجَزْتُمْ عَنْهَا فَرَدَّهَا إِلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِنَّمَا سَأَلَا أَنْ يَكُونَ يُصِيرُهُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ لَا أَنْهُمَا جَهْلًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
قَالَ لَا نُورُثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَإِنَّهُمَا كَانَا لَا يَطْلُبَانِ إِلَّا الصَّوَابَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَوْقِعْ عَلَيْهِ اسْمَ الْقَسِيمِ أَدْعُهُ عَلَى مَا هُوَ
عَلَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْبَرٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ
وَهُمَا يَعْنِي عَلِيًّا وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ
قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَرَادَ أَنْ لَا يُوقِعَ عَلَيْهِ اسْمُ قَسِيمٍ

حضرت مالک بن اوس بن الحدثان نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ جب دن خوب چڑھ آیا تو میں آپ کے پاس حاضر ہوا، تو میں نے آپ کو ایک ایسی چار پائی پر بیٹھے ہوئے پایا جو بستر سے خالی تھی۔ جب میں آپ کے پاس داخل ہوا تو آپ نے فرمایا: اے مالک! تیری قوم کے کچھ لوگ آئے تھے اور میں نے ان کے بارے میں کچھ چیزوں کا حکم دیا ہے۔ پس تم وہ مال ان میں تقسیم کر دو۔ میں نے کہا: اگر آپ اس کام کے لیے میرے سوا کسی اور کو حکم فرمائیں۔ تو آپ نے فرمایا: یہ مال لے لو (اور ان میں تقسیم کر دو)۔ پس اتنے میں آپ کا آزاد کردہ غلام اور دربان یرفاء آیا اور اس نے کہا: اے امیر المومنین! (باہر دروازے پر) حضرات عثمان بن عفان، عبدالرحمن بن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم (حاضر ہیں)، کیا انہیں اندرانے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ اس نے انہیں اجازت دی اور وہ اندر آ گئے۔ پھر دوبارہ یرفاء آیا اور اس نے کہا: اے امیر المومنین! (باہر دروازے پر) حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما (حاضر ہیں)

کیا آپ کی طرف سے انہیں اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ اس نے انہیں اجازت دی اور وہ اندر داخل ہوئے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! آپ میرے اور اس یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان فیصلہ فرمادیجئے۔ پھر ان دونوں میں سے بھی کسی نے کہا: ہاں۔ اے امیر المومنین! ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرمادیجئے اور انہیں راحت پہنچائیے۔ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ ان دونوں نے ہی ان افراد کو اسی کام کے لیے پہلے بھیجا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں حوصلہ رکھو، جلدی نہ کرو۔ پھر آپ اس جماعت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اس اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں۔ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم گروہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے (اس میں میراث جاری نہیں ہوتی؟) انہوں نے جواب دیا: ہاں (ہم جانتے ہیں) پھر آپ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تم دونوں کو اس اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ کیا تم دونوں جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم گروہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا، مال میں سے جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے (اس میں میراث جاری نہیں ہوتی)۔ تو ان دونوں نے کہا: ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ کو ایسی خصوصیات کے ساتھ خاص کیا ہے جن کے ساتھ لوگوں میں سے کسی کو بھی خاص نہیں کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ) ”اور جو مال پلٹا دیے اللہ نے اپنے رسول کی طرف سے ان سے لے کر تو نہ تم نے اس پر گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو تسلط بخشا ہے جس پر چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔“ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ پر بنی نضیر کے مال لوٹا دیے۔ لیکن قسم بخدا! آپ ﷺ نے اس کے سبب تم پر کسی اور کو ترجیح نہیں دی اور نہ ہی تمہیں عطا کیے بغیر اس سے صرف خود لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے سال کا خرچہ یا اپنا اور اپنے گھر والوں کے لیے سال کا خرچہ لے لیتے تھے (یہ شک راوی کو ہے) اور جو باقی بچ جاتا اسے دیگر مال غنیمت کے ساتھ برابر کر دیتے (یعنی مال غنیمت کی طرح اسے بھی خرچ کرتے)۔ پھر آپ اس جماعت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اس اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں: کیا تم اس کے بارے جانتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر آپ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تم دونوں کو اس اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ کیا تم دونوں بھی اسے جانتے ہو؟ دونوں نے کہا: ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں۔ پس تم اور یہ (مراد حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ہیں) دونوں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ تم اپنے بھتیجے سے (یعنی رسول اللہ ﷺ سے) اپنی میراث کا مطالبہ کر رہے تھے اور یہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) اپنی رفیقہ حیات (حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا) کی ان کے باپ (کی جانب) سے میراث کا مطالبہ کر رہے تھے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو مال ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے اور

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچ بولنے والے ہیں، نیکوکار ہیں اور راہ ہدایت پر گامزن حق کے تابع ہیں۔ پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی اس کے والی رہے اور جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو میں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بھی خلیفہ ہوں۔ پس جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ میں اس مال کا والی رہوں، میں اس کا والی رہا۔ پھر تم اور یہ دونوں آئے۔ تم دونوں اکٹھے تھے اور تم دونوں کا معاملہ ایک تھا اور تم دونوں نے مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا: اگر تم دونوں چاہو تو میں مال تم دونوں کے حوالے کر دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ تم اس مال کے اسی طرح متولی رہو گے جس طرح رسول اللہ ﷺ اس کے متولی تھے۔ پس تم دونوں نے اس شرط پر یہ مال مجھ سے لے لیا۔ پھر تم دونوں میرے پاس آئے کہ میں تم دونوں کے مابین اس کے سوا کوئی اور فیصلہ کروں۔ قسم بخدا! میں تم دونوں کے درمیان اس کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کروں گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے (یعنی میں ہرگز کبھی بھی اس کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کروں گا)۔ سوا اگر تم اس مال کا اہتمام کرنے سے عاجز آ گئے ہو، تو تم دونوں اسے میری طرف واپس لوٹا دو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ان دونوں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ آپ سے ہمارے درمیان نصف نصف کر دیں (تاکہ ہم علیحدہ علیحدہ اس کا اہتمام کر سکیں) نہ یہ کہ دونوں اس سے ناواقف تھے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ کیونکہ وہ دونوں بھی (اپنے طور پر) راہ صواب تلاش کر رہے تھے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس پر تقسیم کا نام ہی واقع نہیں کروں گا بلکہ اسے اسی حال پر چھوڑے رکھوں گا جس پر یہ پہلے تھا (کیونکہ تقسیم ملکیت کا تقاضا کرتی ہے اور ملکیت میراث بننے کا اور یہ مال نہ کسی کی ملکیت ہے اور نہ ہی میراث)۔

محمد بن عبید، محمد بن ثور نے معمر بن الزہری عن مالک بن انس کی سند سے یہی قصہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں یعنی حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما اس مال کے بارے میں باہم تنازع کرتے تھے جو مال بنی نضیر کے مالوں میں سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمایا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اس پر تقسیم کا اسم واقع نہ ہو۔

2575۔ حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُتَعَنِيُّ أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَّثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَالِصًا يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ قَوْلًا سَنَةً فَمَا بَقِيَ جَعَلَ فِي الْكُرَاعِ وَعَدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ مَالِك بن اوس بن حدثان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ کو اس طرح عطا فرمائے کہ نہ مسلمانوں نے اس پر گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ۔ وہ مال خالصتہً رسول اللہ ﷺ کے لیے تھا، جسے آپ اپنے ال بیت پر خرچ کرتے تھے۔ ابن عبید نے کہا ہے: آپ اس سے اپنے گھر والوں کے لیے ایک سال کا خرچہ لے لیتے تھے اور جو باقی بچ جاتا، اسے آپ گھوڑے خریدنے اور سامان جہاد کی تیاری کے لیے

صرف کرتے تھے۔ ابن عبدہ نے کہا ہے کہ آپ سے گھوڑے خریدنے اور، تھیار وغیرہ خریدنے میں خرچ کرتے تھے۔
2576۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اسْتَعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ الرَّهْرِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ الرَّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ هَذِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاصَّةٌ قُرَى عَرَيْنَةَ فَذَكَ وَكَذَا وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَالَّذِينَ تَبَوَّأُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ فَاسْتَوْعَبَتْ هَذِهِ آيَةُ النَّاسِ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا لَهُ فِيهَا حَقٌّ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ حَظًّا إِلَّا بَعْضٌ مَنْ تَنَلِكُونَ مِنْ أَرْقَائِكُمْ

حضرت زہری نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ وہ مال جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول معظم ﷺ کو ان سے عطا فرمایا اور تم نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ۔ زہری نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مال خالصتہ رسول اللہ ﷺ کے لیے تھا اور اس آیت کے سبب عرینہ کی بستیاں فدک وغیرہ آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہو گئیں۔ اور اسی طرح کہ یہ آیت (ترجمہ) ”جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول معظم ﷺ پر بستی کے رہنے والوں سے لوٹایا تو وہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور رسول معظم ﷺ کے لیے، رشتہ داروں کے لیے، یتیموں کے لیے، مساکین اور مسافروں کے لیے اور ان فقراء کے لیے جنہیں ان کے گھروں اور ان کے مالوں سے نکالا گیا اور (اس مال میں) ان کا بھی حق ہے جو دار ہجرت میں مقیم ہیں اور ایمان میں (ثابت قدم) ہیں مہاجرین (کی آمد) سے پہلے اور (اس مال میں) ان کا بھی حق ہے جو ان کے بعد آئے۔ پس یہ آیت تمام لوگوں کا گھیراؤ کیے ہوئے ہیں اور اب مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں رہا مگر اس کا اس مال میں حق ہے۔ ایوب نے کہا ہے، یا کہا: اس کا اس میں حصہ ہے۔ سوائے ان غلاموں اور کنیزوں کے جن کے تم مالک ہوتے ہو۔

2577۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اسْتَعِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى وَهَذَا لَفْظٌ حَدِيثِهِ كُلُّهُمْ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْبَرٌ وَفَدَكٌ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ حُبْسًا لِنَوَائِبِهِ وَأَمَّا فَدَكٌ فَكَانَتْ حُبْسًا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ وَأَمَّا خَيْبَرٌ فَجَزَأُهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ جُزْأَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَجُزْأًا نَفَقَةً لِأَهْلِهِ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ

حضرت مالک بن اوس بن الحدثان نے بیان کیا ہے کہ اس معاملے میں جس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا تھا وہ یہ ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کے لیے مختص اموال تین قسم کے تھے: (اموال) بنی نضیر، (اموال) خیبر اور (اموال) فدک۔ پس ان میں سے بنی نضیر کے اموال آپ ﷺ کی ذاتی حاجات و ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مختص تھے اور اموال فدک مسافروں کی حاجت کو پورا کرنے کے لیے مخصوص تھے اور رہے اموال خیبر تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں تین اجزاء میں تقسیم کیا

ہوا تھا۔ ان میں سے دو جز عام مسلمانوں کے لیے تھے اور ایک جز آپ کے گھر والوں کے خرچہ کے لیے مقرر تھا۔ اور جو کچھ آپ کے گھر والوں کے خرچہ سے بچ جاتا تو آپ اسے فقراء مہاجرین کے درمیان خرچ کرتے تھے۔

2578۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبِ الْهَمْدَانِيِّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُرْسِلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا النَّوَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا عَمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مِنْهَا شَيْئًا حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحَضِرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَإِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا النَّوَالِ يَعْنِي مَالَ اللَّهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَاكِلِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى أَنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَازِزِ وَعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَغَلَبَهُ عَلَى عَلَيْهَا وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكَ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ لِحَقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ دَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دختر نیک اختر حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے خلیفہ الرسول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا اور ان سے رسول اللہ ﷺ کی اس میراث کا مطالبہ کیا جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ طیبہ، فدک اور خیبر کے خمس میں جو کچھ باقی رہا تھا، میں سے عطا فرمائیں۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو مال (مال کی صورت میں) ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ بلاشبہ آل محمد ﷺ اس مال سے صرف کھا سکتے ہیں (یعنی اپنے اخراجات کی مقدار مال لے سکتے ہیں) اور قسم بخدا! میں رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں کسی شے کو اس کی اس حالت سے تبدیل نہیں کروں گا جس پر وہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں تھی اور میں یقیناً اس میں اسی طریقہ کے مطابق عمل کروں گا جس کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے اس میں عمل کیا۔ نتیجہً حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو اس میں سے کوئی

شے (بطور میراث) دینے سے انکار کر دیا۔

فائدہ: صرف اس لیے کہ ان کے سامنے اپنے آقا کریم کا ارشاد تھا کہ ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ بطور میراث تقسیم نہیں ہو سکتا بلکہ صدقہ ہے۔ لہذا یہاں سے کوئی بھی ایسا مفہوم نکالنا جس کے الفاظ متحمل نہ ہوں اور وہ بارگاہ صدیقیت کے آداب کے یکسر منافی اور خلاف ہو اپنی عاقبت کو بگاڑنے اور گدلا کرنے کے مترادف ہے۔

عمر و بن عثمان حمصی، شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے اور عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے کہ انہیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث کے بارے خبر دی زہری نے بیان کیا ہے کہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے صدقہ کے اس مال کا مطالبہ کرتی تھی جو آپ کو مدینہ طیبہ، فدک اور خمس خیبر کے باقی مال سے ملا تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور (مال میں سے) جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ اس اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے آل محمد ﷺ صرف کھا سکتے ہیں اور ان کے کھانے کی ضرورت سے زیادہ ان کے لیے کوئی شے نہیں ہے۔

حجاج بن ابی یعقوب، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن سعد نے صالح سے اور انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: مجھے عروہ نے خبر دی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسے اس حدیث کے بارے بتایا۔ اس میں ہے: پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا (مطالبہ پورا کرنے سے) انکار کر دیا اور کہا: میں کسی شے کو ترک کرنے والا نہیں، (بلکہ) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جس طرح کا عمل کرتے تھے میں اسی کے مطابق عمل کروں گا۔ کیونکہ مجھے یہ خوف ہے کہ اگر میں نے آپ ﷺ کے معمولات میں سے کسی کو ترک کیا تو میں (راہ حق سے) پھسل جاؤں گا۔ بعد ازاں آپ ﷺ کا مدینہ طیبہ میں جو صدقے کا مال تھا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی ولایت اور حفاظت میں دے دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس پر غالب آگئے۔ اور رہا خیبر اور فدک کا مال، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں مالوں کو روک لیا اور فرمایا: یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کا صدقہ ہیں اور یہ دونوں مال آپ ﷺ کے حقوق اور پیش آنے والی حاجات میں استعمال ہوتے ہیں اور ان دونوں کا اختیار اس کے پاس ہوگا جسے ولایت عامہ (خلافت) حاصل ہوگی۔ زہری کہتے ہیں: وہ دونوں آج دن تک اسی حال پر ہیں۔

2579۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ فِي قَوْلِهِ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ فَدَكٍ وَقَوْمِي قَدْ سَبَّاهَا لَا أَحْفَظُهَا وَهِيَ مُحَاصِرٌ قَوْمًا آخِرِينَ فَأَزْ سَدُوا إِلَيْهِ بِالصُّدْحِ قَالَ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ يَقُولُ بِغَيْرِ قِتَالٍ قَالَ الرَّهْرِيُّ وَكَانَتْ بَنُو النَّضِيرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَالِصًا لَمْ يَفْتَحُوهَا عَنُوةً افْتَتَحُوهَا عَلَى صُلْحٍ فَتَقَسَّمَهَا النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ لَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا رَجُلَيْنِ كَانَتْ بِهِمَا حَاجَةٌ

زہری نے قول باری تعالیٰ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ کے تحت کہا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ال فدک

اور کئی بستی والوں سے صلح کی۔ حضرت زہری نے تو ان کا نام لیا تھا لیکن راوی کو یاد نہیں رہا۔ اس وقت آپ ﷺ دوسری قوم (اہل خیبر) کا محاصرہ کیے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے آپ ﷺ کی طرف صلح کا پیغام بھیجا۔ رب کریم نے فرمایا: پس تم نے اس پر نہ گھوڑے دوڑاے اور نہ ہی اونٹ۔

گویا رب کریم فرما رہا ہے کہ تم نے وہ مال بغیر قتال کے حاصل کیا۔ زہری نے کہا: بنی نضیر کے اموال خالصہ حضور نبی مکرم ﷺ کے لیے تھے (کیونکہ) صحابہ کرام نے انہیں تلوار کی قوت سے فتح نہیں کیا تھا۔ بلکہ انہیں صلح کے ساتھ فتح کیا تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان اموال کو مہاجرین کے درمیان تقسیم کیا اور انصار کو ان میں سے کوئی شے نہ عطا فرمائی سوائے دو آدمیوں کے، کیونکہ یہ دونوں بہت زیادہ حاجت مند تھے۔

2580۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْبُغَيْرَةِ قَالَ جَمَعَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ لَهُ فِدْكَ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُودُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا أَيْمَهُمْ وَإِنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَأَبَى فَكَانَتْ كَذَلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وُلِيَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمِلَ فِيهَا بِتَاعِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَيَاتِهِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وُلِيَ عُمَرُ عَمِلَ فِيهَا بِشَيْءٍ مَا عَمِلَ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ثُمَّ أَقْطَعَهَا مَرْوَانَ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ أَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ لَيْسَ لِي بِحَقِّ وَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ رَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ يَعْنِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَوَلِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْخِلَافَةَ وَغَلَّتْهُ أَرْبَعُونَ أَلْفَ دِينَارٍ وَتَوَتَّى وَغَلَّتْهُ أَرْبَعُ مِائَةِ دِينَارٍ وَلَوْ بَقِيَ لَكَانَ أَقْلًا،

حضرت مغیرہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے بنی مروان کو جمع کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے فدک کی آمدن مختص تھی۔ آپ اس سے خرچ کرتے تھے اور اس سے بنی ہاشم کے چھوٹوں پر احسان کرتے اور انہیں فوائد باہم پہنچاتے تھے اور آپ اسی مال سے بیواؤں کے نکاح کرتے تھے۔ تو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ آپ فدک انہیں عطا فرمادیں لیکن آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں اسی طرح رہا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ پھر جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ نے بھی اس میں اسی طرح کا عمل کیا جیسے حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں کیا تھا۔ یہاں تک کہ ان کا بھی وصال ہو گیا۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ نے بھی اس مال میں اسی طرح تصرف کیا جیسے حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ یہاں تک کہ ان کا بھی وصال ہو گیا۔ پھر مروان نے اسے اپنے لیے علیحدہ کر لیا (یعنی اپنے قبضے میں لے لیا) پھر یہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے قبضے میں آ گیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک ایسا عمل دیکھا ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ الزہراء

رضی اللہ عنہا کو منع کیا تھا میرے لیے اس میں کوئی حق نہیں اور میں تمہیں اس پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس مال کو اسی حال پر لوٹا دیا ہے جس پر وہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں تھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ مسند خلافت کے والی بنے اس وقت آپ کی پونجی چالیس ہزار دینار تھی اور جب آپ کا وصال ہوا تو اس وقت آپ کی پونجی چار سو دینار تھی اور اگر آپ زندہ باقی رہتے تو یہ مزید کم ہو جاتے۔

2581۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضِيلِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُبَيْعٍ عَنِ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لِي أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَطْلُبُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَطْعَمَ نَبِيًّا طُعْمَةً فَهِيَ لِلَّذِي يَقُومُ مِنْ بَعْدِهِ ابْنُ الطَّفِيلِ نے بیان کیا ہے کہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور حضور نبی کریم ﷺ کا جانب سے اپنی میراث کا مطالبہ کرنے لگیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جب اللہ تعالیٰ نبی کو مال فی عطا فرماتا ہے تو وہ اس کے بعد اس کی (ولایت میں) ہوتا ہے جو اس کا نائب اور خلیفہ ہوتا ہے۔

2582۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَبَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقْتَسِمُوا⁽¹⁾ دِينَارًا مَا تَرَكَتْ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَوْئِنَةٌ عَامِلٍ فَهُوَ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ مَوْئِنَةٌ عَامِلٍ يَعْنِي أَكْرَهًا الْأَرْضِ⁽²⁾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میری وراثت ایک دینار بھی تقسیم نہیں کی جائے گی۔ میں نے اپنی ازواج کے نفقہ اور اپنے عاملوں کی مشقت و اجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: موائنہ عاملی سے مراد زمین میں کام کرنے والوں کی اجرت ہے۔

2583۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ حَدِيثًا مِنْ رَجُلٍ فَأَعَجَبَنِي فَقُلْتُ اكْتُبْ لِي فَأَتَى بِهِ مَكْتُوبًا مُذَبَّرًا دَخَلَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ عَلَى عَمْرٍو وَعِنْدَهَا طَلْحَةُ وَالرَّبِيعُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَسَعْدٌ وَهَمَّا يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عَمْرٍو لَطْحَةَ وَالرَّبِيعُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَسَعْدٌ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ مَالِ النَّبِيِّ صَدَقَةٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ أَهْلُهُ وَكَسَاهُمْ إِنَّا لَا نُورِثُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْفِقُ مِنْ مَالِهِ عَلَى أَهْلِهِ وَيَتَصَدَّقُ بِفَضْلِهِ ثُمَّ تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلِيهَا أَبُو بَكْرٍ سَنَتَيْنِ فَكَانَ يَصْنَعُ الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ

ابو البختري نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک آدمی سے ایک حدیث سنی اور وہ مجھے پسند آئی، تو میں نے کہا: یہ مجھے لکھ دے۔ پس وہ اسے صاف اور (مخاطب) لکھ کر لے آیا (کہ) حضرت عباس اور حضرت علی، حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے پاس

1۔ ایک نر میں لایق تقسیم ہے۔ 2۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف بیروت میں ہیں۔

آئے اور آپ کے پاس حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ اور وہ دونوں آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم سے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبی علیہ السلام کا ہر مال صدقہ ہے۔ سوائے اس کے جو اس نے اپنے گھر والوں کو کھلایا اور انہیں پہنایا (یعنی سوائے اس مال کے جو ان کے کھانے پینے کی ضرورت ہو) بے شک ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ان تمام نے کہا: کیوں نہیں۔ ہم جانتے ہیں آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے مال سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے تھے اور جو بیچ جاتا تھا وہ صدقہ کر دیتے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دو برس تک اس کے والی رہے اور آپ بھی اسی طرح تصرف کرتے تھے جس طرح رسول اللہ ﷺ تصرف کرتے رہے۔ پھر آگے حضرت مالک بن اوس کی حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔

2584۔ حَدَّثَنَا الْقَعْبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوِّفِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَيَسْأَلَنَّهُ تُنْهَنَ (1) مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قُلْتُ أَلَا تَتَّقِينَ اللَّهَ أَلَمْ تَسْمَعَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ وَإِنَّمَا هَذَا الْمَالُ لِأَلِ مُحَمَّدٍ لِنَابَتِهِمْ وَلِضَيْفِهِمْ فَإِذَا مِتُّ فَهُوَ لِي وَلِی الْأُمْرِ مِنْ بَعْدِي

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنے کا ارادہ کیا کہ وہ آپ سے حضور نبی کریم ﷺ کی میراث سے اپنے آٹھویں حصہ کے بارے پوچھیں۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے؟

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابراہیم بن حمزہ، حاتم بن اسماعیل نے اسامہ بن زید عن ابن شہاب کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اس میں ہے کہ میں نے کہا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی نہیں۔ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ بلاشبہ یہ مال (مال نے) آل محمد ﷺ کی حاجات کو پورا کرنے کے لیے اور ان کے مہمانوں کی خدمت کے لیے ہے اور جب میں فوت ہو جاؤں تو یہ اس کے سپرد ہوگا جو میرے بعد خلیفہ اور والی ہوگا۔

بَابُ فِي بَيَانِ مَوَاضِعِ قَسْمِ الْخُسُفِ وَسَهْمِ ذِي الْقُرْبَى
خمس اور قرابتداروں کے حصہ کی تقسیم کے مواقع کا بیان

2585۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں بالسیرات کا لفظ ہے۔

يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الرَّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ جَاءَهُ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يُكَلِّمَانِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا قَسَمَ مِنَ الْخُمْسِ بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَسَمْتَ لِإِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا وَقَرَأْتَنَا وَقَرَأْتَهُمْ مِنْكَ وَاحِدَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ مِنْ ذَلِكَ الْخُمْسِ كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمْسَ نَحْوَ قَسَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِيهِمْ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعْطِيهِمْ مِنْهُ وَعُثْمَانُ بَعْدَهُ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ وہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس بارے میں بات کرنے آئے کہ آپ ﷺ نے خمس بنی ہاشم اور بنی مطلب میں تقسیم کیا ہے۔ سو میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمارے بھائیوں بنی مطلب کے مابین تو تقسیم کیا ہے اور آپ نے ہمیں کوئی شے عطا نہیں فرمائی حالانکہ آپ سے ہماری اور ان کی قرابت ایک جیسی ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک شے ہیں۔ حضرت جبیر نے بیان کیا: آپ ﷺ نے اس خمس میں سے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کے لیے کوئی شے تقسیم نہیں کی جیسا کہ آپ نے اسے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے لیے تقسیم کیا۔ فرمایا: پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خمس رسول اللہ ﷺ کی تقسیم کی طرح تقسیم کرتے رہے۔ مگر یہ کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے قرابتداروں کو کچھ عطا نہیں کیا جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ انہیں دیتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ انہیں دیتے تھے اور اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی۔

2586- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَقْسِمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ مِنَ الْخُمْسِ شَيْئًا كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمْسَ نَحْوَ قَسَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمَا كَانَ يُعْطِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ عُمَرُ يُعْطِيهِمْ وَمَنْ كَانَ بَعْدَهُ مِنْهُمْ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس میں سے کوئی شے نہ دی۔ جس طرح کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کے مابین خمس تقسیم کیا۔ اور پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خمس اسی طرح تقسیم کرتے تھے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ تقسیم کرتے تھے۔ مگر یہ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قرابتداروں کو نہ دیتے تھے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ انہیں دیتے تھے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی انہیں دیتے تھے اور وہ بھی جو آپ کے بعد تھے۔

2587- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى فِي بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكَ بَنِي نَوْفَلٍ وَبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حَتَّى آتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ لِمَ بَنُو هَاشِمٍ لَا

تُكْرَهُ فَضْلَهُمْ لِمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَكَ اللَّهُ بِهِ مِنْهُمْ فَمَا بَالُ إِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْنَا وَقَرَّابَتْنَا وَاحِدَةً
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَأَنْفَتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَإِنَّا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ
أَصَابِعِهِ ﷺ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: جب غزوہ خیبر ہو تو رسول اللہ ﷺ نے ذوی القربیٰ کا حصہ بنی ہاشم اور
بنی مطلب میں تقسیم کیا اور بنی نوفل اور بنی عبد شمس کو چھوڑ دیا۔ چنانچہ میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ چل پڑے
یہاں تک کہ ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آگئے اور ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیؑ یہ بنو ہاشم ہیں، ہم ان کی (عظمت
) فضیلت کا قطعاً انکار نہیں کرتے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان میں سے پیدا فرمایا ہے۔ لیکن ہمارے بھائیوں بنی
مطلب کا کیا حال ہے کہ آپ نے انہیں عطا فرمایا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے حالانکہ ہماری قرابت اور رشتہ داری تو ایک جیسی
ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ہم اور بنو مطلب نہ کبھی زمانہ جاہلیت میں جدا ہوئے ہیں اور نہ اسلام میں۔ بلاشبہ ہم
اور وہ ایک شے ہیں اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کے درمیان جال بنایا۔

فائدہ: عدم افتراق کا اشارہ اس بایکٹ کی طرف ہے جو بنو کنانہ اور قریش نے مل کر بنی ہاشم اور بنی مطلب کے خلاف
ایک معاہدہ کی صورت میں کیا اور پھر اس معاہدے کو دیمک کھا گئی۔ تراز والسعة
2588۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَجَلِيُّ حَدَّثَنَا وَكَيْعَمٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الشُّدَيْبِيِّ فِي ذِي الْقُرْبَى قَالَ هُمْ
بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

سدی نے ذوی القربیٰ کے بارے میں کہا ہے کہ ان سے مراد بنو عبدالمطلب ہیں۔

2589۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ هُرْمُزَانَ نَجْدَةَ
الْحَرُورِيِّ حِينَ حَجَّ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أُرْسِلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى وَيَقُولُ لِمَنْ تَرَاهُ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ لِقُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَسَمَهُ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ كَانَ عَمْرُ عَرَضَ عَلَيْنَا مِنْ ذَلِكَ عَرَضًا رَأَيْنَاهُ
دُونَ حَقِّهَا فَرَدَدْنَاهُ عَلَيْهِ وَأَبَيْنَا أَنْ نَقْبَلَهُ

یزید بن ہرمز نے بیان کیا ہے کہ (رئیس الخوارج) نجدہ الحروری نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت و ابتلاء
کے دنوں میں حج کیا، تو اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف کسی کو بھیجا۔ اور اس نے آپ سے ذوی القربیٰ
کے حصہ کے بارے میں سوال کیا اور یہ کہا کہ آپ کی رائے میں یہ کسے دیا جائے گا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کے قرابتداروں کے لیے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے انہیں کے لیے تقسیم کیا ہے۔ حضرت عمر رضی
اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ ہمیں پیش فرمایا تو ہم نے اسے اپنے حق سے کم دیکھا۔ لہذا ہم نے اسے انہیں واپس لوٹا دیا اور ہم
نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

2590۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ وَلَئِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُشِسَ الْخُمُسِ فَوَضَعْتُهُ مَوَاضِعَهُ حَيَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَحَيَاةَ أَبِي بَكْرٍ وَحَيَاةَ عُمَرَ فَإِنِّي بِسَالٍ فِدَعَانِي فَقَالَ خُذْهُ فَقُلْتُ لَا أُرِيدُهُ قَالَ خُذْهُ فَأَنْتُمْ أَحَقُّ بِهِ قُلْتُ قَدْ اسْتَعْنَيْتَنَا عَنْهُ فَجَعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خمس کے خمس پر والی مقرر کیا۔ پس میں اسے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ میں اس کے مقامات پر خرچ کرتا رہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مال آیا تو آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اسے لے لو۔ میں نے کہا: میں اسے نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا: اسے لے لو۔ پس تم اس کے زیادہ حقدار ہو۔ میں نے جواب دیا: ہم اس سے مستغنی ہو گئے ہیں۔ پھر آپ نے اسے بیت المال میں جمع کر دیا۔

2591- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيدِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ اجْتَمَعْتُ أَنَا وَالْعَبَّاسُ وَفَاطِمَةُ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رَأَيْتَ أَنْ تُؤْتِيَنِي حَقَّنَا مِنْ هَذَا الْخُمُسِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَأَقْسِمُ بِحَيَاتِكَ كَيْ لَا يَنْزِعَ عَنِّي أَحَدٌ بَعْدَكَ فَاَفْعَلْ قَالَ فَفَعَلَ ذَلِكَ قَالَ فَقَسَمْتُ حَيَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَلَيْتُهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى إِذَا كَانَتْ آخِرُ سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنَّهُ أَتَاهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَعَزَلَ حَقَّنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقُلْتُ بِنَاءَ عَنِّي الْعَامِرِ غَنِيٍّ وَبِالسُّلَيْبِيِّنَ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَارْدُدْهُ عَلَيْهِمْ فَارْدُدْهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ لَمْ يَدْعُ عَنِّي إِلَيْهِ أَحَدٌ بَعْدَ عُمَرَ فَلَقِيْتُ الْعَبَّاسَ بَعْدَ مَا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ حَرَمَتْنَا الْغَدَاةَ شَيْئًا لَا يُرَدُّ عَلَيْنَا أَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا دَاهِيًا حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا آپ فرماتے ہیں: میں حضرت عباس، حضرت فاطمہ الزہراء اور حضرت زید بن حارثہ (رضی اللہ عنہم) سب حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جمع ہوئے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ بہتر خیال فرمائیں تو کتاب اللہ کے مطابق خمس میں سے ہمارے حق کا آپ مجھے والی بنا دیں اور میں اسے آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں تقسیم کروں تاکہ آپ کے بعد کوئی مجھ سے جھگڑا نہ کرے۔ آپ ایسا کر دیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسی طرح کر دیا۔ آپ کہتے ہیں: پھر میں اسے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں تقسیم کرتا رہا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے اس کا والی مقرر کیا۔ یہاں تک کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عمر کا آخری سال تھا تو ان کے پاس بہت سا مال آیا۔ آپ نے ہمارا حق علیحدہ کیا اور پھر مجھے بلا بھیجا (اور تقسیم کے لیے کہا)۔ تو میں نے کہا: اس سال ہم اس سے مستغنی ہیں اور عام مسلمانوں کو اس کی حاجت اور ضرورت ہے، لہذا تم یہ مال ان میں تقسیم کر دو۔ پس آپ نے وہ مال انہیں کی طرف لوٹا دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کسی نے مجھے ایسے مال کی تقسیم کے لیے نہیں بلایا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلا تو میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملا۔ تو انہوں نے فرمایا: اے علی! تو نے ہمیں آج اس مال سے محروم کر دیا ہے۔ اب ہم پر یہ مال کبھی نہ لوٹایا جائے گا۔ آپ بہت زیرک آدمی تھے۔

2592۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ تَوْفَلِ الْهَاشِمِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ زَبِيْعَةَ بْنَ الْحَارِثِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفُضْلِ بْنِ عَبَّاسِ ابْنِ تَيْمِيَّةٍ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَقُولًا لَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ بَلَّغْنَا مِنَ السِّنِّ مَا تَرَى وَأَحْبَبْنَا أَنْ تَتَزَوَّجَ وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَكْبَرُ النَّاسِ وَأَوْصَلُهُمْ وَلَيْسَ عِنْدَ آبَائِنَا مَا يُصَدِّقَانِ عَنَّا فَاسْتَعِينَا يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَلَنُوَدِّ إِلَيْكَ مَا يُؤَدِّي الْعُقَالُ وَلَنُصِبُ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ مَرْفِقٍ قَالَ فَأَتَى (1) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ لَنَا إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا وَاللهِ لَا نَسْتَعْبِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَبِيعَةُ هَذَا مِنْ أَمْرِكَ قَدْ نِلْتَ صَهْرَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَمْ نَحْسُدْكَ عَلَيْهِ فَأَلْقَى عَلِيٌّ رِدَائَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنَا أَبُو حَسَنِ الْقَرْمُ وَاللهِ لَا أَرِيْمُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْكُمْ ابْنَاهُ بِجَوَابِ (3) مَا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَاذْهَبِي إِلَى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى تُوَافِقَ صَلَاةَ الظُّهْرِ قَدْ قَامَتْ فَصَلِينَا مَعَ النَّاسِ ثُمَّ أَسْرَعْتُ أَنَا وَالْفُضْلُ إِلَى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُنْنَا بِالْبَابِ (5) حَتَّى أَتَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَأَخَذَ بِأُذُنِي وَأَذُنِ الْفُضْلِ ثُمَّ قَالَ أَخْرِجَا مَا تَصْرَفَانِ ثُمَّ دَخَلَ فَأَذِنَ لِي وَبِلِلْفُضْلِ قَدْ دَخَلْنَا فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ قَلِيلًا ثُمَّ كَلَّمْتُهُ أَوْ كَلَّمْتُهُ الْفُضْلُ قَدْ شَكَّ فِي ذَلِكَ عَبْدُ اللهِ قَالَ كَلَّمْتُهُ بِالْأَمْرِ (6) الَّذِي أَمَرْنَا بِهِ أَبَوَانَا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَاعَةً وَرَفَعَ بَصَرَهُ قَبْلَ سَقْفِ الْبَيْتِ حَتَّى طَالَ عَلَيْنَا أَنَّهُ لَا يَرْجِعُ إِلَيْنَا شَيْئًا حَتَّى رَأَيْنَا زَيْنَبَ تَلْمَعُ مِنْ وَرَيْهِ الْحِجَابِ يَبِيدُهَا تَرِيدُ أَنْ لَا تَعْجَلَا وَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي أَمْرِنَا ثُمَّ خَفَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ فَقَالَ لَنَا إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَةُ إِتَّهَمِي أَوْ سَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِي لِأَنَّ مُحَمَّدًا أَدْعُو لِي تَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ فَدَعَى لَهُ تَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ يَا تَوْفَلُ أَنْتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَأَنْتَ كَحَيِّ تَوْفَلٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَدْعُو لِي مَحْبِئَةَ بَنِي جَوْ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُبَيْدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَخْسَاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِمَحْبِئَةَ أَنْتَ وَالْفُضْلُ فَأَنْكَحَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قُمْ فَأُصَدِّقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُسِيسِ كَذَا وَكَذَا لَمْ يُسَيِّهْ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ

عبدال مطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب نے بیان کیا ہے کہ ان کے باپ ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب دونوں نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو کہا: تم دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ ﷺ سے عرض کرو: یا رسول اللہ! ہم اتنی عمر کو پہنچ چکے ہیں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ لہذا ہم پسند کرتے ہیں کہ ہم شادی کر لیں اور آپ یا رسول اللہ! لوگوں سے بڑھ کر نیکو کار ہیں اور آپ ان سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے ہیں اور

1۔ ایک نسخہ میں یہاں ایسا ہے۔
 2۔ ایک نسخہ میں ابنا کہا ہے۔
 3۔ ایک نسخہ میں بجواب کے بجائے بحور ہے۔
 4۔ ایک نسخہ میں ابی باب حجرة النبى ﷺ کے الفاظ نہیں ہیں۔
 5۔ ایک نسخہ میں عن الہاب ہے۔
 6۔ ایک نسخہ میں بالامر نہیں ہے۔

ہمارے والدین کے پاس اتنا مال نہیں کہ وہ ہماری طرف سے مہر ادا کریں۔ پس یا رسول اللہ! ﷺ آپ ہمیں صدقات وصول کرنے پر عامل مقرر کر دیں۔ ہم آپ کو اتنا مال صدقہ دیں گے جتنا دوسرے عمال دیتے ہیں اور صدقہ وصول کرنے کی اجرت ہم لے لیں گے۔ ہم اسی حال پر تھے (ابھی ہم باتیں کر رہے تھے) کہ اتنے میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آگئے اور انہوں نے ہمیں کہا: بے شک قسم بخدا! رسول اللہ ﷺ تم میں سے کسی کو صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل مقرر نہ کریں گے۔ تو ربیعہ نے ان سے کہا: یہ بات تمہارے حسد کی وجہ سے ہے حالانکہ تم رسول اللہ ﷺ کے داماد بنے ہو اور ہم نے تو اس پر تمہارے بارے میں کوئی حسد نہیں کیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہاں اپنی چادر بچھائی اور پھر اس پر لیٹ گئے اور فرمایا: میں ابوالحسن ہوں اور معاملہ فہمی اور تجربہ میں سب سے آگے ہوں۔ قسم بخدا! میں اسی جگہ پڑا رہوں گا یہاں تک کہ تمہارے بیٹے تمہاری جانب اس کام کا کوئی جواب لے کر لوٹ آئیں جس کے لیے تم نے انہیں حضور نبی مکرم ﷺ کی طرف بھیجا ہے۔ (ایسا کرنے سے انہیں یہ باور کرانا مقصود تھا کہ تم اس شک میں مبتلا نہ ہونا کہ شاید میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انہیں عامل مقرر کرنے سے روکا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں، لہذا اس میں میرے حسد کا کوئی تعلق اور دخل نہیں) عبدالمطلب نے کہا ہے کہ میں اور فضل دونوں حضور نبی مکرم ﷺ کے حجرہ کے دروازہ کی طرف چل پڑے۔ یہاں تک کہ ہم وہاں پہنچے تو ظہر کی نماز کھڑی ہوئی اور ہم نے لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھی۔ پھر میں اور فضل دونوں تیزی سے حضور نبی کریم ﷺ کے کاشانہ اقدس کے دروازہ کی طرف آئے اور اس دن آپ ﷺ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔ ہم دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور انتہائی شفقت و پیار بھرے انداز میں میرے اور فضل کے کان کو پکڑا۔ پھر فرمایا: تم دونوں وہ سب بیان کر دو جو تم دلوں میں چھپائے ہوئے ہو۔ پھر آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے اور مجھے اور فضل دونوں کو اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ پس ہم اندر داخل ہوئے اور ہم نے تھوڑی دیر ایک دوسرے پر کلام کی ذمہ داری ڈالنے کی کوشش کی۔ پھر میں نے یا فضل نے آپ ﷺ سے گفتگو کی۔ اس میں حضرت عبد اللہ کو شک لاحق ہوا ہے۔ فرمایا: انہوں نے آپ ﷺ سے اس بارے میں گفتگو کی جس کے بارے میں ہمیں ہمارے والدین نے بھیجا تھا۔ تو سن کر رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر خاموش ہو گئے اور پھر اپنی نگاہ اپنے گھر کی چھت کی طرف اٹھائی یہاں تک کہ کافی وقت گزر گیا اور ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ ہمیں کوئی جواب نہ دیں گے۔ حتیٰ کہ ہم نے دیکھا کہ حضرت زینب پردے کے پیچھے سے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کر رہی ہیں کہ تم جلدی نہ کرنا۔ بے شک رسول اللہ ﷺ ہمارے کام میں ہی لگے ہوئے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر نیچے کیا اور ہمیں ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ صدقہ ہے یہ لوگوں (کے مال) کی میل ہے اور یہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کے لیے حلال نہیں ہے۔ تم میرے پاس نوفل بن حارث کو بلاؤ۔ چنانچہ نوفل بن حارث کو بلا یا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: اے نوفل! تو عبدالمطلب کا نکاح (اپنی بیٹی سے) کر دے۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: عمیر بن جزء کو بلاؤ، یہ بنی زبید کے ایک آدمی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں خمس وصول کرنے پر عامل مقرر کر رکھا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے عمیر کو حکم فرمایا: تو فضل کا نکاح (اپنی بیٹی سے) کر دے۔ چنانچہ اس نے ان کا نکاح کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کھڑا ہوا اور ان دونوں کی جانب سے خمس کے مال سے اتنا اتنا مہر ادا کر دے۔ عبد اللہ بن حارث نے میرے سامنے مہر کی مقدار بیان نہ کی۔

2593۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَتْ عَلِيٌّ شَارِفٌ مِنْ نَصِيْبِي مِنَ الْبَغْتَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُسِيسِ يَوْمَ مَيْدٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْنِي² بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاءٍ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَتَأْتِي بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أبيعَهُ مِنَ الصَّوَاغِينَ فَأَسْتَعِينُ بِهِ فِي وَلِيْمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْتَمِعُ لِشَارِفٍ مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفًا مِّنَا خَانَ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَقْبَلْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا بِشَارِفٍ قَدْ اجْتَبَتْ أَسْنِمَتَهُمَا وَبِقَرَّتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنِي حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ النَّظَرَ فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَنْزَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَنَّتُهُ قَيْنَةُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا أَلَا يَا حَنْزَلَةُ شَرَفِ النَّوَاءِ فَوَثَبَ إِلَى السَّيْفِ فَاجْتَبَتْ أَسْنِمَتَهُمَا وَبِقَرَّتْ خَوَاصِرَهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيُّ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ عَدَا حَنْزَلَةُ عَلَيَّ نَاقَتِي فَاجْتَبَتْ أَسْنِمَتَهُمَا وَبِقَرَّتْ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتِ مَعَهُ شَرِبَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهَا ثُمَّ انْطَلَقَ يَشِي وَأَتْبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَنْزَلَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرِبَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلُومُ حَنْزَلَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَنْزَلَةُ نَبِلٌ مُحَضَّرَةٌ عَيْنَاكَ فَنَظَرَ حَنْزَلَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَنْزَلَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَبِلٌ فَتَكَصَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَقْبِيهِ الْقَهْقَرَى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوہ بدر سے حاصل ہونے والے مال غنیمت میں سے میرے حصے میں ایک مسنہ اونٹنی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے اس دن خمس میں سے ایک اور مسنہ اونٹنی مجھے عطا فرمائی اور جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس دخول کا ارادہ کیا، اور میں نے بنی قینقاع کے سناروں میں سے ایک آدمی کو تیار کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے تاکہ ہم اذخر (خوشبودار گھاس) لے کر آئیں۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ میں اسے سناروں کے پاس بیچ ڈالوں گا اور اس سے اپنی شادی کے ولیمہ میں معاونت ہو جائے گی۔ پس اسی اثنا میں کہ میں ابھی اونٹنیوں کا سامان جمع کر رہا تھا، یعنی پالان، گھاس ڈالنے والے بورے اور خورجیاں اور رسیاں وغیرہ اور میری دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کے حجرہ کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھی۔ جب میں وہ سب کچھ جمع کر چکا جو میں نے جمع کرنا تھا تو میں اونٹنیوں کی طرف

1۔ ایک نسخہ میں کان ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں ان اہتین ہے۔

متوجہ ہوا۔ اچانک دیکھا کہ میری اونٹنیوں کی کوہانیں کاٹ دی گئی ہیں اور ان کی کمریں زخمی کر دی گئی ہیں اور ان کے جگر نکال لیے گئے ہیں۔ جب میں نے یہ منظر دیکھا تو میری آنکھیں بے قابو ہو گئیں (آنسوؤں کا ایک سیلاب جاری ہو گیا) اور میں نے پوچھا: کون ہے جس نے یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حمزہ بن عبدالمطلب نے کیا ہے اور اب وہ اس گھر میں انصار کے شراب پینے والوں کے ساتھ ہے۔ ایک گانے والی عورت نے ان کے سامنے اور ان کے ساتھیوں کے سامنے گانا گایا تھا اور اس نے اپنے گانے میں کہا: الا یا حمز للشر ف النواء الخ (اے حمزہ! ان موٹی موٹی اونٹنیوں کی جانب اٹھ) پس وہ تلوار کی جانب جھپٹے اور ان دونوں اونٹنیوں کی کوہانیں کاٹ دیں اور ان کی کمریں زخمی کر دیں اور ان کے جگر نکال لیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس میں چل پڑا یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو گیا اور آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے (میرے خدو خال سے) پہچان لیا اور مجھے ارشاد فرمایا: تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آج کے دن کی طرح میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم و زیادتی کی ہے۔ پس اس نے ان کی کوہانیں کاٹ دیں ہیں اور ان کی کمریں زخمی کر دی ہیں اور اس وقت وہ ایک گھر میں ہے اس کے ساتھ شراب پینے والے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر منگوائی پھر آپ نے اسے لپیٹا اور پھر آپ چل پڑے اور آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے میں اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی چل پڑے۔ یہاں تک کہ آپ اس گھر میں آگئے جس میں حمزہ تھے۔ پس آپ ﷺ نے اندر آنے کے لیے اجازت طلب کی اور آپ ﷺ کو اجازت دے دی گئی۔ جب اندر دیکھا تو وہ شراب پی چکے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان کو ان کے اس فعل پر ملامت کرنے لگے جو انہوں نے کیا تھا۔ تو دیکھا کہ حضرت حمزہ تو حالت نشہ میں ہیں ان کی آنکھیں سرخ ہیں۔ پس حمزہ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا پھر نظر اوپر اٹھائی پھر آپ کے گھٹنوں کی طرف دیکھا پھر نظر اوپر اٹھائی اور پھر آپ ﷺ کی ناف کی طرف دیکھا پھر نظر اوپر اٹھائی۔ اور پھر آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا اور پھر حمزہ نے کہا: تم تو میرے باپ کے غلام ہو۔ پس رسول اللہ ﷺ جان گئے کہ یہ نشہ کی حالت میں ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ اپنے انہی قدموں پر واپس تشریف لے گئے۔ سو آپ نکلے تو ہم بھی آپ کے ساتھ نکل آئے۔

فائدہ: یہ واقعہ شراب کی حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

2594۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْخَضْرَمِيُّ عَنِ الْقَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ الضَّمْرِيِّ أَنَّ أُمَّ الْحَكَمِ أَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتِي الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَتْهُ عَنْ إِخْدَامِهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبِيًّا فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِي وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَكُنْنَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيهِ وَسَأَلْنَا أَنْ يَأْمُرَنَا بِشَيْءٍ مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبِّحْ بَدْرًا لَكِنْ 1، سَأَدْلُكُنَّ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُنَّ مِنْ ذَلِكَ تُكَبِّرَنَّ اللَّهُ عَلَى إِثْرِكُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرًا وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحًا وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدًا وَلَا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ عِيَّاشٌ وَهِيَ ابْنَتَا عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فضل بن حسن صمیری سے روایت ہے کہ ام الحکم یا ضباعہ جو زبیر بن عبدالمطلب کی دونوں بیٹیاں تھیں، ان میں سے کسی
ایک نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ قیدی پائے۔ تو میں، میری بہن اور رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت
فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا ہم آپ ﷺ کے پاس گئیں اور ہم نے آپ کے پاس اپنی اس حالت کا شکوہ کیا جس حالت میں
ہم تھیں (گھریلو کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرنے کی مشقت وغیرہ) اور ہم نے آپ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لیے
قیدیوں میں سے کسی کا حکم فرمائیں (یعنی کام کاج کرنے کے لیے ایک غلام عطا فرمائیں)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدر
کے یتیم اس استحقاق میں تم سے مقدم ہیں (یعنی ان کا حق زیادہ ہے یا پھر یہ مفہوم ہے کہ غزوہ بدر میں یتیم ہونے والی لڑکیوں
نے تم سے پہلے قیدیوں کا مطالبہ کیا اور وہ قیدی لے گئیں۔ لہذا اب کوئی قیدی باقی نہیں) البتہ میں ایک ایسی شے پر تمہاری
رہنمائی کرتا ہوں جو تمہارے لیے اس سے بہتر ہے۔ وہ یہ کہ تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ اللہ اکبر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ
اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور پھر آخر میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدير پڑھا
کرو۔ عیاش نے کہا ہے: وہ دونوں حضور نبی کریم ﷺ کے چچا کی بیٹیاں تھیں۔

2595۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَعْنَى الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنْ ابْنِ أَعْبَدٍ قَالَ
قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهَا إِلَيْهِ قُلْتُ
بَلَى قَالَ إِنَّهَا جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَرَتْ فِي يَدِهَا وَاسْتَقْفَتْ بِالْقَرْيَةِ حَتَّى أَثَرَتْ فِي نَحْرِهَا وَكُنَسَتْ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ
بِهَا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَمٌ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتُ أَبَاكَ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا فَاتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهَا خَدَاثًا فَرَجَعَتْ
فَاتَاهَا مِنَ الْعَدِ فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتِكَ فَسَكَتَتْ فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَرَتْ فِي يَدِهَا
وَحَمَلَتْ بِالْقَرْيَةِ حَتَّى أَثَرَتْ فِي نَحْرِهَا فَلَمَّا أَنْ جَاءَكَ الْخَدَمُ أَمَرْتَهُمْ أَنْ تَأْتِيكَ فَتَسْتَخْدِمَكَ خَادِمًا يَقِيهَا حَرًّا مَا
هِيَ فِيهِ قَالَ اتَّقِي اللَّهَ يَا فَاطِمَةُ وَأَدِي فَرِيضَةَ رَبِّكَ وَاعْبَلِي عَمَلَ أَهْلِكَ فَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَسَبِّحِي ثَلَاثًا
وَتَلَاثِينَ وَاحْمَدِي ثَلَاثًا وَتَلَاثِينَ وَكَبِّرِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ مِائَةٌ فَهِيَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَادِمٍ قَالَتْ رَضِيَتْ عَنْ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْرِيِّ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَمْ يُخْدِمَهَا

ابوالورد نے ابن اعبد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا، مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے اپنی
طرف سے اور حضرت فاطمہ الزہراء بنت رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ایک حدیث نہ بیان کروں اور حضرت فاطمہ الزہراء
رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے نزدیک تمام گھروالوں سے زیادہ محبوب تھیں۔ تو میں نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا چکی چلاتی رہیں یہاں تک کہ ان کے ہاتھ میں نشان پڑ گئے اور وہ
مشکیزے کے ساتھ پانی لاتی رہیں یہاں تک کہ ان کے سینے میں درد ہونے لگا اور گھر میں جھاڑو مارتیں یہاں تک کہ کپڑے

غبار آلود ہو جاتے۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس کچھ خادم آئے تو میں نے کہا: کاش! اگر تم بھی اپنے ابا جان کے پاس جاتیں اور آپ سے ایک خادم کی درخواست کرتیں۔ چنانچہ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آئیں تو آپ کے پاس کئی باتیں کرنے والے لوگوں کو پایا تو پھر واپس لوٹ گئیں۔ پھر دوسرے دن صبح آپ ﷺ خود تشریف لائے اور فرمایا: تمہاری کیا حاجت تھی؟ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خاموش رہیں۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں آپ کو عرض کرتا ہوں: یہ چکی چلاتی ہیں یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے ہیں اور پانی کا مشکیزہ اٹھاتی ہیں یہاں تک کہ ان کے سینہ میں درد ہو گیا ہے۔ پس جب آپ کے پاس خدام آئے تو میں نے ان سے کہا کہ یہ آپ کے پاس حاضر ہوں اور آپ سے ایک خادم کا مطالبہ کریں تاکہ وہ انہیں اس کلفت اور مشقت کی شدت سے بچائے جس میں یہ پڑی ہوئی ہیں۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور اپنے رب کا فریضہ ادا کر اور اپنے گھر کے کام تو خود کر اور جب تو اپنے بستر پر جائے (یعنی آرام کرنے لگے) تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھا کر۔ پس یہ ایک سو مکمل ہے اور یہ تیرے لیے خادم سے بہتر ہے۔ تو انہوں نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ عزوجل اور اس کے رسول معظم ﷺ سے راضی ہوں۔

احمد بن محمد الروزی، عبدالرزاق، معمر بن الزہری عن علی بن حسین کی سند سے یہی واقعہ بیان کیا ہے اور بیان کیا کہ آپ ﷺ نے انہیں خادم عطا نہ فرمایا۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں عورتوں کی بنیادی ذمہ داریوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اور آپ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو یہ احکام جاری کر کے اپنی امت کی جملہ عورتوں کو بنیادی فرائض سے آگاہ فرمایا۔ انہیں کی ادائیگی میں عورت کا وقار بھی ہے اور عزت و احترام بھی، لہذا امت کی عورتوں کو زیادہ جدت پسند اور فیشن ایبل بننے کے مقابلے میں سیدۃ النساء اہل الجنت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے طرز حیات کو اپنانے میں ترجیح دینی چاہیے۔

2596۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا عَنبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْقُرَشِيُّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيْسَى كُنَّا نَقُولُ إِنَّهُ مِنَ الْأَبْدَالِ قَبْلَ أَنْ نَسْمَعَ أَنَّ الْأَبْدَالَ مِنَ الْمَوَالِي قَالَ حَدَّثَنِي الدَّخِيلُ بْنُ إِيَّاسِ بْنِ نُوحِ بْنِ مُجَاعَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ سَرَّاجِ بْنِ مُجَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُجَاعَةَ أَنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَطْلُبُ دِيَةَ أَخِيهِ قَتَلْتُهُ بَنُو سَدُوسٍ مِنْ بَنِي ذُهَلٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ كُنْتُ جَاعِلًا لِشَرِكِ دِيَةِ جَعَلْتُ لِأَخِيكَ وَلَكِنْ سَأَعْطِيكَ مِنْهُ عَقْبِي فَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِمِائَةِ مِنَ الْإِبِلِ مِنْ أَوْلِ حُنَيْسِ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرَبِي بَنِي ذُهَلٍ فَأَخَذَ طَائِفَةً مِنْهَا وَأَسْلَمَتْ بَنُو ذُهَلٍ فَطَلَبَهَا بَعْدَ مُجَاعَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَأَتَاهُ بِكِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَتَبَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ بِأَشْفَى عَشْرَ أَلْفِ صَاعٍ مِنْ صَدَقَةِ الْيَمَامَةِ أَرْبَعَةَ أَلْفٍ بَرًّا وَأَرْبَعَةَ أَلْفٍ شَعِيرًا وَأَرْبَعَةَ أَلْفٍ تَمْرًا وَكَانَ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُجَاعَةَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُجَاعَةَ بْنِ مَرَادَةَ بْنِ بَنِي سُلَيْمٍ إِنْ أُعْطِيَتْهُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْ أَوْلِ حُنَيْسِ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرَبِي بَنِي ذُهَلٍ عَقْبَةً مِنْ أَخِيهِ

ذخیل بن ایاس بن نوح بن مجامع نے ہلال بن سراج بن مجامع سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس اپنے بھائی کی دیت طلب کرنے کے لیے آئے جسے بنی ذہل میں سے بنو سدوس نے قتل کر دیا تھا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی مشرک کی دیت دلاتا تو میں تیرے بھائی کی دیت ضرور دلاتا لیکن میں تجھے اس کا بدل عطا کروں گا۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کے لیے سواونٹ لکھ دیے اس پہلے خمس سے جو بنی ذہل کے مشرکین سے حاصل ہوگا۔ پس انہوں نے ان میں سے کچھ لیے اور پھر بنو ذہل مسلمان ہو گئے۔ پھر اس کے بعد مجامع نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان بقیہ اونٹوں کا مطالبہ کر دیا اور وہ حضور نبی مکرم ﷺ کی تحریر لے کر آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے یمامہ کے صدقہ میں سے بارہ ہزار صاع لکھ کر دیے۔ چار ہزار صاع گندم، چار ہزار صاع جو اور چار ہزار صاع کھجوریں۔ اور حضور نبی مکرم ﷺ کا خط مجامع کے لیے اس طرح تھا: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، یہ تحریر محمد انبی ﷺ کی جانب سے بنی سلمیٰ کے مجامع بن مرارہ کے لیے ہے۔ بے شک میں نے اسے سواونٹ عطا کیے ہیں اس پہلے خمس میں سے جو بنی ذہل کے مشرکین سے حاصل ہوگا اور یہ اس کے (مقتول) بھائی کا بدلہ ہے۔

بَاب مَا جَاعَنِي سَهْمِ الصَّفِيِّ (سہم صفی) (منتخب حصہ) کا بیان

2597۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطْرِفِ بْنِ عَامِرٍ السَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَهْمٌ

يُدْعَى الصَّفِيُّ إِنْ شَاءَ عَبْدًا وَإِنْ شَاءَ أُمَّةً وَإِنْ شَاءَ فَرَسًا يَخْتَارُ قَبْلَ الْخُمْسِ

عامر اشعبي نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے لیے ایک حصہ تھا اسے صفی کہا جاتا تھا۔ اگر آپ ﷺ کوئی غلام چاہتے یا کنیز یا کوئی گھوڑا تو آپ ﷺ سے پہلے اسے منتخب فرمالتے تھے۔

2598۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَزْهَرُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ سَهْمِ

الْبَيْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالصَّفِيِّ قَالَ كَانَ يُضْرَبُ لَهُ بِسَهْمٍ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنْ لَمْ يَشْهَدْ وَالصَّفِيُّ يُؤْخَذُ لَهُ رَأْسٌ مِنْ

الْخُمْسِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ

ابن عون نے بیان کیا ہے کہ میں نے محمد (ابن سیرین) سے حضور نبی مکرم ﷺ کے حصہ اور صفی کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی مکرم ﷺ کو (مال غنیمت سے) حصہ عام مسلمانوں کے ساتھ دیا جاتا تھا اگرچہ آپ ﷺ (جنگ میں) حاضر نہ ہوتے اور صفی ہر شے سے پہلے خمس میں سے سب سے اول لیا جاتا تھا۔

2599۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ بَشِيرٍ عَنْ

قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا غَزَا كَانَ لَهُ سَهْمٌ صَافٍ يَأْخُذُهُ مِنْ حَيْثُ شَاءَهُ 1، فَكَانَتْ صَفِيَّةُ مِنْ ذَلِكَ

السَّهْمِ وَكَانَ إِذَا لَمْ يَغْزُ بِنَفْسِهِ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ وَلَمْ يُخَيَّرْ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ میں شریک ہوتے تو آپ ﷺ کے لیے سہم صفی

1۔ ایک نسخہ میں شاء ہے۔

(چناؤ) کا اختیار ہوتا۔ آپ جہاں سے جو چاہتے لے سکتے تھے۔ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اسی سہم میں سے تھیں۔ اور جب آپ ﷺ بنفس نفیس جنگ میں شریک نہ ہوتے تو آپ ﷺ کے لیے حصہ نکالا جاتا لیکن آپ کو انتخاب کا اختیار نہ ہوتا۔
2600۔ حَدَّثَنَا نَضْرَبُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ صَفِيَّةً مِنَ الصَّفِيِّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا صافی میں سے تھیں۔

2601۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرِو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ تَعَالَى الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُبَيْبٍ وَقَدْ قُتِلَ رَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سُدَّ الصُّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم خیر آئے تو جب اللہ تعالیٰ نے قلعہ فتح فرمادیا تو حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس صفیہ بنت حبیب کے حسن و جمال کا تذکرہ کیا گیا درآنحالیکہ اس کا خاوند قتل ہو چکا تھا اور وہ ابھی دلہن تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی ذات کے لیے منتخب فرمایا۔ پس آپ ﷺ اسے ساتھ لے کر نکلے یہاں تک کہ ہم سد الصہباء کے مقام پر پہنچ گئے۔ تو وہاں (وہ عدت مکمل ہو جانے کے بعد) حلال ہوئیں۔ تب آپ ﷺ نے ان سے تعلق ازدواج قائم کیا۔

2602۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدَحِيَّةِ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ صفیہ پہلے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی اور پھر رسول اللہ ﷺ کے لیے مختص ہو گئیں۔

2603۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَعَرَنِي سَهْمٌ دَحِيَّةَ جَارِيَةٍ جَبِيئَةٍ فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَيَّ أَمْرٌ سَلِيمٌ تَصْنَعُهَا وَتَهَيِّئُهَا قَالَ حَمَادٌ وَأَحْسَبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُنِي بِبَيْتِهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُبَيْبٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں ایک خوبصورت کیز آئی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے سات غلاموں کے عوض خرید لیا اور پھر اسے ام سلیم کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اس کا بناؤ سنگھار کرے اور اسے خوب تیار کرے۔ حماد کہتے ہیں: میرا خیال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: صفیہ بنت حبیب ام سلیم کے گھر میں عدت گزارے گی۔

2604۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنْ السَّبْيِ قَالَ إِذَا هَبَّ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخْذْ صَفِيَّةَ بِنْتُ حُبَيْبٍ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطَيْتَ دَحِيَّةَ قَالَ يَعْقُوبُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُبَيْبٍ سَيِّدَةٌ قَرِيظَةٌ وَالتُّضِيرُ ثُمَّ اتَّفَقَا مَا تَصُدُّهُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا فَلَمَّا نَكَرَ إِلَيْهَا

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَهُ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ خیبر کے قیدی جمع کیے گئے تو حضرت وحیہ رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے قیدیوں میں سے ایک کنیز عطا فرمائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو جا اور کنیز لے لے۔ پس انہوں نے صفیہ بنت حی کو لے لیا۔ پھر ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا نبی اللہ! آپ نے حضرت وحیہ کو بنی قریظہ اور بنی نضیر کے سردار کی بیٹی صفیہ بنت حی عطا فرمادی ہے؟ (یہ نام یعقوب کی روایت میں ہے) (لہذا وہ تو ان دو قبیلوں کی سردار ہے) پھر آگے دونوں راوی (عبدالوارث اور یعقوب) متفق ہیں کہ اس آدمی نے کہا: وہ تو صرف آپ ہی کے لیے موزوں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم وحیہ کو صفیہ سمیت بلاؤ۔ پس جب حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو حضرت وحیہ کو فرمایا: تم قیدیوں میں سے اس کے سوا کوئی اور لونڈی لے لو۔ پھر آپ ﷺ نے اسے آزاد کیا اور پھر ان سے شادی کر لی۔

2605۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا بِالْبُرَيْدِ فَجَاءَ رَجُلٌ أَشْعَثُ الرَّأْسِ بِيَدِهِ قِطْعَةً أُدِيمٍ أَحْمَرَ فَقُلْنَا كَأَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ أَجَلٌ قُلْنَا نَاوِلْنَا هَذِهِ الْقِطْعَةَ الْأُدِيمَ الَّتِي فِي يَدِكَ فَنَادَلْنَاهَا فَقَرَأْنَاهَا فَاذًا فِيهَا 1، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى بَنِي زُهَيْرِ بْنِ أَقِيشٍ إِنْ كُنْتُمْ إِنْ شَهِدْتُمْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقِمْتُمْ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَأَدَيْتُمُ الْخُسُوسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَسَهَّمْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ الصَّفِيءَ أَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقُلْنَا مَنْ كَتَبَ لَكَ هَذَا الْكِتَابَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

یزید بن عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ ہم مرید کے مقام پر تھے تو ایک آدمی آیا۔ اس کے سر کے بال غبار آلود تھے اور اس کے ہاتھ میں سرخ چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا۔ تو ہم نے کہا: تو جنگل کے باسیوں میں سے ہے۔ اس نے جواب دیا: ہاں۔ ہم نے کہا: چمڑے کا یہ ٹکڑا جو تیرے ہاتھ میں ہے وہ ہمیں دے دے۔ چنانچہ اس نے وہ ہمیں دے دیا اور ہم نے اسے پڑھا تو اس میں یہ لکھا تھا: یہ محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کی طرف ہے، بلاشبہ اگر تم یہ شہادت دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کرو اور حضور نبی کریم ﷺ کا حصہ جو کہ صفی ہے وہ ادا کرو تو تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی امان کے ساتھ امن میں ہو۔ تو ہم نے پوچھا: تجھے یہ تحریر کس نے لکھ کر دی ہے؟ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے۔

بَابُ كَيْفَ كَانَ إِخْرَاجُ الْيَهُودِ مِنَ الْمَدِينَةِ

اس کا بیان کہ مدینہ طیبہ سے یہودیوں کا اخراج کیسے ہوا؟

2606۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ

1۔ ایک نسخہ میں عبارت یوں ہے: فَنَادَلْنَاهَا فَاذًا فِيهَا۔

الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبِعَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ الْأَشْرَفِ يَهْجُو النَّبِيَّ ﷺ وَيُحَرِّضُ عَلَيْهِ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَأَهْلُهَا أَخْلَاطَ مِنْهُمْ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ وَكَانُوا يُؤْذُونَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ بِالصَّبْرِ وَالْعَفْوِ فَعِيَهُمْ أَنْزَلَ اللَّهُ وَلْتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ آتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمُ الْآيَةَ فَلَمَّا آتَى كَعْبُ بْنُ الْأَشْرَفِ أَنْ يَنْزِعَ عَنْ أَدَى النَّبِيِّ ﷺ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ مَعَاذٍ أَنْ يَبْعَثَ رَهْطًا يَقْتُلُونَهُ فَبَعَثَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَبَةَ وَذَكَرَ قِصَّةَ قَتْلِهِ فَلَمَّا قَتَلُوهُ فَزَعَتْ الْيَهُودُ وَالْمُشْرِكُونَ فَعَدُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا طَرِيقَ صَاحِبِنَا فَقَتِلَ فَذَكَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ الَّذِي كَانَ يَقُولُ وَدَعَاهُمْ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَنْ يَكْتُبَ بَيْنَهُ كِتَابًا يَنْتَهُونَ إِلَى مَا فِيهِ فَكُتِبَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمُسْلِمِينَ عَامَّةً صَحِيفَةٌ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ ان تین افراد میں سے ایک تھے جن کی (غزوہ تبوک کے موقع پر) توبہ قبول ہوئی تھی۔ کعب بن اشرف (یہودی شاعر) حضور نبی مکرم ﷺ کی جو کرتا تھا اور کفار قریش کو آپ ﷺ کے خلاف بھڑکاتا تھا۔ حضور نبی مکرم ﷺ جس وقت مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں کے باسی مخلوط افراد تھے، ان میں سے کچھ مسلمان تھے، کچھ مشرک تھے جو بتوں کی پوجا کرتے تھے اور کچھ یہودی تھے اور وہ حضور نبی مکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کو اذیت پہنچاتے رہتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو صبر اور عفو و درگزر کا حکم ارشاد فرمایا: اور انہیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ”اور تم ان سے سنو گے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی“ الایہ۔ پس جب کعب بن اشرف نے حضور نبی مکرم ﷺ کو ستانے سے باز رہنے سے انکار کر دیا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ (چند لوگوں کی) ایک جماعت بھیجیں جو اسے قتل کر دیں۔ تو انہوں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ اس کے قتل کا واقعہ پہلے گزر چکا ہے۔ پس جب انہوں نے اسے قتل کر دیا تب یہودی اور مشرک گھبرائے اور حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: ہمارے ساتھی کورات کے وقت بلایا گیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں وہ کچھ بتایا جو وہ (بجو وغیرہ) کہتا تھا۔ اور پھر آپ ﷺ نے انہیں اس طرح دعوت دی کہ اب ہمارے درمیان ایسا معاہدہ لکھا جائے جس کے سبب وہ (ایک دوسرے کو اذیت پہنچانے سے) باز آجائیں۔ چنانچہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنے اور ان کے درمیان اور عام مسلمانوں کے درمیان ایک صحیفہ (معاہدہ) تحریر فرمایا۔

2607- حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْأَيَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُرَيْشًا يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ جَمَعَ الْيَهُودَ فِي سُوْقِ بَنِي قَيْنِقَاءَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا قَتْلَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قُرَيْشًا قَالُوا يَا مُحَمَّدُ لَا يَغُرُّكَ مِنْ نَفْسِكَ أَنْتَ قَتَلْتَ نَفَرًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا أَغْمَارًا إِلَّا

يَعْرِفُونَ الْقِتَالَ إِنَّكَ لَو قَاتَلْتَنَا لَعَرَفْتَ أَنَّا نَحْنُ النَّاسُ وَأَنَّكَ لَمْ تَلَقْ مِثْلَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ 1، قُلْ
لِلَّذِينَ كَفَرُوا اسْتَغْلَبُونَ قَوْمًا مُّصْرَفًا إِلَى قَوْلِهِ فِتْنَةٌ تَقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَبْذُرُوا آخِرَى كَافِرًا ۝

سعید بن جبیر اور عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر میں قریش پر فتح حاصل کی اور واپس مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہودیوں کو بنی قینقاع کے بازار میں جمع کیا اور فرمایا: اے گروہ یہود! تم اسلام قبول کر لو، اس سے پہلے کہ تم پر بھی اسی کی مثل آزمائش آئے جو قریش پر آئی۔ (یعنی جس طرح قریش مکہ مقتول ہوئے اور شکست سے دو چار ہوئے اسی طرح تمہارا انجام بھی ہو سکتا ہے اس لیے اسلام لے آؤ) تو انہوں نے کہا: اے محمد! ﷺ تم اپنے بارے میں اس دھوکے اور فریب میں مبتلا نہ ہو کہ تم نے قریش کے چند افراد قتل کر دیئے ہیں وہ نا تجربہ کار تھے اور وہ جنگ کے ضوابط نہ جانتے تھے۔ بلاشبہ اگر تم نے ہمارے ساتھ قتال کیا تو تم جان لو گے کہ ہم (بہادر اور فنون حرب سے واقف) لوگ ہیں اور بلاشبہ آپ کا واسطہ ہمارے جیسے لوگوں سے نہیں پڑا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ”آپ فرمادیجئے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا کہ عنقریب تم پر غلبہ پالیا جائے گا۔“ صرف نے اس قول تک پڑھا: (ترجمہ) ”ایک لشکر بدر کے میدان میں اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا کافر تھا۔“

2608۔ حَدَّثَنَا مُصْرِفُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَوْلَى لِيَزِيدِ بْنِ ثَابِتِ حَدَّثَنِي ابْنَةُ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهَا مُحَيِّصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ ظَفِرْتُمْ بِهِ مِنْ رِجَالِ يَهُودَ فَاقْتُلُوهُ فَوَثَبَ مُحَيِّصَةُ عَلَى شَبِيبَةَ رَجُلٍ مِنْ تُجَّارِ يَهُودَ كَانَ يَلَابِسُهُمْ فَقَتَلَهُ وَكَانَ حَوِيصَةَ إِذْ ذَاكَ لَمْ يُسَلِّمْ وَكَانَ أَسَنَ مِنْ مُحَيِّصَةَ فَلَمَّا قَتَلَهُ جَعَلَ حَوِيصَةَ يَضْرِبُهُ وَيَقُولُ أُمِّي عَدُوَّ اللَّهِ أَمَا وَاللَّهِ لَرُبِّ شَحْمِ فِي بَطْنِكَ مِنْ مَالِهِ

محیصہ کی بیٹی نے اپنے باپ محیصہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہودیوں میں سے جس پر (قابو پانے میں) تم کامیاب ہو جاؤ تو اسے قتل کر دو۔ پس محیصہ نے یہودی تاجروں میں سے ایک آدمی شبیبہ پر حملہ کر دیا، کیونکہ یہ (محیصہ) ان (یہودیوں) کے ساتھ ملا جلا رہتا تھا۔ پس اس نے اسے قتل کر دیا۔ اور حویصہ جو کہ ابھی تک اسلام نہیں لایا تھا اور محیصہ سے عمر میں بڑا تھا (حویصہ اور محیصہ دونوں بھائی تھے) جب محیصہ نے اسے قتل کر دیا تو حویصہ اسے مارتا اور یہ کہتا: اے اللہ کے دشمن! قسم بخدا! تیرے پیٹ میں اس کے مال سے کتنی زیادہ چربی ہے۔ (لیکن محیصہ کے پیش نظر فرمان رسول تھا جس کے سامنے کسی رشتہ یا ہمدردی کی کوئی حیثیت نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا امر سب سے اعلیٰ اور ارفع ہے)۔

2609۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسَلِمُوا تَسَلِمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَادَاهُمْ تَسَلِمُوا تَسَلِمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ

اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ¹، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِنَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اس دوران کہ ہم مسجد میں تھے، اچانک رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: یہود کی طرف چلو۔ پس ہم آپ ﷺ کی معیت میں چل پڑے یہاں تک کہ ہم ان کے پاس آ پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور انہیں بلایا اور ارشاد فرمایا: اے گروہ یہود! تم اسلام قبول کر لو تم محفوظ ہو جاؤ گے۔ تو انہوں نے کہا: اے ابوالقاسم! تم نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: تم اسلام قبول کر لو تم محفوظ ہو جاؤ گے۔ تو انہوں نے جواب دیا: اے ابوالقاسم! تحقیق تم نے پیغام پہنچا دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری بار فرمایا: جان لو! یہ زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ میں تمہیں اس زمین سے جلا وطن کر دوں۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنے مال کے سبب تکلیف اور مشقت محسوس کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے بیچ دے۔ ورنہ یہ یقین کر لو کہ یہ زمین اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے لیے ہے۔

فائدہ: یہود کو یہ باور کرا کر کہ یہ زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے ساری مخلوق کو یہ پیغام پہنچایا جا رہا ہے کہ جس زمین پر تم فلک بوس عمارتیں تعمیر کرتے ہو، زندگی کی لذتوں سے شاد کام ہوتے ہو اور عیش و عشرت کے مزے لیتے ہو۔ اس کے مالک تم نہیں اور جو اس کا مالک ہے وہ ساری قوتوں اور قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ رحمن و رحیم ہے، ساتھ ہی وہ قہار و جبار بھی ہے۔ اس لیے اس کے ساتھ عبودیت اور بندگی کا رشتہ قائم رکھنا۔ اگر طاعت کے نشے میں تکر و نخوت کا اظہار کرو گے تو پھر اس کی گرفت انتہائی شدید ہے وہ اسی زمین کو شق کر کے تمہیں نیست و نابود کر سکتا ہے۔ اور دوسرا اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ ملکیت میں دونوں کے شریک ہونے سے کوئی شرک لازم نہیں آتا کیونکہ دونوں کی نسبت مختلف ہے۔ اللہ تعالیٰ مالک حقیقی ہے اور رسول اللہ ﷺ بحیثیت نائب و خلیفہ اس کے مالک ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ خود مالک ہے اسے ملکیت دینے والے کوئی نہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملکیت دینے کے سبب مالک ہیں۔ اب لفظ ایک ہے لیکن اطلاق میں نسبت مختلف ہے۔ لہذا شرک لازم نہیں آتا۔ اسی طرح بہت سے مسائل ہیں جیسے مسئلہ علم غیب، اختیار وغیرہ۔ اگر انہیں بھی اگر تناظر میں دیکھ لیا جائے تو امکان ہے کہ بہت سے اختلافات ختم ہو جائیں۔ واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

بَابُ بِنِي خَبْرِ النَّضِيرِ (قبیلہ بنی نضیر کے احوال کا بیان)

2610 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سَفِيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْرِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ كَتَبُوا إِلَى ابْنِ أَبِي وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مَعَهُ الْأَوْثَانَ مِنَ الْأَوْسِ وَالخَزْرَجِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ بِالسَّيْئَةِ قَبْلَ وَقَعَةِ بَدْرٍ إِنَّكُمْ أَوْتِئْتُمْ صَاحِبَنَا وَإِنَّا نَقْسِمُ بِاللَّهِ لَتُقَاتِلُنَّهُ أَوْ لَتُحْرَجُنَّهُ أَوْ لَنَسِيرَنَّ إِلَيْكُمْ بِأَجْمَعِنَا حَتَّى نَقْتُلَ مَقَاتِلَتَكُمْ وَنَسْتَبِيحَ نِسَائِكُمْ فَلَمَّا بَلَغَ

1- ایک نسخہ میں وَلِرَسُولِهِ ہے۔

ذَلِكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَمَنْ كَانَ مَعَهُ مِنَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ اجْتَمَعُوا لِقِتَالِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا بَدَعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ لَقِيَهُمْ فَقَالَ لَقَدْ بَدَعَ وَعِيدُ قُرَيْشٍ مِنْكُمْ التَّبَالِغُ مَا كَانَتْ تَكِيدُكُمْ بِأَكْثَرِ مِمَّا تُرِيدُونَ أَنْ تَكِيدُوا بِهِ أَنْفُسَكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا أَبْنَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ تَفَرَّقُوا فَبَدَعَ ذَلِكَ كُفَارُ قُرَيْشٍ فَكَتَبَتْ كُفَارُ قُرَيْشٍ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرِ إِلَى الْيَهُودِ إِنَّكُمْ أَهْلُ الْحَلْقَةِ وَالْحُصُونِ وَإِنَّكُمْ لَتُقَاتِلُنَّ صَاحِبَنَا أَوْ لَتَفْعَلَنَّ كَذَا وَكَذَا 1، وَلَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَدَمِ نِسَائِكُمْ شَيْءٌ وَهِيَ الْخَلَاخِيلُ فَلَمَّا بَدَعَ كِتَابُهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَجْمَعَتْ بَنُو النَّضِيرِ بِالْعَدْرِ فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اخْرُجْ إِلَيْنَا فِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ وَلِيُخْرِجَ مِنَّا ثَلَاثُونَ حَبْرًا حَتَّى نَلْتَقِيَ بِسَكَانِ الْمَنْصِفِ فَيَسْتَبْعُوا مِنَّا فَإِنْ صَدَّقُوكَ وَآمَنُوا بِكَ آمَنَّا بِكَ فَكَقَصَّ خَبْرَهُمْ فَلَمَّا كَانَ الْعَدُوُّ عَدَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْكِتَابِ فَحَصَرَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ وَاللَّهِ لَا تَأْمَنُونَ عِنْدِي إِلَّا بَعْدَ تَعَاهِدُونِي عَلَيْهِ فَأَبَوْا أَنْ يُعْطَوْهُ عَهْدًا فَقَاتَلَهُمْ يَوْمَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ عَدَا الْعَدُوُّ عَلَى بَنِي قُرَيْظَةَ بِالْكِتَابِ وَتَرَكَ بَنِي النَّضِيرِ وَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يُعَاهِدُوهُ فَعَاهَدُوهُ فَأَنْصَرَفَ عَنْهُمْ وَعَدَا عَلَى بَنِي النَّضِيرِ بِالْكِتَابِ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى الْجَلَاءِ فَجَلَّتْ بَنُو النَّضِيرِ وَاحْتَمَلُوا مَا أَقَلَّتْ الْإِبِلُ مِنْ أَمْتَعَتِهِمْ وَأَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ وَخَسِبَهَا فَكَانَ نَخْلُ بَنِي النَّضِيرِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاصَّةً أَعْطَاهُ اللَّهُ يَا هَا وَخَصَّهُ بِهَا فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ يَقُولُ بغير قتالٍ فَأَعْطَى النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَهَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ وَقَسَمَ مِنْهَا لِلرُّجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَا ذَوِي حَاجَةٍ لَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَيْرِهِمَا وَبَقِيَ مِنْهَا صَدَقَةٌ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ التَّقَى فِي أَيْدِي بَنِي قَاطِطَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

عبدالرحمن بن كعب بن مالك نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ کفار قریش نے ابن ابی اور ان لوگوں کی طرف لکھا جو اس و خزرج میں سے اس کے ساتھ بتوں کی پرستش کرتے تھے اور ان دنوں رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں تھے، اور یہ غزوہ بدر سے پہلے کی بات ہے کہ تم نے ہمارے صاحب (یعنی رسول اللہ ﷺ) کو پناہ دی ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ رہے ہیں کہ ضرور بہ ضرورت تم ان کے ساتھ قتال کرو گے یا انہیں وہاں سے نکال دو گے یا پھر ہم اپنی پوری جمعیت اور قوت کے ساتھ تم پر حملہ آور ہوں گے یہاں تک کہ ہم تمہارے جنگجوؤں کو قتل کر دیں گے اور تمہاری عورتوں کو اپنے لیے مباح سمجھیں گے۔ جب یہ خط عبداللہ بن ابی اور ان لوگوں کے پاس پہنچا جو اس کے ساتھ بتوں کی پرستش کرتے تھے تو وہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنگ لڑنے کے لیے جمع ہوئے۔ پس جب یہ خبر حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ ان سے ملے اور فرمایا: تحقیق تمہیں قریش کی جانب سے انتہائی شدید اور دھمکی آمیز وعید پہنچی ہے۔ (فرمایا) قریش اس طرح تمہیں اس سے زیادہ ضرر اور نقصان نہیں پہنچا سکتے جتنا کہ تم اپنے آپ کو ضرر اور نقصان پہنچانے کا ارادہ کر رہے ہو (یعنی اگر تم مسلمانوں کے ساتھ لڑو گے تو دونوں جانب قتل ہونے والوں میں تمہارے بھائی بیٹے وغیرہ شامل ہوں گے جب کہ

1۔ ایک نسخہ میں وکذا نہیں ہے۔

قریش کے حملے کی صورت حال ایسی نہ ہوگی)۔ (فرمایا) تم اپنے بیٹوں اور بھائیوں کو قتل کرنے کا ارادہ کر رہے ہو۔ پس جب انہوں نے یہ بات حضور نبی کریم ﷺ سے سنی تو وہ بکھر گئے۔ پس جب یہ خبر کفار قریش تک پہنچی تو انہوں نے غزوہ بدر کے بعد یہود کی طرف لکھا: بلاشبہ تم ساز و سامان، ہتھیار اور قلعے رکھتے ہو اور اب یا تو تم ہمارے صاحب کے ساتھ جنگ لڑو گے یا پھر ہم اس طرح کریں گے اور ہمارے اور تمہاری عورتوں کے پازیبوں کے درمیان کوئی شے حائل نہ ہوگی (خدم کا معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد پازیب ہیں)۔ پس جب ان کے خط کی خبر حضور نبی مکرم ﷺ تک پہنچی تو بنو نضیر معاہدہ توڑنے اور دھوکہ دہی کے لیے جمع ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا۔ آپ ہماری طرف اپنے اصحاب میں سے تیس آدمی ساتھ لے کر آئیے اور ہماری طرف سے بھی تیس علماء نکلیں گے۔ یہاں تک کہ ہم درمیان میں کسی جگہ پر ملاقات کریں گے۔ پس وہ علماء آپ سے گفتگو سنیں گے۔ اگر انہوں نے آپ کی تصدیق کر دی اور وہ آپ کے ساتھ ایمان لے آئے تو پھر ہم بھی آپ کے ساتھ ایمان لے آئیں گے۔ پس آپ ﷺ نے ان کے پیغام کی خبر اپنے صحابہ کرام میں بیان فرمائی۔ سو جب دوسرے دن صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ لشکر لے کر ان کی طرف روانہ ہوئے اور ان کا محاصرہ کر لیا۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: قسم بخدا! تم میرے نزدیک امن و حفاظت میں نہیں رہ سکتے مگر اس عہد پر کار بند رہتے ہوئے جو تم مجھ سے کرو گے۔ لیکن انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ کوئی معاہدہ کرنے سے انکار کر دیا تو آپ ﷺ نے اس دن ان سے قتال کیا۔ پھر آپ ﷺ دوسرے دن لشکر لے کر بنی قریظہ کی طرف چلے اور بنی نضیر کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے انہیں معاہدہ کی دعوت دی تو انہوں نے آپ سے معاہدہ کر لیا۔ نتیجہً آپ ان سے واپس آ گئے اور لشکر لے کر بنی نضیر کی طرف گئے اور ان سے جنگ لڑی۔ یہاں تک کہ وہ جلاوطن ہونے کی شرط پر قلعوں سے نیچے اتر آئے۔ پس بنو نضیر جلاوطن ہو گئے اور وہ اپنے ساز و سامان، اپنے گھروں کے دروازوں اور ان کی لکڑیوں وغیرہ میں سے اتنا اٹھا کر لے گئے جو اونٹ اٹھا سکتے تھے اور بنی نضیر کے نخلستان رسول اللہ ﷺ کے لیے مختص تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آپ کو عطا فرمائے تھے اور آپ ہی کے لیے مختص کیے تھے۔ اور ارشاد فرمایا: (ترجمہ) ”اور وہ مال جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ پر ان کی جانب سے پلٹا دیا اور تم نے ان پر گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ“۔ وہ فرما رہے ہیں کہ اس نے وہ مال بغیر قتال کے عطا فرمایا۔ پس حضور نبی مکرم ﷺ نے اس مال میں سے اکثر مہاجرین کو عطا فرمایا اور اسے ان کے درمیان تقسیم کر دیا اور انصار میں سے صرف دو آدمیوں کو اس سے حصہ دیا وہ دونوں بہت زیادہ حاجت مند تھے۔ ان دو کے سوا انصار میں سے کسی کو آپ ﷺ نے اس مال میں سے نہ دیا اور اس میں سے جو باقی بچا وہ رسول ﷺ کا وہ صدقہ تھا جو بنی فاطمہ کے قبضہ میں رہا۔

فائدہ: ما افاء اللہ الایہ کی بحث پیچھے اموال فدک میں گزر چکی ہے کہ یہ آیت ان اموال کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس کے بارے میں مفسرین نے ایک قول یہ لکھا ہے کہ یہ آیت اموال بنی نضیر، فدک وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ پھر ایک اعتراض یہ ہے کہ یہ مال بنی نضیر نہیں بلکہ مال غنیمت ہے کیونکہ اس میں محاصرہ بھی ہوا اور قتال بھی؟ تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ اونٹ پر سوار تھے اور بقیہ سارا لشکر پیدل تھا۔ لہذا یہ مختصری جنگ جنگ نہ ہونے کے حکم میں ہی تھی۔

اس لیے اسے مال فی شمار کیا گیا ہے نہ کہ مال غنیمت۔ واللہ اعلم بالصواب (بذل ص 333 ج 13)

2611۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ يَهُودَ النَّضِيرِ وَفَرِيزَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَجَلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَنِي النَّضِيرِ وَأَقْرَأَ فَرِيزَةَ وَمَنْ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ فَرِيزَةَ بَعْدَ ذَلِكَ فَكَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَائِهِمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لِحَقْوِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجَلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنِقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنی نضیر اور قریظہ کے یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے جنگ لڑی تو رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کو جلا وطن کر دیا اور بنی قریظہ کو برقرار رکھا اور ان پر احسان فرمایا۔ یہاں تک کہ اس کے بعد بنی قریظہ نے جنگ لڑی تو آپ ﷺ نے ان کے مردوں کو قتل کر دیا، ان کی عورتوں، ان کے بچوں اور ان کے مالوں کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا سوائے ان بعض کے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے اور آپ ﷺ نے انہیں امان دی اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور پھر رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ کے جملہ یہودیوں، بنی قینقاع اور یہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم تھے، یہودی بنی حارثہ اور ہر وہ یہودی جو مدینہ طیبہ میں تھا سب کو جلا وطن کر دیا۔ (اس طرح مدینہ طیبہ کلی طور پر یہودیوں کی نجاست اور شر سے محفوظ و مامون ہو گیا)۔

بَاب مَا جَاعَ فِي حُكْمِ أَرْضِ خَيْبَرَ (سرزمین خیبر کے حکم کا بیان)

2616۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَتَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَحْسَبُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَاتَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ فَغَلَبَ عَلَى الْأَرْضِ وَالشَّخْلِ وَالْجَاهِ إِلَى قَصْرِهِمْ فَصَالَحُوا عَلَى أَنْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّفْرَاءُ وَالْبَيْضَاءُ وَالْحَلَقَةُ وَلَهُمْ مَا حَبَلَتْ رِكَابُهُمْ عَلَى أَنْ لَا يَكْتُمُوا وَلَا يُغَيَّبُوا شَيْئًا فَإِنْ فَعَلُوا فَلَا ذِمَّةَ لَهُمْ وَلَا عَهْدَ فَعَيَّبُوا مَسْكَ الْحَيْبِيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ كَانَ قَتَلَ قَبْلَ خَيْبَرَ كَانَ احْتَمَلَهُ مَعَهُ يَوْمَ بَنِي النَّضِيرِ حِينَ أُجْلِيَتْ النَّضِيرُ فِيهِ حُلِيَّتُهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِسَعِيَةَ أَيْنَ مَسْكَ حَيْبِيِّ بْنِ أَخْطَبَ قَالَ أَذْهَبْتَهُ الْخُرُوبُ وَالنَّفَقَاتُ فَوَجَدُوا الْمَسْكَ فَقَتَلَ ابْنُ أَبِي الْحَقِيقِ وَسَبَى نِسَائَهُمْ وَذَرَارِيَهُمْ وَأَرَادَ أَنْ يُجْلِيَهُمْ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ دَعْنَا نَعْمَلْ فِي هَذِهِ الْأَرْضِ وَلَنَا السُّطْرُ مَا بَدَا لَكَ وَلَكُمْ السُّطْرُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ ثَمَانِينَ وَسَقًا مِنْ تَمْرٍ وَعَشْرِينَ وَسَقًا مِنْ شَعِيرٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اہل خیبر سے جنگ لڑی تو آپ ﷺ نے وہاں کے نخلستان اور زمین پر غلبہ پالیا اور انہیں ان کے محلات میں مجبوس کر دیا تو انہوں نے اس شرط پر آپ ﷺ سے صلح کی کہ سونا، چاندی اور ہتھیار رسول اللہ ﷺ کے لیے ہوں گے اور ان کے لیے دیگر وہ ساز و سامان ہوگا جو ان کے اونٹ اٹھا سکے۔ اس شرط پر کہ وہ کوئی شے نہ چھپائیں گے اور نہ ہی غائب کریں گے اور اگر انہوں نے ایسا کیا تو پھر ان کے لیے ذمہ ہے اور نہ ہی

عہد (یعنی مسلمانوں نے جو ان کی ذمہ داری اٹھائی ہے وہ ختم ہو جائے گی اور معاہدہ بھی باقی نہ رہے گا)۔ چنانچہ انہوں نے حی بن اخطب کی ایک تھیلی غائب کر دی۔ حالانکہ وہ خیبر کی جنگ سے پہلے قتل ہو چکا تھا اور اس نے اسے بنی نضیر کے محاصرے کے دن اٹھایا تھا جب کہ بنی نضیر جلاوطن کیے گئے اور اس میں ان کے زیورات تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے سعید کو فرمایا: حی بن اخطب کی تھیلی کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: جنگوں اور اخراجات نے اسے ختم کر دیا ہے۔ لیکن صحابہ کرام نے اس تھیلی کو پالیا پھر آپ ﷺ نے ابن ابی الحقیق کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا۔ آپ ﷺ نے انہیں جلاوطن کرنے کا ارادہ فرمایا تو انہوں نے عرض کی: اے محمد! ﷺ آپ ہمیں چھوڑ دیجئے ہم اسی زمین میں کام کریں گے اور جو کچھ پیداوار کی صورت میں حاصل ہوگا وہ نصف ہمارے لیے ہوگا اور نصف تمہارے لیے ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے ہر عورت کو اسی وسق کھجوریں اور بیس وسق جو عطا فرماتے تھے۔

2613۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَامِلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَنَا نُخْرِجُهُمْ إِذَا شِئْنَا فَسَنُ كَانَتْ لَهُ مَالٌ فَلْيَدْحَقْ بِهِ فَإِنِّي مُخْرِجُ يَهُودَ فَأَخْرَجَهُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے اس شرط پر معاملہ کیا تھا کہ جب ہم چاہیں گے انہیں نکال دیں گے۔ پس جب کسی کا (کسی یہودی کے پاس) کوئی مال ہو تو وہ اسے لے لے کیونکہ میں یہودیوں کو نکالنے والا ہوں اور پھر آپ نے انہیں وہاں سے نکال دیا۔

2614۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَبَا أَفْتِنَحَتْ خَيْبَرَ سَأَلْتُ يَهُودَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقْرَهُمْ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى النِّصْفِ مِثَّاخِرَ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَكُمْ فِيهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَكَانُوا عَلَى ذَلِكَ وَكَانَ الشَّرُّ يُقَسَّمُ عَلَى الشُّهُمَانِ مِنْ نِصْفِ خَيْبَرَ وَيَأْخُذُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخُمْسَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطْعَمَ كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ أَزْوَاجِهِ مِنْ الْخُمْسِ مِائَةَ وَسِقِّ تَبْرًا وَعِشْرِينَ وَسَقًّا شَعِيرًا فَلَبَا أَرَادَ عُمَرُ أَخْرَاجَ الْيَهُودِ أَرْسَلَ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُنَّ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ أَقْسِمَ لَهَا نَخْلًا بِخَرِصِهَا مِائَةَ وَسِقِّ فَيَكُونُ لَهَا أَصْلُهَا وَأَرْضُهَا وَمَاؤُهَا وَمِنْ الرُّزْعِ مَزْدَعَةٌ خَرِصِ عِشْرِينَ وَسَقًّا فَعَلْنَا وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ نَعْمَلَ الَّذِي لَهَا مِنَ الْخُمْسِ كَمَا هُوَ فَعَلْنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جب خیبر فتح کر لیا گیا تو یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے التجا کی کہ انہیں اس شرط پر اسی زمین پر برقرار رکھیں کہ وہاں سے جو پیداوار حاصل ہوگی اس کے نصف پر وہ کام کریں گے (یعنی نصف پیداوار ان کے لیے ہوگی اور نصف آپ ﷺ کے لیے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس شرط پر برقرار رکھتا ہوں کہ جب تک ہم چاہیں گے۔ چنانچہ وہ اسی شرط پر وہاں رہنے لگے اور خیبر کی نصف پیداوار سے کھجوریں کئی حصوں میں تقسیم کی جاتی تھی اور رسول اللہ ﷺ خمس (پانچواں حصہ) لیتے تھے۔ اور آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے ہر زوجہ محترمہ کو خمس

میں سے سو سو کھجوریں اور بیس وسق جو عطا فرماتے تھے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو نکالنے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے حضور نبی مکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کی جانب پیغام بھیجا کہ تم میں سے جو کوئی یہ پسند کرے کہ میں اس کے لیے کھجوروں کے درخت علیحدہ کر دوں جس سے اندازاً سو سو کھجوریں حاصل ہوں تو اس کے لیے ان کی جڑیں، ان کی زمین اور ان کا پانی بھی ہو اور کھیتی میں سے اسے مختص کر دوں کہ اندازاً اس کی پیداوار بیس وسق ہو تو ہم یہ کر دیتے ہیں اور جو کوئی یہ پسند کرے کہ ہم اس کے لیے خمس میں سے اس کا حصہ الگ کریں جتنا بھی ہو (بغیر زمین اور پانی کے) تو ہم وہ کر دیتے ہیں۔

2615۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ إِسْعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ فَأَصَبْنَاَهَا عَنُوتَةً فَجُبِعَ السَّبِيُّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی جنگ لڑی اور ہم نے اس پر بزور شمشیر غلبہ پایا اور قیدی جمع کیے گئے۔

2616۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّمُودِيُّ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَشَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ نِصْفَيْنِ نِصْفًا لِنَوَائِبِهِ وَحَاجَتِهِ وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَسَمَهَا بَيْنَهُمْ عَلَى ثَمَانِيَةِ عَشْرَ سَهْمًا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ آدَمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا قَدْ كَرِهْنَا هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ فَكَانَ النِّصْفُ سَهْمًا الْمُسْلِمِينَ وَسَهْمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَزَلَ النِّصْفَ لِلْمُسْلِمِينَ لِمَا يَنْبُوهُ مِنَ الْأُمُورِ وَالتَّوَائِبِ

حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو دو نصف حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک نصف اپنی حاجات و ضروریات کے لیے تھا اور ایک نصف عام مسلمانوں کے لیے تھا اور پھر آپ نے اس نصف کو ان کے درمیان اٹھارہ حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔

بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے سنا ہے: انہوں نے بیان کیا اور پھر یہ حدیث بیان کی۔ فرمایا: پس اس ایک نصف میں مسلمانوں کے حصص بھی تھے اور رسول اللہ ﷺ کا حصہ بھی تھا اور آپ ایک نصف مسلمانوں کے ایسے کاموں کے لیے علیحدہ رکھتے جو انہیں حوادث اور دیگر امور میں سے پیش آتے تھے۔

2617۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَنَا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ قَسَمَهَا عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمَعَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلِلْمُسْلِمِينَ النِّصْفُ مِنْ ذَلِكَ وَعَزَلَ النِّصْفَ الْبَاقِي لِمَنْ نَزَلَ بِهِ مِنَ التَّوَائِبِ وَالْأُمُورِ وَالتَّوَائِبِ النَّاسِ

بشیر بن یسار جو کہ انصار کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر پر غلبہ حاصل کیا تو اسے چھتیس حصوں پر تقسیم کر دیا اور ہر حصہ سو حصوں پر مشتمل تھا۔ پس اس میں سے نصف رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے علیحدہ کر دیا، جو فود آتے اور دیگر امور اور لوگوں کی حاجات و ضروریات کو پورا کرنے کے لیے (اسے خرچ کیا جاتا تھا)۔

2618۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَنَا أَفَاءُ اللَّهِ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ خَيْبَرٌ قَسَمَهَا عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمَعَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ فَعَزَلَ نِصْفَهَا لِتَوَائِبِهِ وَمَا يَنْزِلُ بِهِ الْوَطِيخَةُ وَالْكَتَيْبَةُ وَمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا وَعَزَلَ النِّصْفَ الْآخَرَ قَقَسَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الشَّقَّ وَالنَّطَاةَ وَمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا وَكَانَ سَهْمُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا أُحِيزَ مَعَهُمَا

بشیر بن یسار نے بیان کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو خیبر کا مال عطا فرمایا تو آپ ﷺ نے اسے چھتیس حصوں میں تقسیم کیا اور ہر حصہ سو حصوں کو شامل تھا۔ پس آپ ﷺ نے اس کا نصف اپنی حاجات و ضروریات کے لیے علیحدہ کر دیا اور ان (فود وغیرہ) کے لیے جو آپ کے پاس آتے رہتے اور یہ مال و طیخ اور کتیبہ (خیبر کی دو بستیوں کے نام ہیں) اور جو کچھ ان دونوں کے نواح میں تھا اس سے حاصل ہوتا۔ اور دوسرا نصف علیحدہ کیا اور اسے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اور یہ شوق اور نطاة (یہ بھی دو بستیوں کے نام ہیں) اور جو کچھ ان دونوں کے ساتھ متعلق تھا اس سے حاصل ہوتا تھا اور رسول اللہ ﷺ کا حصہ ان دونوں کے توابع اور متعلقات سے حاصل کیا جاتا تھا۔

2619۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَنَا أَفَاءُ اللَّهِ عَلَيْهِ خَيْبَرٌ قَسَمَهَا سِتَّةَ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمَعَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ أَحَدِهِمْ وَعَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشْرَ سَهْمًا وَهُوَ السُّطْرُ لِتَوَائِبِهِ وَمَا يَنْزِلُ بِهِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَكَانَ ذَلِكَ الْوَطِيخَ وَالْكَتَيْبَةَ وَالسَّلَالِمَ وَتَوَابِعَهَا فَلَمَّا صَارَتْ الْأَمْوَالُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُسْلِمِينَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ عُمَالٌ يَكْفُونَهُمْ عَمَلَهَا فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَهُودَ فَعَامَلَهُمْ

بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا مال عطا فرمایا تو آپ ﷺ نے اسے چھتیس حصوں میں تقسیم فرمایا اور مسلمانوں کے لیے نصف یعنی اٹھارہ حصے علیحدہ کر دیے۔ (ان میں سے) ہر حصہ سو حصوں کو شامل تھا اور حضور نبی کریم ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ کے لیے بھی ان میں سے ہر ایک حصہ کی طرح ایک حصہ تھا اور رسول اللہ ﷺ نے اٹھارہ حصے علیحدہ کر دیے اور یہ ایک نصف تھا اپنی حاجات و ضروریات کے لیے اور ان کے لیے جو مسلمانوں کے امور میں سے پیش آتے رہتے تھے اور یہ طیخ، کتیبہ، سلام اور ان کے متعلقات سے حاصل ہوتا تھا۔ جب اموال حضور نبی مکرم ﷺ اور مسلمانوں کے قبضے میں ہو گئے تو ان کے پاس ایسے کام کرنے والے نہ تھے جو ان پر کام کرنے

کے لیے کافی ہوتے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے یہود کو بلایا اور ان کے ساتھ (نصف پیداوار کی شرط پر) معاملہ کر لیا۔

2620۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا مُجَبِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَبِّعِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَعْقُوبَ بْنَ مُجَبِّعِ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُجَبِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ أَحَدَ الْقُرَاءِ الَّذِينَ قَرَأُوا الْقُرْآنَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرَ عَلَى أَهْلِ الْخُدَيْبِيَّةِ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ثَمَانِيَةِ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا

مجمع بن جاریہ انصاری سے روایت ہے اور یہ ان قراء میں سے ایک ہیں جنہوں نے قرآن کریم کی قراءت کی۔ انہوں نے بیان کیا، اموال خیبر کو حدیبیہ کے شرکاء پر تقسیم کیا گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے اٹھارہ حصوں میں تقسیم کیا اور لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی۔ ان میں تین سو گھوڑ سوار تھے۔ آپ نے ہر شہسوار کو دو حصے دیے اور پیادہ کو ایک حصہ عطا فرمایا (اور ان کی تعداد بارہ سو تھی)۔

2621۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَجَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الرَّهْرِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَبَعْضُ وَلَدِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَبَةَ قَالُوا بَقِيَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ تَحْصَنُوا فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَخْفِنَ دِمَائَهُمْ وَيُسِيرَهُمْ ففَعَلَ فَسَبَّحَ بِذَلِكَ أَهْلُ فَدَكٍ فَتَزَلُّوا عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاصَّةٌ لِأَنَّهُ لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهَا بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ

زہری، عبد اللہ بن ابی بکر اور محمد بن مسلمہ کے بچوں میں سے کسی سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ خیبر کے باسیوں میں سے کچھ باقی رہ گئے اور قلعہ بند ہو گئے۔ تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ان کے خون محفوظ قرار دیں (یعنی انہیں قتل نہ کریں) اور انہیں (اپنے گھروں سے) نکال دیں (جلا وطن کر دیں) تو آپ ﷺ نے ایسا کر ڈالا۔ پس جب اس کے بارے میں فدک کے رہنے والوں نے سنا تو وہ بھی انہیں شرائط پر اپنے قلعوں سے نیچے اتر آئے۔ اس لیے فدک رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھا، کیونکہ اس پر نہ گھوڑے دوڑائے گئے اور نہ اونٹ۔

2622۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَارِسٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الرَّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْتَحَ بَعْضَ خَيْبَرَ عَنُوةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَفَرِيٌّ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينَ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمُ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ خَيْبَرَ كَانَ بَعْضُهَا عَنُوةً وَبَعْضُهَا صُلْحًا وَالْكَتَيْبَةُ أَكْثَرُهَا عَنُوةً وَفِيهَا صُلْحٌ قُلْتُ لِمَالِكٍ وَمَا الْكَتَيْبَةُ قَالَ أَرْضُ خَيْبَرَ وَهِيَ أَرْبَعُونَ أَلْفَ عَدْدِي

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا کچھ حصہ بزور شمشیر فتح کیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: حارث بن مسکین پر (حدیث) پڑھی گئی اور میں حاضر تھا۔ تمہیں ابن وہب نے بتایا کہ مجھے مالک نے ابن شہاب سے خبر دی کہ خیبر کا کچھ حصہ بزور شمشیر اور کچھ حصہ صلح کے ساتھ فتح ہوا۔ کتیبہ کا اکثر حصہ بزور شمشیر فتح کیا گیا اور کچھ حصہ صلح کے ساتھ۔ میں نے مالک سے پوچھا: کتیبہ کیا ہے؟ تو اس نے بتایا کہ یہ خیبر کی زمین ہے اور اس میں چالیس ہزار کھجور کے

درخت ہیں۔

2623۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ افْتَتَحَ خَيْبَرَ عِنْوَةَ بَعْدَ الْقِتَالِ وَنَزَلَ مَنْ نَزَلَ مِنْ أَهْلِهَا عَلَى الْجَلَا بَعْدَ الْقِتَالِ

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو لڑائی کے بعد قوت سے فتح کیا تھا اور اس کے باسیوں میں سے جلا وطنی کی شرط پر جو اترے تھے وہ بھی جنگ کے بعد ہی اترے تھے (یعنی سارا خیبر قوت و طاقت سے ہی فتح ہوا)۔

2624۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ خَمْسَ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ خَيْبَرَ ثُمَّ قَسَمَ سَائِرَهَا عَلَى مَنْ شَهِدَهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا مِنْ أَهْلِ الْخُدَيْبِيَّةِ

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر سے حاصل ہونے والے اموال کا خمس نکالا اور پھر تمام کا تمام حدیبیہ کے شرکاء میں سے جو وہاں حاضر تھے اور جو وہاں سے غائب تھے ان پر تقسیم کر دیا۔

2625۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَوْلَا آخِرُ

الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحَتْ قُرَيْبَةُ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں (کے فقر و افلاس) کا احساس نہ ہوتا تو جو شہر بھی فتح کیا جاتا اس سے اسی طرح تقسیم کر دیتا جیسے رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو تقسیم کیا تھا۔

بَاب مَا جَاعَ فِي خَيْبَرَ مَكَّةَ (مکہ مکرمہ کی فتح کا بیان)

2626۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ

الرُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَأَسْلَمَ بِمِرِّ الطَّهْرَانِ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ

هَذَا الْفَخْرَ فَلَوْ جَعَلْتَ لَهُ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ابوسفیان بن

حرب کو ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اس نے مرالظہر ان (مکہ مکرمہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) کے مقام

پر اسلام قبول کیا تھا۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک ابوسفیان ایسا آدمی ہے جو فخر و

مباہات کو پسند کرتا ہے۔ پس اگر آپ اس کے لیے کوئی شے کر دیں (جو باعث فخر ہو تو مناسب ہوگا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں

جو آدمی ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گیا تو اسے امان ہے اور جس نے اپنے اوپر دروازہ بند کر لیا تو وہ بھی امن میں ہوگا۔

2627۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ

1۔ ایک لڑکی میں مکتوبہ نہیں ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّ الظُّهْرَانَ قَالَ الْعَبَّاسُ قُلْتُ وَاللَّهِ لَيْنٌ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ عَنُودًا قَبْلَ أَنْ يَأْتُوهُ فَيَسْتَأْمِنُوهُ إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ فَجَلَسْتُ عَلَى بَغْلَةٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ لَعَلِّي أَجِدُ ذَا حَاجَةٍ يَأْتِي أَهْلَ مَكَّةَ فَيُخْبِرُهُمْ بِبَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَخْرُجُوا إِلَيْهِ فَيَسْتَأْمِنُوهُ فَإِنِّي لَأَسِيرُ إِذْ سَبَعْتُ كَلَامَ أَبِي سُفْيَانَ وَبُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ فَقُلْتُ يَا أَبَا حَنْظَلَةَ فَعَرَفَ صَوْتِي فَقَالَ أَبُو الْفَضْلِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا لَكَ فِذَاكَ ابْنِ وَأُمِّي قُلْتُ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ قَالَ فَمَا الْحِيلَةُ قَالَ فَرَكِبَ خَلْفِي وَرَجَعْتُ صَاحِبُهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَوْتُ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَسْلَمْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هَذَا الْفَتْحَ فَاجْعَلْ لَهُ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ دَارَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ آمِنٌ قَالَ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ إِلَى دُورِهِمْ وَإِلَى الْمَسْجِدِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مر الظهران کے مقام پر اترے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم بخدا! اگر رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں قوت و طاقت کے ساتھ داخل ہوئے، اہل مکہ کے آپ ﷺ کے پاس آنے اور آپ ﷺ سے امان طلب کرنے سے پہلے تو یقیناً قریش ہلاک ہو جائیں گے۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی سواری پر بیٹھا اور میں نے خیال یہ کیا شاید میں کسی کام والے آدمی کو اہل مکہ کی طرف جاتے پالوں، تو وہ انہیں رسول اللہ ﷺ کی اس جگہ اور مقام کے بارے میں بتادے (جہاں آپ ﷺ لشکر سمیت اترے ہوئے ہیں) تاکہ وہ آپ ﷺ کی طرف نکلیں اور آپ ﷺ سے امان طلب کر لیں۔ پس میں اسی خیال سے چلتا رہا کہ اچانک میں نے ابوسفیان اور بدیل بن ورقاء کی گفتگو سنی۔ تو میں نے کہا: اے ابو حنظلہ! (یہ ابوسفیان کی کنیت ہے)۔ اس نے میری آواز پہچان لی اور کہا: (کیا تم) ابوالفضل ہو؟ (یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) میں نے کہا: ہاں۔ اس نے پوچھا: تمہیں کیا ہے میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں؟ تو میں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ کے ساتھ لوگوں (کا جم غفیر ہے)۔ تو اس نے کہا: اب کیا حیلہ ہو سکتا ہے؟ آپ نے بیان فرمایا: پس وہ میرے پیچھے سوار ہو گیا اور اس کا ساتھی (بدیل بن ورقاء) واپس چلا گیا۔ پس جب صبح ہوئی تو میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو گیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بے شک ابوسفیان ایسا آدمی ہے جو فخر و مباہات کو پسند کرتا ہے۔ پس آپ اس کے لیے کوئی قابل فخر شے کر دیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جو ابوسفیان کے گھر داخل ہو گیا تو وہ امن پانے والا ہے اور جس نے اپنے اوپر اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا تو اسے بھی امان ہے اور جو مسجد میں داخل ہو گیا تو وہ بھی امن پا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ اپنے گھروں کی طرف اور مسجد کی طرف بکھر کر چلے گئے (اور چھپ گئے)۔

2628۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلٍ بِنِ مَعْقِلٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ أَهْلَ غَنَمِ يَوْمَ الْفَتْحِ شَيْئًا قَالَ لَا

حضرت وہب بن منبہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا مسلمانوں کو فتح مکہ کے دن مال غنیمت کے طور پر کوئی شے ملی تھی؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

2629- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِإِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَاتِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ سَرَّحَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْخَيْلِ وَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ اهْتَفِ بِالْأَنْصَارِ قَالَ اسْلُكُوا هَذَا الطَّرِيقَ فَلَا يَشْرُقَنَّ لَكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَكْتُمُوهُ فَنَادَى مُنَادٍ لَقُرَيْشٍ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ دَخَلَ دَارًا فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السَّلَامَ فَهُوَ آمِنٌ وَعَمَدًا صَنَادِيدُ قُرَيْشٍ فَدَخَلُوا الْكَعْبَةَ فَغَضَّ بِهِمْ وَطَافَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَخَذَ بِجَنْبَتِي الْبَابِ فَخَرَجُوا فَبَايَعُوا النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ سَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ مَكَّةَ عُنُوقٌ هِيَ قَالَ إِيْشُ يَضْرُكُ مَا كَانَتْ قَالَ فَصَلِّحْ قَالَ لَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام، حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کو گھوڑوں پر بھیج دیا اور فرمایا: اے ابو ہریرہ! تم انصار کو بلاؤ۔ (جب وہ آچکے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس راستے سے چلو اور جو کوئی تمہاری جانب (قریش کی جانب سے آگے نکل کر راہ روکنے کے لیے) سامنے آئے تو اسے قتل کر دو۔ پس اتنے میں ایک ندا دینے والے نے ندا دی۔ آج کے بعد قریش (کی وہ طاقت اور رعب و دبدبہ باقی نہیں) رہے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو گھر میں داخل ہو جائے تو وہ امن میں ہے اور جو ہتھیار پھینک دے گا تو اسے امان ہے۔ سرداران قریش کعبہ معظمہ میں داخل ہو گئے اور وہ ان سے بھر گیا۔ حضور ﷺ نے طواف کیا، مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا فرمائی۔ پھر کعبہ معظمہ کے دروازہ کی چوکت کی دونوں طرفوں کو پکڑا تو وہ سب باہر نکل آئے اور حضور رحمت عالم ﷺ کی اسلام پر بیعت کر لی۔

ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا۔ ان سے کسی آدمی نے پوچھا: مکہ بزور قوت فتح ہوا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اس طرح ہونے میں کون سی شے تیرے لیے نقصان دہ ہے۔ اس نے کہا: وہ تو صلح کے ساتھ فتح ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي خَبَرِ الطَّائِفِ (فتح طائف کا بیان)

2630- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلِ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ شَأْنِ ثَعِيفٍ إِذْ بَايَعَتْ قَالَ اشْتَرَطَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ لَا صَدَقَةَ عَلَيْهَا وَلَا جِهَادَ وَأَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ يَقُولُ سَيَتَّصِدُّونَ وَيُجَاهِدُونَ إِذَا أَسْلَمُوا

حضرت وہب نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بنو ثعیف کی حالت کے بارے میں پوچھا جب انہوں نے بیعت کی۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ پر یہ شرط عائد کی تھی کہ ان پر نہ صدقہ (زکوٰۃ و عشر) ہوگا اور نہ ہی جہاد لازم ہوگا۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ وہ

عنقریب صدقہ بھی دیں گے اور جہاد بھی کریں گے جب وہ مشرف باسلام ہو گئے۔

فائدہ: آپ ﷺ نے انہیں یہ رخصت اس بنا پر دی تھی کہ زکوٰۃ کی فرضیت کے لیے صاحب نصاب ہونا اور وجوب ادا کے لیے سال کا گزرنا شرط ہے، لہذا بالفور ان پر اس کی ادائیگی واجب نہیں اور جہاد بھی فرض کفایہ ہے اور فرض عین تب بنتا ہے جب دشمن سر پر چڑھ آئے اور امام وقت جہاد عام کا اعلان کرے۔ ابھی ان کے لیے ایسی صورت بھی نہیں، لہذا اس رخصت کے پیش نظر آپ نے یہ شرائط قبول فرمائیں۔

2631۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ سُوَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ مَسْجُوفٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ حَنَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ وَقَدْ ثَقِيفٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْزَلَ لَهُمُ الْمَسْجِدَ لِيَكُونَ أَرْقَى لِقُلُوبِهِمْ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُحْشَرُوا وَلَا يُعْشَرُوا وَلَا يُجَبُّوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَكُمْ أَنْ لَا تُحْشَرُوا وَلَا تُعْشَرُوا وَلَا خَيْرٌ فِي دِينٍ لَيْسَ فِيهِ زُكُومٌ

عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ جب بنی ثقیف کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے انہیں مسجد میں اتارا تا کہ آپ ﷺ ان کے دلوں کو نرم کریں۔ انہوں نے آپ پر یہ شرائط عائد نہیں کیں کہ انہیں جہاد کے لیے نہ بلایا جائے اور نہ انہیں عشر روز کوٰۃ دینے کے لیے کہا جائے اور نہ انہیں نماز پڑھنے کو کہا جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے یہ رخصت تو ہے کہ تمہیں جہاد کے لیے نہ بلایا جائے اور نہ تم سے عشر روز کوٰۃ لیے جائیں لیکن اس دین میں کوئی خیر اور بھلائی نہیں ہے جس میں نماز نہ ہو۔ (چونکہ نماز ہر روز دن رات میں پانچ وقت فرض ہے اس لیے آقائے دو جہاں ﷺ نے انہیں اس میں کوئی رخصت نہ دی اور ان کی یہ شرط قبول نہ فرمائی)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي حُكْمِ أَرْضِ الْيَمَنِ (سرزمین یمن کے حکم کا بیان)

2632۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ لِي هَمْدَانُ هَلْ أَنْتَ آتِ هَذَا الرَّجُلَ وَمُرْتَادًا لَنَا فَإِنْ رَضِيتَ لَنَا شَيْئًا قَبِلْنَا وَإِنْ كَرِهْتَ شَيْئًا كَرِهْنَا قُلْتُ نَعَمْ فَجِئْتُ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَضِيْتُ أَمْرًا وَأَسْلَمَ قَوْمِي وَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا الْكِتَابَ إِلَى عُمَيْرِ ذِي مَرَّانٍ قَالَ وَبَعَثَ مَالِكُ بْنُ مِرَارَةَ الرَّهَاطِيَّ إِلَى الْيَمَنِ جَمِيعًا فَأَسْلَمَ عَلَيْهِ ذُو خَيْوَانَ قَالَ فَقِيلَ لِعَلِّكَ انْطَلِقُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخُذْ مِنْهُ الْأَمَانَ عَلَى قَرْنَيْتِكَ وَمَالِكَ فَقَدِمَ وَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِعَلِّكَ ذِي خَيْوَانَ إِنْ كَانَ صَادِقًا فِي أَرْضِهِ وَمَالِهِ وَرَقِيقِهِ فَلَهُ الْأَمَانُ وَذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَتَبَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ

حضرت عامر بن شہر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا اور اسے عام کیا۔ تو (میرے قبیلہ) ہمدان نے مجھے کہا: کیا تم اس آدمی (یعنی رسول اللہ ﷺ) کے پاس آتے ہو اور ہمارے لیے خیر و بھلائی کی بات کرتے ہو۔ پس اگر تم ہمارے لیے کسی شے پر راضی ہو گئے تو ہم اسے قبول کر لیں گے اور اگر تم نے کسی شے کو ناپسند کیا تو ہم بھی اسے

ناپسند کریں گے۔ تو میں نے کہا: ہاں پس میں آیا۔ یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گیا اور میں آپ کی دعوت پر راضی ہو گیا اور میری قوم (ہمدان) نے اسلام قبول کر لیا اور رسول اللہ ﷺ نے یہ خط عمیر ذی مران کی طرف لکھ کر بھیجا۔ عامر بن شہر نے کہا اور آپ ﷺ نے مالک بن مرارہ الرہاوی کو سارے یمن کی طرف (داعی بنا کر) بھیجا۔ پس عک ذو خیوان نے اسلام قبول کیا اور عک کو کہا گیا: تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ ﷺ سے اپنے گاؤں اور اپنے مال کے بارے میں امان لے لو۔ پس وہ حاضر خدمت ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں لکھ دیا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے عک ذی خیوان کے لیے ہے۔ اگر یہ اپنی زمین، اپنے مال اور اپنے غلاموں کے بارے میں سچا ہے تو اس کے لیے امان ہے اور یہ اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے ذمہ پر ہے۔ یہ خط خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا۔

فائدہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (یہ خط) محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے عمر ذی مران اور ہمدان میں سے اسلام قبول کرنے والوں کی طرف ہے۔ اما بعد! تم پر سلام ہو۔ میں تمہارے سامنے اس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اما بعد! جب ہم ارض روم سے واپس آئے تو ہمیں تمہارے اسلام کی خبر پہنچی۔ پس تمہیں مبارک ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی ہے۔ الحدیث، کذا فی الاصابہ (بذل الجہود ص 363 ج 13)

فائدہ: یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ یمن کی زمین عشری ہے کیونکہ اہل یمن اسلام لائے اور ان کی زمین ان کی ملکیت میں ہی رہی اور اس صورت میں عشری لازم ہوتا ہے۔ (بذل ص 364 ج 13)

2633۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقُرَشِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الرَّبِيعِ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ يَعْني ابْنَ أَبِيضٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِيضِ بْنِ حَمَالٍ أَنَّهُ كَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّدَقَةِ حِينَ وَقَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا أَخَا سَبَأٍ لَا بُدَّ مِنْ صَدَقَةٍ فَقَالَ إِنَّمَا زَرَعْنَا الْقُطْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ تَبَدَّدَتْ سَبَأٌ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ يَا رَبِّ فَصَالَحَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ سَبْعِينَ حُلَّةً بِرِزْقٍ مِنْ قِيَمَةِ وَقَائِي بِزِ الْعَافِرِ كُلِّ سَنَةٍ عَمَّنْ بَقِيَ مِنْ سَبَأٍ يَا رَبِّ فَلَمْ يَزَالُوا يُؤَدُّونَهَا حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّ الْعُمَالَ اسْتَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ بَعْدَ قُبُضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا صَالَحَ أَبِيضُ بْنُ حَمَالٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْحُلَلِ السَّبْعِينَ فَرَدَّ ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى مَا وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى مَاتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَقْبَلَ ذَلِكَ وَصَارَتْ عَلَى الصَّدَقَةِ

ابيض بن حمال سے روایت ہے کہ انہوں نے اس وقت رسول اللہ ﷺ سے صدقہ (کو ساقط کرنے) کے بارے میں گفتگو کی جب کہ وہ وفد بن کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سبأ کے بھائی! صدقہ (زکوٰۃ) تو ضروری ہے۔ پھر اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہماری کھیتی (پیداوار) تو صرف روٹی ہے اب اہل سبأ متفرق ہو چکے ہیں ان میں سے تھوڑے سے لوگ مارب (اس سے مراد یمن میں ازد کے شہر ہیں) میں باقی رہ گئے ہیں۔ تو حضور نبی کریم

ﷺ نے ان سے ہر سال کپڑے کے ستر حلے لینے پر صلح فرمائی۔ (حلہ سے مراد ایسی دویمنی چادریں جو سرخ و سیاہ دھاری دار بنی ہوئی ہوں) جو قیمت میں معاف (ایک شہر ہے جہاں کپڑا عام اور مشہور تھا) کے کپڑے کے برابر ہوں، (یہ صلح ان لوگوں سے تھی) جو سب کے مارب میں باقی موجود تھے۔ پس وہ مسلسل یہ ستر حلے دیتے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ان پر مقرر عمال نے اس معاہدے کو توڑ دیا، جس کے مطابق ابیض بن حمال نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ستر حلوں کی شرط پر صلح کی تھی۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے اسی حالت پر لوٹا دیا جس پر رسول اللہ ﷺ نے اسے قائم کیا تھا (یعنی آپ بھی ان سے ستر حلے لیتے رہے) یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا۔ پھر جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو یہ معاہدہ ٹوٹ گیا اور یہ کپڑے صدقہ میں بدل گئے (یعنی ان سے بھی دوسروں کی طرح صدقہ ہی وصول کیا جانے لگا)۔

بَابُ فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ (جزیرہ عرب سے یہودیوں کو نکالنے کا بیان)

2634- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَى بِثَلَاثَةِ أَشْيَاءٍ إِخْرَاجُ الْيَهُودِ مِنَ الْجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيرُوا الْوَقْدَ بِنَحْوِ مِثْلِ مَا كُنْتُمْ أَجِيرُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَانْسَيْتُهَا وَقَالَ الْحَمِيدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا أَدْرِي أَذْكَرُ سَعِيدَ الثَّالِثَةَ فَانْسَيْتُهَا أَوْ سَكَتَ عَنْهَا 1

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جزیرہ عرب سے مشرکین کو نکال دو اور وقود کے ساتھ اسی طرح حسن سلوک سے پیش آؤ جیسے میں ان سے سلوک کرتا ہوں (یعنی میری طرح تم بھی انہیں عطیات دیتے رہو)۔ سعید بن جبیر نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تیسری چیز کے ذکر سے خاموش رہے، یا (انہوں نے تو ذکر کی اور) میں اسے بھول گیا۔ حمیدی نے سفیان سے روایت کیا ہے کہ سلمان نے کہا: میں نہیں جانتا۔ کیا سعید نے تیسری شے کا ذکر کیا اور میں اسے بھول گیا، یا وہ اس کے ذکر سے خاموش رہے (کہا گیا ہے کہ غالباً وہ تیسری شے لشکر اسامہ کی تیاری ہے)۔

فائدہ: بعض نے کہا ہے کہ جزیرہ عرب سے مراد مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ ہے اور امام شافعی نے فرمایا کہ یہ حکم حجاز کے ساتھ خاص ہے۔ لہذا آپ کے نزدیک مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور یمامہ اور اس کا نواحی علاقہ اس میں شامل ہے۔ جب کہ احناف کا موقف یہ ہے کہ اس سے مراد پوری سرزمین عرب ہے۔ اس میں عیسائیوں اور یہودیوں کی کوئی عبادت گاہ نہ چھوڑی جائے گی اور نہ ہی کسی شہر یا گاؤں میں شراب و خنزیر کی خرید و فروخت ہوگی اور نہ ہی کسی مشرک کو سرزمین عرب میں اپنا مسکن بنانے اور اسے اپنا وطن بنانے کی اجازت دی جائے گی۔ یہ اس زمین کی فضیلت کے پیش نظر ہے۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے، جزیرہ عرب میں دودین جمع نہیں ہو سکتے۔ (بذل ص 388 ج 13)

1- وقال الحمیدی تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

2635۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا أُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا أَتْرُكُ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں ضرور یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا اور میں اس میں مسلمانوں کے سوا کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔ امام احمد بن حنبل، ابو احمد محمد بن عبد اللہ اور سفیان نے ابی الزبیر عن جابر عن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگے اسی طرح حدیث بیان کی لیکن پہلی زیادہ مکمل ہے۔

2636۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكُونُ قِبْلَتَانِ فِي بَلَدٍ وَاحِدٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شہر میں دو قبلے نہیں ہو سکتے۔
فائدہ: بذل میں ہے کہ یہ نفی بمعنی نہیں ہے۔ یعنی یا تو مسلمانوں کو کافروں کی زمین پر اقامت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے یا پھر حکام کو اس سے منع کیا گیا ہے کہ وہ کفار کی علامات کے اظہار کے لیے اہل ذمہ کو مسلمانوں کے ساتھ شہروں میں آباد کر دیں۔ یہ درست نہیں۔ (ص 271 ج 13)

2637۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَّاحِدِ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ الْعَزِيزِيُّ جَزِيرَةُ الْعَرَبِ مَا بَيْنَ الْوَادِي إِلَى أَقْصَى الْيَمَنِ إِلَى تَخْوِمِ الْعِرَاقِ إِلَى الْبَحْرِ

حضرت سعید بن عبد العزیز نے بیان کیا ہے کہ جزیرہ عرب وادی القرئی سے انتہائے یمن تک ہے۔ (دوسری جانب) عراق کی حدود تک اور پھر سمندر تک۔

2638۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قُرَيْبٌ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مَسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكَ أَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ مَالِكٌ عُمَرُ أَجَلَى أَهْلِ نَجْرَانَ وَلَمْ يُجْلَوْا مِنْ تِيْمَاءَ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ بِلَادِ الْعَرَبِ فَأَمَّا الْوَادِي فَإِنِّي أَرَى أَنَّكُمْ تُجْلَوْنَ مِنْ فِيهَا مِنَ الْيَهُودِ أَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْهَا مِنْ أَرْضِ الْعَرَبِ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّمْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ وَقَدْ أَجَلَى عُمَرَ رَجِمَهُ اللَّهُ يَهُودَ نَجْرَانَ وَقَدْ كَ

حضرت مالک نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل نجران کو جلا وطن کیا۔ لیکن وہ (عیسائی) تہام سے جلا وطن نہ کیے گئے۔ کیونکہ تہام بلاد عرب میں سے نہیں ہے۔ رہی وادی القرئی، تو میرا خیال یہ ہے کہ اس میں رہنے والے یہودیوں کو اس لیے جلا وطن نہیں کیا گیا کہ وہ اسے عرب کی زمین سے خیال نہ کرتے تھے۔
ابن سرح اور ابن وہب نے کہا ہے کہ حضرت مالک نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نجران اور فدک کے

یہودیوں کو جلا وطن کر دیا۔

بَابُ فِي إِيقَافِ أَرْضِ السَّوَادِ وَأَرْضِ الْعَنُوتَةِ

سرزمین عراق اور قوت و طاقت سے حاصل کردہ زمین کو وقف کرنے کا بیان

2639۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْعَتُ الْعِرَاقِ تَقْيِيزُهَا وَدِرْهَمُهَا وَمَنْعَتُ الشَّامِ مُدِّيَّتُهَا وَدِينَارُهَا وَمَنْعَتُ مِصْرَ إِزْدَبَّتُهَا وَدِينَارُهَا ثُمَّ عُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ قَالَهَا زُهَيْرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ شَهِدَ عَلَيَّ ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب عراق اپنا قفییز اور اپنا درہم روک لے گا، شام اپنا مد اور اپنا دینار روک لے گا اور مصر اپنا درہم اور اپنا دینار روک لے گا (یعنی ان تمام کے وسائل تمہارے قبضے میں آجانے کے بعد آخر زمانے میں پھر تمہارے ہاتھ سے نکل جائیں گے) اور تم اسی حالت کی طرف لوٹ آؤ گے جس پر تم ابتداء میں تھے۔ زہیر نے تین بار یہ کلمہ پڑھا۔ اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا گوشت اور خون شاہد ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک اشارہ تو اس طرف ہے کہ یہ ممالک فتح ہوں گے اور مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں گے۔ یہ حصہ تو آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق مکمل ہو چکا ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یہ سب فتح ہوئے۔ اور دوسرا اشارہ اس طرف ہے کہ ان کے وسائل تمہارے ہاتھ سے چھن جائیں گے اور کافران پر قابض ہو جائیں گے۔ تو شاید حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کے مطابق اب حالات اسی جانب بڑھ رہے ہیں۔ (رب کریم امت مسلمہ کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین)۔

2640۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّهَا قُرَيْبَةُ أَيُّهَا قُرَيْبَةُ أَيُّهَا قُرَيْبَةُ أَيُّهَا قُرَيْبَةُ أَيُّهَا قُرَيْبَةُ أَيُّهَا قُرَيْبَةُ عَصَتْ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ خُمْسَهَا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس گاؤں یا شہر میں تم آئے اور اس میں اقامت اختیار کر لی تو اس میں فقط تمہارا حصہ ہوگا (بطور مال غنیمت وہ گاؤں تقسیم نہ ہوگا کیونکہ وہ بغیر جنگ کے ہاتھ آیا ہے، لہذا وہ مال فے ہے اور اس میں امام کو اختیار ہے کہ اس میں سے جو چاہے کسی کو دے دے) اور جس گاؤں کے باسیوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی نافرمانی کی تو اس کا خمس اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم ﷺ کے لیے ہے اور پھر وہ تمہارے لیے ہے (کیونکہ وہ قوت کے ساتھ حاصل کیا گیا ہے۔ لہذا وہ مال غنیمت ہے اور وہ تمام مجاہدین میں تقسیم ہوگا)۔

بَابُ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ (جزیہ لینے کا بیان)

2641۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى الْكَيْدِرِ دَوْمَةَ فَأَخَذَ فَاتَوَّهُ بِهِ فَحَقَّنَ لَهُ دَمَهُ وَصَالَحَهُ عَلَى الْحِزْبَةِ

حضرت عثمان بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے ایام میں دومتہ الجندل کے بادشاہ اکیدر کے طرف بھیجا اور وہ پکڑا گیا۔ پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور اس کے لشکری اسے ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے اس کا خون محفوظ قرار دیا۔ (یعنی آپ نے اسے امان دے دی) اور پھر جزیہ پر اس سے صلح کر لی۔

2642- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْثَّقِيفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُحْتَلِبًا دِينَارًا أَوْ عَدْلَهُ مِنَ الْمُعَافِرِي تِيَابَ تَكُونُ بِالْيَمَنِ حَدَّثَنَا الْثَّقِيفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے جب انیس (والی اور قاضی بنا کر) یمن کی طرف بھیجا تو انیس حکم ارشاد فرمایا کہ وہ ہر بالغ آدمی سے ایک دینار وصول کریں یا اس کی مثل معافری، یہ کپڑے ہیں جو یمن میں ہوتے ہیں۔

نفیلی، ابو معاویہ، اعش نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

2643- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هَانِئِ أَبُو نَعِيمٍ السُّخَعِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِسُنِّ بَقِيَّتِ لِنَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ لَأَقْتُلَنَّ الْمُقَاتِلَةَ وَلَا سَبِيَّةَ الدُّرِّيَّةَ فَإِنِّي كَتَبْتُ الْكِتَابَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى أَنْ لَا يَنْصُرُوا أَبْنَاءَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ بَلَّغْنِي عَنْ أَحَدٍ أَنَّهُ كَانَ يُنْكَرُ هَذَا الْحَدِيثَ إِنَّكَ أَسَدٌ شَدِيدٌ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَلَمْ يَقْرَأْهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْعَرْضَةِ الشَّانِيَةِ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِسُنِّ بَقِيَّتِ لِنَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ لَأَقْتُلَنَّ الْمُقَاتِلَةَ وَلَا سَبِيَّةَ الدُّرِّيَّةَ فَإِنِّي كَتَبْتُ الْكِتَابَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى أَنْ لَا يَنْصُرُوا أَبْنَاءَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ بَلَّغْنِي عَنْ أَحَدٍ أَنَّهُ كَانَ يُنْكَرُ هَذَا الْحَدِيثَ إِنَّكَ أَسَدٌ شَدِيدٌ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَلَمْ يَقْرَأْهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْعَرْضَةِ الشَّانِيَةِ

زیاد بن حدیر نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں باقی رہا تو میں نصاریٰ بنی تغلب کے جنگجوؤں کو ضرور قتل کروں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بنالوں گا کیونکہ ان کے درمیان اور حضور نبی کریم ﷺ کے درمیان ہونے والا معاہدہ میں نے لکھا تھا۔ وہ اس شرط پر تھا کہ وہ اپنے بیٹوں کی مدد نہیں کریں گے (اور اب انہوں نے ان کی مدد کی ہے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث منکر ہے۔ مجھے احمد سے یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ اس حدیث کا بہت سخت انکار کرتے تھے۔

ابوعلی نے کہا ہے کہ ابوداؤد نے اس حدیث کو دوسری کتاب پیش کرتے وقت نہیں پڑھا۔

2644- حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْيَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَضْرِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ

1- ایک نسخہ میں یہاں یہ مہارت مذکور ہے: وهو عند بعض الناس شبه المتروك وانكر وا هذا الحديث على عهد الرحمن ابن هان-

إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ نَجْرَانَ عَلَى أَلْفِ حُلَّةٍ
النِّصْفُ فِي صَفَرٍ وَالْبَقِيَّةُ فِي رَجَبٍ يُؤَدُّونَهَا إِلَى الْمُسْلِمِينَ وَعَوْرَ ثَلَاثِينَ دِرْعًا وَثَلَاثِينَ فَرَسًا وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا
وَثَلَاثِينَ مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِنْ أَصْنَافِ السِّلَاحِ يَغْزُونَ بِهَا وَالْمُسْلِمُونَ ضَامِنُونَ لَهَا حَتَّى يَرُدُّوَهَا عَلَيْهِمْ إِنْ كَانَ
بِالْيَمِينِ كَيْدًا أَوْ غَدْرًا عَلَى أَنْ لَا تُهْدَمَ لَهُمْ بَيْعَةٌ وَلَا يُخْرَجَ لَهُمْ قَسٌّ وَلَا يُفْتَنُوا عَنْ دِينِهِمْ مَا لَمْ يُخْدِثُوا حَدَثًا أَوْ
يَأْكُلُوا الرِّبَا قَالَ إِسْمَاعِيلُ فَقَدْ أَكَلُوا الرِّبَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا نَقَضُوا بَعْضَ مَا اشْتَرَطُوا عَلَيْهِمْ فَقَدْ أَحْدَثُوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل نجران سے دو ہزار حلوں پر صلح کی۔ (اس طرح) کہ وہ نصف (ایک ہزار) صفر میں دیں گے اور بقیہ رجب میں وہ مسلمانوں کو ادا کریں گے اور تیس زرہیں، تیس گھوڑے، تیس اونٹ اور ہتھیاروں کی جملہ اقسام میں سے ہر قسم کے تیس ایسے ہتھیار بطور عاریہ دے دیں گے جن کے ساتھ وہ جنگ لڑتے ہیں اور مسلمان ان کے ضامن ہوں گے یہاں تک کہ وہ انہیں ان پر واپس لوٹا دیں۔ اگر یمن میں جنگ ہو یا کوئی وعدہ خلافی ہو (یعنی ان چیزوں کی ضرورت تب ہی پیش آئے گی جب معاہدہ ہو یا معاہدہ کو توڑا جائے اس شرط پر کہ ان کا کوئی گرجا نہیں گرایا جائے گا۔ ان کے کسی دینی اور مذہبی رہنما (پادری) کو نہیں نکالا جائے گا اور انہیں اپنے دین کے بارے میں کسی آزمائش میں نہیں ڈالا جائے گا (یعنی اس میں مداخلت نہیں کی جائے گی) جب تک کہ وہ کوئی نیا کام شروع نہ کریں یا سود نہ کھائیں۔ اسماعیل نے بیان کیا ہے: پھر وہ سود کھانے لگے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ جب انہوں نے اپنے اوپر عائد کی گئیں بعض شرائط کو توڑ دیا تو انہوں نے نئے کام کا آغاز کر لیا۔ (اس طرح ان کا معاہدہ باقی نہ رہا، لہذا انہیں اپنے وطن سے نکال دیا گیا)

بَابُ فِي أَخْذِ الْجَزِيَّةِ مِنَ الْمَجُوسِ (آتش پرستوں سے جزیہ لینے کا بیان)

2645- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ إِنَّ أَهْلَ فَارِسَ لَمَاتَ نَبِيَّهُمْ كَتَبَ لَهُمُ ابْلِيسُ الْمَجُوسِيَّةَ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جب اہل فارس کے نبی علیہ السلام کا وصال ہو گیا تو ابلیس (لعین) نے انہیں مجوسیت (آتش پرستی) پر لگا دیا۔

2646- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ بَجَالََةَ يُحَدِّثُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ وَأَبَا

السَّعْيَاءِ قَالَ كُنْتُ كَاتِبَ الْجَزَاءِ بِنِ مَعَاوِيَةَ عَمِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ إِذْ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةِ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَخْرَجٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَانْهَوْهُمْ عَنِ الزُّمْرَةِ فَقَتَلْنَا فِي يَوْمٍ ثَلَاثَةَ سَوَاحِرَ وَفَرَّقْنَا بَيْنَ كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَحَرَمِيهِ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَصَنَعَ طَعَامًا كَثِيرًا فَدَعَاهُمْ فَعَرَضَ السَّيْفَ عَلَى فِخْذِهِ فَأَكَلُوا وَلَمْ يُزْمِرُوا وَالْقَوَا وَفَرَّ بَغْلٍ أَوْ بَغْلَيْنِ مِنَ الْوَرَقِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخْذَ الْجَزِيَّةِ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ

1۔ دیگر نسخوں میں البقیہ کا لفظ نہیں ہے۔ 2۔ قال ابو داؤد آخرا کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

عمر بن دینار نے بجالہ کو سنا کہ وہ عمرو بن ادس اور ابوالشعثاء کو بتا رہا تھا کہ میں جزء بن معاویہ کے پاس فحشی (کاتب) تھا جو کہ احنف بن قیس کا چچا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وصال سے ایک سال پہلے ہمیں آپ کا ایک خط موصول ہوا (اس میں یہ حکم تھا) کہ تم ہر ساحر (جادوگر) کو قتل کر دو اور مجوسیوں (کے نکاح سے ان کی) ہر ذی محرم عورت کو الگ کر دو اور انہیں گنگناتے سے منع کرو۔ پس ہم نے ایک دن میں تین جادوگروں کو قتل کیا اور ہم نے مجوس کے ہر آدمی جس کے نکاح میں کتاب اللہ میں بیان کیے گئے محارم میں سے کوئی محرم بیوی تھی ان کے درمیان جدائی کرادی۔ پھر اس نے (جزء بن معاویہ نے) بہت سا کھانا تیار کرایا اور مجوسیوں کو کھانے پر بلایا اور اس نے اپنی تلوار اپنی ران پر رکھ لی۔ تو انہوں نے کھانا کھایا اور نہ گنگناتے اور ایک نخریادو نخریوں کے بوجھ کی چاندی وہاں ڈال دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوس سے جزیہ وصول نہیں کیا، یہاں تک کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر (بحرین میں ایک جگہ کا نام ہے) کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا ہے۔

2647۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَسْبَدِيِّينَ مِنْ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَهُمْ مَجُوسُ أَهْلِ هَجْرَاءَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ مَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ فِيكُمْ قَالَ سَمِعْتُ مَهْ قَالَ الْإِسْلَامُ أَوْ الْقَتْلُ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَبْلَ مِنْهُمْ الْجِزْيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَتَرَكُوا مَا سَمِعْتُ أَنَا مِنَ الْأَسْبَدِيِّينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ اہل بحرین کے اسبدین میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہی ہجر کے رہنے والے مجوس ہیں۔ پس وہ آپ ﷺ کے پاس ٹھہرا رہا پھر نکلا تو میں نے اس سے پوچھا: تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مكرم ﷺ نے کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ اس نے کہا: برا فیصلہ۔ میں نے اسے کہا: رک جا، خاموش ہو جا (کیا کہہ رہا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا فیصلہ تو برا نہیں ہو سکتا) اس نے کہا: اسلام یا قتل (یعنی ان دو میں سے ایک کا اختیار دیا ہے کہ یا اسلام قبول کر لویا پھر قتل ہو جاؤ)۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے جزیہ قبول کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پس لوگوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا قول لے لیا اور انہوں نے وہ چھوڑ دیا جو میں نے اسدی سے سنا تھا۔

بَابُ فِي التَّشْدِيدِ فِي جِبَايَةِ الْجِزْيَةِ (جزیہ وصول کرنے میں سختی کرنے کا بیان)

2648۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَكَانَ ابْنُ الرَّبِيعِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بَنِي حِزَامٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى جَنْصٍ يُشْبِهُ نَاسًا مِنَ الْقُرَيْشِيِّينَ فَقَالَ مَا هَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہشام بن حکیم بن حزام نے ایک آدمی کو پایا اور وہ اہل تمص پر عامل مقرر تھا (یعنی ان پر امیر تھا) کہ وہ بعض قبیلی لوگوں کو جزیہ ادا کرنے کے سلسلہ میں بطور سزا دھوپ میں کھڑا کر رہا تھا۔ تو ہشام نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

بَاب فِي تَعْشِيرِ أَهْلِ الدِّمَةِ إِذَا اخْتَلَفُوا بِالتِّجَارَاتِ

اہل ذمہ سے دسواں حصہ محصول لینے کا بیان جب کہ وہ تجارت کے لیے پھرے گھومیں

2649۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَكَأَنَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ خَرَجَ مَكَانَ الْعُشُورِ

حرب بن عبید اللہ نے اپنے نانا اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک دسواں حصہ (محصول) یہود و نصاریٰ پر ہے اور مسلمانوں (کے مال تجارت) پر دسواں حصہ نہیں ہے۔ محمد بن عبید محارب، وکیع نے سفیان بن عطاء بن السائب عن حرب بن عبید اللہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں العشور کی جگہ خراج کا لفظ کیا ہے۔

فائدہ: یہود و نصاریٰ کے تجارت پیشہ لوگ جو مال تجارت لے کر مختلف شہروں میں جاتے تھے تو ان سے دسواں حصہ محصول وصول کیا جاتا تھا لیکن مسلمان تاجروں پر یہ نہ تھا۔

2650۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ خَالِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَيْرُ قَوْمِي قَالَ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى

سفیان نے عطاء سے انہوں نے بکر بن وائل کے ایک آدمی سے اور اس نے اپنے ماموں سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنی قوم سے دسواں حصہ وصول کر سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک دسواں حصہ یہود و نصاریٰ پر ہے مسلمانوں کے مال تجارت پر دسواں حصہ نہیں ہے بلکہ ان پر چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ البتہ ان کی زرعی پیداوار پر عشر (دسواں حصہ) لازم ہے۔

2651۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَرْزُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرِ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْأَلْتُ وَعَلَّيْنِي الْإِسْلَامَ وَعَلَّيْنِي كَيْفَ آخِذُ الصَّدَقَةَ مِنْ قَوْمٍ مِمَّنْ أَسْلَمَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ مَا عَلَّنْتَنِي قَدْ حَفِظْتُهُ إِلَّا الصَّدَقَةَ أَفَأَعِشِرُهُمْ قَالَ لَا إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى النَّصَارَى وَالْيَهُودِ

حرب بن عبید اللہ بن عمیر ثقفی نے اپنے نانا سے جو کہ بنی تغلب کا ایک آدمی تھا، روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا: میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ نے مجھے اسلام کی تعلیم دی اور مجھے یہ بھی سکھایا کہ میں اپنی قوم کے ان افراد سے صدقہ لوں گا جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ پھر (کچھ مدت کے بعد) میں آپ ﷺ کی طرف لوٹ کر آیا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ صدقہ کے حکم کے سوا جو کچھ احکام آپ نے مجھے سکھائے تھے میں نے انہیں یاد کر لیا ہے کیا میں ان پر دسواں حصہ لگا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ دسواں حصہ تو صرف یہود و نصاریٰ پر ہے۔

2652۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الثُّنْدَرِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ عَمْرِو أَبِي الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنِ الْعُرْيَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ خَيْبَرَ وَمَعَهُ مَنْ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَكَانَ صَاحِبُ خَيْبَرَ رَجُلًا مَارِدًا مُتَكَبِّرًا فَأَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَلَيْسَ لَكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا حُمْرَنَا وَتَأْكُلُوا شُرْنَا وَتَضْرِبُوا نِسَائِنَا فَغَضِبَ يَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ أَرَأَيْتَ إِذَا نَادَى الْإِنْسَانُ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ وَأَنْ اجْتَبِعُوا لِلصَّلَاةِ قَالَ فَاجْتَمَعُوا ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَكَبِّرًا عَلَى أَرِيكْتِهِ قَدْ يَنْظُرُ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَافِي هَذَا الْقُرْآنِ الْوَيْلُ وَاللَّهِ قَدْ وَعَظْتُ وَأَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءٍ إِنَّهَا لِبِشْلِ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بَيْوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا تَضْرِبُوا نِسَائِهِمْ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا رَزَقُوا إِذَا أَعْطَوْكُمْ الَّذِي عَلَيْهِمْ

حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر میں اترے اور جو آپ کے ساتھ تھے وہ صحابہ کرام میں سے تھے اور خیبر کا سردار ایک سرکش اور شریر آدمی تھا۔ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا محمد! ﷺ کیا تمہارے لیے حلال ہے کہ تم ہمارے گدھوں کو ذبح کر دو اور ہمارے پھلوں کو کھا لو اور ہماری عورتوں کو مارو پیو؟ (یہ سن کر) حضور نبی مکرم ﷺ سخت غصے میں ہو گئے۔ اور آپ نے فرمایا: اے (عبدالرحمن) ابن عوف رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو پھر یہ اعلان کر دو۔ خبردار! آگاہ ہو جاؤ جنت حلال نہیں ہوگی مگر صرف مومن کے لیے اور یہ کہ تم نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ راوی کہتا ہے: پس لوگ نماز کے لیے جمع ہو گئے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنے پلنگ پر تکیہ لگائے یہ گمان کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف وہی چیزیں حرام کی ہیں جن کا ذکر اس قرآن کریم میں ہے۔ خبردار! آگاہ ہو۔ قسم بخدا! میں نے وعظ و نصیحت کیا ہے اور میں نے (کئی کاموں کا) حکم دیا ہے اور میں نے کئی چیزوں سے منع کیا ہے۔ بلاشبہ (تعداد میں) یہ اشیاء ان کی مثل ہیں جو قرآن کریم میں موجود ہیں یا ان سے بھی زیادہ ہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اہل کتاب کے گھروں میں داخل ہونا حلال نہیں کیا مگر اجازت کے ساتھ، اور نہ ہی ان کی عورتوں کو مارنا، پیٹنا اور نہ ہی ان کے پھل کھانا (تمہارے لیے حلال ہے) جب کہ وہ تمہیں وہ (جزیہ) دیتے رہیں جو ان پر لازم ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے یہ ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی سنت بھی مثل قرآن واجب الاتباع ہے۔ ورنہ دین

اسلام کی کما حقہ اتباع و پیروی اور اس پر عمل ممکن ہی نہیں۔ اسی لیے رب کریم نے فرمایا: وَمَا اتَّكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا مَنكرين سنت کے لیے اپنے نظریہ کے بارے میں اس میں دعوت فکر ہے۔

2653۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَلَّكُمْ تَقَاتِلُونَ قَوْمًا فَيَتَّظِرُونَ عَلَيْهِمْ فَيَتَّقُونَكُمْ بِأَمْوَالِهِمْ دُونَ أَنْفُسِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ قَالَ سَعِيدُ بْنُ حَدِيثِهِ فَيُصَالِحُونَكُمْ عَلَى صُلْحٍ ثُمَّ اتَّفَقَا فَلَا تُصِيبُوا مِنْهُمْ شَيْئًا فَوْقَ ذَلِكَ فَإِنَّهُ لَا يَصْلِحُ لَكُمْ

ہلال نے ثقیف کے ایک آدمی سے اس نے جہینہ کے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق تم ایک قوم سے جنگ لڑو گے اور تم ان پر غالب آ جاؤ گے اور وہ اپنی جانوں اور اپنی اولاد کو اپنے مالوں کے عوض تم سے بچائیں گے۔ سعید نے اپنی روایت میں کہا ہے اور وہ تم سے ایک معین مال کے عوض صلح کریں گے۔ پھر سعید اور مسدد دونوں ان الفاظ پر متفق ہیں۔ پس تم ان سے اس معین مال سے زیادہ کوئی شے نہ لینا کیونکہ وہ تمہارے لیے حلال نہیں ہوگی (یعنی جب صلح کا عوض متعین ہو چکا تو پھر اس سے زائد مال کا مطالبہ کرنا کسی طرح نہ موزوں ہے اور نہ ہی حلال۔ کیونکہ ایسا کرنا معاہدہ صلح کے پیکر خلاف ہے)۔

2654۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ النَّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ الْبَدِينِيُّ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَنَا عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ آبَائِهِمْ دِينِيَّةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَا مَنْ ظَلَمَ مَعَاهِدًا أَوْ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طَيْبِ نَفْسٍ فَإِنَّا حَاجِبُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

صفوان بن سلیم نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے چند بیٹوں سے اور انہوں نے اپنے باپوں سے، درآنحالیکہ وہ نسباً ایک دوسرے کے قریب اور رشتہ دار تھے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! آگاہ رہو جس کسی نے کسی ذمی کے ساتھ ظلم کیا یا اس کا حق کم کیا، یا اس کی طاقت سے زیادہ اسے مشقت میں ڈالا یا اس کی رضامندی اور خوشی کے بغیر اس سے کوئی چیز لے لی تو میں قیامت کے دن اس کے خلاف حجت پیش کروں گا۔

بَابُ فِي الدِّمِيِّ يُسَلِّمُ فِي بَعْضِ السَّنَةِ هَلْ عَلَيْهِ جَزِيَّةٌ

اس کا بیان کہ سال کے دوران اگر ذمی اسلام قبول کر لے تو کیا اس پر جزیہ ہے؟

2655۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جَزِيَّةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَفْيَانَ عَنْ تَفْسِيرِهِ هَذَا فَقَالَ إِذَا أَسْلَمَ فَلَا جَزِيَّةَ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان پر کوئی جزیہ نہیں ہے۔ محمد بن کثیر نے بیان کیا ہے کہ سفیان سے اس کی تفسیر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: جب (سال کے دوران کوئی

ذمی) اسلام قبول کر لے تو اب اس پر (گزشتہ دنوں کا) کوئی جزیہ نہیں ہے۔

بَابِ فِي الْإِمَامِ يَقْبَلُ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ (امام کے لیے مشرکین کے ہدایا قبول کرنے کا بیان)

2656۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَبِعَ أَبَا سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْهَوَزَنِيُّ قَالَ لَقِيتُ بِلَالًا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَلَبٍ فَقُلْتُ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي كَيْفَ كَانَتْ نَفَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا كَانَ لَهُ شَيْءٌ كُنْتُ أَنَا الَّذِي أَلِي ذَلِكَ مِنْهُ مِنْذُ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَيَّ أَنْ تَوَدَّ أَنْ يَأْتِيَ إِذَا أَتَاهُ الْإِنْسَانُ مُسْلِمًا فَآهَ عَارِيًا يَأْمُرُنِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَقْرِضُ فَأَشْتَرِي لَهُ الْبُرْدَةَ فَأَكْسُوهُ وَأُطْعِمُهُ حَتَّى اعْتَرَضَنِي رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ يَا بِلَالُ إِنَّ عِنْدِي سَعَةً فَلَا تَسْتَقْرِضُ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مِنِّي فَفَعَلْتُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ ذَاكَ يَوْمٍ تَوَضَّأَتْ ثُمَّ قُمْتُ لِأَوْذِنْ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا الْمُشْرِكُ قَدْ أَقْبَلَ فِي عِصَابَةٍ مِنَ الشَّجَارِ فَلَمَّا أَنْ رَأَى قَالَ يَا حَبِشِيُّ قُلْتُ يَا لَبَاءُ فَتَجَهَّهَنِي وَقَالَ لِي قَوْلًا غَلِيظًا وَقَالَ لِي أَتَدْرِي كَمْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الشَّهْرِ قَالَ قُلْتُ قَرِيبٌ قَالَ إِنَّمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ أَرْبَعٌ فَأَخَذَكَ بِالذِّمَى عَلَيْكَ فَأَرَدْتُكَ تَرَعَى الْغَنَمَ كَمَا كُنْتَ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَخَذَنِي نَفْسِي مَا يَأْخُذُنِي أَنْفُسُ النَّاسِ حَتَّى إِذَا صَلَّيْتُ الْعَتَمَةَ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأُذِنَ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ الْمُشْرِكَ الَّذِي كُنْتُ أَتَدْرِي مِنْهُ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا وَلَيْسَ عِنْدَكَ مَا تَقْضِي عَنِّي وَلَا عِنْدِي وَهُوَ قَاضِي فَأُذِنَ لِي أَنْ آتِيَ إِلَى بَعْضِ هَؤُلَاءِ الْأَحْيَاءِ الَّذِينَ قَدْ أَسْلَمُوا حَتَّى يَرِزُقَ اللَّهُ رَسُولَهُ ﷺ مَا يَقْضِي عَنِّي فَخَرَجْتُ حَتَّى إِذَا أَتَيْتُ مَنْزِلِي فَجَعَلْتُ سَيْفِي وَجِرَابِي وَنَعْلِي وَمِجْنِي عِنْدَ رَأْسِي حَتَّى إِذَا انْشَقَّ عَمُودُ الصُّبْحِ الْأَوَّلِ أَرَدْتُ أَنْ أَنْطَلِقَ فَإِذَا إِنْسَانٌ يَسْعَى يَدْعُو يَا بِلَالُ أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَإِذَا أَرْبَعُ رَكَاتٍ مُنَاخَاتٍ عَلَيْهِنَّ أَحْمَالُهُنَّ فَاسْتَأْذَنْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَشِرْ فَقَدْ جَاءَكَ اللَّهُ بِقَضَائِكَ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ تَرَ الرَّاكِبَ الْمُنَاخَاتِ الْأَرْبَعُ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ إِنَّ لَكَ رِقَابَهُنَّ وَمَا عَلَيْهِنَّ فَإِنْ عَلَيْهِنَّ كِسْوَةٌ وَطَعَامًا أَهْدَاهُنَّ إِلَى عَظِيمٍ فَذَكَ فَاقْبِضْهُنَّ وَاقْضِ دَيْنَكَ فَفَعَلْتُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدِي فِي الْمَسْجِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا فَعَلَ مَا قَبْلَكَ قُلْتُ قَدْ قَضَى اللَّهُ كُلَّ شَيْءٍ كَانَ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ قَالَ أَفْضَلَ شَيْءٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ انْظُرْ أَنْ تَرِيحَنِي مِنْهُ فَإِنِّي لَسْتُ بِدَاخِلٍ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِي حَتَّى تَرِيحَنِي مِنْهُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَتَمَةَ دَعَانِي فَقَالَ مَا فَعَلَ الَّذِي قَبْلَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ مَعِيَ لَمْ يَأْتِنَا أَحَدٌ فَبَاكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَقَصَّ الْحَدِيثَ حَتَّى إِذَا صَلَّى الْعَتَمَةَ يَعْنِي مِنَ الْعَدِ دَعَانِي قَالَ مَا فَعَلَ الَّذِي قَبْلَكَ قَالَ قُلْتُ قَدْ أَرَاكَ اللَّهُ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللَّهُ شَفَقًا مِنْ أَنْ يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ وَعِنْدَهُ ذَلِكَ ثُمَّ اشْبَعْتُهُ حَتَّى إِذَا جَاءَ أَرْوَاجَهُ فَسَلَّمَ عَلَيَّ امْرَأَةً أَمْرَأَةً حَتَّى أَتَى مَبِيَّتَهُ فَهَذَا الَّذِي سَأَلْتَنِي عَنْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانَ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بِمَعْنَى إِسْنَادِ أَبِي تَوْبَةَ وَحَدِيثِهِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ مَا يَقْضِي عَنِّي فَسَكَتَ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاعْتَمَرْتُهَا

عبداللہ ہوزنی نے بیان کیا ہے کہ میں نے مؤذن رسول اللہ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے حلب (ملک شام کا ایک شہر ہے) میں ملاقات کی تو میں نے کہا: اے بلال! مجھے بتائیے، رسول اللہ ﷺ کا خرچہ کیسا تھا؟ تو انہوں نے بیان فرمایا: آپ ﷺ کے لیے جو مال بھی ہوتا میں ہی (خرچے کا) آپ ﷺ کی جانب سے اس کا متولی ہوتا۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا اور جب کوئی آدمی مسلمان ہو کر آپ کے پاس آتا اور آپ اسے ننگے بدن دیکھتے (یعنی اس کے پاس کپڑے نہ ہوتے) تو آپ ﷺ مجھے حکم ارشاد فرماتے۔ پس میں چلتا اور قرض لیتا اور اس کے لیے چادر خریدتا اور اسے پہنا دیتا اور میں ہی اسے کھانا کھلاتا۔ یہاں تک کہ (ایک دن) مشرکین میں سے ایک آدمی مجھے ملا اور اس نے کہا: اے بلال! میرے پاس خوشحالی ہے (یعنی وافر مال ہے)۔ پس تم میرے سوا کس سے قرض نہ لیا کرو۔ سو میں نے ایسے ہی کیا پھر جب ایک دن میں وضو کر چکا پھر میں کھڑا ہوا تاکہ میں نماز کے لیے اذان کہوں تو اچانک وہ مشرک تاجروں کی ایک جماعت کے ساتھ ادھر آ نکلا۔ پس جب اس نے مجھے دیکھا تو کہا: اے حبشی! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ تو وہ مجھ سے سختی کے ساتھ پیش آیا اور اس نے میرے لیے انتہائی غلیظ اور سخت الفاظ کہے اور اس نے مجھے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ تیرے اور مہینے کے درمیان کتنے دن باقی ہیں۔ میں نے کہا: مہینہ قریب ہی ہے۔ اس نے کہا: تیرے اور اس کے درمیان چار دن ہیں تو میں تجھے اس قرض کے عوض پکڑ لوں گا جو تجھ پر لازم ہے۔ پس میں تجھے اس حالت پر لوٹا دوں گا کہ تو بکریاں چرانے لگے لگا جیسا کہ تو اس سے پہلے چرایا کرتا تھا۔ پس میرے دل میں ایسا غم اور شاق گزرا جیسا کہ (ایسی حالت میں) لوگوں کے دلوں میں گزرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب میں عشاء کی نماز پڑھ چکا اور رسول اللہ ﷺ اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹ گئے تو پھر میں نے آپ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اور آپ ﷺ نے مجھے اجازت عطا فرمادی۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر بشارتوں، بے شک وہ مشرک جس سے قرض لیا کرتا تھا اس نے اس طرح کہا ہے۔ اور نہ آپ کے پاس اتنا مال ہے اور نہ ہی میرے پاس جس سے میرا قرض ادا ہو سکتا اور وہ تو مجھے رسوا کر دے گا، لہذا آپ مجھے اجازت عطا فرمادیجئے کہ میں ان بعض قبائل کی طرف بھاگ جاؤں جو اسلام لا چکے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول مکرم ﷺ کو اتنا مال عطا فرمادے جس سے میرا قرض ادا ہو سکے۔ چنانچہ میں وہاں سے نکلا اور جب میں اپنے گھر پہنچا تو میں نے اپنی تلوار، اپنے موزے، اپنے جوتے اور اپنی ڈھال سب اپنے سر کے قریب رکھے (تاکہ صبح ہوتے ہی بھاگ جاؤں) یہاں تک کہ جب صبح اول (فجر کاذب) کی روشنی پھوٹی تو میں نے چل نکلنے کا ارادہ کیا۔ اچانک ایک آدمی دوڑتے ہوئے آیا اور پکارنے لگا: اے بلال! رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو۔ سو میں چل پڑا یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو وہاں چار اونٹ بیٹھے ہوئے تھے اور ان پر ان کا ساز و سامان (بوجھ) بھی تھا۔ چنانچہ میں نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: تجھے بشارت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تیرا قرض ادا کرنے کا اہتمام فرمادیا ہے۔ پھر فرمایا: کیا تو نے وہاں چار بیٹھے ہوئے اونٹ نہیں دیکھے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ اونٹ بھی تیرے لیے ہیں اور ان پر جو ساز و سامان ہے وہ بھی۔ کیونکہ ان پر کپڑے اور کھانا ہے جو میری طرف فدک کے رئیس نے ہدیہ

بھیجا ہے۔ پس تو ان پر قبضہ کر لے اور اپنا قرض ادا کر دے۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور پھر حدیث ذکر کی۔ بعد ازاں میں مسجد کی طرف چلا تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں ہی تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو تیرے پاس مال تھا اس کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے ہر اس شے کو پورا فرما دیا جو رسول اللہ ﷺ پر لازم تھی اس (قرض) میں سے کوئی شے باقی نہیں رہی۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کوئی شے (مال میں سے) باقی بچی ہے۔ تو میں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مصارف میں دیکھ لے اور اس مال سے مجھے راحت پہنچانے کے لیے وہ ان میں خرچ کر دے کیونکہ میں اپنے گھر والوں میں سے کسی پر داخل نہیں ہوں گا یہاں تک کہ تو مجھے اس سے راحت پہنچائے (یعنی وہ مال خرچ کر دے) اور جب رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھ چکے تو آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اس مال کا کیا ہوا جو تیرے پاس تھا؟ میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہی ہے کوئی بھی (لینے والا) میرے پاس نہیں آیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے رات مسجد میں ہی گزاری اور حدیث بیان کی۔ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ دوسرے دن عشاء کی نماز پڑھ چکے تو آپ نے مجھے یاد فرمایا اور پھر پوچھا: اس مال کا کیا بنا جو تیرے پاس تھا؟ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے اس سے آپ کو سرخرو فرما دیا ہے۔ (یہ سنتے ہی) آپ نے اللہ اکبر کہا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اس سے ڈرتے ہوئے کہ آپ کو پیغام اجل آجائے اس حال میں کہ وہ مال آپ ہی کے پاس ہو۔ پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ یہاں تک کہ آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس آئے اور انہیں فرداً فرداً سلام فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ اپنی رات بسر کرنے کی جگہ تشریف لے آئے۔ پس یہی ہے وہ جس کے بارے میں تو نے مجھ سے پوچھا ہے۔ مروان بن محمد، محمود بن خالد، معاویہ نے ابو توبہ کی اسناد اور حدیث کی مثل بیان کرتے ہوئے کہا (کہ جب میں نے یہ کہا) کہ نہ آپ کے پاس اور نہ ہی میرے پاس اتنا مال ہے جو میری طرف سے قرض ادا کر سکے تو رسول اللہ ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا (اور کوئی جواب نہ دیا) تو میں نے اسے اپنے اوپر گراں سمجھا (کہ شاید آپ نے میری عرض کی طرف توجہ نہ فرمائی)

2657۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِصَارٍ قَالَ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً فَقَالَ أَسَلِمْتَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي نَهَيْتُ عَنْ زُبْدِ الْمُشَاكِينِ

عیاض بن حصار نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو ایک ناقہ (اونٹنی) بطور ہدیہ (تحفہ) پیش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اسلام قبول کر لیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو پھر حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے مشرکین کے تحائف لینے سے منع کیا گیا ہے۔

بَابُ فِي إِقْطَاعِ الْأَرْضِينَ (زمین بطور جاگیر دینے کا بیان)

2658۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّاحٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْلَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَةِ مَوْتٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ بِإِسْنَادٍ وَمِثْلَهُ

ہے اور آپ ﷺ نے کسی دوسرے مسلمان کا حق اسے نہیں دیا۔ اور حضور نبی کریم ﷺ نے یہ لکھ کر دیا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اس کے بارے میں جو کچھ محمد رسول اللہ ﷺ نے بلال بن حارث مزنی کو عطا فرمایا۔ آپ نے اسے قبلہ کی کانیں عطا فرمائیں جو وہاں کی بلند جگہ میں واقع تھیں اور جو پست جگہ میں واقع تھیں۔ دوسرے راوی نے یہاں جلسہ اور غورہا کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ اور قدس سے وہ جگہ دی ہے جو زراعت کی صلاحیت رکھتی ہے اور آپ نے اسے کسی مسلمان کا حق نہیں دیا۔ ابو اویس نے کہا کہ ثور بن زید مولیٰ بنی الدیل بن بکر بن کنانہ نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مجھے بتایا ہے۔

فائدہ: اس روایت سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ امام وقت اپنی رعایا میں سے کسی کی دلجوئی یا اس کی حاجت کو پورا کرنے کے لیے اپنی مملکت میں سے زمین کا کوئی ٹکڑا لٹا کر سکتا ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ کوئی زمین بطور جاگیر دیتے وقت اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ وہ کسی فرد کی ملکیت نہ ہو، کیونکہ ایسا کرنا قطعاً جائز نہیں کہ ایک کا حق چھین کر دوسرے کو دے دیا جائے۔

2662۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ قَالَ قَرَأْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ يَعْنِي كِتَابَ قَطِيعَةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمَزْنِجِ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلَسِيَّهَا وَعَوْرِيَّهَا قَالَ ابْنُ النُّضْرِ وَجَرَسَهَا وَذَاتَ النَّصْبِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ حَقَّ مُسْلِمٍ وَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمَزْنِجِ أَعْطَاهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلَسِيَّهَا وَعَوْرَهَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِ حَقَّ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ وَحَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ زَادَ ابْنُ النُّضْرِ وَكَتَبَ أَبُو بِنِ كَفَبِ

محمد بن نصر نے بیان کیا ہے: میں نے حسینی سے سنا ہے کہ اس نے کہا: میں نے کئی بار حضور نبی کریم ﷺ کی وہ تحریر پڑھی ہے جو آپ نے زمین عطا کرنے کے بارے میں لکھی۔

ابو داؤد نے کہا: کسی ایک نے حسین بن محمد سے ہمیں بیان کیا ہے کہ ابو اویس نے ہمیں خبر دی کہ کثیر بن عبد اللہ نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو قبلہ میں بلند اور چلی جگہ کی کانیں بطور جاگیر عطا فرمائیں۔ ابن نصر نے جس (زمین کی ایک نوع) اور ذات النصب (مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) کا ذکر کیا ہے۔ پھر دونوں راوی اس پر متفق ہیں۔ اور آپ ﷺ نے زقدس پہاڑ سے وہ جگہ عطا فرمائی جو زراعت کے قابل تھی اور آپ ﷺ نے بلال بن حارث کو کسی دوسرے مسلمان کا حق نہیں دیا۔ اور حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں لکھ دیا: یہ تحریر اس کے بارے میں ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ آپ ﷺ نے اسے قبلہ کی اونچی اور نیچی جگہ کی کانیں عطا فرمائیں اور قدس پہاڑ سے وہ جگہ عطا فرمائی جو زراعت کی صلاحیت رکھتی ہے اور آپ ﷺ نے اسے کسی مسلمان کا حق نہیں دیا۔

ابو اویس نے کہا ہے کہ ثور بن زید نے عمرہ عن ابن عباس عن النبی ﷺ کی سند سے مجھے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور ابن نصر نے یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ تحریر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لکھی۔

2663۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنَ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيَّ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ شَرَاهِيلَ عَنْ سَيِّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شَمِيرِ قَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ ابْنُ عَبْدِ الْمَدَانِ عَنْ أَبِيضِ بْنِ حَمَالٍ أَنَّهُ وَقَدَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَقَطَعَهُ الْيَدَ قَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ الَّذِي بِمَأْرِبَ فَقَطَعَهُ لَهُ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ أَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَاسْتَزَعَمَ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ عَنَّا يَحْيَى مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنْلُهُ خِفَافٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ أَخْفَافُ الْإِبِلِ حَدَّثَنِي هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَخْزُومِيُّ مَا لَمْ تَنْلُهُ أَخْفَافُ الْإِبِلِ يَعْنِي أَنَّ الْإِبِلَ تَأْكُلُ مُنْتَهَى رُؤُسِهَا وَيُحْتَى مَا فَوْقَهُ

ابیض بن حمال سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور آپ ﷺ سے نمک کی کان بطور جاگیر طلب کی۔ ابن متوکل نے کہا ہے کہ مراد وہ نمک ہے جو ما رب میں تھا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے وہ نمک عطا فرما دیا۔ پس جب وہ واپس چلا تو مجلس میں سے ایک آدمی نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے اسے کیا عطا فرمایا ہے؟ بلاشبہ آپ نے اسے تیار پانی عطا فرما دیا ہے۔ تو پھر آپ ﷺ نے اس سے وہ جاگیر واپس لے لی۔ راوی کہتا ہے کہ اس آدمی نے پھر آپ ﷺ سے پوچھا: کیا اس زمین کو قابل کاشت بنا کر (ابنی حفاظت میں) لیا جاسکتا ہے جس میں پیلو کے درخت ہوں؟ (یا پھر اراک سے مراد وہ کھاری کڑوی گھاس ہے جسے صرف اونٹ چرتے ہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اس تک اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچتے ہوں (یعنی وہ جگہ آبادی اور مویشیوں کی چراگاہ سے بہت دور ہو) ابن متوکل نے اخفاف الابل کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

ہارون بن عبد اللہ نے بیان کیا ہے کہ محمد بن حسن مخزومی نے کہا ہے: جہاں اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں۔ یعنی اونٹ چراگاہ کے آخر تک تو چرتا ہے اور جو اس سے آگے ہے اسے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔

2664۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا فَرْجُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِيضِ بْنِ حَمَالٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْأَرَاكِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا حَيْثُ فِي الْأَرَاكِ فَقَالَ أَرَاكَةٌ فِي حِطَارِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حَيْثُ فِي الْأَرَاكِ قَالَ فَرَجٌ يَعْنِي بِحِطَارِي الْأَرْضِ الَّتِي فِيهَا الرِّزْعُ الْمُحَاطَ عَلَيْهَا

فرج بن سعید نے بیان کیا ہے کہ میرے چچا حضرت ثابت بن سعید نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا ابیض بن حمال سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پیلو کے درخت کو محفوظ کرنے کے بارے میں پوچھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیلو کا درخت محفوظ نہیں ہو سکتا (ہر شخص کا اونٹ اسے کھا سکتا ہے مراد ایسا درخت ہے جو جنگل اور غیر ملوکہ زمین میں ہو) تو ابیض نے عرض کی: ایک پیلو کا درخت میری زمین میں بھی ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: پیلو کا

درخت محفوظ نہیں ہو سکتا۔ ابیض نے عرض کی۔ یہ وہ درخت ہے جو میری اس زمین میں ہے جس میں کھیتی ہے اور اس کا گھیراؤ پیلو کے درخت کے ساتھ کیا گیا ہے (یعنی ان کے ساتھ ان کی باڑ لگائی گئی ہے)۔

2665۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبُو حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صَخْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا ثَقِيفًا فَلَمَّا أَنْ سَبِعَ ذَلِكَ صَخْرٌ رَكِبَ فِي خَيْلِ بَيْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَدْ انْصَرَفَ وَلَمْ يَفْتَحْ فَجَعَلَ صَخْرٌ يَوْمَئِذٍ 1 مَعَهُدًا لِلَّهِ وَذِمَّتُهُ أَنْ لَا يُفَارِقَ هَذَا الْقَصْرَ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَتَبَ إِلَيْهِ صَخْرٌ أَمَا بَعْدُ فَإِنْ ثَقِيفًا قَدْ نَزَلَتْ عَلَى حُكْمِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا مُقْبِلٌ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي خَيْلٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً فَدَعَا لِأَحْسَسَ عَشْرًا دَعَوَاتِ اللَّهْمُ بَارِكْ لِأَحْسَسَ فِي خَيْلِهَا وَرِجَالِهَا وَأَتَاهُ الْقَوْمُ فَتَكَلَّمَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ صَخْرًا أَخَذَ عَنِّي وَدَخَلَتْ فِيهَا دَخَلَ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ فَدَعَا فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَخْرَجُوا دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَدْفَعْ إِلَى الْمُغِيرَةَ عَمَّتَهُ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ وَسَأَلَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ مَا لِي بِنَبِيِّ سُلَيْمٍ قَدْ هَرَبُوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَتَرَكُوا ذَلِكَ الْمَاءَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنْزَلْنِيهِ أَنَا وَقَوْمِي قَالَ نَعَمْ فَأَنْزَلَهُ وَأَسْلَمَ يَعْغِي السُّلَيْمِيِّينَ فَأَتُوا صَخْرًا فَسَأَلُوهُ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِمُ الْمَاءَ فَلَبَّى فَأَتُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَسَلْنَا صَخْرًا لِيَدْفَعَ إِلَيْنَا مَائِنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَخْرَجُوا دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَدْفَعْ إِلَى الْقَوْمِ مَا تَهْتُمُ قَالَ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ عِنْدَ ذَلِكَ حُمْرَةً حَيَاءً مِنْ أَخْذِهِ الْجَارِيَةَ وَأَخْذِهِ الْمَاءَ

عثمان بن ابی حازم نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا صخر سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ثقیف کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس جب صخر نے اس کے بارے میں سنا، تو صخر گھڑسواروں کے دستے کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی مدد کو آنے لگا۔ لیکن اس نے حضور نبی کریم ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ واپس جا چکے تھے اور وہ (قلعہ) فتح نہیں ہوا۔ تو اس دن صخر نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کیا اور اس کی ذمہ داری اٹھائی کہ وہ اس قلعہ کو چھوڑ کر واپس نہیں جائیں گے یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر قلعہ سے نیچے اتر آئیں۔ چنانچہ وہ ان سے جدا نہ ہوا (بلکہ مسلسل محاصرہ جاری رکھا) یہاں تک کہ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر نیچے اتر آئے۔ تو صخر نے آپ ﷺ کی طرف لکھ بھیجا: ابا بعد! یا رسول اللہ ﷺ بنی ثقیف آپ کے حکم پر اتر آئے ہیں میں ان کی طرف جاتا ہوں اور وہ گھوڑے پالتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے باجماعت نماز کا حکم ارشاد فرمایا اور احس کے لیے دس دعائیں ارشاد فرمائیں (یا معنی یہ ہے کہ دس بار احس کے لیے دعا مانگی) اے اللہ! احس (صخر کے قبیلے کا نام ہے) کے گھڑسواروں اور اس کے پیادوں میں برکت رکھ دے۔ اور پھر ایک قوم آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی اور عرض کی: یا نبی اللہ ﷺ بے شک صخر

1۔ دیگر نسخوں میں یومئذ کے بجائے جہنمئذ ہے۔

نے میری پھوپھی کو پکڑ لیا ہے حالانکہ وہ اس (دین اسلام) میں داخل ہو چکی ہے جس میں مسلمان داخل ہیں۔ تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: اے صخر! بے شک جب کوئی قوم اسلام قبول کر لے تو گویا انہوں نے اپنے خون اور اپنے اموال سبھی محفوظ کر لیے۔ لہذا تو حضرت مغیرہ کو ان کی پھوپھی واپس دے دے۔ پس انہوں نے اس کو ان کے حوالے کر دیا۔ اور پھر صخر نے حضور نبی کریم ﷺ سے بنی سلیم کے پانی کے بارے میں پوچھا کہ وہ دین اسلام سے بھاگ گئے ہیں اور انہوں نے وہ پانی چھوڑا ہے۔ پھر عرض کی: یا نبی اللہ! آپ مجھے اور میری قوم کو اس پانی پر اتار دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر آپ نے اسے وہاں پانی پر اتار دیا اور پھر بنی سلیم نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر وہ صخر کے پاس آئے اور ان سے آکر کہا کہ وہ ان کا پانی ان کے حوالے کر دے لیکن اس نے ہم سے انکار کر دیا ہے۔ پس آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور فرمایا: اے صخر! بلاشبہ جب کوئی قوم اسلام قبول کر لے تو گویا انہوں نے اپنے اموال اور اپنے خون محفوظ کر لیے۔ پس تو اس قوم کو ان کا پانی دے دے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یا نبی اللہ! اس وقت میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک حیا کے سبب سرخی میں بدل رہا ہے کہ آپ نے صخر سے لونڈی اور پانی دونوں چیزیں واپس لے لی ہیں (حالانکہ اس کا کارنامہ عظیم تھا)۔

2666۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ السَّهْمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي سَبْرَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ تَحْتَ دَوْمَةٍ فَأَقَامَ ثَلَاثًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَإِنَّ جُهَيْنَةَ لَحِقُوهُ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ ذِي الْمَرْوَةِ فَقَالُوا بَنُو رِفَاعَةَ مِنْ جُهَيْنَةَ فَقَالَ قَدْ أَقْطَعْتُهَا لِبَنِي رِفَاعَةَ فَاقْتَسَمُوهَا فَمِنْهُمْ مَنْ بَاعَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَمْسَكَ فَعَبِلَ ثُمَّ سَأَلْتُ أَبَاكَ عَبْدَ الْعَزِيزِ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي بِبَعْضِهِ وَلَمْ يُحَدِّثْنِي بِهِ كُلِّهِ

سبرہ بن عبدالعزیز بن ربیع جہنی نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ مسجد کی جگہ پر بہت موٹے اور بڑے درخت کے نیچے اترے اور آپ تین دن تک وہاں قیام فرما رہے۔ پھر آپ ﷺ تبوک تشریف لے گئے اور اہل جہینہ ایک وسیع زمین میں آپ ﷺ کے ساتھ آئے۔ تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ذی المرہ (وادی القرئی کا ایک گاؤں ہے) کے باسی کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: یہاں بنو رفاعہ رہ رہے ہیں جو قبیلہ جہینہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ زمین بنی رفاعہ کو بطور جاگیر دے دی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسے تقسیم کر لیا۔ پس ان میں سے بعض نے اسے بیچ دیا اور بعض نے اسے روکے رکھا اور اس میں کام کرتے رہے پھر جب میں نے اپنے باپ عبدالعزیز سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا: تو انہوں نے بعض حدیث مجھے بتائی اور ساری کا ذکر نہ کیا۔

2667۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْطَعَ الرَّبِيعَ نَخْلًا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو کچھ کھجور کے

درخت بطور جاگیر عطا فرمائے۔

2668۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْعِيلَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنِي جَدَّتَانِي صَفِيَّةُ وَدُحَيْبَةُ ابْنَتَا عَلِيَّةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتِي قَيْلَةَ بِنْتُ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ جَدَّةَ أَبِيهِمَا أَنَّهُمَا أَخْبَرْتَهُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ تَقَدَّمَ صَاحِبِي تَعْنِي حُرَيْثُ بْنُ حَسَّانَ وَاقِدَ بْنَ بَكْرِ بْنِ وَاثِلٍ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ عَلَيْهِ وَعَلَى قَوْمِهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي تَمِيمٍ بِالْدِهْنَاءِ أَنْ لَا يُجَاوِزَهَا إِلَيْنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا مُسَافِرًا أَوْ مُجَاوِزًا فَقَالَ أَكْتُبْ لَهُ يَا غُلَامُ بِالْدِهْنَاءِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ قَدْ أَمَرَ لَهُ بِهَا شَخِصٌ مِنِّي وَهُوَ وَطَنِي وَدَارِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَمْ يَسْأَلْكَ الشَّيْءَ مِنَ الْأَرْضِ إِذْ سَأَلَكَ إِنَّمَا هِيَ هَذِهِ الدِّهْنَاءُ عِنْدَكَ مُقَيَّدُ الْجَبَلِ وَمَرْعَى الْغَنَمِ وَنِسَاءُ بَنِي تَمِيمٍ وَأَبْنَاؤُهَا وَرَاءَ ذَلِكَ فَقَالَ أُمِّسِكَ يَا غُلَامُ صَدَقَتْ الْمِسْكِينَةُ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ يَسْعُهُمَا (1) الْمَاءُ وَالشَّجَرُ وَيَتَعَاوَنَانِ (2) عَلَى الْفَتَانِ

عبداللہ بن حسان عنبری نے بیان کیا ہے کہ میری دادی اور نانی صفیہ اور وحیہ نے جو علیہ کی بیٹیاں تھیں اور وہ دونوں قیلہ بنت مخرمہ کی زیر پرورش رہیں اور وہ ان دونوں کے باپ کی دادی تھی، مجھے بتایا کہ ان دونوں کو ان کے باپ کی دادی نے خبر دی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ اس (قیلہ) نے بیان کیا کہ میرا ساتھی حریث بن حسان جو بکر بن وائل کا پیامبر تھا وہ آگے بڑھا اور اس نے اپنی طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے اسلام پر رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ پھر اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ! اللہ! ہمارے اور بنی تمیم کے درمیان دہناء (بنی تمیم کا معروف شہر تھا) کو سرحد مقرر فرما دیجئے (اور لکھ دیجئے) کہ ان میں سے کوئی ہماری طرف سے عبور کر کے نہیں آئے گا سوائے کسی مسافر کے یا جو آگے نکلنے والا ہو۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے غلام! اسے دہناء کے بارے میں لکھ دے۔ پس جب میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں اسے لکھنے کا حکم دے دیا ہے تو مجھے بہت قلق ہوا کیونکہ وہ میرا وطن اور میرا گھر تھا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ! بلاشبہ اس نے انصاف کے ساتھ آپ سے زمین کا سوال نہیں کیا۔ جب اس نے آپ سے سوال کیا (کہ جو بکر اور تمیم دونوں کے درمیان مساوی ہو اور دونوں کا حق اس پر برابر ہو) بے شک یہ دہناء جو آپ کے پاس ہے یہ اونٹوں کے باندھنے کی جگہ ہے، بکریوں کی چراگاہ ہے اور بنی تمیم کی عورتیں اور اس کے بچے اس کے پیچھے ہیں۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے غلام! ٹھہر جا اس مسکین اور ضعیف عورت نے سچ کہا ہے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پانی اور درخت دونوں کی وسعت رکھتے ہیں (یعنی دونوں اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں) اور انہیں چاہیے کہ وہ تکلف اور مشقت کی حالت میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔

2669۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ عَنْ أُمِّهَا عَقِيلَةَ بِنْتُ أَسْمَرِ بْنِ مُضَرِّسٍ عَنْ أَبِيهَا أَسْمَرِ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ إِلَيَّ مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ يَتَعَاوَنُونَ

1- ایک لڑکے میں سے ہے۔ 2- ایک لڑکے میں سے ہے۔

اسم بن مضر نے بیان کیا ہے کہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کی بیعت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو کسی پانی کی جانب اتنا آگے بڑھ گیا جس کی جانب سے اس سے پہلے کوئی مسلمان آگے نہ بڑھا ہو تو وہ اسی کا ہو جائے گا۔ اسم بن مضر نے بیان کیا کہ پھر لوگ دوڑتے ہوئے اور خط کھینچتے ہوئے اس کی طرف نکل پڑے (تاکہ یہ علامت بن جائے کہ وہ اس اس مقام تک پہنچے ہیں)۔

2670۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ الرَّيْذِ حُضْرًا فَرَسَهُ فَأَجْرِي فَرَسَهُ حَتَّى قَامَ ثُمَّ رَمَى بِسَوْطِهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ مِنْ حَيْثُ بَدَغَ السَّوْطُ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کے گھوڑے کے دوڑنے کی مقدار جگہ بطور جاگیر عطا فرمائی۔ پس انہوں نے اپنا گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ وہ (تھک کر) کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ نے اپنا کوڑا پھینکا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: انہیں اتنی مقدار زمین دے دو جہاں تک کوڑا پہنچا ہے۔

بَابُ فِي أَحْيَاءِ السَّمَوَاتِ (بخمر (غیر آباد) زمین کو آباد کرنے کا بیان)

2671۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ يُعْرَقُ ظَالِمٌ حَتَّى حَدَّثَنَا هَذَا بِنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَلَقَدْ خَبَرْتَنِي الَّذِي حَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَرَسَ أَحَدُهُمَا نَخْلًا فِي أَرْضٍ الْآخَرَ فَقَضَى لِصَاحِبِ الْأَرْضِ بِأَرْضِهِ وَأَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ أَنْ يُخْرِجَ نَخْلَهُ مِنْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا وَإِنَّهَا تَضْرِبُ أَصُولَهَا بِالْفُؤُوسِ وَإِنَّهَا لَتَنْخُلُ عَمَّ حَتَّى أُخْرِجَتْ مِنْهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ مَكَانَ الَّذِي حَدَّثَنِي هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَإِنَّا رَأَيْتُ الرَّجُلَ يَضْرِبُ فِي أَصُولِ النَّخْلِ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے بخمر زمین کو آباد کیا تو وہ زمین اسی کے لیے ہوگی اور ظالم رگ کا کوئی حق نہیں۔ (ظالم رگ سے مراد ایسا آدمی ہے کہ ایک آدمی نے غیر آباد بخمر زمین آباد کی اور اس آدمی نے جا کر زبردستی اس میں فصل کاشت کر لی۔ تو یہ ظالم ہے اس کا اس پر کوئی حق نہیں ہوگا اور اگر پہلے آدمی نے اس کی فصل اکھیر کر پھینک بھی دی تب بھی اس پر کوئی تاوان اور جرمانہ نہ ہوگا)۔

یعنی بن عروہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بخمر، غیر آباد زمین کو آباد کیا تو وہ اسی کے لیے ہوگی اور پھر اس کی مثل ذکر کیا۔ فرمایا: مجھے اس نے اطلاع دی جس نے مجھے حدیث بیان کی کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑالے کر آئے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کی زمین میں کھجور کے درخت گاڑ لیے تھے۔ تو آپ ﷺ نے زمین کے مالک کے لیے زمین کا فیصلہ فرمایا اور درختوں کے مالک کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے کھجور کے درخت اس زمین سے

اکھڑ لے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے ان درختوں کو اس حال میں دیکھا کہ ان کی جڑیں کلہاڑیوں سے کاٹی جا رہی تھیں حالانکہ وہ بڑے طویل القامت درخت تھے یہاں تک کہ انہیں اس زمین سے نکال لیا گیا۔

احمد بن سعید دارمی، وہب نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ابن اسحاق سے اسی اسناد کے ساتھ اور اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے۔ مگر یہ کہ اس نے حدیثی ہذا کی جگہ عند قولہ بیان کیا۔ پس حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے بیان کیا اور میرا زیادہ گمان یہ ہے کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں۔ سو میں نے اس آدمی کو دیکھا جو درختوں کی جڑوں میں مار رہا تھا۔

2672۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْأُمَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ

عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنْ الْأَرْضُ أَرْضُ اللَّهِ وَالْعِبَادَ عِبَادُ اللَّهِ وَمَنْ أَحْيَا مَوَاتًا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا جَانِبًا بِهَذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِينَ جَاءُوا بِالصَّلَوَاتِ عَنْهُ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ زمین ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی ہے اور بندے بھی سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کے ہیں اور جس کسی نے بجز زمین کو آباد کیا تو وہی اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ اور حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث ہمارے پاس لانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ ﷺ سے نماز سے متعلقہ روایات ذکر کی ہیں۔

2673۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سُرَّةَ عَنْ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى أَرْضٍ فَهِيَ لَهُ

حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے (غیر آباد اور غیر ملوکہ) زمین پر دیوار بنالی (یعنی اس پر قبضہ کر لیا) تو وہ زمین اسی کے لیے ہوگی۔

2674۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ قَالَ قَالَ هِشَامُ الْعِرْقِيُّ الظَّالِمُ أَنْ يَغْرِسَ

الرَّجُلُ فِي أَرْضٍ غَيْرِهِ فَيَسْتَحِقُّهَا بِذَلِكَ قَالَ مَالِكُ وَالْعِرْقِيُّ الظَّالِمُ كُلُّ مَا أُخِذَ وَاحْتِفِرَ وَغَرَسَ بِغَيْرِ حَقِّ

ہشام نے بیان کیا ہے کہ العرق الظالم سے مراد یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی دوسرے کی زمین میں درخت گاڑ لے اور پھر اس کے سبب اس کی ملکیت کا استحقاق ثابت کرے۔ مالک نے کہا ہے کہ العرق الظالم سے مراد ہر وہ (غیر آباد) زمین ہے جس کا کچھ حصہ بغیر حق کے لے لیا جائے اور پھر اس میں گڑھا کھود دیا جائے اور اس میں درخت لگا دیے جائیں۔

2675۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَالِدٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى عَنْ الْعَبَّاسِ السَّاعِدِيِّ يَحْيَى ابْنَ

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا لَقِيَ وَادِي الْقُرَى إِذَا امْرَأَتَانِ حَدِيثَةٌ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ احْرُسُوا فَمَا حَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرًا أَوْ سِتِي فَقَالَ لِيَتْرَأَا أَحْصِي مَا يَخْرُبُ مِنْهَا فَاتَيْنَا تَبُوكَ فَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِغَلَّةٍ بَيْضَاءَ وَكَسَاةٍ بَرْدَةً وَكَتَبَ لَهُ

يَعْنِي بِبَيْحِهَا قَالَ فَلَمَّا أَتَيْنَا وَا دِيَ الْقُرَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ كَانَ فِي حَدِيثِكَ قَالَتْ عَشْرَةٌ أَوْ سِتِّ مِائَةٍ خَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَعَجِّلْ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِيَ فَلْيَتَعَجَّلْ

ابو حمید الساعدی نے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے گیا۔ پس جب آپ ﷺ وادی القری میں آئے تو وہاں ایک عورت اپنے باغ میں موجود تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: تم اندازہ لگاؤ (اس باغ میں کتنا پھل ہوگا؟) اور رسول اللہ ﷺ نے دس وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) کا اندازہ لگایا۔ پھر آپ ﷺ نے اس عورت کو فرمایا: جو پھل اس سے نکلے گا تو اسے شمار کرنا۔ پھر ہم تبوک میں آئے وہاں ایلہ کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک سفید رنگ کا خمر بطور تحفہ دیا اور آپ ﷺ نے اسے ایک چادر عطا فرمائی اور آپ ﷺ نے اسے زمین اور شہروں کی ملکیت پر سند لکھ دی۔ (چونکہ وہ لوگ زیادہ تر ساحل سمندر پر آباد تھے اس لیے انہیں ”بحرہ“ کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے) پھر آپ ﷺ نے اس عورت سے پوچھا: تیرے باغ سے کتنی پیداوار حاصل ہوئی ہے؟ اس نے جواب دیا: دس وسق جن کا اندازہ رسول اللہ ﷺ نے لگایا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مدینہ طیبہ جلدی جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پس تم میں سے جو کوئی میری ساتھ جلدی جانا چاہے تو اسے جلدی کرنا چاہیے۔

2676۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ كُثَيْبِ بْنِ زَيْنَبٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَقِيلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَنِسَاءٌ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ وَهُنَّ يَشْتَكِينَ مَنَازِلَهُنَّ أَنَّهَا تَضِيقُ عَلَيْهِنَّ وَيُخْرَجْنَ مِنْهَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُورَثَ دُورَ الْمُهَاجِرِينَ النِّسَاءُ فَكَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَوَرَّثَهُ امْرَأَتَهُ دَارًا بِالْمَدِينَةِ

حضرت زینب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سر سے جو کچھ تلاش کر رہی تھیں اور اس وقت آپ ﷺ کے پاس حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیوی اور دیگر مہاجر عورتیں بھی تھیں اور وہ اپنے اپنے گھروں کی شکایت کر رہی تھیں کہ وہ گھران پر تنگ ہیں اور انہیں ان سے نکال دیا جائے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ مہاجرین کے گھروں کا ان کی عورتوں کو وارث بنایا جائے۔ پس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کی بیوی مدینہ طیبہ میں ان کے گھر کی وارث بنی۔

بَاب مَا جَاعَنِي الدُّخُولُ فِي أَرْضِ الْخَرَاجِ (خراج والی زمین لینے کا بیان)

2677۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَيْسَى يَعْنِي ابْنَ سُمَيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُعَاذِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ عَقَدَ الْجِزْيَةَ لِي عَنْهُ فَقَدْ بَرَّ مَعًا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جس نے جزیہ اپنے اوپر ڈال دیا تحقیق وہ اس طریقہ سے بری ہو گیا جس پر رسول اللہ ﷺ تھے (مراد یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان نے کسی کافر سے خراجی زمین خرید لی یا اس کا پانی وغیرہ تو اس کا خراج اس

کے ذمہ لازم ہو جائے گا۔ چونکہ خراج جزیہ کی ہی ایک قسم ہے اس لیے فرمایا: وہ اس طریقہ سے ہی بری ہو گیا جس پر رسول اللہ ﷺ تھے۔ گویا اسے انتہائی تشدید و تغلیظ پر محمول کیا گیا ہے۔ (ہذل المجہود ص 37 ج 14)

2678۔ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ حَدَّثَنَا عَمَارَةُ ابْنُ أَبِي السُّعْثَاءِ حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ نَعِيمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِحِزْبَتِهَا فَقَدْ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهُ وَمَنْ نَزَعَ صَعَارَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهِ فَجَعَلَهُ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ وَلِيَ الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ قَالَ فَسَبَّحَ مِنِّي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ لِي أَشْبَيْبُ حَدَّثَكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَدِمْتَ فَسَلْهُ فَلْيَكْتُبْ إِلَيْكَ بِالْحَدِيثِ قَالَ فَكَتَبَهُ لَهُ فَلَمَّا قَدِمْتُ سَأَلَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ الْقُرْطَاسَ فَأَعْطَيْتُهُ فَلَمَّا قَرَأَهُ أَتَرَكَ مَا فِي يَدِهِ مِنَ الْأَرْضِينَ حِينَ سَبَّحَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الْيَزَنِيُّ لَيْسَ هُوَ صَاحِبَ شُعْبَةَ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے زمین کو اس کے خراج سمیت لے لیا تو تحقیق اس نے اپنی ہجرت کو باطل کر دیا اور جس نے کس کافر کی ذلت کو اس کی گردن سے اتار دیا اور اسے اپنے اوپر ڈال لیا (یعنی کافر سے خراجی زمین خرید کر اس کا خراج اپنے اوپر لازم کر لیا) تو اس نے اسلام سے اپنی پیٹھ کو پھیر لیا۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث خالد بن معدان نے سنی تو اس نے مجھے کہا: کیا شبیب نے تجھے حدیث بیان کی ہے۔ میں نے کہا: ہاں۔ پھر اس نے کہا: جب تو اس کے پاس آئے تو اسے کہنا کہ وہ حدیث میرے لیے لکھ دے۔ راوی کہتا ہے: انہوں نے وہ حدیث اس کے لیے لکھ دی۔ جب میں آیا تو خالد بن معدان نے اس کاغذ کے بارے میں مجھ سے پوچھا تو میں نے وہ کاغذ اسے دیا۔ پس جب اس نے اسے پڑھا تو اس نے اس زمین کو چھوڑ دیا جو اس کے قبضے میں تھی۔ جب اس نے یہ حدیث سنی۔ ابوداؤد نے کہا: یہ یزید بن خمیر یزنی وہ نہیں ہیں جو شعبہ کے شاگرد ہیں۔

بَابُ فِي الْأَرْضِ يَحْبِيهَا إِلَّا مَامُ أَوْ الرَّجُلُ

اس زمین کا بیان جسے امام یا کوئی آدمی اپنی حفاظت میں روک لے

2679۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السُّنَنِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا حَيْثُ إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَبَلَّغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى النَّبِيِّمَ

حضرت صعّب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین کو اپنی حفاظت میں روکنا صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے لیے ہے (یعنی جہاد اور زکوٰۃ وغیرہ کے جانوروں کے لیے زمین کے گھاس اور پانی کو روکنا جائز ہے)۔

ابن شہاب نے کہا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نقیع کی جگہ کو اپنی حفاظت میں روک لیا۔

2680۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى النَّقِيعِ وَقَالَ لَا حَتَّى إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت صعّب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے نقیع کو روک لیا (محفوظ کر لیا) اور فرمایا: زمین کو روکنا نہیں ہے مگر صرف اللہ کے لیے (یعنی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے لیے زمین کے گھاس اور پانی کو روکنا جائز ہے)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الرِّكَازِ وَمَا فِيهِ (زمین میں دفن شدہ خزانے اور اس کے احکام کا بیان)

2681۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ سَبْعًا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ

حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہما دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ریکاز یعنی زمین میں دفن شدہ خزانے میں خمس ہے۔

2682۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ الرِّكَازُ الْكَنْزُ الْعَادِي

ہشام نے حسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ریکاز سے مراد پرانا خزانہ ہے۔

2683۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الزُّمَعِيُّ عَنْ عَمَّتِهِ قُرَيْبَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ

عَنْ أُمِّهَا كَرِيمَةَ بِنْتِ الْمُقَدَّادِ عَنْ ضَبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهَا قَالَتْ ذَهَبَ الْمُقَدَّادُ لِحَاجَتِهِ بِبَقِيعِ الْخَبْخَبَةِ فَإِذَا جُرْدُ يُخْرِجُ مِنْ جُحْرِ دِينَارًا ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُخْرِجُ دِينَارًا دِينَارًا حَتَّى أَخْرَجَ سَبْعَةَ عَشَرَ دِينَارًا ثُمَّ أَخْرَجَ خِرْقَةً حَمْرًا يَعْنِي فِيهَا دِينَارٌ فَكَانَتْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ دِينَارًا فَذَهَبَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ وَقَالَ لَهُ خُذْ صَدَقَتَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ هَوَيْتَ إِلَى الْجُحْرِ قَالَ لَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا

ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم نے بیان کیا ہے کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اپنے کسی کام کی غرض سے بقیع خنجر (نواح مدینہ میں ایک جگہ کا نام ہے) گئے۔ وہاں ایک چوہے نے ایک بل سے ایک دینار نکالا۔ پھر وہ ایک ایک دینار کر کے نکالتا رہا یہاں تک کہ اس نے سترہ دینار نکالے۔ پھر اس نے سرخ رنگ کا ایک کپڑا سا نکالا، اس میں بھی ایک دینار تھا۔ پس اس طرح اٹھارہ دینار ہو گئے۔ پھر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ وہ لے کر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ان کے بارے میں آپ ﷺ کو اطلاع دی اور آپ سے عرض کی: ان کی زکوٰۃ لے لیجئے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم بل کی طرف خود گئے تھے؟ عرض کی: نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں ان میں برکت فرمائے (یعنی یہ لفظ کے حکم میں ہے، ریکاز نہیں اور خمس ریکاز میں ہوتا ہے)۔

بَابُ نَبَشِ الْقُبُورِ الْعَادِيَّةِ يَكُونُ فِيهَا النَّالُ

(پرانی قبروں کو کھولنے کا بیان جس میں مال دفن ہو)

2684۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ بُخَيْرِ بْنِ أَبِي بُخَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ خَرَجْنَا مَعَهُ إِلَى الطَّائِفِ فَمَرَرْنَا بِقَبْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ وَكَانَ بِهَذَا الْحَرَمِ مَرِيضًا مَرِيضًا فَلَمَّا خَرَجَ أَصَابَتْهُ النِّقْمَةُ الَّتِي أَصَابَتْ قَوْمَهُ بِهَذَا الْمَكَانِ فَدُفِنَ فِيهِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّهُ دُفِنَ مَعَهُ غُصْنٌ مِنْ ذَهَبٍ إِنْ أَنْتُمْ نَبَشْتُمْ عَنْهُ أَصَبْتُمْوهَا مَعَهُ فَأَبْتَدَرَهُ النَّاسُ فَاسْتَحْرَجُوا الْغُصْنَ

بخیر بن ابی بجیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جب کہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ طائف کی طرف گئے۔ ہم ایک قبر کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ابورغال کی قبر ہے (یہ قوم ثمود کا آدمی تھا) اور اس سے اس حرم کے سبب عذاب دور رہتا تھا (مراد یہ ہے کہ وہ حرم پاک سے اسی ارادہ سے باہر نہ نکلتا تھا کہ اندر میں عذاب سے محفوظ رہوں گا کیونکہ سرزمین حرم میں عذاب نازل نہیں ہوتا۔ چنانچہ وہ اندر ہی رہتا رہا) لیکن جب ایک بار وہ باہر نکلا تو اسے وہیں عذاب آپہنچا جو اس جگہ اس کی قوم پر آیا تھا اور اسے اس قبر میں دفن کیا گیا اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ سونے کی ایک سلاخ ہے۔ اگر تم چاہو تو اسے کھول لو۔ تم اسے اس کے پاس پالو گے۔ پس لوگ تیزی سے اس کی طرف بڑھے اور انہوں نے وہ سلاخ نکال لی۔

فائدہ: رب کریم نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو جو قوت بصارت و بصیرت عطا فرمائی تھی یہ اس کا کمال ہے کہ سینکڑوں ہزاروں برس پہلے ہونے والے واقعہ کا مشاہدہ کیا اور اتنی قدیمی قبر کے اندر پائی جانے والی سونے کی سلاخ کو دیکھ لیا۔ کوئی شے آپ کے سامنے حجاب نہ بنی اور کون ہے جو اس شان میں آپ کی مثلیت کا دعویٰ کر سکے؟ آپ ﷺ رب کریم کی جانب سے عطا کردہ جملہ شانوں میں بے مثل اور بے مثال ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْجَنَائِزِ (جَنَازَہِ كَابِیَانِ)

بَابُ الْأَمْرَاضِ الْمَكْفِرَةِ لِلذُّنُوبِ (گناہوں کا کفارہ بننے والی بیماریوں کا بیان)

2685۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ السَّامِرِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَنْظُورٍ عَنْ عَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَنِّي عَنْ عَامِرِ الزَّرَامِيِّ أَخِي الْخَضِرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ التَّمِيمِيُّ هُوَ الْخَضِرُ وَلَكِنْ كَذَا قَالَ قَالَ ابْنُ لَبِيْلَةَ إِذَا دُنَا إِذْ رُفِعَتْ لَنَا رَأْيَاتُ وَالْوَيْتَةُ قُلْتُ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا الْوَاءُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاتَيْتُهُ وَهُوَ تَحْتَ شَجَرَةٍ قَدْ بُسِطَ لَهُ كِسَاءٌ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَيْهِ وَقَدْ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَسْقَامَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ أَعْفَاهُ اللَّهُ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ وَإِنَّ الْبُنَافِيقَ إِذَا مَرَضَ ثُمَّ أَعْفَى كَانَ كَالْبَعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوهُ وَلَمْ يَدْرِ لِمَ أَرْسَلُوهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ حَوْلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللَّهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُمْ عِنَّا فَلَسْتُ مِمَّنْ قَبِينَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذَا قَبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَبِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدْ التَّفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَنَا رَأَيْتُكَ أَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَمَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَبِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فَرَاحٍ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمَّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَيَّ رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عُنُقَهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ مَعَهُنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أَوْلَاهُ مَعِيَ قَالَ ضَعُوهُنَّ عَنْكَ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمَّهُنَّ إِلَّا لَزُوهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ أَتَعْجَبُونَ لِوَحْمِ أُمِّ الْأَقْرَبِ إِخْوَانِهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَوْلَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لِلَّهِ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَقْرَبِ إِخْوَانِهَا أَرْحَمُ بِهِنَّ حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمَّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَمَ بِهِنَّ

ابوداؤد نے بیان کیا کہ نفلی جو کہ خضر قبیلے سے متعلق تھا، نے کہا کہ میں اپنے شہروں میں تھا کہ اچانک ہمارے سامنے جھنڈے اور نشان بلند ہوئے۔ تو میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے پاس آیا، در آنحالیکہ آپ ﷺ درخت کے نیچے ایک چادر پر تشریف فرما تھے جو آپ ﷺ کے لیے بچھائی گئی تھی اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی طرف متوجہ ہو کر جمع تھے۔ پس میں بھی ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا: بلاشبہ مومن کو جب کوئی بیماری آگتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے اس سے صحت عطا فرمادیتا ہے۔ تو وہ بیماری اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اس کے لیے آنے والے زمانہ میں باعث نصیحت ہوتی ہے (یعنی وہ مستقبل میں ان گناہوں کے ارتکاب سے اجتناب کرتا ہے) اور منافق جب بیمار ہوتا ہے پھر اسے اس سے صحت عطا کی جاتی ہے تو وہ ایسے اونٹ کی مانند ہوتا ہے جسے اس کے گھروالے (مالک) باندھ دیں اور پھر اسے چھوڑ دیں، پس وہ نہیں جانتا کہ

انہوں نے اسے کیوں باندھا تھا اور نہ وہ یہ جانتا ہے کہ انہوں نے اسے کیوں چھوڑ دیا۔ پھر آپ کے ارد گرد بیٹھنے والوں میں سے ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! بیماری کیا ہوتی ہے؟ قسم بخدا! میں کبھی بھی بیمار نہیں ہوا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو ہم سے اٹھ جا، تو ہم میں سے نہیں ہے۔ پس اسی اثناء میں کہ ہم آپ ﷺ کے پاس ہی تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا۔ اس پر چادر تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی شے تھی۔ وہ اس پر چادر لپیٹے ہوئے تھا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے جب آپ کو دیکھا تو میں آپ کی طرف آ گیا۔ پس میں درختوں کے ایک جھنڈ کے پاس سے گزرا تو میں نے اس میں کسی پرندے کے بچوں کی آواز سنی۔ پس میں نے انہیں پکڑ لیا اور میں نے انہیں اپنی چادر میں رکھ لیا۔ پھر ان کی ماں آگئی اور وہ سر پر چکر لگانے لگی۔ پس میں نے اس کے لیے انہیں ظاہر کیا تو وہ ان پر گر پڑی اور میں نے اس کے ساتھ اسے بھی چادر میں لپیٹ لیا اور اب وہ میرے پاس ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں زمین پر رکھ دے۔ میں نے انہیں رکھ دیا لیکن ان کی ماں پھر بھی ان کے ساتھ ہی پڑی رہی (یعنی اس نے بھی قطعاًڑنے کی کوشش نہ کی)۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو ارشاد فرمایا: کیا تم ان بچوں کی ماں کی اپنے بچوں کے ساتھ شفقت اور رحمت کو دیکھ کر تعجب کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہاں، یا رسول اللہ! ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم فرماتا ہے جتنا کہ ان بچوں کی ماں کو اپنے بچوں کے ساتھ پیار ہے۔ تو انہیں واپس لوٹا دے یہاں تک کہ تو انہیں اسی جگہ رکھ دے جہاں سے تو نے انہیں اٹھایا ہے اور ان کی ماں بھی ان کے ساتھ ہو۔ پس وہ آدمی انہیں لے کر واپس لوٹ گیا۔

2686۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصِيفِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْبَلِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ السَّلْسِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنْ اللَّهِ مَنزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ اِبْتِلَاءً اِنَّهُ فِي جَسَدِهِ اَوْ فِي مَالِهِ اَوْ فِي وَلَدِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَادَ ابْنُ نَفِيلٍ ثُمَّ صَبْرًا عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ اَتَّفَقَا حَتَّى يَبْلُغَهُ الْمَنزِلَةُ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابراہیم بن مہدی سلمی نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے اور انہیں رسول اللہ ﷺ سے شرف صحبت حاصل تھا۔ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کسی بندے کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے رتبہ بلند ہوتا ہے جس تک وہ اپنے عمل سے نہیں پہنچتا تو اللہ تعالیٰ اسے جسمانی یا مالی یا اس کی اولاد کی جانب سے کسی آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ ابن نفیل نے یہ زائد لفظ ذکر کیے پھر اسے اس آزمائش پر صبر عطا فرما دیتا ہے۔ پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اسے اس مقام اور رتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کے لیے بلند ہوا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء و رسل، اولیاء کاملین اور صالحین کا کسی بیماری یا کسی اور آزمائش میں مبتلا ہونا اور ان کا اسی حال پر صابر و شاکر رہنا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کے لیے درجات کی بلندی کا سبب ہوتا ہے۔

بَابُ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ

اس کا بیان کہ جب کوئی بندہ نیک عمل کرتا ہو اور پھر کہیں بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ اسے نہ کر سکے

2687۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى وَمُسَدَّدُ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّكْسَكِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ كُتِبَ لَهُ كَصَالِحٍ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ مُقِيمٌ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے ایک اور دو بار نہیں بلکہ کئی بار حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب بندہ کوئی نیک عمل کرتا ہے پھر کبھی بیماری یا سفر (یعنی عذر) کی وجہ سے اسے نہ کر سکا تو اس کے لیے وہ عمل اسی طرح لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ اپنی حالت صحت اور اقامت میں وہ نیک عمل کیا کرتا تھا (یعنی اس عمل کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں اسی طرح لکھا جاتا ہے جس طرح کہ جب وہ عمل کرتا تھا تو لکھا جاتا تھا)۔

بَابُ عِيَادَةِ النِّسَاءِ (عورتوں کی بیمار پرسی کا بیان)

2688۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ قَالَتْ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضَةٌ فَقَالَ أَبُو بَشِيرٍ يَا أُمَّ الْعَلَاءِ فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يَذْهَبُ اللَّهُ بِهِ خَطَايَا كَمَا تَذْهَبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

حضرت ام علاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری تیمارداری فرمائی اور میں بیمار تھی۔ سوارشاد فرمایا: اے ام علاء! تجھے بشارت ہو کیونکہ مسلمان کی بیماری کے سبب اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو دور فرما دیتا ہے، جس طرح آگ سونے اور چاندی کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے (یعنی بیماری گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے سبب اسی طرح گناہوں کو ختم کر دیتا ہے جس طرح آگ سونے اور چاندی کو میل سے صاف کر دیتی ہے)۔

2689۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لِأَعْلَمُ أَشَدَّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ آيَةُ يَا عَائِشَةُ قَالَتْ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِيهِ قَالَ أَمَا عَلِمْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ الْمُسْلِمَ تُصِيبُهُ النَّكْبَةُ أَوْ السُّوْكَةُ فَيُكَافَأُ بِسُوءِ عَمَلِهِ وَمَنْ حُوسِبَ عُدْبٌ قَالَتْ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَاكُمْ الْعَرَضُ يَا عَائِشَةُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُدْبٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بلاشبہ میں قرآن کریم کی شدید ترین آیت کو جانتی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! وہ کون سی آیت ہے؟ تو عرض کی:

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی: (ترجمہ) ”جو کوئی برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا“۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تو نہیں جانتی کہ مسلمان کو جب کوئی مصیبت یا تکلیف پہنچتی ہے تو اسے اس کے برے عمل کا بدلہ بنا دیا جاتا ہے (یعنی مصیبت کے وقت جب مومن صبر کرتا ہے تو اس کی وجہ سے رب کریم اس کے برے اعمال ختم کر دیتا ہے) اور جس کا حساب لیا جائے گا اسے عذاب دیا جائے گا۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: (ترجمہ) ”تو اس سے حساب آسانی سے لیا جائے گا“۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حساب بسیر فقط تمہیں اللہ تعالیٰ کے پاس پیش کرنا ہے۔ اے عائشہ! اور جس کا حساب میں منافقہ کیا جائے گا تو اسے عذاب دیا جائے گا۔

ابوداؤد نے کہا: یہ ابی بشار کے الفاظ ہیں۔ اس نے کہا: حدیثنا ابن ابی ملیکہ۔

بَابُ فِي الْعِيَادَةِ (بیمار پرسی کرنے کا بیان)

2690۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَنِي مَرْزِئَةَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ عَرَفَ فِيهِ الْمَوْتَ قَالَ قَدْ كُنْتُ أَنْهَكَ عَنْ حُبِّ يَهُودَ قَالَ فَقَدْ أَبْغَضَهُمْ أَسْعَدُ بْنُ زُرَّارَةَ قَمَةً فَلَمَّا مَاتَ أَتَاهُ ابْنُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَدَمَةَ مَاتَ فَأَعْطِنِي قَبِيصَكَ أَكْفِنُهُ فِيهِ فَتَزَعَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُ إِثْمًا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (راس الناقین) عبد اللہ بن ابی کی اس بیماری میں عیادت کے لیے تشریف لے گئے جس میں وہ فوت ہو گیا۔ تو جب آپ ﷺ اس کے پاس گئے تو آپ نے اس میں موت کے آثار پہچان لیے اور فرمایا: میں تجھے یہود کی دوستی اور محبت سے منع کیا کرتا تھا۔ تو اس نے کہا: حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے جو ان کے ساتھ بغض رکھا تو کیا ہوا؟ (یعنی وہ بھی فوت ہو گئے ان کا بغض انہیں موت سے نہ بچا سکا) پھر جب وہ مر گیا تو اس کا بیٹا آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! عبد اللہ بن ابی فوت ہو گیا ہے۔ آپ مجھے اپنی قمیص عطا فرمائیے میں اس میں اسے کفن دوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص اتاری اور اسے عطا فرمادی۔

فائدہ: چونکہ اس کا بیٹا مسلمان تھا اس لیے آپ ﷺ نے اس کی دلجوئی کے لیے اپنی قمیص عطا فرمادی۔ اور یہ بھی ہے کہ عبد اللہ بن ابی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے اپنی قمیص دی تھی، لہذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں ہی اس کا بدلہ چکانے کے لیے اسے اپنی قمیص عطا فرمادی۔ ورنہ یہ تو آپ جانتے تھے کہ چونکہ یہ منافق ہے اس لیے میری قمیص اس کے لیے باعث نفع نہیں ہو سکتی (واللہ اعلم) لیکن اپنے اخلاق کریمانہ کے سبب دینے سے انکار نہیں کیا۔

بَابُ فِي عِيَادَةِ الدِّيْنِ (ذمی کی عیادت کرنے کا بیان)

2691۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِمَرِيضٍ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوذُ فَتَعَدَّ حَنْدًا رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ أَلَيْسَ

مَرِيضًا مُنْسِيًا إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مَلَكٌ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ آتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مَلَكٌ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُنْسِيَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرْ الْخَرِيفَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ مَنصُورٌ عَنِ الْحَكَمِ كَمَا رَوَاهُ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ غُلَامُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَسَاقَ مَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَسْنَدَ هَذَا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ صَحِيحٍ 1

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جو آدمی شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں۔ وہ اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ معین ہو جاتا ہے۔ اور جو کوئی صبح کے وقت آتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں، وہ اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ مختص ہو جاتا ہے۔

عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے حکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اس کی مثل روایت بیان کی ہے اور اس میں خریف (باغ) کا ذکر نہیں کیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے منصور نے حکم سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے اسے شعبہ نے روایت کیا ہے۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر نے منصور عن الحكم عن ابی جعفر عبد اللہ بن نافع کی سند سے بیان کیا ہے اور نافع حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا غلام تھا۔ اس نے بیان کیا کہ حضرت ابو موسیٰ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے۔ ابو داؤد نے کہا: آگے شعبہ کی حدیث کی مثل بیان کی۔

ابو داؤد نے کہا: اس کے لیے کئی صحیح اسناد میں سے یہ سند بھی بیان کی گئی ہے: عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ۔

بَابُ فِي الْعِيَادَةِ مَرَارًا (بار بار عیادت کرنے کا بیان)

2695- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَمِيرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَنَا أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيْمَةَ فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے دن زخمی ہوئے۔ انہیں ایک آدمی (حبان بن قیس) نے ہاتھ کی رگ میں تیر مارا (اور پھر اس سے خون بند نہ ہو سکا) تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگوایا تاکہ آپ قریب سے ان کی عیادت کر سکیں۔

فائدہ: اکحل ہاتھ کے درمیان ایک رگ ہے اور خلیل نے کہا ہے کہ یہ رگ حیات ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہر عضو میں اس کا شعبہ ہوتا ہے۔ پس ہاتھ میں وہ شعبہ اکحل ہے، پیٹھ میں ابھرا ہے اور ران میں نساء ہے۔ جب یہ کٹ جائے تو پھر اس کا خون رکتا نہیں۔ واللہ اعلم (بذل الجہود ص 62 ج 14)

بَابُ فِي الْعِيَادَةِ مِنَ الرَّمَدِ (آشوب چشم کی صورت میں عیادت کرنے کا بیان)

2696۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّقِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بَعَيْنِي

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری آنکھوں میں درد ہونے کے سبب میری عیادت فرمائی۔

بَابُ الْخُرُوجِ مِنَ الطَّاعُونَ (طاعون زدہ علاقے سے نکلنے کا بیان)

2697۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدِمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَازًا مِنْهُ يَغْنِي الطَّاعُونَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم کسی علاقے میں طاعون پائے جانے کے بارے سنو، تو تم اس کی طرف آگے نہ بڑھو (یعنی وہاں نہ جاؤ) اور جب کسی علاقے میں طاعون پھیل جائے درآنحالیکہ تم اسی علاقے میں ہو تو پھر طاعون سے بھاگتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔

فائدہ: اس میں احتیاط اور توکل دونوں کا درس دیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں احتیاط کا ذکر ہے کہ اگر تمہیں کسی علاقے میں طاعون پائے جانے کی خبر موصول ہو تو پھر احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ تم اس میں داخل نہ ہو۔ اور دوسرے حصہ میں توکل کا درس دیا کہ جہاں تم رہ رہے ہو اگر وہاں طاعون آجائے تو پھر تمہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے وہیں رہنا چاہیے کیونکہ رب کریم کی منشا کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَرِيضِ بِالشِّفَاءِ عِنْدَ الْعِيَادَةِ

عیادت کے وقت مریض کے لیے شفاء کی دعا کرنے کا بیان

2698۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ

اشْتَكَيْتُ بِمَكَّةَ فَجَاءَنِي النَّبِيُّ ﷺ يَعْوِدُنِي وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيَّ جَبْهَتِي ثُمَّ مَسَحَ صَدْرِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ

اشْفِ سَعْدًا وَآتِمِّمْ لَهُ هِجْرَتَهُ

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے بیان کیا: میں مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گیا تو حضور نبی رحمت ﷺ میری تیمارداری کے لیے تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اپنا دست (شفا) میری پیشانی پر رکھا۔ پھر میرے سینے لاد میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔ پھر یہ دعا فرمائی: اے اللہ! تو سعد کو شفا عطا فرما اور اس کے لیے اس کی ہجرت کو مکمل فرما (یعنی اسے موت عطا فرماتا تو مدینہ طیبہ میں)۔

2699۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُدُّوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَّ قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَانِيُّ الْأَسِيرُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو رہائی دلاؤ۔

سفیان نے کہا ہے کہ العانی سے مراد اسیر ہے (یعنی ایسا مسلمان جو کسی کافر کے پاس مجبوس ہو یا جسے ظلماً قید و بند میں رکھا گیا ہو تو مسلمانوں پر اسے آزاد کرانا واجب ہے)۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَرِيضِ عِنْدَ الْعِيَادَةِ (عیادت کے وقت مریض کے لیے دعا کرنے کا بیان)

2700۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَخْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهَا سَبْعَ مَرَارٍ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ إِلَّا عَافَاكَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مریض کی عیادت کی، جو قریب الموت نہ تھا اور اس نے اس کے پاس سات بار یہ دعا کی: میں اللہ سے جو عظمت و شان والا ہے اور عرش عظیم کا مالک ہے، یہ التجا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے نجات عطا فرما دے گا۔

فائدہ: الا عافاه الله میں یا تو تقدیر عبارت اس طرح ہے: فلم يقل ذلك الا عافاه الله یا پھر مَنْ كَالْفَرْقِ بَرَاءِ اسْتِفْهَامِ انكار ہے اور معنی نفی کی طرح راجع ہے جیسا کہ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ اور مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ میں ہے۔

2701۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُودُ مَرِيضًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ اشْفِ عَمَدَكَ يَشْكُوكَ عَدُوًّا أَوْ يَتِيْسِي لَكَ إِلَى جَنَائِزِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ إِلَى صَلَافًا،

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی مریض کی عیادت کے لیے

آئے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: اے اللہ! اپنے بندے کو شفاء عطا فرما کہ یہ تیری رضا کے لیے دشمن کو زخمی کرے (یعنی جہاد کرتا رہے) یا تیری رضا کے لیے جنازہ پڑھنے کے لیے چل کر جائے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن سرح نے الی جنازۃ کی بجائے الی صلاۃ ذکر کیا ہے (یعنی جو نماز کے لیے چل کر جائے)۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ تَسْمِيَةِ الْمَوْتِ (اس کا بیان کہ موت کی تمنا کرنا مکروہ ہے)

2702۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْعُونَ أَحَدُكُمْ بِالْمَوْتِ لِضُرِّ نَزَلَ بِهِ وَلَكِنْ لِيَقُلُ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفِّئَنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَتَسَمَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی موت کی دعائے مانگے ایسی مصیبت کی وجہ سے جو اس پر اترے۔ البتہ اسے یہ کہنا چاہیے: اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندہ رہنا باعث خیر و برکت ہو اور مجھے موت دے دے جب وفات میرے لیے باعث خیر و بھلائی ہو۔

محمد بن بشار، ابوداؤد طیالسی، شعبہ نے حضرت قتادہ سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو موت کی تمنا نہیں کرنی چاہیے۔ پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی۔

فائدہ: مراد یہ ہے کہ جب تک میری طاعت و ریاضت اور اعمال صالحہ معصیت و گناہ پر غالب رہے اور زمانہ فتن اور طرح طرح کی آزمائشوں سے خالی ہو، تب تک مجھے زندہ رکھ اور جب حالات اس کے برعکس ہو جائیں تو مجھے موت دے دے)

بَابُ مَوْتِ الْفَجْأَةِ (اچانک آنے والی موت کا بیان)

2703۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ تَيْمِ بْنِ سَلْمَةَ أَوْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدِ السُّلَمِيِّ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَرَّةً عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ مَرَّةً عَنْ عُبَيْدِ قَالَ مَوْتُ الْفَجْأَةِ أَخَذَةُ أَسِيفٌ

حضرت عبید بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے، ان سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اچانک آنے والی موت غضب کی گرفت ہے (اس طرح کہ اس میں اپنے گناہوں سے توبہ کرنے اور دیگر حقوق و فرائض کے بارے وصیت کی فرصت نہیں ملتی۔ تو یہی علامت غضب ہے)۔ راوی نے اس روایت کے ایک بار مرفوع اور ایک بار موقوف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

بَابُ فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونَ (طاعون سے مرنے والے کی فضیلت کا بیان)

2704۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ

عَتِيكَ وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أُمِّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَنَّهُ جَابِرُ بْنُ عَتِيكَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غَلَبَ فَصَاحَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ غَلِبْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكَ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعُهُنَّ فَإِذَا وَجِبَ فَلَا تَبْكِيْنَ بَاكِئَةً قَالُوا وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمَوْتُ قَالَتْ ابْنَتُهُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا فَإِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَارَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَى قَدْرِ نَيْتِهِ وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ قَالُوا الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْخَرِيْقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجَمِيعِ شَهِيدٍ

عتیک بن حارث بن عتیک جو کہ عبد اللہ بن عبد اللہ کے نانا ہیں، انہوں نے انہیں خبر دی ہے کہ ان کے چچا جابر بن عتیک نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عبد اللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے۔ تو آپ ﷺ نے انہیں اس حال میں پایا کہ ان پر غصے طاری تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں زور سے آواز دی لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا اور فرمایا: اے ابوالربیع! ہم تیرے بارے میں مغلوب ہو گئے (یعنی ہماری چاہت اور کوشش پر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آگئی)۔ پس عورتوں نے شور مچایا اور رونے لگیں۔ تو ابن عتیک انہیں خاموش کرانے لگے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم انہیں چھوڑ دو۔ جب واجب ہو جائے تو کوئی رونے والی نہ روئے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! واجب ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: موت۔ ان کی بیٹی نے کہا: قسم بخدا! میں امید رکھتی ہوں کہ تم شہید ہو، کیونکہ تم نے اپنے جہاد کا ساز و سامان تیار کر رکھا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی نیت کے مطابق اجر عطا فرماتا ہے، تم کس شے کو شہادت شمار کرتے ہو۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کی راہ میں (لڑتے ہوئے) قتل ہو جانا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے کے سوا شہادت کی سات قسمیں ہیں: وہ آدمی جو طاعون کے سبب فوت ہو جائے وہ شہید ہے، جو پانی میں ڈوب کر مر جائے وہ شہید ہے، ذات الجنب کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری (یعنی دست وغیرہ) میں مبتلا ہو کر مر جائے وہ شہید ہے، جل کر فوت ہونے والا شہید ہے اور وہ آدمی جو کسی گرنے والی دیوار یا چھت کے نیچے آ کر فوت ہو جائے وہ شہید ہے اور وہ عورت جو اپنے اندر موجود شے کو ساتھ لے کر مر جاتی ہے وہ بھی شہید ہے (اس سے مراد یا تو حاملہ عورت ہے جو اپنے حمل کے ساتھ ہی فوت ہو جاتی ہے یا پھر اس سے مراد باکرہ عورت ہے جو اپنی بکارت سمیت فوت ہو جاتی ہے۔ یہاں جمع بمعنی مجموع ہے)۔

بَابُ الْمَرِيضِ يُؤْخَذُ مِنْ أَظْفَارِهِ وَعَاتِيهِ (مريض کے ناخن اور زیر ناف بال کاٹنے کا بیان)
 2705 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ الشَّعْبِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ابْتِئَاءَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ حُبَيْبًا وَكَانَ

خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَيْسَ 1، خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا لِقَتْلِهِ فَاسْتَعَارَ مِنْ ابْنَةِ الْحَارِثِ مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَى لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَتْهُ فَوَجَدَتْهُ مُخْلِيًا وَهُوَ عَلَى فَخْذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ فَفَزِعَتْ فَزَعَةً عَرَفَهَا فِيهَا فَقَالَ أَتَخْشِينَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذِهِ الْقِصَّةَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَزْزَةَ عَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا حِينَ اجْتَمَعُوا يَغْنَى لِقَتْلِهِ اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو خریدا (تاکہ وہ ان سے بدلہ لے سکیں) کیونکہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ پس حضرت خبیب رضی اللہ عنہ ان کے پاس قیدی بن کر ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ ان تمام نے آپ کے قتل پر اتفاق کر لیا۔ تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی بیٹی سے استرا عاریہ طلب کیا کہ اس کے ساتھ آپ زیر ناف بال اتار لیں۔ پس اس نے آپ کو وہ عاریہ دے دیا۔ پھر اس کا چھوٹا سا بچہ ان کے پاس چلا گیا اور اسے اس کے بارے علم نہ ہوا۔ یہاں تک کہ جب وہ ان کی جانب آئی تو اس نے آپ کو تنہا پایا اور اس کا بیٹا اس کی ران پر بیٹھا تھا اور استرا ان کے ہاتھ میں تھا۔ پس وہ سخت گھبرا گئی اور آپ نے اس گھبراہٹ کو اس کے چہرے میں پہچان لیا اور فرمایا: کیا تو خوفزدہ ہو رہی ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا۔ میں اس طرح نہیں کروں گا۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ یہ واقعہ شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا: مجھے عبید اللہ بن عیاض نے خبر دی ہے کہ حارث کی بیٹی نے انہیں بتایا کہ وہ سب کے سب حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لیے جمع ہوئے۔ تو انہوں نے مجھ سے زیر ناف بال اتارنے کے لیے استرا مانگا تو میں نے اسے استرا دے دیا۔

فائدہ: یہ دین اسلام کا امتیاز ہے کہ یہ اپنے ماننے والوں کو کسی کا ناحق خون بہانے کی اجازت نہیں دیتا۔ حالانکہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سنہری موقع تھا کہ آپ اپنی جان دینے سے پہلے ان کا ایک بچہ بڑی آسانی سے قتل کر سکتے تھے مگر چونکہ دین اسلام بچوں، بوڑھوں اور عورتوں وغیرہ کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لیے آپ نے اپنے قتل کا یقین ہونے کے باوجود بچے کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائی۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ

اس کا بیان کہ موت کے وقت اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنا چاہیے

2706- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ قَالَ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے وصال سے تین دن قبل یہ فرماتے سنا

1- ایک نسخہ میں قلبت کے بجائے فلبت ہے۔

ہے کہ تم میں سے کوئی فوت نہ ہو مگر اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھتا ہو (یعنی اللہ تعالیٰ سے عفو و درگزر اور مغفرت و بخشش کی امید رکھتا ہو۔ کیونکہ اس کی رحمت ہر شے پر غالب ہے)۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَطْهِيرِ ثِيَابِ الْمَيِّتِ عِنْدَ الْمَوْتِ

اس کا بیان کہ موت کے وقت میت کو پاک صاف کپڑے پہنانا مستحب ہے

2707- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدِّدَ قَلْبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعْتَشَى فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے نئے کپڑے طلب کیے اور وہ پہن لیے۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: بے شک میت کو انہیں کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں وہ فوت ہوتا ہے۔

فائدہ: بعض نے حدیث طیبہ کو اپنے ظاہر پر رکھتے ہوئے کہا ہے کہ ان کپڑوں سے مراد وہی کپڑے ہیں جن میں آدمی کو موت آتی ہے۔ لیکن محققین محدثین نے یہ کہا ہے کہ کپڑوں سے مراد اعمال ہیں۔ یعنی آدمی اپنے انہی نیک و بد اعمال پر اٹھایا جائے گا جن پر اس کی موت واقع ہوئی اور عرب کلام میں ثیاب سے اعمال مراد لینا معروف ہے۔ (بذل الجہود ص 78 ج 14)

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ الْمَيِّتِ مِنَ الْكَلَامِ

اس کا بیان کہ میت کے پاس کون سا کلام کرنا مستحب ہے

2708- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَضَرَ تَمَّ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَقُولُ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَعِزَّنَا عُنْبَى صَالِحَةٍ قَالَتْ فَأَعْقَبَنِي اللَّهُ تَعَالَى بِهِ مُحَمَّدًا ﷺ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی میت کے پاس حاضر ہو تو تم خیر و بھلائی کی گفتگو کرو۔ کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں کیا کہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس طرح کہہ: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور ہمیں صالح اور اچھا بدل عطا فرما۔ وہ فرماتی ہیں: مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ عطا فرمائے۔

بَاب فِي التَّلْقِينِ (میت کو تلقین کرنے کا بیان)

2709- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْبِسْطِيُّ حَدَّثَنَا الطُّعَاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ

حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی زندگی کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو اور وہ جنت میں داخل ہوگا (یعنی مرتے وقت جسے کلمہ طیبہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہوگئی وہ جنت کی ابدی نعمتوں کا مستحق بن گیا)۔

2710۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِنُوا مَوْتَكُمْ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

یحییٰ بن عمارہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے قریب الموت لوگوں کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلقین کرو (یعنی تم ان کے پاس بیٹھ کر کلمہ پڑھتے رہو۔ مناسب انداز میں اسے پڑھنے کی تلقین بھی کرتے رہو۔ رب کریم نے چاہا تو اسے بھی کلمہ پڑھنے کی توفیق نصیب ہو جائے گی اور اسی سبب سے اس کی آخرت سنور جائے گی۔ اور تلقین سے مراد اس کا معروف معنی بھی ہو سکتا ہے کہ میت کو دفن کرنے کے بعد اسے کلمہ شہادت کی تلقین کرنا۔ یہاں یہ معنی بھی مراد لیے جاسکتے ہیں۔ بہر حال تلقین کرنا امر مستحب ہے)۔

بَابُ تَغْيِيزِ النَّبِيِّ (میت کی آنکھیں بند کرنے کا بیان)

2711۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ أَبُو مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصْرًا فَأَغْبَضَهُ فَصَيَّحَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَيَّ مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي السَّمَوَاتِ وَارْحَمْ عِيَالَهُ فِي الْغَابِرِينَ وَارْحَمْ لَنَا وَلَهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ افْسَحْ لِي فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَتَغْيِيزُ النَّبِيِّ بَعْدَ خُرُوجِ الرُّوحِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ السُّعْمَانِ الْمُقْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَيْسَرَةَ رَجُلًا عَابِدًا يَقُولُ غَبَضْتُ جَعْفَرَ الْمُعَلِّمَ وَكَانَ رَجُلًا عَابِدًا فِي حَالَةِ الْمَوْتِ فَرَأَيْتُهُ فِي مَنَامِي لَيْلَةً مَاتَ يَقُولُ أَعْظَمُ مَا كَانَ عَلَيَّ تَغْيِيزُكَ لِي قَبْلَ أَنْ أَمُوتَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے تو دیکھا کہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے انہیں بند کر دیا۔ تو ان کے افراد خانہ چیخ و پکار کرنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بارے میں سوائے خیر اور بھلائی کے کچھ نہ پکارو۔ کیونکہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ابو سلمہ کی مغفرت فرما، ہدایت پانے والے لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے

1۔ قال ابو داؤد الخ کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

پیچھے باقی رہنے والوں میں سے اسے خلیفہ عطا فرما اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما۔ اے تمام جہانوں کے پروردگار! اے اللہ! اس کے لیے اس کی قبر میں وسعت فرما اور اس کی قبر کو منور و روشن فرما۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ میت کی آنکھیں روح نکلنے کے بعد بند کی جائیں گی۔ میں نے محمد بن محمد بن نعمان المقری سے سنا ہے انہوں نے کہا: میں نے ابو میسرہ جو کہ ایک عبادت گزار آدمی تھا اس کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے جعفر المعلم کی آنکھیں موت کی حالت میں بند کیں۔ وہ بہت عبادت گزار آدمی تھا۔ پھر میں نے اسے اسی موت والی رات حالت خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ میرے مرنے سے پہلے تیرا میری آنکھوں کو بند کرنا مجھ پر سب سے زیادہ گراں گزرا ہے (یعنی مقصود یہ اشارہ دینا ہے کہ آنکھیں اس وقت بند کرنی چاہئیں جب روح نکل جائے)۔

بَابُ فِي الْاِسْتِرْجَاعِ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھنے کا بیان)

2712۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصَابَتْ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَاَجِرْنِي فِيهَا وَاَبْدِلْ لِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت آ پینچے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور ہم اس کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! میں اپنی مصیبت کو تیری جانب سے ہی شمار کرتا ہوں۔ پس تو ہی مجھے اس میں اجر و ثواب عطا فرما اور اس کے عوض میرے لیے اس سے بہتر بدل عطا فرما۔

بَابُ فِي الْمَيْتِ يُسْتَجَى (میت کو کپڑے سے ڈھانپ دینے کا بیان)

2713۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُجِيَ فِي ثَوْبٍ حَبْرًا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کو یسین کپڑے سے ڈھانپا گیا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْمَيْتِ (میت کے پاس قرآن کریم پڑھنے کا بیان)

2714۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ الْمُرُوزِيُّ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ أَبِي عُثْمَانَ وَنَيْسٍ بِالنُّهْدِيِّ عَنِ أَبِيهِ عَنِ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اقْرَأُوا اَيْسَ عَلَي مَوْتَاكُمْ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْعَلَاءِ

حضرت معقل بن یسار نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں پر سورہ یسین پڑھو۔ یہ ابن العلاء کے الفاظ ہیں۔

فائدہ: اس میں موتا کم سے مراد یا تو قریب الموت لوگ ہیں کہ اس حالت میں ان کے پاس سورہ یسین پڑھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر، احوال قیامت اور بعث بعد الموت وغیرہ سے آگاہ اور مانوس ہو جائیں گوزبان کی قوت کمزور ہو چکی ہے لیکن دل تو اس کی طرف متوجہ ہے، لہذا وہ ان لمحات میں پوری قوت کے ساتھ ان امور کی تصدیق کرے۔ تاکہ آخرت کی منزل اس کے لیے آسان ہو جائے۔ جیسا کہ ابن ابی الدنیا اور دیلمی نے حضرت ابوالدرداء سے حدیث نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ما من میت یقرء عند رأسہ سورۃ یس الا ہون اللہ علیہ اور ایک دوسری صحیح روایت میں ہے: یس قلب القرآن لا یقرء ہا عبد یرید لدار الآخرة الا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ فاقراء وہ علی موتا کم۔ اور بعض متاخرین محققین نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مراد آدمی کے مرنے کے بعد اس کے پاس بیٹھ کر یا اسے دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس بیٹھ کر پڑھنا ہے: اور اس کی تائید ابن عدی وغیرہ کی روایت سے ہوتی ہے: من زار قبر والدیہ او احدہما فی کل جمعة فقرأ عندہما یس غفر لہ بعدد کل حرف منہا۔ اور ابن عابدین نے اس طرح بیان کیا: من دخل المقابر فقرأ سورۃ یس خفف اللہ عنہم یومئذ وکان لہ بعدد من کان فیہا حسنات (بذل المجہود حاشیہ ص 84، 85 ج 14)۔

بَابُ الْجُلُوسِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ (مصیبت کے وقت اظہار غم کے لیے ایک جگہ بیٹھنے کا بیان)

2715۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُتِلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَجَعْفَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ يُعْرِفُ فِي وَجْهِهِ الْحُزْنَ وَذَكَرَ الْقِصَّةَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: جب (جنگ موتہ میں) حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر (طیار) اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر حزن و غم کے آثار نمایاں تھے۔ آگے پورا واقعہ بیان کیا۔

بَابُ فِي التَّعْزِيَةِ (تعزیت کرنے کا بیان)

2716۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفِ الْمَعَاوِرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَبَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَغْنِي مَيْتَنَا فَلَمَّا فَرَعْنَا انصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنْصَرَفْنَا مَعَهُ فَلَمَّا حَادَى بَابَهُ وَقَفَ فَإِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ مُقْبِلَةٍ قَالَتْ أَظَلُّهُ عَرَفَهَا فَلَمَّا ذَهَبَتْ إِذَا هِيَ فَاطِمَةٌ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَخْرَجَكَ يَا فَاطِمَةُ مِنْ بَيْتِكَ فَقَالَتْ أَتَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ فَرَحِمْتُ إِلَيْهِمْ مَيْتَتَهُمْ أَوْ عَزَيْتُهُمْ بِهِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاعْلَمْ أَنَّكَ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ وَقَدْ سَبَعْتُكَ تَذَكُّرُ فِيهَا مَا تَذَكُّرُ قَالَ لَوْ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى

قَدْ كَرَّ تَشْدِيدًا فِي ذَلِكَ فَسَأَلَتْ رَبِيعَةَ عَنِ الْكُدَى فَقَالَ الْقُبُورُ فِيمَا أَحْسَبُ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک میت کو قبر میں دفن کیا۔ جب ہم فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس مڑے۔ پس آپ ﷺ اس مرنے والے کے دروازے کے سامنے آئے تو آپ ٹھہر گئے۔ تو اچانک ہم نے ایک عورت کو آتے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتا ہے کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے اسے پہچان لیا تھا۔ پس جب وہ گزر گئی تو دیکھا وہ تو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا تھیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: اے فاطمہ! تجھے اپنے گھر سے کس چیز نے نکالا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اس گھر والوں کے پاس آئی تھی اور میں نے ان کی میت پر اظہارِ دردمندی کیا ہے اور میں نے ان سے تعزیت کی ہے (انہیں صبر اور حوصلہ دیا ہے)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: پھر شاید تم ان کے ساتھ قبرستان بھی گئی ہوگی؟ انہوں نے عرض کی: معاذ اللہ! میں نے اس کے بارے آپ سے وہ سن رکھا ہے جو آپ اس کے بارے ذکر کرتے ہیں (یعنی آپ اس سے منع فرماتے ہیں)۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر تو ان کے ساتھ قبرستان جاتی، پھر اس بارے میں سخت وعید ذکر فرمائی۔ سو میں نے ربیعہ سے کدی کے بارے پوچھا تو اس نے کہا: اس سے مراد قبرستان ہے (چونکہ قبرستان کی جگہ سخت اور پتھریلی تھی اس لیے اسے کدی سے تعبیر کیا گیا)

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ میت کے گھر والوں کے پاس اظہارِ افسوس اور تعزیت کے لیے جانا چاہیے اور دوسرا یہ کہ عورتوں کو جنازہ کے ساتھ چل کر قبرستان نہیں جانا چاہیے۔

بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ (صدمہ اور تکلیف کے وقت صبر کرنے کا بیان)

2717- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّسَيْبِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ أَنَسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ لَهَا اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ وَمَا تَبَايَ أَنْتَ بِمُصِيبَتِي فَقِيلَ لَهَا هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْهُ فَلَمْ تَجِدْ عَلَى بَابِهِ بَوَائِبِينَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ أَعْرِفُكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى أَوْ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس آئے جو اپنے بچے کے فوت ہونے پر رو رہی تھی۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر۔ تو اس نے کہا: تمہیں میری مصیبت اور تکلیف کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے (یعنی اس کی شدت اور غم سے تو میں واقف ہوں) تو اسے بتایا گیا: یہ حضور نبی رحمت ﷺ ہیں (یعنی اس نے آپ ﷺ کو پہچاننے بغیر وہ جواب دے دیا۔ جب معلوم ہوا تو خوب شرمندہ ہوئی)۔ چنانچہ آپ ﷺ کے پاس آئی اور آپ کے دروازے پر دربان نہ پائے (جیسا کہ عام شہنشاہوں کے دروازوں پر ہوتے ہیں)۔ تو عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو پہچانا نہیں (اس لیے میں اپنے قول پر معذرت پیش کرتی ہوں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک صبر پہلے صدمہ میں ہوتا ہے یا صدمہ کے شروع میں ہوتا ہے (یعنی جب مصیبت آئے تو اس وقت صبر کیا جائے تو وہ باعثِ اجر ہوتا ہے)۔

بَابُ فِي الْبُكَاءِ عَلَى النَّبِيِّ (میت پر رونے کا بیان)

2718- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ قَالَ سَبِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُرْسِلَتْ إِلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ وَسَعْدُ وَأَحْسَبُ أَيْبًا أَنَّ ابْنِي أَوْ بِنْتِي قَدْ حَضَرَ فَأَشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ فَقَالَ قُلْ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَاتَّأَمَّا قَوْضِعَ الصَّبِيِّ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَفْسُهُ تَقَعَّقُ فَقَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ مَا هَذَا قَالَ إِنَّهَا رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ عِبَادِهِ الرَّحَمَاءُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ کی طرف آدمی بھیجا اور میں اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی اس کے ساتھ تھے اور میرا گمان ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی تھے کہ میرا بیٹا یا میری بیٹی (یہ راوی کو شک ہے) قریب الموت ہے۔ پس ہم حاضر خدمت ہوئے تو آپ ﷺ نے سلام کہلا بھیجا اور (قاصد کو) فرمایا کہ جا کر یہ کہنا کہ سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو وہ لے لے اور جو وہ عطا کرے اور ہر شے کی اس کے پاس مدت مقرر ہے۔ انہوں نے دوبارہ قاصد بھیجا اور قسم دے کر بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ تشریف لے گئے اور بچے کو رسول اللہ ﷺ کی گود میں رکھ دیا گیا اور اس وقت اس کی روح مضطرب اور پریشان تھی (یعنی اس پر نزع کی کیفیت طاری تھی)۔ تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسوؤں کے موتی بہنے لگے۔ تو (یہ دیکھ کر) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ کیا ہے؟ (یعنی آپ نے تو رونے سے منع کیا ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ان کے دلوں میں رکھ دیتا ہے جن کے لیے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ میت پر آنسو بہانا سنت ہے۔ البتہ نوحہ کرنا، گریبان چاک کرنا اور انہیں جیسے دیگر افعال کرنا ممنوع ہیں۔

2719- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَاتِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَوَلَدِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدْ مَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبَّنَا إِنَّا بَكَ يَا إِبْرَاهِيمَ لَمَحْزُونُونَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج کی رات میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام اپنے جد امجد کے نام پر ابراہیم رکھا ہے۔ اور آگے حدیث بیان کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں اس بچے کی روح نکلتے دیکھی۔ تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آنکھیں آنسو بہاتی ہیں، دل مغموں ہوتا ہے اور ہم (زبان سے) نہیں کہتے مگر

والی آیت قیامت کے دن کے لیے ہے۔ (عمدة القاری ص 79, 80 ج 8)

2723۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ ثَقِيلٌ فَذَهَبَتْ امْرَأَتُهُ لِيَتَّبِكِي أَوْ تَهَمَّ بِهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو مُوسَى أَمَا سَبِعْتَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَسَكَتَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو مُوسَى قَالَ يَزِيدُ لَقَيْتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ لَهَا مَا قَوْلُ أَبِي مُوسَى لَكَ أَمَا سَبِعْتَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَكَتَتْ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَمَنْ سَلَقَ وَمَنْ خَرَقَ

یزید بن اوس نے بیان کیا ہے کہ میں ابو موسیٰ کے پاس گیا اور وہ سخت بیمار تھے۔ تو ان کی بیوی رونے لگی، یا اس نے رونے کا قصد کیا۔ تو ابو موسیٰ نے اسے کہا: کیا تو نے وہ نہیں سنا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اس نے جواب دیا: کیوں نہیں، میں نے سنا ہے۔ یزید بن اوس کہتے ہیں: پس وہ بالکل خاموش ہو گئی۔ پس جب ابو موسیٰ فوت ہو گئے تو یزید کہتے ہیں: میں ان کی عورت سے ملا اور میں نے اس سے کہا: وہ کون سا قول ہے جو ابو موسیٰ نے تجھے کہا تھا، کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نہیں سنا اور پھر تو خاموش ہو گئی تھی۔ تو اس نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے مصیبت کے وقت سر کا حلق کر دیا اور وہ جو چیخ و پکار کرنے لگا (یعنی دھاڑیں مار کر رونے لگا) اور وہ جو اپنے کپڑے پھاڑنے لگا (یہ تمام زمانہ جاہلیت کی رسمیں ہیں، اسلام قطعاً ان کی اجازت نہیں دیتا)۔

2724۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَامِلٌ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى الرَّبِذَةِ حَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ عَنْ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايَعَاتِ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَعْرُوفِ الْبَدِيِّ أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لَا نَعْصِيَهُ فِيهِ أَنْ لَا نَخْشَى وَجْهًا وَلَا نَدْعُو وَيْلًا وَلَا نَشُقُّ جَيْبًا وَلَا نَتَّشِرُ شَعْرًا

حضرت اسید بن ابی اسید نے بیعت کرنے والی عورتوں میں سے ایک عورت سے روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا کہ ان امور میں جن کے بارے رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا، یہ بھی تھا کہ آپ ﷺ نے ہم سے نیکی کے بارے عہد لیا کہ ہم اس میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گے اور یہ کہ (مصیبت اور تکلیف کے وقت) ہم چہرے نہیں نوچیں گے اور نہ ہم ویل اور ہلاکت کو پکاریں گی اور نہ ہی ہم گریبان پھاڑیں گے اور یہ کہ ہم بال نہیں بکھیریں گی۔

فائدہ: نوحہ کرنا بالاجماع حرام ہے کیونکہ یہ دور جاہلیت کی رسم ہے۔ تب ہی رسول اللہ ﷺ عورتوں سے ان کے اسلام لانے کے وقت اس پر بیعت لیتے تھے کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی۔ البتہ بغیر نوحہ کے رونا مباح ہے۔ (عمدة القاری ص 84 ج 8)

بَابُ صَنْعَةِ الطَّعَامِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ (میت کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرنے کا بیان)

2725۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ اصْنَعُوا لِأَهْلِ بَيْتِكُمْ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ أَمْرٌ شَقَّ لَهُمْ

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو۔

کیونکہ انہیں ایک ایسی تکلیف اور غم آپہنچا ہے جس نے انہیں کھانا تیار کرنے سے روک دیا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث طیبہ اس بارے میں صریح ہے کہ میت کے گھر والوں کے لیے کھانے کا انتظام کرنا ان کے لواحقین، رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے لیے لازم ہے اور پھر اس کھانے سے ان جملہ افراد کا کھانا مباح ہے جو اس غم میں اہل میت کے ساتھ برابر کے شامل ہیں اور اہل میت کے پاس آنے والے بیرونی افراد جنہیں کھانا کھلانا ان کی ذمہ داری ہے۔ البتہ کھانا تیار کرنے میں اس چیز کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ وہ اسراف اور فضول خرچی کے زمرہ میں داخل نہ ہو اور ساتھ ہی خوشی اور غم کے کھانے کے درمیان امتیاز اور واضح فرق قائم رہے۔

بَابُ فِي الشَّهِيدِ يُغَسَّلُ (اس کا بیان کہ کیا شہید کو غسل دیا جائے گا)

2726- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ۳ وَحَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْجَشْمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِي صَدْرِهِ أَوْ فِي حَلْقِهِ فَمَاذَا فَعَلْتُ بِهَا قَالَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی کو اس کے سینے یا اس کے حلق میں تیر مارا گیا اور وہ مر گیا۔ تو اسے اس کے انہیں کپڑوں میں لپیٹ کر دفن کر دیا گیا جس حال میں وہ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔

2727- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ 1 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ أَحَدٍ أَنْ يُنَزَّعَ عَنْهُمْ الْحَدِيدُ وَالْجُلُودُ وَأَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَائِهِمْ وَتِيَابِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد کے شہداء کے لیے حکم ارشاد فرمایا: ان سے ہتھیار اور زرہیں وغیرہ اتار لی جائیں اور انہیں ان کے خون اور ان کے کپڑوں سمیت دفن کر دیا جائے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ شہید کے بدن سے اضافی اشیاء اتار لی جائیں گی اور اس کے بدن کے کپڑے اس کے جسم پر باقی رکھے جائیں گے اور اسے بغیر غسل کے اور بغیر کوئی نیا کفن پہنائے دفن کر دیا جائے گا۔

2728- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ۳ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ التَّمْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَهَذَا

لَفْظُهُ أَخْبَرَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ ابْنَ سَهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ شُهَدَاءَ أَحَدٍ لَمْ يُغَسَّلُوا وَدُفِنُوا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ شہدائے احد کو غسل نہیں دیا گیا اور انہیں خون آلود کپڑوں میں ہی دفن کیا گیا اور ان پر نماز جنازہ بھی نہ پڑھی گئی۔

1- وعيسى بن يونس قالا کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

2729- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ يُعْنِي السَّوْدَاتِيَّ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْمَعْنَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى حَمْزَةَ وَقَدْ مُقِلَّ بِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةَ فِي نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَاقِفَةُ حَتَّى يُحْشَمَ مِنْ بَطُونِهَا وَقُلْتُ الْبِيَابُ وَكَثُرَتْ الْقَتْلَى فَكَانَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ يُكْفَنُونَ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ زَادَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يُدْفَنُونَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ فَنَا فِيقَدِّمُهُ إِلَى الْقَبْلَةِ

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (غزوہ احد کے دن اپنے چچا) حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ در آنحالیکہ ان کا مثلہ کیا گیا تھا (یعنی ان کے اعضاء بدن، کان، ناک وغیرہ کاٹ دیے گئے تھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ایسا نہ ہوتا کہ (حضرت حمزہ کی ہمشیرہ) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے دل میں رنج و غم محسوس کریں گی تو میں انہیں (بغیر دفن کے چھوڑ دیتا۔ یہاں تک کہ انہیں (مردوں پر جھپٹنے والے) درندے اور پرندے کھا جاتے۔ یہاں تک کہ پھر یہ انہی کے پیٹ سے اٹھائے جاتے۔ (اس وقت) کپڑے کم تھے اور شہداء کی تعداد زیادہ تھی اور ایک کپڑے میں ایک، دو اور تین تین آدمیوں کو کفن دیا جاتا۔ قتیبہ نے اپنی روایت میں یہ زائد ذکر کیا ہے: پھر انہیں ایک ہی قبر میں دفن کر دیا جاتا تھا اور رسول اللہ ﷺ یہ پوچھتے تھے: ان میں سے کون زیادہ قرآن کریم کو جاننے والا ہے۔ پس اسے قبلہ کی جانب سب سے آگے رکھا جاتا۔

2730- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِحَمْزَةَ وَقَدْ مُقِلَّ بِهِ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس کے پاس سے گزرے، در آنحالیکہ ان کا مثلہ کر دیا گیا تھا اور آپ ﷺ نے ان کے سوا شہدائے احد میں سے کسی پر نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ فائدہ: امام شافعی، مالک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ تعالیٰ کا موقف یہ ہے کہ شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے گی جیسا کہ اسے غسل نہیں دیا جاتا اور اہل ظاہر نے بھی یہی کہا ہے جب کہ اس کے برعکس ابن ابی لیلیٰ، اوزاعی، ثوری، امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد، ایک روایت میں احمد اور ایک روایت میں اسحاق رحمہم اللہ تعالیٰ تمام نے یہ کہا ہے کہ شہید پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور یہی قول اہل حجاز کا ہے۔ اور استدلال عقبہ بن عامر کی حدیث سے کیا ہے: ان النبی ﷺ خرج یوماً فصلی علی اہل احد صلاتہ علی البیت۔ الحدیث کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے اور شہدائے احد پر نماز جنازہ پڑھی۔

(عمدة القاری ص 152 ج 8)

2731- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ وَيَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَأَمْرٌ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا أَحَدًا سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ السَّهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنِ اللَّيْثِ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مَنْ قَتَلَ أَحَدًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے احد میں سے دو آدمیوں کو جمع کرتے تھے اور یہ پوچھتے تھے: ان میں سے کون قرآن کریم کو زیادہ یاد کرنے والا ہے۔ جب ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو آپ اسے لحد میں آگے رکھ دیتے اور فرماتے: میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گا اور آپ ﷺ نے انہیں ان کی خون آلود حالت میں دفن کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور انہیں غسل نہ دیا گیا۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب نے لیث سے اس حدیث کو اسی معنی میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ ﷺ شہدائے احد میں سے دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے۔

بَابُ فِي سِتْرِ الْمَيِّتِ عِنْدَ غُسْلِهِ (میت کو غسل دیتے وقت اس کی ستر پوشی کا بیان)

2732- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرْتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ

عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُبْرِزْ فُحْدَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فُحْدِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تو اپنی ران ظاہر نہ کر اور تو کسی زندہ اور کسی مردے کی ران کی طرف نہ دیکھ۔ (اس سے معلوم ہوا کہ میت کو غسل دیتے وقت کسی کپڑے کے ساتھ اس کی شرمگاہ کو ڈھانپ دینا چاہیے)۔

2733- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُبَادٍ عَنْ أَبِيهِ عُبَادِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ لَنَا أَرَادُوا غَسْلَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا وَاللَّهِ مَا نَدْرِي أَنْ جَرِدُ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نَجْرِدُ مَوْتَانَا أَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهِمُ التَّوَمَّ حَتَّى مَا مِنْهُمْ

رَجُلٌ إِلَّا وَدَقْنَهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَذُرُونَ مَنْ هُوَ أَنْ اغْسِلُوا النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ

ثِيَابُهُ فَقَامُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قَبِيصُهُ يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَبِيصِ وَيُدْبِكُونَهُ بِالْقَبِيصِ دُونَ

أَيْدِيهِمْ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَذْبَرْتُ مَا غَسَلَهُ إِلَّا نِسَاءُ

یعنی بن عباد نے اپنے باپ عباد بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ام

المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی مکرم

ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا۔ تو انہوں نے کہا: قسم بخدا! ہم نہیں جانتے، کیا ہم رسول اللہ ﷺ کے کپڑے اتاریں گے جیسا

کہ ہم اپنے مردوں کو کپڑے سے ننگا کر دیتے ہیں، یا ہم آپ کو غسل دیں گے اور کپڑے آپ ﷺ کے بدن پر ہی رہیں

گے۔ پس جب ان میں اختلاف ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند طاری کر دی، یہاں تک کہ ان میں سے کوئی آدمی نہیں تھا مگر

ہاں کی ٹھوڑی اس کے سینے پر لگی تھی۔ پھر گھر کے ایک کونے سے کسی کلام کرنے والے نے ان سے کلام کیا (لیکن اس کے

بارے میں) وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کون ہے؟ کہ تم نبی مکرم ﷺ کو اس طرح غسل دو کہ کپڑے ان کے بدن پر ہی رہیں۔ چنانچہ وہ اٹھے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف گئے اور آپ ﷺ کو غسل دیا اور آپ کی قمیص آپ کے بدن پر ہی تھی۔ وہ قمیص کے اوپر ہی پانی انڈیلتے تھے اور قمیص کے ساتھ ہی آپ کے جسم کو گرتے تھے نہ کہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اگر مجھے اپنے معاملہ میں سے جس بات کا علم بعد میں ہو اس کا علم پہلے ہو جاتا تو پھر آپ ﷺ کی ازواج مطہرات ہی آپ کو غسل دیتیں (یعنی اگر مجھے یہ پہلے معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ کی ازواج کا نکاح منقطع نہیں ہوا کیونکہ رسول اللہ ﷺ زندہ ہیں۔ اس لیے آپ ﷺ کے وصال کے بعد کسی سے ان کا نکاح جائز نہیں یا یہ معلوم ہوتا کہ جب تک عدت باقی ہوتی ہے تو تعلق نکاح باقی رہتا ہے تو پھر ہم خود آپ کو غسل دیتیں) (بذل الجہود ص 109 ج 14)

بَابُ كَيْفِ غُسْلِ النَّبِيِّ (اس کا بیان کہ میت کو غسل کیسے دیا جائے گا)

2734۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَسَادُ بْنُ زَيْدٍ النُّعْمَانِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تُوَفِّيَتْ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَاهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُمْ ذَلِكَ بِنَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَّغْتُمْ فَأَذِنِّي فَلَمَّا فَرَعْنَا آذِنَا فَأَعْطَانَا حَقْوَةً فَقَالَ اشْعِرْنَاهَا يَا أَيُّهَا قَالَ عَنْ مَالِكٍ يَعْنِي إِذَا رَأَوْهُ وَلَمْ يَقُلْ مُسَدَّدٌ دَخَلَ عَلَيْنَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو كَامِلٍ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْمٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ حَفْصَةَ أُخْتِهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَسَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَصَفَّرْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا مُقَدَّمًا رَأْسَهَا وَقَرْنَيْهَا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ آپ ﷺ کی صاحبزادی فوت ہوئی اور ارشاد فرمایا: تم اسے تین بار یا پانچ بار یا اگر مناسب خیال کرو تو اس سے بھی زیادہ بار پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور آخر میں کافور یا کافور کی طرح کی کوئی شے بھی استعمال کرنا اور جب تم فارغ ہو جاؤ تو تم مجھے اطلاع کرنا۔ پس جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ تو آپ ﷺ نے ہمیں اپنا تہہ بند عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا: اس کے بدن کے ساتھ لپیٹ دو (یعنی اسے کفن کے اندر رکھو تا کہ یہ اس کے بدن کے ساتھ مس رہے، یہ اس کے لیے باعث نفع و برکت ہوگا) مالک سے روایت ہے کہ حقو سے مراد ازار یعنی تہہ بند ہے اور مسدود نے دخل علینا کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ احمد بن عبدہ اور ابو کمال نے ہم معنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ یزید بن زریج نے ان کے سامنے بیان کیا کہ ایوب نے محمد بن سیرین سے انہوں نے اپنی بہن حفصہ سے اور انہوں نے ام عطیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا: ہم نے کنگھی کے ساتھ ان کے بالوں کو تین مینڈھیوں میں تقسیم کر دیا۔

محمد بن ثنی، عبدالاعلیٰ، ہشام نے حفصہ بنت سیرین سے اور انہوں نے ام عطیہ سے بیان کیا ہے اور ہم نے ان کی مینڈھیوں کو تین حصوں میں گوندھ دیا۔ پھر ہم نے انہیں ان کی پشت پر ڈال دیا۔ ایک مینڈھی سر کے سامنے والے حصہ کی تھی

اور دونوں طرفوں کے بالوں کی تھیں۔

فائدہ: احناف کے نزدیک عورت کے بال دونوں طرفوں سے اس کے سینے پر اوڑھنی کے نیچے رکھے جاتے ہیں۔

2735۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَمْرِ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهْنِي فِي غُسْلِ ابْنَتِي ابْدَأَنَّ بِبَيِّمِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَمْرِ عَطِيَّةَ بِتَعْنِي حَدِيثِ مَالِكٍ زَادَنِي حَدِيثُ حَفْصَةَ عَنْ أَمْرِ عَطِيَّةَ بِنَحْوِ هَذَا وَزَادَتْ فِيهِ أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ

حضرت ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو غسل دینے کے وقت انہیں فرمایا: تم اس کے دائیں جانب سے اور اس کے اعضائے وضو سے غسل کی ابتدا کرنا۔

محمد بن عبید، حماد نے ایوب عن محمد عن ام عطیہ کی سند سے حضرت مالک کی ہم معنی حدیث بیان کی ہے اور حفصہ عن ام عطیہ کی حدیث میں یہ زائد ہے یا سات بار یا اگر ضرورت محسوس کرو تو اسے زیادہ بار (غسل دو)۔

2736۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ الْغُسْلَ عَنْ أَمْرِ عَطِيَّةَ يَغْسِلُ بِالسِّدْرِ مَرَّتَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ بِالنَّاءِ وَالْكَافُورَانَ وَالسَّنَةَ

حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ وہ حضرت ام عطیہ سے میت کو غسل دینے کا طریقہ سیکھتے تھے۔ تو وہ دو بار پیری کے پتے ملے پانی سے غسل دیتے تھے اور تیسری بار کافور ملے پانی سے غسل دیتے تھے۔

بَابُ فِي الْكَفْنِ (كفن کا بیان)

2737۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمَافَئِدَ كَرَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكَفَّنَ فِي كَفْنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلَّ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَضْطَرَّ لِإِنْسَانٍ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَحَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ

حضرت ابوالزبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا اور اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کا ذکر کیا جو فوت ہوا۔ تو اسے انتہائی ادنیٰ اور گھٹیا قسم کے کفن میں کفن دیا گیا۔ اور پھر رات کے وقت ہی دفن کر دیا گیا۔ پس حضور نبی مکرم ﷺ نے رات کے وقت کسی آدمی کو دفن کرنے پر زبرد تو بیخ فرمائی۔ یہاں تک کہ اس پر نماز جنازہ پڑھ لی جائے مگر جب کہ انسان ایسا کرنے کے لیے مجبور ہو (یعنی حاجت کے تحت دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں) اور حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن پہنائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے خوب اچھا کفن پہنائے۔ (مراد یہ ہے کہ وہ صاف، پاکیزہ، سفید اور میت کی شخصیت کے موافق ہو)۔

2738۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الرَّهْرِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ أَدْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَوْبٍ حَبْرَةٍ ثُمَّ أُخِرَ عَنْهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کو ایک یمنی دھاری دار چادر میں لپیٹا گیا اور پھر اسے آپ سے علیحدہ کر لیا گیا۔

2739۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اسْتَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنِي ابْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ يَعْنِي ابْنَ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَبِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَوَقَّى أَحَدُكُمْ فَوَجَدَ شَيْئًا فَلْيُكْفِنِ فِي ثَوْبٍ حَبْرَةٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے اور وہ اپنے پاس کوئی شے پائے (یعنی مالی فراوانی وغیرہ) تو پھر چاہیے کہ اسے یمنی کپڑے میں کفن دیا جائے۔

2740۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ قَالَتْ كَفَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَّةٍ بَيْضَ لَيْسَ فِيهَا قَبِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ زَادَ مِنْ كُرْسُفٍ قَالَ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدٍ حَبْرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ أُبِي بِالْبُرْدِ وَلِكُنْهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يُكْفِنُوهُ فِيهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں نہ قمیص تھی اور نہ ہی عمامہ شریف۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مرد کے لیے کفن سنت تین کپڑے ہیں۔

قتیبہ بن سعید، حفص نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ اتنا اضافہ کیا ہے کہ وہ کپڑے روئی کے بنے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ کفن دو کپڑوں اور ایک یمنی دھاری دار چادر میں دیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: یمنی چادر لائی گئی تھی لیکن صحابہ کرام نے اسے واپس لوٹا دیا اور انہوں نے اس میں آپ کو کفن نہ دیا۔

2741۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَفَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ نَجْرَانِيَّةٍ الْحُلَّةُ ثَوْبَانِ وَقَبِيصُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ عُثْمَانُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ حَبْرَةٍ وَقَبِيصِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو تین نجرائی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ دو کپڑے یعنی ایک چادر اور ایک تہبند تھا اور ایک وہ قمیص تھی جو آپ وصال کے وقت پہنے ہوئے تھے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ عثمان نے بیان لیا: تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ وہ کپڑے سرخ رنگ کے تھے اور ایک وہ قمیص تھی جس میں آپ ﷺ نے وصال فرمایا تھا۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْمُغَالَاةِ فِي الْكَفَنِ

اس کا بیان کہ کفن میں بہت زیادہ قیمتی کپڑا استعمال کرنا مکروہ ہے

2742۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمُحَارِبِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ أَبُو مَالِكٍ الْجَنَبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَا تُغَالِ فِي كَفَنِ فَيَايَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُغَالُوا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسَلَبُهُ سَلْبًا سَرِيعًا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میرے لیے کفن میں حد سے تجاوز نہ کرنا (یعنی بہت زیادہ قیمتی کپڑا استعمال نہ کرنا) کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم کفن میں حد سے تجاوز نہ کرنا کیونکہ اسے بہت جلد سلب کر لیا جاتا ہے (یعنی یہ مٹی میں پرانا اور بوسیدہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے کفن میں بہت زیادہ قیمتی کپڑا استعمال کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس میں اسراف اور مال کا ضیاع ہے، البتہ مناسب اور باوقار کفن تیار کرنا لازم ہے)۔

2743۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَابٍ قَالَ إِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ قَتَلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا نِسْرَةٌ كَثَا إِذَا غَطِينَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطِينَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَطُوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَيَّ رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الْإِذْحِخِ

ابو وائل نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ غزوہ احد کے دن شہید ہوئے اور ان کے لیے سوائے ایک کبل کے اور کچھ نہ تھا۔ جب ہم اس کے ساتھ ان کے سر کو ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں باہر نکل جاتے اور جب ہم ان کے پاؤں ڈھانپتے تھے تو ان کا سر باہر نکل جاتا (یعنی ننگا ہو جاتا)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر کچھ اذخر گھاس رکھ دو۔

2744۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْخُلَّةُ وَخَيْرُ الْأُضْحِيَّةِ الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین کفن حله (یعنی دو چادریں) ہے اور بہترین قربانی سینگوں والا مینڈھا ہے۔

فائدہ: پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مرد کا کفن سنت تین کپڑے ہیں۔ تو یہاں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ دو چادریں ایک سے بہتر ہیں اور سینگوں والا مینڈھا اپنی طاقت اور موٹا تازہ ہونے کی وجہ سے بہترین قربانی ہے اور اپنے حسن اور خوبصورتی کی وجہ سے بھی مرغوب فیہ ہوتا ہے۔

بَابُ فِي كَفَنِ الْمَرْأَةِ (عورت کے کفن کا بیان)

2745- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي نُوْحُ بْنُ حَكِيمٍ الثَّقَفِيُّ وَكَانَ قَارِئًا لِلْقُرْآنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ يُقَالُ لَهُ دَاوُدُ قَدْ وُلِدَتْهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ لَيْلَى بِنْتَ قَانِفِ الثَّقَفِيِّةِ قَالَتْ كُنْتُ فِيْمَنْ غَسَلَ أُمَّ كَلْثُومِ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ وَقَاتِهَا فَكَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحِقَاءَ ثُمَّ الذَّرْعَ ثُمَّ الْخِمَارَ ثُمَّ السِّلْحَفَةَ ثُمَّ أَدْرَجَتْ بَعْدُنِي الثُّوبَ الْآخَرَ قَالَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفْنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا ثُوبًا ثُوبًا

لیلی بنت قانف ثقفیہ نے کہا ہے کہ میں ان عورتوں میں شامل تھی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات پر انہیں غسل دیا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے جو سب سے پہلے کفن کا کپڑا عطا فرمایا تو وہ تہبند تھا، پھر قمیص، پھر اوڑھنی، پھر ایک چادر عطا فرمائی اور پھر ایک دوسرے کپڑے میں انہیں لپیٹا گیا۔ لیلی بنت قانف نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دروازے کے پاس تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے پاس ان کا کفن تھا اور آپ ﷺ ہمیں ایک ایک کپڑا کر کے عطا فرماتے رہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا کفن سنت پانچ کپڑے ہیں، یعنی دو چادریں (ازار اور لفافہ) قمیص، اوڑھنی، صدری (سینہ بند)۔

بَابُ فِي الْمِسْكِ لِلْبَيْتِ (میت کو مشک لگانے کا بیان)

2746- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا النَّسْتَبِيُّ بْنُ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطْيِبُ طَيْبِكُمُ الْمِسْكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری خوشبوؤں میں سے بہترین خوشبو مشک ہے (اس کا استعمال میت کے لیے زیادہ مناسب ہے)۔

بَابُ التَّعْجِيلِ بِالْجَنَازَةِ وَكَرَاهِيَةِ حَبْسِهَا

اس کا بیان کہ جنازہ میں جلدی کرنی چاہیے اور اس میں تاخیر مکروہ ہے

2747- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرَّؤَاسِيُّ أَبُو سُفْيَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَيْسَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ هُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُثْمَانَ الْبَلَوِيِّ عَنْ عَزْرَةَ بِنْتِ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَصِينِ بْنِ وَحُوحٍ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضٌ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَرَى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَّثَ فِيهِ الْمَوْتُ فَأَذِنُونِي بِهِ وَعَجِّلُوا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِحَيْفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانِ أَهْلِهِ

عزہ بن سعید انصاری نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حصین بن دوح سے روایت کیا ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ ان کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے اور فرمایا: میں طلحہ کو دیکھ رہا ہوں کہ اسے موت واقع ہو چکی ہے۔ پس تم اس کے بارے میں مجھے اطلاع کرنا اور اس کی (تجہیز و تکفین کے لیے) جلدی کرنا۔ کیونکہ کسی مسلمان میت کو اس کے گھر والوں کے سامنے روک کر نہیں رکھنا چاہیے۔ (معلوم ہوا کہ بغیر عذر کے تجہیز و تکفین میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے)۔

بَابُ فِي الْغُسْلِ مِنْ غَسْلِ الْبَيْتِ (میت کو غسل دینے کے سبب غسل کرنے کا بیان)

2748- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْحِ بْنِ حَبِيبٍ الْعَنْزِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَغَسَلَ الْبَيْتَ

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ چار چیزوں کے سبب غسل کرتے تھے۔ جنابت کے سبب، جمعہ المبارک کے دن، حجامت اور میت کو غسل دینے کے سبب۔

2749- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْلِكَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دُؤَيْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ غَسَلَ الْبَيْتَ فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْحَاقَ مَوْلَى زَائِدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مَنْسُوخٌ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَسَمِعَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ يُجْزِيهِ الْوَضُوءُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَذْخَلَ أَبُو صَالِحٍ بَيْتَهُ وَبَيْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي إِسْحَاقَ مَوْلَى زَائِدَةَ قَالَ وَحَدِيثُ مُصْعَبٍ ضَعِيفٌ 1، فِيهِ خِصَالٌ لَيْسَ الْعَمَلُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میت کو غسل دیا تو اسے چاہیے کہ وہ غسل کر لے اور جس نے اسے اٹھایا اسے چاہیے کہ وضو کرے۔

حامد بن یحییٰ نے سفیان بن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن اسحاق مولیٰ زائدہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ابو داؤد نے کہا: یہ منسوخ ہے اور میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ ان سے میت کو غسل دینے کے سبب غسل کرنے کے بارے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: وضو ہی اس کے لیے کافی ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ ابو صالح نے اس حدیث میں اپنے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان اسحاق مولیٰ زائدہ کو داخل کیا ہے اور کہا ہے کہ مصعب کی حدیث ضعیف ہے۔ اس میں کئی ایسی چیزیں مذکور ہیں جن پر عمل نہیں۔

فائدہ: میت کو غسل دینے والے کے لیے بعد میں غسل کرنے کے بارے مختلف اقوال موجود ہیں۔ بعض نے کہا:

1- ضعیف کا لفظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

واجب ہے، بعض نے کہا: سنت ہے، بعض نے کہا: فقط وضو کافی ہے، غسل کی ضرورت نہیں۔ بہر حال اگر غسل دینے والے کے بدن پر غسل کے پانی کے چھینٹے پڑیں ہوں جن سے بدن کے نجس ہونے کا خدشہ ہو تو غسل ضرور کرنا چاہیے اور اگر ایسا احتمال نہ ہو تو پھر ضروری نہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

بَابُ فِي تَقْبِيلِ النَّبِيِّ (میت کو بوسہ دینے کا بیان)

2750۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقْبِلُ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ حَتَّى رَأَيْتُ الدَّمُوعَ تَسِيلُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا، حالانکہ وہ فوت ہو چکے تھے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے بھی دیکھے۔

فائدہ: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی تھے۔ انہوں نے دوبارہ ہجرت کی، غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور ہجرت کے تیس ماہ بعد مدینہ طیبہ میں ان کا وصال ہوا اور جنت البقیع میں سب سے اول دفن کیے گئے۔

بَابُ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ (رات کے وقت دفن کرنے کا بیان)

2751۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنِ بَرِيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَى نَاسًا نَارَ فِي الْقَبْرِ فَأَتَوْهَا فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا هُوَ يَقُولُ نَاوِلُونِي صَاحِبَكُمْ فَإِذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِاللَّيْلِ

حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے مجھے خبر دی یا میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں نے قبرستان میں آگ دیکھی تو وہ اس کے پاس آئے (تو دیکھا) رسول اللہ ﷺ قبر میں اترے ہوئے ہیں اور آپ فرما رہے ہیں: اپنے ساتھی کو مجھے پکڑاؤ۔ پس یہ وہ آدمی ہے جو بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتا تھا۔

فائدہ: اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ رات کے وقت میت کو دفن کرنا جائز ہے اور دوسرا یہ کہ بلند آواز سے ذکر کرنا مباح اور پسندیدہ ہے۔ کیونکہ اس ذکر کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اسے حضور نبی رحمت ﷺ نے اپنے دست مبارک سے قبر میں اتارا۔ اس سے بڑھ کر اور سعادت کیا ہو سکتی ہے۔ تو اس میں یہ قرینہ موجود ہے کہ اس کا طرز ذکر آپ ﷺ کو پسند تھا۔ واللہ اعلم

بَابُ فِي النَّبِيِّ يُحْتَلُّ مِنْ أَرْضِ إِلَى أَرْضٍ وَكَرَاهَةُ ذَلِكَ

میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے اور اس کے مکروہ ہونے کا بیان

2752۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا

حَصَلْنَا الْقَتْلَى يَوْمَ أُحُدٍ لِنَدْفِنَهُمْ فَجَاءَ مُنَادِي الْعَبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَدْفِنُوا الْقَتْلَى فِي مَضَاجِعِهِمْ فَزِدْنَا هُمْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہم نے غزوہ احد کے دن شہداء کو اٹھایا تاکہ ہم انہیں دفن کریں۔ تو اتنے میں حضور نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا منادی آیا اور اس نے اعلان کیا کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تمہیں حکم ارشاد فرما رہے ہیں کہ تم شہداء کو ان کے شہید ہونے کی جگہ میں ہی دفن کرو۔ تو پھر ہم نے انہیں واپس لوٹا دیا۔ (یعنی جہاں سے اٹھایا تھا وہیں واپس لے گئے۔ بعض نے اس حدیث کے ظاہر سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا قطعاً جائز نہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ ارشاد شہداء کے ساتھ خاص ہے کیونکہ حضرت ابن ابی وقاص کو ان کے محل سے مدینہ طیبہ میں صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ہمراہ منتقل کیا گیا تو کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ بعض نے کہا ہے: دفن کے بعد بغیر عذر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ حضرت عمرو بن الجموح اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی میتیں غزوہ احد کے چھالیس سال بعد سیلاب کی وجہ سے نکالی گئیں تو ایسے محسوس ہوا گویا انہیں کل ہی دفن کیا گیا ہے۔ المختصر اتنے فاصلے سے میت کو منتقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جس میں میت میں کسی نوعیت کے تغیر اور فساد کا اندیشہ اور احتمال نہ ہو۔ (ملخص بذل الجہود ص 34 ج 14)

بَابُ فِي الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ (جنازہ کی صفوں کا بیان)

2753- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ إِذَا مَاتَ فَيُصَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أُوجِبَ قَالَ فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقْبَلَ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ لِلْحَدِيثِ

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان فوت ہوتا ہے اور اس پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز جنازہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت واجب کر دیتا ہے (یعنی اس فعل کے سبب اس کی مغفرت فرمادیتا ہے اور یہی وجوب جنت کا سبب ہے)۔ مرثد کہتے ہیں کہ حضرت مالک جب جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد کم محسوس کرتے تو آپ انہیں اس حدیث طیبہ کی وجہ سے تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔

بَابُ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ (عورتوں کے لیے جنازہ کے پیچھے چلنے کا بیان)

2754- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نُهَيْنَا أَنْ نَتَّبِعَ الْجَنَائِزَ وَكَمْ يُعْزَمُ عَلَيْنَا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے چلنے سے منع کیا گیا ہے اور اس بارے میں ہمیں تاکید نہیں کی گئی (یعنی عورتوں کا جنازہ کے پیچھے چلنا مکروہ تنزیہی ہے، حرام نہیں ہے۔ لیکن احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ عورتیں

1- ایک لڑکی میں مسلم کے بھائے منیت ہے۔

جنازہ کے پیچھے نہ چلیں۔

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَتَشْيِيعِهَا

جنازوں پر نماز پڑھنے کی فضیلت اور ان کے ساتھ چلنے کا بیان

2755۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَيِّعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَزُويهِ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أَحَدٍ أَوْ أَحَدُهُمَا مِثْلُ أَحَدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُسَيْنٍ الْهَرَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُقْرِئِيُّ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ وَهُوَ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ حَدَّثَهُ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِذْ طَلَعَ خَبَابُ صَاحِبِ الْمَقْصُورَةِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بِنَّ عُمَرَ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جو کوئی جنازہ کے ساتھ جائے اور پھر اس پر نماز جنازہ پڑھے تو اس کے لیے ایک قیراط کے برابر ثواب ہے اور جو کوئی اس کے ساتھ ساتھ رہے یہاں تک کہ اس کو دفن کر فارغ ہو لیا جائے تو اس کے لیے دو قیراط کے برابر ثواب ہے اور ان میں سے چھوٹا قیراط احد پہاڑ کی مثل ہے یا ان میں سے ایک احد کی مثل ہے۔ (ان الفاظ کے بیان میں راوی کو شک ہے)

داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم نے اپنے باپ سے یہ بیان کیا ہے کہ وہ حضرت ابن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ ان کے پاس حضرت خباب صاحب مقصورہ حاضر ہوئے اور کہا: اے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما! کیا تم وہ نہیں سن رہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو کوئی میت کے گھر سے جنازہ کے ساتھ نکلا اور پھر اس پر نماز جنازہ پڑھی (تو اس کے لیے ایک قیراط برابر ثواب ہے، الحدیث) اور آگے حضرت سفیان کی حدیث کی مثل ذکر کی۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (استفسار کے لیے) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف قاصد بھیجا تو انہوں نے فرمایا: ابو ہریرہ نے سچ کہا ہے۔

2756۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السُّكُونِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَبِيٍّ عَنْ كَرِيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشِيرُ كُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَقَعُوا فِيهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان بھی فوت ہوتا ہے اور چالیس ایسے آدمی اس کی نماز جنازہ میں شریک ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تو

اس کے حق میں ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے (یعنی ان کی دعا کی برکت سے رب کریم میت کی مغفرت فرمادیتا ہے)۔

بَاب فِي النَّارِ يُتْبَعُ بِهَا الْمَيِّتُ (میت کے پیچھے آگ لے جانے کا بیان)

2757۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ

يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا بَابُ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُتْبَعُ الْجَنَازَةُ بِصَوْتٍ وَلَا نَارٍ زَادَ هَارُونُ وَلَا يُشَى بَيْنَ يَدَيْهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جنازہ کے پیچھے آواز بلند نہ کی جائے

(چاہے وہ رونے کی ہو یا عام باتوں وغیرہ کی) اور نہ ہی آگ ساتھ لے جائی جائے۔ ہارون نے یہ اضافہ کیا ہے: اور نہ ہی

جنازہ کے آگے چلا جائے۔

بَاب الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ (جنازہ کے لیے کھڑا ہونے کا بیان)

2758۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ

ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقوموا لها حتى تخلفكم أو توضع

حضرت عامر بن ربیعہ حضور نبی کریم ﷺ سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ جب تم جنازہ کو دیکھو تو اس کے لیے

کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے آگے گزر جائے یا اسے رکھ دیا جائے (یعنی یا تو جنازہ آگے قبرستان یا جنازہ گاہ کی طرف

چلا جائے یا پھر میت کو کندھوں سے زمین پر رکھ دیا جائے۔ کھڑا ہونے کی علت یا تو موت کا ڈر اور خوف ہے یا ان ملائکہ کی تعظیم

ہے جو جنازہ کے ساتھ ہوتے ہیں یا یہ اس کی تعظیم کے لیے ہے جو ارواح کو قبض کرتا ہے)۔ (عمدة القاری ج 8 ص 108)

2759۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَبِعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُوَضَعَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الشُّوْرِيُّ

عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِيهِ حَتَّى تُوَضَعَ بِالْأَرْضِ وَرَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ حَتَّى تُوَضَعَ عَنِ

الْخُدْرِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَسُفْيَانُ أَحْفَظُ مِنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم جنازہ کے پیچھے چلو تو تم میت کو نیچے رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھو۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اس

حدیث کو ثوری نے سہیل بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا ہے اور اس میں کہا ہے: یہاں تک کہ اسے زمین

پر رکھ دیا جائے۔ اور ابو معاویہ نے سہیل سے روایت کیا ہے اور کہا ہے: یہاں تک کہ اسے لحد میں رکھ دیا جائے۔ ابو داؤد نے

کہا ہے کہ سفیان ابو معاویہ سے زیادہ حافظ ہیں۔

2760۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْخَرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

بْنِ مِقْسِمٍ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَحِيلِ إِذَا هِيَ جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هِيَ جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَرَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمْ جَنَازَةً فَقُومُوا

عبید اللہ بن مقسم سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا ہے کہ ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ تو آپ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہوئے۔ جب ہم اسے اٹھانے کے لیے گئے تو معلوم ہوا یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ موت گھبراہٹ اور خوف ہے۔ پس جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

2761۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جنازہ میں کھڑے ہوئے پھر اس کے بعد آپ بیٹھ گئے۔

فائدہ: جمہور کا موقف یہ ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کا پہلا عمل یہ ہے کہ آپ جنازہ کے لیے قیام فرما ہوتے تھے اور آخری عمل یہ ہے کہ آپ کھڑے نہ ہوتے تھے۔ اس لیے یہ حدیث پہلے حکم کے لیے ناسخ ہے۔ لہذا اب کھڑا ہونا امر مستحب ہے اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ دعویٰ نسخ صحیح نہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے عمدۃ القاری ص 108 ج 8)

2762۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامٍ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْتَعِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْبَاطِ الْحَارِثِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ فِي الْجَنَازَةِ حَتَّى تُوَضَّعَ فِي اللَّحْدِ فَتُرَبِّهِ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ هَكَذَا نَفْعَلُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اجْلِسُوا خَالِفُوهُمْ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ کے پاس کھڑے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ اسے لحد میں رکھ دیا جاتا۔ پس یہود کا ایک عالم آپ ﷺ کے پاس سے گزرا۔ تو اس نے کہا: اس طرح تو ہم کرتے ہیں۔ پس حضور نبی مکرم ﷺ تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا: بیٹھ جاؤ، تم ان کی (یہودی) مخالفت کرو۔

بَابُ الرُّكُوبِ فِي الْجَنَازَةِ (جنازہ میں سوار ہونے کا بیان)

2763۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْهَلَبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُنِي بِدَابَّةٍ وَهُوَ مَعَ الْجَنَازَةِ فَأَبَى أَنْ يَرْكَبَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أُنِي بِدَابَّةٍ فَرَكِبَ فَعِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَمشِي فَلَمْ أَكُنْ لِأَرْكَبْ وَهُمْ يَنْشُونَ فَلَمَّا ذَهَبُوا رَكِبْتُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے سواری کا جانور لایا گیا۔ درآنحالیکہ آپ ﷺ

جنازہ کے ساتھ تھے تو آپ نے اس پر سوار ہونے سے انکار کر دیا۔ پس جب آپ فارغ ہو گئے تو پھر سواری پیش کی گئی۔ تو آپ سوار ہو گئے۔ تو اس کے بارے آپ سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک فرشتے چل رہے تھے تو میں نے مناسب نہ سمجھا کہ میں سوار ہوں اور وہ چل رہے ہوں اور جب وہ چلے گئے تو میں سوار ہو گیا (معلوم ہوا جنازے کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں، لہذا ان کی تعظیم اور احترام کی خاطر جنازہ کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہوتا ہے)۔

2764۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَتْ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ابْنِ الدُّحْدَاحِ وَنَحْنُ شُهُودٌ ثُمَّ أَمَرَ بِفَرَسٍ فَعَقِلَ حَتَّى رَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَسْتَعِي حَوْلَهُ

حضرت سماک سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ابن دحداح کی نماز جنازہ پڑھائی اور ہم بھی حاضر تھے۔ پھر گھوڑا لایا گیا اور اسے باندھ دیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے اور وہ آپ ﷺ کے ساتھ اچھلنے کودنے لگا اور ہم آپ ﷺ کے ارد گرد دوڑنے لگے۔

بَابُ الْمَشِيِّ أَمَامَ الْجَنَازَةِ (جنازہ کے آگے چلنے کا بیان)

2765۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرًا وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو جنازہ کے آگے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

فائدہ: جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے پیچھے چلے اور مزید فرمایا کہ جنازہ کے پیچھے چلنا آگے چلنے پر اتنا افضل ہے جتنی فرض کو نفل پر فضیلت حاصل ہے۔ اسی میں نصیحت کا پہلو زیادہ ہے۔ اور جو اس حدیث میں آگے چلنے کا ذکر ہے تو یہ لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرنے کے لیے ہے کہ بھیڑ کی حالت میں ایسا کرنا مباح ہے (مفخص، بذل الجہود ص 146 ج 14)

2766۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَحْسَبُ أَنَّ أَهْلَ زِيَادٍ أَخْبَرُونِي أَنَّهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الرَّائِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَائِسُ يَتَمَسِكُ خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا وَالسَّقَطُ يُصَلِّي عَلَيْهِ وَيُدْعَى لَوَالِدَيْهِ بِالتَّغْفِيرَةِ وَالرَّحْمَةِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور میرا گمان ہے کہ اہل زیاد نے مجھے خبر دی ہے کہ زیاد نے اسے حضور نبی کریم ﷺ سے مرفوع بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سوار جنازہ کے پیچھے چلیں گے اور پیدل چلنے والے اس کے پیچھے، اس کے سامنے، اس کے دائیں جانب اور اس کی بائیں جانب اس سے قریب چل سکتے ہیں۔ اور قبل از وقت پیدا ہونے والے بچے کی موت کے سبب اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کے والدین کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے گی۔

بَابُ الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ (جنازہ کو تیزی کے ساتھ لے کر جانے کا بیان)

2767۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ

قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكَ صَالِحَةٌ فَخَيْرٌ تَقَدُّ مَوْنَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكَ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنازہ لے کر جلدی جلدی چلو۔ کیونکہ اگر میت نیک اور صالح ہے تو وہ خیر ہے کہ تم اسے جلدی اس کے نیک انجام تک (یعنی اجر و ثواب تک) پہنچاؤ اور اگر وہ اس کے سوا ہے تو وہ شر ہے، تم جلدی اسے اپنے کندھوں سے اتار دو۔

2768۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةِ عُثْمَانَ

بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَكُنَّا نَشِي مَشِيًا خَفِيفًا فَلَحِقْنَا أَبُو بَكْرَةَ فَرَفَعَ سَوْطَهُ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
عِيْسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ عِيْنَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَا فِي جَنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَقَالَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ بَغْلَتَهُ وَأَهْوَى بِالسُّوْطِ
عینہ بن عبد الرحمن نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ عثمان بن ابی العاص کے جنازہ میں تھے اور ہم آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ تو ہمیں ابو بکر آملے اور انہوں نے اپنا کوڑا بلند کیا اور فرمایا: تم نے ہمیں دیکھا ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تو ہم تیز چال میں چلتے تھے۔

حمید بن مسعدہ، خالد بن حارث، دوسری سند سے ابراہیم بن موسیٰ اور عیسیٰ بن یونس نے عینہ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ وہ عبد الرحمن بن سمرہ کے جنازہ میں تھے اور کہا کہ حضرت ابو بکر اپنا چمچ لے کر ان کے پاس آئے اور کوڑے کے ساتھ ان کی طرف مائل ہوئے (یعنی ترک سنت پر بطور تشبیہ انہیں مارنے کے لیے فقط کوڑا ان کی طرف جھکا یا اور ساتھ اشارہ کیا کہ جنازہ لے کر جلدی جلدی چلو)۔

2769۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَحْيَى الْمُجَبَّرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّشِي عَنْ أَبِي

مَاجِدَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْنَا نَبِيَّنَا ﷺ عَنِ الْمَشِيِّ مَعَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُونَ الْخَبَبِ إِنْ يَكُنْ خَيْرًا تَعَجَّلَ إِلَيْهِ وَإِنْ يَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَهَذَا لِأَهْلِ النَّارِ وَالْجَنَازَةُ مَتَّبِعَةٌ وَلَا تُتَّبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ ضَعِيفٌ هُوَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَحْيَى الْجَابِرِيُّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا كَوْنٌ وَأَبُو مَاجِدَةَ بَصْرِيٌّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو مَاجِدَةَ هَذَا لَا يُعْرَفُ 1،

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم نے نبی مکرم ﷺ سے جنازہ کے ساتھ چلنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی چال جو انکی چال سے کم ہو۔ اگر وہ بہتر ہے اور خیر ہے (یعنی اگر میت صالح ہے) تو وہ جلدی

1۔ قال ابو داؤد وهو ضعيف الخ کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

جلدی اپنے انجام خیر تک پہنچ جائے۔ اور اگر وہ اس کے سوا ہے تو پھر اہل نار سے دوری بہتر ہے اور جنازہ کے پیچھے چلا جائے گا۔ اسے پیچھے نہیں رکھا جائے گا۔ اور جو جنازہ سے آگے چلا وہ اس کے ساتھ نہیں ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس میں راوی یحییٰ بن عبداللہ وہی یحییٰ الجابر ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ کوئی ہے اور ابو ماجدہ بھری ہے اور ابوداؤد نے مزید کہا کہ یہ ابو ماجدہ غیر معروف ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ لَا يُصَلِّي عَلَى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ

(خودکشی کرنے والے پر امام کے نماز نہ پڑھنے کا بیان)

2770- حَدَّثَنَا ابْنُ نَفِيلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِنَاكٌ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ سُرَّةَ قَالَ قَالَ مَرِيضٌ رَجُلٌ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَبَاءَ جَارُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ قَالَ أَنَا رَأَيْتُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ قَالَ فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَبَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرِيهِ فَقَالَ الرَّجُلُ اللَّهُمَّ الْعَنَّهُ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ الرَّجُلُ فَرَأَى أَنَّهُ قَدْ نَحَرَ نَفْسَهُ بِمَشَقِصٍ مَعَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ قَالَ رَأَيْتُهُ يَنْحَرُ نَفْسَهُ بِمَشَقِصٍ مَعَهُ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذَا لَأَصَلِّيَ عَلَيْهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی بیمار ہوا تو اس پر (اس کے گھروالوں کی طرف سے رونے کی) آوازیں بلند ہوئیں۔ پس اس کا پڑوسی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور آپ سے عرض کی: وہ مر گیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کس نے بتایا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اسے دیکھا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ نہیں مرا۔ پس وہ واپس لوٹ آیا۔ تو اس پر چیخ و پکار کی گئی۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: بلاشبہ وہ مر گیا ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ نہیں مرا۔ تو وہ آدمی لوٹ آیا پھر اس پر رونے کی آوازیں بلند ہوئیں۔ تو اس کی بیوی نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ کو اطلاع کر دو۔ تو اس آدمی نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت کر۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ آدمی چلا اور اس نے اسے دیکھا کہ اس نے تیر کے ساتھ اپنے آپ کو ذبح کر دیا ہے۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کی طرف گیا اور آپ ﷺ کو اطلاع دی کہ وہ مر چکا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کس نے بتایا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس نے تیروں کے ساتھ اپنے آپ کو ذبح کر دیا ہے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تو نے اسے دیکھا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تب میں اس پر نماز جنازہ نہ پڑھوں گا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ قَتَلَتْهُ الْهُدُودُ (اس کی نماز جنازہ کا بیان جسے حد اُقتل کیا گیا)

2771- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ حَدَّثَنِي نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْمِصْرَةِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يُصَلِّ عَلَى مَا عَزَبَ مِنْ مَالِكٍ وَلَمْ يَنْتَهَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ

حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معز بن مالک کی نماز جنازہ نہیں پڑھی اور ان پر کسی کو نماز پڑھنے سے روکا بھی نہیں۔ (معز بن مالک کو زنا کی سزا رجم دی گئی اور اس کے ساتھ انہیں مار ڈالا گیا)۔

بَابُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ (بچے پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان)

2772۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَارِسٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ لِيَوْمِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةِ عَشْرٍ شَهْرًا فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم فوت ہوئے، اس وقت ان کی عمر اٹھارہ مہینے تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

فائدہ: اس کی کئی تاویلیں کی گئی ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے خود نماز نہیں پڑھائی۔ بلکہ کسی دوسرے نے نماز پڑھائی یا یہ کہ آپ ﷺ نے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ کیونکہ آپ اس دن صلوٰۃ کسوف میں مشغول رہے اور یہ مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے کہ نبی کی نسبت کی وجہ سے نماز کی قربت کی ضرورت نہ تھی۔ اس لیے آپ نے نماز نہ پڑھی۔

2773۔ حَدَّثَنَا هُنَّادُ بْنُ الشَّرْحِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَيْهَقِيَّ قَالَ لَنَا مَا كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ لِيَوْمِ الْجَنَازَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّائِقَانِيِّ قِيلَ لَهُ حَدَّثَكُمْ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبِ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ عَطَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ لَيْلَةً

وائل بن داؤد نے بیان کیا ہے کہ میں نے بھی سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا: جب حضور نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے مقاعد (مسجد کے قریب بیٹھنے کی جگہیں) ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ ابو داؤد نے کہا: میں نے سعید بن یعقوب طالقانی پر یہ حدیث پڑھی۔ انہیں کہا گیا: تمہیں ابن مبارک نے یعقوب بن قعقاع سے اور انہوں نے عطاء سے حدیث بیان کی کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس وقت ان کی عمر ستر راتیں تھیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ (مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا بیان)

2774۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَجْلَانَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ وَانَّهُ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سَهِيلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: قسم بخدا! رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ

کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔

2775۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِ بَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: قسم بخدا! رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دونوں بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔

2776۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنِي صَالِحٌ مَوْلَى الثَّوَامَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي الْجَنَائِزِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ،
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی تو اس پر کوئی شے نہیں۔

فائدہ: احناف کے نزدیک مسجد میں بغیر عذر کے نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ چاہے میت مسجد کے اندر ہو یا باہر۔ ہاں اگر باہر ایسا عذر ہو کہ نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو پھر مسجد میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ واللہ اعلم

بَابُ الدَّفْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

سورج کے طلوع و غروب کے وقت میت کو دفن کرنے کا بیان

2777۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نَصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظُّهْرِ حَتَّى تَبِيلَ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ أَوْ كَمَا قَالَ

موسیٰ بن علی بن رباح نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا: تین اوقات ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھنے یا ان میں اپنے مردوں کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے جب کہ سورج چمکتے ہوئے طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ خوب بلند ہو جائے اور جب کہ وہ نصف النہار پر کھڑا ہو یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے اور جب کہ وہ غروب ہونے کی طرف مائل ہو یہاں تک کہ کھل غروب ہو جائے یا جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

فائدہ: اکثر کی رائے یہی ہے کہ ان تین اوقات میں میت پر نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر دفناتے وقت ان میں سے کوئی وقت داخل ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ عمد ان اوقات میں دفن کرنے کا اہتمام کرنا مکروہ ہے۔

بَاب إِذَا حَضَرَ جَنَائِزُ رَجَالٍ وَنِسَاءٍ مَنْ يُقَدَّمُ

اس کا بیان کہ جب مردوں اور عورتوں کے جنازے اکٹھے ہو جائیں تو پہلے کسے رکھا جائے گا

2778۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبِ الرَّمْلِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ صَبِيحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَنَّا مَوْلَى الْعَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ شَهِدَ جَنَازَةَ أُمِّ كَلْثُومٍ وَابْنِهَا فَجَعَلَ الْغُلَامُ مِثَالِي الْإِمَامِ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ وَبَى الْقَوْمِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالُوا هَذِهِ السُّبَّةُ

حارث بن نوفل کے آزاد کردہ غلام عمار نے بیان کیا ہے کہ وہ ام کلثوم (جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ تھیں) اور ان کے بیٹے (حضرت زید بن عمر رضی اللہ عنہما) کے جنازے میں حاضر تھے۔ پس بیٹے کی میت کو پہلے اس جانب رکھا گیا جو امام سے متصل تھی۔ تو میرے دل نے اس کا انکار کیا اور ان حاضرین میں حضرت ابن عباس، حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابوقتادہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سب موجود تھے (میں نے ان سے پوچھا) تو انہوں نے کہا: یہی سنت ہے (یعنی جنازہ پڑھتے وقت امام کے ساتھ متصل سامنے مردوں کو اور پھر ان کے بعد قبلہ کی جانب عورتوں کو رکھا جائے گا)۔

بَاب أَيُّنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيْتِ إِذَا صَلَّى عَلَيْهِ

اس کا بیان کہ میت پر نماز جنازہ پڑھتے وقت امام کہاں کھڑا ہو؟

2779۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ نَافِعِ أَبِي غَالِبٍ قَالَ كُنْتُ فِي سَكَّةِ الْبُرَيْدِ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ مَعَهَا نَاسٌ كَثِيرٌ قَالُوا جَنَازَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ فَتَبِعْتُهَا فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ عَلَيْهِ كِسَاءٌ رَقِيقٌ عَلَى بُرَيْدِيَّتِهِ وَعَلَى رَأْسِهِ خِرْقَةٌ تَقِيهِ مِنَ الشَّمْسِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا الدِّهْقَانُ قَالُوا هَذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا وُضِعَتْ الْجَنَازَةُ قَامَ أَنَسٌ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَأَنَا خَلْفَهُ لَا يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ لَمْ يُطَلِّ وَلَمْ يُسِرْ ثُمَّ ذَهَبَ يَتَعَدُّ فَقَالُوا يَا أَبَا حَنْزَلَةَ الْمَرْأَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ فَتَرَبُّوْهَا وَعَلَيْهَا نَعَشٌ أَخْضَرُ فَقَامَ عِنْدَ عَجِيذَتِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا نَحْوَ صَلَاتِهِ عَلَى الرَّجُلِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَا أَبَا حَنْزَلَةَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ كَصَلَاتِكَ يُكَبِّرُ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَيَقُومُ عِنْدَ رَأْسِ الرَّجُلِ وَعَجِيذَةَ الْمَرْأَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا أَبَا حَنْزَلَةَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ غَزَوْتُ مَعَهُ حُنَيْنًا فَخَرَجَ الشُّرَيْكُونَ فَحَمَلُوا عَلَيْنَا حَتَّى رَأَيْنَا حَيْلَنَا وَوَأْظُهُورَنَا وَبَى الْقَوْمِ رَجُلٌ يَخِيلُ عَلَيْنَا فَيَدُلُّنَا وَيَحِطُّنَا فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ وَجَعَلَ يُجَاءُ بِهِمْ فَيُبَايِعُونَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي نَضْرَةَ إِذَا جَاءَ اللَّهُ بِالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ مُنْذُ الْيَوْمِ يَحِطُّنَا لِأَخْرَبِنَ عَنْقَهُ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجِئْتُ بِالرَّجُلِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَبْتُ إِلَى اللَّهِ فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَيُّبَاعِهِ لِيَفِي الْأَخْرَبِينَ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَتَعَدَّى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَأْمُرَهُ بِقَتْلِهِ وَجَعَلَ

يَهَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ لَا يَصْنَعُ شَيْئًا بِأَيْعَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَذَرِي فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُمْسِكْ عَنْهُ مُنْذُ الْيَوْمِ إِلَّا لِشَوْنِي بِنَذْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَوْمَضْتَ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ لِنَبِيِّ أَنْ يُؤْمَضَ قَالَ أَبُو غَالِبٍ فَسَأَلْتُ عَنْ صَنِيعِ أَنَسِ فِي قِيَامِهِ عَلَى الْمَرْأَةِ عِنْدَ عَجِيزَتِهَا فَحَدَّثُونِي أَنَّهُ إِذَا كَانَ لِأَنَّهُ لَمْ تَكُنِ الشُّعُوشُ فَكَانَ الْإِمَامُ يَقُومُ حِيَالَ عَجِيزَتِهَا يَسْتَنْهَاهَا مِنَ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نُسِخَ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ بِقَوْلِهِ إِنِّي قَدْ تَبَيَّنْتُ 1

عبدالوارث نے نافع ابی غالب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں سکہ المربد (جگہ کا نام ہے) میں تھا۔ تو ایک جنازہ گزرا۔ اس کے ساتھ بہت سے لوگ تھے۔ انہوں نے کہا: یہ عبداللہ بن عمیر کا جنازہ ہے۔ چنانچہ میں بھی اس کے ساتھ ہو گیا۔ تو میں نے ایک آدمی کو دیکھا، وہ ایک باریک کبل اپنے اوپر لیے ہوئے ہے اور غیر عربی گھوڑے پر سوار ہے اور اس نے دھوپ سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنے سر پر کپڑے کا ایک ٹکڑا لے رکھا ہے۔ تو میں نے پوچھا: یہ کسان کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔ پس جب جنازہ رکھ دیا گیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس پر نماز جنازہ پڑھائی اور میں ان کے پیچھے تھا۔ میرے اور ان کے درمیان کوئی شے حائل نہ تھی۔ تو وہ میت کے سر کے قریب کھڑے ہوئے اور چار تکبیریں کہیں۔ نہ زیادہ دیر کی اور نہ ہی جلدی (یعنی اک مناسب وقت میں نماز پڑھا دی)۔ پھر آپ بیٹھنے کے لیے جانے لگے تو لوگوں نے کہا: اے ابو حمزہ (یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) یہ انصاریہ عورت کا جنازہ ہے (یہ بھی پڑھا دیجئے) پھر انہوں نے اسے قریب کیا اور اس پر سبز رنگ کا تابوت تھا۔ تو آپ اس کے کولہے کے قریب کھڑے ہوئے اور اس پر اسی طرح نماز پڑھائی جیسے آپ نے مرد پر پڑھائی تھی۔ پھر آپ بیٹھ گئے۔ تو عطاء بن زیاد نے پوچھا: اے ابو حمزہ! کیا اسی طرح رسول اللہ ﷺ جنازے پر نماز پڑھا کرتے تھے جیسا کہ تم نے پڑھی ہے، یعنی آپ اس پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور مرد کے سر کے قریب اور عورت کے کولہے کے قریب کھڑے ہوتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر اس نے پوچھا: اے ابو حمزہ! کیا تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں شریک ہوئے ہو۔ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں غزوہ حنین میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک تھا۔ پس مشرکین (اپنی کمین گاہوں سے) نکلے اور انہوں نے ہم پر حملہ کر دیا۔ یہاں تک کہ ہم نے اپنے گھوڑوں کو اپنی پشتوں کے پیچھے دیکھا۔ اس قوم میں ایک آدمی تھا۔ وہ ہم پر حملہ کرتا تھا اور وہ ہمیں مارتا اور زخمی کرتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دو چار کیا اور انہیں (پکڑ کر) لایا جانے لگا اور وہ آپ ﷺ کی دین اسلام پر بیعت کرنے لگے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے کہا: مجھ پر یہ نذر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اس آدمی کو لائے جو اس دن ہمیں زخمی کرتا رہا تو میں یقیناً اس کی گردن مار دوں گا (یعنی اسے قتل کر دوں گا)۔ رسول اللہ ﷺ (یہ سن کر) خاموش رہے اور پھر وہ آدمی لایا گیا۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے

1۔ قال ابو داؤد المصنف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا ہے (میں نے توبہ کی ہے)۔ لیکن رسول اللہ ﷺ اسے بیعت کرنے سے تھوڑی دیر رکھے رہے تا کہ وہ دوسرا آدمی اپنی نذر پوری کر لے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرتا رہا کہ آپ ﷺ اسے اس کے قتل کا حکم دیں گے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے ڈرتا رہا کہ اسے قتل کرنے سے آپ ناراض نہ ہو جائیں۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ وہ کچھ نہیں کرے گا تو آپ ﷺ نے اسے بیعت کر لیا۔ پھر اس آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری نذر (کا کیا بنے گا)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اتنی دیر تک اسی لیے اسے بیعت کرنے سے رکھا رہا تا کہ تو اپنی نذر پوری کر لے۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے اشارہ فرمادیتے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک کسی نبی کے لیے شایان شان نہیں کہ وہ اشارہ کرے۔ پھر ابو غالب نے کہا: پھر میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے عورت کے کوہے کے قریب کھڑے ہونے کے بارے پوچھا تو لوگوں نے مجھے بتایا: یہ اس لیے تھا کیونکہ اس وقت تابوت نہ تھے۔ پس امام عورت کے کوہے کے سامنے کھڑا ہو جاتا تھا اور اسے قوم سے ڈھانپ لیتا تھا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کا ارشاد ہے: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ کہنے لگیں: لا الہ الا اللہ۔ یہ اس حدیث سے منسوخ ہے: الوفاء بالنذر فی قتله بقولہ ان قد تبت۔

2780۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْمَعْلَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بِنِ جُنْدَبٍ قَالَتْ صَلَّيْتُ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَهَا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے پیچھے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو کہ حالت نفاس میں فوت ہوئی تھی تو آپ ﷺ نماز کے لیے اس کے درمیان کھڑے ہوئے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ (جنازہ کی تکبیروں کا بیان)

2781۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرِ رَطْبٍ فَصَفَّوْا عَلَيْهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثَّقَلَانُ مِنَ شُهَدَاءِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ

حضرت شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک تازہ قبر کے پاس سے گزرے تو صحابہ کرام نے وہاں صفیں بنائیں اور آپ ﷺ نے اس پر چار تکبیریں کہہ کر (نماز جنازہ) پڑھائی۔ تو ابواسحاق نے شعبی سے پوچھا: تمہیں یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: اس ثقہ آدمی نے جو وہاں حاضر تھا یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔

2782۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسْتَنَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْسَى قَالَ كَانَ زَيْدُ يَعْنِي ابْنَ أَرْقَمَ يُكْبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةِ خَنَسَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْبِّرُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَنَا لِحَدِيثِ ابْنِ الْمُسْتَنَى أَتَقْنُ حضرت شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اور انہوں نے ابن ابی لیسٰی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضرت زید ابن

ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہتے تھے اور انہوں نے ایک جنازے پر پانچ تکبیریں کہیں۔ تو میں نے ان سے پوچھا: (پہلے آپ چار تکبیریں کہا کرتے تھے، آج پانچ کہی ہیں) تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ یہ بھی کہا کرتے تھے (یعنی پہلے آپ پانچ کہا کرتے تھے پھر چار پر اکتفاء کیا۔ پس اگر پانچوں زائد ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ بھی نماز پڑھائی ہے۔ لیکن اس میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ اگر امام پانچوں تکبیر کہہ دے تو مقتدی اس کی متابعت نہ کریں۔ کیونکہ یہ عمل منسوخ ہو چکا ہے۔ (بذل الجہود ص 168 ج 14)

ابوداؤد نے کہا ہے کہ مجھے ابن شنی کی حدیث زیادہ یاد ہے۔

بَاب مَا يَقْرَأُ عَلَى الْجَنَازَةِ (اس کا بیان کہ وہ جنازہ پر کیا پڑھے)

2783۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةِ فَقَرَأَ أَبْفَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ إِنَّهَا مِنَ الْبَشِيَّةِ

حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک میت کی نماز جنازہ پڑھی۔ تو انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا: بے شک یہ سنت ہے۔

فائدہ: جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام شافعی نے کہا: پہلی تکبیر میں پڑھی جائے گی۔ ابن حزم نے کہا: ہر تکبیر میں اس کی قراءت ہوگی اور امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جنازہ میں سورہ فاتحہ کی قراءت نہیں ہے۔ امام مالک نے فرمایا: ہمارے شہر میں سورہ فاتحہ پڑھنے کا معمول نہیں ہے۔ امام طحاوی نے کہا: جن صحابہ کرام نے سورہ فاتحہ پڑھی ہے وہ بطور دعا پڑھی ہے نہ کہ بطور قراءت۔ ابن ہام نے کہا ہے: سورہ فاتحہ نہیں پڑھی جائے گی مگر ثناء کی نیت سے اور رسول اللہ ﷺ سے اس کی قراءت ثابت نہیں۔ اسی طرح حضرت ملا علی قاری نے بھی کہا ہے۔

(بذل الجہود ص 169 ج 14)

بَاب الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ (میت کے لیے دعا کرنے کا بیان)

2784۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْخَرَّازِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو پورے اخلاص کے ساتھ اس کے لیے دعا کرو۔

فائدہ: یہ حدیث نماز جنازہ کے بعد میت کے لیے دعا کرنے میں صریح ہے۔ علاوہ ازیں بدائع الصنائع میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک میت پر نماز جنازہ پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اتنے میں حضرت عمر فاروق اعظم اور ان کے ساتھ ایک جماعت آ پہنچی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ میت پر دوبارہ نماز نہیں پڑھی جاسکتی، البتہ تم میت کے لیے دعا مانگو اور اس کے لیے مغفرت طلب کرو۔

2785۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَلَّاسِ عُقْبَةُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَمَّاخٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ أَمَمَ الَّذِي قُلْتُ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَلَامٌ كَانَ بَيْنَهُمَا قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَّتِهَا جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ فَاعْفُ لَهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَخْطَأْتُ شُعْبَةَ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ شَمَّاخٍ قَالَ فِيهِ عُثْمَانُ بْنُ شَمَّاسٍ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ الْمُوصِلِيَّ يُحَدِّثُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ أَنِّي جَلَسْتُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ مَجْلِسًا إِلَّا نَهَى فِيهِ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ وَجَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ

علی بن شماخ نے بیان کیا ہے کہ میں مروان کے پاس حاضر تھا۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیسے سنا ہے جو آپ نماز جنازہ میں پڑھتے تھے۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تو انہیں کے بارے میں پوچھتا ہے جو تو خود کہہ چکا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ علی بن شماخ کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور مروان کے مابین اس سے پہلے گفتگو ہو چکی تھی (اور آپ نے اسی کی طرف اشارہ کیا) پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اے اللہ! تو اس کا رب ہے اور تو نے ہی اسے پیدا کیا ہے اور تو نے ہی اسے اسلام کی طرف ہدایت دی ہے اور تو نے ہی اس کی روح قبض کی ہے اور تو اس کے خفیہ اور اعلانیہ (سب اعمال کو) بہتر جانتا ہے۔ ہم تیرے پاس سفارشی بن کر حاضر ہوئے ہیں۔ پس تو اس کی مغفرت فرما دے۔ ابو داؤد نے کہا: شعبہ نے علی بن شماخ کے نام میں خطا کی ہے اور اس نے اس میں عثمان بن شماس کہا ہے اور میں نے احمد بن ابراہیم موصلی سے سنا، وہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو بیان کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا: میں تو یہ جانتا ہوں کہ جب بھی میں حماد بن زید کے پاس بیٹھا تو انہوں نے اس دوران مجھے عبد الوارث اور جعفر بن سلیمان سے منع کیا۔

2786۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّبِيعِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكْرِنَا وَأُنثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِثْلَ فَاحِيهِ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِثْلَ فَتْوَفِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَضِلَّنَا بَعْدَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنازہ پر نماز پڑھی اور اس طرح دعا کی: اے اللہ! تو مغفرت فرما ہمارے زندوں کی اور ہمارے مرنے والوں کی، ہمارے چھوٹوں کی اور ہمارے بڑوں کی، ہمارے مردوں کی اور ہماری عورتوں کی، ہمارے حاضر لوگوں کی اور ہمارے غائب لوگوں کی۔ اے اللہ! جسے تو ہم میں سے زندہ رکھے تو اسے ایمان پر زندہ رکھنا اور جسے تو ہم میں سے موت دے تو اسے اسلام پر موت دینا۔ اے اللہ! تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد تو ہمیں گمراہ نہ کر دینا۔

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

2787۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ وَحَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيْمٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَمِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَبَّغَتْهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بِنِ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ فَفِيهِ فِتْنَةٌ الْقَبْرِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مِنْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَفِيهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اللَّهُمَّ فَاعْفُ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ جَنَاحٍ

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ مسلمانوں میں سے ایک آدمی کی نماز جنازہ پڑھی تو میں نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! بے شک فلاں بن فلاں تیرے ذمہ اور حفاظت میں ہے۔ تو اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھ۔ عبدالرحمن نے یہ الفاظ کہے ہیں: یہ تیرے ذمہ میں ہے اور تیرے قرآن کو مضبوطی سے تھامنے والا ہے، تو اسے قبر کی آزمائش سے اور آتش جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما اور تو اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہے تو ہی لائق حمد و ثناء ہے۔ اے اللہ! تو اس کی مغفرت فرما اور تو اس پر رحم کر۔ بلاشبہ تو بہت زیادہ مغفرت فرمانے والا، رحم فرمانے والا ہے۔ عبدالرحمن نے مروان بن جناح سے روایت کیا ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ (قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان)

2788۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَبَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوَّخًا أَوْ رَجُلًا كَانَ يَقُمُ الْمَسْجِدَ فَقَفَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقِيلَ مَاكَ فَقَالَ أَلَا أَذْشُمُونِي بِهِ قَالَ دُلُونِي عَلَى قَبْرِهَا فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت تھی یا مرد، وہ مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ تو (ایک دن) حضور نبی مکرم ﷺ نے اسے مفقود پایا۔ اور پھر اس کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ کو عرض کی گئی: وہ فوت ہو گیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیونکر تم نے مجھے اس کے بارے اطلاع نہیں دی؟ فرمایا: تم اس کی قبر پر میری رہنمائی کرو۔ چنانچہ وہ آپ ﷺ کو اس کی قبر پر لے گئے تو آپ ﷺ نے اس پر نماز ادا فرمائی۔

فائدہ: یہ رحیم و کریم نبی ﷺ کی اپنی مسجد کے جاروب کش اور معاشرے کے ایک ادنیٰ اور حقیر فرد کے ساتھ رافت و شفقت اور حسن سلوک اور اس کے ساتھ بندہ نوازی کی زریں مثال ہے اور آپ کی امت کے مقتدر افراد کے لیے اس میں بہترین نمونہ ہے کہ انہیں اپنے زیر اثر رہنے والے افراد اور اپنے معاشرے کے فقراء اور افلاس زدہ لوگوں سے کس طرح پیش آنا چاہیے۔

بَابُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمُسْلِمِ يَمُوتُ فِي بِلَادِ الشِّرْكَ

کفار کے علاقے میں فوت ہونے والے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

2789۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَفَى لِلنَّاسِ السَّجَّاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس دن نجاشی (شاہ حبشہ جس کا نام اصمہ تھا) کے فوت ہونے کی خبر دی جس دن وہ فوت ہوا۔ اور آپ ﷺ نے لوگوں کو ساتھ لے کر عید گاہ تشریف لے گئے۔ وہاں ان کی صفیں باندھیں اور آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھائی۔

فائدہ: احناف کا موقف یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے سے تمام حجبات اٹھا دیے گئے تھے یہاں تک کہ آپ اس کی میت کو دیکھنے لگے تھے۔ تو گویا ایسی نماز تھی جس میں امام تو میت کو دیکھ رہا تھا مگر مقتدی نہیں۔ جیسا کہ واحدی نے اسباب میں حضرت ابن عباس سے اسی طرح روایت کیا۔ ابن حبان نے حدیث عمران بن حصین سے اور ابو عوانہ نے بھی ذکر کیا کہ ہم آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنائے کھڑے تھے اور یہ محسوس کر رہے تھے کہ میت آپ کے سامنے ہے۔ لہذا اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ غائبانہ نماز جنازہ صحیح ہے، یہ درست نہیں اور اس طرح بھی کہ آپ ﷺ نے نجاشی کے سوا کسی غائب میت پر نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ (بذل الجہود ص 176 ج 14، عمدۃ القاری ص 119 ج 8)

2790۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا إِسْعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَنْطَلِقَ إِلَى أَرْضِ السَّجَّاشِيِّ فَنَذَرَ حَدِيثَهُ قَالَ السَّجَّاشِيُّ أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَلَوْلَا مَا آتَانَا مِنْ الْمَلِكِ لَأَكْتَبْتُهُ حَتَّى أَحْبِلَ نَعْلَيْهِ

حضرت ابو بردہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم نجاشی کی سرزمین کی طرف چلے جائیں۔ پھر آگے حدیث ذکر کی۔ پس نجاشی نے کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہ وہی ہیں جن کے بارے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نے بھی بشارت دی ہے اور اگر میں امور سلطنت میں مشغول نہ ہوتا تو میں ضرور آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوتا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے نعلین مبارک اٹھاتا۔ (یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ اس نے اسلام قبول کر لیا تھا تب ہی رسول اللہ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھ کر اسے اس اعزاز سے نوازا)۔

بَابُ فِي جَنَعِ الْمَوْتَى فِي قَبْرِهَا وَالتَّحْنِيطِ

ایک قبر میں کئی مردے دفن کرنے اور قبر پر کوئی نشانی لگانے کا بیان

2791۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ يَعْنِي ابْنَ إِسْعِيلَ بِمَعْنَاهُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدِ الْمَدَنِيِّ عَنْ الْمُطَّلِبِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهُ فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَخَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ كَثِيرٌ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَأَنِّي أَنْصُرُ إِلَى

بِيَاضِ ذِرَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَسَرْنَا عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أَتَعَلَّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَأَذْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي

کثیر بن زید مدنی نے مطلب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور ان کا جنازہ لے جایا گیا اور پھر انہیں دفن کر دیا گیا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ آپ کے پاس پتھر اٹھا کر لائے۔ لیکن اس نے اس پتھر کو اٹھانے کی طاقت نہ رکھی۔ تو پھر رسول اللہ ﷺ اس پتھر کو اٹھانے کے لیے اٹھے اور اپنے بازوؤں سے آستینیں اوپر چڑھائیں۔ کثیر نے کہا: مطلب نے بیان کیا کہ جس نے مجھے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے خبر دی ہے اس نے بیان کیا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کے بازوؤں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں جب کہ آپ نے ان سے کپڑا اوپر چڑھایا۔ پھر آپ ﷺ نے اس پتھر کو اٹھایا اور اسے ان کے سر کی جانب رکھ دیا اور فرمایا: میں اس پتھر کے سبب اپنے بھائی کی قبر کو پہچان لوں گا اور اپنے اہل میں سے جو فوت ہوگا اسے اس کے پاس دفن کروں گا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ قبر کی شناخت اور پہچان کے لیے اس پر کوئی کتبہ یا علامت لگانا حضور نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔

بَابُ فِي الْحَقَّارِ يَجِدُ الْعَظْمَ هَلْ يَتَنَكَّبُ ذَلِكَ الْمَكَانَ

اس کا بیان کہ اگر قبر کھودنے والا کسی میت کی ہڈی پائے تو کیا وہ اس جگہ کو چھوڑ دے

2792- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَسُرَ عَظْمُ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهَا حَيًّا
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کی ہڈی توڑنا (گناہ میں) زندہ آدمی کی ہڈی توڑنے کی مثل ہے۔

فائدہ: علامہ طیبی نے کہا ہے کہ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ میت کی تذلیل نہیں کی جائے گی جس طرح کہ زندہ کی تذلیل نہیں کی جاتی۔ ابن ملک نے کہا ہے کہ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ میت درد محسوس کرتی ہے اور علامہ ابن حجر نے کہا ہے: اس کے لوازم میں سے یہ ہے کہ میت بھی ان چیزوں سے لطف اندوز ہوتی ہے جن سے زندہ لذت حاصل کرتا ہے۔ تو اگر مرنے والے میں زندگی نہیں ہے تو پھر اس کی ہڈی توڑنے کو زندہ کے ساتھ مماثلت کیسی؟ تو یہ اس کی دلیل ہے کہ مرنے والے میں زندگی ہے لیکن ہم اپنے ناقص علم اور اپنی ناقص عقل سے اس کی حقیقت کا ادراک نہیں کر سکتے۔ تو جب عام میت کی شان یہ ہے تو انبیاء، شہداء اور صالحین کے بارے کیا خیال ہے؟ واللہ اعلم بالصواب (بذل ج 14 ص 178)

بَابُ فِي اللَّحْدِ (لحْد کا بیان)

2793- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلِيمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَخْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنَا وَالسَّقِيُّ لِعَيْنِنَا
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لحد ہمارے لیے ہے اور شق ہمارے سوا
دوسروں کے لیے ہے۔ (لحد قبر کی دائیں جانب اندر کھود کر بنائی جاتی ہے اور شق قبر کو درمیان سے کھود کر بنائی جاتی ہے۔ دونوں
نوع کی قبریں درست ہیں۔ البتہ لحد والی قبر اولیٰ اور افضل ہے)۔

بَابُ كَمْ يَدْخُلُ الْقَبْرُ

اس کا بیان کہ کتنے آدمی میت کو قبر میں اتارنے کے لیے قبر میں داخل ہوں گے

2794۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ غَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ عَلِيٌّ قَالَ إِسْمَاعِيلُ الرَّجُلُ أَهْلُهُ

اسماعیل بن ابی خالد نے عامر سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علی، حضرت فضل (بن عباس) اور حضرت
اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا اور انہوں نے ہی آپ ﷺ کو اپنی قبر مبارک میں اتارا۔
مرحب یا ابو مرحب نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے ساتھ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بھی شامل کر لیا
تھا۔ اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ (اس عمل سے) فارغ ہوئے تو کہا کہ کسی آدمی کو دفن کرنے کی ذمہ داری اس کے گھر
والوں ہی کی ہوتی ہے (شاید آپ نے یہ جملہ بطور اعتذار ان مقتدر اور جید صحابہ کرام کے لیے کہا جنہیں وہاں موجود ہونے کے
باوجود تدفین کے عمل میں شریک نہیں کیا گیا، تاکہ کسی کے دل میں شکوے کا وہم و گمان بھی پیدا نہ ہو۔ واللہ اعلم

2795۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي مَرْحَبٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

بْنِ عَوْفٍ نَزَلَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ أَرْبَعَةَ
حضرت شعبی نے ابو مرحب سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم ﷺ کی قبر میں
اترے۔ مزید کہا: گویا میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ یہ چار ہیں (یعنی چاروں نے مل کر آپ ﷺ کو قبر شریف میں اتارا)۔

بَابُ فِي الْمَيِّتِ يَدْخُلُ مِنْ رِجْلَيْهِ

میت کو پاؤں کی جانب سے قبر میں داخل کیے جانے کا بیان

2796۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ أَوْصَى الْحَارِثُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْ الْقَبْرِ وَقَالَ هَذَا مِنْ الشُّئْبَةِ
شعبہ نے ابواسحاق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حارث نے یہ وصیت کی کہ ان کی نماز جنازہ عبداللہ بن یزید
پڑھائیں۔ پس انہوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور پھر انہیں قبر کی پائنتی کی جانب سے قبر میں داخل کیا اور فرمایا: یہی سنت ہے۔

فائدہ: احناف کا موقف یہ ہے کہ میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل کیا جائے گا اور اس مسئلہ میں اختلاف فقط افضلیت میں ہے۔ اور ان کی دلیل ترمذی شریف کی حدیث ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبراً لیلا فاسرجہ لہ فاخذہ من قبل القبلة (بذل الجہود ص 181 ج 14)۔

بَابُ الْجُلُوسِ عِنْدَ الْقَبْرِ (قبر کے پاس بیٹھنے کا بیان)

2797۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَادَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاتَّهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں انصار میں سے ایک آدمی کے جنازے کے لیے نکلے۔ پس ہم قبر کے پاس پہنچے تو ابھی تک قبر کی کھدائی مکمل نہ ہوئی تھی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ قبلہ رو ہو کر تشریف فرما ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھ گئے۔

بَابُ فِي الدُّعَاءِ لِلْبَيْتِ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ

میت کے لیے دعا کا بیان جب اسے قبر میں رکھا جائے

2798۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ وَحَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَبَانٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا وُضِعَ الْبَيْتُ فِي الْقَبْرِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذَا الْقَظْمُ مُسْلِمٌ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب کسی میت کو قبر میں رکھتے تھے تو یہ الفاظ کہتے: بسم اللہ وعلى سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ الفاظ مسلم بن ابراہیم کے ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يَبُوتُ لَهُ قَرَابَةٌ مُشْرِكٌ

ایسے آدمی کا بیان جس کا کوئی مشرک رشتہ دار فوت ہو جائے

2799۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَنْ تَاجِيَةَ بِنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ قَالَ أَذْهَبُ فَوَارِ أَبَاكَ ثُمَّ لَا تُحَدِّثُنِ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي فَذَهَبَتْ فَوَارِيتُهُ وَجِثَّتُهُ فَأَمَرَنِي فَأَغْتَسَلْتُ وَدَعَا لِي

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ آپ ﷺ کے بوڑھے اور کم گشتہ راہ چچا فوت ہو گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو جا اور اپنے باپ کو دفن کر دے۔ پھر تو کوئی کام بھی نہ کرنا یہاں تک کہ تو میرے پاگل آ جائے۔ تو میں گیا اور اپنے باپ کو دفن کیا اور آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے (غسل

کرنے کا) حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ میں نے غسل کیا اور آپ ﷺ نے مجھے دعا دی۔

بَابُ فِي تَعْبِيقِ الْقَبْرِ (قبر کی گہرائی کا بیان)

2800۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْبُغَيْرَةِ حَدَّثَهُمْ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جَاءَتْ الْأَنْصَارُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالُوا أَصَابْنَا قَوْمًا وَجَهْدًا فَكَيْفَ تَأْمُرُنَا قَالَ أَحْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَاجْعَلُوا الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ قِيلَ فَأَيُّهُمْ يُقَدَّمُ قَالَ أَكْثَرُهُمْ قَوْلًا قَالَ أُصِيبَ أَبِي يَوْمَئِذٍ عَامِرُ بْنُ اثْنَيْنِ أَوْ قَالَ وَاحِدٌ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ يَعْنِي الْأَنْطَاقِيَّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَحَقٍ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنِ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ فِيهِ وَأَعْبَقُوا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ

ہشام بن عامر نے بیان کیا ہے کہ غزوہ احد کے دن انصار رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی: ہمیں تو زخموں اور مشقت و تھکاوٹ نے آیا ہے۔ تو آپ ہمیں (قبریں کھودنے کے بارے میں) کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ (یعنی ہر ایک کے لیے تو علیحدہ قبر کھودنا انتہائی مشقت آمیز عمل ہے اور اب تھکاوٹ ہم پر غالب آرہی ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم قبریں کھودو اور انہیں وسیع اور کھلا بناؤ اور ایک قبر میں دو دو اور تین تین آدمیوں کو دفن کرو۔ پھر عرض کی گئی: کون سے آدمی کو آگے (قبلہ سمت) رکھا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے جو ان میں سے قرآن کریم زیادہ جانتا ہو۔ ہشام نے بیان کیا: اسی دن میرا باپ عامر بھی شہید ہوا اور اسے دو آدمیوں یا ایک آدمی کے ساتھ دفن کیا گیا۔

ابوصالح انطاکی، ابواسحاق فزاری نے ثوری عن ایوب عن حمید بن ہلال کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے: اور تم قبر کو گہرا کھودو۔

موسیٰ بن اسماعیل، جریر، حمید بن ہلال نے سعد بن ہشام بن عامر سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ عند الضرورة ایک سے زیادہ افراد کو ایک قبر میں دفن کرنا جائز ہے لیکن بغیر عذر اور ضرورت کے ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اور جہاں تک قبر کی گہرائی کا تعلق ہے تو وہ بہتر اور افضل یہ ہے کہ سینے تک گہری ہو ورنہ ناف تک ضروری ہونی چاہیے۔ (بذل ص 185 ج 14)

بَابُ فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ (قبر کو ہموار کرنے کا بیان)

2801۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي هَيْبَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ بَعَثَنِي عَلِيٌّ قَالَ لِي أَبْعَثْكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا أَدَعُ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ وَلَا تَمَشًا إِلَّا طَمَسْتُهُ

ابوداؤد نے ابوہیاج اسدی سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھیجا اور فرمایا: میں تجھے اسی

کام کے لیے بھیج رہا ہوں جس کام پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا۔ وہ یہ کہ میں کسی بلند قبر کو نہ چھوڑوں مگر میں اسے ہموار کر دوں اور نہ کسی (ذی روح کی) تصویر کو چھوڑوں مگر یہ کہ میں اسے مٹا دوں۔

فائدہ: مجمع میں ہے کہ جمہور نے کہا ہے کہ وہ بلندی جسے زائل کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ قبر کی کوہان کی شکل نہیں ہے نہ ہی اس سے مراد اتنی بلندی ہے جس سے قبر کی پہچان ہوتا کہ اس کا احترام کیا جائے۔ کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کوہان کی شکل میں ہی بنائی گئی ہے۔ البتہ اس بلندی سے مراد وہ بہت زیادہ بلندی ہے جس کا رواج زمانہ جاہلیت میں تھا۔

(بذل الجہود ص 187 ج 14)

2802۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رُوَيْسٍ مِنْ أَرْضِ الرُّومِ فَتَوَقَّى صَاحِبٌ لَنَا فَأَمَرَ فَضَالَةَ بِقَبْرِهِ فَسَوَّى ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَّتِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رُوَيْسٌ جَزِيرَةٌ فِي الْبَحْرِ

ابوعلی ہمدانی نے بیان کیا ہے کہ ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ روم کی سرزمین پر جزیرہ رودس میں تھے تو ہمارا ایک ساتھی فوت ہو گیا۔ تو فضالہ نے اس کے لیے قبر کا حکم دیا اور وہ ہموار کر دی گئی۔ پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو قبر کو پست اور برابر کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: رودس سمندر میں ایک جزیرہ ہے۔

2803۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ هَانِيٍّ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّهُ أَكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبِيهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةَ وَلَا لَاطِئَةَ مَبْطُوحَةٍ بَبْطَحَاءِ الْعَرَصَةِ الْحَمْرَاءِ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ يَقَالُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُقَدَّمٌ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ وَعُمَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَأْسُهُ عِنْدَ رِجْلَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت قاسم نے بیان کیا ہے کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: اے ماں! حضور نبی مکرم ﷺ اور آپ کے صاحبین یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبور میرے لیے کھول لیں (اور دکھائیے)۔ چنانچہ انہوں نے میرے لیے تینوں قبریں کھولیں (ظاہر کیں) ان میں نہ کوئی زیادہ بلند تھی اور نہ بالکل زمین کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔ ان پر وہاں کی زمین کے سرخ سنگریزے بچھے ہوئے تھے۔ ابوعلی نے بیان کیا: کہا جاتا ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ کا جسد اطہر آگے ہے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جسد خاکی آپ ﷺ کے سر کے قریب ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاؤں کے نزدیک ہیں ان کا سر رسول اللہ ﷺ کے پاؤں مبارک کے قریب ہے۔

بَابِ الْإِسْتِغْفَارِ عِنْدَ الْقَبْرِ لِلنَّبِيِّ فِي وَقْتِ الْإِنْصِرَافِ

میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس اس کے لیے استغفار کرنے کا بیان

2804۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَعِيدٍ عَنْ هَانِيٍّ مَوْلَى عُثْمَانَ

بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ النَّبِيَّةِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُّوا لَهُ بِالشَّيْبِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ بِحَيْزِ ابْنِ رَيْسَانَ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو آپ ﷺ قبر کے پاس ٹھہرتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو اور اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو (کہ رب کریم اسے نکیرین کے سوالات کے جوابات دینے کی توفیق عطا فرمائے) کیونکہ ابھی اس سے سوالات کیے جائیں گے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: بحیر، ريسان کے بیٹے ہیں۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ دفن کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہو کر میت کی مغفرت و بخشش کی دعا کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ تو کیا خیال ہے یہ دعائیت کے لیے نفع بخش ہوتی ہے یا نہیں۔ حالانکہ نبی تو نہ عبث کام کرتا ہے اور نہ اس کا حکم دیتا ہے۔ تو معلوم ہوا بالیقین میت کے لیے باعث نفع ہوتی ہے۔ تو اگر بعد میں اس کے لیے کبھی دعا کر دی جائے یا اسے ایصال ثواب کیا جائے یا فاتحہ خوانی کی صورت میں اس کے لیے مغفرت و بخشش کی دعا بار بار کی جائے تو پھر کون سی رکاوٹ حائل ہو جاتی ہے؟ اللہم اهدنا ال صراط مستقیم۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الذَّبْحِ عِنْدَ الْقَبْرِ (اس کا بیان کہ قبر کے پاس جانور ذبح کرنا مکروہ ہے)

2805۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَشْرَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانُوا يَغْتَبُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقْرَةً أَوْ شَاةً

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام میں عشر نہیں ہے۔ عبدالرزاق نے کہا ہے۔ (زمانہ جاہلیت میں لوگ) قبر کے پاس گائے یا بکری ذبح کرتے تھے (اس سے منع کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اسلام میں جانور ذبح کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ علامہ خطابی نے کہا ہے کہ عہد جاہلیت میں جو آدمی اپنی زندگی میں مہمان نوازی کرتا اور لوگوں کو کھانا وغیرہ کھلاتا تھا۔ تو جب وہ مر جاتا تو اس کی قبر کے پاس وہ اونٹ یا کوئی جانور ذبح کرتے تاکہ اسے درندے اور پرندے وغیرہ سبھی کھائیں۔ اور وہ یہ کہا کرتے تھے کہ جو عمل وہ زندگی میں کرتا رہا ہے ہم اس کی موت کے بعد بھی وہی کر رہے ہیں۔ تاکہ اس کی سخاوت وغیرہ کا اظہار ہو) (بذل الجہود ص 191 ج 14)

بَابُ النَّبِيِّ يُصَلِّي عَلَى قَبْرِهَا بَعْدَ حِينٍ

ایسی میت کا بیان جس کی قبر پر کچھ وقت کے بعد نماز پڑھی جائے

2806۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ مَا قَصَلَى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَّاتَهُ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ انْصَرَفَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا

1۔ یک نسخہ میں بہتر آؤ پشینی کے الفاظ ہیں۔

يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمَوَدِّعِ لِلأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور شہدائے احد پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ واپس لوٹ آئے۔ حسن بن علی، یحییٰ بن آدم، ابن مبارک نے حیوہ بن شرح عن یزید بن ابی حبیب کی سند سے یہ حدیث بیان کی اور کہا: حضور نبی مکرم ﷺ نے آٹھ سال کے بعد شہدائے احد پر نماز پڑھی جیسا کہ زندوں اور مردوں کو الوداع کہا جاتا ہے۔

بَابُ فِي الْبِنَائِي عَلَى الْقَبْرِ (قبر پر کوئی عمارت بنانے کا بیان)

2807- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَقْعُدَ عَلَى الْقَبْرِ وَأَنْ يَقْصَصَ وَيُبْنَى عَلَيْهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ عُثْمَانُ أَوْ يُزَادُ عَلَيْهِ وَرَأَى سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى أَوْ أَنَّ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ أَوْ يُزَادُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ خَفِيَ عَلَيَّ مِنْ حَدِيثِ مُسَدَّدٍ حَرْفٌ وَأَنَّ

ابو الزبیر نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی قبر پر بیٹھے اور قبر کو پختہ کیا جائے اور اس سے کہ اس پر کوئی عمارت بنائی جائے۔ مسدد اور عثمان بن ابی شیبہ دونوں نے بیان کیا کہ حفص بن غیاث نے ابن جریج عن سلیمان بن موسیٰ اور ابو الزبیر جابر کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ ابو داؤد نے کہا کہ عثمان نے کہا: یا اس پر کچھ اضافہ کیا گیا ہے اور سلیمان بن موسیٰ نے یہ زائد بیان کیا ہے یا اس سے کہ اس پر کچھ لکھا جائے۔ اور مسدد نے اپنی روایت میں اَوْ يُزَادُ عَلَيْهِ کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور ابو داؤد نے کہا ہے کہ مجھ پر مسدد کی حدیث میں حرف وَاَنْ بھی مخفی ہے (یعنی اس میں موجود نہیں)۔

2808- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَاتِلَ اللَّهِ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے، انہوں نے اپنے انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات کی قبور کو مساجد بنا لیا۔

فائدہ: یہود و نصاریٰ کا طریقہ یہ تھا کہ وہ اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبور پر مساجد بناتے اور ان قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ اس لیے ان پر لعنت کی گئی۔ لہذا وہ مساجد جو صالحین اور اولیاء اللہ کے مزار کے قرب و جوار میں بارادہ تبرک بنائی جاتی ہیں اور قبروں کی طرف منہ کر کے نماز نہیں پڑھی جاتی تو وہ اس وعید میں داخل نہیں۔ واما من اتخذني جوار صالح لقصده التبرك لالتعظيم ولا للتوجه اليه فلا يدخل في ذلك الوعيد (بذل اليهود ص 205 ج 14)۔

بَابِ فِي كَرَاهِيَةِ التُّعُودِ عَلَى الْقَبْرِ (اس کا بیان کہ قبر پر بیٹھنا مکروہ ہے)

2809- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ نِيَابَهُ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آگ کے انکارے پر بیٹھے

اور وہ اس کے کپڑوں کو جلانے لگے حتیٰ کہ وہ اس کی جلد تک پہنچ جائے، اس کے لیے ایسا کرنا قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

فائدہ: اس میں یہ تشبیہ کی جارہی ہے کہ قبر پر اس کی بے حرمتی کے لیے بیٹھنا یعنی اسے پاؤں سے روندنا، اس پر پیشاب

کرنا وغیرہ سب ممنوع ہے۔

2810- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسَيْرِ

بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ وَائِلَةَ بِنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا

تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَصَلُّوا إِلَيْهَا

بسر بن عبید اللہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے وائلہ بن اسقع کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے ابو مرثدہ غنوی کو یہ بیان کرتے سنا

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھو۔

فائدہ: اس میں دونوں طرفوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ نہ قبروں پر ان کی بے حرمتی کی نیت اور ارادہ سے بیٹھو اور نہ تم ان کی

اتنی تعظیم بجالاتے کہ ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگو۔ یہ دونوں عمل ممنوع ہیں۔ تو اس سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہوتا کہ قبروں

کے پاس بیٹھنا ممنوع ہے۔ بلکہ پورے آداب کے ساتھ حاضری دینا، وہاں بیٹھ کر قرآن کریم اور دیگر اوراد و وظائف پڑھنا

اور انہیں ایصالِ ثواب کرنا سب جائز ہے۔

بَابُ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ بَيْنَ الْقُبُورِ (قبرستان میں جوتے پہن کر چلنے کا بیان)

2811- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِيرَةَ السَّدُوسِيِّ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكَ

عَنْ بَشِيرِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ اسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ زَحْمُ بْنُ مَعْبِدٍ فَهَا جَرَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا

اسْمُكَ قَالَ زَحْمُ قَالَ بَلْ أَنْتَ بَشِيرٌ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمَاشِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَقَدْ

سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَرَّ بِقُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَقَدْ أَدْرَكَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا وَحَانتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ نَظْرًا فَإِذَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الْقُبُورِ عَلَيْهِ نَعْلَانِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السَّبْتَيْتَيْنِ وَيْحَكَ أَلَيْسَ سَبْتَيْتِكَ فَتَنْظُرُ

الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَلَعَهُمَا فَرَمَى بِهِمَا

بشیر بن نہیک نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام بشیر سے روایت بیان کی ہے کہ عہدِ جاہلیت میں اس کا نام زحم بن

معبد تھا۔ وہ ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ تو اس نے کہا: زحم۔ تو

آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تو بشیر ہے (یعنی آپ ﷺ نے نام بدل کر بشیر رکھ دیا)۔ اس نے بیان کیا: اس اثناء میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ ﷺ کا گزر مشرکین کی قبروں کے پاس سے ہوا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق یہ لوگ خیر کثیر سے پہلے چلے گئے (یعنی دین اسلام کے ظہور سے پہلے ہی یہ لوگ فوت ہو گئے)۔ آپ ﷺ نے یہی جملہ تین بار فرمایا پھر آپ ﷺ مسلمانوں کی قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: تحقیق ان لوگوں نے خیر کثیر کو پایا (کیونکہ انہوں نے دین اسلام کو قبول کیا) اور پھر اچانک رسول اللہ ﷺ کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو قبرستان میں جوتے پہن کر چل رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سبتی جوتے پہننے والے! تجھ پر افسوس ہے، اپنے ان سبتی جوتوں کو اتار دے (سبتی جوتوں سے مراد ایسے چمڑے کے جوتے ہیں جس کے اوپر بال وغیرہ نہ ہوں۔ یہ جوتے خوشحال اور امیر لوگ بطور فخر پہنتے تھے) تو اس آدمی نے نظر اٹھا کر دیکھا، جب رسول اللہ ﷺ کو پہچان لیا تو اس نے جوتے اتارے اور انہیں پھینک دیا۔

فائدہ: فتح الودود میں ہے کہ آپ ﷺ نے مقابر کے احترام کے لیے یا جوتوں کے ساتھ غلاظت ہونے یا چال میں تکبر اور فخر ہونے کے سبب جوتے اتارنے کا حکم دیا۔

2812۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وَضَعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قُرْعَ نِعَالِهِمْ
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب بندے کو اس کی قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی وہاں سے واپس مڑتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز کو سنتا ہے۔

فائدہ: اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ مطلق جوتے پہن کر قبرستان میں جانا ممنوع نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر میت میں اتنی حس موجود ہے کہ وہ جوتوں کی آواز سن سکتی ہے تو اپنے عزیز واقارب اور دوست احباب کے سلام اور قرآن کریم پڑھنے کی آواز کو سننے میں کون سی شے مانع ہے اور اگر ایسا ہے تو پھر حیات کا انکار کیونکر کیا جاسکتا ہے جبکہ سننا اس کے لوازمات میں سے ہے؟

بَابُ فِي تَحْوِيلِ الْمَيِّتِ مِنْ مَوْضِعِهِ لِأَمْرٍ يَحْدُثُ

کسی حاجت کے تحت میت کو اپنی جگہ سے تبدیل کرنے کا بیان

2813۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَنَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ قَالَ دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٍ فَكَانَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ حَاجَةٌ فَأَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَمَا أَنْكَرْتُ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا شَعِيرَاتٍ كُنَّ فِي لِحْيَتِهِ مِثَالِي الْأَرْضِ
حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے والد محترم کے ساتھ ایک اور آدمی بھی دفن تھا، اس وجہ سے میرے دل میں انہیں وہاں سے نکالنے کی حاجت محسوس ہوئی۔ چنانچہ میں نے انہیں چھ ماہ کے بعد قبر سے نکالا اور میں نے ان کے بدن کی

کسی شے میں کوئی تبدیلی اور تغیر نہ پایا سوائے ان کی ریش مبارک کے چند بالوں کے جو زمین سے لگے ہوئے تھے (کہ ان کی رنگت تبدیل ہوئی)۔

بَابُ فِي الشَّاءِ عَلَى الْمَيِّتِ (میت کے بارے میں اچھے کلمات کہنے کا بیان)

2814۔ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرِو عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مَرُّوْا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَاتَّقُوا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِأَخْرَى فَاتَّقُوا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ شَهِيْدٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک جنازہ کے پاس سے گزرے۔ تو لوگوں نے اس کی تعریف کی (یعنی اس کے لیے کلمات خیر کہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اس کے لیے) واجب ہوگئی (یعنی جنت یا مغفرت) پھر وہ دوسرے جنازہ کے پاس سے گزرے۔ تو اس کی برائیوں کا ذکر کیا (اور اس کے بارے میں کلمات شر کہے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اس کے لیے) واجب ہوگئی (جہنم یا سزا) پھر فرمایا: بے شک تم میں سے بعض بعض پر شاہد ہیں۔

بَابُ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ (زیارت قبور کا بیان)

2815۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اسْتَأْذِنْتُ رَبِّي تَعَالَى عَلَى أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَاسْتَأْذِنْتُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تَذْكُرُ بِالنُّوْتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی والدہ کی قبر کے پاس آئے اور رونے لگے اور آپ ﷺ نے اپنے پاس والوں کو بھی رلا دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کریم سے اجازت طلب کی کہ میں والدہ کے لیے مغفرت طلب کروں لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی۔ پھر میں نے ان کی قبر کی زیارت کرنے کے لیے اجازت طلب کی تو میرے رب نے مجھے اجازت عطا فرمادی۔ پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ موت کی یاد دلاتی ہیں۔

2816۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ مُعَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوا هَا فِيَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكُرَةٌ

ابن بریدہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ پس (اب) تم ان کی زیارت کرو کیونکہ ان کی زیارت میں (آخرت یا موت کی) یاد ہے۔

فائدہ: یہ دونوں حدیثیں اس معنی میں صریح ہیں کہ پہلے قبروں پر آنا جانا ممنوع تھا، اس لیے کہ زمانہ کفر و شرک نزدیک تھا اور یہ اندیشہ تھا کہ کہیں اہل قبور کی پرستش نہ شروع ہو جائے۔ لیکن جب دین اسلام پختہ اور راسخ ہو گیا اور شرک کا اندیشہ باقی نہ رہا تو زیارت قبور کی اجازت دے دی گئی۔ لہذا پہلے ہی عام تھی اسی طرح اب رخصت اور اجازت بھی عام ہے۔ تفصیل

کے لیے دیکھیے (عمدة القاری ص 69 ج 8)۔

بَابُ فِي زِيَارَةِ النِّسَاءِ الْقُبُورِ (عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنے کا بیان)

2817۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا زَارَ الْقُبُورَ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالشُّمُجَ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں پر مساجد بنانے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔

فائدہ: بعض اہل علم نے کہا ہے کہ یہ ارشاد زیارت قبور کی اجازت اور رخصت سے پہلے کا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ چونکہ عورتوں میں صبر کم ہوتا ہے اور جزع فزع زیادہ کرتی ہیں، اس لیے ان کا قبروں پر جانا مکروہ ہے۔ بہر حال عورتوں کے لیے مطلق ممنوع نہیں ہے کیونکہ حاکم نے روایت کیا ہے۔ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا ہر جمعہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری دیتی تھیں۔ ہاں اگر فساد کا اندیشہ ہو مردوں کے ساتھ اختلاط عام ہو۔ تو پھر عورتوں کو پرہیز کرنی چاہیے بصورت دیگر عورتوں کے لیے زیارت قبور صحیح ہے۔ (بذل الجہود ص 205 ج 14)

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا زَارَ الْقُبُورَ أَوْ مَرَّ بِهَا

اس کا بیان کہ جب آدمی قبر پر جائے یا اس کے پاس سے گزرے تو کیا کہے

2818۔ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
حَضَرَ ابُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَآحِقُونَ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا: تم پر سلام ہواے مومن قوم کے گھر والو! بے شک اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔

بَابُ الْمُحْرَمِ يَبُوتُ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ

اس کا بیان کہ اگر حالت احرام میں کوئی فوت ہو تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے گا

2819۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ وَقَصَّتُهُ رَاحِلَتُهُ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ كَفَّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا تُخْبِرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُدْبِي قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَسُّ سُنَنِ كَفَّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ أَيْ يُكْفَنُ النَّبْتُ فِي ثَوْبَيْنِ وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ أَيْ إِنَّ فِي الْغَسَلَاتِ كُلِّهَا سِدْرًا وَلَا تُخْبِرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَبِّرُوهُ طَيْبًا وَكَانَ الْكَفْنُ مِنْ جَمِيعِ النَّبَالِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْمُغَفِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَادٌ عَنْ عَمْرِو وَ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ قَالَ وَ كَفَنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ
أَيُّوبُ ثَوْبِيهِ وَقَالَ عَمْرُو ثَوْبَيْنِ وَقَالَ ابْنُ عَبِيدٍ قَالَ أَيُّوبُ فِي ثَوْبَيْنِ وَقَالَ عَمْرُو فِي ثَوْبِيهِ زَادَ سُلَيْمَانُ وَحَدَاةٌ وَلَا
تُحَنِّطُوهُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَى سُلَيْمَانَ فِي ثَوْبَيْنِ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا۔ اس کی سواری
(اونٹ) نے اس کی گردن توڑ ڈالی اور وہ مر گیا در آنحالیکہ وہ محرم تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے اس کے دو کپڑوں میں
کفن دو اور اسے بیری کے پتے ملے پانی سے غسل دو اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اٹھائے گا
اس حال میں کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔ ابو داؤد نے کہا: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس
حدیث میں پانچ سنتیں (بیان کی گئی ہیں) یعنی تم اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دو، یعنی میت کو دو کپڑوں میں کفن دیا جائے گا
اور اسے بیری کے پتے ملے پانی سے غسل دو۔ یعنی ہر غسل میں بیری کے پتے شامل ہوں اور تم اس کے سر کو نہ ڈھانپو اور تم اسے
خوشبو نہ لگاؤ اور کفن کل مال میں سے ہوگا (یعنی کل مال سے پہلے کفن بنایا جائے پھر اس کے قرض ادا کیے جائیں۔ بعد ازاں جو
بچے وہ ورثاء میں تقسیم کیا جائے)۔

سلمان بن حرب محمد بن عبید دونوں کی روایت ہم معنی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ حماد نے عمرو نے اور ایوب نے سعید بن
جبیر سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: وَ كَفَنُوهُ فِي
ثَوْبَيْنِ۔ ابو داؤد نے کہا کہ سلیمان نے بیان کیا کہ ایوب نے ثوبیہ ذکر کیا ہے اور عمرو نے ثوبین کہا ہے۔ اور عمرو نے فی ثوبیہ
کہا ہے۔ اور صرف سلیمان نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں: وَلَا تَحْنَطُوا اور تم اسے خوشبو نہ لگاؤ۔
مسدد، حماد نے ایوب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے سلیمان کی ہم معنی روایت فی ثوبین ذکر کی
ہے۔

2820۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
وَقَصَّتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَفَقَلَّتْهُ فَأَبَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَ كَفَنُوهُ وَلَا تَغْطُوا رَأْسَهُ وَلَا
تَقْرِبُوهُ طَيْبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهْلُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک محرم آدمی کی گردن اس کی اونٹنی نے توڑ دی اور اسے مار ڈالا۔ پس
اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے غسل دو اور اسے کفن پہناؤ اور تم اس کے سر کو نہ ڈھانپو
اور تم اسے خوشبو نہ لگاؤ۔ کیونکہ اسے اٹھایا جائے گا جب کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْاٰیْمَانِ وَالنُّذُوْرِ (قسم اور نذر کے احکام کا بیان)

بَابُ التَّغْلِیْظِ فِي الْاٰیْمَانِ الْفَاجِرَةِ (جھوٹی قسم کے بارے میں وعید اور شدت کا بیان)

2821۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبُرَّازُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مَّضْبُورَةٍ كَاذِبًا فَلْيَتَّبِعُوا بِوَجْهِهِ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے قید اور محبوس ہونے کی حالت میں (مجبوراً) جھوٹی قسم کھائی تو اس نے اس وجہ سے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لیا۔
فائدہ: یہ تشبیہ فرمائی کہ جھوٹی قسم ایسا گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا آتش جہنم ہے۔ اس لیے ایسی قسم کھانے سے قبل یہ ضرور تصور آنا چاہیے کہ اس کا خالق جو علیم بذات الصدور ہے وہ اس کی حقیقت سے واقف و آگاہ ہے۔ اس لیے کبھی بھی جھوٹی قسم کے ذریعے کسی کا حق چھیننے کی مکر وہ جرات نہیں کرنی چاہیے۔

بَابُ فِيْمَنْ حَلَفَ يَمِيْنًا لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لِاَحَدٍ

اس کا بیان جس نے کسی کا مال لینے کے لیے قسم کھائی

2822۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى وَهَذَا مِنْ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لِاَحَدٍ فَجَحَدَنِيْ فَقَدْ مَتَّهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ اَلَا اَنْتَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِيْهِوْدِيْ اِحْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِذَا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِيْ فَاتَزَلَّ اللهُ تَعَالَى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَاِيْمَانِهِمْ لَمَنَا قَلِيْلًا اِلَى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قسم کھائی در آنحالیکہ وہ اس میں جھوٹا ہوتا کہ اس کے ذریعے کسی مسلمان آدمی کا مال چھین لے (یعنی اپنی ملکیت میں لے لے) تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض اور انتہائی غضب میں ہوگا۔ اشعث نے بیان کیا: قسم بخدا! یہ حدیث میرے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمائی (وہ اس طرح کہ) میرے اور ایک یہودی آدمی کے درمیان زمین کا جھگڑا تھا۔ اس نے (وہ زمین) مجھے دینے سے انکار کر دیا۔ میں نے یہ مقدمہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے صلوة والسلام نے

مجھے فرمایا: کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ نے یہودی کو فرمایا: تو قسم اٹھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا جائے گا اور میرا مال (زمین) لے جائے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ”بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑا سا مال خریدتے ہیں۔ الخ“

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں جہاں جھوٹی قسم کھانے پر وعید مذکور ہے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا ہے کہ کسی بھی دعویٰ میں مدعی کے ذمہ گواہ پیش کرنا ہے۔ اس کے پاس گواہ نہ ہونے کی صورت میں مدعی علیہ سے قسم لی جائے گی۔

2823۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفَرِيَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي كُرْدُوشٌ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُو هَذَا وَهِيَ فِي يَدِي قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلَكِنْ أُحْلِفُهُ وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُو فَتْهَيَّا الْكِنْدِيُّ لِيَمِينٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْتَطِعُ أَحَدٌ مَالًا بَيْنَيْنِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْذَمُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضُهُ

اشعث بن قیس بنی کندہ کے ایک آدمی اور حضرموت کے رہنے والے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں نے یمن کی ایک زمین کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس مقدمہ پیش کیا۔ حضرمی نے کہا: یا رسول اللہ! میری زمین اس آدمی کے باپ نے مجھ سے غصب کی ہے اور وہ اس کے قبضے میں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس گواہ ہے؟ عرض کی: نہیں۔ لیکن میں اسے قسم دے سکتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ زمین میری ہے اور اسے اس کے باپ نے مجھ سے غصب کیا ہے۔ پس کندی قسم کھانے کے لیے تیار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی قسم کے ذریعے کسی کا مال اپنی ملکیت میں نہ لے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے اعضاء کٹے ہوں گے۔ پس (یہ سن کر) کندی نے کہا: وہ زمین اسی کی ہے (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد نے اس پر اتنا گہرا اثر کیا کہ اس نے جھوٹی قسم کھانے سے احتراز برتا اور زمین اس کے حوالے کر دی)۔

2824۔ حَدَّثَنَا هُنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ كَانَتْ لِي لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَمْ يَبَيِّنْهُ قَالَ لَا قَالَ فَذَلِكَ بَيِّنَةٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي مَا حَلَفَ عَلَيْهِ لَيْسَ يَتَوَزَّرُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَاكَ فَانْطَلِقْ لِيُخْلِفَ لَهُ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا لَيْسَ حَلَفَ عَلَى مَالٍ لِيَأْكُلَهُ فَلَا يَأْتِيَنَّكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر حضرمی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضرموت کا ایک

آدمی اور بنی کندہ کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور حضرت نے عرض کی: یا رسول اللہ! بے شک اس نے میری اس زمین پر قبضہ کر لیا ہے جو میرے باپ کی تھی۔ اور کندی نے کہا: وہ زمین میری ہے، میرے قبضے میں ہے، میں اسے کاشت کرتا ہوں، اس کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔ راوی کہتا ہے کہ پھر حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت سے کہا: کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تیرے لیے اس کی جانب سے قسم ہوگی (یعنی کندی قسم اٹھائے گا) حضرت نے عرض کی: یا رسول اللہ! بے شک یہ فاجر (جھوٹا) آدمی ہے اسے اس پر قسم کھانے میں کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔ یہ کسی شے (گناہ وغیرہ) سے اجتناب نہیں کرے گا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے اس کی جانب سے سوائے قسم کے کچھ نہیں۔ پس وہ چلاتا کہ اس کے لیے قسم کھائے۔ پس جب اس نے (قسم کھانے کے لیے جاتے وقت) پیٹھ پھیری، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو اگر اس نے مال پر اسے ظلماً کھانے کے لیے قسم کھائی تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمانے والا ہوگا (یعنی اس کی جانب نظر التفات نہیں فرمائے گا تو اس سے بڑھ کر اور کیا سزا ہو سکتی ہے کہ رب کریم ہی نظر رحمت پھیر لے)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ النَّبِيِّ عِنْدَ مَنْبَرِ النَّبِيِّ

حضور نبی کریم ﷺ کے منبر کے پاس قسم کو عظیم بنانے کا بیان

2825۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نِسْطَاسٍ مِنْ آلِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مَنْبَرِي هَذَا عَلَى نَبِيِّنَ آيِسَةً وَلَوْ عَلَى سِوَاكَ أَخْضَرَ إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ أَوْ وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ
عبد اللہ بن نسطاس جو کہ کثیر بن صلت کی آل میں سے تھا، نے بتایا کہ اس نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی میرے پاس جھوٹی قسم نہیں اٹھائے گا۔ اگر چہ وہ سبز مسواک پر ہی ہو مگر یہ کہ اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لیا یا اس کے لیے جہنم واجب ہوگئی (یعنی ہر جگہ جھوٹی قسم گناہ کبیرہ ہے لیکن منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کی حرمت و عظمت کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے جھوٹی قسم کھانا اس سے بھی بدتر فعل ہے)۔

بَابُ الْحَلْفِ بِالْأَنْدَادِ (شُرَكَاءِ) (بِتِ وَغَيْرِهِ) كَمَا سَأَلْتُمْ عَنْهُ

2826۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْرِيِّ عَنْ حَبِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ وَاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أَقَامِرَكَ فَلْيَتَّصِدْ بِشَيْئِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قسم کھائی اور اس نے اپنی قسم میں کہا "لات کی قسم" تو اسے چاہیے کہ وہ لا الہ الا اللہ (یعنی کلمہ) پڑھے۔ اور جس نے اپنے ساتھی کو کہا: تو آ، میں تجھ سے

جو اکیلوں تو اسے چاہیے کہ وہ کوئی شے صدقہ کرے۔

فائدہ: اگر کسی نے لات یا کسی بت کی قسم بالارادہ کھائی تو وہ دائرۃ ایمان سے نکل جائے گا اور اگر یہ لفظ سبقت لسانی سے نکل گیا تو پھر ظاہراً کفر سے مشابہت لازم آئی اور اس میں ایمان فاسد ہونے کا اندیشہ اور احتمال ہے۔ اس لیے ہر دو صورت میں تجدید ایمان کر لینی چاہیے۔ لہذا ضرور کلمہ طیبہ پڑھنا چاہیے تاکہ اس نحوست کا ازالہ ہو سکے۔ اور جو چونکہ فعل حرام ہے لہذا اپنا کچھ مال صدقہ کر کے اس تصور سے نجات حاصل کرنی چاہیے۔ یہ امر مستحب ہے۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِالْآبَاءِ (آباء کے ساتھ قسم کھانے کے مکروہ ہونے کا بیان)

2827۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللَّهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے باپوں کی قسمیں نہ کھاؤ اور نہ اپنی ماؤں کی اور نہ ہی بتوں کی۔ اور تم اللہ تعالیٰ کے (نام کے) سوا کسی کی قسمیں نہ کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کی قسم بھی نہ کھاؤ مگر اس حال میں کہ تم (اپنی قسم میں) سچے ہو۔

2828۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَدْرَكَهُ وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَخْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَأُكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ خَالِفاً فَلْيَخْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَسْكُتْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ مَعْنَاهُ إِلَى آبَائِكُمْ زَادَ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّ اللَّهَ مَا حَلَفْتُ بِهِذَا ذَا كَرًا وَلَا آثَرًا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس حال میں پایا کہ وہ سواروں کی ایک جماعت میں تھے اور وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپوں کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔ پس جو کوئی قسم اٹھانا چاہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی قسم کھانی چاہیے یا پھر وہ خاموش رہے۔

احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر نے زہری عن سالم عن ابیہ عن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا۔ آگے بابائکم کی حدیث مذکورہ بالا کی مثل ہے۔ پھر یہ زائد کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم بخدا! پھر میں نے اس طرح کی قسم نہیں کھائی نہ اپنی جانب سے اور نہ کسی غیر کے کلام سے نقل کرتے ہوئے (یعنی نہ اصالۃ اور نہ حکایۃ)۔

2829۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ (1) بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ (2) قَالَ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يَخْلِفُ لَا وَالْكَعْبَةَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ

1۔ ایک نسخہ میں الحسين ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں عن سعید بن ابی عبیدہ ہے۔

حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ

حضرت سعد بن عبیدہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کسی آدمی کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کسی نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو اس نے شرک کیا (یعنی اس نے غیر اللہ کو تعظیم میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کیا)۔

2830۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتِكِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْزِي فِي حَدِيثِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْلَمَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ

ابو سہیل نافع بن مالک بن ابی عامر نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے اعرابی کے واقعہ والی حدیث میں سنا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: فلاح پا گیا، اس کے باپ کی قسم! اگر اس نے سچ کہا ہے۔ جنت میں داخل ہو گیا، اس کے باپ کی قسم! اگر اس نے سچ کہا ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِالْأَمَانَةِ (اس کا بیان کہ (لفظ) امانت کے ساتھ قسم کھانا مکروہ ہے)
2831۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے امانت کے ساتھ قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

فائدہ: خطاب نے کہا: اس میں وجہ کراہت یہ ہے کہ حکم یہ دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کے ساتھ قسم کھائی جائے اور امانت اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے نہیں ہے بلکہ یہ تو اس کے امور میں سے ایک امر اور فرائض میں سے ایک فرض ہے۔ لہذا اس سے منع کر دیا گیا۔ لہذا اگر کسی نے امانت اللہ تعالیٰ کے ساتھ قسم کھائی تو قسم نہ ہوگی اور نہ توڑنے پر کفارہ لازم ہوگا۔ امام شافعی اور امام طحاوی کا یہی قول ہے اور ابن سماعہ نے امام ابو یوسف سے بھی یہی نقل کیا ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ امانت اللہ کے ساتھ قسم واقع ہوگی اور توڑنے کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہوگا۔ البدائع میں المبسوط کے حوالہ سے اسی طرح مذکور ہے۔ وجہ یہ ہے کہ قسم کے وقت امانت اللہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے اس سے مراد اس کی صفت ہوتی ہے۔ کیونکہ الامین اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے اور وہ الامانة سے ہی مشتق ہے۔ لہذا بالخصوص قسم کے محل میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی صفت ہوتی ہے۔ (بذل ص 223 ج 14)

بَابُ لَعْنِ الْيَسْبِينِ (یسین لغوکا بیان)

2832۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي السَّامِيُّ عَنْ

1۔ ایک نسخہ میں نام بن مالک بن عامر ہے۔

عَطَاءِ بْنِ السُّعْمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ هُوَ كَلَامُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ كَلَا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهِ
قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ رَجُلًا صَالِحًا قَتَلَهُ أَبُو مُسْلِمٍ بَعْرَنْدَسَ قَالَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ الْبِطْرُقَةَ فَسَبَّحَ
النِّدَاءَ سَبَّيْهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ مَوْقُوفًا عَلَى عَائِشَةَ
وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الرَّهْرِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ وَكُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ مَوْقُوفًا

حضرت عطاء سے یمن لغو کے بارے میں روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا
کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یمن لغو سے مراد آدمی کا اپنے گھر میں یہ کلام کرنا ہے ”ہرگز نہیں قسم بخدا!“ اور ”ہاں قسم
بخدا“۔ ابو داؤد نے بیان کیا کہ ابراہیم سنا ایک صالح اور نیک آدمی تھا۔ اسے ابو مسلم نے عرندس میں قتل کیا۔ جب ہتھوڑی
اٹھاتا تھا اور پھر اذان کی آواز سن لیتا تو اسے (مارنے سے پہلے ہی) رکھ دیتا۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو داؤد بن ابی
فرات نے ابراہیم سنا سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے موقوف ذکر کیا ہے اور اسی طرح اسے زہری
اور عبد الملک بن ابی سلیمان اور مالک بن مغول نے روایت کیا ہے اور ان تمام نے حضرت عطاء سے اور انہوں نے حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے موقوف روایت کیا ہے۔

فائدہ: احناف کے نزدیک یمن لغو سے مراد یہ ہے ماضی یا حال کے کسی واقعہ پر اسے سچ گمان کرتے ہوئے خطایا
غلطاً جھوٹی قسم کھانا۔ یعنی گمان یہ ہوتا ہے کہ واقعہ اسی طرح ہے جیسے میں بیان کر رہا ہوں حالانکہ وہ حقیقتاً اس کے برعکس ہوتا
ہے جیسے کوئی کہے واللہ ما کلمت زید! قسم بخدا! میں نے زید سے کلام نہیں کی۔ گمان یہی ہے کہ یہ قول سچا ہے۔ حالانکہ
صورت حال اس کے خلاف ہے اور امام شافعی کے نزدیک یمن لغو وہ ہے جس کا قسم کھانے والا قصد نہ کرے بلکہ بلا قصد تکیہ
کلام کے طور پر زبان سے نکلتا رہے: لا واللہ اور بلی واللہ۔ یمن لغو پر دنیوی اور آخری کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔
ہکذا فی البدائع (بذل ص 275 ج 14)

بَابُ الْمَعَارِضِ فِي الْيَمِينِ (قسم میں تعریف کرنے کا بیان)

2833- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبَادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَا يَصْدِقُكَ عَلَيْهَا صَاحِبُكَ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا وَاحِدٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَعَبَادُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیری قسم اس پر ہوتی ہے جس پر تیرا
ساتھی تصدیق کرتا ہے۔ مسدد نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ بن ابی صالح نے خبر دی۔ ابو داؤد نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی صالح اور
عباد بن ابی صالح دونوں سے مراد ایک ہی ہے۔

2834- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقِيفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الرَّبِيعِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى
عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهَا سُؤَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ خَرَجْنَا نَرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَدَعَانَا وَإِثْلُ بْنُ حُجْرٍ فَأَخَذَهُ عَدُوُّ لَهُ

فَتَحَرَّجَ الْقَوْمَ أَنْ يَخْلِفُوا وَحَلَفْتُ أَنَّهُ أَخِي فَخَلَّى سَبِيلَهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ الْقَوْمَ تَحَرَّجُوا أَنْ يَخْلِفُوا وَحَلَفْتُ أَنَّهُ أَخِي قَالَ صَدَقْتَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ

ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے انہوں نے اپنی دادی سے اور انہوں نے اپنے باپ سوید بن حنظلہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کے ارادہ سے نکلے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر بھی تھے تو دشمن نے انہیں پکڑ لیا۔ پس قوم نے تو قسم اٹھانے کو گناہ قرار دیا اور میں نے قسم کھائی کہ یہ میرا بھائی ہے تو انہوں نے انہیں چھوڑ دیا۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ میں نے آپ ﷺ کو عرض کیا کہ ساتھیوں نے تو قسم کھانے کو گناہ سمجھا لیکن میں نے قسم کھالی کہ یہ میرا بھائی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے سچ کہا ہے (کیونکہ) مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

فائدہ: ان کی اس قسم میں دشمن نے یہ سمجھا کہ یہ ان کا حقیقی بھائی ہے، لہذا یہ وائل بن حجر نہیں ہے۔ اس لیے انہوں نے چھوڑ دیا حالانکہ ان کی مراد اسلامی اخوت تھی۔ یہی تعریف ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْحَلْفِ بِالْبِرَاءَةِ وَبِئَلَّةِ غَيْرِ الْإِسْلَامِ

اسلام سے براءت اور اسلام کے سوا کسی دوسرے دین سے ہونے کے بارے میں قسم کھانے کا بیان
2835۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قَلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّمْحَاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِئَلَّةِ غَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُهُ

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی (مراد بیعت رضوان ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دین اسلام کے سوا کسی اور دین کے ساتھ جھوٹی قسم کھائی تو وہ ایسے ہی ہو گیا جیسے اس نے کہا (مثلاً یوں کہا ان فعل کذا فهو يهودي او نصراني او بری من الاسلام) اور جس نے اپنے آپ کو کسی شے سے قتل کیا تو قیامت کے دن اسے اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ اور آدمی پر اس شے کے بارے میں کوئی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔

2836۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ يَعْنِي ابْنَ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنِّي بَرِيْدٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قسم کھائی اور کہا: میں اسلام سے بری ہوں۔ اگر وہ جھوٹا ہو تو وہ ایسے ہی ہو گا جیسے اس نے کہا (یعنی قسم جھوٹی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ اکثر اوقات رسول اللہ ﷺ اس طرح قسم کھاتے تھے: لا ومقلب القلوب یعنی قسم ہے دلوں کو پلٹنے والے کی۔

2841۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَتَّارٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ شَيْخٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ قَالَ 1، وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب قسم میں بہت زیادہ تاکید کرتے تھے تو اس طرح فرماتے: والذی نفس ابی القاسم بیدہ یعنی اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں ابوالقاسم (آپ ﷺ کی کنیت) کی جان ہے!۔

2842۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِثْمَةَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا اخْلَفَ يَقُولُ لَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ
محمد بن ہلال نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ ﷺ قسم کھاتے تو آپ کی قسم یہ ہوتی: لا واستغفر اللہ قسم بخدا! میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔
فائدہ: بظاہر یہ کلام قسم نہیں ہے بلکہ اس کی صورت قسم کی صورت کی طرح ہے اور اس میں یہ کہنا ممکن ہے کہ واؤ قسمیہ ہو اور مقسم بہ محذوف ہو اور پھر استغفر اللہ سے کلام کا آغاز ہو اور تقدیر عبارت اس طرح ہو: لا والله استغفر اللہ قسم بخدا! میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ واللہ اعلم (بذل ص 231 ج 14)

2843۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَنْزَلَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عِيَّاشِ السَّمْعِيُّ الْأَنْصَارِيُّ (2) عَنْ دَلْهَمِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاجِبِ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْمُتَنَفِقِ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَلْهَمٌ وَحَدَّثَنِيهِ أَيْضًا الْأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ أَنَّ لَقِيطَ بْنَ عَامِرٍ خَرَجَ وَافِدًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَقِيطُ فَقَدْ مَنَّا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيثًا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَعَنُوا الْهَكَ
عاصم بن لقيط سے روایت ہے کہ لقيط بن عامر وفد کی صورت میں حضور نبی مکرم ﷺ کی جانب نکلے۔ لقيط نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔ اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے تیرے معبود کی!

بَابُ فِي الْقَسَمِ هَلْ يَكُونُ يَمِينًا (اس کا بیان کہ کیا لفظ قسم سے یمین واقع ہو جاتی ہے؟)

2844۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَوْهَرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْسَمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَقْسِمَ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں لا کا لفظ ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں سند یوں ہے: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَنْزَلَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عِيَّاشِ السَّمْعِيُّ الْأَنْصَارِيُّ۔

بِسْمِ اللَّهِ فَطَعِمَ وَطَعِمُوا فَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَصْبَحَ فَعَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ وَصَنَعُوا قَالَ بَلْ أَنْتَ
أَبْرَهُمْ وَأَصْدَقَهُمْ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُسَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ أَبِي عُمَانَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ زَادَ عَنْ سَالِمٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَلَمْ يَتَلْغِنِي كَفَارَةً

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: ہمارے پاس کچھ مہمان آگئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنه رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں تیری طرف لوٹ کر نہیں آؤں گا
یہاں تک کہ تو ان مہمانوں کی ضیافت اور ان کی مہمان نوازی سے فارغ ہو چکا ہوگا۔ پس میں ان کے پاس ان کا کھانا لایا تو
انہوں نے کہا: ہم کھانا نہیں کھائیں گے یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آلیں۔ پس آپ آئے تو پوچھا: تمہارے
مہمانوں کا کیا ہوا؟ کیا انہیں کھانا کھلانے سے فارغ ہو گئے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ میں نے بتایا میں تو ان کے پاس ان کا کھانا
لے کر آیا اور انہوں نے انکار کر دیا اور انہوں نے کہا: قسم بخدا! ہم آپ کے آنے سے پہلے کھانا نہیں کھائیں گے۔ تو مہمانوں
نے بھی کہا: اس نے سچ کہا ہے۔ یہ ہمارے پاس کھانا لے کر آیا تو ہم نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کس شے نے تمہیں روکا تھا؟ انہوں نے کہا: آپ کے مکان نے (یعنی چونکہ آپ اس گھر
کے مالک تھے، لہذا احترام کا تقاضا یہی تھا کہ آپ کھانے میں موجود ہوتے) تو آپ نے فرمایا: قسم بخدا! میں آج رات کھانا
نہیں کھاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر مہمانوں نے بھی کہہ دیا: قسم بخدا! ہم بھی کھانا نہیں کھائیں گے یہاں تک کہ آپ کھانا
کھائیں گے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آج رات کی طرح شرم بھی نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا: تم اپنا کھانا
قریب لاؤ اور آپ بھی ان کے کھانے کے قریب ہوئے اور بسم اللہ شریف پڑھی اور خود بھی کھایا اور انہوں نے بھی کھالیا۔ مجھے
بتایا گیا کہ جب صبح ہوئی تو آپ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس کے بارے میں عرض کی جو کچھ
آپ نے کیا تھا اور ان مہمانوں نے کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بہت زیادہ احسان کرنے والے نیک ہو اور بہت زیادہ
سچ بولنے والے ہو۔ ابن المثنیٰ، سالم بن نوح اور عبدالاعلیٰ نے جریری عن ابن عثمان عن عبدالرحمن بن ابی بکر کی سند سے اسی
طرح یہ حدیث بیان کی اور سالم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے مجھے کفارہ کے بارے میں کوئی خبر نہیں پہنچی۔

بَابُ الْيَمِينِ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ (قطع رحمی کے بارے میں قسم کھانے کا بیان)

2847- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْبُنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَعِيبٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَخْوَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ فَسَأَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَةَ الْقِسْمَةِ فَقَالَ إِنَّ عُدَّتْ تَسْأَلُنِي
عَنِ الْقِسْمَةِ فَكُلُّ مَالِي لِي فِي رِثَايَةِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرَانُ الْكَعْبَةُ غَنِيَةٌ عَنِ مَالِكَ كَفَرٌ عَنِ يَمِينِكَ وَكَلِمٌ أَهَانَكَ
سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَمِينُ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرٌ لِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَإِنِّي قَطِيعَةُ الرَّحِمِ وَفِيهَا لَا تَمْلِكُ
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے دو بھائیوں کے مابین میراث (مشترک) تھی۔ تو

ان میں سے ایک نے دوسرے کو اس کی تقسیم کے بارے میں کہا۔ تو اس نے جواب دیا: اگر تو نے دوبارہ مجھ سے تقسیم میراث کے بارے میں کہا تو میرا سارا مال کعبہ معظمہ کے لیے ہدیہ اور وقف ہے۔ تو اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک کعبہ تو تیرے مال سے غنی ہے (یعنی اسے تیرے مال کی ضرورت نہیں) تو اپنی قسم کی جانب سے کفارہ ادا کر اور اپنے بھائی (کے ساتھ تقسیم میراث) کی بات کر۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رب کریم کی نافرمانی، قطع رحمی اور ان چیزوں میں جن کا تو مالک نہیں، کے بارے میں نہ تجھ پر قسم ہے اور نہ ہی کوئی نذر۔

2848۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْقُسَيْبِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ إِلَّا فِيمَا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ وَلَا يَمِينٌ فِي قَطِيعَةٍ رَحِمَ، حضرت عمرو بن شعيب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نذر نہیں ہے مگر انہیں میں جن سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا قصد کیا جائے اور رشتہ داری ختم کرنے کے بارے میں کوئی قسم نہیں ہے۔

2849۔ حَدَّثَنَا الْبُزْدِيُّ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِينٌ فِيمَا لَا يَبْلُغُ ابْنُ آدَمَ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِي قَطِيعَةٍ رَحِمَ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَدْعُهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرُ فَيَأْتِ تَرْكُهَا كَفَارَتُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَلِيُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ إِلَّا فِيمَا لَا يَغْبَأُ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قُلْتُ لِأَحْمَدَ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ تَرَكَهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَكَانَ أَهْلًا لِذَلِكَ قَالَ أَحْمَدُ أَحَادِيثُهُ مَنَّا كَبِيرٌ وَأَبُوهُ لَا يُعْرَفُ حضرت عمرو بن شعيب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان چیزوں میں نہ نذر ہے اور نہ ہی قسم جن کا انسان مالک نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں اور نہ ہی قطع رحمی کے بارے میں (کوئی نذر اور قسم ہے) اور جس نے کسی کام پر قسم اٹھائی پھر اس نے اس کے سوا دوسرے کو اس سے بہتر اور افضل دیکھا تو اسے چاہیے کہ وہ قسم کو چھوڑ دے اور وہ کام کرے جو زیادہ بہتر اور فائدہ مند ہو۔ بے شک قسم کو ترک کرنا ہی اس کا کفارہ ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ تمام احادیث حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہیں (ان میں ہے) اور اسے چاہیے کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے، مگر ان چیزوں میں جن کی وہ پرواہ نہ کرے۔ ابو داؤد نے بیان کیا: میں نے احمد کو کہا کہ یحییٰ بن سعید نے یحییٰ بن عبید اللہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ اس کے بعد اسے چھوڑ دے اور وہ اس کے اہل ہے۔ احمد نے کہا: یحییٰ کی احادیث منکر ہیں اور ان کا باپ معروف نہیں ہے۔

بَابُ فِيمَنْ يَخْلِفُ كَاذِبًا مُتَعَبِّدًا (اس کا بیان جو جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھاتا ہے)

2850۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ الطَّالِبَ الْبَيْتَةَ فَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيْتَةٌ فَاسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوبَ
فَحَلَفَ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَلَى قَدْ فَعَلْتَ وَلَكِنْ قَدْ غَفِرَ لَكَ بِإِخْلَاصِ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُرَادُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْهُ بِالْكَفَّارَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس جھگڑا پیش کیا تو حضور نبی
کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدعی سے گواہ طلب کیے لیکن اس کے پاس گواہ موجود نہ تھے۔ تو پھر آپ ﷺ نے مطلوب
(مدعی علیہ) کو قسم کھانے کے لیے کہا تو اس نے اس طرح قسم کھائی: اس اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: (تو نے جس کام کے نہ کرنے کی قسم کھائی ہے) تو نے وہ کیا تو ہے لیکن لا الہ الا اللہ اخلاص کے ساتھ کہنے
کے سبب تیری مغفرت فرمادی گئی ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اس حدیث سے مراد یہ لی جا رہی ہے کہ آپ ﷺ نے اسے
کفارہ کا حکم نہیں دیا، کیونکہ یہ یمین غموس ہے اور یمین غموس میں کفارہ نہیں ہوتا اور یمین غموس یہ ہی ہوتی ہے کہ کسی گزرے
ہوئے واقعہ پر جھوٹی قسم کھائی جائے۔ اس میں انسان گنہگار ہوتا ہے اور آخرت میں مستوجب سزا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

بَابُ الرَّجُلِ يُكْفِرُ قَبْلَ أَنْ يَحْنُثَ

ایسے آدمی کا بیان جو حانث ہونے سے پہلے کفارہ ادا کرے

2851- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أُحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ
قَالَ إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ بِيَمِينِي

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! اگر اللہ تعالیٰ
نے چاہا میں نے کسی شے پر قسم کھائی۔ پھر میں نے بھلائی اور خیر اس کے سوا دوسری شے میں دیکھ لی تو میں اپنی قسم کا کفارہ ادا
کروں گا اور میں کام وہ کروں گا جو بہتر اور افضل ہوگا یا اس طرح فرمایا: میں وہ کروں گا جو بہتر ہوگا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر
دوں گا (ان الفاظ کی ادائیگی میں راوی کو شک ہے کہ آیا کفارہ کا ذکر پہلے کیا یا بعد میں)۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھالے لیکن بہتری اور خیر کا پہلو اس کے برعکس
حالت میں ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس صورت کو اپنائے جس میں خیر اور بھلائی زیادہ ہو اور اپنی قسم کی جانب سے کفارہ ادا کر دے۔

2852- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَرَّازِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَادَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا
مِنْهَا فَأَتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكْفِرْ بِيَمِينِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَبِعْتَ أَحْمَدَ يَرْتَضِ فِيهَا الْكُفَّارَةَ قَبْلَ الْحِنثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ نَحْوَهُ قَالَ فَكَفِرْ عَنْ

يَمِينِكَ ثُمَّ اثْبَتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَحَادِيثُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَعَدِي بْنِ حَاتِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رُوِيَ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ الْحِنْثُ قَبْلَ الْكُفَّارَةِ وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ الْكُفَّارَةُ قَبْلَ الْحِنْثِ

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عبدالرحمن بن سمرہ! جب تو کسی کام کی قسم کھالے پھر تو خیر اور بھلائی اس کے سوا دوسرے میں دیکھے تو تو وہ کام کر لے جس میں خیر اور بہتری ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: میں نے احمد سے سنا: وہ ایسی حالت میں حانث ہونے سے پہلے بھی کفارہ ادا کرنے کی رخصت دیتے ہیں۔

یعنی بن خلف، عبدالاعلیٰ، سعید نے قتادہ عن الحسن عن عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے: تو اپنی قسم کی جانب سے کفارہ ادا کر پھر وہ کام کر جو زیادہ بہتر ہو۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ ابو موسیٰ اشعری، عدی بن حاتم اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات جو اس کے بارے میں ہیں ان میں سے ہر ایک سے مروی ہے ان میں سے بعض کی روایت میں کفارہ سے پہلے حانث ہونے کا ذکر ہے اور بعض کی روایت میں حانث ہونے سے پہلے کفارہ کا ذکر ہے۔

فائدہ: احناف کے نزدیک جب تک آدمی قسم کو توڑ نہ دے اس وقت تک اس پر کفارہ لازم نہیں ہوتا۔ اگر حانث ہونے سے قبل کفارہ ادا بھی کر دیا تو حانث ہونے کے بعد اس کا اعادہ لازم ہوگا۔ جب کہ دیگر ائمہ کے نزدیک حنث سے پہلے بھی جائز ہے۔

بَابُ كَمِّ الصَّاعِ فِي الْكُفَّارَةِ (اس کا بیان کہ کفارہ میں کتنے صاع ہوتے ہیں)

2853۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبِ بِنْتِ ذُوَيْبِ بْنِ قَيْسِ الْمُزَنِّيَّةِ وَكَانَتْ تَحْتُ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَسْلَمَ ثُمَّ كَانَتْ تَحْتُ ابْنِ أَخِي لَصَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ابْنُ حَرْمَلَةَ فَوَهَبَتْ لَنَا أُمُّ حَبِيبٍ صَاعًا حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ أَخِي صَفِيَّةَ عَنْ صَفِيَّةَ أَنَّهَا صَاعُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَنَسُ فَجَرَّبْتُهُ أَوْ قَالَ فَحَزَّرْتُهُ فَوَجَدْتُهُ مُدَّيْنِ وَنِصْفًا بِمُدِّ هِشَامِ

عبدالرحمن بن حرمہ نے ام حبیب بنت ذویب بن قیس مزنیہ سے روایت کیا ہے اور یہ بنی اسلم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھیں اور پھر انہوں نے ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے سے نکاح کیا۔ ابن حرمہ نے کہا ہے کہ ام حبیب نے ہمیں ایک صاع ہبہ کیا اور انہوں نے ہمیں صفیہ کے بھتیجے سے اور انہوں نے ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کا صاع ہے۔ حضرت انس نے بیان کیا: پس میں نے اس کا تخمینہ لگایا تو میں نے اسے ہشام (بن عبدالملک) کے مد میں سے دو مد اور نصف مد (اڑھائی مد) پایا۔ (ایک مد دو رطل کا ہوتا ہے تو گویا ایک صاع میں پانچ رطل ہوئے۔ یہ صاع حجازی ہے جب کہ صاع عراقی میں آٹھ رطل ہوتے ہیں۔ یعنی چار مد کا ایک صاع ہوتا ہے)۔

2854۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ أَبُو عَمَرَ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا مَكُوكٌ يُقَالُ لَهُ مَكُوكٌ خَالِدٍ وَكَانَ كَيْدَجَتَيْنِ

بِكَيْدِجَةِ هَارُونَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَاعٌ خَالِدٍ صَاعٌ هِشَامِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ،

محمد بن محمد بن خلاد ابو عمر نے کہا: ہمارے پاس مکوک (ڈیڑھ صاع کا پیمانہ) تھا۔ اسے مکوک خالد کہا جاتا تھا اور اس کی مقدار کیلجہ ہارون کے مطابق دو تھی اور محمد نے کہا ہے کہ خالد کا صاع ہشام ابن عبد الملک کا صاع تھا۔

2855۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَادٍ أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أُمِّئَةَ بِنِ خَالِدِ بْنِ خَالِدِ الْقَسْرِيِّ أضعف الصاع قصار الصاع ستة عشر رطلا قال أبو داود مؤد مؤد بن مؤد بن مؤد قتله الزنج صبرا فقال بيده هكذا ومد أبو داود يدها وجعل بطون كفيه إلى الأرض قال ورأيت في التور فقلت ما فعل الله بك قال أدخلني الجنة فقلت فلم يضرك الوقف؟

امیہ بن خالد نے بیان کیا ہے کہ خالد القسری کو دالی بنایا گیا تو اس نے صاع کو دو گنا کر دیا۔ پس صاع سولہ رطل کا ہو گیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ محمد بن محمد بن خلاد کو زنج (حبشیوں کی ایک قوم) نے پکڑ کر قتل کر دیا اور بیان کیا کہ اس کے ہاتھ اس طرح تھے اور ابو داؤد نے اپنا ہاتھ پھیلا یا اور اپنی ہتھیلیوں کے باطن کو زمین پر رکھا۔ اور کہا: میں نے اسے خواب میں دیکھا تو میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں داخل فرما دیا ہے۔ تو میں نے کہا: پس وقف نے تجھے کوئی ضرر نہیں دیا۔

بَابُ فِي الرَّقْبَةِ الْمُؤْمِنَةِ (كفارہ کے لیے) مومنہ کنیز کا بیان

2856۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَارِيَةٌ لِي صَكَّتْهَا صَكَّةٌ فَعَطَمَ ذَلِكَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ أَتَيْتَنِي بِهَا قَالَ فَجِئْتُ بِهَا قَالَ أَيْنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَعْتِقُهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ الشَّرِيدِ أَنَّ أُمَّهُ أَوْصَتْهُ أَنْ يُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّي أَوْصَتْ أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً وَعِنْدِي جَارِيَةٌ سَوْدَةٌ نُوبِيَّةٌ فَذَكَرْنَا نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَرْسَلَهُ لَمْ يَذْكُرِ الشَّرِيدَ

معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری ایک کنیز ہے۔ میں نے اسے سخت تھپڑ مارا ہے۔ پس (میرا یہ عمل) رسول اللہ ﷺ پر شاق گزرا۔ پھر میں نے عرض کی: کیا میں اسے آزاد نہیں کر سکتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے میرے پاس لے آ۔ پس میں اسے لے کر حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: آسمان میں۔ پھر آپ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے آزاد کر دے کیونکہ یہ مومنہ ہے (اور کفارہ قسم کے لیے مومن غلام کو آزاد کرنا

1- یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2- یہ حدیث بھی صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

عی درکار ہے۔)

موسیٰ بن اسماعیل، حماد نے محمد بن عمرو عن ابی سلمہ کی سند سے شریذ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان کی ماں نے انہیں وصیت کی کہ وہ اس کی جانب سے مومن غلام آزاد کرنے۔ پس وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! بے شک میری ماں نے وصیت کی ہے کہ میں اس کی جانب سے مومن غلام آزاد کروں۔ پس وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! بے شک میری ماں نے وصیت کی ہے کہ میں اس کی جانب سے مومن غلام آزاد کروں اور میرے پاس سیاہ رنگ کی لونڈی ہے جو نو بہ (سوڈان میں وسیع شہر ہے) کی رہنے والی ہے۔ آگے اسی کی مثل روایت ذکر کی۔ ابو داؤد نے کہا: خالد بن عبد اللہ نے اسے مرسل ذکر کیا ہے اور شریذ کا ذکر نہیں کیا۔

2857۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِي حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنِي الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا اتَى النَّبِيَّ ﷺ بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَلَيَّ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَقَالَ لَهَا آيْنَ اللهُ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّاءِ بِأَصْبُعِهَا فَقَالَ لَهَا فَمَنْ أَنَا فَأَشَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَتِ السَّاءُ يَعْنِي أَنْتَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ أَعْتَقَهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی سیاہ رنگ کی لونڈی لے کر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! بے شک مجھ پر ایک مومن غلام کو آزاد کرنا (لازم ہے) تو آپ ﷺ نے اسے (لونڈی کو) فرمایا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ تو اس نے اپنی انگلی کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ تو اس نے حضور نبی کریم ﷺ اور آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے آزاد کر دے کیونکہ یہ مومنہ ہے۔

بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَبِيْنِ بَعْدَ الشُّكُوْتِ

قسم کھا کر خاموش ہو جانے کے بعد ان شاء اللہ کہنے کا بیان

2858۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ وَاللّٰهِ اَلَا اَغْرُوْنَ فُرَيْشًا وَاللّٰهِ اَلَا اَغْرُوْنَ فُرَيْشًا ثُمَّ قَالَ اِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ اَبُو دَاوُدَ وَقَدْ اَسْنَدَ هَذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُوْا اَحَدٍ عَنْ شَرِيْكَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَسْنَدًا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَرِيْكَ ثُمَّ لَمْ يَغْزُهُمْ 2

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! میں قریش سے ضرور جہاد کروں گا، قسم بخدا! میں قریش سے ضرور جہاد کروں گا، قسم بخدا! میں قریش سے ضرور جہاد کروں گا۔ پھر کہا: ان شاء اللہ (اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا)

2۔ عن ابن عباس اسندہ الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں واللہ نہیں ہے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو کئی ایک نے شریک عن سماک عن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے مسند ذکر کیا ہے کہ آپ نے اسے حضور نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا ہے اور ولید بن مسلم نے شریک سے یہ بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ نے ان سے جہاد نہیں کیا۔

فائدہ: اس حدیث سے بعض نے استدلال کیا ہے کہ استثناء متصل بھی قابل عمل ہے حالانکہ جمہور کے نزدیک صرف استثناء متصل معتبر ہے۔

2859۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ بَشِيرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُونَ قُرَيْشًا ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُونَ قُرَيْشًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَادَ فِيهِ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ثُمَّ لَمْ يَغْزُهُمْ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے مرفوع روایت ذکر کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا، پھر کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر کہا: قسم بخدا! میں ضرور قریش سے جنگ کروں گا ان شاء اللہ۔ پھر کہا: قسم بخدا! میں ضرور قریش سے جنگ کروں گا۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ پھر کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس روایت میں مسلم بن مسلم نے شریک سے یہ اضافہ نقل کیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان سے جنگ نہ کی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّنْذِيرِ (نذر ماننے سے نہی کا بیان)

2860۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ التَّنْذِيرِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَيَقُولُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يَسْتَحْجِبُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّنْذِيرُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نذر ماننے سے منع فرماتے رہتے تھے اور آپ فرماتے: نذر (تقدیر میں سے) کسی شے کو رد نہیں کرتی۔ البتہ اس کے سبب بخیل سے کچھ (مال) نکلوا لیا جاتا ہے۔ مسدود نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نذر کسی شے کو رد نہیں کرتی۔

2861۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قَرَأَ عَلَيَّ الْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ

1۔ ایک نسخہ میں حدیث 2859 کے بعد یہ حدیث بھی ہے: حَدَّثَنَا الشُّذْرِيُّ بْنُ وَلِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَذَرُ وَلَا يَرِيضُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ وَلَا يَنْفَعُ اللَّهَ وَلَا يَنْفَعُ رَجِيمٌ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى هَوْنَهَا عَمِيئًا مَنَّهُا فَلْيَدْفَعْهَا وَلِيَأْتِ الَّذِينَ هُوَ يَكْفُرُونَ تَرَكَهَا كَلَّهَا رَتْهَا

”حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان چیزوں میں کوئی نذر اور قسم نہیں ہے جن کا انسان مالک نہیں ہوتا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی معصیت اور قطع رحمی میں کوئی نذر و قسم ہے، اور جس کسی نے کوئی قسم کھائی پھر اس کے فیر کو اس سے بہتر اور اچھا دیکھا تو اسے چاہیے کہ وہ اسے چھوڑ دے اور وہ کام کرے جو بہتر ہے اور اسے چھوڑنے کے سبب کفارہ قسم ادا کر دے۔“

النَّذْرُ الْقَدَرُ بِشَيْءٍ لَمْ أَكُنْ قَدَرْتُهُ لَهُ وَلَكِنْ يُنْقِيهِ النَّذْرُ الْقَدَرُ قَدَرْتُهُ يُسْتَحْرَجُ مِنَ الْبَخِيلِ يُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي مِنْ قَبْلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نذر انسان کے لیے کوئی ایسی مقدر شے نہیں لاتی جو میں نے اس کے لیے مقدر نہیں کی۔ بلکہ نذر اس پر اس تقدیر کو ڈال دیتی ہے جو میں نے اس کی تقدیر بتائی ہے (کہ) بخیل سے (کچھ مال) نکال لیا جاتا ہے، وہ اس پر اپنا وہ کچھ خرچ کر دیتا ہے جو اس سے پہلے خرچ نہ کرتا تھا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي النَّذْرِ فِي الْمَعْصِيَةِ (معصیت کی نذر ماننے کا بیان)

2862- حَدَّثَنَا الْقَعْبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِهْ
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کی نذر مانی تو اسے چاہیے کہ وہ اطاعت کرے اور جس نے اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

بَاب مَنْ رَأَى عَلَيْهِ كَفَّارَةً إِذَا كَانَ فِي مَعْصِيَةٍ

اس کا بیان کہ بعض نے کہا: جس نے معصیت کی نذر توڑی اس پر کفارہ ہے

2863- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ بِمَعْنَاهُ وَإِسْنَادِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ أَبُو سَلَمَةَ فَذَلِكَ عَلَى أَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَيُّوبُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ أَفْسَدُوا عَلَيْنَا هَذَا الْحَدِيثَ قِيلَ لَهُ وَصَحَّ إِفْسَادُهُ عِنْدَكَ وَهَلْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ أَيُّوبُ كَانَ أَمْثَلَ مِنْهُ يَعْنِي أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَقَدْ رَوَاهُ أَيُّوبُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: معصیت کے بارے میں کوئی نذر نہیں ہے اور نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ ابن سرح نے بیان کیا کہ ابن وہب نے یونس سے اور انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ حدیث بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا: میں نے احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن مبارک نے اس حدیث کے بارے میں کہا کہ ابوسلمہ نے بیان کیا۔ تو یہ اس پر دلیل ہے کہ زہری نے ابوسلمہ سے سماع نہیں کیا۔ اور احمد بن محمد نے کہا: اور اس کی تصدیق وہ ہے جو ایوب

یعنی ابن سلیمان نے ہمیں بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے ہم پر اس حدیث کو فاسد کر دیا۔ تو آپ سے کہا گیا: کیا آپ کے نزدیک اسے فاسد کرنا صحیح ہے اور کیا ابن ابی اویس کے سوا بھی کسی نے اسے روایت کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں ایوب بن سلیمان بن بلال نے انہی کی مثل اسے روایت کیا ہے۔

2864۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَتِيْقٍ وَمُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَذَرِي مَعْصِيَةَ وَكَفَارَتَهُ كَفَارَةً بَيْنَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُرُوزِيُّ إِنَّمَا الْحَدِيثُ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَرَادَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ أَرْقَمَ وَهَمَّ فِيهِ وَحَصَلَهُ عَنْهُ الرَّهْرِيُّ وَأُرْسَلَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى بَقِيَّةُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِإِسْنَادِ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ مِثْلَهُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ معصیت کے بارے کوئی نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہی ہے۔ احمد بن محمد المرزوی نے کہا: یہ وہی حدیث ہے جو علی بن مبارک عن یحییٰ بن ابی کثیر عن محمد بن الزبیر عن ابیہ عن عمران بن حصین عن النبی ﷺ کی سند سے مروی ہے۔ مراد یہ ہے کہ سلیمان بن ارقم نے اس میں وہم پیدا کر دیا ہے اور ان سے زہری نے اسے لیا ہے اور اسے ابو سلمہ عن عائشہ رحمہا اللہ کی سند سے مرسل ذکر کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ بقیہ نے اوزاعی عن یحییٰ عن محمد بن الزبیر سے علی بن مبارک کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل بیان کیا ہے۔

2865۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَحْرٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَحْجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَبِرَةٍ فَقَالَ مَرُوهَا فَلْتَحْتَشِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَحْرٍ مَوْلَى لِبَنِي ضَمْرَةَ وَكَانَ أَيْبًا زَجُلًا أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الرَّعِينِيَّ أَخْبَرَهُ بِإِسْنَادِ يَحْيَى وَمَعْنَاهُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اپنی بہن کے بارے میں پوچھا کہ اس نے ننگے پاؤں اور سر پر اوڑھنی کیے بغیر (ننگے سر) حج کرنے کی نذر مانی ہے، (اس کے لیے کیا حکم ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے حکم دو کہ وہ اپنے سر پر دو پتھر رکھے (یعنی اسے ڈھانپے) اور وہ سوار ہو اور اسے چاہیے کہ تین روزے رکھے (یعنی نذر باغث مشقت وگناہ ہے اس لیے اسے پورا نہ کرے بلکہ تین روزے رکھ کر کفارہ ادا کر دے)۔

مخلد بن خالد، عبدالرزاق، ابن جریر نے بیان کیا ہے کہ میری طرف یحییٰ بن سعید نے لکھا کہ عبید اللہ بن زحر بنی ضمیرہ کے

آزاد کردہ غلام نے مجھے خبر دی اور وہ وہ آدمی تھا جسے ابو سعید رضی نے یحییٰ کی اسناد کے ساتھ اسی کی ہم معنی روایت کی خبر دی ہے۔
2866۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ
عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ يَعْنِي أَنْ تَحُجَّ
مَا شِئْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِشِقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَحُجِّي رَاكِبَةً وَتُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهَا
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ!
ﷺ میری بہن نے نذر مانی ہے یعنی یہ کہ وہ پیدل حج کرے گی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تیری
بہن کی مشقت کے سبب کوئی شے نہیں بنائے گا (یعنی اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں اور نہ ہی اسے اس کی حاجت ہے)۔ پس
اسے چاہیے کہ وہ سوار ہو کر حج کے لیے جائے اور اپنی قسم کی جانب سے کفارہ ادا کرے۔

2867۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُخْتِ
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِيَ هَدْيًا
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے نذر مانی کہ وہ بیت
اللہ شریف کی طرف پیدل چل کر جائے گی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ سوار ہو اور قربانی کا جانور (بطور
ہدی) ذبح کرے۔

2868۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَنَا
بَلَّغَهُ أَنَّ أُخْتِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَا شِئْتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ نَذْرِهَا مُرَّهَا فَلْتَرْكَبْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ
رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ وَخَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُخْتِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بَعَثَتْ هِشَامَ وَلَمْ يَذْكُرْ الْهَدْيَ وَقَالَ فِيهِ مُرَّ
أُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بَعَثَتْ هِشَامًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جب یہ خبر پہنچی کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ
عنہ کی بہن نے نذر مانی ہے کہ وہ پیدل حج کرے گی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کی نذر سے مستغنی ہے
(یعنی اسے اس کی کوئی حاجت نہیں) لہذا تو اسے حکم دے کہ وہ سوار ہو جائے۔

ابوداؤد نے کہا: اسے سعید بن ابی عروبہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور خالد نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم
ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

محمد بن ثنی، ابن ابی عدی نے سعید بن قتادہ عن عکرمہ کی سند سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن کا واقعہ ہشام کی مثل بیان
کیا ہے اور ہدی (قربانی) کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس میں کہا: تم اپنی بہن کو حکم دو کہ وہ سوار ہو جائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے

خالد نے عکرمہ سے ہشام کی روایت کی مثل روایت کیا ہے۔

2869۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَذَرْتُ أَنْ تَمُوتَ إِلَيَّ بِبَيْتِ اللَّهِ فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَسْتَفِقَ لَهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَفَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِيَتَمَّسَّ وَلْيَتَرَكَبْ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میری بہن نے نذر مانی کہ وہ بیت اللہ شریف کی طرف پیدل جائے گی اور اس نے مجھے کہا ہے کہ میں اس کے لیے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کروں۔ چنانچہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے استفسار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ چلے اور سوار ہو (یعنی جس قدر چلنے کی قدرت رکھتی ہے چلتی رہے اور جب تھک جائے چلنے پر قادر نہ رہے تو پھر سوار ہو جائے)۔

2870۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي السُّنْسِ فَسَأَلَ عَنْهُ قَالُوا هَذَا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتِظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيُصُومَ قَالَ مَرْوَةَ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلَا يَسْتِظِلَّ وَلَا يَقْعُدَ وَلْيُتِمِّمْ صَوْمَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: اس اثناء میں کہ حضور نبی مکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اچانک آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دھوپ میں کھڑے ہوئے دیکھا۔ تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے عرض کی: یہ ابو اسرائیل ہے اس نے کھڑے ہونے کی نذر مانی ہوئی ہے کہ نہ وہ بیٹھے گا، نہ سایہ حاصل کرے گا، نہ کلام کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے حکم دو کہ اسے چاہیے کہ وہ کلام کرے، سایہ میں جائے اور چاہیے کہ بیٹھے اور وہ اپنا روزہ مکمل کرے۔

2871۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَاتِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَهَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمُوتَ إِلَيْكَ اللَّهُ لَعْنِي عَنْ تَعْدِيْبِ هَذَا نَفْسُهُ وَأَمْرًا أَنْ يَتَرَكَبَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ (1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اسے اس کے دو بیٹوں کے درمیان چلایا جا رہا ہے (یعنی وہ ان دونوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ان کے سہارے چل رہا ہے)۔ تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں پوچھا۔ تو لوگوں نے بتایا: اس نے پیدل چلنے کی نذر مان رکھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کی حاجت نہیں کہ وہ اپنے آپ کو عذاب میں ڈالے اور پھر آپ ﷺ نے اسے سوار ہونے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے عمرو بن ابی عمرو نے اعرج سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

1۔ قال ابو داؤد المصنف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

2872۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلِيمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَكَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ وَهُوَ يُطَوِّفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُهُ بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ ﷺ بِبِيَدِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِبِيَدِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کعبہ معظمہ کا طواف کرتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے جسے اس کی ناک میں رسی ڈال کر کوئی کھینچ رہا تھا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس رسی کو کاٹ دیا اور چلانے والے کو حکم دیا کہ وہ اس کے ہاتھ سے پکڑ کر چلائے۔

2873۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُخْتِ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ أَنْ تَحْجَّ مَا شِئَتْ وَأَنَّهَا لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَعَنِي عَنْ مَشِيٍّ أُخْتِكَ فَلْتَرْكَبِي وَلْتَشْهَدِي بَدَنَةً 1

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے نذرمانی کہ وہ پیدل حج کرے گی اور بے شک وہ اس کی طاقت نہ رکھتی تھی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس سے مستغنی ہے کہ تیری بہن چلے (یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی حاجت نہیں)۔ پس اسے چاہیے کہ وہ سوار ہو اور وہ ایک اونٹ (بدنہ) بطور قربانی ذبح کرے۔

2874۔ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي جَبْرٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِمَشْيٍ أُخْتِكَ إِلَى الْبَيْتِ شَيْئًا

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی: میری بہن نے بیت اللہ شریف کی طرف پیدل چل کر جانے کی نذرمانی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تیری بہن کے بیت اللہ شریف تک پیدل جانے کے سبب کوئی شے نہیں بنائے گا (یعنی اسے اس کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں)۔

بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ

اس کا بیان جس نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذرمانی

2875۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ أَنْ أَصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ صَلَّى هَاهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلَّى هَاهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَأْنُكَ إِذَنْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رُوِيَ نَحْوَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ 2 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ 3 وَحَدَّثَنَا عَبَّاسٌ

1۔ حدیث نمبر 2872 اور 2873 صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہیں۔

2۔ قال ابو داؤد عن النبي ﷺ 2 صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

الْعَنْبَرِيُّ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يُوْسُفُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَمْرُوَ وَقَالَ عَبَّاسُ ابْنُ حَنْتَةَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ زَادَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَوْ صَلَّيْتُ هَاهُنَا لَأَجُزَأَ عَنْكَ صَلَاةٌ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ عَمْرُو بْنُ حَيْثَةَ وَقَالَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ بے شک میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے یہ نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مکہ مکرمہ فتح فرمادیا تو میں بیت المقدس میں دو رکعتیں نماز پڑھوں گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں ہی نماز پڑھ لے۔ پھر اس نے دوبارہ عرض کی: تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہیں نماز پڑھ لے۔ اس نے تیسری بار عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اب تجھے اختیار ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح یہ روایت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔

مخلد بن خالد، ابو عاصم، دوسری سند عباس العنبري اسی کے ہم معنی روح نے ابن جریر سے بیان کیا ہے کہ یوسف بن حکم بن ابی سفیان نے مجھے خبر دی ہے کہ اس نے حفص بن عمر بن عبد الرحمن بن عوف و عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا اور عباس بن حنہ نے بیان کیا کہ ان دونوں نے اسے عمر بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں سے اس خبر کے بارے میں خبر دی ہے۔ اس میں یہ زائد ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! اگر تو یہاں ہی نماز پڑھ لے تو وہ بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی جانب سے کافی ہو جائے۔

ابوداؤد نے کہا: اسے انصاری نے ابن جریر سے روایت کیا ہے۔ پس جعفر بن عمر نے کہا: اور عمرو بن حنیہ سے بیان کیا کہ ان دونوں نے اسے عبد الرحمن بن عوف سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کئی افراد سے روایت کیا ہے۔

بَابُ فِي قَضَاءِ التَّذْرِ عَنْ الْمَيْتِ (میت کی جانب سے نذر پوری کرنے کا بیان)

2876- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْضِهِ عَنْهَا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ طلب کیا اور عرض کی: میری ماں فوت ہو گئی ہے اس حال میں کہ اس پر نذر تھی، اس نے اسے پورا نہ کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی جانب سے پورا کر دو۔

2877- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً رَكِبَتْ

الْبَحْرَ فَنَذَرْتُ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا فَنَجَّاهَا اللَّهُ فَلَمْ تَصُمْ حَتَّى مَاتَتْ فَجَاءَتْ ابْنَتُهَا أَوْ أُخْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَصُومَ عَنْهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ بَرِيدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةَ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكْتُ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ قَدْ وَجِبَ أَجْرُكَ وَرَجَعَتْ إِلَيْكَ فِي الْبَيْرَاتِ قَالَتْ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثٍ عَنِّي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے سمندر کا سفر کیا اور اس نے نذرمانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے سلامتی کے ساتھ اس کے سفر کو پایہ تکمیل تک پہنچایا تو وہ ایک مہینہ روزے رکھے گی۔ پس اللہ تعالیٰ نے خیر و عافیت کے ساتھ اسے منزل پر پہنچا دیا اور اس نے روزے نہ رکھے یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئی۔ تو اس کی بیٹی یا اس کی بہن رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے اسے اس کی جانب سے روزے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

احمد بن یونس، زہیر، عبد اللہ بن عطاء نے حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے باپ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: میں نے اپنی ماں کو ایک باندی بطور ہدیہ دی اور اب وہ فوت ہو گئی ہے اور اس نے وہی باندی چھوڑی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق تیرا اجر و ثواب تو ثابت ہو چکا اور وہ باندی تیری طرف میراث میں لوٹ آئی۔ پھر عرض کی: میری ماں فوت ہوئی اس حال میں کہ اس پر مہینے کے روزے بھی تھے۔ آگے حضرت عمرو کی حدیث کی مثل بیان کی۔

بَاب مَا جَاءَ فِي سَنِّ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيَّهُ

اس کا بیان کہ جو فوت ہو اس حال میں کہ اس پر روزے ہوں

تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھے

2878۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ النَّعْنَعِيِّ عَنِ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي النَّجْدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ عَلَى أُمَّهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دِينَ أَكُنْتُ قَاضِيَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَذَيْنُ اللَّهِ أَحْسَنُ أَنْ يُقْضَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: بے شک اس کی ماں پر ایک مہینے کے روزے تھے، کیا میں انہیں اس کی طرف سے رکھ سکتی ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کر دیتی؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قرض زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔

2879۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اس حال میں ہو کہ اس پر روزے ہوں تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزے رکھے۔ (1)

بَاب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ

اس کا بیان جس کے سبب نذر پوری کرنے کا حکم دیا جاتا ہے

2880۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ أَبُو قَدَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى رَأْسِكَ بِالذِّقِّ قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكَ قَالَتْ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا مَكَانٌ كَانَ يَذْبَحُ فِيهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ لِيَصْنِمَ قَالَتْ لَا قَالَ لِيَوْثِنَ قَالَتْ لَا قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكَ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں نے نذر مانی ہے کہ میں آپ کے سر پر (یعنی آپ ﷺ کے سامنے) دف بجاؤں گی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی نذر پوری کر لے۔ پھر اس نے عرض کی: میں نے نذر مانی ہے کہ میں فلاں فلاں جگہ پر ذبح کروں گی جہاں عہد جاہلیت میں لوگ ذبح کرتے تھے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: (کیا تو نے) صنم (ایسی تصویر جو بغیر بدن کے ہو۔ مراد بت ہے) کے لیے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے اس نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (کیا تو نے) وثن (ایسی صورت جس کا جشم مٹی، لکڑی اور پتھر سے آدمی کی صورت کی مثل بنا ہوا ہو۔ مراد بت کے لیے) ذبح کرنے کی نذر مانی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی نذر پوری کر لے۔

2881۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّمَّاحِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَسْحَرَ ابْنًا بِبُؤَانَةٍ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ ابْنًا بِبُؤَانَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوا لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيهَا عَيْدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالُوا لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْفِي بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرِي مَعْصِيَةَ اللَّهِ وَلَا لِيَمَانِيَّةٍ لَكَ ابْنُ آدَمَ

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک آدمی نے بوآنہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی۔ پھر وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے بوآنہ کے مقام پر اونٹ

ذبح کرنے کی نذر مانی ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے پوچھا: کیا اس میں زمانہ جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی عبادت کی جاتی تھی؟ صحابہ کرام نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس میں عہد جاہلیت کی عیدوں میں سے کوئی عید تھی؟ (عید سے مراد میلہ وغیرہ ہے) صحابہ کرام نے عرض کی: نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی نذر پوری کر لے کیونکہ ایسی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ کی معصیت میں ہو اور نہ ایسی شے کے بارے میں نذر ہوتی ہے جس کا انسان مالک نہ ہو۔

2882۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مِقْسِمِ الثَّقَفِيِّ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ حَدَّثَنِي سَارَةُ بِنْتُ مِقْسِمِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهَا سَمِعَتْ مَيْمُونَةَ بِنْتَ كَرْدَمٍ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي فِي حِجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلْتُ أَبْدَاهُ بَصْرِي فَبَدْنَا إِلَيْهِ أَبِي وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ مَعَهُ دِرَّةٌ كَدِرَةٌ الْكُتَابِ فَسَمِعْتُ الْأَعْرَابَ وَالنَّاسَ يَقُولُونَ الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ فَبَدْنَا إِلَيْهِ أَبِي فَأَخَذَ بِقَدَمِهِ قَالَتْ فَأَقْرَأَهُ وَوَقَفَ فَاسْتَمَعَ مِنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ إِنْ وُلِدَ لِي وَلَدٌ ذَكَرَهُ أَنْ أَنْحَرَ عَلَى رَأْسِ بُوَانَةَ فِي عَقَبَةِ مِنَ الشَّيْءِ عِدَّةً مِنَ الْغَنَمِ قَالَ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهَا قَالَتْ خَنَسِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ بِهَا مِنَ الْأَوْثَانِ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ فَأَوْفِ بِمَا نَذَرْتَ بِهِ اللَّهُ قَالَتْ فَجَبَعَهَا فَجَعَلَ يَذْبَحُهَا فَأَنْفَلْتُ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَوْفِ عَنِّي نَذْرِي فَظَفَرَهَا فَذَبَحَهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَبِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتَ كَرْدَمٍ بِنِ سَفِيَانَ عَنْ أَبِيهَا نَحْوَهُ مُخْتَصَرٌ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ هَلْ بِهَا وَشَىءٌ أَوْ عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ لَا قُلْتُ إِنَّ أُمَّي هَذِهِ عَلَيْهَا نَذْرٌ وَمَشَى أَفَاقِصِيهِ عَنْهَا وَرُبَّمَا قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ أَنْقَضِيهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ،

سارہ بنت مقسم ثقفی نے بیان کیا ہے کہ اس نے میمونہ بنت کردم کو سنا کہ اس نے بیان کیا: میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے حجۃ الوداع کے وقت نکلی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور میں نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ پس میں آپ کو اپنی نگاہ لگا کر دیکھنے لگی (یعنی ٹکلی باندھے دیکھنے لگی)۔ پس میرا باپ آپ ﷺ کے قریب ہوا اور آنحالیکہ آپ ﷺ اپنی ناقہ پر سوار تھے اور آپ کے پاس کتاب کے درہ کی مثل درہ تھا اور میں نے اعرابیوں اور لوگوں سے سنا وہ کہہ رہے تھے کوڑے سے بچو (جس کے پڑنے سے طب طب آواز نکلتی ہے)۔ پس میرا باپ آپ کے قریب ہوا اور آپ ﷺ کے قدم مبارک پکڑ لیے اور آپ کی رسالت کا اقرار کیا اور ٹھہر گیا۔ پھر انہوں نے آپ کے ارشادات سے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے نذر مانی ہے کہ اگر میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو میں بوانہ کے کنارے شایا کی گھائی میں کئی بکریاں ذبح کروں گا۔ عبد اللہ بن یزید نے کہا: ہے میں نہیں جانتا مگر یہ کہ میمونہ نے پچاس بکریوں کا ذکر کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وہاں پر بتوں میں سے کوئی بت نصب ہے؟ عرض کی: نہیں۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے

پورا کر جو تو نے اللہ تعالیٰ کے لیے نذر مانی ہے۔ میمونہ نے بیان کیا: پھر میرے باپ نے بکریوں کو جمع کیا اور انہیں ذبح کرنا شروع کر دیا اور ان میں سے ایک بکری بھاگ گئی اور انہوں نے اسے تلاش کیا۔ اور یہ کہنے لگے: اے اللہ! میری جانب سے میری نذر کو پورا فرما لے۔ چنانچہ وہ اسے پانے میں کامیاب ہو گئے اور پھر اسے ذبح کر دیا۔

محمد بن بشار، ابو بکر حنفی، عبد الحمید بن جعفر نے عمرو بن شعیب عن میمونہ بنت کرم بن سفیان عن ایہا کی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے اور اس سے کچھ مختصر ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہاں پر کوئی بت ہے یا زمانہ جاہلیت کے میلوں میں سے وہاں کوئی میلہ لگتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ میں نے کہا: میری اس ماں پر نذر ہے اور پیدل چلنا ہے کیا میں اس کی طرف سے اسے پورا کر سکتی ہوں؟ اور بسا اوقات ابن بشار نے کہا: میں اسے اس کی جانب سے پورا کر دوں۔ تو آپ نے فرمایا: ہاں۔

بَابُ فِي النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ (ایسی چیزوں کے بارے میں نذر کا بیان جن کا وہ مالک نہ ہو)

2883۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عَقِيلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجَةِ قَالَ فَأَسْرَأَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ فِي وَثَاقٍ وَثَاقِي وَالثَّبِي ﷺ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَلَامَةً تَأْخُذُنِي وَتَأْخُذُ سَابِقَةَ الْحَاجَةِ قَالَ نَأْخُذُكَ بِجَرِيرَةِ حُلْفَتَيْكَ لَقِيفٍ قَالَ وَكَانَ لَقِيفٌ قَدْ أَسْرَأَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَقَدْ قَالَ فِيمَا قَالَ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوْ قَالَ وَقَدْ أَسْلَمْتُ فَلَمَّا مَضَى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فَهَيْتُ هَذَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى نَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ رَجِيمًا رَفِيقًا فَجَعَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفَلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي إِنِّي ضَنَانٌ فَاسْقِنِي قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَذِهِ حَاجَتُكَ أَوْ قَالَ هَذِهِ حَاجَتُهُ فَقَوَدَى الرَّجُلُ بَعْدَ بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَحَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَضْبَاءَ لِرَجُلِهِ قَالَ فَأَغَارَ الْمَشْرُكُونَ عَلَى سَرِيرِ الْمَدِينَةِ فَذَهَبُوا بِالْعَضْبَاءِ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهَا وَأَسْرَأَ امْرَأَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا كَانَ اللَّيْلُ يُرِيحُونَ إِبْلَهُمْ فِي أَقْنِيَّتِهِمْ قَالَ فَتَوَمَّوْا لَيْلَةً وَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَجَعَلَتْ لَا تَضَعُ يَدَهَا عَلَى بَعِيرٍ إِلَّا رَغَا حَتَّى أَتَتْ عَلَى الْعَضْبَاءِ قَالَ فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذُلُولٍ مُجْرَسَةٍ قَالَ فَرَكِبَتْهَا ثُمَّ جَعَلَتْ يَلِيهَا إِنَّ نَجَاهَا اللَّهُ لَتَتَحَرَّ نَهَا قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ عَرَفَتْ النَّاقَةَ نَاقَةَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجِئَتْ بِهَا وَأَخْبَرَ بِئَذْرِهَا فَقَالَ بِئْسَ مَا جَزَيْتَهَا أَوْ جَزَيْتَهَا إِنَّ اللَّهَ أَنْجَاهَا عَلَيْهَا لَتَتَحَرَّ نَهَا لَوْ فَاءَ لِنَذْرِ رِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْمَرْأَةُ هَذِهِ امْرَأَةُ أَبِي ذَرٍّ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ عضباء (اونٹنی) بنی عقیل کے ایک آدمی کی تھی اور وہ حاجیوں کے آگے آگے چلنے والی تھی۔ بیان کیا کہ اس آدمی کو قید کر لیا گیا اور بیڑیاں پہنا کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ اور حضور

نبی مکرم ﷺ ایک گدھے پر سوار تھے اور اپنے اوپر چادر لیے ہوئے تھے۔ تو اس نے کہا: اے محمد! (ﷺ) کیونکر تم مجھے پکڑتے ہو اور اسے پکڑ رہے ہو جو حاجیوں کے آگے چلتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم تجھے تیرے حلیف بنی ثقیف کے جرم کی وجہ سے پکڑ رہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ بنی ثقیف نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے دو آدمی قید کر رکھے تھے۔ پس اسی دوران باتوں باتوں میں اس نے کہہ دیا میں مسلمان ہوں یا کہا: میں نے اسلام قبول کر لیا۔ لیکن حضور نبی کریم ﷺ آگے تشریف لے گئے۔

ابوداؤد نے کہا: میں نے محمد بن عیسیٰ سے یہ سنا ہے کہ اس نے آپ ﷺ کو بلانا شروع کیا۔ اے محمد! (ﷺ) اے محمد! (ﷺ) اور حضور نبی کریم ﷺ بڑے رحیم اور نرم دل تھے۔ آپ ﷺ اس کی طرف لوٹ آئے اور فرمایا: تیرا کیا کام ہے؟ اس نے کہا: میں مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو یہ اس وقت کہتا جب تو اپنے معاملے کا خود مالک تھا (یعنی ہماری گرفت میں نہ آیا تھا) تو کلی طور پر نجات اور فلاح پا جاتا۔

ابوداؤد نے کہا: پھر میں سلیمان کی حدیث کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اس نے کہا: اے محمد! (ﷺ) میں بھوکا ہوں تم مجھے کھانا کھلاؤ، میں پیاسا ہوں تم مجھے پانی پلاؤ۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پس یہی تیری حاجت ہے۔ یا فرمایا: یہی اس کی حاجت اور ضرورت ہے۔ پھر اس آدمی کو دو آدمیوں کا فدیہ بنایا گیا (یعنی ان دو کے بدلے اسے آزاد کر دیا گیا) اور رسول اللہ ﷺ نے عضباء کو اپنی سواری کے لیے روک لیا۔ پھر مشرکین نے مدینہ طیبہ کے جانوروں (مراد چرنے والے اونٹ) پر ڈاکہ ڈالا اور وہ عضباء کو لے گئے۔ جب وہ اونٹوں کو لے کر گئے تو ساتھ ہی انہوں نے مسلمانوں کی ایک عورت کو بھی قیدی بنا لیا اور جب رات ہوتی تو وہ اپنے اونٹ اپنے میدانوں میں راحت و آرام کے لیے چھوڑ دیتے تھے۔ پس ایک رات انہیں سلا دیا گیا اور وہ عورت اٹھی اور اس نے اپنا ہاتھ جس اونٹ پر بھی رکھا وہ ڈکارنے لگا (یعنی آواز نکالنے لگا) یہاں تک کہ وہ عورت عضباء کے پاس آگئی۔ پس وہ مطیع اور سواری کے لیے انتہائی مناسب اور تجربہ کار اونٹنی کے پاس آئی اور اس پر سوار ہو گئی۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے اوپر یہ نذرمانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے (دشمن کی قید اور گرفت سے) نجات عطا فرمائی تو وہ اس اونٹنی کو ضرور ذبح کرے گی۔ پس جب وہ عورت مدینہ طیبہ آئی تو اونٹنی کو پہچان لیا گیا کہ یہ تو حضور نبی مکرم ﷺ کی اونٹنی ہے۔ چنانچہ حضور نبی مکرم ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور اسے لایا گیا اور اس کی نذر کے بارے آپ کو مطلع کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اسے کتنی بری جزادی ہے۔ یا فرمایا: اس نے اسے بری جزادی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اس پر نجات دی تو وہ اسے ضرور ذبح کرے گی۔ اللہ تعالیٰ کی معصیت اور گناہ میں کسی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ایسی شے جس کا انسان مالک نہیں ہوتا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ وہ عورت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی۔

بَابُ فِيمَنْ نَذَرَ أَنْ يَتَّصِدَّقَ بِمَالِهِ (اس کا بیان جس نے اپنا مال صدقہ کرنے کی نذرمانی)

2884۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَابْنُ الشَّيْخِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَخْلِدَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرُكَ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَيْبَ عَلَيْهِ إِنِّي أَخْلِدُ مِنْ مَالِي قَدْ كَرِهْتُ نَحْوَكَ إِلَى خَيْرِكَ (1)

عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن کعب اور یہی حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے ان کے قائد تھے جب کہ وہ نابینا ہو گئے، نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! شک میری توبہ کا تقاضا ہے کہ میں اپنے مال سے فارغ ہو جاؤں اور وہ مال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرّم ﷺ کے لیے صدقہ کر دوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے لیے کچھ مال روک لے اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ تو پھر میں نے عرض کی: میں اپنا وہ حصہ روک لیتا ہوں جو خیر میں ہے۔

احمد بن صالح، ابن وہب، یونس نے ابن شہاب سے عبد اللہ بن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت ان کی توجہ قبول ہوئی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ میں اپنے مال سے فارغ ہونا چاہتا ہوں پھر آگے خیر تک اسی طرح حدیث ذکر کی۔

2885- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْ أَبُو لُبَابَةَ أَوْ مَنْ شَاءَ اللَّهُ إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي أَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ وَأَنْ أَخْلِدَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً قَالَ يُجْزِئُ عَنكَ الثُّلُثُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو لُبَابَةَ قَدْ كَرِهَ مَعْنَاهُ وَالْقِصَّةُ لِأَبِي لُبَابَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ بَعْضِ بَنِي السَّائِبِ ابْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَرَوَاهُ الرَّيْثِيُّ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ مِثْلَهُ (2)

حضرت ابن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی، یا ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے یا اس نے جسے اللہ تعالیٰ نے چاہا: بے شک میری توبہ کا تقاضا ہے کہ میں اپنی قوم کا وہ گھر چھوڑ دوں جس گھر میں میں اس گناہ میں واقع ہوا ہوں اور میں اپنے تمام مال سے فارغ ہو کر اسے صدقہ کر دوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری جانب سے تہائی مال کا صدقہ کافی ہوگا۔

محمد بن متوکل، عبدالرزاق، معمر نے زہری سے ابن کعب بن مالک نے بیان کیا ہے کہ (وہ) حضرت ابولبابہ تھے۔ آگے

1- حدیثنا احمد بن صالح انصاری مطبوعہ بیروت میں ہے۔

2- حدیث نمبر 2885 صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

ان کا سارا واقعہ بیان کیا۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اسے یونس نے ابن شہاب عن بعض بنی سائب ابن ابی لبابہ کی سند سے روایت کیا ہے اور اسے زبیدی نے زہری عن حسین بن السائب بن ابی لبابہ کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

2886۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي قِصَّتِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي إِلَى اللَّهِ أَنْ أَخْرُجَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَدَقَةٌ قَالَ لَا قُلْتُ فَنِصْفُهُ قَالَ لَا قُلْتُ فَشُدُّهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فِرَانِي سَأَمْسِكُ سَهْبِي مِنْ خَيْبَرَ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے ان کے قصہ میں بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری توبہ کا تقاضا یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال سے اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کے لیے صدقہ کرتے ہوئے نکل جاؤں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر میں نے عرض کی: کیا نصف مال صدقہ کر دوں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں۔ تو میں نے عرض کی: میں اپنے مال میں سے خیر کا حصہ روک لوں گا۔

فائدہ: یہ جملہ روایات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ صدقہ و خیرات کرتے وقت اس امر کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ اس کے نتیجہ میں انسان اپنی بنیادی حاجات کے لیے کسی کا محتاج نہ ہو جائے اور افراد خانہ بھیک مانگنے پر مجبور نہ ہو جائیں۔ اسی لیے آپ ﷺ نے تہائی مال سے صدقہ کی اجازت عطا فرمائی۔

بَاب مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ (اس کا بیان جس نے ایسی نذر مانی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا)

2887۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التَّنِيسِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَبِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَبِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَبِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلَيْفَ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ وَكَيْفَ وَغَيْرُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْهِنْدِ أَوْ قَفُورَةَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسی نذر مانی جسے اس نے معین نہ کیا تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اور جس نے معصیت و نافرمانی میں کوئی نذر مانی تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی نذر مانی جسے وہ پورا کرنے کی طاقت نہ رکھتا تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی نذر مانی جسے پورا کرنے کی طاقت وہ رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو کعب وغیرہ نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے موقوف علی ابن عباس رضی اللہ عنہما

ذکر کیا ہے۔

بَاب مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَبِّهِ (اس کا بیان جس نے ایسی نذر مانی جسے اس نے معین نہیں کیا)
2888۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي
كَعْبُ بْنُ عُلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ قَالَ
أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ عَثْرُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ 1، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ
سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي بَنَ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي
الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

ابو داؤد نے کہا ہے: اسے عمرو بن حارث نے کعب بن علقمہ عن ابن شماسہ عن عقبہ رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے۔
محمد بن عوف نے بیان کیا ہے کہ سعید بن حکم نے انہیں بتایا کہ ہمیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہ مجھے کعب بن علقمہ نے
بیان کیا کہ انہوں نے ابن شماسہ عن ابی الخیر عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی کی مثل سنا ہے۔

بَاب مَنْ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ

جس نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی پھر اسلام قبول کر لیا اس کے حکم کا بیان

2889۔ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْفِ بِنَذْرِكَ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک میں نے زمانہ جاہلیت میں
نذر مانی تھی کہ میں رات کے وقت مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا۔ تو اب میرے لیے کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے انہیں
فرمایا: تم اپنی نذر پوری کرو۔

1۔ قال ابو داؤد ما عن عقبہ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْبَيْعِ (خرید و فروخت کے احکام کا بیان)

بَابُ فِي التِّجَارَةِ يُخَالِطُهَا الْخَلْفُ وَاللَّغْوُ

اس کا بیان کہ تجارت (خرید و فروخت) میں قسم اور لایعنی گفتگو کی آمیزش ہوتی ہے

2890۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي عَرَزَةَ قَالَ كُنَّا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَسْتَسِي السَّمَايَةَ فَمَرَّبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَنَا بِاسْمِهِ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّجَارِ إِنَّ الْبَيْعَ يَخْضُرُ وَاللَّغْوُ وَالْخَلْفُ فَشُيْبُوهُ بِالصَّدَقَةِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَيْسَى الْبِسْطَامِيُّ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّهْرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ وَعَاصِمَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي عَرَزَةَ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَخْضُرُ وَالْخَلْفُ وَاللَّغْوُ وَالْكَذِبُ

قیس بن ابی غرزہ نے بیان کیا ہے کہ ہم (خرید و فروخت (سوداگری) کرنے والے لوگ) رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ساسرہ (سما کی جمع ہے، اس کا معنی دلال ہے) کہلاتے تھے۔ پس ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ہمارا ایسا نام رکھا جو اس سے زیادہ خوبصورت ہے۔ سو آپ ﷺ نے فرمایا: اے گروہ تجار! بے شک خرید و فروخت میں فضول گفتگو اور قسم بھی شامل ہو جاتی ہے۔ پس تم اسے صدقہ کے ساتھ ملا دو (یعنی ان لغویات اور قسموں کے کفارہ کے طور پر مال تجارت سے صدقہ دیا کرو)

حسین بن عیسیٰ البسطامی، حامد بن یحییٰ، عبداللہ بن محمد الزہری ان تمام نے کہا ہے کہ ہمیں سفیان نے جامع بن ابی راشد اور عبدالملک بن اعین اور عاصم سے اور انہوں نے ابو وائل عن قیس بن ابی غرزہ کی سند سے اسی کے ہم معنی بیان کیا ہے۔ اور اس میں یہ بیان کیا ہے کہ بیع میں جھوٹ اور قسم شامل ہو جاتے ہیں۔ اور عبداللہ زہری نے لغو اور جھوٹ کا ذکر کیا ہے۔

فائدہ: عام طور پر کاروباری افراد کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنا مال فروخت کرنے کے لیے اور اس کی کوالٹی پر مشتری کو مطمئن کرنے کے لیے ایسی گفتگو بھی کرتے ہیں جس کا اصل بیع سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور بار بار قسم بھی اٹھاتے ہیں۔ یہ دونوں امر ناپسندیدہ ہیں اور مال سے برکت کو ختم کرنے کا سبب ہیں۔ اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ عادت جو غلطیاں صادر ہو جاتی ہیں اور مال میں ان کی وجہ سے جو بے برکتی پیدا ہو جاتی ہے اس نحوست کو ختم کرنے کے لیے مال سے صدقہ و خیرات کیا کرو۔ لیکن اس سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مال تجارت پر اس کے سوا اور کوئی زکوٰۃ نہیں۔ اس کے احکام کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکے ہیں۔

بَابِ فِي اسْتِحْرَاجِ الْمَعَادِنِ (معادن نکالنے کا بیان)

2891 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَزِمَ غَرِيبًا لَهُ بَعْشَرَةٌ دَنَابِيرَ قَقَالٍ وَاللَّهِ مَا أَقَارُكَ حَتَّى تَقْضِيَنِي أَوْ تَأْتِيَنِي بِحَبِيلٍ فَتَحْتَلَّ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَاتَاهُ بِقَدْرِ مَا وَعَدَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَيْنَ أَصَبْتَ هَذَا الذَّهَبَ قَالَ مِنْ مَعْدِنٍ قَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهَا لَيْسَ فِيهَا خَيْرٌ قَقْضَاهَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنے مقروض کو پکڑ لیا۔ اس کے دس دینار اس کے ذمہ قرض تھے اور اس نے کہا: قسم بخدا! میں تجھے نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ تو میرا قرض ادا کر دے یا مجھے کوئی کفیل اور ضامن دے دے۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی کفالت اٹھالی۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت میں لے کر حاضر ہو گیا جس کا اس نے آپ ﷺ سے وعدہ کیا تھا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا: تو نے یہ سونا کہاں سے حاصل کیا ہے؟ اس نے کہا: معدن (کان) سے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیں اس کی کوئی حاجت نہیں ہے اور نہ اس میں کوئی خیر اور بھلائی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی جانب سے قرض خود ادا فرما دیا۔

بَابِ فِي اجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ (شبهات سے اجتناب کرنے کا بیان)

2892 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الثُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ وَلَا أَسْمَعُ أَحَدًا بَعْدَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْحَلَالَ بَيْنَ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ وَأَحْيَانًا يَقُولُ مُشْتَبِهَةٌ وَسَافِرٌ لَكُمْ فِي ذَلِكَ مَثَلًا إِنَّ اللَّهَ حَتَّى حَتَّى وَإِنَّ حَتَّى اللَّهُ مَا حَرَّمَ 2، وَإِنَّهُ مَنْ يَزْعِمُ حَوْلَ الْحَيِّ يُوشِكُ أَنْ يُخَالِطَهُ وَإِنَّهُ مَنْ يُخَالِطُ الرَّبِيَّةَ يُوشِكُ أَنْ يَجْسَمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْسَى حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الثُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ عِرْضَهُ وَدِينَهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ

حضرت شعبی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان کے بعد کسی سے نہیں سنا۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے بلاشبہ حلال واضح اور بین ہے اور بے شک حرام بھی بین ہے اور ان دونوں کے درمیان امور مشتبہات ہیں اور کبھی کبھی مشتبہتہ کہتے تھے (یہ شیخ کے کسی تلمیذ کے الفاظ ہیں) کہ میں آپ کے لیے حدیث بیان کرتا ہوں: بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ حدیں مقرر کر رکھی ہیں (جیسا کہ محفوظ چراگاہ ہوتی ہے) اور بے شک اللہ تعالیٰ کی محفوظ چراگاہ وہ چیزیں ہیں جو اس نے حرام قرار دی ہیں اور بے شک جو (جانور) چراگاہ کے ارد گرد چرتا ہے قریب ہے

1- ایک لڑکی میں لکھ نہیں ہے۔

2- ایک لڑکی میں ماخرہ کے بھائے متعارفہ ہے۔

کہ وہ اس کے اندر داخل ہو جائے۔ اور بے شک جو آدمی مشکوک اور مشتبہ (یعنی ایسا کام جس کے حرام یا حلال ہونے کا حکم واضح نہ ہو) کام کر لیتا ہے تو قریب ہے کہ وہ (حرام کے ارتکاب کی بھی) جرأت کرے۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ، زکریا نے عامر شیبی سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر سے سنا ہے۔ انہوں نے بیان کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ بیان فرمایا: ان دونوں کے درمیان مشتبہات امور ہیں۔ جنہیں لوگوں میں سے اکثر نہیں جانتے۔ پس جو کوئی شبہات سے بچتا رہا اس نے اپنی عزت اور اپنے دین کو بچالیا اور جو کوئی شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں واقع ہو گیا (یعنی جو کوئی شبہات سے اجتناب نہیں کرتا وہ فعل حرام کا بھی ارتکاب کر بیٹھتا ہے)۔

2893۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي خَدِجَةَ يَقُولُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ مِنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي خَدِجَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الزَّنَاقِينَ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ قَالَ ابْنُ عَيْسَى أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ضرور ایک زمانہ آئے گا جس میں کوئی باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہ سود کھائے گا اور اگر اس نے سود نہ کھایا تو سود کا اثر اسے ضرور پہنچے گا۔ اور ابن عیسیٰ نے کہا ہے: اس کا غبار اسے پہنچے گا (یعنی اگر وہ حقیقی سود کھانے سے محفوظ بھی رہا تب بھی کسی عقد ربا کا شاہد ہونے یا سود کھانے والے کی دعوت طعام میں شریک ہونے یا اس کی جانب سے کوئی تحفہ یا ہدیہ پیش کرنے کی وجہ سے کچھ نہ کچھ یہ ضرور اس سے متاثر ہوگا)۔

2894۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُصِي الْحَافِرَ أَوْسَعُ مِنْ قَبْلِ رَجُلِيهِ أَوْسَعُ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ فَلَمَّا رَجَعُ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي امْرَأَةٍ فَجَاءَ وَجِئِي بِالطَّعَامِ فَوَضَعَهَا يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنَظَرَ أَبَاؤُنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلُوكُ لُقْمَةً فِي فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أَخَذْتُ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلْتُ الْمَرْأَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسَلْتُ إِلَى الْبَقِيعِ يَشْتَرِي لِي شَاةً فَلَمْ أَجِدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارِي قَدْ اشْتَرَى شَاةً أَنْ أُرْسِلَ إِلَيْهَا بِشَيْنِهَا فَلَمْ يُوْجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطْعِمِيهِ الْأَسَارَى

عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے اور انہوں نے انصار میں سے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ قبر پر تشریف فرما ہیں اور آپ قبر کھودنے والے کو نصیحت فرما رہے ہیں کہ تو قبر کو اس کے پاؤں کی جانب سے کھلا کر اور تو اسے سر کی جانب سے کھلا کر۔ پس جب آپ

ﷺ واپس لوٹے تو ایک عورت کی جانب سے دعوت دینے والا آپ کو لینے کے لیے آگے بڑھا۔ پس آپ ﷺ اس کے ساتھ تشریف لائے اور (آپ کے سامنے) کھانا پیش کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے کھانے پر ہاتھ رکھا۔ پھر دوسرے لوگوں نے بھی ہاتھ بڑھائے اور انہوں نے کھانا تناول کیا۔ پس ہمارے آباء نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنے منہ میں لقمہ چبا رہے ہیں اور پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں یہ ایسی بکری کا گوشت محسوس کر رہا ہوں جو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔ پھر اس عورت نے پیغام بھیجا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے بقیع (اور بعض روایات میں نقیع ہے) کی طرف آدمی بھیجا ہے کہ وہاں سے میرے لیے بکری خرید لائے لیکن اسے وہاں سے بکری نہ ملی۔ پھر میں نے اپنے پڑوسی کی جانب آدمی بھیجا درآنحالیکہ اس نے بکری خریدی تھی وہ اس بکری کو اسی قیمت کے عوض میری طرف بھیج دے۔ لیکن وہ بھی (گھر پر) نہ پایا گیا۔ پھر میں نے اس کی بیوی کی طرف پیغام بھیجا اور اس نے وہ بکری میری طرف بھیج دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں نبی مکرم ﷺ کی یہ شان واضح ہو رہی ہے کہ آپ ﷺ نے لقمہ منہ میں ڈالا تو کھانے کی حقیقت کھل کر سامنے آگئی اور آپ نے یہ فرمادیا کہ گوشت ایسی بکری کا ہے جو مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔ حالانکہ عام انسان کی قوت ادراک سے بالاتر ہے۔ دوسری بات یہ کہ بکری دینے والی خاوند کی بیوی تھی جب کہ اسے خرید کر لانے والا خاوند تھا۔ تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مال خاوند کا ہو تو بیوی اس کی رضا اور اجازت کے بغیر اسے فروخت نہیں کر سکتی اور اس کے برعکس صورت بھی اسی طرح ہوگی۔ ورنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کھانے کو ناپسند نہ کرتے اور ضرور تناول فرماتے مگر آپ نے وہ لقمہ چبا یا ضرور، لیکن اسے حلق سے نہیں اتارا بلکہ باہر پھینک دیا۔

بَابِ فِي أَكْلِ الرِّبَا وَمُوكَلِّهِ (سود کھانے اور کھلانے والے کا بیان)

2895- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سَيَّاحٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْلَ الرِّبَا وَمُوكَلِّهَ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، اس کی عقد پر شاہد بننے والے اور اسے لکھنے والے تمام پر لعنت کی ہے۔

بَابِ فِي وَضْعِ الرِّبَا (سود معاف کرنے کا بیان)

2896- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا شَيْبٌ بْنُ عَرَفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ كُلَّ رِبَا مِنْ رَبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَكُمْ رُؤُسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَطْلُبُونَ وَلَا تَطْلَبُونَ أَلَا إِنَّ كُلَّ دَمٍ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضْمَ مِنْهَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَمِيٍّ الْبَطْلِيِّ كَانَ مُسْتَضْعَايَ بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلْتَهُ هَذَا قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ قَالُوا نَعَمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اللَّهُمَّ

اشْهَدُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (1)

حضرت سلیمان بن عمرو نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر یہ کہتے سنا ہے: خبردار! سن لو زمانہ جاہلیت کے تمام سود معاف کر دیے گئے ہیں۔ اب تمہارے لیے صرف تمہارے اصل مال ہیں (وہ لے لو) نہ تم کسی پر ظلم کرو گے اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے گا (یعنی نہ تم کسی سے سود وصول کرو گے اور نہ ہی تم سے سود وصول کیا جائے گا) خبردار! آگاہ رہو، زمانہ جاہلیت کے خونوں میں سے ہر خون معاف کر دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں حارث بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہوں۔ وہ بنی لیث میں دودھ پیتے تھے اور بنی ہذیل نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہاں۔ تین بار آپ نے یہی پوچھا۔ پھر آپ نے تین بار یہ کہا: اے اللہ! گواہ رہنا (ان لوگوں نے اقرار کیا کہ میں نے ان تک تیرا پیغام پہنچا دیا ہے)۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْيَبِينِ فِي الْبَيْعِ (بیع میں قسم کے ناپسندیدہ اور مکروہ ہونے کا بیان)

2897- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّامِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنبَسَةُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلسَّلْعَةِ مَنْفَقَةٌ لِذَبْرِكَةٍ قَالَ ابْنُ الشَّامِ لِلْمُسَيَّبِ وَقَالَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ مجھے ابن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قسم ساز و سامان کو بیچنے کا ذریعہ اور سبب ہے اور برکت کو مٹا دینے والی اور ختم کر دینے والی ہے۔

ابن سرح نے کہا ہے کہ یہ قسم کمائی کو ختم کر دینے والی ہے اور انہوں نے اسے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: مقصود یہ بتانا ہے کہ بے شک خزید و فروخت کرتے وقت قسم کے سبب مال زیادہ بکتا ہے۔ لوگ قسم پر اعتماد کرتے ہوئے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ لیکن قسم جھوٹی ہونے کی صورت میں اس مال اور کمائی سے برکت کو زائل کر دیتی ہے۔ نتیجہ اس سے خاطر خواہ منافع حاصل نہیں ہوتے۔

بَابُ فِي الرَّجْحَانِ فِي الْوُزْنِ وَالْوُزْنِ بِالْأَجْرِ

وزن میں جھکاؤ اور اجرت کے عوض وزن کرنے کا بیان

2898- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَيَّاحِ بْنِ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُؤْدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَرًّا مِنْ هَجْرَ فَأَتَيْنَاهُ بِمَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَا وَنَا بِسَمَاءِ أَوِيلَ

1- قال اللهم هل بلغت الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

فَبِعْنَاهُ وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِينُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَرْجَحُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَرِيبٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِيَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِسَكَّةٍ قَبْلَ أَنْ يُهَاجَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِينُ بِأَجْرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ قَيْسٌ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ وَالْقَوْلُ قَوْلُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَثْمَةَ سَبِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لِشُعْبَةَ خَالَفَكَ سُفْيَانَ قَالَ دَمَعْتَنِي وَبَلَّغْتَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ كُلُّ مَنْ خَالَفَ سُفْيَانَ فَالْقَوْلُ قَوْلُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ أَحْفَظَ مِنِّي

سويد بن قيس نے بیان کیا ہے کہ میں اور مخرفۃ العبدی مقام حجر سے کچھ کپڑا لائے اور ہم اسے لے کر مکہ مکرمہ آ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ پیدل چلتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ہم سے ایک پاجامے کا سودا کیا اور ہم نے وہ آپ ﷺ کو فروخت کر دیا۔ وہیں ایک آدمی اجرت کے عوض وزن کر رہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا تو وزن کر اور اس میں اڑان رکھ (یعنی ترازو کا وہ پلڑا جس میں بیچی جانے والی شے رکھی ہوئی ہے وہ وزن والے پلڑے کے مقابلہ میں جھکا ہوا ہو) حفص بن عمر اور مسلم بن ابراہیم دونوں نے قریب المعنی روایت بیان کی ہے۔ دونوں نے کہا: شعبہ نے سماک بن حرب اور انہوں نے ابوصفوان بن عمیرہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مکہ مکرمہ میں آپ ﷺ کے ہاں سے ہجرت کرنے سے پہلے آیا۔ پھر آگے یہی حدیث ذکر کی اور اس میں یہ الفاظ ذکر نہ کیا: یزین باجر۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اسے قیس نے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے سفیان نے بیان کیا اور قول تو سفیان ہی کا قول ہے (یعنی یہ زیادہ صحیح اور ارجح ہے)۔

ابن ابی رزمہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے سنا ہے کہ ایک آدمی نے شعبہ کو کہا: سفیان نے تمہاری مخالفت کی ہے تو انہوں نے جواب دیا: تو نے میرا دماغ توڑ دیا ہے اور مجھ تک یحییٰ بن معین سے یہ خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے کہا: ہر وہ جس نے سفیان کے خلاف قول کیا تو اس میں سفیان کا قول ہی معتبر ہوگا۔ احمد بن حنبل، وکیع نے شعبہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں (یعنی ان کی قوت حفظ مجھ سے زیادہ تیز ہے)۔

بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ الْمَدِينَةِ

اس کا بیان کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ماپ تو مدینہ طیبہ کا ماپ ہے

2899- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَزْنُ وَزْنُ أَهْلِ مَكَّةَ وَالْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ الْفِرْيَابِيُّ وَأَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ وَافَقَهُمَا فِي الْمَثْنِ وَقَالَ أَبُو أَحْمَدَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَكَانَ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ وَزْنُ الْمَدِينَةِ وَمِكْيَالُ مَكَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَاخْتَلَفَ فِي الْمَثْنِ فِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

میں جانے سے روک دیا گیا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے قرض کی ادائیگی کا انتظار کر کے اس کی رکاوٹ کو زائل کرنے کا اہتمام بھی کیا اور ساتھ ہی اپنی امت کے افراد کو قرض کی ادائیگی کی تاکید بھی فرمائی۔

2901۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَلْتَقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكِبَائِرِ الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَنْهَا أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدْعُ لَهُ قَضَاءً

حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما اپنے باپ کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ان گناہ کبیرہ کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ جس کے ساتھ بندہ اس سے ملاقات کرے وہ یہ ہے کہ آدمی فوت ہو جائے اس حلال میں کہ اس پر قرض ہو اور وہ اسے ادا کرنے کے لیے کوئی مال وغیرہ نہ چھوڑے۔

2902۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي عَلَى رَجُلٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَنْ بِيَّتٍ فَقَالَ أَعْلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ دِينَارًا قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ هُبَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دِينًا فَعَلَى قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شَرِيكَ عَنْ سَيَّاحٍ عَنْ عِكْرِمَةَ رَفَعَهُ قَالَ عُثْمَانُ وَحَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ سَيَّاحٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ اشْتَرَى مِنْ عَيْرِ تَبِيعَا¹، وَلَيْسَ عِنْدَهُ شَيْئُهُ فَأَرْبَحَ فِيهِ فَبَاعَهُ فَتَصَدَّقَ بِالرِّيحِ عَلَى أَرَامِلِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ لَا أَشْتَرِي بَعْدَهَا شَيْئًا إِلَّا وَعِنْدِي شَيْئُهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسے آدمی پر نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے جو اس حال میں فوت ہوتا کہ اس پر قرض ہوتا۔ پس ایک دفعہ ایک میت کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ہاں دو دینار ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی پر نماز جنازہ پڑھ لو۔ پھر حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ دونوں میرے ذمہ ہیں (یعنی اس کی جانب سے میں دو دینار ادا کر دوں گا) راوی کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فتوحات عطا فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہر مومن کے لیے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں۔ پس جس کو قرض چھوڑا تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جس کسی نے مال چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس میں یہ بیان کیا ہے کہ آپ

1۔ ایک لڑکی میں تبیعا کے بجائے بیعا ہے۔

ﷺ نے ایک قافلے سے بچھڑا خریدا (اور بعض روایات میں لفظ بیعاً ہے یعنی آپ ﷺ نے کوئی شے خریدی) اور آپ ﷺ کے پاس اس کے ثمن نہ تھے۔ پھر آپ ﷺ نے اس میں نفع لگایا اور اسے فروخت کر دیا اور حاصل ہونے والا نفع بنی عبدالمطلب کی بیوہ عورتوں پر صدقہ کر دیا اور پھر فرمایا: اس کے بعد میں کوئی شے نہیں خریدوں گا مگر تب ہی جب میرے پاس اس کے ثمن موجود ہوں گے۔

بَابُ فِي الْمَطْلِ (قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کا بیان)

2903۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا اتَّبَعْتُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوشحال اور غنی آدمی کا قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کا کسی خوشحال اور دولت مند آدمی پر حوالہ کیا جائے۔ تو اسے چاہیے کہ وہ حوالہ کو قبول کرے۔

فائدہ: حوالہ سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی کا قرض دوسرے آدمی کے ذمہ ڈال دینا۔ بشرطیکہ قرض خواہ اور جس کے ذمہ قرض سپرد کیا جا رہا ہے وہ دونوں اس پر راضی ہوں۔ مثلاً زید کا قرض بکر کے ذمہ ہو تو وہ اپنے سے اتار کر اسے خالد کے ذمہ ڈال دے اور زید اور خالد دونوں اسے قبول کر لیں۔ بعد ازاں بکر کے ذمہ سے یہ قرض ساقط ہو جائے گا۔ اس مثال میں زید محتال ہے، بکر محیل ہے اور خالد محتال علیہ۔ اور جو عمل انہوں نے کیا ہے وہ حوالہ ہے۔

بَابُ فِي حُسْنِ الْقَضَاءِ (قرض کی اچھی ادائیگی کا بیان)

2904۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرًا فَقُلْتُ لَمْ أَجِدْ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا

رَبَاعِيًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطِهِ قِيَاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹی عمر کا اونٹ بطور قرض لیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس صدقے کے اونٹ آئے۔ تو آپ ﷺ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا کہ میں اس آدمی کو اسی طرح کا چھوٹا اونٹ دے دوں۔ تو میں نے عرض کی: میں نے ان میں کوئی اونٹ نہیں پایا، مگر عمدہ اونٹ جس کی عمر چھ برس مکمل ہو چکی ہے (یعنی چھوٹی عمر کا کوئی اونٹ ان میں نہیں) تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے وہی عطا کر دو کیونکہ لوگوں میں سے اچھے وہ ہیں جن کی قرض کی ادائیگی کا انداز اچھا ہو۔

فائدہ: قرض کی ادائیگی کا حسن اسی میں ہے کہ ایک تو قرض بروقت ادا کیا جائے اور پھر جس طرح کی چیز لی ہو تو کوشش یہ ہو کہ اس سے اچھی اور عمدہ چیز واپس کی جائے، یا پھر بعینہ اسی طرح کی چیز دی جائے۔ لیکن اس سے ادنیٰ اور گھٹیا چیز دینا مناسب اور درست نہیں۔

2905۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُعَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي

مخارب بن دثار نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو سنا، انہوں نے بیان کیا: میرا حضور نبی کریم ﷺ پر قرض تھا۔ تو آپ ﷺ نے وہ مجھے ادا فرمایا اور پھر اس سے زائد بھی عطا فرمایا۔

بَابُ فِي الصَّرْفِ (بَيْعٍ صَرَفٍ كَابِيَانِ)

2906۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالذَّهَبِ بِالنُّورِقِ 1 رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرِّ بِالدُّبُرِّ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرِ بِالشَّمْرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چاندی کے عوض سونا بیچنے میں ربا ہے مگر جبکہ یہ نقد و نقد ہو (ہاء بمعنی خذ ہے یعنی بائع اور مشتری میں سے ہر ایک کہے یہ لو۔ یعنی ایک ہاتھ سے لے دوسرے سے دے) اور گندم کی بیع کرنا گندم کے عوض اس میں ربا ہے مگر جب کہ یہ نقد و نقد ہو اور کھجور کے عوض کھجور بیچنے میں ربا ہے مگر جب کہ یہ نقد و نقد ہو اور جو کی بیع کرنا جو کے عوض اس میں ربا ہے مگر جب کہ یہ نقد و نقد ہو۔

فائدہ: بیع صرف سے مراد سونے چاندی کے عوض سونے چاندی کی بیع کرنا ہے۔ بشرطیکہ متعاقدین مجلس عقد میں بیع اور ثمن دونوں پر قبضہ کر لیں۔

2907۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الذَّهَبُ بِالدَّهَبِ تَبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تَبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْبُرُّ بِالدُّبُرِّ مُدِّيٌّ بِمُدِّيٍّ وَالسَّعِيرُ بِالسَّعِيرِ مُدِّيٌّ بِمُدِّيٍّ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مُدِّيٌّ بِمُدِّيٍّ وَالْبِدْحُ بِالْبِدْحِ مُدِّيٌّ بِمُدِّيٍّ فَمَنْ زَادَ أَوْ زَادَ فَقَدْ أَرَبَى وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ أَكْثَرُهَا يَدَا يَيْدٍ وَأَمَّا نَسِيئَةٌ فَلَا وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْبُرِّ بِالسَّعِيرِ وَالسَّعِيرُ أَكْثَرُهَا يَدَا يَيْدٍ وَأَمَّا نَسِيئَةٌ فَلَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ بِإِسْنَادِهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ وَزَادَ قَالَ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبَيْعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدَا يَيْدٍ

حضرت عباده بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کے عوض سونے کی بیع جائز ہے چاہے سونے کی پتری ہو یا اس کا عین (خالص سونا جب کہ اسے گھرانہ گیا ہو تمبر کہلاتا ہے اور سونا گھڑے جانے کے بعد

1۔ ایک نوز میں بالفیضة ہے۔

عین کہلاتا ہے) اور چاندی کی بیع چاندی کے عوض جائز ہے اس کی پتیاں ہوں یا اس کا عین۔ اور گندم کی بیع گندم کے عوض جائز ہے یعنی ایک مُد کی بیع ایک مُد کے عوض۔ اور جو کی بیع جو کے عوض جائز ہے یعنی مُد کے بیع مُد کے عوض۔ اور کھجور کی بیع کھجور کے عوض جائز ہے یعنی مُد کی بیع مُد کے عوض۔ اور نمک کی بیع نمک کے عوض جائز ہے یعنی مُد کی بیع مُد کے عوض اور جس کسی نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود دیا یا سود لیا۔ اور چاندی کے عوض سونے کی بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں درآنحالیکہ چاندی دونوں میں سے زیادہ ہو (بشرطیکہ) یہ بیع ہاتھوں ہاتھ ہو (یعنی ایک ہاتھ سے لے کر دوسرے سے دے) لیکن اگر یہ ادھار ہو، تو پھر یہ بیع جائز نہیں اور جو کے عوض گندم بیچنے میں کوئی حرج نہیں درآنحالیکہ جو کی مقدار زیادہ ہو بشرطیکہ نقد و نقد ہو اور اگر ادھار ہو تو پھر یہ بیع جائز نہیں۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو سعید بن ابی عمرو، اور ہشام دستوائی نے قتادہ عن مسلم بن یسار کی سند سے بیان کیا ہے۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، کعب، سفیان نے خالد سے انہوں نے ابی قلابہ سے، انہوں نے ابوالاشعث صنعانی سے اور انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے یہی خبر کچھ کمی و بیشی کے ساتھ بیان کی ہے اور اس میں اتنا زائد ہے کہ جب بیع میں یہ جملہ اصناف مختلف ہو جائیں تو پھر تم جس طرح چاہو بیع کرو، بشرطیکہ وہ نقد و نقد ہو۔

بَابُ فِي حَلِيَّةِ السَّيْفِ تَبَاعًا بِالذَّارِهِمِ

اس کا بیان کہ تلوار کے دستے پر لگا ہوا زیور در اہم کے عوض بیجا جاسکتا ہے

2908۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى وَأَبُوبَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنْشِ عَنْ فَصَالَةَ بِنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ أَبِي النَّبِيِّ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ بَقْلًا دَقَّةً فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرُّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبْنُ مَنِيعٍ فِيهَا خَرُّ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ ابْتِاعَهَا رَجُلٌ بِتِسْعَةِ دَنَانِيرٍ أَوْ بِسَبْعَةِ دَنَانِيرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حَتَّى تُسَيِّزَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حَتَّى تُسَيِّزَ بَيْنَهُمَا قَالَ فَرَدَّهَا حَتَّى تُسَيِّزَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَيْسَى أَرَدْتُ التَّجَارَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ الْحِجَارَةَ فَغَيْرُهُ فَقَالَ التَّجَارَةَ

حضرت فضالہ بن عبید نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس فتح خیبر کے سال ایک ہار لایا گیا، اس میں سونا اور نگینے تھے۔ ابوبکر اور ابن منیع دونوں نے کہا ہے کہ اس میں نگینے سونے کے ساتھ ڈھانپے ہوئے تھے۔ ایک آدمی نے اسے نو یا سات دینار کا خرید تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بیع درست نہیں، یہاں تک کہ تو سونا اور نگینے الگ الگ کر دے۔ تو اس آدمی نے عرض کی: میں نے تو ارادہ ہی صرف پتھروں (نگینوں) کا کیا تھا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بیع درست نہیں یہاں تک کہ تو ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر دے۔ راوی فرماتے ہیں کہ آدمی نے وہ ہار واپس لوٹا دیا۔ یہاں تک کہ سونے اور نگینوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا گیا۔ ابن عیسیٰ نے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں کہ میں نے تو تجارت کا ارادہ کیا تھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ

ابن عیسیٰ کی کتاب میں تو الحجارۃ کا لفظ ہے اور اسے تبدیل کر کے التجارۃ کیا۔

فائدہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سونے اور گینوں کو علیحدہ علیحدہ کرنے کا حکم اس لیے دیا کہ اس میں یہ معلوم نہ تھا کہ ہار میں موجود سونا کیا نو یا سات دیناروں کے مساوی ہے یا کم و بیش ہے۔ جب کہ بیع کے صحیح ہونے کے لیے ان کا مساوی ہونا ضروری ہے۔

2909۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنْشِ السَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاِثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَدٌ فَقَضَلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اِثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا أَفْذَكَ كَرُثُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا تَبَاعُ حَتَّى تُفْضَلَ

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے فتح خیبر کے وقت بارہ دینار کے عوض ایک ہار خریدا، اس میں کچھ سونا بھی تھا اور گینے بھی۔ پھر میں نے سونے کو علیحدہ کیا تو میں نے اسے بارہ دینار سے زیادہ پایا۔ میں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے نہیں بیچا جاسکتا یہاں تک کہ اسے علیحدہ کر دیا جائے۔

2910۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْجَلَّاحِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي حَنْشُ السَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ نَبِيعُ الْيَهُودِ الْأَوْقِيَّةَ مِنَ الذَّهَبِ بِالدِّينَارِ قَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالشَّلَامَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالدَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا يَوْزُنُ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم غزوہ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم یہود سے ایک اوقیہ سونے کی ایک دینار کے عوض خرید و فروخت کرنے لگے۔ قتیبہ کے سوا دوسرے راوی نے کہا ہے: دو دینار اور تین دینار کے عوض۔ پھر دونوں راوی اس پر متفق ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سونے کی بیع سونے کے عوض نہ کرو مگر برابر برابر وزن کے ساتھ (یعنی یہ بیع صحیح تب ہوگی جب کہ دونوں جانب وزن برابر ہوگا ورنہ اس میں ربا آجائے گا)۔

بَابُ فِي اقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ (چاندی کے عوض سونا خریدنے کا بیان)

2911۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْمَعْنِيُّ وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ 1، فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَأَخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَأَخُذُ الدَّنَانِيرَ أَخُذُ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأَعْطَى هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رُوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَأَخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَأَخُذُ الدَّنَانِيرَ أَخُذُ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأَعْطَى هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ بِاسْتِثْنَاءِهَا وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ لَمْ يَذْكُرْ بِسِعْرِ يَوْمِهَا

1۔ ایک سو میں بالبقیع ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں بقیع میں اونٹ بیچتا تھا۔ پس میں دنانیر کے بدلے بیچتا اور دراہم لیتا تھا اور دراہم کے عوض فروخت کرتا اور دنانیر لے لیتا تھا۔ یعنی میں دنانیر کے بدلے دراہم لے لیتا اور دراہم کے عوض دنانیر دیتا تھا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ اس وقت ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے اور میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ذرا توجہ فرمائیے میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ میں بقیع میں اونٹ فروخت کرتا ہوں۔ پس میں دنانیر کے عوض بیچتا ہوں اور دراہم لے لیتا ہوں اور دراہم کے عوض فروخت کرتا ہوں اور دنانیر لیتا ہوں (یعنی) دنانیر کے عوض دراہم لیتا ہوں اور دراہم کے بدلے دنانیر لیتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں کہ تو دو اس دن کے بھاؤ کے مطابق لے لے اور اس وقت تک تم دونوں (بائع اور مشتری) مجلس عقد سے جدا نہ ہو جب تک تم دونوں کے مابین کوئی شے باقی ہو (یعنی معاملہ طے کر کے مجلس سے اٹھو)۔

حسین بن اسود، عبید اللہ، اسرائیل نے سماک سے اسی اسناد اور اسی معنی کی روایت بیان کی ہے اور پہلی روایت زیادہ مکمل ہے۔ انہوں نے اس دن کے بھاؤ کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ فِي الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً (حیوان کے عوض حیوان کی ادھار بیع کرنے کا بیان)

2912۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَنَافَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ

بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حیوان کے عوض حیوان کی ادھار بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (اسی بارے میں رخصت کا بیان)

2913۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَنَافَةُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ

جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبِيشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُجَهَّزَ جَيْشًا

فَنَقَدَتْ الْإِبِلُ فَأَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ فِي قِلَاصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَأْخُذُ الْبَعِيدَ بِالْبَعِيدِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں لشکر تیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پس

اونٹ ختم ہو گئے (لیکن ابھی ضرورت باقی تھی) تو آپ ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ وہ صدقہ کے اونٹوں کی شرط پر کچھ اونٹ

(ادھار) لے لیں۔ (یعنی جب صدقہ کے اونٹ آئیں گے تو ان اونٹوں کے بدلے ان میں سے دے دیے جائیں

گے) چنانچہ وہ صدقہ کے اونٹ آنے تک دو اونٹوں کے عوض ایک اونٹ لیتے رہے۔

بَابُ فِي ذَلِكَ إِذَا كَانَ يَدًا يَدًا (اس کا بیان جب کہ یہ بیع نقد و نقد ہو)

2914۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الشَّقْفِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ

النَّبِيِّ ﷺ اشترى عبداً بعبدين

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے دو غلاموں کے عوض ایک غلام خریدا۔

بَابُ فِي التَّمْرِ بِالتَّمْرِ (کھجور کے عوض کھجور کی بیج کرنے کا بیان)

2915- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ زَيْدًا أَبَا عِيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ أَكْثَرُ أَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَتَهَاةٌ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسْأَلُ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطْبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيَنْقُصُ الرُّطْبُ إِذَا بَيْسَ قَالُوا نَعَمْ فَتَهَاةٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ نَحْوَ مَا لِكَ

عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے کہ زید ابو عیاش نے اسے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سلت (چھلکے دار گندم) کے عوض سفید گندم (جس پر چھلکانہ ہو) بیچنے کے بارے میں پوچھا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: ان میں سے افضل اور اعلیٰ کون سی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سفید گندم۔ تو پھر آپ نے اس طرح بیج کرنے سے منع کر دیا۔ اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ سے تر کھجوروں کے عوض کچی کھجوریں خریدنے کے بارے میں پوچھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تر کھجوریں کم ہو جاتی ہیں جب خشک ہو جائیں؟ تو صحابہ کرام نے عرض کی: جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس بیج سے منع فرما دیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے اسماعیل بن امیہ نے مالک کی طرح روایت کیا ہے۔

2916- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ أَبَا عِيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ بَيْعِ الرُّطْبِ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ مَوْلَى لَبْنِي مَخْرُومٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ

عبد اللہ نے بیان کیا ہے کہ ابو عیاش نے اسے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچی کھجور کے عوض تر کھجور کی ادھار بیچ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ابو داؤد نے کہا ہے کہ اسے عمران بن ابی انس نے بنی مخزوم کے آزاد کردہ غلام سے، انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَابُ فِي الْمُزَابَنَةِ (بیج مزابنہ یعنی فقط اندازے سے خرید و فروخت کرنے کا بیان)

2917- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ، كَيْلًا وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالرَّيْبِ كَيْلًا وَعَنْ بَيْعِ الرُّزْمِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا

1- ایک نسخہ میں بالتتمہ ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے کھجور کے عوض پھل کی بیع اندازے کے ساتھ کرنے، انگور کی بیع خشک انگور کے عوض اندازے کے ساتھ کرنے اور کھیتی کی بیع گندم کے عوض اندازے کے ساتھ کرنے سے منع فرمایا۔
فائدہ: چونکہ اس اندازے میں کمی بیشی کا امکان غالب ہے، لہذا ربا کا خدشہ ہے۔ اس لیے درخت کے اوپر موجود پھل کا اندازہ لگا کر اسی کی جنس کے بکے پھل سے بیع کرنا ممنوع ہے۔

بَابُ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا (عرايا کی بیع کا بیان)

2918۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالشُّرْبِ وَالرُّطْبِ

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے کچی اور تر کھجوروں کے عوض عرايا کی بیع کرنے کی رخصت دی ہے۔

فائدہ: عرايا، عربیہ کی جمع ہے اور امام مالک نے اس کا یہ مفہوم بیان فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت کا میوہ کسی محتاج کو دے پھر بار بار اس محتاج کے باغ میں آنے سے باغ کے مالک کو تکلیف ہو تو وہ اس درخت کا میوہ اندازہ کر کے اسی قدر خشک میوے کے بدلے اس سے خرید کر لے (یہی تعریف احناف کے نزدیک بھی معتبر ہے) (لغات الحدیث) اگرچہ یہ بھی بیع مزابنہ ہی ہے لیکن فقراء کے نفع کی خاطر اس کی رخصت دی گئی ہے۔

2919۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الشُّرْبِ بِالشُّرْبِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تَبَاعَ بِشُرْبِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطْبًا

حضرت سہل بن ابی حشمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (درخت پر موجود) کھجوروں کی بیع کھجوروں کے عوض کرنے سے منع فرمایا ہے اور عرايا میں رخصت دی ہے کہ اندازے کے ساتھ انہیں بیچا جائے تاکہ ان کے مالک تراور تازہ کھجوریں کھالیں۔

فائدہ: یہ بھی عربیہ کی ایک صورت ہے کہ آدمی کے پاس خشک کھجوریں ہوں لیکن کھانے کے لیے تازہ کھجوریں اسے میسر نہ ہوں تو وہ ان کھجوروں کے عوض کسی باغ والے سے ایک یا دو درخت کھجوروں کا اندازہ لگا کر لے لے تاکہ وہ اپنے اہل و عیال کو کھانے کے لیے تازہ کھجوریں مہیا کر سکے۔

بَابُ فِي مِقْدَارِ الْعَرِيَّةِ (عربیہ کی مقدار کا بیان)

2920۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ عَنْ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ لَنَا الْقَعْنَبِيُّ فِيمَا قَرَأَ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ وَاسْمُهُ قُرْمَانُ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خُمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَ دَاوُدُ بْنُ الْحَصِينِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ

حَدِيثُ جَابِرِ إِلَى أَرْبَعَةِ أَوْسُقٍ 1،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اتنی مقدار میں عرایا کی بیج کی رخصت دی ہے جو پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق ہو۔ یہ داؤد بن حصین کو شک ہوا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں چار وسق کا ذکر ہے۔ (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے)۔

بَابُ تَفْسِيرِ الْعَرَايَا (عرایا کی تفسیر کا بیان)

2921- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ الْعَرِيَّةُ الرَّجُلُ يُغْرِي الشُّخْلَةَ أَوْ الرَّجُلُ يَسْتَشِنِي مِنْ مَالِهِ الشُّخْلَةَ أَوْ الْاِثْنَتَيْنِ يَأْكُلُهَا فَيَبِيعُهَا بِشَيْرٍ

عمر بن حارث بن عبد ربہ بن سعید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: عربیہ یہ ہے کہ ایک آدمی کھجور کا درخت کسی کو دے دیتا ہے یا کوئی آدمی اپنا باغ فروخت کرتے وقت اس میں سے ایک یا دو درخت مستثنیٰ کر لیتا ہے کہ وہ خود ان کا پھل پکائے گا اور پھر (درخت پر موجود) پھل کو اندازے کے ساتھ خشک کھجوروں کے عوض بیچ دیتا ہے (یہی عربیہ کہلاتا ہے)۔

2922- حَدَّثَنَا هُنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ الْعَرَايَا أَنْ يَهَبَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ الشُّخْلَاتِ فَيَشُقُّ عَلَيْهِ أَنْ يَقُومَ عَلَيْهَا فَيَبِيعُهَا بِشَيْءٍ خَرَصَهَا

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ عرایا یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو چند درخت ہبہ کرتا ہے۔ پھر وہ ہبہ پر موہوب لہ کا ان درختوں کے پاس آنا جانا شاق اور گراں گزرتا ہے تو وہ اس درخت کے پھل کا اندازہ لگا کر اس کی مثل عوض کے ساتھ فروخت کر سکتا ہے (اور یہی عربیہ ہے)۔

بَابُ فِي بَيْعِ الشُّبَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

پھلوں کو ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے کا بیان

2923- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الشُّبَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُسْتَرِيَّ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی بیج کرنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔ آپ ﷺ نے بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا ہے (کیونکہ اس میں پھل کے ضائع اور تلف ہونے کا احتمال ہے۔ اگر بیع قرار پا جائے اور پھل تلف ہو جائے تو گویا بائع نے مشتری کا مال بلا عوض کھالیا

1- قال ابو داؤد حدیث جابر الی اربعۃ اوسق صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

جو کہ حلال نہیں اور مشتری نے اپنے خمن ضائع کر دیئے اور مال کو اس طرح ضائع کرنا بھی قطعاً جائز نہیں۔ اس لیے آپ نے دونوں کو منع فرمایا کہ نہ بائع بیچے اور نہ ہی مشتری خریدے۔ واللہ اعلم)

2924۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيْيَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ بَيْعِ السُّخْلِ حَتَّى يَبْيَضَ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُسْتَرِيَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کی بیچ کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ سرخ اور زرد رنگ پکڑ جائیں (یعنی ان کے پکنے کے آثار ظاہر ہو جائیں) اور بالی (سٹ) کی بیچ سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ پک کر سفید ہو جائے اور آفات سے محفوظ و مامون ہو جائے۔ آپ ﷺ نے بائع اور مشتری دونوں کو (اس طرح کی بیچ سے) منع فرمایا۔

2925۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خُبَيْرٍ عَنْ مَوْلَى لُقْمَانِ بْنِ عَابِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ بَيْعِ الْغَنَائِمِ حَتَّى تَقْسَمَ وَعَنْ بَيْعِ السُّخْلِ حَتَّى تُخْرَجَ مِنْ كُلِّ عَارِضٍ وَأَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِغَيْرِ حِزَامٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت کو بیچنے سے منع فرمایا: یہاں تک کہ اسے تقسیم کر دیا جائے اور کھجوریں (مراد پھل) بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ آنے والی ہر آفت سے محفوظ ہو جائیں۔ اور اس سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی بغیر کمر بند باندھے نماز پڑھے (کیونکہ اس میں خدشہ ہے کہ اس کی چادر نماز کے دوران کھل جائے اس لیے کمر بند باندھ کر اسے مضبوط کر لینا چاہیے تاکہ نماز کے منافی کوئی صورت حال ظاہر نہ ہو)

2926۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُبَاعَ الشَّمْرَةُ حَتَّى تُشَقَّ قَيْلٌ وَمَا تُشَقُّ قَالَ تَحْمَارٌ وَتَصْفَارٌ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا

سعید بن میناء نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی پھل کو شق ہونے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ عرض کی گئی: یہ شق کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پھل سرخ ہو جائے یا وہ زرد ہو جائے اور اسے کھایا جاسکتا ہو (یعنی جب پھل اپنی رنگت پکڑ جائے اور اسے کھانا ممکن ہو تو پھر اسے بیچنا بھی جائز ہے۔ بصورت دیگر ممنوع ہے)۔

2927۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انگور کی بیچ کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ سیاہ

ہو جائے اور دانے کی بیج سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ پک کر سخت ہو جائے۔ (مقصود یہی ہے کہ جب ان میں پکنے کی علامات ظاہر ہو جائیں تب ان کی بیج جائز ہے)۔

2928۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الزِّنَادِ عَنِ بَيْعِ الشَّرِّ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحَهُ وَمَا ذَكَرَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَّمَةَ عَنْ زَيْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ الشِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ النَّبِيُّ قَدْ أَصَابَ الشَّمْرَ الدُّمَانُ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ وَأَصَابَهُ مَرَاضٌ عَاهَاتٌ يَخْتَجُونَ بِهَا فَلَمَّا كَثُرَتْ خُصُومَتُهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا فِيمَا لَا فَلَ تَتَّبِعُوا (1) الشَّمْرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ

یونس نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو الزناد سے پھل پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اس کی بیج کرنے کے بارے میں پوچھا اور جو کچھ اس کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سہل بن ابی حنمہ سے اور وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ لوگ پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے انہیں بیچنے کا کاروبار کرتے تھے۔ پس جب لوگ پھل توڑتے اور ان سے (شمن کا) تقاضا کرنے والے آتے تو مشتری کہہ دیتا کہ پھل کو دمان (کیڑا لگ جانا) لگ گئی ہے اور قشام (پھل کا ناقص رہ جانا) آگئی ہے اور اسے مراض (پھلوں کو لگنے والی بیماری) اور آفات آپہنچی ہیں۔ اس کے سبب وہ پھلوں کی قیمت ادا کرنے سے انکار کر دیتے۔ جب ان کے جھگڑے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس کثرت سے آنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں مشورہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر تم جھگڑے ترک نہیں کرتے تو پھر تم پھل کی بیج نہ کیا کرو یہاں تک کہ ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہو جائے (اور آپ ﷺ نے یہ) ان کے بہت زیادہ جھگڑوں اور اختلافات کے سبب فرمایا۔

2929۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّلَقَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الشَّرِّ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا يُبَاعُ إِلَّا بِالذِّمَارِ أَوْ بِالذُّرِّهِمْ إِلَّا الْعَرَايَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے پھل کی بیج کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ اس کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہو جائے اور سوائے عرایا کے وہ صرف دینار یا درہم کے عوض بیجا جائے گا۔

بَابُ فِي بَيْعِ السِّنِينَ (کئی سالوں کے لیے بیج کرنے کا بیان)

2930۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَوَضَعَ الْجَوَائِحَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَصْحَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي الثَّلَاثِ شَيْءٌ وَهُوَ رَأَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ (3)

1۔ ایک نسخہ میں فَلَا تَتَّبِعُوا ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں إِلَّا بِالذِّمَارِ أَوْ بِالذُّرِّهِمْ ہے۔ 3۔ قال ابو داود الام صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے کئی سالوں کے لیے (پھل) کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے (کیونکہ یہ ایسی شے کی بیع ہے جو ابھی تک معدوم ہے اور معدوم کی بیع جائز نہیں) اور آپ نے آفات کو معاف کر دیا (یعنی اگر پھل کو بیچنے کے بعد اس پر کوئی آفت آجائے اور وہ پھل ضائع ہو جائے تو بائع مشتری کے نقصان کی تلافی میں معاون ہو) لیکن اکثر علماء محققین کے نزدیک یہ ہے کہ مشتری بیع پر قبضہ کر لیتا ہے۔ اس پر جو کچھ بھی وارد ہوگا وہ مشتری کی ضمان میں ہوگا۔ اور امام طحاوی نے کہا ہے کہ یہ ارشاد خراجی زمین کے بارے ہے اور آفات کے سبب نقصان کی تلافی کا حکم امام وقت کو ہے تاکہ ان زمینوں کی آبادی ممکن رہے۔ (بذل ص 34 ص 15)

ابوداؤد نے کہا ہے کہ تینوں کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ سے کوئی شے صحیح مروی نہیں اور یہ اہل مدینہ کی رائے ہے۔

2931۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَتَّابٌ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ مَيْسَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَعَاوِمَةِ وَقَالَ أَحَدُهُمَا بَيْعُ السِّنِينِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے بیع معاومہ سے منع فرمایا اور زبیر اور سعید میں سے ایک نے کہا ہے کہ اس بیع سے مراد کئی سالوں کی بیع کرنا ہے۔

بَابُ فِي بَيْعِ الْغَرَرِ (ایسی بیع کا بیان جس میں دھوکہ ہو)

2932۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ بَيْعِ الْغَرَرِ زَادَ عُثْمَانُ وَالْحِصَاةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایسی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے جس میں دھوکہ ہو (چاہے دھوکہ بائع کی جانب سے ہو یا مشتری کی جانب سے) اور عثمان نے اپنی روایت میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ نے بیع الحصاة سے بھی منع فرمایا ہے (بیع الحصاة سے مراد یہ ہے کہ متعاقدین میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ جب میں کنکر پھینکوں گا تو بیع مکمل ہو جائے گی۔ مزید بیع کو دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ چونکہ اس میں دھوکہ کا امکان ہے اور اس کا انجام فساد ہے۔ تو ہر وہ بیع جس کا انجام جھگڑا اور فساد ہو وہ ممنوع ہے)۔

2933۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبَسْتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَتَانِ قَالِ الْمَلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَأَمَّا اللَّيْبَسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَأَشْفَاعٍ عَنْ فَرْجِهِ أَوْ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى بِهَذَا الْحَدِيثِ إِذَا وَاشْتِمَالُ الصَّمَاءِ أَنْ يَشْتِمَلَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يَضَعُ طَرَفِي الثَّوْبِ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَيُبْرِدُ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُولَ إِذَا نَبَذْتَ إِلَيْكَ هَذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَالْمَلَامَسَةُ أَنْ يَسْتَهْ بِبِيَدِهِ وَلَا يَشْرُهُ وَلَا يَقْلِبُهُ فَإِذَا مَسَّهُ وَجَبَ الْبَيْعُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا

عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْبُؤْنُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ وَعَبْدِ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے دو قسم کی بیع کرنے اور دو قسم کا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ دو بیعوں میں سے ایک بیع ملامسہ ہے اور دوسری بیع منابذہ ہے۔ (دونوں کی تعریف آگے حدیث طیبہ میں موجود ہے) اور ایسے دو کپڑے تو ان میں سے ایک اشتمال الصماء ہے (مراد ایک ہی کپڑا اس طرح بدن پر لپیٹنا ہے کہ اس کی دونوں طرفیں ایک کندھے پر ہوں اور ایک کندھا ننگا ہو) اور دوسرا یہ کہ ایک ہی کپڑے میں آدمی کا اپنے گھٹنے کھڑے کر کے اس طرح بیٹھنا کہ اس کی شرمگاہ ننگی رہے یا اس پر کپڑے میں سے کوئی شے نہ ہو (اس طرح کے دونوں کپڑے پہننے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا)۔

حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر بن زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید لیبی سے اور انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ اشتمال الصماء یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے میں لپیٹا ہوا ہو اور وہ کپڑے کی دونوں طرفوں کو اپنے بائیں کندھے پر رکھے اور اپنے دائیں کندھے کو ظاہر اور ننگا رکھے۔

اور منابذہ یہ ہے کہ ایک کہے: جب میں تیری طرف یہ کپڑا پھینکوں گا تو بیع ثابت ہوگی اور ملامسہ یہ ہے کہ وہ (اس کپڑے کو) اپنے ہاتھ کے ساتھ مس کرے، نہ اسے پھیلائے اور نہ ہی اسے الٹ پلٹ کر کے دیکھے۔ پس جب اس نے اسے مس کیا تو بیع ثابت ہوگئی۔

احمد بن صالح، عنبسه بن خالد، یونس نے ابن شہاب سے بیان کیا ہے کہ مجھے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگے سفیان اور عبدالرزاق کی ہم معنی حدیث بیان کی۔

2934۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَقَالَ وَحَبْلِ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَجَ النَّاقَةُ بَطْنَهَا ثُمَّ تَحْبِلُ الَّتِي تُسَجَّتْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ احمد بن حنبل، یحییٰ نے عبید اللہ عن نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور بیان کیا کہ حبل الحبلہ کا مفہوم یہ ہے کہ ایک اونٹنی اپنے پیٹ سے بچے کو جنم دے پھر وہ پیدا ہونے والا بچہ حاملہ ہو۔ مراد یہ کہ کوئی اس طرح بیع کرے کہ اس اونٹنی کے حمل کا حمل یعنی اس اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے جب وہ حاملہ ہوگا اور بچے کو جنم دے گا تو میں نے تجھے وہ فروخت کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسی بیع سے منع فرمایا کیونکہ ابھی بیع معدوم ہے اور معدوم کی بیع نہیں ہوتی۔ ہے۔ اور ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس بیع سے مراد یہ ہے کہ مشتری نے ایک چیز خریدی اور کہا کہ

اس اونٹنی کا حمل جب حاملہ ہوگا تو میں تجھے شمن ادا کروں گا۔ یہ بھی ممنوع ہے۔

بَابُ فِي بَيْعِ الْمُضْطَرِّ (مضطر اور مجبور کی بیع کا بیان)

2935۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ بَنِي تَيْمِيمٍ قَالَ خَطَبْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَوْ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ ابْنُ عَيْسَى هَكَذَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوضٌ يَعْضُ الْمُوسِرُ عَلَى مَا فِي يَدَيْهِ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَتَّبِعُوا الْفُضْلَ بَيْنَكُمْ وَيَبِيعُ الْمُضْطَرُّونَ وَقَدْ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَبَيْعِ الشُّمْرَةِ قَبْلَ أَنْ تُذْرِكَ

بنی تیمیم کے ایک شیخ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، یا کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عیسیٰ نے اسی طرح کہا ہے۔ ہشیم نے ہمیں بیان کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں وہ آپس میں ایک دوسرے کو کاٹنے لگیں گے (یعنی ایک دوسرے کو اذیتیں اور تکلیفیں دیں گے) اور خوشحال اور دولت مند آدمی کے قبضے میں جو کچھ ہوگا وہ اسے دانتوں سے پکڑ کر رکھے گا (یعنی حد درجہ اس پر بخیل ہو جائے گا) حالانکہ انہیں یہ حکم نہیں دیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور تم آپس میں فضل و احسان کو نہ بھولو اور انتہائی اضطراب اور مجبوری کے سبب وہ بیع کریں گے۔ حالانکہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مجبوری کی بیع، ایسی بیع جس میں دھوکہ ہو اور پھل کے پکنے سے پہلے اس کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: حالت اضطراب میں جو چیز خریدی یا بیچی جاتی ہے اس کے شمن مقرر کرنے میں انصاف نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر بائع مجبور ہے تو اس سے چیز سے داموں خریدی جائے گی اور اگر مشتری مجبور ہے تو اسے چیز مہنگے داموں بیچی جائے گی۔

بَابُ فِي الشَّرِكَةِ (شرکت کا بیان)

2936۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَصِيفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ الثَّيْبِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَ خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِهِمَا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: دو شرکت کرنے والوں میں میں تیسرا ہوتا ہوں۔ جب تک ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے خیانت نہ کرے اور جب وہ خیانت کا ارتکاب کرتا ہے تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔

فائدہ: جب دو آدمی مل کر کاروبار کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ اخلاص اور دیانت سے پیش آتے ہیں تو انہیں رب کریم کی تائید حاصل رہتی ہے اور ان کے مال میں برکت ہوتی ہے اور جب کوئی ان میں سے خیانت کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ تائید ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور مال سے برکت نکل جاتی ہے۔ رب کریم اخلاص اور امانت و دیانت کی دولت سے ہلا مال فرمائے۔ آمین

بَابُ فِي الْبُضَارِ يُخَالِفُ (مضارب کے لیے رب المال کی مخالفت کرنے کا بیان)

2937- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ شَيْبِ بْنِ عَرْقَدَةَ حَدَّثَنِی الرَّحْمَ عَنْ عُرْوَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِ قَالَ أَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ دِينَارًا يَشْتَرِي بِهِ أَضْحِيَّةً أَوْ شَاةً فَاشْتَرَى شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ فَاتَّاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ كَانَ لَوْ اشْتَرَى ثَرَابًا لَرِيحَ فِيهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ هُوَ أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ الْخَرَيْتِ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ حَدَّثَنِی عُرْوَةُ الْبَارِقِ بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَفْظُهُ مُخْتَلِفٌ

حضرت عروہ بن ابی الجعد الباریقی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا کہ وہ اس کے عوض قربانی کا جانور یا بکری خرید کر لائے۔ پس انہوں نے دو بکریاں خریدیں اور ان میں سے ایک ایک دینار کے عوض بیچ دی اور وہ ایک دینار اور ایک بکری لے کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے ان کے لیے خرید و فروخت میں (یعنی کاروبار) میں برکت کی دعا فرمائی۔ پھر اگر وہ مٹی بھی خریدتے تھے تو اس میں بھی نفع کھاتے تھے۔

حسن بن صباح، ابوالمنذر، سعید بن زید جو کہ حماد بن زید کے بھائی ہیں، زبیر بن خریت نے ابولبید سے بیان کیا ہے کہ مجھے عروہ الباریقی نے اس خبر کے بارے میں بتایا اور اس کے الفاظ اس سے مختلف ہیں۔

2938- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِی أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ مَعَهُ بِدِينَارٍ يَشْتَرِي لَهُ أَضْحِيَّةً فَاشْتَرَاهَا بِدِينَارٍ وَبَاعَهَا بِدِينَارَيْنِ فَجَاءَ فَاشْتَرَى لَهُ أَضْحِيَّةً بِدِينَارٍ وَجَاءَ بِدِينَارٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَصَدَّقَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَدَعَا لَهُ أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِي تِجَارَتِهِ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار دے کر بھیجا جس کے ساتھ وہ آپ ﷺ کے لیے قربانی کا ایک جانور خریدیں گے۔ پس انہوں نے ایک دینار کے عوض اسے خرید اور پھر دو دینار کے عوض اسے بیچ دیا اور جب لوٹنے لگے تو ایک دینار کے عوض آپ ﷺ کے لیے قربانی کا جانور خرید لیا اور ایک دینار بھی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لے آئے۔ تو آپ ﷺ نے اسے صدقہ کر دیا اور ان کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کی تجارت میں برکت فرمائے۔

فائدہ: چونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا ایک دینار قربانی کے لیے معین کر دیا تھا اور جو دینار آپ کو واپس ملا تھا وہ اسی دینار سے حاصل کیا ہوا منافع تھا۔ اس لیے آپ ﷺ نے اسے بھی صدقہ کر دیا۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَتَّجِرُ فِي مَالِ الرَّجُلِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

ایسے آدمی کا بیان جو دوسرے کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر تجارت کرتا ہے

2939- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَنْزَلَةَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ فَرْقِ الْأَرْضِ فَلْيَكُنْ مِثْلَهُ قَالُوا وَمَنْ صَاحِبُ فَرْقِ الْأَرْضِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْغَارِ حِينَ سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ اذْكُرُوا أَحْسَنَ عَمَلِكُمْ قَالَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرْقِ أَرْضٍ فَلَمَّا أُمْسِيْتُ عَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهُ وَذَهَبَ فَشَرَرْتُ لَهُ حَتَّى جَمَعْتُ لَهُ بَقْرًا وَرِعَائَهَا فَلَقِيَنِي فَقَالَ أُعْطِنِي حَتَّى فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقْرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَذَهَبَ فَاسْتَأْتَمَرْتُهَا

حضرت سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، تم میں سے جو استطاعت رکھتا ہے کہ وہ ایک فرق (سولہ رطل کا پیمانہ) چاولوں والے کی مثل ہو جائے۔ تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی مثل ہو جائے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ایک فرق چاولوں والا کون تھا؟ تو آپ ﷺ نے حدیث الغار بیان فرمائی جب کہ ان پر پہاڑ گر پڑا تھا۔ تو ان میں سے ہر ایک نے کہا تھا تم اپنے سب سے بہترین اور نیک عمل کو یاد کرو۔ آپ نے فرمایا: ان میں سے تیسرے آدمی نے یہ کہا تھا: اے اللہ! بلاشبہ تو جانتا ہے میں نے ایک فرق چاولوں کے عوض ایک مزدور سے کام لیا تھا اور جب شام ہوئی تو میں نے اسے اس کا حق پیش کیا تو اس نے اسے لینے سے انکار کر دیا اور چلا گیا۔ پس میں نے اسے زراعت میں لگا کر اس کے لیے خوب اضافہ کیا اور میں نے اس کے لیے بیل اور چرواہے اکٹھے کیے۔ پھر ایک دن وہ مجھے ملا اور اس نے کہا: میرا حق مجھے دے دو۔ تو میں نے کہا: ان بیلوں اور چرواہوں کی طرف جا اور انہی لے جا۔ چنانچہ وہ گیا اور انہیں ہانک کر لے گیا۔

بَابُ فِي الشَّرِكَةِ عَلَى غَيْرِ رَأْسِ مَالٍ (رَأْسُ الْمَالِ كَيْفَ تَكُونُ شَرِكَةُ كَرْنِ كَابِيَانِ)

2940- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ فِيمَا نَصِيبُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِبْ أَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں، عمار اور سعد رضی اللہ عنہم تینوں نے اس مال میں شرکت کی جو ہم غزوہ بدر (کے مال غنیمت) سے حصہ پائیں گے۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدیوں کو لے کر آئے اور میں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کوئی شے نہ لائے۔

بَابُ فِي الْمُزَارَعَةِ (مُزَارَعَةُ كَابِيَانِ)

2941- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَرَى بِالْمُزَارَعَةِ بِأَسَا حَتَّى سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا فَذَكَرْتُهِ لِطَاوُسٍ فَقَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا وَلَكِنْ قَالَ لِأَنَّ يَنْتَحِ أَحَدُكُمْ أَرْضَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرًا جَا مَعْلُومًا

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم مزارعت

میں کوئی حرج نہ دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پھر میں نے اس کا ذکر طاؤس سے کیا۔ تو انہوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ البتہ یہ کہا ہے کہ تم میں سے کسی کا اپنی زمین زراعت کے لیے کسی کو عطا کرنا بہتر ہے اس سے کہ وہ اس پر معینہ خراج (کرایہ) وصول کرے۔ (یعنی اپنی فارغ زمین زراعت کے لیے کسی کو دے دینا بہتر ہے بمقابلہ اس کے کہ وہ مزارع سے ایک مخصوص اور معین مال وصول کرے)

2942۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ النَّعْنَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا أَتَاهُ رَجُلَانِ قَالَ مُسَدَّدٌ مِنْ الْأَنْصَارِ ثُمَّ اتَّفَقَا قَدْ اقْتَتَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنَكُمْ فَلَا تُكْرَمُوا الْمَزَارِعَ زَادَ مُسَدَّدٌ فَسَبَّحَ قَوْلَهُ لَا تُكْرَمُوا الْمَزَارِعَ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اللہ تعالیٰ رافع بن خدیج (رضی اللہ عنہ) کی مغفرت فرمائے۔ قسم بخدا! میں حدیث کے بارے میں ان سے زیادہ جانتا ہوں۔ بے شک دو آدمی آئے۔ مسدد نے کہا: وہ دونوں انصار میں سے تھے۔ پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں۔ تحقیق وہ دونوں لڑے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارا یہ حال ہے تو تم زمین کرایہ پر نہ دیا کرو۔ مسدد نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: پس رافع نے آپ کا یہی قول سنا کہ تم زمین کرایہ پر نہ دیا کرو۔

2943۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعْدِ قَالَ كُنَّا نَكْرِى الْأَرْضَ بِسَاعِلَى السَّوَاقِ مِنَ الزُّرْعِ وَمَا سَعِدَ بِالنَّاءِ مِنْهَا فَتَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ وَأَمَرَنَا أَنْ نَكْرِىهَا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم زمین کرائے پر دیا کرتے تھے اس پیداوار کے عوض جو نالیوں پر ہوتی تھی اور جس تک پانی خود بخود پہنچ جاتا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا اور آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سونے اور چاندی کے عوض زمین کرایہ پر دیں۔

2944۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ كِلَاهُمَا عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللَّفْظُ لِلْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ قَبِيصٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِسَاعِلَى الْمَادِيَانِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزُّرْعِ فَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ

هَذَا وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءً إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ زَجَرَعْنَهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَضْمُونٌ مَعْلُومٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَحَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ أَتَمُّ وَ
قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ رَافِعٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ نَحْوَهُ

حضرت حنظلہ بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سونے اور چاندی کے عوض زمین کرائے پر دینے کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلاشبہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں زمین اجارہ پر دیتے تھے اس پیدوار کے عوض جو نالیوں کے کنارے ہوتی اور کھالوں کے سروں پر ہوتی اور پیداوار میں سے معین حصہ کے عوض (بھی زمین کرایہ پر دیتے تھے۔) پس کبھی یہ ہلاک ہو جاتی اور دوسری سلامت رہتی۔ کبھی یہ سلامت رہتی اور وہ ہلاک ہو جاتی (یعنی کبھی ایسا ہوتا کہ کرایہ والا حصہ ضائع ہو جاتا اور دوسرا بچ جاتا اور کبھی صورتحال اس کے برعکس ہوتی) اور لوگوں کے لیے اس کے سوا اور کوئی کرایہ نہ ہوتا۔ تو اسی لیے وہ مزارع سے جھگڑ پڑتے۔ لہذا وہ شے جو محفوظ اور معلوم ہو اس کے عوض (زمین اجرت پر دینا) کوئی حرج نہیں ہے۔

ابراہیم کی حدیث زیادہ مکمل ہے اور قتیبہ نے حنظلہ عن رافع کہا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: حنظلہ سے یحییٰ بن سعید کی روایت اسی طرح ہے۔

2945۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسِ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ

حنظلہ بن قیس سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کے کرایہ کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع کیا ہے۔ پھر پوچھا: کیا سونے اور چاندی کے عوض بھی؟ تو انہوں نے فرمایا: البتہ سونے اور چاندی کے عوض اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ فِي التَّشْدِيدِ فِي ذَلِكَ (مزارعت کے بارے میں شدت اور سختی کا بیان)

2946۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرِي أَرْضَهُ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تَحَدَّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ رَافِعُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ عَنِّي وَكَانَ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تَكْرَى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ أَيُّوبُ وَعُبَيْدُ اللَّهِ وَكَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَمَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ عِمَّانَ الْحَنْفِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ

أَبِي أَنَسَةَ 1، عَنْ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَى رَافِعًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ نَعَمْ وَكَذَا قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي النَّجَّاشِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَّاشِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ عَمِّهِ ظَهْرِيِّ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو النَّجَّاشِيِّ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ 2،

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کرائے اور اجرت پر دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے پاس یہ خبر پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ زمین کرائے پر دینے سے منع فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور کہا: اے ابن جریج! زمین کرائے پر دینے کے بارے میں تم رسول اللہ ﷺ سے کون سی حدیث بیان کرتے ہو؟ تو رافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ میں نے اپنے دو چچوں سے سنا ہے اور وہ دونوں غزوہ بدر میں حاضر تھے۔ وہ دونوں گھروالوں کو حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کرائے پر دینے سے منع کیا ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم بخدا! میں یہ جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی۔ پھر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ خوفزدہ ہو گئے کہ (شاید) رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں کوئی ارشاد فرمایا ہو اور وہ ان کے علم میں نہ ہو، لہذا زمین کرائے پر دینا ترک کر دی۔ ابو داؤد نے کہا: اسے ایوب، عبید اللہ، کثیر بن فرقہ اور مالک نے نافع سے انہوں نے رافع سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

اسے اوزاعی نے حصین بن عمان حنفی سے، انہوں نے نافع سے اور انہوں نے رافع سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور اسی طرح اسے زید بن ابی انیسہ نے حکم سے، انہوں نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ حضرت رافع کے پاس آئے اور ان سے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اور اسی طرح عکرمہ بن عمار نے ابی النجاشی سے اور انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سماع کیا ہے۔

اسے اوزاعی نے ابی النجاشی عن رافع بن خدیج عن عمہ ظہیر بن رافع عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ النجاشی سے مراد عطاء بن صہیب ہے۔

2947۔ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْنَا أَنَّ بَعْضَ عُمَّمَتِهِ أَتَاهَا فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ كَانَتْ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْ نَعْمَ لَنَا وَأَنْ نَعْمَ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزِرْهَا أَوْ فَلْيُزِرْهَا أَحَاةً وَلَا يُكَارِ بِهَا بِشْبُثٌ وَلَا بِرُبْعٍ وَلَا بِطَعَامٍ

1- ایک نسخہ میں زید بن ابی ہریرہ ہے۔ 2- قال ابو داؤد ابو النجاشی الخ مصرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

مُسْنَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ أَنِّي سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ بِمَعْنَى إِسْنَادِ عَبْدِ اللَّهِ وَحَدِيثِهِ

حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مزارعت کرتے تھے اور یہ ذکر کیا کہ ایک دن ان کا ایک چچا آیا اور اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس کام سے منع کر دیا ہے جو ہمارے لیے نفع بخش تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری ہمارے لیے زیادہ نفع بخش ہے اور بہت زیادہ نفع آور ہے۔ تو ہم نے کہا: وہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدہ (جس کے پاس زمین ہے چاہیے کہ وہ اسے خود کاشت کرے یا وہ کاشت کے لیے اپنے بھائی کو دے دے لیکن وہ اسے تہائی پیداوار، یا چوتھائی یا ایک معین پیداوار کے عوض کرائے پر) اجرت پر نہ دے۔

محمد بن عبید، حماد بن زید نے ایوب سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میری طرف سے یعلیٰ بن حکیم نے لکھا ہے کہ میں نے سلیمان بن یسار سے عبید اللہ کی اسناد اور ان کی حدیث کی مثل سنی ہے۔

2948۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرِّعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَنَا أَبُو رَافِعٍ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ يَرْفُقُ بِنَا وَطَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ أَرْفُقُ بِنَا نَهَانَا أَنْ يَزْرَعَ أَحَدُنَا إِلَّا أَرْضًا يَنْدِكَ رَقَبَتُهَا أَوْ مَنِيحَةً يَنْحُهَا رَجُلٌ

ابن رافع بن خدیج نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ہمارے پاس ابورافع آئے۔ اور انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کام سے منع کر دیا ہے جو ہمیں نفع دیتا تھا (لیکن) اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہمارے لیے اس سے زیادہ نفع بخش ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی سوائے اس زمین کے زراعت کرے جس کی اصل کا وہ خود مالک ہے یا اسے آدمی نے بطور عطا دے رکھی ہے۔

2949۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ ظَهْرٍ قَالَ جَاءَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْفَعُ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ الْحَقْلِ وَقَالَ مَنْ اسْتَعْنَى عَنْ أَرْضِهِ فَلْيَبْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَدَعُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ وَمُقْضَلُ بْنُ مَهْلَهَلٍ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ شُعْبَةُ أُسَيْدُ بْنُ أَخِي رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ اسید بن ظہیر نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے بتایا: بے شک رسول اللہ ﷺ تمہیں اس کام سے منع کر رہے ہیں جو تمہارے لیے نفع بخش ہے (لیکن) اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری تمہارے لیے اس سے بھی زیادہ نفع دینے والی ہے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ تمہیں کرائے پر زمین کاشت کرنے سے منع فرما رہے ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا ہے: جو اپنی زمین سے مستغنی ہے (یعنی جسے اپنی زمین میں خود کاشت کرنے کی حاجت اور ضرورت نہیں) تو اسے چاہیے کہ وہ (عاریہ کاشت کے لیے) اپنے بھائی

کو دے دے یا پھر چھوڑ دے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسی طرح اسے شعبہ اور مفضل بن مہلہل نے منصور سے روایت کیا ہے۔ شعبہ نے کہا ہے کہ اسید میرے بھائی رافع بن خدیج کا بیٹا ہے۔

2950۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ قَالَ بَعَثَنِي عَنِّي أَنَا وَغُلَامًا لَهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَقُلْنَا لَهُ شَيْءٌ بَلَّغْنَا عَنْكَ فِي الْمَزَارِعِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرِي بِهَا بِأَسَاحَتِي بَلَّغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ فَاتَّأَمَّا فَأَخْبَرَهُ رَافِعٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بَنِي حَارِثَةَ فَرَأَى زَرْعًا فِي أَرْضٍ فُلْهَيْرٌ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ زَرْعٌ فُلْهَيْرٌ قَالُوا أَلَيْسَ أَرْضٌ فُلْهَيْرٌ قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّهُ زَرْعٌ فُلَانٍ قَالَ فَخُذُوا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوهُ عَلَيْهِنَّ النَّفَقَةَ قَالَ رَافِعٌ فَأَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا إِلَيْهِ النَّفَقَةَ قَالَ سَعِيدٌ أَفَقِرَ أَخَاكَ أَوْ أَكْرِهَ بِالذَّرَاهِمِ

ابو جعفر خطمی نے بیان کیا ہے کہ میرے چچا نے مجھے اور اپنے ایک غلام کو حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ تو ہم نے ان سے کہا: ہمیں آپ کی جانب سے مزارعت کے بارے میں ایک خبر پہنچی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مزارعت کے بارے میں کوئی حرج نہ دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ انہیں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی جانب سے ایک حدیث پہنچی۔ وہ ان کے پاس آئے تو حضرت رافع نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ بنی حارثہ کی طرف تشریف لائے۔ تو آپ ﷺ نے ظہیر کی زمین میں ایک کھیت دیکھا، تو فرمایا: ظہیر کا کھیت کتنا خوبصورت اور اچھا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یہ ظہیر کا نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا یہ ظہیر کی زمین نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں (زمین تو ظہیر کی ہے) البتہ یہ کھیت فلاں کا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنا کھیت لے لو اور اخراجات (مزارع کو) ادا کر دو۔ رافع نے بیان کیا: پس ہم نے اپنا کھیت لے لیا اور اس کے اخراجات اسے لوٹا دیے۔ سعید نے کہا ہے: اب تو اپنے بھائی کے فقر کو دور کر (یعنی اپنی زمین عاریہ کھیتی باڑی کے لیے اسے دے) یا پھر دراہم کے عوض کرائے پر دے (یعنی بجائے زمین کی معین پیداوار لینے کے نقد رقم وصول کر لے)۔

2951۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَجُلٌ مَنِحٌ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مَنِحٌ وَرَجُلٌ اسْتَكْرَمَى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: تین قسم کے آدمی زراعت کر سکتے ہیں۔ ایک وہ آدمی جس کی زمین اپنی ہو پس وہ اسے کاشت کر سکتا ہے اور ایک وہ آدمی جسے زمین عطا کر دی گئی ہو (یعنی عاریہ کاشتکاری کے لیے دی گئی) تو وہ اسے کاشت کر سکتا ہے اور تیسرا وہ آدمی جس نے زمین سونے یا چاندی (مراد دراہم و دنانیر) کے عوض کرائے پر لی ہو۔

فائدہ: محاقلہ سے مراد یہ ہے کہ زمین میں لگی ہوئی فصل سے پیداوار کا اندازہ لگا کر خشک گندم کے عوض اسے فروخت کر دینا۔ دیگر اجناس کا بھی یہی حال ہے اور ایسا کرنا ممنوع ہے۔

2952۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالِقَانِي قُلْتُ لَهُ حَدَّثَكُمْ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ أَبِي شَجَاعٍ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ إِنِّي لَيَتِيمٌ فِي حِجْرِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَجَاءَهُ أُخِي عِمْرَانُ بْنُ سَهْلٍ فَقَالَ أَكْرَمْنَا أَرْضَنَا فَلَانَةَ بِيَأْتِي دِرْهَمٍ فَقَالَ دَعُهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ

حضرت عثمان بن سہل بن رافع بن خدیج نے بیان کیا ہے: میں یتیم تھا اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھا اور میں نے ان کے ساتھ حج کیا۔ تو میرا بھائی عمران بن سہل ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: ہم نے اپنی فلاں زمین دو سو درہم کے عوض کرایہ پر دے رکھی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: تو اسے چھوڑ دے کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے زمین کرائے پر دینے سے منع کیا ہے (یعنی زیادہ موزوں یہ ہے کہ اپنی فارغ زمین اپنے کسی بھائی کی حاجت و ضرورت کو پورا کرنے کے لیے بغیر کسی اجرت وغیرہ کے کھیتی باڑی کے لیے دے دے۔ واللہ اعلم) (بذل ص 69 ج 15)

2953۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا بَكِيْرُ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نُعَيْمٍ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّهُ زَرَعَ أَرْضًا فَزَرَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَسْقِيهَا فَسَأَلَهُ لِمَنِ الزَّرْعُ وَلِمَنِ الْأَرْضُ فَقَالَ زَرَعِي بِبَدْرِي وَعَسَلِي لِي السُّطْرُ وَلِبَنِي فُلَانٍ السُّطْرُ فَقَالَ أَرُبَيْتُمَا فَرَدَّ الْأَرْضَ عَلَى أَهْلِهَا وَخَذْنَا نَفَقَتَكَ

ابن ابی نعیم سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے زمین مزارعت پر لی۔ تو ایک دفعہ حضور نبی کریم ﷺ پاس سے گزرے اور وہ اس زمین کو پانی لگا رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کھیتی کس کی ہے اور زمین کس کی ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: بیج سمیت کھیتی میری ہے اور اس میں کام اور محنت بھی میری ہے اور پیداوار نصف میرے لیے ہوگی اور نصف بنی فلاں کے لیے (جو کہ اس زمین کے مالک ہیں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں نے ربا کیا ہے (اس لیے کہ یہ عقد فاسد ہے)۔ پس تو زمین کو اس کے مالک کے پاس لوٹا دے اور اپنا خرچہ لے لے (یعنی تو نے جو اس میں بیج ڈالا ہے اور جو اس میں محنت و مشقت کی ہے اس کا معاوضہ وصول کر لے)۔

بَابُ فِي زَرْعِ الْأَرْضِ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهَا

مالک کی اجازت کے بغیر زمین میں کاشت کرنے کا بیان

2954۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ زَرَعَ مِنْ زَرْعِي أَرْضٍ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کاشت کی تو اس کے لیے کھیتی میں سے کوئی شے نہ ہوگی۔ البتہ اس کے لیے نفقہ ہوگا۔

فائدہ: چونکہ یہ زمین معصوبہ ہے اس لیے اس کی پیداوار میں اس کا کوئی حق نہیں۔ البتہ اس پر اس نے جو محنت و مشقت اٹھائی ہے اس کا معاوضہ اسے ضرور دیا جائے گا۔

ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تیرا زمین (مزارعت کے لیے) نصف یا تہائی یا چوتھائی پیداوار کی شرط پر لے لیتا (یعنی پیداوار کا نصف یا تہائی وغیرہ مالک زمین کے لیے ہوگا)۔

بَابُ فِي الْمَسَاقَاةِ (مَسَاقَاةٌ لِيَعْنِي دِرْخَتُونَ كَوِ پَانِي لِكَا نِي كِي بِيْعِ كَا بِيَانِ)

2959۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ شَعْرٍ أَوْ زَرْعٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ اس پیداوار کی نصف کی شرط پر معاملات کیے جو پھلوں اور دیگر پیداوار کی صورت میں حاصل ہوگی (یعنی کل پیداوار کا نصف ان کے لیے ہوگا اور نصف آپ ﷺ کے تو لے کر لیں گے)۔ مساقاۃ اور مخابرہ میں فرق صرف اس قدر ہے۔ پھلوں کے بارے میں جو عقد اور معاہدہ کیا جاتا ہے اسے مساقاۃ کہتے ہیں اور کھیتی اور پیداوار کے بارے میں جو معاہدہ ہوتا ہے اسے مخابرہ کہا جاتا ہے۔

2960۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ غَنْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَفَعَ لِيَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَتَّعَبِلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَطْرَ شَعْرَتِهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کے نخلستان اور وہاں کی زمین اس شرط پر دی کہ وہ اس میں اپنے اموال سے کام کریں گے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے اس کے پھلوں میں سے نصف حصہ ہوگا۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ مزارعت اور مساقاۃ دونوں صحیح ہیں۔ اسی بناء پر بعض نے کہا ہے کہ سابقہ باب میں جو مزارعت کے ممنوع ہونے کا حکم ہے وہ اس سے منسوخ ہے۔ لہذا مزارعت درست ہے لیکن اس کی اپنی شرائط ہیں جن کے لیے کتب فقہ کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔

2961۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مِقْسِمِ بْنِ أَبِي عُبَّاسٍ قَالَ أَفْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ وَاشْتَرَطَ أَنْ لَهَا الْأَرْضُ وَكُلُّ صَفْرَاءٍ وَبَيْضَاءٍ قَالَ أَهْلُ خَيْبَرَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِالْأَرْضِ مِنْكُمْ فَأَعْطَيْنَاهَا عَلَى أَنْ لَكُمْ نِصْفَ الشَّعْرَةِ وَلَنَا نِصْفُ فَرْعَمِ أَنْتُمْ أَعْطَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ حِينَ يُصْرَمُ النَّخْلُ بَعَثَ إِلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَحَزَرَ عَلَيْهِمُ النَّخْلَ وَهُوَ الَّذِي يُسَبِّهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْخَرْصَ فَقَالَ بِي ذَا كَذَا وَكَذَا قَالُوا أَكْثَرُ عَلَيْنَا يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فَقَالَ فَأَنَا أَلِي حَزَرَ النَّخْلَ وَأَعْطَيْكُمْ نِصْفَ الَّذِي قُلْتُمْ قَالُوا هَذَا الْحَقُّ وَبِهِ تَقَوْمُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَدْ رَضِينَا أَنْ نَأْخُذَهُ بِالَّذِي قُلْتُمْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الرُّزْقَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَحَزَرَ وَقَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ وَكُلُّ صَفْرَاءٍ وَبَيْضَاءٍ يَعْنِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

بُرْقَانٌ حَدَّثَنَا مَيْمُونٌ عَنْ مِقْسِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ قَدْ كَرَّ نَحْوَ حَدِيثِ زَيْدٍ قَالَ فَحَزَرَ الشُّغْلَ وَقَالَ فَأَنَا أَلِي جُذَاذَ الشُّغْلِ وَأُعْطِيكُمْ نِصْفَ الَّذِي قُلْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا اور یہ شرط لگائی کہ زمین اور تمام سونا اور چاندی وہ آپ ﷺ کے لیے ہوگا۔ تو خیبر کے باسیوں نے کہا: ہم اس زمین کے بارے میں تمہاری نسبت زیادہ جانتے ہیں۔ اس لیے آپ یہ زمین اس شرط پر ہمیں عطا فرمادیں کہ اس کے پھلوں (اور دیگر پیداوار) میں سے نصف تمہارے لیے ہوں گے اور نصف ہمارے لیے ہوں گے۔ پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے اس شرط پر انہیں زمین عطا فرمادی۔ پھر جب کھجوریں توڑنے کا وقت آتا تھا تو آپ ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ان کی طرف بھیجتے اور آپ ان کے لیے کھجوروں کا اندازہ لگاتے اور حزر سے مراد وہی ہے جسے اہل مدینہ خرمس (اندازہ لگانا) کا نام دیتے ہیں۔ تو آپ کہتے: اس درخت پر اتنی کھجوریں ہیں (یعنی آپ ایک مخصوص مقدار بیان کرتے)۔ تو وہ کہتے: اے ابن رواحہ! تم نے ہم پر اندازہ بڑھا کر بیان کیا ہے۔ تو آپ فرماتے: پس میں کھجوروں کا اندازہ لگانے کا متولی ہوں اور میں (پہلے) تمہیں اپنے اس اندازے کا نصف دوں گا جو میں نے لگایا ہے۔ تو پھر وہ کہتے: یہ اندازہ درست اور صحیح ہے۔ اسی (عدل و انصاف) کے سبب زمین و آسمان قائم ہیں۔ تحقیق ہم اس کے لینے کے ساتھ راضی ہیں جو کچھ آپ نے کیا ہے۔

علی بن سہل رطلی، زید بن ابی زرقانے جعفر بن برقان سے اسی استاد اور معنی کے ساتھ روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ کہا ہے: فحزر (پس وہ اندازہ لگاتے) اور آپ ﷺ کے ارشاد وکل صفراء و بیضاء کے بارے میں کہا۔ یعنی الذهب والفضة له یعنی سونا اور چاندی آپ کے لیے ہوگا۔

محمد بن سلیمان انباری، کثیر بن ہشام نے جعفر بن برقان سے، ميمون نے مقسم سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے جب خیبر فتح کیا۔ آگے زید کی روایت کی مثل بیان کی اور کہا: پس حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اندازہ لگایا اور کہا: سو میں کھجوریں توڑنے کا والی اور ذمہ دار ہوں اور میں تمہیں اس اندازے کا نصف دوں گا جو میں نے لگایا ہے۔

بَابُ فِي الْخَرَصِ (درختوں پر پھل کا اندازہ لگانے کا بیان)

2962- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَاجِبٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرْتُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْعَثُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ الشُّغْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ ثُمَّ يُخَوِّرُ يَهُودَ يَأْخُذُونَ بِذَلِكَ الْخَرَصِ أَوْ يَدْفَعُونَ إِلَيْهِمْ بِذَلِكَ الْخَرَصِ لِكَيْ تَخْصِيَ الزَّكَاةَ قَبْلَ أَنْ تُؤْكَلَ الشِّمَارُ وَتُفْرَقَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجتے تھے اور وہ کھجوروں کا اندازہ لگاتے تھے جب کہ وہ پکنے کے قریب ہوتیں، اس سے قبل کہ ان میں سے کچھ کھائی جائیں۔ پھر آپ یہودیوں کو اختیار دے دیتے کہ وہ اس اندازے کے مطابق کھجوریں لے لیں یا وہ اسی اندازے کے مطابق ان کے حوالے کر دیں تاکہ پھلوں کو کھائے جانے اور انہیں تقسیم کیے جانے سے قبل زکوٰۃ صحیح طور پر ادا کی جاسکے۔

2963۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ خَيْرَ فَاكْرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا كَانُوا وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَخَرَّصَهَا عَلَيْهِمْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ خَرَّصَهَا ابْنُ رَوَاحَةَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ وَسِتِّ وَزَعَمَ أَنَّ الْيَهُودَ لَمَّا خَيْرَهُمْ ابْنُ رَوَاحَةَ أَخَذُوا الشُّمْرَ وَعَلَيْهِمْ عَشْرُونَ أَلْفَ وَسِتِّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ کو خیر کا مال عطا فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں ہی اس زمین پر برقرار رکھا جیسے وہ پہلے تھے اور آپ ﷺ نے اپنے اور ان کے درمیان حصہ مقرر کر دیا۔ پھر آپ ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجے اور آپ ان پر وہاں کی پیداوار کا اندازہ لگاتے۔ احمد بن حنبل، عبدالرزاق اور محمد بن بکر دونوں نے کہا کہ ابن جریر نے بتایا کہ ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار وسق کا اندازہ لگایا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہودیوں کو جب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اختیار دیا تو انہوں نے پھل لے لیے اور ان پر بیس ہزار وسق دینا لازم ہوئے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الْإِجَارَةِ (اجارہ کے ابواب)

فِي كَسْبِ الْمُعَلِّمِ (معلم کی کمائی اور اجرت کا بیان)

2964۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَحَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ عَنْ مُغِيَّةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ لُعَلْبَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَلِمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الطُّفَةِ الْكِتَابِ وَالْقُرْآنِ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ لَيْسَتْ بِبَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَبْتَئَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَا سَأَلَهُ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ أَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا مَعْنَى كُنْتُ أُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ وَلَيْسَتْ بِبَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تَطُوقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ عَمْرُو وَحَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ نُسَيْبٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ وَالْأَوَّلُ أَمْ قُلْتُ مَا تَرَى فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ جَمْرًا بَيْنَ كَتِفَيْكَ تَقْلُدُهَا أَوْ تَعَلِّقُهَا

حضرت عباده بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے کچھ لوگوں کو لکھنا سکھایا اور انہیں قرآن کریم کی تعلیم دی۔ تو ان میں سے ایک آدمی نے مجھے کمان بطور ہدیہ پیش کی۔ تو میں نے کہا: یہ مال تو نہیں ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں (دوران جہاد) اس سے تیر برسوں گا۔ (لیکن) میں ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوں گا اور اس کے بارے استفسار کروں گا۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ان افراد میں سے ایک آدمی نے میری طرف بطور ہدیہ کمان بھیجی ہے جنہیں میں لکھنے اور قرآن کریم کی تعلیم دیتا تھا اور وہ مال نہیں ہے اور میں اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر اندازی کروں گا (میرے لیے اس کے بارے کیا حکم ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو پسند کرتا ہے کہ تجھے آتش جہنم کا طوق پہنایا جائے تو تو اسے قبول کر لے۔

عمر و بن عثمان اور کثیر بن عبید دونوں نے کہا ہے کہ بقیہ، بشر بن عبد اللہ بن یسار نے بیان کیا کہ عمرو نے کہا: مجھے عباده بن نسی نے جنادہ بن ابی امیہ سے اور انہوں نے حضرت عباده بن صامت رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے اور پہلی روایت زیادہ مکمل ہے۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اس بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک آگ کا انگارہ ہے جسے تو نے اپنے کندھوں کے درمیان لٹکا لیا ہے۔

فائدہ: تعلیم قرآن پر اجرت لینے کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں: امام ابوحنیفہ اور امام زہری نے کہا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم پر اجرت اور معاوضہ لینا مباح نہیں ہے۔ اسحاق بن راہویہ نے بھی یہی کہا ہے اور امام حسن بصری، ابن

سیرین اور شعبی وغیرہ نے کہا ہے: اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر اس کی شرط نہ لگائی جائے۔ اور متاخرین فقہاء نے اسے مباح قرار دیا ہے اور یہی مذہب عطاء بن مالک، امام شافعی اور ابو ثور کا ہے اور یہی مفتی بہ ہے۔ (بذل الجہود ص 82 ج 15)

بَابُ فِي كَسْبِ الْأَطِبَّاءِ (اطباء کے اجرت لینے کا بیان)

2965۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ انْطَلَقُوا فِي سَفَرٍ سَافَرُوا فِيهَا فَتَزَلُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّقُوهُمْ قَالَ قُلْدِعٌ سَيِّدٌ ذَلِكَ الْحَيِّ فَشَفَّوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ تَزَلُّوا بِكُمْ لَعَلَّ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَكُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ سَيِّدَنَا لَدِعٌ فَشَفَّيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ فَلَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ يَشْفِي صَاحِبَنَا يَعْنِي رُقِيَّةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنِّي لَأُرْقِي وَلَكِنْ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُضَيِّقُونَا مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُغَلًا فَجَعَلُوا لَهُ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ بِأَمْرِ الْكِتَابِ وَيَتَفَلَّحُ حَتَّى بَرَّءَ كَأَنَّمَا أَنْشِطُ مِنْ عِقَالٍ فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا اقْتَسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقِيَ لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَتَسْتَأْمِرُكُمْ فَغَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ أَحْسَنْتُمْ وَأَضْرَبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَخِيهِ مَعْبُدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی ایک جماعت سفر پر چلی۔ وہ سفر کرتے رہے اور قبائل عرب میں سے ایک قبیلے میں جا کر قیام کیا اور ان سے ضیافت کا مطالبہ کیا۔ لیکن انہوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر اس قبیلے کے سردار کو کسی شے نے ڈس لیا۔ انہوں نے ہر شے سے اس کا علاج کیا لیکن کوئی شے اس کے لیے باعث نفع نہ بنی۔ پھر ان میں سے بعض نے کہا: اگر تم اس جماعت کے لوگوں کے پاس جاؤ جو تمہارے پاس اترے ہوئے ہیں، شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی شے ہو جو تمہارے سردار کو نفع پہنچا سکتی ہو۔ (چنانچہ وہ ان کے پاس گئے) اور ان میں سے بعض نے کہا: بے شک ہمارے سردار کو ڈس لیا گیا ہے اور ہم نے ہر شے سے اس کا علاج کیا ہے لیکن کسی شے نے اسے فائدہ نہیں دیا، کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی شے یعنی دم ہے جو ہمارے سردار کو شفا یاب کر سکتا ہو۔ تو ان افراد میں سے ایک آدمی نے کہا: بلاشبہ میں دم کر سکتا ہوں لیکن ہم نے تم سے ضیافت کا مطالبہ کیا اور تم نے ہمیں مہمان بنانے سے انکار کر دیا، لہذا میں دم نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم میرے لیے اس کی اجرت مقرر کرو۔ چنانچہ انہوں نے اس کے لیے بکریوں کا ایک گلہ مقرر کر دیا۔ تو وہ اس کے پاس آیا اور اس پر سورہ فاتحہ پڑھ کر تھوکنے لگا یہاں تک کہ وہ صحت

1۔ ایک نسخہ میں احياء کا لفظ نہیں ہے۔

یاب ہو گیا۔ گویا کہ اسے قید سے آزاد کر دیا گیا۔ پھر انہوں نے ان کی وہ اجرت ادا کر دی جس کا ان سے معاہدہ کیا تھا۔ پھر اس جماعت کے افراد نے کہا: تم اسے تقسیم کر لو لیکن وہ آدمی جس نے دم کیا تھا۔ اس نے کہا: تم ایسا نہ کرو یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوں اور اس کے بارے آپ ﷺ سے حکم پوچھ لیں۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے کہاں سے جان لیا کہ سورۃ فاتحہ دم ہے؟ تم نے بہت اچھا کیا اور میرے لیے بھی اپنے ساتھ ایک حصہ رکھ لو۔

حسن بن علی، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین عن انہیہ معبد بن سیرین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

2966۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ الصَّلْتِ عَنْ عَتَبَةَ أَنَّ مَرْبُوعًا قَاتَرَهُ فَقَالُوا إِنَّكَ جِئْتَ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَارِقٍ لَنَا هَذَا الرَّجُلُ فَاتَّوَأَ بِرَجُلٍ مَعْتُوهُ فِي الْقُبُورِ فَرَقَاهُ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدُوَّةً وَعَشِيَّةً وَكُلَّمَا خَسَّتْهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَّ فَكَأَنَّمَا أَنْسَطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَهُ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلُّ مَعْتُورٍ لَسَنَ أَكَلِ بِرُقِيَّةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلَتْ بِرُقِيَّةٌ حَقًّا

حضرت شعبی نے خارجہ بن ملت سے اور انہوں نے اپنے چچا سے بیان کیا ہے کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے۔ تو وہ لوگ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے: بے شک تم اس آدمی (یعنی رسول اللہ ﷺ) کے پاس سے خیر و برکت کے ساتھ آئے ہو تو ہمارے ایک آدمی کو دم کرو۔ پھر وہ لوگ اس کے پاس ایک دیوانے آدمی کو لائے جو بندھا ہوا تھا۔ پس انہوں نے اسے تین دن تک صبح و شام سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور جب بھی اسے ختم کرتے تو اپنا لعاب منہ میں جمع کرتے اور پھر اس پر تھوک دیتے (تو وہ صحت یاب ہو گیا) گویا کہ اسے قید سے آزاد کر دیا گیا ہے۔ پس ان لوگوں نے انہیں کوئی شے (بطور اجرت) دی۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور اس کا ذکر آپ سے کیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (جو کچھ تجھے اجرت میں دیا گیا ہے اسے) کھاؤ۔ پس مجھے قسم ہے میری عمر کی! لوگوں نے باطل دم کے ذریعے کھایا ہے اور تو تو حق اور صحیح دم کے عوض کھا رہا ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا روایات سے یہ معلوم ہوا کہ دم کرنا حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی سنت ہے اور دم کرنے پر اجرت لینا دینا سب مباح ہے۔ لیکن اتنی احتیاط ضرور ہونی چاہیے کہ دم کرنے والے شریعت کے دائرہ سے باہر نہ نکلیں اور اتنی اجرت نہ وصول کریں کہ مریض اپنی بنیادی حاجات سے محروم ہو جائے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ ہر بیماری کا علاج ہے بشرطیکہ اعتقاد اور عمل درست ہو۔

بَابُ نِسْبِ الْحَجَّامِ (پچھنے لگانے کی اجرت کا بیان)

2967۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَرْطَاةَ عَنِ السَّائِبِ

بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَسَبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَمَسْنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھپنے لگانے والے کی کمائی بری اور مکروہ ہے، کتے کی قیمت ناپاک اور پلید ہے اور فاحشہ (زنا کرنے والی عورت) کی اجرت پلید اور حرام ہے۔

2968۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ ابْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَتَهَاةٌ عَنْهَا قَدَمٌ يَزَلُ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى أَمَرَ أَنْ أُعْلِفَهُ نَاضِحَكَ وَرَقِيقَكَ

ابن محیصہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے چھپنے لگانے کی اجرت لینے کے بارے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع کر دیا۔ پس وہ مسلسل آپ ﷺ سے پوچھتے رہے اور اجازت طلب کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس کے ساتھ اپنے اونٹ کو چارہ خرید کر کھلا دے اور اپنے غلام کو کھلا دے۔ (چونکہ آپ ﷺ نے اس پیشہ کو بھی گھٹیا اور حقیر جانا اس لیے آپ ﷺ نے اس کی اجرت کے بارے بھی احتیاط برتنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ورنہ اجرت لینا دینا مباح ہے۔ جیسا کہ آگے (روایات میں موجود ہے)۔

2969۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلَيْهِ خَبِيثَاتٌ يُعْطِيهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپنے لگوائے اور چھپنے لگانے والے کو اس کی اجرت عطا فرمائی اور اگر آپ اسے ناپاک اور پلید جانتے تو آپ اسے نہ عطا فرماتے۔

2970۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُسَيْنِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَبَرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَخْفُقُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ابوطیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو چھپنے لگائے تو آپ ﷺ نے اس کے لیے ایک صاع کھجوروں کا حکم دیا اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ وہ اس سے اس کی کمائی میں سے جو کچھ وصول کرتے ہیں اس میں کچھ تخفیف کر دیں۔

فائدہ: ان دونوں روایتوں سے یہ معلوم ہوا کہ چھپنے لگانے کی اجرت وصول کرنا مباح ہے۔

بَابُ فِي كَسْبِ الْإِمَاءِ (لونڈیوں کی کمائی کا بیان)

2971۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُعَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ

1۔ ایک نسخہ میں اُنہ نہیں ہے۔

محمد بن حمادہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو حازم کو سنا کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا ہے (چونکہ لونڈیاں مختلف حلال و حرام ذرائع سے مال کماتی تھیں اس لیے آپ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا۔ ہاں اگر یہ یقین ہو جائے کہ اس نے حلال اور طیب ذرائع سے مال حاصل کیا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں)۔

2972۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ قَالَ جَاءَ رَافِعُ بْنُ رِفَاعَةَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَقَدْ نَهَانَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ الْيَوْمَ فَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَنَهَى عَنِ كَسْبِ الْأُمَّةِ إِلَّا مَا عَمِلَتْ بِيَدِهَا وَقَالَ هَكَذَا بِأَصَابِعِهِ نَحْوُ الْخَبْزِ وَالْعَزْلِ وَالنَّفْسِ

حضرت رافع بن رفاعہ رضی اللہ عنہ انصار کی مجلس میں آئے اور فرمایا: تحقیق نبی کریم ﷺ نے آج ہمیں منع فرمایا ہے اور پھر چند چیزوں کا ذکر کیا اور آپ ﷺ نے لونڈی کی کمائی سے بھی منع کیا ہے مگر وہ جس کے لیے اس نے اپنے ہاتھ سے کام کیا ہو اور اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اس طرح جیسا کہ روٹی پکانا، سوت کا تنا اور روٹی دھنا وغیرہ۔

2973۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ هُرَيْرٍ (1) عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ هُوَ ابْنُ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ كَسْبِ الْأُمَّةِ حَتَّى يُعْلَمَ مِنْ أَيْنَ هُوَ

عبید اللہ ابن ہریرہ نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا ہے، یہاں تک کہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کہاں سے لائی ہے۔

بَابُ فِي حُلْوَانِ الْكَاهِنِ (کاہن کی اجرت کا بیان)

2974۔ حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَيْعِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کتے کے ثمن لینے سے، فاحشہ عورت کی کمائی سے اور کاہن کی شیرینی (یعنی جو اسے اجرت کی صورت میں ملے) سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ فِي عَسْبِ الْفَحْلِ (نر کو مادہ پر ڈالنے کی اجرت کا بیان)

2975۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ حَدَّثَنَا إِسْعِيلُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ عَسْبِ الْفَحْلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نر کو مادہ پر ڈالنے کی اجرت لینے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ فِي الصَّائِغِ (سار کا بیان)

2976۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ قَالَ قَطَعْتُ مِنْ أُذُنِ غُلامٍ أَوْ قِطْعَ مِنْ أُذُنِي فَقَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ حَاجًّا فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَرَفَعْنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرَانُ هَذَا قَدْ بَدَعَ الْقِصَاصِ ادْعُوا لِي حَجًّا مَا لِيَقْتَصَّ مِنْهُ فَلَمَّا دُعِيَ الْحَجَّامُ قَالَ سَبَّحْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنِّي وَهَبْتُ لِخَالَتِي غُلامًا وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَارِكَ لَهَا فِيهِ فَقُلْتُ لَهَا لَا تَسْلِمِيهِ حَجَّامًا وَلَا صَائِغًا وَلَا قِصَابًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ ابْنُ مَاجِدَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (1) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُرِّقِيِّ عَنْ ابْنِ مَاجِدَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُرِّقِيِّ عَنْ ابْنِ مَاجِدَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

ابو ماجدہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے کسی غلام کا کان کاٹ ڈالا یا میرا کان کاٹ دیا گیا (یہ راوی کو شک ہے کہ ابو ماجدہ نے کیا کہا) پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے پاس حج کرنے کے لیے تشریف لائے، تو ہم لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ تو آپ نے ہمارا معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد) فرمایا: یہ تو قصاص کی حد تک پہنچ چکا ہے۔ تم میرے پاس حجام کو بلاؤ تا کہ وہ (اس کا کان کاٹ کر) اس سے قصاص لے۔ پس جب حجام کو بلا یا گیا تو انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ایک غلام اپنی خالہ (فاختہ بنت عمر) کو ہبہ کیا اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس کے لیے اس میں برکت رکھی جائے گی اور میں نے اسے کہا ہے: تو اسے حجام، سار اور قصاب میں سے کسی کے حوالے نہ کرنا۔

ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ عبدالاعلیٰ نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ بنی سہم کے ایک آدمی ابن ماجدہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

یوسف بن موسیٰ، سلمہ بن فضل، ابن اسحاق نے علاء بن عبدالرحمن حرقی عن ابن ماجدہ السہمی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

فضل بن یعقوب، عبدالاعلیٰ نے محمد بن اسحاق سے، علاء بن عبدالرحمن حرقی عن ابن ماجدہ السہمی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے۔

فائدہ: حجام اور قصاب سے تو آپ نے اس لیے منع فرمایا کہ یہ دونوں نجاست سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اس لیے آپ ان کے پیشوں کو ناپسند فرماتے ہیں اور سار سے اس لیے منع فرمایا کہ ایک تو وہ سونے چاندی میں ملاوٹ کا مرتکب ہوتا ہے۔

1۔ قال ابو داؤد تا عمر بن الخطاب صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

اور بسا اوقات ان کے پاس لوگوں کا ایسا زیور اور برتن ہوتے ہیں جو حرام ہوتے ہیں۔ یا پھر اس وجہ سے کہ اس کے کلام میں کثرت سے وعدہ اور جھوٹ پایا جاتا ہے۔ (بذل الجہود ص 98 ج 15)

بَابُ فِي الْعَبْدِ مِيَاغٌ وَلَهُ مَالٌ (ایسے غلام کا بیان جسے بیچا جائے اور اس کے پاس مال ہو)

2977۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَدًا مَالًا فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهُ الْبَيْتَاءُ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقِصَّةِ الْعَبْدِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِقِصَّةِ النُّخْلِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَاخْتَلَفَ الرَّهْرِيُّ وَنَافِعٌ فِي أَرْبَعَةِ أَحَادِيثَ هَذَا أَحَدُهَا

حضرت سالم نے اپنے باپ کے واسطے سے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے غلام بیچا درآنحالیکہ اس کا کچھ مال تھا تو اس کا مال بائع کے لیے ہوگا مگر یہ کہ مشتری اس کی شرط لگالے اور جس کسی نے بیوند کاری کیا ہو اکھجور کا درخت بیچا تو پھل بائع کے لیے ہوگا مگر یہ کہ مشتری اس کی شرط لگالے (تو پھر وہ مشتری کے لیے ہوگا)۔

قعنبی نے مالک سے انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے غلام کا قصہ اور نافع عن ابن عمر عن النبی ﷺ کی سند سے کھجور کے درخت کا قصہ بیان کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ زہری اور نافع نے چار حدیثوں میں اختلاف کیا ہے۔ یہ ان میں سے ایک ہے۔

2978۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَلْبَةُ بِنْتُ كَهَيْلٍ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهُ الْبَيْتَاءُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهُ الْبَيْتَاءُ

بَابُ فِي الثَّلَقِ (قافلہ تجارت سے شہر سے باہر جا کر ملاقات کرنے کا بیان)

2979۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلْقُوا السِّدَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا الْأَسْوَاقُ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بعض بعض کی بیع پر بیع نہ کریں اور نہ تم ساز و سامان کو آگے جا کر ملو، یہاں تک کہ اسے بازار میں اتار دیا جائے۔

2980۔ حَدَّثَنَا الرَّيْمِيُّ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو الرَّيْحِيُّ عَنْ أَبِيهِ سَيِّدِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ تَلْقَى الْجَلَبِ فَإِنْ تَلْقَاهُ مُتَلَقٍ مُشْتَرٍ فَاشْتَرَاهُ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ بِالْخِيَارِ إِذَا

وَرَدَتْ السُّوقَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَبَعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ قَالَ سُفْيَانُ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّ عِنْدِي خَيْتًا مِنْهُ بِعَشْرًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ملحقی جلب (یعنی نفع کمانے کے لیے شہر سے باہر نکل کر تاجروں سے مال خرید لینے) سے منع فرمایا ہے۔ پس اگر کوئی باہر نکل کر ملنے والا مشتری کسی تاجر سے آگے بڑھ کر ملاقات کرے اور اس سے سامان خرید لے تو جب وہ سامان بازار میں پہنچے گا تو سامان لانے والے مالک کو اختیار ہوگا (یعنی اگر وہ مشتری بازار میں مہنگے داموں سامان بیچ رہا ہے تو بائع کو اختیار ہے کہ وہ اس سے سامان واپس لے لے۔ کیونکہ مشتری نے دھوکے سے سستے داموں اس سے سامان خریدا ہے)۔

ابو علی نے کہا ہے کہ میں نے ابو داؤد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ سفیان نے کہا کہ تم میں سے بعض بعض کی بیع پر بیع نہ کریں کہ وہ یہ کہے: بے شک میرے پاس اس سے بہتر سامان دس درہم کے عوض ہے (یعنی اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو کوئی گیارہ درہم میں بیچنے کی کوشش کر رہا ہو اور مشتری اس پر رضامند ہو چکا ہو تو اتنے میں کوئی تیسرا آدمی مشتری کو یہ کہہ دے کہ میرے پاس اسی کی مثل یا اس سے بہتر سامان ہے اور اس کی قیمت دس درہم ہے۔ تو مشتری نے پہلے بائع کو چھوڑ کر اس سے سامان خرید لیا)۔

بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّجِشِ (نَجْشٌ) (دھوکہ دہی) سے روکنے کا بیان)

2981۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّامِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَنَاجَشُوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم آپس میں ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو۔ (مراد یہ ہے کہ آدمی خود خریدنے کا ارادہ نہیں رکھتا مگر سامان کی قیمت بڑھانے کے لیے اور کسی دوسرے سے خریدار کو دھوکہ دینے کے لیے منڈی میں اس کی بولی بڑھا چڑھا کر دیتا ہے۔ تو ایسا کرنا ممنوع ہے)۔

بَابُ فِي النَّهْيِ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

(شہری کی دیہاتی کیلئے بیع کرنے سے نہی کا بیان)

2982۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْبَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنِ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقُلْتُ مَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمَسَارًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شہری دیہاتی کے لیے بیع کرے۔ تو میں نے پوچھا: شہری کا دیہاتی کے لیے بیع کرنا کیا ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ دیہات سے آنے کے لیے

1۔ ایک لٹری میں محمد بن ثور کے بجائے ابو ثور ہے۔

دلال نہ بنے (یعنی دیہات سے آنے والا اپنے سامان کی خرید و فروخت خود کرے)۔

2983۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ أَبَاهُمْ حَدَّثَهُمْ قَالَ زُهَيْرٌ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَبَّغَتْ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو هَلَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَهِيَ كَلِمَةٌ جَامِعَةٌ لَا يَبِيعُ لَهُ شَيْئًا وَلَا يَبْتَاعُ لَهُ شَيْئًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: شہر میں رہنے والا دیہات میں رہنے والے کے لیے خرید و فروخت نہ کرے اگرچہ وہ اس کا بھائی ہو یا اس کا باپ ہو۔

ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حفص بن عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابو ہلال، محمد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: کہا جاتا ہے: لا یبیع حاضر لباد۔ یہ ایک جامع سا کلمہ ہے۔ معنی یہ ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے نہ کوئی شے بیچے گا اور نہ اس کے لیے کوئی شے خریدے گا۔

2984۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ قَدِمَ بِحَلُوبَةَ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَزَلَ عَلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَكِنْ أَذْهَبَ إِلَى السُّوقِ فَاَنْظُرْ مَنْ يَبِيعُكَ فَشَاوِرْنِي حَتَّى آمُرَكَ أَوْ أَنْهَاكَ

سالم بنی سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (جنگل میں رہنے والے) نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنی دودھ والی اونٹنی پر سوار ہو کر آیا اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس اترتا تو انہوں نے فرمایا: بے شک حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرما رکھا ہے کہ کوئی شہر کا باسی دیہاتی کے لیے خرید و فروخت کرے۔ لہذا تو خود بازار کی طرف جا اور دیکھ کہ کون تیرے ساتھ بیچ کرتا ہے۔ پھر مجھ سے مشاورت کر لینا یہاں تک کہ میں تجھے حکم دوں (کہ تو ایسے کرے) یا تجھے منع کر دوں (کہ تو ایسا نہ کرے)۔

2985۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَيْلِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَذَرُوا النَّاسَ يَرْزُقُوا اللَّهَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہر میں رہنے والا دیہات میں رہنے والے کے لیے خرید و فروخت نہ کرے اور تم لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے سبب رزق دیتا ہے۔

بَابُ مَنْ اشْتَرَى مَصْرَاةً فَكْرَهَهَا

اس کا بیان جس نے ایسی بکری خریدی جس کے تھنوں میں دودھ جمع تھا اور پھر اسے ناپسند کیا

2986۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ لِذَبِيحٍ وَلَا يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَصْرُوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنْ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلِبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم خرید و فروخت کے لیے قافلے کو آگے جا کرنے ملو اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی خرید و فروخت کے درمیان بیع کرے اور نہ ہی تم اونٹنیوں اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ جمع کرو۔ پس جس کسی نے اسے اس کے بعد خرید اتوا سے دوہنے کے بعد اس کے لیے دونوں طرح کا اختیار ہوگا۔ اگر وہ اس پر راضی ہو تو اسے روک لے اور اگر اسے پسند نہ ہو تو اسے واپس لوٹا دے اور ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے (تا کہ یہ اس دودھ کا عوض ہو جائے)۔

2987۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهَشَامٍ وَحَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ اشْتَرَى شَاةً مُصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَةَ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے ایسی بکری خریدی جس کے تھنوں میں دو، تین دن کا دودھ جمع کیا گیا تھا تو اسے تین دنوں کا اختیار ہے۔ اگر چاہے تو وہ اسے واپس لوٹا دے اور ساتھ ایک صاع اناج بھی دے نہ کہ گندم (یعنی گندم ہونا ضروری نہیں)۔

2988۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّيْبِيُّ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ ثَابِتٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اشْتَرَى غَنَمًا مُصْرَاةً اِخْتَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا فَنِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

زیاد نے بیان کیا ہے کہ اسے ثابت مولى عبد الرحمن بن زيد نے خبر دی ہے کہ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے ایسی بکری خریدی جس کے تھنوں میں دو، تین دنوں سے دودھ روکا گیا تھا۔ پھر اس نے اسے دوہا تو اگر وہ اسے پسند کرے تو اسے اپنے پاس روک لے اور اگر اسے پسند نہ ہو (تو اسے واپس کر دے) اور اس کے دودھ کے عوض ایک صاع کھجوریں بھی ہیں۔

فائدہ: چونکہ یہ بائع کی جانب سے مشتری کے ساتھ ایک دھوکہ اور فریب ہے کہ وہ جانور کا ایک دو دنوں کا دودھ روک کر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ یہ اتنا زیادہ دودھ دینے والا ہے۔ لہذا اس کی قیمت اتنی ہے جب کہ حقیقی صورت حال اس طرح نہیں۔ لہذا اس دھوکہ اور نقصان سے مشتری کو بچانے کے لیے اسے اختیار دیا گیا ہے کہ اسے جانور پسند نہ ہو تو اسے واپس کر دے کیونکہ دین اسلام تو اپنے ماننے والوں کو دھوکہ دہی کی تعلیم اور اجازت نہیں دیتا۔ البتہ فقہی اعتبار سے اس مسئلہ میں کثیر اختلافات ہیں ان کے لیے شروحات اور کتب فقہ کی طرف رجوع کیا جائے۔

2989۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ الشَّيْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ابْتَاعَ مُحَقَّلَةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا

مِثْلَ أَوْ مِثْلَى لَبِنَهَا قَمَحًا

حضرت جمیع بن عمیر تیمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے مسراۃ (بکری یا گائے وغیرہ) خریدی تو اسے تین دنوں کا خیار حاصل ہے۔ پس اگر وہ اسے واپس لوٹائے تو اس کے ساتھ اس کے دودھ کی ایک مثل یا دو مثل گندم بھی لوٹائے۔

بَابُ فِي التَّهْيِ عَنِ الْحُكْمَةِ (خوراک کی ذخیرہ اندوزی کی ممانعت کا بیان)

2990۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَثْرَةَ بْنِ يَحْيَى 1، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَثْرَةَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَبْدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ كَانَ يَحْتَكِرُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَسَأَلْتُ أَحْمَدَ مَا الْحُكْمَةُ قَالَ مَا فِيهِ عَيْشُ النَّاسِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ الْمُحْتَكِرُ مَنْ يَعْتَرِضُ السُّوقَ

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے معمر بن ابی معمر جو بنی عدی بن کعب کا ایک فرد تھا، سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا مگر وہی جو گناہ اور نافرمانی کرنے والا ہو۔ تو میں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو کہا: بے شک آپ بھی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: اور معمر بھی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔ ابو داؤد نے کہا: میں نے احمد سے پوچھا: حکمہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہر اس شے کو روکنا اور جمع کرنا جس میں لوگوں کا سامان زیست ہو (یعنی وہ لوگوں یا جانوروں کی خوراک ہو)۔ ابو داؤد نے کہا کہ امام اوزاعی نے کہا: ذخیرہ اندوز وہ ہوتا ہے جو منڈی اور بازار میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔

2991۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ قِيَاضٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْقَيَاضِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَيْسَ فِي الشُّبْرِ حُكْمَةٌ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ عَنْ الْحَسَنِ فَقُلْنَا لَهُ لَا تَقُلْ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَنَا بَاطِلٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ يَحْتَكِرُ التَّمْرَ وَالْخَبْطَ وَالْبِزْرَ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْ كَيْسِ الثَّقَلَيْنِ فَقَالَ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْحُكْمَةَ وَسَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عِيَّاشٍ فَقَالَ أَكْبَسُهُ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کھجوروں میں ذخیرہ اندوزی (حکمہ) نہیں ہے۔ ابن مثنیٰ نے بیان کیا: قال عن الحسن تو ہم نے انہیں کہا: عن الحسن نہ کہو۔ ابو داؤد نے کہا: یہ حدیث ہمارے نزدیک باطل ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ حضرت سعید بن المسیب کھجوروں کی گٹھلیاں، جانوروں کا چارہ اور ان بیجوں کو روک کر رکھتے تھے جن سے تیل نکلتا تھا۔

اور میں نے احمد بن یونس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے سفیان سے جانوروں کے چارہ کو روکنے کے بارے پوچھا تو انہوں نے کہا: وہ (علماء محققین) حکمہ (ذخیرہ اندوزی) کو ناپسند کرتے تھے اور پھر میں نے ابو بکر بن عیاش سے پوچھا۔ تو

1۔ ایک نسخہ میں معمر بن یحییٰ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: متعاقدین (بائع اور مشتری) میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھی پر اختیار حاصل ہے جب تک کہ وہ (مجلس عقد سے) جدا نہ ہوں سوائے خیار کی بیع کے (کہ اس صورت میں علیحدہ علیحدہ ہو جانے کے بعد بھی خیار باقی رہتا ہے جس کی مدت تین دن ہے)۔

موسیٰ بن اسماعیل، حماد نے ایوب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ کی سند سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے۔ اس میں ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کو کہے: تجھے اختیار ہے (چاہے تو بیع کو قبول کرے چاہے تو رد کر دے)۔
2997۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: متعاقدین کو خیار حاصل ہوتا ہے جب تک وہ (مجلس عقد سے) جدا نہ ہوں۔ مگر جب کہ بیع خیار ہو (تو وہ جدا ہونے کے بعد بھی خیار باقی رہتا ہے) اور کسی کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی کو اس خوف سے مجلس عقد سے جدا کر دے کہ وہ اقالہ یعنی بیع کو واپس لوٹانے کا مطالبہ کرے گا۔

2998۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَبَّادٌ عَنْ جَبِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْوَضِيِّ قَالَ غَزَوْنَا غَزْوَةً لَنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَبَاعَ صَاحِبٌ لَنَا فَرَسًا بِغَلَامٍ ثُمَّ أَقَامَا بِقِيَّةِ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَا مِنَ الْعَدِ حَضَرَ الرَّحِيلُ فَقَامَ إِلَى فَرَسِهِ يُسْرِجُهُ فَنَدِمَ فَأَتَى الرَّجُلَ وَأَخَذَهُ بِالْبَيْعِ فَأَبَى الرَّجُلُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَبُو بَرزَةَ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَى أَبُو بَرزَةَ فِي نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ فَقَالَ لَهُ هَذِهِ الْقِصَّةُ فَقَالَ أَرْضِيَانِ أَنْ أَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا قَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَ جَبِيلٌ أَنَّهُ قَالَ مَا أَرَاكُمْ أَفْتَرَقْتُمَا

ابو الوضی نے بیان کیا ہے کہ ہم ایک غزوہ (جہاد) پر گئے اور ہم ایک منزل میں اترے تو ہمارے ایک ساتھی نے ایک غلام کے پاس گھوڑا فروخت کیا۔ پھر وہ دونوں اپنے دن اور رات کا بقیہ وقت وہیں مقیم رہے۔ جب دونوں نے آنے والے دن کی صبح کی اور وہاں سے کوچ کرنے کا وقت ہو گیا۔ تو وہ (بیچنے والا) اپنے گھوڑے کی طرف اٹھ کر گیا اور اس پر زین ڈالنے لگا اور بہت نادم ہوا۔ اتنے میں وہ آدمی آ گیا جس نے اس گھوڑے کو خرید لیا تھا۔ لیکن اس نے اسے دینے سے انکار کر دیا اور یہ کہہ دیا کہ میرے اور تیرے درمیان حضور نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ فیصلہ فرمائیں گے۔ پس وہ دونوں لشکر کی طرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اپنا واقعہ عرض کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم دونوں راضی ہو کہ میں تم دونوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بائع اور مشتری دونوں کو خیار حاصل ہوتا ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں۔

ہشام بن حسان نے کہا ہے کہ جمیل نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم دونوں کو نہیں دیکھتا کہ تم جدا ہوئے ہو (لہذا اسے اختیار حاصل ہے)۔

2999۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَزْرَانِيُّ قَالَ مَرَّوَانُ الْقَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ كَانَ أَبُو زُرْعَةَ إِذَا بَاعَ رَجُلًا خَيْرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ خَيْرِي وَيَقُولُ سَبَعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَفْتَرِقَنَّ اثْنَانِ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ

یعنی بن ایوب نے بیان کیا ہے کہ ابو زرہ جب کسی آدمی سے بیع کرتے تھے تو اسے اختیار دیتے تھے۔ پھر اسے کہتے: تو مجھے اختیار دے۔ اور کہتے: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمی (یعنی بائع اور مشتری) باہم رضامندی کے سوا جدا نہ ہوں۔

3000۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيْنَا بُرُوكَ لَهْمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَبَا وَكَذَبَا مُحِقَّتْ الْبُرُوكَةُ مِنْ بَيْعِهِمَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَحَمَّادٌ وَأَمَّا هَذَا فَقَالَ حَتَّى يَفْتَرِقَا أَوْ يَخْتَارَا ثَلَاثَ مِرَارٍ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بائع اور مشتری دونوں کو اختیار حاصل ہوتا ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں۔ پس اگر وہ دونوں بیع بولیں اور دونوں (عیب وغیرہ) بیان کر دیں تو دونوں کے لیے ان کی بیع باعث برکت ہوگی۔ اور اگر دونوں نے (عیوب) چھپائے اور دونوں نے جھوٹ بولا تو ان کی بیع سے برکت اٹھالی جاتی ہے (مٹا دی جاتی ہے)۔

ابو داؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح اسے سعید بن ابی عروبہ اور حماد نے روایت کیا ہے اور رہے حماد تو انہوں نے کہا: یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائیں یا دونوں تین مرتبہ اختیار کی شرط لگالیں۔

فائدہ: اس باب میں امام شافعی کا موقف یہی ہے کہ متعاقدین ایجاب و قبول کرنے کے بعد جب تک مجلس عقد میں باقی رہیں گے انہیں فسخ کا اختیار حاصل ہوگا کہ چاہیں تو بیع کو برقرار رکھیں اور چاہیں تو فسخ کریں۔ لیکن احناف کے نزدیک ایجاب و قبول کے ساتھ بیع مکمل ہو جاتی ہے اور کسی کے لیے فسخ کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا۔ ہاں اگر اختیار شرط یا اختیار عیب وغیرہ کی صورت ہو تو اختیار باقی ہوتا ہے۔ (بذل ص 132 ج 15)

بَابُ فِي فَضْلِ الْإِقَالَةِ (اقالہ کی فضیلت کا بیان)

3001۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَقَالَ مَسْلُومًا أَقَالَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کیا تو اللہ تعالیٰ

اس کی ذلت اور قصور مٹا دے گا (معاف فرما دے گا)۔

فائدہ: اقالہ سے مراد بیع کی تکمیل کے بعد اسے فسخ کرنا ہے۔ چاہے یہ بائع کی جانب سے ہو یا مشتری کی جانب سے۔
تو اگر دوسرا ساتھی اسے قبول کر لے اور اقالہ کرنے والے کی حاجت کو پورا کر دے تو یہ اس کے لیے انتہائی اجر و ثواب ہے۔

بَابُ فَيْسِنُ بَاعَ بَيِّعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ (اس کا بیان جس نے ایک بیع میں دو بیعیں کیں)

3002۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ بَاعَ بَيِّعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْ كَسَهُمَا أَوْ الزَّيَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جس نے ایک بیع میں دو بیعیں کیں تو اس کے لیے ان دو میں سے اوکس (ادنیٰ) ہوگا یا پھر ربا ہوگا (یعنی بائع یا تو ادنیٰ اور کم ثمن وصول کرے گا یا پھر بیع فاسد ہونے کی صورت میں ربا ہوگا۔ علامہ خطابی نے یہ مثال بیان کی ہے کہ کوئی کہے: میں نے تجھے یہ کپڑا بیچا نقد دس روپے کے عوض اور ادھار پندرہ روپے کے عوض، تو یہ جائز نہیں۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ مشتری ان دونوں میں سے کون سے ثمن اختیار کرے گا جن کے ساتھ عقد واقع ہوگا۔ اور جب ثمن مجہول ہیں تو عقد باطل ہے اور ایک صورت یہ ہے: میں نے تجھے یہ غلام بیس دینار کے عوض بیچا بشرطیکہ تو اپنی لونڈی دس دینار کے عوض مجھے فروخت کرے، تو یہ بھی فاسد ہے۔ واللہ اعلم)

بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْعَيْنَةِ (بیع العینہ سے ممانعت کا بیان)

3003۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيُّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ

التَّبَيْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْبُرْكِيُّ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُرَّاسِيِّ أَنَّ عَطَاءَ الْخُرَّاسِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعَيْنَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيْتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْإِخْبَارِيُّ لِيَجْعَلَهُ وَهَذَا الْفَطْهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب تم بیع عینہ کرو گے اور تم بیلوں کی دھنیں پکڑو گے اور تم زراعت سے خوش رہو گے اور تم جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا۔ اور پھر وہ تم سے اسے دور نہیں کرے گا یہاں تک کہ تم اپنے دین کی طرف لوٹ آؤ۔ ابو داؤد نے کہا: یہ جعفر سے مروی ہے اور یہ اسی کے الفاظ ہیں۔

فائدہ: بیع العینہ سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا سامان معین ثمن کے عوض مقرر مدت تک ایک آدمی کو فروخت کرے اور پھر اس سے ثمن اول سے کم کے عوض خریدے۔ یہ مکروہ ہے مثلاً ایک آدمی اپنی گائے بیس ہزار کے عوض ایک مہینہ کی مہلت پر بیچ دے اور اسی دوران پندرہ ہزار نقد ادا کر کے اس سے وہ گائے خرید لے۔ تو اسے بیعہ اپنی گائے بھی ہاتھ آگئی اور پانچ ہزار منافع بھی حاصل ہوگا تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔

بَابُ فِي السَّلْفِ (بیع سلم کا بیان)

3004- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ الْبُنَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّفُونَ فِي الشُّرْبِ 1، السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالسَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ 2، فَلْيُسَلِّفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں کے باسی کھجوروں میں ایک سال، دو سال اور تین سال تک بیع سلم کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی کھجوروں میں بیع سلم کرے تو اسے چاہیے کہ وہ کیل (ماپ) معین، وزن معین کے ساتھ معین مدت تک بیع سلم کرے۔ (یعنی ان کی تعیین پہلے کرے تاکہ بعد میں فساد کا باعث نہ ہو)۔

فائدہ: بیع سلم سے مراد یہ ہے کہ آدمی کس چیز کے ثمن پہلے ادا کرے اور بائع اپنی معین بیع اس کے حوالے کرنے کے لیے مدت مقرر کر دے اور پھر وہ مقررہ مدت پر اس کے حوالے کر دے۔

3005- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُيْرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ 3 وَحَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَوْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُجَالِدٍ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلْفِ فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّ كُنَّا نُسَلِّفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَالشَّعْبِيُّ وَالرُّبَيْبِيُّ زَادَ ابْنُ كَثِيرٍ إِلَى قَوْمٍ مَا هُوَ عِنْدَهُمْ ثُمَّ اتَّفَقَا وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبِي أُيُسَى فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ مَا هُوَ عِنْدَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الصَّوَابُ ابْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ وَشُعْبَةُ أَخْطَأَ فِيهِ

محمد یا عبد اللہ بن مجالد نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن شداد اور ابو بردہ نے بیع سلم میں اختلاف کیا تو انہوں نے مجھے ابن ابی اویسی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ میں نے ان سے اس کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: بے شک ہم رسول اللہ ﷺ اور حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں گندم، جو، کھجور اور کشمش میں بیع سلم کرتے تھے۔ ابن کثیر نے یہ زائد کہا ہے: ایسی قوم کے ساتھ جن کے پاس یہ اشیاء نہ ہوتی تھیں۔ پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں اور پھر میں نے ابن ابزی سے پوچھا تو انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

محمد بن بشار، یحییٰ اور ابن مہدی دونوں نے بیان کیا کہ شعبہ نے عبد اللہ بن ابی مجالد سے اور عبد الرحمن نے کہا: عن ابن ابی مجالد یہ حدیث بیان کی۔ اس میں کہا: اس قوم کے ساتھ جن کے پاس یہ اشیاء نہ تھیں (ہم بیع سلم کرتے تھے)۔ ابو داؤد نے کہا: صحیح ابن ابی مجالد ہے۔ شعبہ سے اس بارے میں سہو ہوئی ہے۔

3006- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْبَغِيضِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي غَنِيَّةٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ

1- ایک نسخہ میں فی الشرب ہے۔ 2- ایک نسخہ میں فی شرب ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْأَسْلَمِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الشَّامَ فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ فَنَسَلِفُهُمْ فِي الْبُرِّ وَالزَّيْتِ سِعْرًا مَعْلُومًا وَأَجَلًا مَعْلُومًا قَقِيلَ لَهُ مِثْنُ لَهُ ذَلِكَ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ
حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں شام کے جہاد پر تھے تو ہمارے پاس ملک شام کے انباط میں سے کئی نبٹھی لوگ آتے تھے اور ہم ان سے گندم اور تیل میں نرخ معین اور مدت معینہ پر بیع سلم کرتے تھے۔ تو ان سے پوچھا گیا: ان سے بیع کرتے ہو گے جن کے پاس یہ مال ہوتا ہوگا۔ تو انہوں نے جواب دیا: ہم اس بارے میں ان سے پوچھتے نہ تھے۔

فائدہ: انباط، نبیط کی جمع ہے۔ یہ وہاں کی معروف قوم ہے۔ جوہری نے کہا ہے: یہ اصل میں عرب قوم تھے اور پھر عجم میں داخل ہو گئے اور ان کے انساب خلط ملط ہو گئے اور ان کی زبانیں فاسد ہو گئیں اور یہ اکثر کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے۔ مذکورہ ارشادات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیع سلم ان چیزوں میں ہوتی ہے جو عقد کے وقت اگرچہ موجود نہ ہوں لیکن مقررہ مدت تک ان کے پائے جانے کا یقین ہو۔ یہی جمہور کا قول ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ نے فرمایا ہے کہ بیع سلم ان چیزوں میں درست نہیں ہوتی جن کے مدت مقررہ سے پہلے ختم ہونے کا خدشہ ہو۔ واللہ اعلم (بذل ص 145 ج 15)

بَابُ فِي السَّلْمِ فِي تَمْرَةٍ بَعَيْنِهَا (معینہ پھل میں بیع سلم کرنے کا بیان)

3007۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ نَجْرَانِيٍّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَسْلَفَ رَجُلًا فِي تَخْلِ فَلَمْ تُخْرِجْ تِلْكَ السَّنَةَ شَيْئًا فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَهُ ارْزُدْ عَلَيْهِ مَالَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تَسْلِفُوا فِي التَّخْلِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے کسی سے کھجور کے ایک درخت میں بیع سلم کی تو اس سال اس نے کوئی پھل نہ دیا۔ پس دونوں نے اپنا جھگڑا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کا مال کیونکر اپنے لیے حلال سمجھتا ہے تو اس پر اس کا مال واپس کر دے۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کھجور کے درخت میں بیع سلم نہ کرو یہاں تک کہ ان کے پھل پکنے کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔

بَابُ السَّلْفِ لَا يُحَوَّلُ (اس کا بیان کہ سلم کو پھیرا نہیں جائے گا)

3008۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْشَمَةَ عَنْ سَعْدِ يَعْنِي الطَّائِيَّ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ سَعْدِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفُهُ إِلَى غَيْرِهِ
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شے میں بیع سلم کی۔ تو اسے چاہیے کہ پھر وہ اسے کسی اور شے کی طرف نہ پھیرے (یعنی اس بیع کے ذریعے جو شے خریدی ہے اس کے بجائے کسی دوسری شے کا تقاضا نہ کرے)۔

بَابُ فِي وَضْعِ الْجَائِحَةِ

(کھیت یا باغ وغیرہ پر) آفت آجانے کی صورت میں نقصان کی تلافی کرنے کا بیان

3009- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسَارِ ابْتِئَاعِهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقِي النَّاسَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَتْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک آدمی کے اس پھل میں آفت آ پڑی جو اس نے خریدا تھا تو اس پر بہت زیادہ قرض ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے لیے صدقہ و خیرات کرو۔ پس لوگوں نے اس کے لیے صدقہ و خیرات کیا لیکن وہ مال اس کے قرض کی ادائیگی کے لیے کافی نہ ہوا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لے لو جو پاؤ اور تمہارے لیے اس کے سوا کچھ نہیں۔ (یعنی آپ ﷺ نے قرض خواہوں کو تلقین فرمائی کہ جو کچھ تمہیں میسر آئے وہ لے لو۔ تو گویا اول آپ ﷺ نے اپنے غلاموں کو فرمایا کہ تمہارا بھائی آفت آجانے کے سبب قرض میں ڈوب گیا ہے۔ لہذا اس مشکل وقت میں تم اس کے لیے تعاون کا ہاتھ بڑھاؤ اور جب اس طرح بھی قرض کی ادائیگی مکمل نہ ہو سکی تو آپ نے قرض خواہوں کو نرمی برتنے کی تلقین فرمائی۔ تو یہی بندہ نوازی اور تربیت کے وہ سلیقے ہیں جو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام اور پھر ان کی وساطت سے ساری امت کو سکھائے۔)

3010- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ النَّهْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْبُودٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ الْبَغْدَادِيِّ أَنَّ أَبَا الرَّبِيعِ الْمَكِّيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ بَعْتَ مِنْ أَحْيِكَ تَمْرًا فَأَصَابَتْهَا جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمِ تَأْخُذُ مَالِ أَحْيِكَ بِغَيْرِ حَقِّ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو اپنے بھائی سے کھجوریں بیچے۔ پھر ان پر کوئی آفت آ پڑے تو تیرے لیے اس سے کوئی شے لینا حلال نہیں ہے، کیونکہ تو اپنے بھائی کا مال بغیر حق کے لے سکتا ہے۔

بَابُ فِي تَفْسِيرِ الْجَائِحَةِ (آفت کی تفسیر کا بیان)

3011- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ النَّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْجَوَانِحُ كُلُّ ظَاهِرٍ مُفْسِدٍ مِنْ مَطَرٍ أَوْ بَرَدٍ أَوْ جَرَادٍ أَوْ رِيحٍ أَوْ حَرِيْقٍ

حضرت عطاء نے بیان کیا ہے: آفات وہ ہوتی ہیں جو مکمل طور پر ظاہر اور واضح ہوں اور فساد پھیلانے والی ہوں چاہے وہ بارش ہو یا اولے (ژالہ باری) ہوں، یا ٹڈی دل ہو، یا ہوا ہو یا جلانے والی آگ ہو۔

3012- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ لَا

جَائِحَةٌ فِيمَا أُصِيبَ دُونَ ثُلُثِ رَأْسِ الْمَالِ قَالَ يَحْيَىٰ وَذَلِكَ فِي سُنَّةِ الْمُسْلِمِينَ
حضرت یحییٰ بن سعید نے بیان کیا ہے: وہ آفت نہیں ہے جو اصل مال کے تہائی حصہ سے کم میں اثر انداز ہو (یعنی نقصان تہائی سے کم میں ہو)۔ یحییٰ نے کہا: یہی مسلمانوں کا طریقہ ہے۔

بَابُ فِي مَنَعِ الْمَاءِ (پانی روکنے کا بیان)

3013 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيَمْنَعَكُمْ بِهِ الْكَلْبُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فالٹو پانی سے نہیں روکا جائے گا (اس غرض سے) کہ اس کے سبب گھاس کو روکا جائے۔

فائدہ: مفہوم یہ ہے کہ کوئی آدمی الارض الموات (نجر زمین) میں کنواں کھود کر اسے آباد کرے اور اس کا مالک بن جائے۔ تو پھر اس کے ارد گرد اگنے والی گھاس تب ہی عام لوگ اپنے جانوروں کو چرا سکتے ہیں جب وہ انہیں اپنے کنوئیں کا پانی پلانے کی اجازت دے۔ تو وہ اس غرض سے پانی کے استعمال کی اجازت نہ دے کہ اس طرح وہ گھاس بچ جائے گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

3014 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا يُكْرَهُنَّ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ فَضْلَ مَاءٍ عِنْدَهُ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ يَعْنِي كَاذِبًا وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفِي لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَلَا يُذَكِّبُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ وَقَالَ فِي السِّلْعَةِ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْآخِرُ فَأَخَذَهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے آدمی ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام نہیں فرمائے گا: ایک وہ آدمی جس نے مسافر کو اپنے پاس موجود فالٹو پانی دینے سے انکار کیا، ایک وہ آدمی جس نے عصر کے بعد سامان بیچنے کے لیے جھوٹی قسم کھائی اور ایک وہ آدمی جس نے امام کی بیعت کی، پس اگر وہ اسے کچھ (مال و متاع) عطا کرے تو یہ اس کا وعدہ پورا کرے اور اگر وہ اسے کچھ نہ دے تو وہ اس کا وعدہ پورا نہ کرے۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر نے اعمش سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ حدیث روایت کی ہے۔ اس میں فرمایا ہے: اور اللہ تعالیٰ انہیں پاک نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور سامان کے بارے میں کھانا یہ ہے کہ قسم بخدا! اس کی اتنی اتنی قیمت دی جاتی تھی (لیکن میں نے اسے نہیں بیچا) تو خریدنے والا اسے سچ گمان کرے اور وہ سامان لے لے۔

3015 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَنْظُورٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بُهَيْسَةُ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ أَبِي النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَبِيصِهِ فَجَعَلَ يَقْبَلُ

وَيَلْتَزِمُ ثُمَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ
قَالَ الْبِدْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرَ ذَلِكَ

بہیہ نامی عورت نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے ملاقات کی اجازت طلب کی اور اپنا منہ آپ ﷺ کی قمیص کے اندر داخل کیا اور آپ ﷺ کو بوسے دینے لگا اور آپ کے ساتھ لپٹ گیا۔ پھر عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ کون سی شے ہے جسے روک کر رکھنا حلال نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پانی۔ اس نے پھر عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ کون سی شے ہے جسے روکنا حلال نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نمک۔ اس نے پھر عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ کون سی شے ہے جسے روکنا حلال نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا خیر اور بھلائی کا کام کرنا تیرے لیے باعث خیر و برکت ہے۔

فائدہ: روزمرہ استعمال میں آنے والی عام اشیاء جو ستے داموں اور وافر مقدار میں میسر ہوں تو وہ کسی کی ضرورت اور حاجت پوری کرنے کے لیے دینے سے انکار نہ کرنا چاہیے۔ ایک دوسرے کے کام آنا اور ایک دوسرے کی ضرورت کو پورا کرنا دلوں کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے جس سے باہمی اعتماد اور محبت کی فضا پیدا ہوتی ہے اور معاشرہ امن و سکون اور بہتری کی جانب بڑھتا ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام آپ سے کیسی لاجواب محبت کا اظہار کرتے تھے کہ آپ کے جسم اطہر کو بوسہ دینا، اس کی بلائیں لینا اپنے لیے باعث ہزار سعادت اور ذریعہ یمن و برکت سمجھتے تھے اور آپ ﷺ بھی اس والہانہ محبت کے اظہار میں انہیں منع نہ فرماتے تھے۔

3016 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ الدُّوَلِيُّ أَخْبَرَنَا حَرِيْزُ بْنُ عُمَانَ عَنْ جَبَّانِ بْنِ زَيْدِ الشَّامِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرْبَى حَرِيْزِ بْنِ عُمَانَ حَدَّثَنَا حَرِيْزُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو خَدَّاشٍ وَهَذَا الْفِطْرُ عَلِيٌّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا أَسْمَعُهُ يَقُولُ الْمُسْلِمُونَ شَرَّ كَأْمَنِ ثَلَاثًا فِي الْكَلْبِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ

ابو خدش نے بیان کیا ہے اور یہ علی کے الفاظ ہیں: مہاجرین میں سے ایک آدمی سے جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تین بار جہاد میں شریک ہوا اور میں آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنتا رہا: مسلمان تین چیزوں میں باہم شریک ہیں: (یعنی) گھاس، پانی اور آگ میں۔

فائدہ: گھاس سے مراد ایسی گھاس ہے جو جنگل میں اگے یا بغیر کسی کی محنت و مشقت کے اگے اور کسی فرد معین کی ملکیت نہ ہو اور آگ کا اشارہ غالباً عام جنگل سے حاصل ہونے والی ایندھن کی لکڑی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مراد آگ کی روشنی ہو کہ جب یہ جل رہی ہو تو اس کی روشنی سے ہر کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ واللہ اعلم

بَابُ فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ (اضافی پانی کو بیچنے کا بیان)

3017- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي

الْبَيْهَقِيِّ عَنْ يَسْرِ بْنِ عَبْدِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

ایس بن عبد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اضافی پانی کی بیچ سے منع فرمایا۔

فائدہ: اگر آدمی کے پاس اپنی ضرورت سے زائد پانی ہو اور ساتھی کو پیاس لگ جائے لیکن اس کے پاس پانی موجود نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ بطور احسان اور نیکی اسے پانی عطا کرے نہ کہ فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے۔ حدیث طیبہ میں اسی طرف اشارہ ہے۔

بَابُ فِي ثَمَنِ السِّتُورِ (بلی بیچ کر ثمن لینے کا بیان)

3018- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ وَحَدَّثَنَا الزَّيْبِيُّ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَرْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ بَخْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَيْسَى

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ

ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّتُورِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت وصول کرنے سے

منع فرمایا ہے۔

3019- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَيْدِ الصَّنَعَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْهَرَّةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بلی کے ثمن لینے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ فِي أَثْمَانِ الْكِلَابِ (کتوں کو بیچ کر ثمن وصول کرنے کا بیان)

3020- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ

النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَيْغِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

حضرت ابو مسعود نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کتے کے ثمن، فاحشہ زانیہ کی اجرت اور

کاہن کی شیرینی (مراد اجرت) سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ یہ نبی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ پر محمول ہے جب کہ آپ نے کتوں کو مار دینے کا حکم فرمایا تھا۔ اس وقت ان سے نفع اٹھانا حرام تھا پھر ان سے انتفاع کی رخصت دی گئی۔ یہاں تک کہ یہ روایت ہے کہ ایک آدمی نے شکاری کتا مار ڈالا تو اس کے خلاف چالیس درہم کا فیصلہ فرمایا اور ابن ملک نے ذکر کیا ہے اور علامہ طیبی نے کہا کہ جمہور کے نزدیک کتے کی بیچ صحیح نہیں ہے اور اسے ضائع کرنے والے پر قیمت نہیں ہوگی، چاہے وہ کتا سکھلایا ہوا

ہو یا نہ ہو۔ اور امام ابو حنیفہ نے بیع اور منفعت کو جائز قرار دیا ہے اور ضائع کرنے والے پر قیمت واجب ہوگی۔

3021۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَإِنْ جَاءَ يَطْلُبُ ثَمَنَ الْكَلْبِ فَاَمْلَأْ كَفَّهُ تُرَابًا
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کے ثمن لینے سے منع فرمایا اور اگر کوئی کتے کے ثمن کا مطالبہ کرنے کے لیے آئے تو اس کی ہتھیلی مٹی سے بھر دے۔

فائدہ: علامہ خطابی نے کہا ہے کہ یہاں مٹا سے مراد محروم ہونا اور خائب و خاسر ہونا ہے۔

3022۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَوْنُ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا ہے کہ ان کے باپ نے بیان کیا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے کتے کے ثمن سے منع فرمایا ہے۔

3023۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجَدَامِيُّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ
علی بن رباح لخمی نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کتے کے ثمن، کاہن کی شیرینی اور فاحشہ بدکارہ عورت کی اجرت میں سے کوئی شے حلال نہیں ہے۔

بَابُ فِي ثَمَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ (شراب اور مردار کے ثمن کا بیان)

3024۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْخِنْزِيرَ وَثَمَنَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کے ثمن کو حرام قرار دیا ہے اور مردار اور اس کے ثمن کو حرام قرار دیا ہے اور خنزیر اور اس کے ثمن کو حرام قرار دیا ہے۔

فائدہ: چونکہ یہ تینوں چیزیں انتہائی نجس اور حرام ہیں اس لیے انہیں بیچ کر ان کی قیمت لینا اور پھر اسے کھانا بھی حرام ہے۔

3025۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَامَرُ الْفُتَيْحِ وَهُوَ بَكَّةُ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا الشُّفْنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَتَابُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتِلِ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا أَجْمَلُوا ثُمَّ

بَاعُوا فَأَكَلُوا لَمَنَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ كَتَبَ إِلَى عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ نَحْوًا لَمْ يَقُلْ هُوَ حَرَامٌ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کی بیع، مردار، خنزیر اور بتوں کو حرام قرار دیا ہے۔ تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ مردار کی چربی کے بارے آپ کی رائے کیا ہے؟ کیونکہ اس کے ساتھ کشتیوں کو طلاء کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ چمڑوں کو تر اور نرم کیا جاتا ہے اور لوگ اس کے ساتھ روشنی حاصل کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، وہ حرام ہے۔ پھر اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر مردار کی چربی کو حرام قرار دیا تو انہوں نے اسے پگھلایا اور پھر اسے بیچنا شروع کر دیا اور اس کے ثمن کھانے لگے۔

محمد بن بشار، ابو عاصم نے عبد الحمید بن جعفر بن یزید بن ابی حبیب کی سند سے بیان کیا ہے کہ عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت میری طرف اس طرح لکھی ہے اور اس میں ہو حرام کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

فائدہ: علامہ خطابی نے کہا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر وہ حیلہ جو کسی حرام تک پہنچنے کا وسیلہ اور ذریعہ ہو وہ باطل ہے۔ بیعت اور نام بدلنے سے اس کا حکم تبدیل نہیں ہوتا۔

3026۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ بِيْسَمَ بْنَ الْفَضْلِ وَخَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَاهُمُ الْبَغْنَى عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ بَرَكَةَ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَرَكَةَ أَبِي الْوَلِيدِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا عِنْدَ الرُّكْنِ قَالَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ ثَلَاثًا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ السُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَسْنَانَهَا وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَكَلَ شَيْئًا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الطَّحَّانِ رَأَيْتُ وَقَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکن کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور مسکرا دیے۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے، آپ نے یہی جملہ تین بار فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا۔ لیکن انہوں نے اسے بیچا اور اس کے ثمن کھائے۔ بلاشبہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کسی شے کو حرام کر دیتا ہے تو وہ ان پر اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا ہے۔

اور خالد بن عبد اللہ الطحان کی حدیث میں یہ نہیں ہے: رايت رسول الله ﷺ جالساً عند الركن اور مسدد نے خالد کی حدیث میں قاتل اللہ الیہود کے الفاظ ذکر کیے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے)۔

3027۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَوَكَيْعٌ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرِو الْجَعْفَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ بِيَانَ التُّغْلِبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلَيْسَ قِصِّ الْخَنَازِيرِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے شراب فروخت کی تو اسے چاہیے کہ وہ خنزیر کو بھی حلال سمجھے (چونکہ یہ دونوں چیزیں حرمات اور نجاست میں برابر ہیں۔ اس لیے جو شراب کو بیچنا اور اس کے ثمن کھانا حلال سمجھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ خنزیر کو بھی حلال سمجھے اور ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ اسے چاہیے کہ وہ خنزیر کے اعضاء کھانے کے لیے صاف کرے)۔

3028۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الصُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ الْآيَاتُ الْآخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا وَقَالَ حُرِّمَتْ الشِّجَارَةُ فِي الْخَبْرِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ الْآيَاتُ الْآخِرُ فِي الرِّيَا حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے انہیں ہم پر پڑھا اور فرمایا: شراب کی تجارت (خرید و فروخت) حرام کر دی گئی ہے۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ نے اعمش سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ حدیث بیان کی ہے اور فرمایا کہ آخری آیات ربا کے بارے میں ہیں۔

بَابُ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَ (اناج کو پورا کرنے سے پہلے اسے بیچ ڈالنے کا بیان)

3029۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ ابْتِئَاءَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے اناج خریدا تو اسے چاہیے کہ وہ اسے نہ بیچے یہاں تک کہ اسے پورا کر لے۔

فائدہ: علامہ خطابی نے کہا ہے کہ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ طعام کی بیع اس پر قبضہ کرنے سے پہلے جائز نہیں ہے۔ البتہ اس کے سوا دیگر اشیاء میں اختلاف ہے اور شیخین کا موقف یہ ہے کہ گھروں اور زمین کے سوا دیگر چیزیں طعام کی مثل ہیں یعنی ان کی بیع قبضے سے پہلے جائز نہیں۔ البتہ زمین اور گھروں کی بیع قبضہ سے پہلے جائز ہے اور امام شافعی اور امام محمد بن حسن نے تمام کو طعام کے حکم میں کیا ہے۔ یعنی کسی کی بیع بھی قبل از قبضہ جائز نہیں۔ واللہ اعلم (بذل ص 167، ج 15)۔

3030۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَبْتِئَاءُ الطَّعَامِ فَيَبِيعُهُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِاتِّقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتِئَاءْنَا فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاكَ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ يَغْنَى جُزْأَنَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اناج خریدتے تھے۔ اور آپ ہم پر ایک ایسا آدمی مقرر کرتے تھے جو ہمیں اس جگہ سے سامان اس کے سوا دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتا جہاں ہم سامان خریدتے۔ اس سے پہلے کہ ہم اسے اندازے کے ساتھ فروخت کر دیں۔

3031- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ¹، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا يَتَّبِأِيْعُونَ² الطَّعَامَ جُزْأً فَبَاعَدَ السُّوقِ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يَنْقَلُوهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ لوگ اناج ڈھیروں کے ڈھیر بغیر ناپ تول کے بازار کی اوپر والی جانب خرید لیتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ وہ اسے وہاں سے منتقل کرنے سے پہلے بیچیں۔

3032- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ الْمُثَنَّرِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ النَّدِيمِ أَنَّ النَّاسَ بَنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَبِيعَ أَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

منذر بن عبید مدینی سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد نے انہیں بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی وہ اناج قبضہ سے پہلے بیچے جس نے اسے کیل (ماپ) کے ساتھ خریدا ہے۔

3033- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ابْتِئَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ زَادَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ قَالَ أَلَا تَرَى أَنَّهُمْ يَتَّبِأِيْعُونَ³ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامِ مُرْتَجِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی اناج خریدا تو وہ اسے آگے فروخت نہ کرے یہاں تک کہ اس کا ماپ کر لے۔ ابو بکر نے یہ زائد کہا ہے کہ طاؤس نے بیان کیا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیوں ارشاد فرمایا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: کیا تو دیکھ نہیں رہا کہ وہ خرید رہے ہوتے ہیں سونے کے عوض۔ حالانکہ اناج ابھی موخر ہوتا ہے۔ (تو یہ بیع سلم کی صورت بنتی ہے اور مسلم فیہ کی بیع قبل از قبضہ جائز نہیں ہوتی۔ مثلاً بیع سلم میں اس کی قیمت خرید ایک دینار تھی اور جب قبل از قبضہ اسے دو دینار کا فروخت کیا۔ تو یہ ایک دینار کی بیع دو دینار کے عوض ہوئی جب کہ اناج ابھی موجود ہی نہیں۔ تو یہ بیع جائز نہیں عدم مساوات کی وجہ سے۔) (بذل ص 170 ج 15)

3034- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَهَذَا لَفْظُ مُسَدَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ زَادَ مُسَدَّدٌ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَ الطَّعَامِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اناج خریدے تو

1- ایک نسخہ میں عبد اللہ ہے۔ 2- ایک نسخہ میں یبتاعون ہے۔ 3- ایک نسخہ میں یبتاعون ہے۔

وہ اسے نہ بیچے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کر لے۔ سلمان بن حرب نے کہا: یہاں تک کہ وہ اس کا ناپ تول پورا کرے۔ مسدد نے یہ زائد کہا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرا خیال تو یہ ہے کہ ہر شے طعام کی مثل ہے (یعنی جس طرح طعام کی بیع قبضہ سے پہلے نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح کوئی شے بھی خریدی جائے تو اس پر قبضہ سے پہلے اسے پہنچا جائے نہیں)۔

3035۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَوْا الطَّعَامَ جُزْأً أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُبْلَغَهُ إِلَى رَحْلِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا انہیں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مار پڑ رہی ہوتی تھی۔ جب وہ اناج بغیر ناپ تول کے خریدتے کہ وہ اسے جائے مقصود تک پہنچانے سے پہلے بیچ دیں (یعنی جو کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کرتا تھا تو اسے باقاعدہ سزا دی جاتی تھی)۔

3036۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوُهَيْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتِغْتُ زَيْتَانِي الشُّوقِ فَلَبَّيْنَا اسْتَوْجَبْتَهُ لِنَفْسِي¹ لَقِينِي رَجُلٌ فَأَعْطَانِي بِهِ رِبْحًا حَسَنًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى يَدِهِ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِذِرَاعِي فَالْتَفَتُ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتِغْتَهُ حَتَّى تَحْوِرَهُ إِلَى رَحْلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّدْعُ حَيْثُ تُبْتَاغُ حَتَّى يَحْوِرَهَا الشُّجَارُ إِلَى رِحَالِهِمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: میں نے بازار میں تیل خریدا۔ جب میں نے اپنے لیے اس پر حق ثابت کر لیا (یعنی بیع مکمل کر لی) تو مجھے ایک آدمی ملا اور اس نے مجھے خاطر خواہ نفع پہنچایا۔ تو میں نے چاہا کہ میں اس کے ساتھ عقد کر لوں۔ تو ایک آدمی نے میرے پیچھے سے میرے بازوؤں کو پکڑ لیا۔ پس میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: تو اسے نہ بیچ اسی جگہ جہاں تو نے اسے خریدا ہے۔ یہاں تک کہ تو اسے اپنی جائے مقصود تک پہنچا دے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ سامان اسی جگہ بیچا جائے جہاں اسے خریدا جاتا ہے یہاں تک کہ تجارت اسے اپنے مقصود تک پہنچالیں۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فِي الْبَيْعِ لَا خِلَابَةَ

ایسے آدمی کا بیان جو بیع کے دوران کہہ دیتا ہے کہ دھوکہ نہیں ہے

3037۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يُخَدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ

1۔ ایک نسخہ میں لفظ نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ اس کے ساتھ خرید و فروخت میں دھوکہ کیا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: جب تو کسی سے بیع کرے تو یہ کہہ دیا کر: دھوکہ نہیں ہے (یعنی اگر اس میں دھوکہ ہو تو مجھے بیع فسخ کرنے کا اختیار ہوگا)۔ پھر وہ آدمی جب بیع کرتا تھا تو کہہ دیتا تھا: دھوکہ (قبول) نہیں ہے۔

فائدہ: اس مسئلہ میں احناف اور شوافع کا مسلک یہ ہے کہ خرید و فروخت میں دھوکہ لازم نہیں ہے۔ اس لیے دھوکہ کھانے والے آدمی کو (چاہے وہ بائع ہو یا مشتری) اختیار حاصل نہ ہوگا، غبن زیادہ ہو یا کم اور حدیث طیبہ کے بارے میں ابن عربی نے کہا ہے کہ یہ اس ایک آدمی کے ساتھ مخصوص ہے، کسی دوسرے کی طرف یہ حکم متعدی نہیں ہو سکتا۔ گویا یہ ایک واقعہ

ہے جو بیان ہو رہا ہے۔ واللہ اعلم (بذل ص 173 ج 15)

3038۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْدَلُسِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو ثَوْرٍ الْكَلْبِيُّ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَبْتَاعُ وَفِي عَقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَأَنَّ أَهْلَهُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ احْجُرْ عَلَى فُلَانٍ فَإِنَّهُ يَبْتَاعُ وَفِي عَقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَهَاةُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكِ الْبَيْعِ 1، فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ قَالَ أَبُو ثَوْرٍ عَنْ سَعِيدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں خرید و فروخت کرتا تھا۔ اس کی عقل میں ضعف اور کمزوری تھی (لہذا وہ دھوکہ کھا جاتا) تو اس کے گھر والے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یا نبی اللہ! فلاں کو روک دیجئے کیونکہ وہ خرید و فروخت کرتا ہے اور اس کی عقل میں ضعف و کمزوری ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے بلایا اور اسے بیع سے منع فرمایا۔ تو اس نے عرض کی: یا نبی اللہ! میں بیع کرنے سے صبر نہیں کر سکتا (یعنی میں خرید و فروخت سے رک نہیں سکتا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو بیع کو چھوڑ نہیں سکتا تو پھر یہ کہہ دیا کر کہ آگاہ رہو (اس بیع میں) دھوکہ اور فریب (قبول) نہیں ہے۔ ابو ثور نے سعید سے بیان کیا ہے۔

بَابُ فِي الْعُرَبَانِ (عربان) (بیانہ) کا بیان

3039۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ بَيْعِ الْعُرَبَانِ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ فِيمَا نَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ يَشْتَرِي الرَّجُلُ الْعَبْدَ أَوْ يَتَّكَرَى الدَّابَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أُعْطِيكَ دِينَارًا عَلَى أَنِّي إِذَا تَرَكْتُ السِّلْعَةَ أَوْ الْكِرَامَ فَمَا أُعْطَيْتُكَ لَكَ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع العربان سے منع فرمایا ہے۔ مالک نے بیان کیا ہے: واللہ اعلم اس کی صورت کے بارے جو ہم نظریہ رکھتے ہیں وہ یہ ہے

1۔ ایک نسخہ میں لبييع ہے۔

کہ کوئی آدمی ایک غلام خریدے یا کوئی جانور کرایہ پر لے۔ پھر یہ کہے میں تجھے ایک دینار اس شرط پر دیتا ہوں کہ اگر میں نے سامان یا کرایہ چھوڑ دیا تو جو میں نے تجھے دیا ہو گا وہ تیرا ہی ہوگا (یعنی غلام خریدتے وقت اور سواری کا جانور کرایہ پر لیتے وقت یہ بات کر لی کہ ایک دینار رکھ لو۔ اگر میں نے تم سے غلام خرید لیا اور جانور سواری کے لیے لے لیا تو یہ ایک دینار اس کی قیمت یا کرایہ میں شامل ہو جائے گا اور اگر میں نے یہ سودا نہ کیا یعنی غلام اور جانور نہ لیے تو یہ ایک دینار بلا عوض تمہارا ہوگا۔ واللہ اعلم)

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ

(ایسے آدمی کا بیان جو ایسی شے بیچتا ہے جو اس کے پاس نہ ہو)

3040 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ عَنْ حَزَامِ بْنِ حَزِيمٍ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي الرَّجُلِ فَيُرِيدُ مِثْلَ الْبَيْعِ لَيْسَ عِنْدِي أَفَأَتْبَاعُهُ لَهُ مِنَ الشُّوقِ فَقَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک آدمی آتا ہے اور وہ مجھ سے ایسی شے خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہے تو کیا میں اسے بازار سے خرید کر دے سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس شے کی بیع نہ کر جو تیرے پاس نہیں ہے۔

3041 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتَّى ذَكَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ سَلْفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رَبْحٌ مَالَهُمْ تَضَمَّنَ وَلَا بَيْعٌ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

حضرت عمرو بن شعیب نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے اپنے باپ سے مجھے بیان کیا ہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرض کی شرط پر بیع کرنا حلال نہیں اور ایک بیع میں دو شرطیں لگانا حلال نہیں ہے اور اس شے کا منافع حلال نہیں ہے جس کا تو ضامن نہ ہو اور اس شے کی بیع حلال نہیں جو تیرے پاس نہ ہو۔

فائدہ: قرض کی شرط پر بیع کا مفہوم یہ ہے کہ بائع کہے: میں تجھے یہ چیز فروخت کرتا ہوں بشرطیکہ اتنی رقم تو مجھے قرض کے طور پر دے۔ بیع میں دو شرطیں لگانے کا مطلب یہ ہے کہ بائع کہے: میں نے تجھے یہ کپڑا بیچا نقد ایک دینار کے عوض اور ادھار دو دینار کے عوض۔ اور تیسری صورت کی وضاحت یہ ہے کہ اس بیع کے منافع کو فروخت کرنا جس کو اس نے خریدا اور بائع کی ضمانت سے اپنے قبضے میں لینے سے پہلے اسے فروخت کر دے۔ (بذل الجہود ص 170 ج 15)

بَابُ فِي شَرْطِي بَيْعٍ (بيع میں شرط لگانے کا بیان)

3042 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَهُ يَعْنِي بَعِيدًا مِنَ الْبَيْتِ ﷺ وَأَشْرَطْتُ حُلَانَهُ إِلَى أَهْلِ قَالِي أَخِي إِثْرَانِي إِثْمًا مَا كَسْتُكَ لِأَذْهَبَ بِجَمَلِكَ حُدُّ

جَمَلِكَ وَسَمْنَهُ فَهَمَّا لَكَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنا اونٹ فروخت کیا اور میں نے اپنے گھر تک اس پر سوار ہونے اور اپنا سامان لانے کی شرط لگائی۔ آپ ﷺ نے آخر میں فرمایا: تو میرے بارے میں یہ گمان کر رہا ہے کہ میں تیرے ساتھ عقد کرنے میں اس لیے تامل کر رہا ہوں کہ میں تیرا اونٹ لے جاؤں (نہیں) تو اپنا اونٹ بھی پکڑ اور اس کے ثمن بھی لے لے اور یہ دونوں تیرے لیے ہیں۔

فائدہ: تو یہ آقائے دو جہاں ﷺ کا اپنے غلاموں کو نوازنے کا خاص انداز ہے۔ ایک بار شے خرید لی اور پھر اس کے ثمن ادا کیے اور پھر ساتھ ہی وہ شے بھی حوالے کر دی۔ بندہ پروری کے اس انداز میں اپنی امت کے غنی اور خوشحال لوگوں کو یہ درس دیا کہ اگر کوئی ایسا فقیر اور مسکین ہو جو کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا اپنے وقار کے منافی سمجھتا ہو تو اس کے ساتھ تعاون کا انداز یہ ہے اور یہ انتہائی حسین اور خوبصورت انداز ہے۔

بَاب فِي عَهْدَةِ الرَّقِيقِ (غلام کی ذمہ داری کا بیان)

3043۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ إِِنْ وَجَدَ دَاءً فِي الثَّلَاثِ لَيْلٍ رُدَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَإِنْ وَجَدَ دَاءً بَعْدَ الثَّلَاثِ كَلَّفَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ اشْتَرَاهُ وَبِهِ هَذَا الدَّاءُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا التَّفْسِيرُ مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام کی ذمہ داری تین دن ہے (یعنی اگر بائع نے غلام بیچا اور تین دن کے اندر اندر اس میں کوئی عیب اور نقص ظاہر ہو گیا تو اس کی ذمہ داری بائع پر ہوگی اور مشتری کو اسے واپس کرنے کا اختیار ہوگا)۔

ہارون بن عبد اللہ، عبد الصمد، ہمام نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ اگر مشتری نے تین دنوں میں کوئی عیب پایا تو اسے بغیر گواہوں کے واپس لوٹا دیا جائے گا اور اگر تین دنوں کے بعد کوئی عیب پایا تو پھر اسے گواہ لانے کا پابند کیا جائے گا (اس پر) کہ اس نے یہ غلام خریدا تو اس وقت اس میں یہ عیب تھا۔ ابوداؤد نے کہا: یہ تفسیر حضرت قتادہ کے کلام سے ہے۔

بَاب فِي مَنِ اشْتَرَى عَبْدًا فَاسْتَعْمَلَهُ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا

اس کا بیان کہ کسی نے غلام خریدا اور اسے کام پر لگا دیا پھر اس میں عیب پایا

3044۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَّابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَى الْعَبْدَ بِالضَّمَانِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافعِ ضمان کے ساتھ ہوتے ہیں (یعنی جس پر غلام کی ضمان ہوگی وہی اس کے منافع کا مستحق ہوگا۔ چونکہ اس دوران ضمانت مشتری پر ہے لہذا اس کے کام کی اجرت اسی کے لیے ہوگی۔ اگرچہ وہ اسے عیب کے سبب واپس کر دے)۔

3045۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَّافِ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَنَسِ بْنِ شَرِيكَةَ فِي عَبْدٍ فَأَقْتَوَيْتُهُ وَبَعْضُنَا غَائِبٌ فَأَعْلَى عَلَيَّ غَلَّةٌ فَخَاصَمَنِي فِي نَصِيْبِهِ إِلَى بَعْضِ الْقُضَاةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أُرَدَّ الْغَلَّةَ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ بِنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثْتُهُ فَأَتَاهُ عُرْوَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْخَرَجُ بِالضَّمَانِ

مخلد بن خفاف غفاری نے بیان کیا ہے کہ میرے اور لوگوں کے درمیان ایک غلام میں شرکت تھی۔ پس میں نے اس غلام سے خدمت لی اور ہمارے بعض شرکاء غائب تھے (یعنی ان کی اطلاع اور اجازت کے بغیر اسے کام پر لگا دیا)۔ پس اس نے مجھے کچھ مال کما کر دیا۔ تو پھر (میرے غائب شریک نے) میرے ساتھ اپنے حصے کے لیے ایک قاضی کے پاس جھگڑا دائر کر دیا۔ تو اس نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کمائی میں سے اس کا حصہ اسے دوں۔ پھر میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ میں نے ان سے بات کی۔ تو حضرت عروہ قاضی کے پاس آئے اور اسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ منافع (اور کمائی) ضمان کے ساتھ ہیں (یعنی جو ضامن ہے وہی کمائی کا مستحق ہے)۔

3046۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَرَكَةَ عَنْ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا ابْتِئَاعَ غُلَامًا فَأَقَامَ عِنْدَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُقِيمَ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا فَخَاصَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ اسْتَعْلَمْتُ غُلَامِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَرَجُ بِالضَّمَانِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا إِسْنَادٌ لَيْسَ بِذَلِكَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے ایک غلام خریدا اور اسے اپنے پاس رکھا جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ اسے اپنے پاس رکھے پھر اس نے اس میں عیب پایا۔ تو اس نے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر جھگڑا پیش کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے بائع پر واپس لوٹا دیا۔ تو اس آدمی (بائع) نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اس نے میرے غلام سے کام لیا ہے اور مال کمایا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافعِ ضمان کے ساتھ ہوتے ہیں (یعنی چونکہ یہی اب تک اس غلام کا ضامن تھا اس لیے اس کی کمائی اسی کے لیے ہوگی)۔ ابو داؤد نے کہا: یہ سند معتبر نہیں۔

بَابُ إِذَا اِخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَالْمَبِيعُ قَائِمٌ

اس کا بیان کہ جب بائع اور مشتری کا اختلاف ہو جائے اور مبیع موجود ہو

3047۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اشْتَرَى الْأَشْعَثُ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمْسِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا فَارْتَضَى عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِ فِي ثَمَنِهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشْرَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَاخْتَرْتُ رَجُلًا يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَالَ الْأَشْعَثُ أَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِنِّي سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُولُ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَّارَكَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ النَّفِيلِيِّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ بَاعَ مِنْ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسِ رَقِيقًا قَدْ كَرِهَ مَعْنَاهُ وَالْكَلَامُ مَرِيدٌ وَيَنْقُصُ

عبدالرحمن بن قیس بن محمد بن اشعث نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: اشعث نے خمس کے غلاموں میں سے کچھ غلام حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیس ہزار کے عوض خریدے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ثمن وصول کرنے کے لیے اس کی طرف قاصد بھیجا۔ تو اشعث نے کہا: میں نے تو وہ غلام دس ہزار کے عوض لیے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو ایک آدمی کو چن لے جو میرے اور تیرے درمیان فیصلہ کرے گا۔ اشعث نے کہا: تم ہی میرے اور اپنے درمیان ہو (جو فیصلہ کر دے مجھے قبول ہوگا)۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب بائع اور مشتری کے درمیان (قیمت) میں اختلاف ہو جائے اور ان کے درمیان کوئی گواہ نہ ہو تو قول وہ معتبر ہوگا جو صاحب مال کہے گا یا پھر دونوں بیع کو فسخ کر دیں گے۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، ہشیم، ابن ابی لیلیٰ نے قاسم بن عبدالرحمن سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اشعث بن قیس کو کچھ غلام بیچے۔ آگے سابقہ حدیث کی مثل حدیث بیان کی اور کلام میں زیادتی اور کمی ہو سکتی ہے۔

بَابُ فِي الشُّفْعَةِ (شفعة کا بیان)

3048- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْبَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَرِكٍ رُبْعَةٌ أَوْ حَائِطٌ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذَنَ شَرِيكُهُ فَإِنْ بَاعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُؤْذَنَهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شفعة ہر مشترک مکان، زمین یا باغ میں ثابت ہے، اسے کوئی شریک بیچنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے شریک ساتھی کو اس کے بارے آگاہ کرے۔ اور اگر اس نے بیچ دیا تو اس کا شریک ساتھی اس کا زیادہ حق رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے اس کی اجازت دے دے۔

فائدہ: شفعة وہ حق ہے جو مشترک زمین یا مکان کے جملہ مالکان کو اس کا کوئی ایک حصہ فروخت ہونے کی صورت میں حاصل ہوتا ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ اگر ایک شریک نے اپنا حصہ کسی اجنبی کو فروخت کر دیا تو دوسرے شریک کو اس پر شفعة کا حق حاصل ہے۔ اب چاہے تو مشتری رضا مندی سے وہ حصہ اس کے حوالے کر دے اور اپنے ثمن لے لے۔ بصورت دیگر یہ

شریک بذریعہ عدالت وہ حصہ بالجبر بھی انہی ثمن کے عوض لے سکتا ہے (ہاں اگر اس نے اپنے ساتھی کو بیچنے کی اجازت دی ہو تو پھر شفعہ کا حق حاصل نہ ہوگا)۔

3049۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتْ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شے (زمین) میں شفعہ رکھا جو تقسیم نہ کی گئی ہو اور جب حدود قائم ہو جائیں اور راستے نکال لیے جائیں تو پھر اس میں شفعہ نہیں ہے (کیونکہ حدود قائم ہونے اور راستے علیحدہ ہونے کی وجہ سے اشتراک باقی نہیں رہا اور شفعہ کے لیے نفس بیع یا حق بیع میں شریک ہونا ضروری ہے)۔

3050۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَارِسٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شَهَابِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَوْ عَنْهَا جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قُسِمَتِ الْأَرْضُ وَحُدَّتْ فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب زمین تقسیم کر دی جائے اور اس کی حدود قائم کر دی جائیں تو پھر اس میں شفعہ نہیں ہے۔

3051۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ سَمِعَ أَبَا زَافِعٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ

ابراہیم بن مہرہ نے عمرو بن شرید سے سنا انہوں نے حضرت ابورافع سے سنا اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرما: نہیں: پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے (یعنی اسے حق جواری کی وجہ سے شفعہ کا حق حاصل ہے)۔

3052۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِبَابِ الدَّارِ أَوْ الْأَرْضِ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گھر کا پڑوسی پڑوسی کے گھریا زمین کا زیادہ حق دار ہوتا ہے (کہ اگر وہ بیچے تو یہ اسے خرید لے)۔

3051۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَارٌ أَحَقُّ بِشُفْعَةٍ جَارِهِ يُنْتَظَرُ بِهَا وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقَهُمَا وَاحِدًا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑوسی اپنے پڑوسی پر شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ اس کا انتظار کیا جائے اگر وہ غائب ہو جب کہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَفْلِسُ فَيَجِدُ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَهُ

ایسے آدمی کا بیان جو مفلس ہو جائے اور بائع بعینہ اپنا ساز و سامان اس کے پاس پالے

3054۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا التَّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّنَا رَجُلٌ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی آدمی مفلس ہو جائے اور بائع اس کے پاس بعینہ اپنا سامان پالے تو وہ کسی دوسرے کی نسبت اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ (یعنی کسی آدمی نے کوئی سامان خریدا۔ پھر اس کی قیمت ادا کرنے سے پہلے وہ مفلس اور کنگال ہو گیا اور بائع نے اپنا سامان اپنی اصلی صورت میں اس کے پاس پالیا تو یہی اس سامان کا زیادہ حق دار ہے کہ یہ اسے لے لے۔)

3055۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّنَا رَجُلٌ بَاعَ مَتَاعًا فَأَفْلَسَ الَّذِي ابْتِاعَهُ وَلَمْ يَقْبِضْ الَّذِي بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا فَوَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَسْوَأُ الْغُرْمَاءِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّنَا رَجُلٌ بَاعَ مَتَاعًا فَأَفْلَسَ الَّذِي ابْتِاعَهُ وَلَمْ يَقْبِضْ الَّذِي بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا فَوَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَسْوَأُ الْغُرْمَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ يَعْنِي الْخَبَائِرِيَّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاشٍ عَنِ الرَّيْبِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو الْهَدَيْلِ الْحَنْصِيُّ عَنْ الرَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ فَإِنْ كَانَ قَضَاءُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ أَسْوَأُ الْغُرْمَاءِ وَأَيُّنَا امْرِيٌّ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَتَاعٌ امْرِيٌّ بِعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ أَسْوَأُ الْغُرْمَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدِيثُ مَالِكٍ أَصَحُّ 1

ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی آدمی نے کوئی سامان بیچا پھر وہ مفلس ہو گیا جس نے اسے خریدا اور ابھی تک اسے بیچنے والے نے اس کے ثمن میں سے کچھ بھی وصول نہ کیا تھا اور اس نے اپنا سامان بعینہ پالیا تو وہی اس سامان کا زیادہ حق دار ہے اور اگر مشتری مر گیا تو سامان کا مالک دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا۔

سلیمان بن داؤد، عبد اللہ بن وہب، یونس نے ابن شہاب سے بیان کیا ہے کہ ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام

1۔ قال ابو داؤد حدیث مالک اصح کے الفاظ صرف نسخہ میں ہیں۔

نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا۔ اور پھر حدیث مالک کی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں یہ زائد ہے: اور اگر خریدنے والا اس شے کے ثمن میں سے کچھ ادا کر چکا ہے تو پھر بائع اس میں دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر ہوگا۔

محمد بن عوف طائی، عبد اللہ بن عبد الجبار خبیری، اسماعیل بن عیاش نے زبیدی سے روایت کیا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ یہ محمد بن ولید ابو ہذیل تمیمی ہیں۔ انہوں نے زہری سے، انہوں نے ابوبکر بن عبد الرحمن سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس میں کہا ہے کہ اگر وہ اس سامان کے ثمن میں سے کچھ ادا کر چکا ہے تو جو ثمن باقی ہیں ان میں وہ دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر ہوگا۔ اور جو آدمی فوت ہو گیا اور اس کے پاس کسی آدمی کا سامان بعینہ موجود ہو چاہے سامان بیچنے والے نے ثمن میں سے کچھ وصول کیا ہو یا وصول نہ کیا ہو، تو وہ قرض خواہوں کے ساتھ برابر ہوگا۔ ابو داؤد نے کہا: حضرت مالک کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

3056۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ أَبِي السُّعْتَبْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَفْلَسَ فَقَالَ لَا تُقْضِينَ فِيكُمْ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَفْلَسَ أَوْ مَا كَفَوْجَدَ رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

حضرت عمر بن خالدہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے ایک ساتھی کے معاملہ میں آئے جو کہ مفلس ہو چکا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: میں یقیناً تم میں وہ فیصلہ کروں گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جو آدمی مفلس ہو جائے یا فوت ہو جائے اور بیچنے والا آدمی اپنا سامان بعینہ اس کے پاس پالے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہوگا۔

بَابُ فِي مَنْ أَحْيَا حَسِيدًا (ایسے آدمی کا بیان جس نے بیکار جانور کو پکڑ کر طاقتور بنا لیا)

3057۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَمَيْرِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَنْ أَبَانَ أَنَّ عَامِرَ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا أَهْلُهَا أَنْ يَغْلِفُوهَا فَسَيَبُوهَا فَأَخْذَهَا فَأَحْيَاهَا فَهِيَ لَهُ قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَقُلْتُ عَنِّي قَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَمَّادٍ وَهُوَ أَبِينٌ وَأَنْتُمْ

ابان سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے انہیں حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی جانور پایا در آنحالیکہ اس کے گھروالے (مالک) اسے چارہ وغیرہ کھلانے پلانے سے عاجز آچکے ہوں اور انہوں نے اسے آوارہ چھوڑ دیا ہو اور اس نے اسے پکڑ لیا اور اسے کھلا پلا کر زندہ کر دیا تو وہ جانور اسی کا ہوگا۔ ابان کی حدیث میں ہے کہ عبید اللہ نے کہا: میں نے پوچھا: کس نے یہ حدیث سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے کئی صحابہ کرام سے اسے سنا ہے۔ ابو داؤد نے کہا: یہ ہمدانی کی حدیث ہے اور وہی زیادہ واضح اور مکمل ہے۔

3058۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الشَّعْبِيِّ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ دَابَّةً بِمَهْدِكَ فَأَحْيَا رَجُلٌ فَهِيَ لِسَنِّ

أَحْيَاهَا

عبید اللہ بن حمید بن عبدالرحمن نے شعبی سے حضور نبی مکرم ﷺ تک مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کوئی جانور ہلاکت کے لیے چھوڑا۔ پھر کسی آدمی نے اسے زندہ کر دیا (یعنی اسے چارہ اور دوا وغیرہ مہیا کی) تو یہ جانور اسی کے لیے ہوگا جس نے اسے چارہ وغیرہ مہیا کیا۔

بَابُ فِي الرَّهْنِ (رہن (گروی رکھنے) کا بیان)

3059 - حَدَّثَنَا هَذَا عَنْ ابْنِ الْبَارِكِ عَنْ زَكْرِيَّا عَنِ السُّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَبِنُ الدَّرِّ يُخَلَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرَهُونًا وَالظَّهْرِيُّ زَكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرَهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَزْكَبُ وَيُخَلَبُ النَّفَقَةُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ عِنْدَنَا صَحِيحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اونٹنی کا دودھ اس کے خرچے کے عوض دوہا جاسکتا ہے جب کہ وہ رہن رکھی ہوگی، اور اس کے خرچے کے عوض اس پر سوار ہوا جاسکتا ہے جب کہ وہ رہن رکھی گئی ہو اور اس کا خرچہ (چادر وغیرہ) اسی پر ہوگا جو سوار ہوگا اور دودھ دوہے گا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ حدیث ہمارے نزدیک صحیح ہے۔

فائدہ: یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ مرہن کے لیے رہن سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ بشرطیکہ اسے اس کی ضرورت ہو، اگرچہ مالک نے اجازت نہ بھی دی ہو۔ یہ قول امام احمد، اسحاق، لیث اور حسن وغیرہ کا ہے جب کہ امام شافعی، امام ابوحنیفہ، امام مالک اور جمہور علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ مرہن رہن سے کسی قسم کے منافع حاصل نہیں کر سکتا۔ بلکہ فوائد اور منافع بھی راہن کے لیے ہیں اور اس کی مشقت یعنی اخراجات بھی اسی پر ہیں۔ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ یہ حدیث جمہور علماء کے نزدیک مجمع علیہ اصول اور وہ آثار جو ثابت ہیں اور ان کے صحیح ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، کے سبب قابل عمل نہیں۔ اور اس کے نسخ پر بخاری شریف کی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما دلالت کرتی ہے۔ اس میں الفاظ ہیں: لا تحلب ماشیة امرئ بغیر اذنه کہ بغیر اجازت کے کسی آدمی کا جانور نہیں دوہا جائے گا۔ واللہ اعلم۔ (بذل الجہود ص 209 ج 15)

3060 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ لَأَنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَا كَانِهِمْ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَعَابُوا بِرُوحِ اللَّهِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللَّهِ إِنَّ وُجُوهَهُمْ لَنُورٌ وَإِنَّهُمْ عَلَى نُورٍ لَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُونَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هَذِهِ آيَةَ الْإِنِّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ 1

ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء ہیں (لیکن) قیامت کے دن

1 - یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

انبیاء اور شہداء بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے مراتب پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ ہمیں بتائیں وہ کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سبب باہم محبت کرتے ہیں اس کے باوجود کہ ان کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہوتی اور نہ ایسے مال ہوتے ہیں جو وہ ایک دوسرے کو عطا کرتے ہیں۔ قسم بخدا! بلاشبہ ان کے چہرے نور سے منور ہوں گے اور وہ نور پر ہوں گے (یعنی وہ ہر جانب سے نور میں گھرے ہوں گے)۔ وہ خوف زدہ نہیں ہوں گے جب لوگ خوف زدہ ہوں گے اور وہ غمگین نہیں ہوں گے جب لوگ غمزدہ ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

أُولَئِكَ اللَّهُ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

فائدہ: وہ عالی بخت اور خوش نصیب لوگ جو اپنی حیات مستعار کو اپنے رب کریم کے سپرد کر دیتے ہیں اور اس کے احکام کے تابع ہو کر گزارتے ہیں اور اپنے دل میں عشق مصطفیٰ کریم ﷺ کی شمع روشن کرتے ہیں، یہ رب کریم کی طرف سے ان کے لیے انعام ہے کہ ان کے مقام و مرتبہ پر انبیاء و شہداء بھی رشک کریں گے۔ رب کریم ہمیں بھی ان کی معیت و سنگت نصیب فرمائے۔ آمین

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَأْكُلُ مِنْ مَالِ وَالدِّه (اس کا بیان کہ آدمی اپنے بیٹے کا مال کھا سکتا ہے)

3061 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُثَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي حَجْرِي يَتِيمٍ أَفَأَكُلُ مِنْ مَالِهِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ مِنْ أَطْيَبِ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ

عمارہ بن عمیر نے اپنی چھوٹی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: میرے زیر پرورش ایک یتیم ہے، کیا میں اس کے مال میں سے کھا سکتا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے پاکیزہ اور اچھی خوراک وہ ہے جو آدمی اپنی کمائی سے کھائے اور اس کا بیٹا بھی اس کی کمائی میں سے ہے (لہذا اس کے مال میں سے کھانا اس کے لیے بالکل جائز ہے)۔

3062 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْبَغْنِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُثَيْرٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَلَدُ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِهِ فَكُلُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ زَادَ فِيهِ إِذَا احْتَجْتُمْ وَهُوَ مِنْكُمْ

عمارہ بن عمیر نے اپنی ماں سے، انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی اولاد اس کی کمائی میں سے ہے اور انتہائی اچھی اور خوب کمائی میں سے ہے۔ پس تم ان کے مالوں میں سے کھاؤ۔ ابو داؤد نے کہا ہے: حماد بن ابی سلیمان نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے: إذا احتجتم (جب تم محتاج ہو) اور یہ الفاظ منکر ہیں۔

3063۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَعِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا وَإِنَّ وَالِدِي يَخْتَابُ مَالِي قَالَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ بے شک میرا مال بھی ہے اور اولاد بھی اور بلاشبہ میرا والد میرے مال کا محتاج اور ضرورت مند ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے والد کے لیے ہے۔ بے شک تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے، پس تم اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

فائدہ: چونکہ اولاد والدین کی کمائی ہے تو پھر اولاد کا مال بالواسطہ والدین کی ہی کمائی ہے۔ اس لیے اپنی احتیاج اور ضرورت کے مطابق اپنی اولاد کے مال میں تصرف کرنے کا پورا حق رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ اگر سوائے سامان کے اور کوئی شے نہ ہو تو وہ اسے فروخت کر کے بھی اپنے روزہ مرہ کے اخراجات پورے کر سکتے ہیں۔ چاہے اولاد کی طرف سے اجازت ہو یا نہ ہو اور پھر اولاد کو اپنے والدین سے خرچ کیے ہوئے مال کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل نہیں۔ البتہ زمین وغیرہ جائیداد کو بغیر اولاد کے مشورہ کے اپنے اخراجات کے لیے فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ واللہ اعلم

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ

ایسے آدمی کا بیان جو کسی آدمی کے پاس بعینہ اپنا مال پالے

3064۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَيْعُ مَنْ بَاعَهُ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے کسی آدمی کے پاس بعینہ اپنا مال پالیا تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے اور خریدنے والا اسے تلاش کرے جس نے اسے وہ مال بیچا ہے (اور اس کے خلاف مال کی قیمت واپس کرنے کا دعویٰ کرے)۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ حَقَّهُ مِنْ تَحْتِ يَدِهِ

ایسے آدمی کا بیان جو اپنا حق اس مال میں سے لے لے جو اس کے پاس امانت ہے

3065۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا أُمُّ مَعَاوِيَةَ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَإِنَّهُ لَا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَخْذَ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكَ وَبَنِيكَ بِالْمَعْرُوفِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند جو کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ماں ہے، وہ

رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: بے شک ابوسفیان انتہائی بخیل آدمی ہے وہ مجھے اتنا مال بھی نہیں دیتا جو میری اور میرے بیٹوں کی حاجات کے لیے کافی ہو۔ تو کیا مجھ پر کوئی حرج ہے کہ میں اس کے مال میں سے کچھ لے لیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اتنا لے لے جو تیرے لیے اور تیری اولاد کی حاجات کو پورا کرنے کے لیے کافی ہو۔ اتنی مقدار میں جو عرف اور عادات کے مطابق تمہارے لیے کافی ہو۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے استدلال کیا گیا ہے کہ اگر کسی آدمی کا کوئی حق دوسرے کے ذمہ واجب الادا ہو اور وہ اسے پورا کرنے سے عاجز ہو تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے حق کی مقدار اس کے مال سے بغیر اجازت لے لے۔ یہ امام شافعی اور ایک جماعت کا قول ہے اور ان کے نزدیک راجح ہے کہ وہ اپنے حق کی جنس کے سوا مال نہیں لے سکتا مگر اس صورت میں جب کہ اس کے حق کی جنس متعذر ہو۔ اور امام اعظم ابوحنیفہ سے ایک روایت ہے کہ وہ اپنے حق کی جنس سے لے سکتا ہے اور غیر جنس سے نہیں لے سکتا۔ البتہ نقدی کو ایک دوسرے سے بدلا جا سکتا ہے۔ (بذل المجہود ص 214 ج 15)

3066۔ حَدَّثَنَا خُشَيْبُ بْنُ أُصْرَمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ مُنْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أَنْفِقَ عَلَى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حَرَجَ عَلَيْكَ أَنْ تُنْفِقِي 1، بِالتَّعْرُوفِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بے شک ابوسفیان بخیل آدمی ہے، کیا مجھ پر کوئی حرج ہے کہ میں اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے اس کے بچوں پر کچھ خرچ کروں؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تجھ پر کوئی حرج نہیں ہے کہ تو مروجہ طریقے سے خرچ کرے۔

3067۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زَيْنِعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُسَيْدُ يَعْنِي الطَّوِيلَ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكِ الْمَكِّيِّ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ لِفُلَانٍ نَفَقَةَ أَيْتَامٍ كَانَ وَلِيَهُمْ فَعَالَطُوهُ بِالْفِ ذَرِهِمْ فَأَذَاهَا إِلَيْهِمْ فَأَذْرَكْتُ لَهُمْ مِنْ مَالِهِمْ مِثْلَيْهَا قَالَ قُلْتُ أَقْبِضُ الْأَلْفَ الَّذِي ذَهَبُوا بِهِ مِنْكَ قَالَ لَا حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا الْأَمَانَةُ إِلَى مَنْ اتَّصَمَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ

یوسف بن ماہک مکی نے بیان کیا ہے کہ میں فلاں آدمی کے لیے یتیموں کا خرچہ لکھا کرتا تھا۔ وہ ان کا ولی اور سرپرست تھا۔ پس ان یتیموں نے اسے ایک ہزار درہم کا مغالطہ دے دیا اور اس نے انہیں وہ ادا کر دیا۔ پھر میں نے ان (یتیموں) کے مال میں سے اس کی ہود مثل پالیا تو میں نے اسے کہا: تو اس سے وہ ہزار لے لے جو وہ تجھ سے لے گئے ہیں۔ تو اس آدمی نے کہا: نہیں، کیونکہ میرے باپ نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: تو اسے امانت ادا کر جو تجھے امین بنائے اور تو اس سے خیانت نہ کر جو تیرے ساتھ خیانت کرے۔

3068۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ عَتَمَةَ عَنْ شَرِيكِ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ

وَقَيْسٌ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَدِ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنْ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اس کی امانت ادا کر جس نے تیرے پاس امانت رکھی اور تو اس کے ساتھ خیانت نہ کر جس نے تیرے ساتھ خیانت کی۔

بَابُ فِي قَبُولِ الْهَدَايَا (ہدایا اور تحائف کو قبول کرنے کا بیان)

3069 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرَّؤَاسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَيْسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ السَّبِيْعِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُسِيبُ عَلَيْهَا امَّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ صَدِيقَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي بَيَانِ فَرَمَايَا كَمَا حَضَرَ نَبِيَّ كَرِيمٍ ﷺ هَدِيَّةً يَقْبَلُ فَرَمَاتِي تَحْتِي وَأَرَأَيْتَ ﷺ اس پر بدلہ بھی عطا فرماتے تھے۔

3070 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَيْمُ اللَّهِ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا مِنْ أَحَدٍ هَدِيَّةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِنْهَا جِرَاقٌ شَيْئًا أَوْ أَنْصَارِيًّا أَوْ دَوْسِيًّا أَوْ ثَقَفِيًّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں آج کے دن کے بعد کسی سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا سوائے ایسے آدمی کے جو مہاجر قریشی ہو یا انصار میں سے ہو یا قبیلہ دوس یا قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھنے والا ہو۔

فائدہ: علامہ خطابی نے بیان کیا ہے کہ ہدیہ لینے دینے کے اعتبار سے لوگوں کے تین طبقات ہیں: ایک یہ کہ آدمی کا اپنے سے ادنیٰ آدمی کو کوئی شے تحفہ دینا، اس میں اس کی عزت افزائی اور اس کی مہربانی کرنا مقصود ہوتا ہے، لہذا اس میں عوض کا تقاضا نہیں ہوتا، دوسرا چھوٹے کا بڑے کو تحفہ دینا طلب منفعت اور فائدہ کے لیے، اس میں بدلہ واجب ہوتا ہے اور تیسرا اپنی مثل کو تحفہ دینا۔ تو اس میں باہمی محبت اور قرب مقصود ہوتا ہے اور اس میں بھی کہا گیا ہے کہ عوض اور بدلہ دیا جائے گا۔ اور مذکورہ بالا حدیث میں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہدیہ کو چند افراد کے ساتھ مخصوص کیا ہے اس کا سبب یہ بنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کو ایک اونٹ ہدیہ پیش کیا تو آپ ﷺ نے اس کے عوض میں اسے چھ اونٹ دیے اور وہ پھر بھی ناراض ہی رہا۔ جب آپ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر یہ مذکورہ ارشاد فرمایا۔ (بذل ص 219 ج 15)

بَابُ الرَّجُوعِ فِي الْهَبَةِ (ہبہ واپس لوٹانے کا بیان)

3071 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ وَهَمَّامٌ وَشُعْبَةُ قَالُوا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ قَالَ الْعَائِدُ فِي هَبْتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْبِهِ قَالَ هَمَامٌ وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَا نَعْلَمُ الْقَيْبَ إِلَّا حَرَامًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہبہ کو واپس لوٹانے والا اپنی قے کھانے والے کی طرح ہے۔ ہمام نے بیان کیا اور قتادہ نے بیان کیا: ہم تو قے کھانے کو حرام جانتے ہیں (تو اس میں بھی مقصود شدت اور سختی ہے اور سخت ناپسندیدگی کا اظہار ہے اس پر کہ ایک چیز پہلے ہبہ کی جائے اور پھر اسے واپس لوٹا لیا جائے)۔

3072 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً أَوْ يَهَبَ هِبَةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطَى وَلَدًا وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطَى الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ فَإِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْبِهِ

حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ کسی کو کوئی چیز عطا کرے یا اسے ہبہ کرے تو پھر اسے لوٹا لے۔ سوائے والد کے کہ وہ اس شے سے رجوع کر سکتا ہے جو وہ اپنے بیٹے کو عطا کرے۔ اور جو عطیہ دیتا ہے پھر اسے لوٹا لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی مثل ہے جو کھاتا رہتا ہے اور جب خوب سیر ہو جائے تو قے کر لے اور پھر اپنی قے کو چاٹنے لگ جائے۔ (یہ مثال بیان کر کے اس عمل کی انتہائی کراہت اور قباحت کو بیان کرنا مقصود ہے)۔

3073 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ النَّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَسْتَرِدُّ مَا وَهَبَ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِينُ فَيَأْكُلُ قَيْبَهُ فَإِذَا اسْتَرِدَّ الْوَاهِبُ فَلْيُؤْتِفْ فَلْيُعْرِفْ بِمَا اسْتَرَدَّ ثُمَّ لِيُدْفَعْ إِلَيْهِ مَا وَهَبَ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو اپنی ہبہ کی ہوئی شے واپس لوٹا لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی مثل ہے جو قے کرتا ہے اور پھر اپنی قے کو کھانے لگ جاتا ہے۔ اور ہبہ کرنے والا واپس لوٹانے کا مطالبہ کرے تو اسے روکا جائے اور اس سے واپس لوٹانے کا سبب معلوم کیا جائے۔ بعد ازاں اسے وہ شے دے دی جائے جو اس نے ہبہ کی ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ناپسندیدہ اور مکروہ ہونے کے باوجود واہب کو اپنی موہوبہ شے واپس لوٹانے کا حق حاصل ہے، چاہے واہب اور موہوب لہ دونوں کی رضامندی کے ساتھ ہو یا قضائے قاضی کی شرط پر ہو۔ یہی احناف کا مذہب ہے۔ (بذل الجہود ص 222 ج 15)

بَابُ فِي الْهَدِيَّةِ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ (کسی کام کی غرض سے ہدیہ لینے کا بیان)

3074 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ

خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِأَخِيهِ بِشَفَاعَةٍ 1، فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا قَبْلَهَا فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کے لیے کسی کام کی سفارش کی اور اس نے اس پر اسے ہدیہ پیش کیا اور اس نے اسے قبول کر لیا تو وہ ربا (سود) کے دروازوں میں سے بہت بڑے دروازے پر آ گیا۔

فائدہ: چونکہ اچھے کام کے لیے سفارش کرنا مستحب ہے اور کبھی کبھار واجب ہو جاتی ہے اور یہ عمل سفارش کرنے والے کے لیے باعث اجر و ثواب ہے، اب اگر وہ اس کے عوض ہدیہ اور تحفہ وغیرہ قبول کرتا ہے تو وہ اس کے اجر کو اسی طرح ضائع کر دے گا جس طرح کہ ربا خلال کو ضائع کر دیتا ہے۔ واللہ اعلم (بذل ص 223 ج 15)

بَابُ فِي الرَّجُلِ يُفْضِلُ بَعْضَ وَلَدِهِ فِي السُّحْلِ

ایسے آدمی کا بیان جو عطا میں اپنے ایک بیٹے کو فضیلت اور ترجیح دیتا ہے

3075۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْنٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ وَأَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ وَأَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ وَإِسْعَاقُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي نُحْلًا قَالَ إِسْعَاقُ بْنُ سَالِمٍ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ نَخْلَةٌ غُلَامًا لَهُ قَالَ فَقَالَتْ لَهُ أُمِّي عَمْرَةَ بِنْتُ رَوَاحَةَ أُمُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَشْهَدُكَ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَشْهَدُكَ فَقَدْ كَرِهَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي نَحَلْتُ ابْنِي الثُّعْمَانَ نُحْلًا وَإِنْ عَمْرَةَ سَأَلْتَنِي أَنْ أَشْهَدَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَلَمْ تَرَ أَنَّكَ سِوَاهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكُلُّهُمْ أُعْطِيََتْ مِثْلَ مَا أُعْطِيََتْ الثُّعْمَانُ قَالَ لَا قَالَ فَقَالَ بَعْضُ هَؤُلَاءِ السُّحْدِيِّينَ هَذَا جَوْزٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا تَلْجِيَةٌ فَأَشْهَدُ عَلَى هَذَا غَيْرِي قَالَ مُغِيرَةُ فِي حَدِيثِهِ أَلَيْسَ يَسْتُرُكَ أَنْ يَكُونُوا لَكَ فِي الْبِرِّ وَاللُّطْفِ سِوَاءً قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَشْهَدُ عَلَى هَذَا غَيْرِي وَذَكَرَ مُجَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ أَنْ تَعْدِلَ بَيْنَهُمْ كَمَا أَنَّكَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يَبْكُوكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِ الرَّهْرِيِّ قَالَ بَعْضُهُمْ أَكَلُ بَنِيكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَلَدِكَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيهِ أَلَمْ تَبْنُونَ سِوَاهُ وَقَالَ أَبُو الصُّحَيْ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَلَمْ تَرَ غَيْرُهُ

مجالد اور اسماعیل بن سالم نے شعبی سے اور انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میرے باپ نے مجھے کچھ عطا فرمایا اور اس حدیث کے راویوں میں سے اسماعیل بن سالم نے کہا کہ وہ عطاء ایک غلام تھا (جو کہ نعمان بن بشیر کو ان کے والد نے دیا) تو میری ماں عمرہ بنت راحہ رضی اللہ عنہا نے میرے باپ سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ کو اس پر گواہ بنا لو۔ چنانچہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تاکہ آپ کو گواہ بنا سکیں

اور آپ ﷺ کے پاس اس کا ذکر کرتے ہوئے عرض کی: میں نے اپنے بیٹے نعمان کو کچھ مال عطا کیا ہے اور عمرہ نے مجھے کہا ہے کہ میں اس معاملہ پر آپ کو شاہد بناؤں (اس لیے میں حاضر ہوا ہوں)۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیرا اس کے سوا کوئی بیٹا ہے؟ تو میں نے عرض کی: ہاں (اور بیٹے بھی ہیں)۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے تمام کو اتنا دیا ہے جتنا نعمان کو دیا ہے؟ عرض کی: نہیں۔ بعض محدثین نے اس مقام پر بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو زیادتی ہے۔ اور بعض نے کہا: یہ تو مجبوری کا عمل ہے، پس تو اس پر میرے سوا کسی اور کو گواہ بنا لے۔ حضرت مغیرہ نے اپنی حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: کیا تیرے لیے یہ امر باعث مسرت نہیں ہے کہ وہ تیرے لیے نیکی اور حسن سلوک کرنے میں سب برابر ہوں۔ اس نے عرض کی: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس پر میرے سوا کسی اور کو گواہ بنا لے۔ اور مجالد نے اپنی حدیث میں یہ ذکر کیا ہے: بے شک ان کا تجھ پر یہ حق ہے کہ تو ان کے درمیان عدل و انصاف کرے جیسا کہ تیرا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تیرے ساتھ احسان اور نیکی سے پیش آئیں۔ ابو داؤد نے زہری کی حدیث میں کہا ہے کہ بعض راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: اکل بنیک اور بعض نے کہا ہے اکل ولدک۔ ابن ابی خالد نے شعبی سے یہ بیان کیا ہے: الک بتون سواہ، کیا تیرے اس کے سوا بیٹے ہیں؟ اور ابوالضحیٰ نے نعمان بن بشیر سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: الک ولد غیرہ (کیا تیرا اس کے سوا کوئی بیٹا ہے؟)۔

3076۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي الْعُثْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا هَذَا الْغُلَامُ قَالَ غُلَامِي أَعْطَانِيهِ أَبِي قَالَ فَكُلْ 1، إِخْوَتَكَ أَعْطَى كَمَا أَعْطَاكَ قَالَ لَا قَالَ فَارْزُدْهُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ان کے باپ نے انہیں ایک غلام عطا فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: یہ غلام کون ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ میرا غلام ہے جو میرے باپ نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیرے ہر بھائی کو تیرے باپ نے اسی طرح دیا ہے جیسے تجھے دیا ہے؟ عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس تو اسے واپس لوٹا دے۔

3077۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ الْعُثْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ اَعْدِلُوا بَيْنَ ابْنَاتِكُمْ

حاجب بن مفضل بن مہلب نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو، اپنے بیٹوں کے مابین انصاف اور مساوات برتو۔

3078۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الرُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتْ امْرَأَةٌ بِشِيرٍ اَنْحَلْ ابْنِي غُلَامًا وَأَشْهَدِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلْتَنِي أَنْ اَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامًا وَقَالَتْ لِي أَشْهَدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا إِخْوَةٌ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلُّهُمْ أُعْطِيَتْ مِثْلَ 2، مَا

أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصُدُّ هَذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَىٰ حَقِّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا: تو میرے بیٹے کو اپنا غلام عطا کر اور میرے لیے رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنا۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: بے شک فلاں کی بیٹی نے مجھے کہا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو ایک غلام دوں اور اس نے مجھے یہ بھی کہا ہے کہ تو میرے لیے رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: کیا اس کے اور بھائی ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ہر ایک کو تو نے اتنا دیا ہے جتنا تو نے اسے دیا ہے۔ عرض کی: نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: یہ درست نہیں اور میں حق کے سوا کسی پر شاہد نہیں بنا۔ (یعنی اس میں انصاف کا پہلو مفقود ہے، لہذا میں اس پر گواہ نہیں ہو سکتا۔ یہ عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے انتہائی اہم تنبیہ ہے۔ واللہ اعلم۔)

بَابُ فِي عَطِيَّةِ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

اس کا بیان کہ کیا عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ دے سکتی ہے؟

3079 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَنَاطٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَحَبِيبِ الْمَعْلَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَجُوزُ لِمَرْأَةٍ أَنْ تَمْلِكَ زَوْجَهَا عِصْمَتَهَا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے اپنے مال میں سے کچھ دینا جائز نہیں ہے جب کہ اس کا خاوند اس کی عزت و عصمت کا مالک ہے۔

فائدہ: حسن معاشرت اور باہمی اعتماد کا تقاضا یہی ہے کہ عورت اگر کسی کو کوئی چیز دینا چاہے تو اس کے بارے مرد سے مشاورت کرے اور اس کی وضاحت حاصل کرے۔ نتیجہ دونوں کے مابین اعتماد قائم رہے گا اور گھریلو فضا پر امن اور راحت

بخش ہوگی۔ بصورت دیگر عدم اعتماد پیدا ہوگا اور گھر کا امن و سکون غارت ہو کر رہ جائے گا۔ واللہ اعلم

3080 - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَجُوزُ لِمَرْأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے اپنے خاوند کی

اجازت کے بغیر عطیہ دینا جائز نہیں ہے۔

بَابُ فِي الْعُمَرَى (عَمْرَى كَابِيَان)

3081 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَنَّا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكَ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَنَّا عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عمری جاتز ہے۔ ابو الولید، ہمام نے قتادہ عن الحسن عن سمرۃ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی کی مثل بیان کیا ہے (عمری سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو کہے: میں نے یہ مکان یا زمین تجھے تیری عمر تک دی۔ یہ ہبہ کی مثل ہے، جس کو یہ دی جائے وہ اس کا مالک بن جاتا ہے اور اس کے فوت ہو جانے کے بعد اس کے ورثاء اس کے مالک بنتے ہیں)۔

3082۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ الْعُمَرَى لِمَنْ وَهَبَتْ لَهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ فرماتے تھے: عمری اسی کے لیے ہے جسے وہ عطا کر دی گئی۔ (یعنی جسے کوئی شے عمر بھر کے لیے دی جائے تو وہ اس کی ملکیت ہو جاتی ہے)۔

3083۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْخَرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْبَرَ عُمَرَى فَمِنْ لَهْ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْخَوَّارِيِّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَكَذَا رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جسے عمر بھر کے لیے کوئی شے دی گئی تو وہ اس کے لیے ہوگی اور اس کے وارثوں کے لیے اور اس کے وارث وہ ہوں گے جو اس آدمی کے فوت ہو جانے کے بعد اس کے وارث بنیں گے۔

احمد بن الخواری، ولید نے اوزاعی عن الزہری عن ابی سلمۃ و عروۃ عن جابر عن النبی ﷺ کی سند سے اس کی مثل روایت بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح اسے لیث بن سعد نے زہری عن ابی سلمۃ عن جابر رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے۔
فائدہ: مذکورہ جملہ روایات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جس کو عمر بھر کے لیے کوئی شے دی گئی تو اس کے فوت ہو جانے کے بعد اس کے مالک اس کے ورثاء ہوں گے۔ وہ شے ہبہ کرنے والے کی طرف واپس نہیں لوٹے گی۔ واللہ اعلم

بَاب مَنْ قَالَ فِيهِ وَلِعَقِبِهِ

اس کا بیان کہ کوئی عمر بھر کے لیے دیتے وقت اس کے ورثاء کا بھی ذکر کرے

3084۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْْبَرَ عُمَرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعْ إِلَى الذِّي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي

يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَقِيلٌ
عَنْ ابْنِ شَهَابٍ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ وَاخْتَلَفَ عَلَى الْأَوْزَاعِيِّ فِي لَفْظِهِ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ وَرَوَاهُ فُلَيْحُ
بْنُ سُلَيْمَانَ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ آدمی جسے عمر بھر کے لیے کوئی شے
دی گئی اور یہ کہا گیا: عمریٰ لہ ولعقبہ یہ عمریٰ اس کے لیے ہے اور اس کے وارثوں کے لیے ہے۔ تو بے شک وہ شے اس کے
لیے ہوگی جسے وہ عطا کی جارہی ہے۔ وہ اس کی طرف قطعاً لوٹ کر نہیں آئے گی جس نے اسے وہ عطا کی ہے، کیونکہ دینے
والے نے یہ اس طرح دے دی ہے کہ اس میں میراث کے احکام جاری ہو چکے ہیں۔

حجاج بن ابی یعقوب، یعقوب نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ (ابراہیم بن سعد) نے صالح عن ابن شہاب کی سند سے
اسی کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ ابو داؤد نے کہا: اور اسی طرح اسے عقیل نے ابن شہاب اور یزید بن ابی حبیب سے اور
انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور اوزاعی عن ابی شہاب کی روایت میں الفاظ مختلف ہیں اور اسے فلیح بن سلیمان نے
مالک کی حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔

3085۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَارَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عَشْتُ فَإِنَّهَا
تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: بے شک عمریٰ وہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے جائز قرار دیا ہے کہ
دینے والا اس طرح کہے: یہ تیرے لیے ہے اور تیرے وارثوں کے لیے ہے۔ اور جب یہ کہا: یہ تیرے لیے ہے جب تک تو
زندہ ہے تو پھر وہ اپنے مالک کی طرف لوٹ جائے گی۔ (یعنی جب معمر فوت ہو جائے گا تو بجائے اس کے ورثاء کو ملنے کے یہ
واپس پہلے مالک کی طرف لوٹ آئے گی۔ اور یہی حضرت امام مالک کی دلیل ہے کہ عمریٰ معمر کے فوت ہونے کے بعد واپس
لوٹ آئے گی۔ لیکن فتح الودود میں ہے کہ یہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا اجتہاد ہے۔ جسے شاید ایسا رجل اعمر عمریٰ
لہ ولعقبہ کے مفہوم سے اخذ کیا گیا ہے اور یہ اجتہاد حجت نہیں اور نہ ہی یہ احادیث مطلقہ کا مخصص ہے۔ واللہ اعلم

(بذل الجہود ص 235 ج 157)

3086۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا
تُرْقَبُوا وَلَا تُعْمِرُوا فَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا أَوْ أُعْمِرَ فَهُوَ لِرَبِّهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نہ رقبیٰ کرو اور نہ عمریٰ کرو۔ پس وہ آدمی جسے
رقبیٰ کے طور پر کوئی شے دی گئی یا عمریٰ کے طور پر تو وہ شے اس کے وارثوں کے لیے ہو جائے گی۔
فائدہ: رقبیٰ کا مفہوم یہ ہے کہ ایک آدمی مکان دوسرے کو دیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اگر میں تجھ سے پہلے فوت ہو گیا تو یہ

مکان تیرا ہے، اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو تو یہ مکان میرا ہے۔ تو چونکہ اس میں مکان کی ملکیت کو دوسرے کی موت کے ساتھ معلق کیا گیا ہے اور ہر ایک دوسرے کی موت کا منتظر ہوتا ہے۔ لہذا یہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک باطل ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے کہ داری لک سے تملیک ثابت ہے اور رقبی کی شرط فاسد ہے۔

3087۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ حُسَيْدِ الْأَعْرَجِ عَنْ طَارِقِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْطَاهَا ابْنُهَا حَدِيقَةً مِنْ نَخْلٍ فَمَاتَتْ فَقَالَ ابْنُهَا إِنَّمَا أُعْطِيَتْهَا حَيَاتِهَا وَلَهُ إِخْوَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هِيَ لَهَا حَيَاتِهَا وَمَوْتِهَا قَالَ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَيْهَا قَالَ ذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا: اسے اس کے بیٹے نے کھجوروں کا ایک باغ عطا کیا تھا پھر وہ فوت ہو گئی تو اس کے بیٹے نے کہا: میں نے اسے اس کی زندگی بھر کے لیے یہ دیا تھا اور اس کے بھائی بھی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اسی کے لیے ہے اس کی زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی۔ تو اس نے عرض کی: میں نے تو اسے یہ بطور صدقہ دیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو تیرے لیے اس سے بھی بعید اور عجیب ہے (کہ تو صدقہ کو واپس لوٹانے کا مطالبہ کر رہا ہے)۔

بَابُ فِي الرَّقْبِيِّ (رقبی کا بیان)

3088۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرِيُّ جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرَّقْبِيُّ جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمری اپنے اہل کے لیے جائز ہے اور رقبی اپنے اہل کے لیے جائز ہے (یعنی اگر کوئی مکان وغیرہ بطور عمری یا رقبی کسی کو دیا۔ تو جس کو دیا ہے وہ اس کا مالک بن جائے گا اور دینے والے کی طرف واپس لوٹ کر نہیں آئے گا)۔

3089۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَعْقِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِمُعْتَمِرِهِ مَحْيَاةٌ وَمَمَاتُهُ وَلَا تَرْقَبُوا فَمَنْ أَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيلُهُ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عمر بھر کے لیے کوئی شے دی تو وہ شے معمر کے لیے ہی ہوگی اس کی زندگی میں بھی اور اس کی موت کے بعد بھی۔ اور تم رقبی نہ کرو، پس جس نے کسی شے کا رقبی کیا تو وہ شے اسی کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے رقبی کیا۔

3090۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْعُمَرِيُّ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هُوَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ فَهُوَ لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ وَالرَّقْبِيُّ هُوَ أَنْ يَقُولَ

الْإِنْسَانُ هُوَ لِأَخِيْرٍ مِثِّي وَمِثْلِكَ

عثمان بن اسود نے حضرت مجاہد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: عمری یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو کہے: یہ شے تیرے لیے ہے جب تک تو زندہ ہے۔ پس جب اس نے یہ کہہ دیا تو وہ شے اس کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے ہو گی۔ اور رقیبی یہ ہے کہ ایک انسان دوسرے کو کہے کہ اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو گیا تو یہ شے میری ہوگی اور اگر میں تجھ سے پہلے فوت ہو گیا تو یہ شے تیری ہوگی۔

بَابُ فِي تَضْمِينِ الْعَوْرِ (عاریۃ کی ضمانت کا بیان)

3091 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْتَهْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سُرَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذْتَ حَتَّى تُؤَدِّيَهُ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ فَقَالَ هُوَ أَمِينُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہاتھ جو شے لے وہ اس کے ذمہ واجب الاداء ہے یہاں تک کہ وہ اسے ادا کر دے۔ (حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں) کہ حضرت حسن بھول گئے اور انہوں نے کہا: وہ (یعنی عاریۃ لینے والا) تیرا امین ہے، اس پر کوئی ضمانت نہیں (حالانکہ حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شے کسی سے مانگ کر لی جائے تو اس کی واپسی واجب ہوتی ہے اور ضائع ہو جانے کی صورت میں اس کی قیمت دینا لازم ہوتا ہے)۔

3092 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أُمِّيَّةَ بِنِ صَفْوَانَ بِنِ أُمِّيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ أَدْرَاعًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَغْضَبُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَا بَلْ عَسَى (1) مَضْمُونَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذِهِ رِوَايَةٌ يَزِيدُ بِنِعْدَادٍ وَفِي رِوَايَتِهِ بِوَأَسِيطَ تَغْيِيرٌ عَلَى غَيْرِ هَذَا

امیہ بن صفوان بن امیہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے وقت اس سے کچھ زرہیں ادھار لیں۔ تو اس نے کہا: اے محمد! ﷺ کیا آپ یہ بطور غصب (جبرا) لے رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ ایسے حق کی بناء پر جو قابل ضمانت ہے (یعنی اگر ضائع ہو گئیں تو ہم ان کی ضمانت ادا کریں گے)۔

ابوداؤد نے کہا: یزید کی یہ روایت بغداد میں ہے اور ان کی ایک روایت واسط میں ہے، اس میں اس کے سوا کچھ تبدیلی ہے۔
3093 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَنَسٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا صَفْوَانُ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلَاحٍ قَالَ عَوْدٌ (2)، أَمْ غَضْبًا قَالَ لَا بَلْ عَوْدٌ (3)، فَأَعَارَهُ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِينَ إِلَى الْأَرْبَعِينَ دِرْعًا وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَلَمَّا هَزَمَ الْمُشْرِكُونَ جُمِعَتْ دُرْعُ صَفْوَانَ فَفَقِدَ مِنْهَا أَدْرَاعًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْفَوَانَ إِنَّا قَدْ فَقَدْنَا مِنْ أَدْرَاعِكَ أَدْرَاعًا فَهَلْ نَغْرُمُ لَكَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ

3- ایضاً

1- دیگر نسخوں میں عسق کے بجائے عاریۃ ہے۔ 2- دیگر نسخوں میں عور کے بجائے عاریۃ ہے۔

اللّٰهُ لِأَنَّ فِي قَلْبِي الْيَوْمَ مَا لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ أَعَارَ كَقَبْلِ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ نَاسٍ مِنْ آلِ صَفْوَانَ قَالَ اسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَدَاكُم مَعَنَا

عبدالعزیز بن رفیع نے آل عبداللہ بن صفوان کے کچھ لوگوں سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے صفوان! کیا تیرے پاس کچھ ہتھیار ہیں؟ اس نے عرض کی: کیا عاریۃ یا جبراً؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ عاریۃ (ہم لیں گے) تو اس نے آپ ﷺ کو تیس سے چالیس تک زرہیں عاریۃ دیں اور رسول اللہ ﷺ نے حنین کی جنگ لڑی اور جب مشرکین شکست خوردہ ہو گئے تو صفوان کی زرہیں جمع کی گئیں۔ تو آپ نے ان میں سے چند زرہیں کم پائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے صفوان کو فرمایا: ہم نے تیری زرہوں میں سے چند زرہیں کم کر دی ہیں، کیا ہم تجھے اس کا تاوان ادا کر دیں؟ اس نے کہا: نہیں، یا رسول اللہ! کیونکہ دل میں آج وہ ہے جو اس دن نہیں تھا۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ اس نے اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ ﷺ کو یہ زرہیں عاریۃ دی تھیں پھر بعد میں وہ مشرف باسلام ہو گیا۔

مسدد، ابوالاحوص، عبدالعزیز بن رفیع نے عطاء سے اور انہوں نے آل صفوان کے کچھ لوگوں سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مستعار لیں۔ آگے اسی کی مثل روایت ذکر کی۔

3094۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ شُرْحَبِيلِ بْنِ مُسَلِّمٍ قَالَ سَبِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ قَالَ سَبِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِي وَارِثٍ وَلَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا ثُمَّ قَالَ الْعَوْرُ (2) مَوْذَاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالذَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالرُّعِيمُ غَارِمٌ

شرحبیل بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق عطا فرما دیا ہے۔ لہذا وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں (کیونکہ اس کا حصہ میراث میں مقرر کر دیا گیا ہے) اور عورت اپنے گھر کی کوئی شے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر خرچ نہیں کر سکتی۔ تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو ہمارے اموال میں سے افضل ترین مال ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: عاریۃ لی ہوئی شے واپس پہنچائی جائے گی اور (عارضی منافع کے لیے) کسی کی عطا کردہ کوئی شے (زمین، درخت یا دودھ دینے والا جانور وغیرہ سب) واپس لوٹائی جائے گی اور قرض ادا کیا جائے گا اور کفیل ضامن ہوگا (یعنی اگر اصل نہ دے تو پھر اس کے ذمہ واجب الاداء شے کی ادائیگی کفیل پر لازم ہوگی)۔

3195۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُضْفَرِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَنَّا مِعْنُ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْقَلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَيْتَ رُسُلِي فَأَعْطِهِمْ ثَلَاثِينَ دِرْعًا

1. قال ابو داؤد تائبہ وسلم کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔ 2. دیگر نسخوں میں العور کے بجائے العاریۃ ہے۔

وَتَلَائِينَ بَعِينًا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَوُّ (1) مَضْمُونَةٌ أَوْ عَوُّ (2) مُؤَدَّاءُ قَالَ بَلْ مُؤَدَّاءُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَبَّانُ خَالُ هِلَالِ الرَّائِي

صفوان بن یعلیٰ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میرے بھیجے ہوئے آدمی تیرے پاس آئیں تو انہیں تیس زرہیں اور تیس اونٹ دے دینا۔ اس نے بیان کیا: تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا یہ عاریہ ایسا ہے جس کی ضمانت لازم ہوتی ہے یا وہ عاریہ ہے جس میں بی ہوئی شے واپس پہنچائی جاتی ہے (یعنی آپ ان دونوں میں سے کس طور پر لیں گے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ ایسا عاریہ جس میں شے واپس پہنچائی جاتی ہے (یعنی ہم اس طور پر لیں گے کہ زرہیں اور اونٹ سب واپس کر دیں گے)۔ ابو داؤد نے کہا: حبان، ہلال الرائی کا ماموں ہے۔

بَابُ فِيمَنْ أَفْسَدَ شَيْئًا يَغْرُمُ مِثْلَهُ

اس کا بیان کہ جس نے کسی کی کوئی شے برباد کی تو وہ اس کی مثل کا ضامن ہوگا

3096 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُسْتَنِي حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ السُّؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمِهَا قِصْعَةً (3) فِيهَا طَعَامٌ قَالَ فَضْرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتْ الْقِصْعَةَ قَالَ ابْنُ الْمُسْتَنِي فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْعَمُ فِيهَا الطَّعَامَ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمَّكُمْ زَاادَ ابْنُ الْمُسْتَنِي كَلُوا فَكَلُوا حَتَّى جَاءَتْ قِصْعَتُهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى لَفْظِ حَدِيثِ مُسَدَّدٍ قَالَ كَلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولُ وَالْقِصْعَةَ حَتَّى فَرَّغُوا فَدَفَعَ الْقِصْعَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الرَّسُولِ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ محترمہ کے پاس تھے کہ ایک دوسری زوجہ محترمہ نے اپنے خادم کے ذریعہ آپ کی طرف ایک پیالہ بھیجا جس میں کھانا تھا۔ پس (آپ ﷺ جس زوجہ کے گھر تھے) اس نے اپنا ہاتھ مارا اور پیالہ توڑ دیا (یعنی آپ غیرت کے سبب یہ برداشت نہ کر سکیں کہ حضور میرے گھر تشریف فرما ہوں اور کھانا کوئی اور پیش کرے)۔ ابن شنی نے بیان کیا ہے: پس حضور نبی مکرم ﷺ نے ٹوٹے ہوئے دونوں ٹکڑوں کو اٹھایا اور ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا اور پھر آپ ان میں کھانا جمع کرنے لگے اور فرمانے لگے: (وہاں موجود صحابہ کرام کو) تمہاری ماں کو غیرت آگئی۔ اس نے اسے اچھا نہیں سمجھا۔ ابن شنی نے یہ زائد ذکر کیا ہے: تم کھاؤ۔ پس وہاں موجود سب نے کھایا یہاں تک کہ ان کی جانب سے پیالہ آگیا جن کے گھر میں آپ تھے۔ پھر ہم حدیث مسدد کے الفاظ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کھاؤ۔ اور آپ نے قاصد اور پیالہ دونوں کو روکے رکھا یہاں تک کہ جب لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے صحیح سالم پیالہ اس خادم کو دے دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ اپنے گھر میں رکھ لیا۔ (یعنی

1- دیگر نسخوں میں عاریہ ہے۔

2- ایضاً

3- ایک نسخہ میں مع خادمہ بقصعة کے الفاظ ہیں۔

اس گھر میں جس میں آپ اس دن قیام فرماتھے)۔

3097۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي فَلَيْتُ الْعَامِرِيُّ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا رَأَيْتُ صَانِعًا طَعَامًا مِثْلَ صَفِيَّةَ صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا فَبَعَثَتْ بِهِ فَأَخَذَنِي أَفْكَلٌ فَكَسَّرَتْ الْإِنَاءَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَفَّارَةٌ مَا صَنَعْتُ قَالَ إِنَاءٌ مِثْلُ إِنَاءِ وَطَعَامٌ مِثْلُ طَعَامِ
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی مثل کسی کو کھانا بنانے والا نہیں دیکھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا بنایا اور آپ ﷺ کی طرف بھیجا۔ تو مجھے شدید غصہ آیا (کہ میری باری میں انہوں نے کھانا پکا کر بھیجا ہے) تو میں نے وہ برتن ہی توڑ دیا۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ جو کچھ میں نے کیا ہے اس کا کفارہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: برتن کی مثل برتن اور کھانے کی مثل کھانا۔

بَابُ السَّوْاسِي تَفْسِدُ زُرْعَ قَوْمٍ (قوم کی کھیتی برباد کرنے والے جانوروں کا بیان)

3098۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ الْمُرُوزِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَاقَةَ لِدْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَفْسَدَتْهُ عَلَيْهِمْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ السَّوْاسِي حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ
حرام بن محیصہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک آدمی کے باغ میں داخل ہو گئی اور اسے برباد کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا فیصلہ اس طرح فرمایا کہ مال والوں پر دن کے وقت اس کی حفاظت کرنا لازم ہے اور جانوروں کے مالکوں پر رات کے وقت ان کی حفاظت کرنا لازم ہے۔ (یعنی اگر رات کے وقت کوئی جانور کسی کا نقصان کرے گا تو اس کا تاوان اس کے مالک پر ہوگا)۔

3099۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ فَدَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا فَقَضَى أَنْ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنْ حِفْظَ النَّاسِيَةِ بِاللَّيْلِ عَلَى أَهْلِ النَّاسِيَةِ مَا أَصَابَتْ مَا شَيْتُهُمْ بِاللَّيْلِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ان کی ایک اونٹنی تھی جو بہت زیادہ نقصان کرنے والی تھی۔ پس وہ ایک باغ میں داخل ہو گئی اور اسے برباد کر دیا۔ تو اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی تو آپ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغات کی حفاظت کرنا ان کے مالکوں پر لازم ہے اور رات کے وقت جانوروں کی حفاظت کرنا ان کے مالکوں پر لازم ہے اور جانوروں کے مالکوں پر (اس نقصان کی تلافی لازمی ہوگی) جو نقصان رات کے وقت ان کے جانوروں نے کسی کو پہنچایا۔

